وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ (القرآن)

اور جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا

بخاری شریف

مترجم و محشی

مصنفہ:

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ:

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

(جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا)

بخاری شریف مترجم و محشّٰی

جلد دوم

مصنفہ

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ

ترجمہ و تحشیہ

فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

تصحیح و تہذیب ثانی

ادیب شہیر سید حامد لطیف چشتی

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور ۲

فہرست

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

وآلہ وسلم نے یہ بات سنی تو ان سے حضرت عائشہ صدیقہ نے پوچھا تو آپ کی خدمت میں ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم بریرہ کو خرید لو اور ولاء کی شرط ان کے لیے ہی رہنے دو کیونکہ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ نے ایسا ہی کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط مضبوط ہے۔ بے شک ولاء کی میراث اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

بَابٌ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ إِذَا شِئْتُ أَخْرَجْتُكَ

مزارعت میں یہ شرط عائد کرنا کہ جب چاہوں بے دخل کر دوں۔

ف مزارعت سے مراد یہ ہے کہ ایک کی زمین ہو اور دوسرے کی محنت ہو۔

۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هَذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اہل خیبر نے حضرت عبد اللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں مروڑ دیئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے اموال کے بارے میں ایک معاہدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں اس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں برقرار رکھے اور عبد اللہ بن عمر اپنی زمین پر گئے تھے جو وہاں خیبر کے نزدیک تھی، رات میں ان پر حملہ کیا گیا اور ان کے دونوں ہاتھ اور پاؤں مروڑ دیئے گئے۔ وہاں یہودیوں کے سوا ہمارا کوئی دشمن نہیں، وہی ہمارے دشمن ہیں اور انہی پر ہمارا شبہ ہے۔ پس میں ان کو جلاوطن کرنا چاہتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا تو بنی ابی الحقیق میں سے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے امیر المومنین! آپ ہمیں نکالتے ہیں حالانکہ ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برقرار رکھا تھا اور ہمارے ساتھ اموال کے بارے میں معاہدہ کیا تھا اور یہ شرط ہمارے لیے رکھی تھی۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تو خیال کرتا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ ارشاد بھول گیا ہوں جو حضور نے فرمایا تھا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو خیبر سے نکالا جائے گا اور تیرا اونٹ تجھے لیے ہوئے رات رات بھر بھاگتا پھرے گا۔ وہ کہنے لگا: یہ تو ابوالقاسم کا مذاق تھا۔ فرمایا: اے خدا کے دشمن! تو نے غلط بیانی کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جلاوطن کر دیا اور ان کی

وسلم ما خلأت القصواء وما ذاك لها بخلق ولكن
حبسها حابس الفيل ثم قال والذي نفسي
بيده لا يسألوني خطة يعظمون فيها حرمات الله
إلا أعطيتهم إياها ثم زجرها فوثبت قال
فعدل عنهم حتى نزل بأقصى الحديبية على ثمد
قليل الماء يتبرضه الناس تبرضا فلم
يلبثه الناس حتى نزحوه وشكي إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم العطش فانتزع
سهما من كنانته ثم أمرهم أن يجعلوه فيه
فوالله ما زال يجيش لهم بالري حتى صدروا عنه
فبينما هم كذلك إذ جاء بديل بن ورقاء الخزاعي
في نفر من قومه من خزاعة وكانوا عيبة نصح
رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهل تهامة
فقال إني تركت كعب بن لؤي وعامر بن لؤي نزلوا
أعداد مياه الحديبية ومعهم العوذ المطافيل
وهم مقاتلوك وصادوك عن البيت فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم إنا لم نجئ لقتال أحد
ولكنا جئنا معتمرين وإن قريشا قد نهكتهم الحرب
وأضرت بهم فإن شاؤوا ماددتهم مدة ويخلوا
بيني وبين الناس فإن أظهر فإن شاؤوا أن
يدخلوا فيما دخل فيه الناس فعلوا وإلا فقد جموا
وإن هم أبوا فوالذي نفسي بيده لأقاتلنهم على
أمري هذا حتى تنفرد سالفتي ولينفذن الله
أمره فقال بديل سأبلغهم ما تقول فانطلق حتى
أتى قريشا قال إنا قد جئناكم من هذا الرجل وسمعناه
يقول قولا فإن شئتم أن نعرضه عليكم فعلنا فقال
سفهاؤهم لا حاجة لنا أن تخبرنا عنه بشيء
وقال ذوو الرأي منهم هات ما سمعته يقول
قال سمعته يقول كذا وكذا فحدثهم بما

تھا۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان
ہے۔ وہ (کفار مکہ) کسی بھی ایسی بات کا مجھ سے سوال کریں جس
میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں کا احترام کریں گے
تو میں ان کا ایسا مطالبہ پورا کروں گا۔ پھر آپ نے اسے
للکارا تو وہ اچھل کر حسب سابق رواں دواں ہو گئی۔ یہاں تک کہ حدیبیہ
کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں
تھوڑا سا پانی تھا۔ لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا۔
کہ وہ ختم ہو گیا۔ لوگوں نے بارگاہ رسالت میں پیاس کی شکایت کی
تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے
فرمایا کہ اسے اس گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی پانی زور سے
ابلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے۔ اسی اثنا میں بدیل بن ورقا خزاعی
اپنی خزاعہ قوم کے چند لوگوں کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر
ہوا۔ جو رسول اللہ کے خیر خواہ اور اہل تہامہ تھے۔ وہ عرض گزار ہوا۔
کہ میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو حدیبیہ کے گہرے چشموں پر
فروکش پایا۔ ان کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں اور سازوسامان
ہے۔ وہ آپ سے لڑنے اور آپ کو خانہ خدا سے روکنے کے لیے
دعوے کرتے ہیں۔ رسول اللہ نے جواباً فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لیے
تو نہیں آئے بلکہ ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ قریش کو
جنگ و جدال نے کمزور کر دیا اور ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اگر وہ
چاہتے ہیں تو میں ان کے ساتھ مدت مقرر کرنے کے لیے تیار ہوں
کہ وہ میرے اور دوسرے لوگوں کے درمیان میں نہ پڑیں۔ اگر میں
غالب آجاؤں اور وہ چاہیں تو اس دین میں داخل ہو جائیں جس میں دوسرے
لوگ داخل ہوئے ہیں ورنہ بہرحال کچھ مدت تو سستا لیں گے اور اگر وہ اس
سے انکار کریں تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان
ہے میں اپنے اس امر (دین) کے بارے میں برابر ان سے لڑتا
رہوں گا خواہ میری گردن تن سے جدا کیوں نہ کر دی جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ
اپنے امر (دین) کو غالب کر کے رہے گا۔ بدیل نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا
ہے میں اسے حضرت سے لوگوں (قریش) تک پہنچا دوں گا۔ پس وہ
چلا گیا اور قریش کے پاس پہنچ کر کہا کہ ہم اس شخص کے پاس سے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ
ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوا
بَلَى قَالَ أَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَهَلْ
تَتَّهِمُونِّي قَالُوا لَا قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي
اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ
بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنَّ
هَذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي
آتِيهِ قَالُوا ائْتِهِ فَأَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ
أَيْ مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ
سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَهْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنِ
الْأُخْرَى فَإِنِّي وَاللهِ لَأَرَى وُجُوهًا وَإِنِّي لَأَرَى أَشْوَابًا
مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ يَفِرُّوا وَيَدَعُوكَ فَقَالَ لَهُ
أَبُو بَكْرٍ امْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ
فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوا أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا
لَأَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ
بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا أَهْوَى
عُرْوَةُ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهُ أَخِّرْ يَدَكَ
عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ
رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ
أَيْ غُدَرُ أَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ
صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ
ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا الْإِسْلَامَ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي

یہاں آئے ہیں اور ان سے کوئی بات سنی ہے اگر تم چاہو تو ہم اسے
تمہارے سامنے بیان کر دیں۔ ان میں سے کچھ عقل کے دشمن کہنے
لگے کہ ہمیں ان کی کسی بات کو سننے کی ضرورت نہیں ہے لیکن صاحب فہم
لوگوں نے کہا کہ جو ان کے منہ سے سنا ہے وہ بیان کرو۔ بدیل نے کہا
کہ ان سے میں نے ایسا ایسا سنا ہے۔ اس کے بعد جو کچھ نبی کریم کی جانب سے بیان کر
دیا جو نبی کریم نے فرمایا تھا۔ وہ سن کر عروہ بن مسعود کھڑا ہو گیا اور کہا،
اے لوگو! کیا تم میرے بیٹے یا اولاد کی طرح نہیں ہو؟ لوگوں نے کہا،
کیوں نہیں، عروہ نے پھر پوچھا کیا میں تمہارے لیے باپ کی طرح نہیں
ہوں؟ جواب دیا کیوں نہیں۔ کہا کیا تمہیں مجھ پر کسی قسم کی بدگمانی ہے؟ لوگوں
نے نفی میں جواب دیا۔ کہا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جب میں نے اہل عکاظ
کو تمہاری مدد کے لیے بلایا اور انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں اپنے
فرمانبردار اہل و عیال لے کر تمہارے پاس آ گیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا،
ہاں ایسا ہی کیا تھا۔ اس نے کہا تو میری یہ بات مان لو کہ اس شخص (رسول خدا)
نے تمہارے سامنے عمدہ تجویزات رکھی ہیں لہٰذا تم اسے قبول کر لو اور مجھے
گفتگو کے لیے اس کے پاس جانے کی اجازت دو۔ لوگوں نے کہا جائیے
وہ دربار رسالت میں حاضر ہو کر نبی کریم سے گفتگو کرنے لگا۔ نبی کریم
نے بھی وہی باتیں دہرائیں جو بدیل سے فرمائی تھیں۔ اس پر عروہ نے کہا، اے
محمد اگر آپ نے اپنی قوم کی جڑیں کاٹ دیں تو کیا آپ نے سنا ہے کہ آپ سے پہلے عرب
والوں میں سے کسی نے ایسا کیا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال
کیا ہو۔ اور اگر معاملہ برعکس ہوا تو خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں
کیونکہ مجھے تمہارے گرد جماعت جماعت کے لوگ نظر آتے ہیں جو تمہیں
تنہا چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ اس پر حضرت ابوبکر نے کہا لات
کی شرمگاہ چوستے رہو، کیا ہم ان کے پاس سے بھاگ جائیں
گے اور انہیں تنہا چھوڑ دیں گے۔ اس (عروہ) نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں
نے جواب دیا، حضرت ابوبکر ہیں۔ وہ کہنے لگا اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ
ہوتا جس کا بدلہ میں اب تک نہیں دے پایا ہوں تو میں تمہیں ضرور
جواب دیتا۔ راوی (حضرت مسور بن مخرمہ) فرماتے ہیں کہ پھر وہ نبی کریم
سے باتیں کرنے لگا لیکن جب بھی کوئی بات کہتا تو آپ کی ریش مبارک کو
ہاتھ لگاتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ اس وقت نبی کریم کے پاس ہی کھڑے

ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ، قَالَ: فَوَاللهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ، فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ، وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا، وَاللهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ: دَعُونِي آتِيهِ، فَقَالُوا: ائْتِهِ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا فُلَانٌ، وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ، فَابْعَثُوهَا لَهُ، فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا يَنْبَغِي لِهَؤُلَاءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ، فَقَالَ: دَعُونِي آتِيهِ، فَقَالُوا: ائْتِهِ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مِكْرَزٌ، وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے اور ان کے ہاتھ میں تلوار اور سر پر خود تھا۔ پس جب عروہ نے اپنا ہاتھ نبی کریم کی ریش مبارک سے لگایا تو مغیرہ کا ہاتھ تلوار کے قبضے پر پہنچا اور فرمایا، عروہ اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ریش مبارک سے پیچھے ہٹا لے۔ عروہ نے نگاہیں اوپر اٹھا کر دیکھا، پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ اس نے کہا اے دھوکے باز! کیا تو یہ کہتا ہے کیا میں تیری غداری کا انتقام لینے میں کوشاں نہیں ہوں۔ حضرت مغیرہ نے زمانہ جاہلیت میں بعض لوگوں سے دوستانہ مراسم پیدا کر لیے تھے آخرکار انہیں قتل کر کے ان کا مال لوٹ لیا تھا، پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا تو رسول کریم نے فرمایا تیرا اسلام تو میں قبول کرتا ہوں لیکن تیرے اس مال سے مجھے کوئی غرض نہیں۔ پھر عروہ صحابہ رسول کو غور سے دیکھنے لگا۔ راوی کا بیان ہے کہ عروہ دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ تھوکتے تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں آتا اور وہ اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا جب آپ کسی بات کا حکم دیتے تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی جب آپ وضو فرماتے تو لوگ آپ کے مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑتے تھے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ہر ایک کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ پانی میں حاصل کروں جب لوگ آپکی بارگاہ میں گفتگو کرتے تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے تھے اور غایت تعظیم کے باعث آپکی طرف نظر جما کر نہیں دیکھتے تھے اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا، اے قوم! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی آدمی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے۔ جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے گویا کہ لوگ وضو کا مستعمل پانی حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور غایت تعظیم کے باعث ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ

نظریۂ الایمان کا انتزاع پوری شدت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دین کو مٹانے میں کرنا اور اس کی جگہ خارجیت کے تردہ جسم میں پوری جانفشانی سے جان ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خدائے دو عالم سارے مدعیان اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین یا الہ العالمین۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْقَرْضِ

قرض میں شرط لگانا۔

١٥ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَعَطَاءٌ إِذَا أَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جس نے بنی اسرائیل کے کسی فرد سے ایک معینہ مدت کے لیے ایک ہزار دینار قرض لیے تھے۔ حضرت ابن عمر اور عطاء کا قول ہے کہ قرض میں مدت مقرر کرنا جائز ہے۔

بَابُ الْمُكَاتَبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللهِ۔

مکاتب بننا جائز شرطیں لگانا جو خلاف قرآن ہیں۔

١٦ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي الْمُكَاتَبِ شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَوْ عُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ کا قول ہے کہ مکاتب کے بیچ شرطیں ہیں جو آپس میں طے کی جائیں ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عمر نے فرمایا جو شرط اللہ کی کتاب کے خلاف ہو وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ ابن عمر دونوں نے یہ فرمایا ہے۔

١٧ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرْتُهُ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ میرے پاس اپنی کتابت میں مدد مانگنے آئیں۔ میں نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہاری پوری قیمت ادا کر دیتی ہوں مگر تمہاری میراث میرا حق ہوگی۔ جب رسول خدا تشریف لائے تو آپ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو ایسی شرط لگائے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں تو اسے کچھ نہیں ملے گا خواہ سو شرطیں لگائے۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الْإِقْرَارِ وَالشُّرُوطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَإِذَا قَالَ مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ۔

جائز شرطیں عائد کرنا نیز اقرار اور شرائط میں استثناء۔ متعارف شرائط اور جب کوئی کہے کہ ایک یا دو کم سو۔

۸. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِكَرِيِّهِ أَدْخِلْ رِكَابَكَ فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ رَجُلاً بَاعَ طَعَامًا وَقَالَ إِنْ لَمْ آتِكَ الأَرْبِعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِي أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى عَلَيْهِ.

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ سواری پر سامان رکھو، اگر میں فلاں اور فلاں دن تمہارے ساتھ نہ چل سکا تو تمہیں سو درہم دوں گا۔ وہ اس روز نہ گیا۔ شریح نے فرمایا جو شخص بغیر جبر کے بخوشی کوئی شرط اپنے اوپر لگائے، وہ لازم ہے۔ ایوب، ابن سیرین سے ناقل ہیں کہ ایک آدمی نے غلہ بیچا۔ مشتری کہنے لگا، اگر میں بدھ کے روز تمہارے پاس نہ آیا تو ہمارا سودا منسوخ ہوگا۔ وہ بدھ کے روز نہ آیا۔ قاضی شریح نے مشتری سے کہا، تم نے وعدہ خلافی کی ہے۔ پھر اس کے خلاف فیصلہ دیا۔

۹. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلاَّ وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَقْفِ

وقف میں شرطیں لگانا۔

۱۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالاً قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ وَلاَ يُورَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالاً.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کو خیبر میں کچھ زمین مل گئی تو مشورہ لینے کی غرض سے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے کہ اس سے عمدہ میرے پاس کوئی زمین نہیں۔ آپ کا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا چاہو تو اس کی اصل اپنے پاس رکھو اور اسے صدقہ کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے پھل اس شرط پر صدقہ کر دیئے کہ انہیں بیچنا، ہبہ کرنا اور ورثے میں دینا منع ہے۔ یہ فقیروں، قرابت والوں، گردنیں چھڑانے، راہ خدا، مسافروں اور مہمانوں کے لیے وقف ہیں۔ متولی کے لیے ممانعت نہیں جب کہ وہ حسب ضرورت کھائے اور فقراء کو کھلائے۔ راوی نے ابن سیرین کو یہ حدیث سنائی، تو کہنے لگے، متولی مال سمیٹنے والا نہ ہو۔

کِتَابُ الْوَصَايَا

بَابُ الْوَصَايَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ جَنَفًا مَيْلًا مُتَجَانِفٌ مَائِلٌ۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا

وصیتوں کا بیان

وصیت کے متعلق اللہ اور رسول کی ہدایات۔

فرمانِ رسالت ہے کہ آدمی کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیے اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے: تم پر فرض ہوا جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے موافق دستور۔ یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔ تو جو وصیت کو سن کر بدل دے تو اس کا گناہ ان ہی بدلنے والوں پر ہے۔ بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا، تو اس نے ان میں صلح کرا دی، اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۰ تا ۱۸۲) جنفاً سے کسی کی جانب میلان ہونا اور متجانف۔ کسی کی طرف مائل ہونے والے کو کہتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس قابلِ وصیت مال ہو اور وہ دو راتیں بھی گزارے مگر یہ کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود ہو۔ حضرت عمرو اور حضرت ابن عمر سے محمد بن مسلم نے اس کی روایت کی، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برادر نسبتی یعنی حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترکہ میں درہم و دینار اور لونڈی یا غلام وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ ماسوائے اپنے سفید خچر، اپنے جنگی ہتھیاروں اور ایک قطعہ زمین کے، جو آپ نے صدقہ

إِلَّا ابْنَةٌ لَهُ.

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ إِلَّا الثُّلُثَ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ.

۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ.

۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ لَا يَرُدَّنِي عَلَى عَقِبِي قَالَ لَعَلَّ اللهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ وَإِنَّمَا لِي ابْنَةٌ قُلْتُ أُوصِي بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ فَأَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ وَجَازَ ذَلِكَ لَهُمْ.

بَابُ قَوْلِ الْمُوصِي لِوَصِيِّهِ تَعَاهَدْ وَلَدِي وَمَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوَى.

۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى

حضرت سعد بن ابی وقاص کی صرف ایک ہی صاحبزادی تھی۔

تہائی کی وصیت کرنا۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ ذمی کے لیے بھی تہائی مال تک ہی وصیت کرنا جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ان کے درمیان اسی طرح فیصلہ کرو، جیسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔

عروہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ کاش! وصیت کے معاملے میں لوگ چوتھائی مال تک جاتے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہائی تک کی اجازت مرحمت فرمائی لیکن تہائی کو بھی کثیر بتایا ہے۔

عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیمار پڑا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! دعا فرمائیے، اللہ تعالیٰ مجھے میری ایڑیوں پر نہ لوٹائے۔ آپ نے فرمایا، شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی بلندی مرحمت فرمائے کہ تمہاری ذات سے بہتیرے لوگوں کا بھلا ہو جائے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے جبکہ میری صرف ایک لڑکی ہے کیا میں نصف مال کی وصیت کروں؟ فرمایا نصف تو زیادہ ہے۔ عرض کیا تو تہائی مال کی وصیت کروں؟ فرمایا تہائی مال کی کرو اگرچہ تہائی بھی کثیر ہے۔ پس لوگ تہائی مال تک وصیت کرنے لگے اور یہ جائز ہے۔

موصی کا وصی سے کہنا کہ میری اولاد کی امانت کرنا اور وصی کو کیسا دعویٰ کرنا جائز ہے۔

عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے تم اسے اپنی تحویل میں رکھنا۔ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت سعد نے لڑکے کو لیا اور فرمایا میرا بھتیجا ہے اس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ یہ سن کر عبد بن زمعہ کھڑے ہو گئے اور کہا میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کی لونڈی کا لڑکا ہے جو ان کے بستر پر ہی پیدا ہوا۔ دونوں حضرات اس معاملے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سعد یا رسول اللہ ابن اخی کان عہد الی فیہ فقال عبد بن زمعۃ اخی وابن ولیدۃ ابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو لک یا عبد بن زمعۃ الولد للفراش وللعاہر الحجر ثم قال لسودۃ بنت زمعۃ احتجبی منہ لما رای من شبہہ بعتبۃ فما رآہا حتی لقی اللہ۔

باب ۱۳ اذا اوما المریض براسہ اشارۃ بینۃ جازت۔

۱۹۔ حدثنا حسان بن ابی عباد حدثنا ہمام عن قتادۃ عن انس ان یہودیا رض راس جاریۃ بین حجرین فقیل لہا من فعل بک افلان او فلان حتی سمی الیہودی فاومات براسہا فجیء بہ فلم یزل حتی اعترف فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض راسہ بالحجارۃ۔

باب ۱۴ لا وصیۃ لوارث

۲۰۔ حدثنا محمد بن یوسف عن ورقاء عن ابن ابی نجیح عن عطاء عن ابن عباس قال کان المال للولد وکانت الوصیۃ للوالدین فنسخ اللہ من ذلک ما احب فجعل للذکر مثل حظ الانثیین وجعل للابوین لکل واحد منہما السدس وجعل للمراۃ الثمن والربع وللزوج الشطر والربع۔

باب ۱۵ الصدقۃ عند الموت

۲۱۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامۃ عن سفیان عن عمارۃ عن ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ کی بارگاہ میں لے گئے۔ حضرت سعد نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور اس کے بارے میں انہوں نے مجھ سے عہد لیا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ صاحب فراش کے لیے بیٹا اور بدکار کے لیے پتھر ہیں۔ پھر آپ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ انہوں نے اس میں عتبہ کی بہت سی مشابہت ملاحظہ فرمائی تھی پس اس لڑکے نے حضرت سودہ کو تاحیات نہیں دیکھا

مریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو قابل اعتبار ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سر پتھروں کے درمیان میں رکھ کر کچل دیا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ اسی طرح باری باری نام لیے گئے یہاں تک کہ جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو لڑکی نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا۔ اس یہودی کو لایا گیا اور پوچھنے پر اس نے اقرار کر لیا۔ نبی کریم نے حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے۔

وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسلام کے ابتدائی دور میں مال اولاد کا حق ہوتا تھا اور والدین کے لیے وصیت کی جاتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ فرما لیا اور ایک مرد کا دو عورتوں کے برابر حصہ مقرر فرما دیا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دلایا اور بیوی کا حق آٹھواں حصہ اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں چوتھائی رکھا جبکہ خاوند کا نصف اور اولاد ہونے کی صورت میں چوتھائی مقرر فرمایا۔

مرتے وقت کی خیرات

ابو زرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کونسی خیرات افضل ہے؟ فرمایا اس وقت کہ

۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ.

۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

بَابٌ إِذَا وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَوْقَفَ وَقَالَ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَلَمْ يَخُصَّ إِنْ وَلِيَهُ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَفْعَلُ فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

بَابٌ إِذَا قَالَ دَارِي صَدَقَةٌ لِلّٰهِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفُقَرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَضَعُهَا فِي الْأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ حِينَ قَالَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِيرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ حَتَّى يُبَيِّنَ لِمَنْ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

بَابٌ إِذَا قَالَ أَرْضِي أَوْ بُسْتَانِي صَدَقَةٌ عَنْ أُمِّي فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذٰلِكَ.

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے اونٹ کو ہانک کے جا رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ تو آپ نے تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا۔ سوار ہو جا تیرے لیے خرابی ہے یا تجھ پر افسوس ہے۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لیے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جا۔ اس نے جواب دیا، یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا۔ سوار ہو جا تیرے لیے خرابی ہے۔

اگر وقف کرنے والا اس مال کو دوسرے کے سپرد نہ کرے تب بھی جائز ہے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز وقف کی اور فرمایا کہ متولی پر اس چیز میں سے کھانے کا کوئی ڈر نہیں اور اس کی تخصیص بھی نہیں کہ اس کا متولی عمر ہو یا کوئی دوسرا۔ نبی کریم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ میرے خیال میں تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میں ایسا ہی کروں گا۔ پس انہوں نے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

جب کوئی کہے کہ میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے اور یہ ذکر نہ کرے کہ فقیروں کے لیے ہے یا دوسروں کے لیے تب بھی جائز ہے اور وہ رشتہ داروں کو دے یا جس کو دینے کا ارادہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، جب انہوں نے بارگاہ رسالت میں یہ عرض کیا تھا کہ مجھے اپنے اموال سے بیرحا باغ زیادہ پسند ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے۔ پس نبی کریم نے اس کی اجازت دے دی اور بعض حضرات کا قول ہے کہ وقف جائز نہیں جب تک ظاہر نہ کیا جائے کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

جب کوئی یہ کہے کہ میری زمین یا میرا باغ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے تو جائز ہے اگرچہ یہ ظاہر نہ کرے کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ أُبَيٌّ وَحَسَّانُ قَالَ وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهُ مِنْهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَقِيلَ لَهُ تَبِيعُ صَدَقَةَ أَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ أَلَا أَبِيعُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِنْ دَرَاهِمَ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيقَةُ فِي مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِي جُدَيْلَةَ الَّذِي بَنَاهُ مُعَاوِيَةُ.

بَابُ ٢٦ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ

٣١. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللَّهِ مَا نُسِخَتْ وَلَكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ هُمَا وَالِيَانِ وَالٍ يَرِثُ وَذَاكَ الَّذِي يَرْزُقُ وَوَالٍ لَا يَرِثُ فَذَاكَ الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ يَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ.

بَابُ ٢٧ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ يُتَوَفَّى فُجَاءَةً أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ وَقَضَاءِ النُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ.

٣٢. حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا.

٣٣. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا.

بَابُ ٢٨ الْإِشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ.

اقارب میں تقسیم کردو پس ابو طلحہ نے اسے اپنے عزیز و اقارب میں تقسیم کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں حضرت ابی اور حضرت حسان بھی تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت حسان نے اس میں سے اپنا حصہ حضرت معاویہ کو فروخت کر دیا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ حضرت ابو طلحہ کے صدقہ کو بیچ رہے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں ایک صاع کھجور دے کر ایک صاع دراہم کے بدلے کیوں نہ خریدوں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ باغ قصر بنی جدیلہ

آیت وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس آیت (سورۃ النساء آیت ۸) کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔ حالانکہ خدا کی قسم یہ حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ وہ لوگ اس پر عمل کرنے میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ بات درحقیقت یہ ہے کہ عزیز دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو وارث ہیں یہی وہ ہیں جنہیں ان کا حق ملنا چاہیے اور دوسرے وہ جو وارث نہیں ہیں ان کے متعلق حکم خداوندی ہے کہ ان سے معقول بات کہہ کر ان سے کہہ دینا چاہیے کہ تمہیں کچھ دینے کا مجھے اختیار نہیں ہے۔

میت کی طرف سے خیرات کرنے اور اس کی نذر پوری کرنے کا استحباب۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ میری والدہ محترمہ کا اچانک انتقال ہو گیا ہے۔ اگر انہیں قوت گویائی حاصل رہتی تو خیرات کرتیں۔ تو کیا میں ان کی جانب سے خیرات کر سکتا ہوں۔ فرمان رسالت ہوا، ہاں ان کی جانب سے خیرات کرو۔

عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا اور عرض کیا کہ میری والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے جبکہ ان کے ذمے ایک منت کا پورا کرنا باقی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ تم ان کی طرف سے پوری کرو۔

وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا۔

أشهدك أني قد تصدقت عنها.

باب إذا أوقف جماعة أرضا مشاعا فهو جائز.

۴۲ حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن أبي التياح عن أنس قال أمر النبي صلى الله عليه وسلم ببناء المسجد فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا لا والله لا نطلب ثمنه إلا إلى الله.

باب الوقف كيف يكتب.

۴۳ حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا ابن عون عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال أصاب عمر بخيبر أرضا فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال أصبت أرضا لم أصب مالا قط أنفس منه فكيف تأمرني به قال إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها فتصدق عمر أنه لا يباع أصلها ولا يوهب ولا يورث في الفقراء والقربى والرقاب وفي سبيل الله والضيف وابن السبيل لا جناح على من وليها أن يأكل منها بالمعروف أو يطعم صديقا غير متمول فيه.

باب الوقف للغني والفقير والضيف

۴۴ حدثنا أبو عاصم حدثنا ابن عون عن نافع عن ابن عمر أن عمر وجد مالا بخيبر فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره قال إن شئت تصدقت بها فتصدق بها في الفقراء والمساكين وذي القربى والضيف.

باب ۳۹ وقف الأرض للمسجد.

۴۵ حدثنا إسحاق حدثنا عبد الصمد قال سمعت

طرف سے خیرات کرتا ہوں۔

مشترک زمین کو وقف کرنا بھی جائز ہے جبکہ اجتماعی طور پر ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی تعمیر کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا اے بنی نجار! تم اپنے باغ کا سودا کر کے مجھ سے قیمت لے لو۔ (یہ باغ کی جگہ مسجد کے لیے مطلوب تھی) وہ عرض گزار ہوئے، خدا کی قسم! اس کی قیمت ہم نہیں لیں گے مگر اللہ سے۔

وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک قطعہ زمین ہاتھ لگا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے کہ ایسا عمدہ مال مجھے کبھی حاصل نہیں ہوا۔ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو اصل اپنی ملکیت رکھو اور اس کا منافع صدقہ کر دو۔ تو انہوں نے اسی طرح سے خیرات کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت ہوگی، نہ کسی کو ہبہ ہوگی اور نہ کسی کو میراث میں ملے گی اور اس کی آمدنی فقیروں، قرابت داروں، گردن چھڑانے، اللہ کی راہ، مسافروں اور مہمانوں کے لیے ہے۔ انتظام کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ بھی حسب ضرورت کھالے یا اپنے کسی غیر مالدار دوست کو کھلائے۔

غنی، فقیر اور مہمان پر وقف کرنا۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ہاتھ آئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اسے فقراء، مساکین، رشتہ داروں اور مہمانوں پر وقف کر دو۔

مسجد کے لیے زمین وقف کرنا۔

ابو التیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

وَأَوْقَفَ أَنَسٌ دَارًا فَكَانَ إِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُورِهِ وَقَالَ لِلْمَرْدُودَةِ مِنْ بَنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَلَا مُضَرٍّ بِهَا فَإِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيبَهُ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنَى لِذَوِي الْحَاجَةِ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُثْمَانَ حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَنْشُدُكُمَا وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِيهِ الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلٍّ۔

وقف کیا تھا لیکن جب وہ مدینہ منورہ آتے تو اسی میں ٹھہرتے تھے۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض گھر وقف کر دیئے تھے اور اپنی مطلقہ صاحبزادیوں سے فرمایا تھا کہ ان میں رہیں لیکن نقصان نہ پہنچائیں اور نہ تکلیف اٹھائیں۔ اگر کوئی خاوند کے سبب وہاں رہنے سے مستغنی ہو جائے تو اسے اس میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنا حصہ اپنی ضرورت مند اولاد کو رہنے کے لیے دے دیا تھا۔ ابو عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب محصور ہو گئے تو آپ بالاخانے پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ بات آپ کے علم میں نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ جو رومہ کے کنویں کو خریدے وہ جنتی ہے تو وہ کنواں میں نے خریدا تھا۔ کیا آپ اس بات سے متفق نہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو تنگی والے لشکر یعنی لشکر تبوک کے لیے سامان فراہم کرے وہ جنتی ہے تو میں نے اسے سارا سامان دیا تھا۔ لیکن اللہ ہے تنگی یا ماحضر کا [illegible] ہے کہ اصحاب نے آپ کی تصدیق کی۔

بَابٌ ۲۲ إِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَهُوَ جَائِزٌ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ قَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ۔

فی سبیل اللہ وقف کرنا جائز ہے۔

ابو التیاح نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی نجار! تم اپنے باغ کی مجھ سے قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ ہی سے لینا چاہتے ہیں۔

بَابٌ ۲۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا نَكْتُمُ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی ہے جب تم میں سے کسی کو موت آئے تو وصیت کرتے وقت تم میں سے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں سے دو اور، جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے ان دونوں کو نماز کے بعد روک لو۔ اگر تمہیں کچھ شک پڑے تو وہ اللہ کی قسم کھائیں اور کہیں کہ ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی کو نہ چھپائیں گے، ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگار ہیں

اور تم پہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

ان تو اخیوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سارا قرضہ ان کی کھجوروں سے ادا کر دیا، اُن کی کھجوروں میں سے تو ایک بھی کھجور کم نہیں ہوئی تھی پھر قرض خواہوں کو وہ کہاں سے اور کیسے آئی تھیں؟ ایسے ہی تو وہ راز ہے جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اسے صرف خدا جانتا ہے اور حبیب خدا جانتے ہیں کہ جو کچھ پایا ہے اُسے کا عطا، پروردگار عالم ہی عطا فرماتا ہے اور اسی لیے انہیں اپنی نعمتوں کا تقسیم کرنے والا مقرر فرمایا ہے۔ محمد رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حقیقت کا یوں اعلان فرمایا: وَاللّٰهُ يُعْطِي أَنَا قَاسِمٌ اللہ دیتا ہے میں بانٹنے والا ہوں ـــــ اسی لیے تو صحابۂ کرام اُن کے آگے جھولی کر دیتے اور وہ اُن کی جھولیاں خیر سے بھر دیتے تھے۔ کیوں وہ اب تک وہ بانٹنے والے کے آگے ہر کسی کو ہاتھ پھیلائے چلتے ہیں۔ خدا سب کچھ دے رہا ہے اور محبوب خدا سب کچھ بانٹ رہے ہیں۔ سب اُن کے در کا صدقہ کھا رہے ہیں جبکہ کوئی احسان مان رہا ہے اور کوئی احسان بھی نہیں مانتا لیکن وہ برابر بانٹے جا رہے ہیں۔ اگرچہ اُن کے ہاتھ بظاہر خالی نظر آتے تھے۔ اس حقیقت کو ایک والہ نے یوں بیان کیا ہے۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ إِلٰى قَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُدُوْدُ الطَّاعَةُ

جہاد کی فضیلت اور سیرت رسول عربی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔ اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں۔ اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ قول و قرار کا پورا کون ہے۔ تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، بھلائی کے بتانے والے اور سراہنے والے، روزہ رکھنے والے، برائی سے روکنے والے، اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشخبری سناؤ مسلمانوں کو (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۱، ۱۱۲)

۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَيُّ الْعَمَلِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا عمل سب سے افضل ہے ارشاد فرمایا نماز کا وقت پر پڑھنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ اس کے بعد ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس کے بعد

الفوز العظيم.

٥٥. حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عطاء بن يزيد الليثي أن أبا سعيد الخدري حدثه قال قيل يا رسول الله أي الناس أفضل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مؤمن يجاهد في سبيل الله بنفسه وماله قالوا ثم من قال مؤمن في شعب من الشعاب يتقي الله ويدع الناس من شره.

٥٦. حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل المجاهد في سبيل الله والله أعلم بمن يجاهد في سبيله كمثل الصائم القائم وتوكل الله للمجاهد في سبيله بأن يتوفاه أن يدخله الجنة أو يرجعه سالما مع أجر أو غنيمة.

باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجال والنساء وقال عمر ارزقني شهادة في بلد رسولك.

٥٧. حدثنا عبد الله بن يوسف عن مالك عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك أنه سمعه يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل على أم حرام بنت ملحان فتطعمه وكانت أم حرام تحت عبادة بن الصامت فدخل عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فأطعمته وجعلت تفلي رأسه فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ وهو يضحك قالت فقلت وما يضحكك يا رسول الله قال ناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله يركبون ثبج

(آیت ۱۰ تا ۱۱)

عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کرے۔ لوگ پھر عرض گزار ہوئے: اس کے بعد کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ مومن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کسی پہاڑ کی گھاٹی میں سکونت پذیر ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے، ایسی مثال ہے جیسے کوئی ہمیشہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ لیا ہے کہ اگر شہید ہو گیا تو جنت میں داخل ہوگا، اور اگر زندہ سلامت واپس لوٹا تو ہمراہ ثواب اور یا غنیمت لے کر لوٹے گا۔

جہاد کے لیے مردوں اور عورتوں کا دعا کرنا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت نصیب فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ حضرت ام حرام بنت ملحان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتیں اور حضرت ام حرام حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ان کے گھر جلوہ افروز ہوئے تو انہوں نے کھانا کھلایا اور آپ کے سر مبارک میں تلاش کرنے لگیں۔ رسول اللہ کو نیند آگئی، پھر ہنستے ہوئے آپ بیدار ہوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کس بات نے آپ کو ہنسایا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سمندر کے بیچ پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر

ظَهْرَ الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

بیٹھے ہیں، اور [illegible] سرور ہیں یا فرمایا مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ ہے۔ یا مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ۔ اس میں اسحاق راوی کو شک ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ تو ان کے لیے رسول اللہ نے دعا کی۔ اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا! فرمایا مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو پہلوں کی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے سمندر کے سینے پر سوار ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ ارشاد فرمایا تم پہلے گروہ میں شامل ہو۔ چنانچہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے عہد میں بحری سفر پر سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد اپنی سواری کے جانور سے گر کر شہید ہو گئیں۔

بَابُ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُقَالُ هَذِهِ سَبِيلِي وَهَذَا سَبِيلِي.

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجے۔

محاورہ میں هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اور هٰذَا سَبِيْلِيْ دونوں طرح بولنا درست ہے۔

۵۸ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أُرَاهُ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر یہ حق ٹھہرا لیا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ خواہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یا اسی جگہ بیٹھا رہا جہاں پیدا ہوا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو خوشخبری سنا دیں؟ ارشاد فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار فرمائے ہیں۔ ایک درجے سے دوسرے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو فردوس کا سوال کرنا، کیونکہ وہ جنت کا درمیانی حصہ اور اعلیٰ درجہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ آگے یہ بھی فرمایا اس کے اوپر عرشِ الٰہی ہے اور جنت کی نہریں اسی سے نکلتی ہیں۔ محمد بن فلیح اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے اوپر عرشِ الٰہی ہے۔

۵۹ — حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ

ابو رجاء، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ.

بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَابِ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ.

۶۰. حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۶۱. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ.

۶۲. حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

بَابُ الْحُورِ الْعِينِ وَصِفَتِهِنَّ يُحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ شَدِيدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ وَزَوَّجْنَاهُمْ أَنْكَحْنَاهُمْ

---

۶۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں نے خواب میں دیکھا دو شخص میرے پاس آئے پھر مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے پھر ایک گھر میں داخل ہوئے کہ جس سے خوبصورت اور عمدہ گھر میں نے دیکھا نہیں۔ ان دونوں نے کہا یہ شہیدوں کا گھر ہے۔

صبح و شام اللہ کی راہ میں نکلنا اور جنت میں کمان کے برابر جگہ کا مل جانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں صبح سے دوپہر تک یا دوپہر سے شام تک نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں کمان[1] کے برابر جگہ دنیا کی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو نکلنا بھی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں کچھ دیر صبح یا شام کو نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

حور عین کیا ہیں اور ان کی صفات۔

جنہیں دیکھ کر آنکھ حیرت زدہ ہو جائے گی۔ ان کی آنکھوں کی سیاہی بہت تیز ہوگی اور اسی طرح سفیدی بھی۔ ان کے متعلق جو قرآن کریم میں زوجناہم کا لفظ آیا ہے اس سے مراد انکحناہم ہے یعنی ہم نے ان کا نکاح کر دیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بندہ ایسا نہیں جسے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس بھلی جگہ ملے اور پھر بھی دنیا میں واپس لوٹنا پسند کرے، خواہ اسے دنیا و مافیہا سب کچھ دے دیا جائے سوائے شہید کے کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت۔

---

[1] لمبائی کا پیمانہ ہے۔

يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى وَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قِيدٍ يَعْنِي سَوْطَهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

بَابُ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ.

۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ.

۶۵ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ وَقَالَ مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

نزد اللہ اور ثواب دیکھ چکا ہے۔ لہٰذا وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں واپس جائے اور دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہو۔ میں نے حضرت انس بن مالک سے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں کچھ دیر نکلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کو کمان کے برابر یا اتنی جگہ مل جائے جس میں کوڑا رکھا جا سکے۔ تو وہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی کوئی عورت زمین والوں کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان کی درمیانی فضا جگمگا اٹھے اور خوشبو سے بس جائے اور حور عین کے سر کا دوپٹہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

شہادت کی آرزو کرنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمان اس بات کو ناپسند نہ کرتے کہ میں جہاد میں چلا جاؤں اور وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور مجھ سے نہ ہو سکے کہ ساتھ رکھنے کی خاطر سب کو سوار کر دوں۔ اگر اس بات کا خیال نہ ہوتا تو میں کسی سریہ سے پیچھے نہ رہتا اور برابر راہ خدا میں جہاد کرتا رہتا لیکن قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری تو یہ تمنا ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جنگ اسلام کا جھنڈا زید نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر جعفر بن ابو طالب نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر عبد اللہ بن رواحہ نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ ان کے بعد خالد بن ولید نے بغیر اس کے کہ انہیں امیر مقرر کیا جاتا جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ فتح سے سرفراز ہو گئے۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمیں اس بات پر خوشی نہ ہوتی کہ وہ ہمارے پاس رہتے۔ ایوب راوی فرماتے ہیں یا آپ نے فرمایا کہ یہ بات ان کے لیے باعث مسرت نہ تھی کہ وہ ہمارے پاس رہتے حالانکہ اس وقت آپ کی آنکھیں مبارک اشکبار تھیں۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ۔

بَابٌ مَنْ يُجْرَحُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

٦٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔

بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ۔

٧٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَدُوَلٌ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ۔

بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔

٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَابَ عَمِّيْ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ

ایک انگشت مبارک خون آلود ہوگئی۔ اس پر آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہے۔ جو خون آلود ہوئی۔ اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا ہے۔

راہ خدا میں زخمی ہونا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہیں ہوتا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا ہے مگر وہ قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوگا۔ اور اس کے خون کا رنگ بالکل خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ تم ہمارے بارے میں کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کا (سورۃ التوبہ آیت ۵۲) اور جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ابوسفیان نے مجھے بتایا کہ ہرقل نے ان سے کہا میں نے تم سے پوچھا کہ اس رسول مقبول کے ساتھ لڑائی میں تمہاری کیا کیفیت رہتی ہے تم نے بتایا کہ لڑائی ڈول کی طرح ہے (کبھی ان کے ہاتھ میں کبھی ان کے ہاتھ میں) پس رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی ہے لیکن انجام کار کامیابی انہیں کے قدم چومتی ہے۔

فرمان الٰہی ہے۔ اہل ایمان میں سے کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا۔ تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں ہے اور ان کے ارادوں میں ذرا تبدیلی نہیں آئی (سورۃ الاحزاب آیت ۲۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے چچا حضرت انس بن نضر غزوۂ بدر کے وقت موجود نہ تھے۔ پھر بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں اس پہلی جنگ کے وقت جو آپ نے مشرکین سے لڑی تھی موجود نہ تھا۔ اگر اللہ نے مشرکین سے جنگ آزمائی کا پھر کوئی موقع دیا تو اللہ تعالیٰ آپ

ف: حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا تھا کیونکہ پروردگار عالم نے آپ کو تشریعی احکام میں بھی اختیار مرحمت فرمایا تھا۔ اس بات کا اگر قرآن و حدیث سے مدلل بیان کوئی دیکھنا چاہے تو چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ الامن والعلیٰ دیکھے کہ ان ایمان افروز بیانات سے دل کی کائنات جگمگا اٹھے گی، آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور کی دولت میسر آئے گی کیونکہ محبوب خدا کی ذات والا صفات ہی تو راحت قلب و جان اور جان ایمان ہے۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی حُبَّ حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ، اٰمِیْن۔

بَابُ ۵۸ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّمَا تُقَاتِلُوْنَ بِاَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ.

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ وَاُسْلِمُ قَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا.

جنگ سے پہلے نیک عمل کرنا۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میدان جہاد میں تم اپنے اعمال کے مطابق لڑا کرتے ہو اور فرمان باری تعالیٰ ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، اللہ کو بڑی ناپسند ہے کہ وہ بات کہو جو نہ کرو۔ بے شک اللہ دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صفیں باندھ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلح آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں جہاد کروں یا پہلے اسلام قبول کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ پہلے اسلام قبول کرو اور اس کے بعد جہاد کرنا۔ پس وہ مسلمان ہو گیا پھر کافروں سے لڑا اور جام شہادت نوش کر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے عمل تھوڑے کئے ہیں لیکن ثواب بہت پایا۔

بَابُ ۵۹ مَنْ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ.

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى.

نامعلوم شخص کا تیر لگنے سے مرجانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن سراقہ کی والدہ محترمہ حضرت ام الربیع بنت براء بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا نبی اللہ! کیا آپ مجھے حارثہ کا حال نہیں بتائیں گے جو بدر کی لڑائی میں مارا گیا تھا جس کو نامعلوم تیر لگا تھا، اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں دل کھول کر اس پر گریہ زاری کروں۔ ارشاد فرمایا۔ اے ام حارثہ! وہ جنت کے باغوں میں ہے اور بے شک تیرے لخت جگر نے فردوس اعلیٰ پائی ہے۔

ف: سبحان اللہ! کیا بات ہے نگاہ مصطفیٰ کی کہ مدینہ میں ہوتے ہوئے جنت کا مشاہدہ فرمایا کرتے تھے، بلکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ

رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ.

لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَاءَ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هٰذَا فِيْهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ بعض حضرات نے غزوہ احد کے روز صبح کے وقت شراب پی تھی پھر جام شہادت نوش کر گئے۔ سفیان سے پوچھا گیا کیا اس روز دن کے آخری حصے میں بھی پی تھی؟ فرمایا یہ بات اس حدیث میں نہیں ہے۔

بَابٌ ۶۵ ظِلِّ الْمَلٰئِكَةِ عَلَى الشَّهِيْدِ.

شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ جِيْءَ بِأَبِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيْلَ ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْكِيْ أَوْ لَا تَبْكِيْ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ أَفِيْهِ حَتّٰى رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا قَالَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا گیا کہ میرے والد محترم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا جن کا مثلہ کر دیا گیا تھا وہ آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے میں آگے بڑھ کر ان کا چہرہ دیکھنے لگا تو میری قوم نے مجھے منع کیا پس کسی چیخنے والی کی آواز سنی گئی تو بتایا گیا کہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کیوں روتی ہو حالانکہ فرشتے تو ان پر اپنے پروں سے سایہ کر رہے ہیں۔ میں (امام بخاری) نے جناب صدقہ سے پوچھا کہ اس روایت میں کیا حتیٰ رفع بھی ہے؟ فرمایا کبھی کبھی حضرت جابر یہ بھی فرمایا (کرتے)۔

بَابٌ ۶۶ تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا.

شہید دنیا میں واپس لوٹنے کی آرزو کرتا ہے

۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو جنت میں داخل ہو اور دنیا میں واپس لوٹنے کی تمنا کرے خواہ اسے دنیا کا سارا مال و سامان دے دیا جائے، ماسوائے شہید کے وہ آرزو کرتا ہے کہ دنیا کی طرف لوٹے پھر دس دفعہ قتل کیا جائے کیونکہ وہ شہادت کا مرتبہ دیکھ چکا ہے۔

بَابٌ ۶۷ الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوْفِ

وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى.

جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے۔ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے رب کے پیغام کے مطابق ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ہمارا جو بھی مارا جائے گا جنت میں جائے گا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوئے کیا ہمارے مقتول جنت میں اور کفار کے جہنم میں نہیں؟

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبَهُ

سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ جو ان کے کاتب بھی تھے، فرماتے ہیں کہ ان کے لیے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بے شک جنت

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اَرْوَاثُهَا وَاٰثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّنِوَاءً لِّاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلٰى ذٰلِكَ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

میں اجر کا سبب ہے۔ دوسرے وہ جس میں آدمی کی پردہ پوشی ہے۔ تیسرے وہ جو آدمی پر بوجھ ہیں۔ وہ گھوڑا آدمی کے لیے باعث اجر ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے پلا ہو، پھر کسی چراگاہ یا باغ میں چرنے کے لیے لمبی سی رسی سے باندھ دیا ہو۔ پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ رسی پہنچے گی، اس کے مطابق مالک کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر وہ اپنی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلے پر سے چلا جائے تو اس کی لید اور قدموں کے حساب سے گھوڑے والے کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر وہ کسی نہر یا ندی کے پاس سے گزرے اور اس کا پانی پی لے اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو، تب بھی پیاس کی نیکیوں میں شمار ہو گا۔ جو آدمی فخر یا ریاکاری کے باعث گھوڑا پالے یا مسلمانوں کی عداوت میں تو ویسا گھوڑا اپنے مالک پر بوجھ ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا ہے لیکن یہ آیت منفردہ جامع ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی کرے تو اسے دیکھے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ (سورۂ الزلزال: آیت ۸،۷) یہ اس حکم کی جامع ہے۔

بَابُ ۹۳ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهٖ فِي الْغَزْوِ۔

جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنا۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنِيْ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَهٗ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ

قَالَ اَبُوْ عَقِيْلٍ لَّا اَدْرِيْ غَزْوَةً اَوْ عُمْرَةً فَلَمَّا اَنْ اَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّتَعَجَّلَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَلْيُعَجِّلْ قَالَ جَابِرٌ فَاَقْبَلْنَا وَاَنَا عَلٰى جَمَلٍ لِّيْ اَرْمَكَ لَيْسَ فِيْهِ شِيَةٌ وَّالنَّاسُ خَلْفِيْ فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ قَامَ عَلَيَّ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ فَضَرَبَهٗ بِسَوْطِهٖ ضَرْبَةً فَوَثَبَ الْبَعِيْرُ مَكَانَهٗ فَقَالَ اَتَبِيْعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کسی سفر میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ابو عقیل فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں وہ سفر غزوہ کے لیے تھا یا عمرہ کے لیے۔ جب ہم واپس لوٹے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے اہل و عیال کے پاس جلدی پہنچنا چاہتا ہو تو اسے جلدی کر لینی چاہیے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم واپس لوٹنے لگے اور میں اپنے سیاہی مائل سرخ اونٹ پر سوار تھا جس کے جسم پر داغ کوئی نہ تھا۔ لوگ میرے پیچھے رہ گئے اور میں آگے آگے جا رہا تھا کہ میرا اونٹ کھڑا ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! اسے مضبوطی سے پکڑو، پھر آپ نے اس کے جسم پر ایک کوڑا مارا تو اونٹ اچھل کر چل پڑا۔ پھر فرمایا کیا تم نے یہ اونٹ بیچنا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو آپ نبی اپنے صحابہ کے جھرمٹ میں

فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَعْطُوهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ.

مسجد نبوی کے اندر داخل ہوئے۔ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اونٹ کو میں نے بلاط کے ایک گوشے میں باندھ دیا پھر میں نے عرض کیا کہ جناب یہ اونٹ آپ کا ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے گرد پھرتے ہوئے فرمایا یہ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے چند اوقیہ میرے پاس بھیجا اور فرمایا کہ یہ جابر کو دے دینا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہیں پوری قیمت مل گئی ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ فرمایا، قیمت اور اونٹ دونوں تمہیں دیے۔

بَابُ ۹۵ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ

وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ الْفُحُولَةَ لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ.

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ وَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

شریر جانور اور نر گھوڑے پر سواری کرنا۔ راشد بن سعد فرماتے ہیں کہ پچھلے اسلاف نر جانور پر سواری کرنا زیادہ پسند کرتے تھے کیونکہ وہ زیادہ جری اور دلیر ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار لیا جسے مندوب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ فرمایا، ہمیں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور اس گھوڑے کو ہم نے سمندر کی طرح تیز رفتار پایا۔

بَابُ ۹۶ سِهَامِ الْفَرَسِ

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَقَالَ مَالِكٌ يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِينِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ.

مال غنیمت میں گھوڑے کا حصہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں گھوڑے کے دو حصے اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غنیمت میں گھوڑوں کو حصہ دیا جائے گا خواہ عربی گھوڑے ہوں یا ترکی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے، گھوڑے اور خچر اور گدھے تاکہ تم ان پر سواری کرو (سورۃ النحل، آیت ۸) اور ایک سے زیادہ گھوڑوں کا حصہ نہیں لگایا۔

بَابُ ۹۷ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْحَرْبِ

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُونَا

میدان جنگ میں دوسرے کے جانور کو لے جانا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنگ حنین میں کیا آپ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ جواب دیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ اگرچہ بڑے تیر انداز تھے لیکن جب ہم ان سے صف آرا ہوئے تو وہ بھاگ نکلے۔ اب مسلمان مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو انہوں نے تیروں سے ہمارے سینوں کو چھلنی کرنا شروع کر دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

١٣٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ قَالَ انْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگ گیا۔ انہوں نے مجھ سے تیر نکالنے کے لیے کہا۔ میں نے تیر نکال دیا تو اس سے خون بہنے لگا۔ پس میں نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر صورت حال عرض کی، تو آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما۔

بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

میدان جہاد میں پاسبانی کرنا۔

١٣٨۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایک سفر میں) بیدار رہے تھے۔ پس جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو فرمایا، کاش! آج میرا کوئی نیک ساتھی رات کو میرا پہرہ دے۔ جب آپ نے ہتھیار کی آواز سماعت فرمائی تو دریافت کیا، کون ہے؟ جواب ملا، میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ آپ کی بارگاہ کا پہرہ دینے آیا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سو گئے۔

١٣٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَائِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَقَالَ تَعْسًا كَأَنَّهُ يَقُولُ فَأَتْعَسَهُمُ اللهُ طُوبَى فُعْلَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ إِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، روپے پیسے کا بندہ تباہ ہوا اور چادر کمبل کا بندہ تباہ ہوا۔ اگر انہیں یہ چیزیں مل جائیں تو خوش ورنہ ناخوش ہو جاتے ہیں۔ ایسا تباہ اور سرنگوں ہوا۔ حالانکہ جب اسے کانٹا چبھے تو نہ نکلے۔ خوشخبری ہے اس بندے کے لیے جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہو، بال پراگندہ اور قدم گرد آلود ہیں۔ اگر اسے پہرے پر لگایا جائے تو پہرہ دیتا ہے اگر فوج کے پیچھے رکھا جائے تو پیچھے ہو رہتا ہے۔ اگر اندر آنا چاہے تو اجازت نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو سفارش نہ مانی جائے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابو حصین سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا ہے۔ تعس کا مطلب یہ ہے گویا فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا۔ طوبیٰ فعلیٰ کے وزن پر ہر پاکیزہ چیز کو کہتے ہیں اور اس کی یاء یہاں واؤ سے بدل گئی ہے اور یہ طیب سے مشتق ہے۔

أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

سے تو یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کرنا نیز نماز کے لیے جتنے قدم اٹھائے جائیں یہ بھی صدقہ ہیں اور کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

بَابُ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ۔

جہاد میں ایک روز کی نگرانی کا درجہ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے "اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمن سے آگے رہو" (سورۂ آل عمران، آیت آخری)۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ایک روز نگہبانی کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی کو ایک کوڑا رکھنے کی جگہ مل جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور شام یا صبح کے وقت اگر کوئی اللہ کی راہ میں نکلے تو یہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

بَابُ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ

خدمت کے لیے جہاد میں کسی لڑکے کو لے جانا۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ حَتّٰى أَخْرُجَ إِلٰى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ مُرْدِفِيْ وَأَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری خدمت کے لیے اپنے لڑکوں میں سے کسی ایک لڑکے کو مقرر کر دو جب آپ خیبر کی جانب نکلے تو حضرت ابوطلحہ کے ساتھ گئے اور میں قریب البلوغ تھا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری کا شرف مجھے حاصل ہوا۔ جب آپ کسی جگہ قیام پذیر ہوتے تو میں آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنا کرتا: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم، ملال، عاجزی، سستی، بخل، نامردی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے۔ پھر ہم خیبر پہنچ گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کو فتح کرا دیا تو بارگاہِ رسالت میں صفیہ بنت حیی بن اخطب کے حسن و جمال کا ذکر ہوا، جن کا خاوند اس جنگ میں مارا گیا تھا اور وہ حالت عروسی میں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں اپنی زوجیت کے لیے پسند فرمایا۔ پس انہیں لے کر مقام صہبا میں پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہو گئیں اور آپ

عِنْدَ الْقَائِلَةِ.

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ.

لٹکانا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی جانب جہاد کیا۔ جب رحمت دو عالم واپس لوٹے تو یہ بھی لوٹے۔ پس ہم نے دوپہر ایسے جنگل میں گزاری جس میں گھنے درخت تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور دیگر حضرات درختوں کے سائے میں ادھر ادھر بکھر گئے۔ سرور دو عالم ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ ابھی ہم تھوڑی دیر ہی سوئے تھے کہ آپ نے ہمیں طلب فرمایا جبکہ آپ کے پاس ایک اعرابی تھا۔ فرمایا: جب میں سو رہا تھا تو اس نے مجھ پر میری تلوار سونت لی۔ میں بیدار ہوا تو وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا: اب کون تمہیں مجھ سے بچائے گا! میں نے تین دفعہ جواب دیا۔ اللہ۔ آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا اور وہ بیٹھ گیا۔

بَابُ ۳۹ لُبْسِ الْبَيْضَةِ

۱۴۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ

خود پہننا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مجروح ہونے کی بابت پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور زخمی کر دیا گیا تھا اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک شہید کر دئے گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا تھا۔ تو حضرت فاطمہ خاتون جنت نے خون دھویا اور حضرت علی شیر خدا پانی ڈالتے تھے۔ جب دیکھا کہ خون تو اور زیادہ بہتا جا رہا ہے تو ٹاٹ کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا گیا۔ جب اس کی راکھ ہو گئی تو اسے زخم میں بھر دیا گیا اور خون بہنے سے رک گیا۔

بَابُ ۴۰ مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ.

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ

مرتے وقت ہتھیار توڑ دینے جائز نہیں ہیں۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا ماسوا اپنے ہتھیاروں کے، ایک خچر سفید اور کچھ زمین کے

وَنَعْلَهُ بَيْضَاءَ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

بَابُ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالْإِسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ.

۱۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ.

بَابُ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي.

۱۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضٌ فَلَمَّا

جسے صدقہ فرما دیا تھا۔

قیلولہ کے وقت سفر میں لوگوں کا امام سے جدا ہو جانا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ کسی غزوہ میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، تو ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہو گیا جس میں گھنے درخت تھے۔ لوگ درختوں کے سائے میں ادھر ادھر بکھر گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہو گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی اور سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو ایک اجنبی آدمی کو اپنے پاس دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ اس نے میری تلوار سونت لی اور کہنے لگا۔ اب تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا اللہ۔ تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور وہ یہ بیٹھا ہے لیکن آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا۔

نیزہ بازی کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے مقرر فرمایا گیا ہے اور ذلت و رسوائی اس کا مقدر کر دی گئی ہے جو میری مخالفت کرے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے کسی راستے پر چلتے ہوئے اپنے بعض ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے۔ ساتھیوں میں بعض محرم تھے اور بعض غیر محرم۔ اسی اثنا میں ہم نے ایک گورخر دیکھا، تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا مانگا تو انہوں نے محرم ہونے کے باعث انکار کیا۔ جب اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کیا۔ تو میں نے خود ہی لے لیا اور گورخر پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا۔ اصحاب رسول کریم میں سے بعض حضرات

فائدہ: یہ حدیث صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) کی تمام کتابوں میں موجود ہے اور یہ حدیث کمال صحت میں خبر واحد کے تحت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لیے ریشمی کپڑا پہننا حرام فرمایا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خارش کے باعث حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ اجازت خاص ان حضرات ہی کے لیے تھی کوئی دوسرا خارش کے باعث ریشمی قمیص پہننے کا مجاز نہیں۔

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس تخصیص کے احادیث مطہرہ سے لگ بھگ اکیس[٢١] واقعات بیان کیے ہیں جن کو پیش کرنے سے پہلے آپ نے یہ وضاحت بھی فرمائی ہے ـــــ امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں۔ مِنْ خَصَائِصِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرمادیتے۔ علامہ زرقانی نے شرح میں بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ) وغیرہ کہا، احکام ہی کی خصوصیت نہیں حضور جس چیز سے چاہیں، جسے چاہیں خاص فرمادیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام جلیل، جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا، بَابُ اخْتِصَاصِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّهٗ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ ۔ اب اس بیان کا کہ خاص نبی ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں، جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔ امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کیے اور امام سیوطی نے دس، پانچ وہ اور پانچ اور فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کردیے اور پندرہ اور بڑھائے اور ان کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ اکیس واقعے ہوئے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ اُن کی تفصیل مع ہر واقعہ پر حدیث سے دلیل دیکھیے۔

مسلمان کا کام یہی ہے کہ اپنے آقا کے فضائل و کمالات و خصائص حتی المقدور بیان کرے نیز یاد رکھے اور سننے سے اُن کے دل کو راحت پہنچے۔ یہ امتی ہونے کی نشانی اور ایمان کا تقاضا ہے۔ جو کسی طرح بھی حیلہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور خصائص کا انکار کرتے رہتے ہیں اسے دین کی بہت بڑی خدمت سمجھتے اور توحید کا تقاضا قرار دیتے ہیں اور دیانت سے ان کے عدل کو سر پر چڑھا ہے، وہ درحقیقت منافقت کے پردے میں بے ادبی کر رہے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان کو حقیقی اسلام کی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

بَابُ ٣١ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّيْنِ ۔

١٨٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فَاَلْقَى السِّكِّيْنَ ۔

چھری کا استعمال۔

جعفر بن عمرو بن امیہ کے والد محترم نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شانے کے گوشت میں سے کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ اس کے بعد آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے نماز پڑھائی اور تازہ وضو نہ فرمایا۔ ابوالیمان، شعیب، زہری کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جب آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے چھری ڈال دی۔

بابٌ ۱۳: الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة

۱۹۱۔ حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا عيسى حدثنا هشام عن محمد عن عبيدة عن علي قال لما كان يوم الأحزاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملأ الله بيوتهم وقبورهم نارا شغلونا عن الصلوة الوسطى حتى غابت الشمس۔

۱۹۲۔ حدثنا قتيبة حدثنا سفيان عن ابن ذكوان عن الأعرج عن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدعو في القنوت اللهم أنج سلمة بن هشام اللهم أنج الوليد بن الوليد اللهم أنج عياش بن أبي ربيعة اللهم أنج المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم سنين كسني يوسف۔

۱۹۳۔ حدثنا أحمد بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا إسمعيل بن أبي خالد أنه سمع عبد الله بن أبي أوفى يقول دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الأحزاب على المشركين فقال اللهم منزل الكتاب سريع الحساب اللهم اهزم الأحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم۔

۱۹۴۔ حدثنا عبد الله بن أبي شيبة حدثنا جعفر بن عون حدثنا سفيان عن أبي إسحاق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في ظل الكعبة فقال أبو جهل وناس من قريش ونحرت جزور بناحية مكة فأرسلوا فجاؤوا من سلاها وطرحوه عليه فجاءت فاطمة فألقته عنه فقال اللهم عليك بقريش اللهم عليك بقريش اللهم عليك بقريش لأبي جهل بن هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة بن ربيعة والوليد بن عتبة وأبي بن خلف وعقبة بن أبي معيط قال عبد الله فلقد رأيتهم في قليب بدر قتلى قال أبو إسحق ونسيت السابع وقال يوسف بن أبي إسحق عن أبي إسحق أمية بن خلف وقال شعبة أمية أو أبي والصحيح أمية۔

مشرکوں کے لیے ہزیمت اور زلزلے کی دعا کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احزاب (جنگ خندق) کا روز آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا اللہ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں عصر کی نماز نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قنوت میں دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن الولید کو نجات دے۔ اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کے کافروں پر سختی فرما اور ان کے لیے حضرت یوسف ؑ

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے لیے دعا مانگی، اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے اے اللہ! کافروں کے گروہ کو شکست دے۔ اے اللہ! انھیں شکست فرما اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے سایہ میں نماز ادا فرما رہے تھے تو ابو جہل اور قریش کے کچھ لوگوں نے کہا کہ مکہ کے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی ہے۔ پس ایک آدمی بھیجا اس کی اوجھڑی لے آیا اور وہ آپ کے اوپر ڈال دی گئی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور اسے اوپر سے ہٹایا۔ پھر آپ نے دعا مانگی، اے اللہ قریش کی گرفت فرما، اے اللہ قریش کی گرفت فرما، اے اللہ قریش کی گرفت فرما اور خاص یہ ہے، ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف، عقبہ بن ابی معیط کی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے انھیں بدر کے کنوئیں میں پڑا ہوا پایا۔ کیونکہ قتل کر دیے گئے تھے۔ ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ساتویں شخص کا میں نام بھول گیا۔ یوسف بن ابو اسحاق اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ امیہ بن خلف ہے۔

۱۹۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ مَا لَكِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ وَ عَلَيْكُمْ.

بَابٌ هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ.

۱۹۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ.

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهُدَى لِيَتَأَلَّفَهُمْ.

۱۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ.

بَابُ دَعْوَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَعَلَى مَا يُقَاتَلُونَ عَلَيْهِ وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ.

۱۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور کہا، تجھ پر موت واقع ہو۔ میں ان پر لعنت کرنے لگی۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے کہہ دیا تھا اور یہ تمہارے لیے ہو۔

اہلِ کتاب کو اسلام کی دعوت اور قرآنِ کریم کی تعلیم دینا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قیصرِ روم کے لیے لکھا اور فرمایا کہ اگر تم (اسلام کی طرف سے) منہ پھیرو گے تو رعایا کا وبال بھی تمہارے اوپر ہوگا۔

تالیفِ قلب کی خاطر مشرکین کے لیے دعائے ہدایت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت طفیل بن عامر الدوسی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! قبیلہ دوس والوں نے نافرمانی کی اور حق سے منکر ہوئے تو ان کی بربادی کے لیے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا، دوس ہلاک ہو گئے پھر دعا کی، اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں دین میں لے آ۔

یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام اور کس بات پر ان سے جنگ کی جائے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو لکھا اور جنگ سے پہلے انہیں دعوتِ اسلام دی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصرِ روم کے لیے مکتوبِ گرامی لکھوانے کا ارادہ فرمایا، تو آپ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ وہ لوگ ایسے خط کو پڑھتے ہی نہیں جس پر مہر نہ ہو۔ تو آپ نے چاندی کی ایک انگشتری بنوائی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپ کے دستِ مبارک میں اب بھی چمک رہی ہے۔ اس پر یہ الفاظ نقش کروائے تھے۔ محمد رسول اللہ۔

ف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں پہنی ہوئی انگوٹھی دیکھی اور وہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ گویا اب بھی اس کی سفیدی کو آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی ہر ادا اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز صحابہ کرام کے دل اور دماغ میں سمائی رہتی تھی۔ ان بزرگوں کی توجہ کا مرکز و محور ہی آپ تھے اور کیوں نہ ہو کہ یہی معراج مسلمان ہے۔ اسی لیے تو شاعر مشرق نے مسلمانوں کو تلقین فرمائی ہے

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی ست

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى حَرَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسریٰ کے لیے مکتوب گرامی بھیجا تو حکم فرمایا کہ یہ حاکم بحرین تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچائے۔ جب کسریٰ نے خط پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا خیال ہے کہ سعید بن المسیب نے فرمایا کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے دعا کی کہ وہ پوری طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

رسول خدا کا اسلام و نبوت کی دعوت دینا اور یہ کہ ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں خدا کو چھوڑ کر۔ ارشاد ربانی ہے: "کسی آدمی کو حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب دے ۔۔۔" (سورۂ آل عمران آیت ۷۹)

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حِمْصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلَاهُ اللّٰهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قیصر کے لیے مکتوب گرامی بھیجا تھا جس میں دعوت اسلام دی اور وہ گرامی نامہ دحیہ کلبی کے ہاتھوں بھیجا اور آپ نے انہیں حکم دیا کہ یہ حاکم بصریٰ کے سپرد کر دیں تاکہ وہ قیصر تک پہنچا دے۔ ان دنوں چونکہ قیصر کو اللہ تعالیٰ نے افواج ایران پر فتح دی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے حمص سے ایلیا گیا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مکتوب گرامی قیصر کو موصول ہوا تو پڑھ کر کہنے لگا ان کی قوم کے کسی آدمی کو تلاش کر کے لاؤ تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اس سے کچھ دریافت

فِيهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ
فِي مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَلَمْ
يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ لَا أَخَافُ
أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ أَوْ
قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ
قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَسِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَ
نُدَالُ عَلَيْهِ الْأُخْرَى قَالَ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ قَالَ
يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا
وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ
وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ
الْأَمَانَةِ فَقَالَ لِتُرْجُمَانِهِ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ لَهُ
قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ
أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ
قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ
قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ
قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ
بِقَوْلٍ قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ
لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ
لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ

پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا کیا اس کی پیروی کرنے والے قوم کے سردار ہیں یا کمزور لوگ؟ میں نے جواب دیا وہ تو کمزور لوگ ہیں۔ پوچھا ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا گھٹتی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ پوچھا کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد ناراض ہو کر واپس اپنے دین میں آیا ہے؟ میں نے جواب دیا کوئی نہیں۔ پوچھا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں اور ہماری ان کے ساتھ لڑائی نہ کرنے کی ایک مدت مقرر ہے لیکن ہمیں وعدہ خلافی کا خدشہ ہے۔ ابو سفیان نے کہا کہ اس کے علاوہ میرے لیے ایک جملہ بھی شامل کرنا ممکن نہ ہوا کہ جس کو نقل کر کے ساتھی مجھے جھوٹا کر دیں گے۔ پوچھا کیا کبھی تم نے اس سے یا اس نے تم سے لڑائی کی ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ پوچھا تو تمہاری اور اس کی لڑائی کا انجام کیا ہوتا تھا؟ میں نے جواب دیا لڑائی تو ڈول کی طرح ہے، کبھی کبھی وہ ہم پر غلبہ پا لیتے ہیں کبھی ہم ان پر۔ پوچھا وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے جواب دیا وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہ کریں اور جن کو ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے ان کی پرستش سے ہمیں منع کرتا ہے اور ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے، پرہیزگاری، وعدہ پورا کرنے اور امانت کو ادا کرنے کا حکم کرتا ہے۔ قیصر (ہرقل) نے اپنے ترجمان سے کہا، جب میں یہ سب کچھ بیان کر چکا، کہ اس سے کہو: میں نے تم سے اس کے نسب کی بابت پوچھا تو تم نے بتایا

وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ
أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمْ
اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ
يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ

کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور ہر رسول اپنی قوم کے ایسے ہی نسب میں مبعوث ہوا اور میں نے تم سے پوچھا کہ تم میں سے کیا کسی نے پہلے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ وہ اس بات میں اپنے پیش رو کی پیروی کر رہا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کیا تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ اس کا تم نے نفی میں جواب دیا تو مجھے

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ غَزَا بِنَا ح حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَا يُغِيْرُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ساتھ لے کر جہاد فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر کی جانب نکلے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ جب رات کے وقت کسی قوم کے پاس پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے ان کے خلاف جہاد نہیں فرماتے تھے۔ صبح ہوئی تو بعض یہودی کسیاں اور ٹوکرے لے کر گھروں سے باہر نکلے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو چلانے لگے محمد، خدا کی قسم محمد اور لشکر۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر کی صدا بلند فرمائی اور فرمایا: خیبر تباہ ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کی صبح شام غریباں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ یہ نہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پس جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ اس کو حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرّٰى بِغَيْرِهَا وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوْجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔

ارادے کا اظہار نہ کرنا اور جمعرات کو سفر کرنا۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں حضرت عبد اللہ بن کعب سرگروہ تھے انہوں نے حضرت کعب بن مالک کی زبانی سنا جب وہ رسول خدا سے پیچھے رہ گئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے خلاف جہاد کا ارادہ فرماتے تو اپنے اصلی نشانے کا اظہار نہیں فرمایا کرتے تھے۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيرٍ فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کا ارادہ فرماتے تو مصلحت کے پیش نظر دوسرے مقام کا اظہار فرماتے حتی کہ غزوۂ تبوک کا جب موقع آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سخت گرمی میں یہ طویل سفر اختیار فرمایا، حالانکہ راستے میں جنگلات اور آگے دشمنوں کی کثیر تعداد تھی۔ تو آپ نے مسلمانوں کو اس سے مطلع کر دیا تھا تاکہ وہ صورت حال کے مطابق تیاری کر لیں اور اپنا نشانہ بھی بتا دیا۔ یونس، زہری، عبد الرحمن بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے روز سفر پر نکلے تھے۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

عبد الرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے روز غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تھے اور آپ جمعرات کے روز سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

عبد اللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عبد الرحمن بن کعب بن مالک اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے روز غزوۂ تبوک کے لیے نکلے اور آپ جمعرات کے روز سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

بَابُ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

ظہر کے بعد سفر شروع کرنا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی چار رکعتیں مدینہ منورہ میں ادا فرمائیں اور عصر کی دو رکعتیں (قصر نماز) ذو الحلیفہ میں ادا کیں اور میں نے سنا کہ وہ سب کے سب (حج و عمرہ) دونوں کا تلبیہ پکار پکار کر پڑھ رہے تھے۔

بَابُ الْخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ

مہینے کے آخر میں سفر کرنا۔

ابن عباس انطلق النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة بخمس بقين من ذي القعدة وقدم مكة لأربع ليال خلون من ذي الحجة.

کریب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو روانہ ہوئے اور مکہ معظمہ میں چار ذی الحجہ کو جلوہ افروز ہوئے تھے۔

۲۰۸۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن أنها سمعت عائشة رضي الله عنها تقول خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمس ليال بقين من ذي القعدة ولا نرى إلا الحج فلما دنونا من مكة أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن معه هدي إذا طاف بالبيت وسعى بين الصفا والمروة أن يحل قالت عائشة فدخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقال نحر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أزواجه قال يحيى فذكرت هذا الحديث للقاسم ابن محمد فقال أتتك والله بالحديث على وجهه.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو نکلے اور ہمارا مقصد صرف حج کرنا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول خدا نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو لیکن وہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکا ہو، تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قربانی کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ رسول خدا نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی دی ہے۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ جب یہ حدیث حضرت قاسم بن محمد کو سنائی تو فرمایا خدا کی قسم، انہوں نے تم سے یہ حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

۲۱۱ ۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد ان الاعرج حدثہ انہ سمع ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول، نحن الآخرون السابقون و بہذا الاسناد من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی وانما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ فان امر بتقوی اللہ وعدل فان لہ بذلک اجرا وان قال بغیرہ فان علیہ منہ۔

۲۱۱ ۔ اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب میں آخری اور سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جو امیر کا حکم مانتا ہے گویا وہ میرا حکم مانتا ہے اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے گویا وہ میری نافرمانی کرتا ہے اور بیشک امام تو ڈھال کی طرح ہے کہ اس کے پیچھے رہ کر لڑا جاتا ہے اور بچا جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کوئی حکم دے اور انصاف کرے تو اس کا اسے اجر ملے گا اور اگر اس کے برعکس کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

باب ۱۲۵ ۔ البیعۃ فی الحرب ان لا یفروا وقال بعضہم علی الموت لقول اللہ تعالیٰ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ۔

جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا اور بعض کا قول ہے کہ مر جانے تک بیعت کرنا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اے محبوب درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔ (سورۃ الفتح، آیت ۱۸)

۲۱۲ ۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا جویریۃ عن نافع قال قال ابن عمر رضی اللہ عنہما رجعنا من العام المقبل فما اجتمع منا اثنان علی الشجرۃ التی بایعنا تحتہا کانت رحمۃ من اللہ فسألت نافعا علی ای شیء بایعہم علی الموت قال لا بایعہم علی الصبر۔

۲۱۲ ۔ نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ گزشتہ سال ہم حدیبیہ کے مقام سے لوٹے (دوسرے سال) ہم میں سے کوئی دو شخص بھی اس بات پر متفق نہ ہوئے کہ وہ کونسا درخت ہے جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہی تھی پس میں نے (راوی) نافع سے پوچھا کہ صحابہ کرام سے کیا موت کی بیعت لی تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا کہ ثابت قدم رہنے کی بیعت کی تھی۔

۲۱۳ ۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا وہیب حدثنا عمرو بن یحیی عن عباد بن تمیم عن عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ قال لما کان زمن الحرۃ اتاہ آت فقال لہ ان ابن حنظلۃ یبایع الناس علی الموت فقال لا ابایع علی ہذا احدا بعد رسول اللہ۔

۲۱۳ ۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حرہ کے دنوں میں ایک شخص نے میرے پاس آکر کہا کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس بات پر میں تو کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

۲۱۴ ۔ حدثنا المکی بن ابراہیم حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ رضی اللہ عنہ قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم عدلت الی ظل الشجرۃ

۲۱۴ ۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ پھر میں ایک درخت کے سائے میں چلا گیا۔ جب بھیڑ کم ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن اکوع!

وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ قَالَ الْمُغِيرَةُ هَذَا فِي قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا.

بَابٌ ۱۵۸ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهِ

فِيهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ ۱۵۹ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ ۱۶۰ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ

۲۳۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا تم اسے فروخت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے شرم محسوس کی کیونکہ اس کے سوا میرے پاس کوئی اونٹ تھا بھی نہیں، وہ فرماتے ہیں کہ پھر بھی میں نے (ہاں) میں جواب دیا۔ فرمایا تم اسے فروخت کر دو۔ تو میں نے اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ منورہ تک یہ میری سواری میں رہے گا، وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے ... حالت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری ابھی شادی ہوئی ہے جس کے باعث میں نے آپ سے جلدی جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ لوگوں سے پہلے میں مدینہ منورہ کی جانب چل پڑا یہاں تک کہ مدینہ طیبہ میں پہنچ گیا جب کہ مجھے میرے ماموں ملے [illegible] تو انہوں نے مجھے ملامت کی [illegible] نے فرمایا تھا جس وقت میں نے آپ سے اجازت طلب کی تھی کہ آیا کنواری لڑکی سے شادی کی ہے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کیا شادی شدہ سے۔ فرمایا تم کنواری سے شادی کرتے تو وہ تم سے اور تم اس سے کھیلتے۔ عرض گزار ہوا کہ میرے والد محترم کا انتقال ہو گیا یعنی انہیں شہید کر دیا گیا ہے جبکہ میری چھوٹی بہنیں ہیں۔ پس میں نے ان جیسی کم عمر لڑکی سے شادی کرنا ناپسند کیا کہ انہیں ادب آداب سکھا سکے گی نہ ان کی نگرانی کر سکے گی۔ پس میں نے ثیبہ سے شادی کی ہے تاکہ ان کی نگرانی کرے اور آداب زندگی سکھائے۔ جب نبی کریم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو دوسرے روز میں اونٹ لے کر آپ ...

دولہا کا جہاد میں شامل ہونا کہ جس کی ابھی ابھی شادی ہوئی ہے

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جہاد میں شب زفاف گزار کر جانا چاہیے

اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

گھبراہٹ کے وقت امام کی چستی

قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر خطرے کی جانب گئے۔

فرسا لأبي طلحة فقال ما رأينا من شيء وإن وجدناه لبحرا.

باب السرعة والركض في الفزع

۲۲۱ - حدثنا الفضل بن سهل حدثنا حسين بن محمد حدثنا جرير بن حازم عن محمد عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال فزع الناس فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فرسا لأبي طلحة بطيئا ثم خرج يركض وحده فركب الناس يركضون خلفه فقال لم تراعوا إنه لبحر فما سبق بعد ذلك اليوم.

باب الجعائل والحملان في السبيل

وقال مجاهد قلت لابن عمر الغزو قال إني أحب أن أعينك بطائفة من مالي قلت أوسع الله علي قال إن غناك لك وإني أحب أن يكون من مالي في هذا الوجه. وقال عمر إن ناسا يأخذون من هذا المال ليجاهدوا ثم لا يجاهدون فمن فعله فنحن أحق بماله حتى نأخذ منه ما أخذ. وقال طاوس ومجاهد إذا دفع إليك شيء تخرج به في سبيل الله فاصنع به ما شئت وضعه عند أهلك.

۲۲۲ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان قال سمعت مالك بن أنس سأل زيد بن أسلم فقال زيد سمعت أبي يقول قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه حملت على فرس في سبيل الله فرأيته يباع فسألت النبي صلى الله عليه وسلم آشتريه فقال لا تشتره ولا تعد في صدقتك.

۲۲۳ - حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك

(جب واپس لوٹے تو فرمایا ہمیں کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور ہم نے گھوڑے کو دریا جیسا تیز رفتار پایا ہے۔

خطرے کے وقت گھوڑے کو تیز دوڑانا اور ایڑ لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اُس سست گھوڑے پر آپ گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے تنہا اُدھر جا پہنچے۔ آپ کے بعد دوسرے آدمی بھی گھوڑوں پر سوار ہو کر معلوم کرنے کے لیے گئے تو واپس لوٹتے ہوئے آپ نے اُن سے فرمایا ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح (تیز رفتار) ہے۔ اس روز کے بعد سے کوئی گھوڑا اس گھوڑے سے آگے نہیں نکل سکا۔

راہِ خدا کا خرچ دینا اور سواریاں مہیا کرنا

مجاہد کا قول ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے جہاد پر جانے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میں اپنے کچھ مال سے تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رزق کی وسعت عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے فرمایا تمہاری وسعت اپنی جگہ لیکن میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں اپنا کچھ مال خرچ کروں۔ حضرت عمر کا قول ہے کہ جو لوگ جہاد کے لیے امدادی مال لیں اور پھر جہاد نہ کریں تو اس مال کے ہم زیادہ مستحق ہیں کہ جو مال انہوں نے لیا ہے وہ اُن سے لے لیں۔ طاؤس اور مجاہد کا قول ہے کہ جب تمہیں راہِ خدا میں جہاد کرنے کی خاطر کچھ مال دیا جائے تو اُسے جہاں چاہو خرچ کر دو یا اپنے اہل و عیال کو دے دو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم سے پوچھا گیا تو حضرت زید نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اُسے فروخت ہوتے دیکھا تو نبی کریم سے اُسے خرید لینے کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو خریدنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اسے نہ خریدو اور اپنا صدقہ کردہ واپس نہ لوٹاؤ۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ حَمُوْلَةً وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيْتُ.

ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے احساس نہ ہوتا کہ میرا عمل رسالت کے پیروؤں پر شاق گزرے گا تو میں کسی سریہ کے موقع پر پیچھے نہ رہتا۔ ادھر میرے پاس اتنی سواریاں بھی نہیں کہ میں سب کو سوار کر کے لے چلوں۔ دوسری جانب یہ بات بھی پریشان کن گزرتی ہے کہ میں انہیں پیچھے چھوڑ جاؤں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ خدا کی راہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہادت حاصل کروں پھر زندہ کیا جاؤں۔

بَابُ مَا قِيْلَ فِيْ لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا کا پرچم

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ.

ثعلبہ بن ابو مالک قرظی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھانے والے تھے جب انہوں نے حج کا ارادہ کیا تو سر میں کنگھی کی۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا فِيْ صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ قَالَ لَيَأْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جاؤں؟ چلے جب وہ رات کی شام آئی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ جھنڈا اس کو دیا جائے گا یا یہ فرمایا کہ یہ جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس کو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا یہ فرمایا کہ وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ پھر حضرت علی ہم سے آملے اور ہمیں اس بات کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت علی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا مرحمت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے

عن عمرو قال اخبرني عطاء سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كنا نتزود لحوم الأضاحي على عهد النبي صلى الله عليه وسلم الى المدينة.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ہم قربانی کا گوشت زادِ راہ کے طور پر مدینہ منورہ تک لے جایا کرتے تھے۔

۲۳۳۔ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب قال اخبرني بشير بن يسار ان سويد بن النعمان رضي الله عنه اخبره انه خرج مع النبي صلى الله عليه وسلم عام خيبر حتى اذا كانوا بالصهباء وهي من خيبر وهي ادنى خيبر فصلوا العصر فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بالأطعمة فلم يؤت النبي صلى الله عليه وسلم الا بسويق فلكنا فأكلنا وشربنا ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم فمضمض ومضمضنا وصلينا.

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ وہ فتح خیبر کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر پر نکلے جب مقام صہباء میں پہنچے جو خیبر کے نزدیک اور اس کا حصہ ہے۔ تو ہم نے عصر کی نماز وہاں پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا تو آپ کی بارگاہ میں ستو پیش کیے گئے آپ نے تناول فرمائے۔ پھر ہم نے بھی کھائے پیئے اس کے بعد آپ نے کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلیاں کیں اور اس کے بعد بغیر تازہ وضو کئے نماز پڑھی۔

۲۳۴۔ حدثنا بشر بن مرحوم حدثنا حاتم بن اسمعيل عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة رضي الله عنه قال خفت ازواد الناس وأملقوا فأتوا النبي صلى الله عليه وسلم في نحر ابلهم فأذن لهم فلقيهم عمر فأخبروه فقال ما بقاؤكم بعد ابلكم فدخل عمر على النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما بقاؤهم بعد ابلهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ناد في الناس يأتون بفضل ازوادهم فدعا وبرك عليه ثم دعاهم بأوعيتهم فاحتثى الناس حتى فرغوا ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله.

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ لوگوں کا ناشتہ ختم ہو گیا اور وہ خالی ہاتھ رہ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تاکہ اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کے بعد ان کی ملاقات حضرت عمر سے ہوئی اور انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے فرمایا، اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد تم زندہ کس طرح رہو گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں میں اعلان کر دو کہ اپنا بچا ہوا ناشتہ بارگاہ رسالت میں لے آئیں۔ آپ نے اس پر برکت کی دعا کی پھر لوگوں سے فرمایا کہ اپنے اپنے برتن بھر کر لے جائیں۔ لوگوں نے بھرنا شروع کئے یہاں تک کہ ان کے تمام برتن بھر گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا۔

باب حمل الزاد على الرقاب.

گردنوں پر زادِ راہ اٹھانا

۲۳۵۔ حدثنا صدقة بن الفضل اخبرنا عبدة عن هشام عن وهب بن كيسان عن جابر رضي الله عنه قال خرجنا ونحن ثلاث مائة نحمل زادنا على رقابنا ففني زادنا حتى كان الرجل منا يأكل في كل يوم تمرة قال رجل يا ابا عبد الله واين كانت التمرة تقع من الرجل قال لقد وجدنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم روانہ ہوئے تین سو آدمی تھے۔ ہم نے اپنا اپنا زادِ راہ گردنوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ ہمارا راشن ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ ایک آدمی روزانہ ایک کھجور پر گزارا کرنے لگا۔ ایک ساتھی نے کہا، اے ابو عبد اللہ آدمی کو ایک کھجور سے کیا سہارا مل سکتا ہے؟ فرماتے ہیں۔ ایک ایک کھجور کی قیمت کا اس وقت پتہ چلا جب ساری کھجوریں

فقدناها حين فقدناها حتى أتينا البحر فإذا حوت قد قذفه البحر فأكلنا منه ثمانية عشر يوما ما أحببنا

باب ۱۶۳ إرداف المرأة خلف أخيها.

۲۳۶. حدثنا عمرو بن علي حدثنا أبو عاصم حدثنا عثمان بن الأسود حدثنا ابن أبي مليكة عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت يا رسول الله يرجع أصحابك بأجر حج وعمرة ولم أزد على الحج فقال لها اذهبي وليردفك عبد الرحمن فأمر عبد الرحمن أن يعمرها من التنعيم فانتظرها رسول الله صلى الله عليه وسلم بأعلى مكة حتى جاءت

۲۳۷. حدثني عبد الله حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عمرو بن أوس عن عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق رضي الله عنهما قال أمرني النبي صلى الله عليه وسلم أن أردف عائشة وأعمرها من التنعيم

باب الارتداف في الغزو والحج

۲۳۸. حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب عن أبي قلابة عن أنس رضي الله عنه قال كنت رديف أبي طلحة وإنهم ليصرخون بهما جميعا الحج والعمرة.

باب الردف على الحمار

۲۳۹. حدثنا قتيبة حدثنا أبو صفوان عن يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن عروة عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ركب على حمار على إكاف عليه قطيفة وأردف أسامة وراءه.

۲۴۰. حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث قال يونس أخبرني نافع عن عبد الله رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أقبل يوم الفتح من أعلى مكة على

ختم ہو گئیں، ہم دریا کے کنارے پہنچے تو اس نے اچانک ایک بہت بڑی مچھلی ہماری طرف پھینک دی۔ پس ہم اپنی مرضی کے مطابق اٹھارہ دن تک اس مچھلی کا گوشت کھاتے رہے۔

عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب تو حج وعمرہ دونوں کا ثواب حاصل کرکے واپس لوٹ رہے ہیں جبکہ میں حج کے سوا اور کچھ نہ کر سکی۔ آپ نے فرمایا جاؤ عبدالرحمن ابن ابوبکر صدیق) تمہیں اپنے پیچھے بٹھا لیں گے پھر آپ نے حضرت عبدالرحمن کو حکم دیا کہ انہیں مقام تنعیم سے عمرہ کروا لائیں۔ پھر رسول اللہ واپس لوٹنے تک مکہ معظمہ کی ایک اونچی جگہ پر ان کا انتظار فرماتے رہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ حضرت عائشہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروا لاؤں۔

جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آدمیوں کا بیٹھنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا اور لوگ حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ پکار پکار کر کہہ رہے تھے۔

کسی کو گدھے پر پیچھے سوار کرنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے، جس کے پالان پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ اور آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں بالائی جانب سے داخل ہوئے اور آپ نے سواری پر حضرت اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا

راحلته مردفا أسامة بن زيد ومعه بلال ومعه عثمان بن طلحة من الحجبة حتى أناخ في المسجد فأمره أن يأتي بمفتاح البيت ففتح ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه أسامة وبلال وعثمان فمكث فيها نهارا طويلا ثم خرج فاستبق الناس وكان عبد الله بن عمر أول من دخل فوجد بلالا وراء الباب قائما فسأله أين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار له إلى المكان الذي صلى فيه قال عبد الله فنسيت أن أسأله كم صلى من سجدة.

بڑا تھا اور حضرت بلال آپ کے ہمراہ تھے نیز کعبہ کے کلید بردار حضرت عثمان بن طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ مسجد میں فروکش ہوئے اور خانہ کعبہ کی کنجیاں لانے کا حکم فرمایا۔ پھر خانہ کعبہ کھولا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے حضرت اسامہ حضرت بلال اور حضرت عثمان آپ کے ساتھ تھے۔ آپ اس میں کافی دیر جلوہ افروز رہے پھر باہر تشریف لے آئے تو لوگ آپ کی جانب بڑھے۔ آپ کی بارگاہ میں سب سے پہلے حاضر ہونے والے حضرت عبداللہ بن عمر تھے انہوں نے حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑا دیکھا تو دریافت کیا کہ رسول اللہ نے نماز کس جگہ پڑھی۔ تو انہوں نے اس مقام کی جانب اشارہ کیا جہاں

باب من أخذ بالركاب ونحوه

۲۲۱ - حدثني إسحاق أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل سلامى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس يعدل بين الاثنين صدقة ويعين الرجل على دابته فيحمل عليها أو يرفع عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة يخطوها إلى الصلاة صدقة ويميط الأذى عن الطريق صدقة.

رکاب وغیرہ تھامنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے۔ سورج طلوع ہوتے ہی۔ دو آدمیوں کے بیچ انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا سامان سواری پر رکھ دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اٹھایا جانے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

باب السفر بالمصاحف إلى أرض العدو وكذلك

يروى عن محمد بن بشر عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وتابعه ابن إسحاق عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد سافر النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه في أرض العدو وهم يعلمون القرآن

کفار کے ملک میں قرآن کریم لے کر جانا

اس بارے میں حضرت ابن عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور ایسے ہی ابن اسحاق، نافع، حضرت ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ حضور نے اپنے صحابیوں کے ساتھ دشمن کی زمین میں سفر کیا اور وہ قرآن کریم کو جانتے تھے اسی پر اکتفا کرتے تھے۔

۲۲۲ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن يسافر بالقرآن إلى أرض العدو.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب التكبير عند الحرب

۲۲۳ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان

لڑائی کے وقت تکبیر کہنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا هٰذَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَلَجَئُوا إِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ وَأَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنْ سُفْيَانَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ.

تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت خیبر پہنچے جبکہ وہ لوگ اپنے زراعتی سامان کو گردنوں پر اٹھائے ہوئے باہر نکلے۔ تو کہنے لگے یہ محمد اور آپ کی فوج، محمد اور ان کی فوج۔ محمد اور ان کی فوج۔ پس وہ لوگ قلعہ بند ہو گئے تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کے برے دن آ جاتے ہیں۔ اور ہم نے چند گدھے پکڑ کر ان کا گوشت پکایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے ایک منادی نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں، تو جو کچھ ہانڈیوں میں تھا، وہ الٹ دیا گیا۔ اس حدیث کی متابعت علی بن مدینی نے سفیان سے کی کہ نبی کریم نے اپنا دست مبارک بلند فرمایا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ

تکبیر میں زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

٢٣٥. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ تَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ.

ابوعثمان، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس جب ہم کسی وادی میں پہنچے تو بلند آواز سے لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا کرتے۔ پس نبی کریم نے فرمایا۔ اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے وہ تو تمہارے ساتھ ہے اور سننے والا، قریب رہنے والا ہے۔ اس کا اسم گرامی بڑی برکت والا اور اس کی شان بلند ہے۔

ف: اگلی حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام جب کسی اونچی جگہ پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہا کرتے تھے۔ اس دفعہ صحابہ کرام نے جو حسب معمول بلند آواز سے لا الٰہ الا اللّٰہ اللّٰہ اکبر کہی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔ آپ نے یہاں بلند آواز سے ذکر کرنے سے جس امر کا ذکر کیا ہے وہ یہی ہے کہ بہرہ یا غائب جان کر بلند آواز سے پکارنا ضروری سمجھا کرتا ہو کیونکہ وہ سن نہیں سکتا یا بہت دور ہے، لہٰذا بلند آواز سے پکاریں گے تو سن لے گا اور آہستہ پکارنے کو نہیں سنے گا اور یہ کہ بلند آواز سے پکارنا اس کا مذہب ہے جس کے باعث آہستہ پکارنے کو سن نہ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی بھی سن لیتا ہے جو بغیر آواز کے اسے دل میں پکارے کیونکہ وہ تو دلوں کے خیالات تک کو بھی جانتا ہے۔ بعض لوگ اسے مطلقاً ذکر بالجہر کی ممانعت پر محمول کرتے ہیں جو درست نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اذان، اقامت، نعرے، تلاوت اور دیگر اذکار میں سے کسی میں بھی آواز بلند کرنے کی اجازت نہ رہتی۔ لیکن یہ اذکار دوسرے مقاصد کے تحت بلند آواز سے کرنے مشروع ہیں کیونکہ ممانعت مطلقاً نہیں ہے بلکہ ان مذکورہ وجوہات کے تحت ہے جو حدیث میں مذکور ہوئی ہیں۔ لہٰذا جن اذکار کا بلند آواز سے کرنا مشروع ہے وہ بلند آواز سے ہی کیے جائیں گے اور وہ ذکر آہستہ ہی کیے جائیں۔

گئے ہیں کا آہستہ کرنا بہتر رہا ہے۔ وہ جن اذکار میں بلند یا آہستہ کی قید نہیں ان میں آدمی کو اختیار ہے کہ جہر متوسط کے ساتھ کرے یا آہستہ لیکن جہری کرنے کے لیے بس قیود ہیں جن کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ یہی ارشاد اس جلد کی حدیث ۲۵۹ میں بھی مذکور ہے جس کے ساتھ آپ نے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا انتخاب بھی فرمایا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

بَابُ التَّسْبِيحِ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ.

۲۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا.

وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ جب ہم چڑھائی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے، اور جب ہم نشیب کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرَفًا.

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا.

بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم بلندی کی طرف چڑھتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، اور جب نیچے کی جانب اترتے تو تسبیح (سبحان اللہ) کہا کرتے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حج یا عمرہ سے لوٹتے اور میرا (سالم بن عبداللہ کا) خیال ہے کہ شاید جہاد سے عزوہ فرمایا اور وہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کسی بلندی کی طرف جاتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم توبہ کرنے والے، عبادت گزار، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے بن کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اس کا وعدہ سچا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور لشکروں کو شکست دی۔ حضرت صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے ان شاء اللہ (نہیں کہا؟ فرمایا نہیں)۔

بَابُ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ.

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي

مسافر کی عبادت حالت اقامت کی عبادت کے مطابق لکھی جاتی ہے۔

ابراہیم ابو اسمٰعیل السکسکی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک دفعہ یزید بن ابو کبشہ اور وہ ہم سفر تھے۔ پس حضرت یزید سفر میں بھی روزہ رکھتے تھے تو ان سے حضرت ابو بردہ نے کہا کہ میں نے متعدد مرتبہ حضرت

مسافراً فقال له أبو بردة سمعت أبا موسى مراراً يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مرض العبد أو سافر كتب له مثل ما كان يعمل مقيماً صحيحاً۔

۱۰. ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کوئی شخص بیمار پڑ جائے یا سفر کرے تو اس کیلئے اتنی عبادت ہی لکھی جاتی ہے جتنی وہ اقامت و تندرستی میں کرتا تھا۔

بَابُ السَّيْرِ وَحْدَهُ

۲۵۰. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ۔

تنہا چلنا پھرنا

محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ جنگ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر حاضر بارگاہ ہوئے پھر دوسری مرتبہ پکارا۔ تو حضرت زبیر نے لبیک کہا پھر تیسری مرتبہ بلایا تب بھی حضرت زبیر ہی حاضر بارگاہ ہوئے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے جبکہ میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ حواری سے مددگار مراد ہے۔

۲۵۱. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو اگر معلوم ہوتا کہ تنہائی میں کیا ہے تو کبھی نہیں جاتا کہ پھر کوئی شخص رات کو تنہا سفر کرتا۔

۲۵۲. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو تنہائی کی دقت کا علم ہوتا، جو مجھے معلوم ہے، تو کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔

بَابُ السُّرْعَةِ فِي السَّيْرِ

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيُعَجِّلْ۔

چلنے میں تیزی۔ ابو حمید نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلدی سے مدینہ منورہ میں پہنچنا چاہتا ہوں پس جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا چاہے اسے چاہئے کہ فوراً تیار ہو جائے۔

۲۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَحْيَى يَقُولُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَكَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ

ہشام کے والد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ نیز یحییٰ بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ کو فرماتے سنا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع میں رفتار کا حال میرے ذہن میں محفوظ نہیں رہا۔ حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ آپ درمیانی چال سے چلتے اور جب کسی میدان سے گزرتے تو رفتار تیز فرما دیتے یعنی درمیانی رفتار سے

۲۵۴. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ

ابن جعفر قال أخبرني زيد هو ابن أسلم عن أبيه قال كنت مع عبد الله بن عمر رضي الله عنهما بطريق مكة فبلغه عن صفية بنت أبي عبيد شدة وجع فأسرع السير حتى إذا كان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلى المغرب والعتمة يجمع بينهما وقال إني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم إذا جد به السير أخر المغرب وجمع بينهما

۲۵۵ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن سمي مولى أبي بكر عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه وطعامه وشرابه فإذا قضى أحدكم نهمته فليعجل إلى أهله

باب إذا حمل على فرس فرآها تباع.

۲۵۶ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن عمر بن الخطاب حمل على فرس في سبيل الله فوجده يباع فأراد أن يبتاعه فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تبتعه ولا تعد في صدقتك.

۲۵۷ حدثنا إسمعيل حدثني مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه قال سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول حملت على فرس في سبيل الله فابتاعه أو فأضاعه الذي كان عنده فأردت أن أشتريه وظننت أنه بائعه برخص فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره وإن بدرهم فإن العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه.

باب الجهاد بإذن الأبوين.

۲۵۸ حدثنا آدم حدثنا حبيب بن أبي ثابت قال سمعت أبا العباس الشاعر وكان لا يتهم في حديثه قال سمعت عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما

۲۵۴ کے سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا انہیں اپنی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ بنت ابو عبید کے بارے میں خبر پہنچی کہ وہ سخت بیمار ہیں۔ انہوں نے رفتار تیز کر دی اور مغرب کے بعد جب شفق غائب ہو گئی تو سواری سے اترے اور مغرب کی نماز ادا کی پھر نماز عشاء بھی اس کے ساتھ ملا کر پڑھ لی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر طے کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب میں دیر کر کے مغرب و عشاء کو جمع فرما لیتے

۲۵۵ حضرت عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک حصہ ہے جو تمہیں سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے جب کوئی ضرورت سفر پر مجبور کرے تو اپنے اہل و عیال میں جلد پہنچنے کی کوشش کرنا چاہئے

جہاد کے لیے گھوڑا صدقہ دینا پھر اسے بکتا ہوا دیکھنا

۲۵۶ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کی راہ میں کسی کو ایک گھوڑا دیا، پھر اسے بکتا ہوا دیکھا، تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا۔ جب اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے خریدنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے صدقے کو

۲۵۷ زید بن اسلم کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دیا پھر میں نے اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا یا جس کے پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا تو میرا خود خریدنے کا ارادہ ہوا اور میرا گمان یہی تھا کہ وہ سستے داموں بیچ دے گا۔ میں نے نبی کریم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ اسے نہ خریدو خواہ ایک درہم ہی میں دے کیونکہ دی ہوئی چیز کو واپس لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے خود کھا لیتا ہے

والدین کی اجازت سے جہاد کرنا۔

۲۵۸ آدم، ابوالعباس شاعر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جہاد کی اجازت طلب

يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔

کی۔ دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا۔ ان کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

بَابٌ مَا قِيْلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ۔

اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنا۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيْتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا أَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ۔

عباد بن تمیم فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ کسی سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ عبداللہ بن یوسف فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ جب لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے تو رسول اللہ نے ایک قاصد کے ذریعے حکم بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت وغیرہ سے لٹکائی ہوئی کوئی چیز نہ ہو اور اگر ہے تو کاٹ دی جائے۔

بَابٌ مَنِ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ ثُمَّ خَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً أَوْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ۔

مجاہدوں میں نام لکھوانے کے بعد عذر پیش آ جانا۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا نام اس جہاد میں جانے والوں میں لکھ دیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے فرمایا جا

بَابٌ ۱۸۱ الْجَاسُوْسِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ التَّجَسُّسُ التَّبَحُّثُ

جاسوس۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تجسس سے مراد تفتیش ہے۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوْا حَتَّى تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ

عبیداللہ بن ابو رافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن الاسود کو بھیجا اور فرمایا کہ چلتے چلے جاؤ یہاں تک کہ تم روضہ خاخ تک پہنچ جاؤ وہاں تمہیں ایک شتر سوار عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے آؤ۔ چنانچہ ہم گئے اور اس طرح کہ ہمارے گھوڑے ہوا سے باتیں کرتے تھے یہاں تک کہ ہم روضہ تک پہنچ گئے اور دیکھا تو واقعی وہاں ایک شتر سوار عورت ہے۔ ہم

فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِيْ بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّيْ كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُوْنَ بِهَا أَهْلِيْهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَأَيُّ إِسْنَادٍ هٰذَا

تو ہم نے کہا کہ خط نکالو۔ وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال کر دے ورنہ ہم تمہارے کپڑے بھی اتار دیں گے۔ آخر کار اس نے اپنے جوڑے سے خط نکالا، پس ہم اسے لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ جب اسے دیکھا گیا تو وہ حضرت حاطب بن ابو بلتعہ کی جانب سے مکہ مکرمہ کے بعض مشرکین کے نام تھا جس میں رسول اللہ کے بعض حالات کی انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ نے فرمایا، اے حاطب! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی سے کام نہ لیجئے۔ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ قریش میں آ کر رہنے لگا لیکن قریشی نہیں ہوں۔ حضور کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی اہلِ مکہ سے رشتہ داریاں ہیں جن کے باعث ان کے اہل و عیال اور مال و دولت محفوظ ہے۔ پس میں نے چاہا کہ میرا ان سے نسبی تعلق تو ہے نہیں کیوں نہ ان پر کوئی احسان کر دوں، جس کے باعث میرے رشتہ دار بھی محفوظ رہیں اور میں نے یہ حرکت کفر یا ارتداد کے باعث نہیں کی اور نہ مسلمان ہونے کے بعد میں کفر سے راضی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! حکم فرمایئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا، یہ تو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کے حالات سے باخبر ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند کیا ہی عمدہ ہے۔

بَابُ الْكِسْوَةِ لِلْأُسَارٰى

۳۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ أُتِيَ بِأُسَارٰى وَأُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيْصًا فَوَجَدُوْا قَمِيْصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ

قیدیوں کو لباس پہنانا

عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب جنگ بدر ہوئی تو کچھ لوگ قید کر کے لائے گئے جن میں عباس ابن عبدالمطلب بھی تھے اور ان کے جسم پر کپڑا نہ تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے قمیص تلاش کرنے لگے۔ لوگوں نے عبداللہ بن ابی کی قمیص تلاش کر کے پیش کی جو ان کے جسم برابر کی آئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی قمیص انہیں پہنائی

٢٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ.

حدیث بن زیاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا معاملہ کیا عجیب بنایا جو زنجیریں پہنے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ.

اہل کتاب میں سے مسلمان ہو جانے والوں کی فضیلت۔

٢٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ، ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

حضرت ابوبردہ نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جنہیں دگنا اجر ملے گا۔ ایک وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو پس اسے تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے۔ پھر اسے اچھا ادب سکھائے۔ پھر آزاد کر کے اس سے ازدواجی رشتہ قائم کرے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔ دوسرا اہل کتاب سے وہ مومن جو پہلے بھی مومن تھا اور اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اس کے لیے بھی دوہرا اجر ہے اور تیسرا شخص وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آقا کا خیر خواہ بھی ہے۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث بغیر کسی معاوضہ کے تمہیں بتا دی حالانکہ اس سے کم مضمون کی حدیث کے لیے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کرتے تھے۔

بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ بَيَاتًا لَيْلًا، لَيُبَيِّتَنَّهُ لَيْلًا، يُبَيِّتُ لَيْلًا.

شب خون کے وقت سوئے ہوئے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا کیسا ہے؟ یہاں لَيُبَيِّتَنَّهُ لَيْلًا کا مطلب یہاں يُبَيِّتُ لَيْلًا یعنی رات گزارنا ہے

٢٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابواء یا ودان کے مقام پر میرے پاس سے گزر ہوا تو آپ سے ان مشرکوں کے بچوں اور عورتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو رات کو اپنے گھروں میں سوئے ہوتے ہیں اور دوران شب خون قتل کر دیے جاتے ہیں۔ فرمایا وہ بھی تو انہی سے ہیں۔ نیز آپ کو یہ بھی فرماتے سنا کہ چراگاہیں صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت ہیں۔ بواسطہ زہری عبید اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ مشرکین کے اہل و عیال کے بارے میں عمرو ابن شہاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ زہری،

جثامة عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم سمعناه مرة يقول قال أخبرني عبيد الله عن ابن عباس عن الصعب قال هم منهم ولم يقل كما قال عمرو هم من آبائهم.

عبید اللہ، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ وہ ان میں سے ہیں اور عمرو کی طرح یہ نہیں فرمایا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد میں سے ہیں۔

باب ١٩٠ قتل الصبيان في الحرب.

دورانِ جنگ بچوں کو قتل کرنا۔

٢٦٧ - حدثنا أحمد بن يونس أخبرنا الليث عن نافع أن عبد الله رضي الله عنه أخبره أن امرأة وجدت في بعض مغازي النبي صلى الله عليه وسلم مقتولة فأنكر رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل النساء والصبيان.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

باب ١٩١ قتل النساء في الحرب.

دورانِ جنگ عورتوں کو قتل کرنا۔

٢٦٨ - حدثنا إسحق بن إبراهيم قال قلت لأبي أسامة حدثكم عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال وجدت امرأة مقتولة في بعض مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قتل النساء والصبيان.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو پایا، جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرما دی۔

باب لا يعذب بعذاب الله.

اللہ تعالیٰ کی طرح آگ کا عذاب نہیں دینا چاہیے۔

٢٦٩ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن بكير عن سليمان بن يسار عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعث فقال إن وجدتم فلانا وفلانا فأحرقوهما بالنار ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أردنا الخروج إني أمرتكم أن تحرقوا فلانا وفلانا وإن النار لا يعذب بها إلا الله فإن وجدتموهما فاقتلوهما.

سلیمان بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جانب بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے، پس اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔

٢٧٠ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن أيوب عن عكرمة أن عليا رضي الله عنه حرق قوما فبلغ ابن عباس فقال لو كنت أنا لم أحرقهم لأن النبي صلى

عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض لوگوں کو جلایا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو فرمایا۔ اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو انہیں بالکل نہ جلاتا کیونکہ نبی

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ تم مجھے ذو الخلصہ کے کانٹے کو نکال کر راحت کیوں نہیں پہنچاتے اور وہ قبیلہ خثعم میں ایک گھر تھا جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر روانہ ہو گیا جو سب کے سب ہی گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا، یہاں تک کہ آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے اور فرمایا کہ اے اللہ اسے ثابت قدمی عطا فرما اور ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ فرما دے۔ پس ہم اس کی جانب روانہ ہو گئے اور اسے توڑ پھوڑ کر جلا دیا۔ پھر بارگاہ رسالت میں اپنی کارکردگی کی اطلاع دینے کے لیے آدمی بھیج دیا۔ حضرت جریر کا قاصد عرض گزار ہوا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں آپ کی جانب اس وقت روانہ ہوا جب وہ کھوکھلے اور خارش زدہ اونٹ کی طرح ہو گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور نے قبیلہ احمس کے سواروں کے حق میں پانچ مرتبہ دعائے برکت کی۔

۲۷۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیئے تھے۔

بَابُ قَتْلِ النَّائِمِ الْمُشْرِكِ۔

سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ قَالَ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أُرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا الْمَفَاتِيحَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت ابو رافع کو قتل کرنے کے لیے بھیجی۔ ان میں سے ایک آدمی جا کر ان کے قلعہ میں داخل ہو گیا۔ اس کا بیان ہے کہ میں ان کے اصطبل میں جا گھسا۔ پھر انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ان کا ایک گدھا گم ہو گیا ہے تو وہ اسے تلاش کرنے باہر نکلے۔ پس میں بھی ان میں شامل ہو گیا اور انہیں یہ تاثر دیا کہ گویا اس کی تلاش کرنے میں ان کا ساتھی ہوں۔ پس انہیں گدھا مل گیا تو اندر داخل ہوئے اور میں بھی اندر آ گیا۔ انہوں نے رات کی وجہ سے قلعے کا دروازہ بند کر دیا اور کنجیاں ایک سوراخ میں رکھ دیں، جسے میں نے دیکھ لیا۔ جب وہ سو گئے تو میں نے کنجیاں لے کر قلعے کا دروازہ کھول دیا پھر اس کے پاس پہنچ کر میں نے آواز دی اے ابو رافع! اس نے جواب دیا

في كوة حيث رآها فلما نام أخذت المفاتيح
ففتحت باب الحصن ثم دخلت عليه فقلت
يا أبا رافع فأجابني فتعمدت الصوت فضربته
فصاح فخرجت ثم جئت ثم رجعت كأني
مغيث فقلت يا أبا رافع وغيرت صوتي
فقال ما لك لأمك الويل قلت ما شأنك
قال لا أدري من دخل علي فضربني قال
فوضعت سيفي في بطنه ثم تحاملت
عليه حتى قرع العظم ثم خرجت وأنا
دهش فأتيت سلما لهم لأنزل منه فوقعت
فوثئت رجلي فخرجت إلى أصحابي فقلت ما
أنا ببارح حتى أسمع الناعية فما برحت حتى
سمعت نعايا أبي رافع تاجر أهل الحجاز قال
فقمت وما بي قلبة حتى أتينا النبي صلى الله
عليه وسلم فأخبرناه۔

٢٧٦۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا يحيى
بن آدم حدثنا يحيى بن أبي زائدة عن أبيه عن
أبي إسحاق عن البراء بن عازب رضي الله عنهما
قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم رهطا من
الأنصار إلى أبي رافع فدخل عليه عبد الله بن عتيك
بيته ليلا فقتله وهو نائم

باب ١٩٩ لا تمنوا لقاء العدو۔

٢٧٧۔ حدثنا يوسف بن موسى حدثنا عاصم
بن يوسف اليربوعي حدثنا أبو إسحاق الفزاري عن موسى بن
عقبة قال حدثني سالم أبو النضر كنت كاتبا لعمر
ابن عبيد الله فأتاه كتاب عبد الله بن أبي أوفى رضي
الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
لا تمنوا لقاء العدو وقال أبو عامر حدثنا مغيرة
ابن عبد الرحمن عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة

تو میں آواز پر لپکا اور اس پر کاری ضرب لگائی۔ وہ چیخا تو میں باہر نکل گیا پھر
اندر آیا اور اس طرح گویا اس کا مددگار ہوں اور آواز بدل کر میں نے کہا اے
ابو رافع! تو اس نے کہا تیری ماں کی خرابی ہو تجھے کیا۔ میں نے پوچھا تیرا کیا
حال ہے؟ اس نے جواب دیا مجھے نہیں معلوم کہ
اندر کون آگھسا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ
پر رکھ کر اوپر سے اتنا بوجھ ڈالا کہ اس کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پھر میں باہر نکلا
لیکن وحشت زدہ تھا۔ پھر میں سیڑھی کے پاس آیا تاکہ اس کے ذریعے
اتر جاؤں لیکن میں گر پڑا اور میرے پاؤں میں چوٹ لگ گئی۔ پھر اپنے
ساتھیوں کے پاس پہنچا اور ان سے کہا میں اس وقت تک یہاں سے
جانے والا نہیں جب تک رونے والی عورتوں کی آواز نہ سن لوں۔
چنانچہ وہاں سے روانہ نہیں ہوا مگر اہل حجاز کے تاجر ابو رافع پر
رونے کی آواز سن لی۔ ان کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا اور مجھے درد
کا احساس تک نہ ہوا، یہاں تک کہ ہم بارگاہ نبوت میں حاضر
ہو گئے اور آپ کے حضور سارا واقعہ عرض کر
دیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت کو ابو رافع کی جانب
بھیجا۔ حضرت عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے
وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اس حالت میں
اسے قتل کیا کہ وہ سویا ہوا تھا۔

دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو۔

سالم ابو النضر کاتب تھے عمر بن عبید اللہ کے، ان
کے پاس حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا
خط آیا، جس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نے فرمایا ہے کہ دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کیا کرو۔ اسی طرح
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دشمن سے
مقابلے کی تمنا نہ کرو لیکن جب ان سے تمہارا

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تتمنوا لقاء العدو فإذا لقيتموهم فاصبروا۔

باب الحرب خدعة

۲۷۸۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هلك كسرى ثم لا يكون كسرى بعده وقيصر ليهلكن ثم لا يكون قيصر بعده ولتقسمن كنوزهما في سبيل الله وسمى الحرب خدعة۔

۲۷۹۔ حدثنا أبو بكر بن أصرم أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سمى النبي صلى الله عليه وسلم الحرب خدعة۔

۲۸۰۔ حدثنا صدقة بن الفضل أخبرنا ابن عيينة عن عمرو سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الحرب خدعة۔

باب الكذب في الحرب

۲۸۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لكعب بن الأشرف فإنه قد آذى الله ورسوله قال محمد بن مسلمة أتحب أن أقتله يا رسول الله قال نعم قال فأتاه فقال إن هذا يعني النبي صلى الله عليه وسلم قد عنانا وسألنا الصدقة قال وأيضا والله لتملنه قال فإنا قد اتبعناه فنكره أن ندعه حتى ننظر إلى ما يصير أمره قال فلم يزل يكلمه حتى استمكن منه فقتله۔

باب الفتك بأهل الحرب

۲۸۲۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان

مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو۔

لڑائی میں دھوکا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم ان کے خزانوں کو راہِ خدا میں تقسیم کرو گے اور لڑائی کو دھوکے کا نام دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے لڑائی کا نام چال بازی رکھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑائی دھوکا ہے۔

جنگ کے دوران جھوٹ بولنا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کعب بن اشرف کے لیے کون تیار ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچائی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا: ہاں۔ ان کا بیان ہے کہ میں اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اس نبی نے تو ہمیں تنگ کر مارا ہے اور وہ ہم سے صدقہ مانگتا ہے۔ اس (کعب) نے کہا: خدا کی قسم! تم ابھی اسے تنگ کرو گے۔ جواب دیا چونکہ ہم اس کے پیروکار ہیں اس لیے یہ بات اچھی محسوس نہیں ہوتی کہ اس کا پیچھا چھوڑیں جب تک اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں ایسی ہی باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ قابو پا کر اسے قتل کر دیا۔

حربی کافر کو دھوکے سے قتل کرنا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی

بَابُ مَنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ.

۲۸۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ إِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّيْ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.

بَابُ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِإِحْرَاقِ الْحَصِيْرِ وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ عَنْ أَبِيْهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَحَمْلِ الْمَاءِ فِي التُّرْسِ.

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِالْمَاءِ فِيْ تُرْسِهٖ وَكَانَتْ يَعْنِيْ فَاطِمَةَ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَأُخِذَ حَصِيْرٌ فَأُحْرِقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهٖ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوْبَةِ مَنْ عَصٰى إِمَامَهٗ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ قَالَ قَتَادَةُ الرِّيْحُ الْحَرْبُ.

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوْسٰى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا.

جو گھوڑے پر جم کر سواری نہ کر سکے

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں دائرہ اسلام میں آیا ہوں اس وقت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کسی قسم کا کوئی حجاب نہیں رکھا۔ جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو چہرۂ انور تبسم ریز ہو جاتا اور مجھے یہ شکایت تھی کہ میں جم کر گھوڑے پر سواری نہیں کر سکتا تھا۔ تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! اسے جمائے رکھ اور اسے ایسا بنا دے کہ یہ ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ ہو۔

زخموں کے لیے فسٹ ایڈ۔

ٹاٹ کو جلا کر زخموں میں اس کی راکھ بھرنا، عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا اور زخموں کو دھونے کے لیے ڈھال میں پانی بھر کر لانا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر کون سی دوا لگائی گئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس بات کا اب مجھ سے زیادہ واقف کوئی موجود نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے اور خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چہرۂ مبارک سے خون دھو رہی تھیں۔ پھر ٹاٹ کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زخم میں بھری گئی تھی۔

جنگ کے دوران تنازعہ و اختلاف ناپسندیدہ ہے اور امام کی نافرمانی کا وبال۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور آپس میں نہ جھگڑو کہ پھر بزدلی دکھاؤ گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا اکھڑ جائے گی۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ریح سے جنگی طاقت مراد ہے۔

سعید بن ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجتے وقت ہدایت (دی) کہ لوگوں کی آسانی ملحوظ رکھنا اور انہیں سختی میں مت ڈالنا، انہیں خوشخبری دے کر خوش رکھنا اور متنفر نہ کر دینا۔ آپس میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنا اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوهُمْ قَالَ فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا عَدُوَّ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد کے وقت پچاس پیدل آدمیوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کر کے فرمایا: اگر تم یہ دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا یہاں تک کہ میں تمہیں بلاؤں۔ اور اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کافروں کو مار بھگایا اور انہیں روند کر رکھ دیا ہے تب بھی اپنی جگہ سے نہ ہلنا جب تک میں تمہیں نہ بلاؤں۔ اس کے بعد دشمن کو شکست ہو گئی۔ میں (حضرت براء) نے دیکھا کہ ان کی عورتیں بھی بے تحاشا بھاگ رہی تھیں جس کے باعث ان کی پنڈلیاں کھل گئی تھیں یعنی جو نظر آ رہی تھیں اور انہوں نے اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے تھے۔ پس حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھی کہنے لگے: غنیمت! اے ساتھیو! مالِ غنیمت! تمہارے ساتھی تو غالب آ گئے اب تم کس چیز کا انتظار کرتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر نے کہا: کیا تم بھول گئے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: خدا کی قسم ہم تو لوگوں کے پاس جائیں گے اور مالِ غنیمت لوٹیں گے۔ جب یہ حضرات آ گئے تو گویا یک جنگ کا پانسا پلٹ گیا۔ جو بھاگے جا رہے تھے وہ سامنے آ نکلے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جب رسول انہیں دوسری جانب سے پکار رہے تھے۔ پس اس وقت نبی کے گرد صرف بارہ بندے رہ گئے۔ اس کے باعث ہم میں سے ستر حضرات نے جامِ شہادت نوش کیا۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر جنگِ بدر میں افتاد پڑی تھی کیونکہ ستر قید ہوئے اور ستر کو قتل کر دیا گیا تھا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد ابو سفیان نے تین مرتبہ آواز دی: کیا مسلمانوں میں محمد ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دینے سے منع فرما دیا۔ اس نے تین دفعہ پھر آواز دی: کیا مسلمانوں میں ابو قحافہ کا بیٹا ہے؟ پھر تین مرتبہ پکارا: کیا یہاں ابن خطاب ہے؟ (حضرت عمر) جب جواب نہ ملا تو اپنے ساتھیوں کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا: یہ سب مارے جا چکے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور جواب دیا: اے خدا کے دشمن! خدا کی قسم تم نے کذب بیانی کی ہے۔ جن کے تم نے نام لیے ہیں وہ سب زندہ سلامت ہیں اور جو تمہیں کھٹکتا ہے وہ تمہارے لیے باقی ہے

عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوْءُكَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ إِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ أُعْلُ هُبَلْ أُعْلُ هُبَلْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيْبُوْا لَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ قَالَ إِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيْبُوْا لَهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ.

ابوسفیان کہنے لگا، آج جنگ بدر کا بدلہ لیا جا چکا اور لڑائی ڈول ہے۔ عنقریب تم اپنے ساتھیوں کو پاؤ گے کہ ان کا مثلہ کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ اس بات کا میں نے حکم نہیں دیا تھا لیکن یہ مجھے ناپسند بھی نہیں۔ پھر وہ رجز پڑھنے لگا کہ ہبل سربلند ہوا، ہبل سربلند ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا جواب دیا جائے؟ فرمایا یوں جواب دو کہ اللہ سب سے بلند اور بزرگ و برتر ہے۔ ابوسفیان نے کہا بے شک ہمارا عزیٰ ہے اور تمہارا کوئی عزیٰ نہیں۔ وہ (حضرت براء) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ ان (حضرت براء) کا بیان ہے کہ اصحاب رسول عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟ فرمایا تم یہ کہو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔

بَابٌ إِذَا فَزِعُوْا بِاللَّيْلِ.

جب رات کو خطرہ محسوس ہو۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے حسین، سخی اور بہادر تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت اہل مدینہ منورہ کو خطرہ محسوس ہوا اور گھبرانے والی آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر اُدھر گئے اور اپنی تلوار گردن کے ساتھ لٹکائی ہوئی تھی۔ واپس لوٹتے ہوئے لوگوں سے فرمایا مت ڈرو مت ڈرو۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح رواں پایا ہے۔

بَابٌ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ يَا صَبَاحَاهُ حَتّٰى يُسْمِعَ النَّاسَ.

دشمن کو دیکھ کر اپنوں کو خبردار کرنا۔

جیسے اونچی آواز سے پکارنا۔ فریاد کو پہنچو یہاں تک کہ لوگ سن لیں۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا بِكَ قَالَ أُخِذَتْ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے غابہ کی جانب جا رہا تھا۔ جب غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام ملا۔ میں نے کہا تیری خرابی ہو، تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنی پکڑی گئی

لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَا صَبَاحَاهْ يَا صَبَاحَاهْ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوهَا فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ.

بَابُ ٢١٠ مَنْ قَالَ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ وَقَالَ سَلَمَةُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ.

٢٩٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا أَسْمَعُ أَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ. أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشْجَعُ مِنْهُ.

بَابُ ٢١١ إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلَى حُكْمِ رَجُلٍ.

٢٩١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ

ہے۔ میں نے پوچھا کس نے پکڑی ہے؟ جواب دیا قبیلہ غطفان اور فزارہ کے آدمی لے گئے ہیں۔ پھر میں نے تین مرتبہ یا صباحاہ کے الفاظ کے ساتھ اس زور سے چیخا کہ مدینہ منورہ کے ہر گوشے والے سن لیں۔ پھر میں نے دوڑ لگائی یہاں تک کہ ان لوگوں کو جا دبایا۔ پس میں ان کی جانب تیر پھینکتا اور کہتا: میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ پس میں نے ان سے وہ اونٹنی چھین لی اور وہ اس کا دودھ بھی نہ پی سکے۔ میں ہانکتا ہوا لا رہا تھا کہ رسول اللہ نظر نواز ہوئے۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے اور میں نے اس کا دودھ پینے سے پہلے اونٹنی ان سے چھین لی۔ مناسب نظر آئے تو ان کے پیچھے کسی کو روانہ کر دیا جائے۔ ارشاد فرمایا: اے ابن اکوع! اقتدار پر غالب آگیا اب درگزر کر، ان کی مہمانی اپنی قوم میں جلد ہی ہوگی۔

آبا و اجداد پر فخر کرنا۔ لڑائی کے وقت کہے: پکڑو میں فلاں کا بیٹا ہوں جیسے حضرت سلمہ نے فرمایا کہ اسے پکڑو میں اکوع کا بیٹا ہوں۔

ایک آدمی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: اے ابو عمارہ! کیا جنگ حنین میں آپ حضرات پیٹھ پھیر گئے تھے؟ حضرت براء نے فرمایا جبکہ میں ابو اسحاق سن رہا تھا: لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ حضرت ابو سفیان بن حارث نے آپ کے خچر کی باگ تھام رکھی تھی۔ جب مشرکین نے آپ کو گھیرے میں لے لیا تو آپ سواری سے اتر گئے اور فرماتے جاتے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا جگر پارہ ہوں۔ راوی فرماتے ہیں: اس روز کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دلیر نظر نہیں آیا۔

کسی کے کہنے پر دشمن کا نیچے اتر آنا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر بنو قریظہ قلعے سے نیچے اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ وہ قریب ہی بیٹھے تھے۔ پس وہ (حضرت سعد) گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: اپنے سردار کے لیے تعظیمی قیام کرو۔ جب وہ آ کر بارگاہ رسالت میں بیٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ تمہارے حکم پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

اپنے قلعے سے اتر آئے ہیں۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ میں حکم دیتا ہوں۔ جو ان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں تہ تیغ کر دیا جائے اور باقی اہل و عیال کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم نے ان کے بارے میں فرشتے کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

بَابٌ ۲۱۲ قَتْلِ الْأَسِيْرِ وَقَتْلِ الصَّبْرِ

جنگی قیدی کو قتل کرنا اور کھڑا کر کے نشانہ بنانا۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود تھا جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے کو پکڑ کر کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن خطل کو خانہ کعبہ میں بھی قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ پہلی بات یہ کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے بحکومت وقت اس کے قتل کا حکم دے۔ دوسری بات یہ کہ خانہ کعبہ میں اگرچہ مکھی اور مچھر تک کو مارنے کی اجازت نہیں لیکن گستاخ رسول کو خانہ کعبہ بھی پناہ نہیں دے سکتا اور اسے ابن خطل کی طرح خانہ کعبہ میں بھی قتل کر دیا جائے گا۔ بدقسمتی سے انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں توہین رسالت کا جو فتنہ کھڑا کیا تھا آج وہ پہلے سے بھی بڑھ کر ہے جس کے باعث سیکڑوں علماء سلمان رشدی جیسے بدبخت کے مذہب میں موجود ہیں۔ خدائے ذوالمنن جملہ مسلمانان اسلام کو توہین رسالت کی ایمان سوز بیماری سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

بَابٌ ۲۱۳ هَلْ يَسْتَأْسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَأْسِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ.

خود کو گرفتار کروانا یا نہ کروانا نیز قتل ہونے سے پہلے دو رکعت پڑھنا۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْهَدْأَةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ قَرِيْبًا مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا آثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَأْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا جو دس آدمیوں پر مشتمل تھا اور حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان پر امیر مقرر فرمایا، جو عاصم بن عمر کے جد امجد ہیں۔ وہ چل پڑے۔ یہاں تک کہ جب وہ مقام ہداۃ پہنچے جو عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہے تو بنو ہذیل کے قبیلہ لحیان کو ان کا پتہ چل گیا۔ انہوں نے ان حضرات کی خاطر تقریباً دو سو آدمی بلائے جو سب کے سب تیر انداز تھے۔ وہ ان کے قدموں کے نشانات دیکھ کر چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے وہ کھجوریں کھائی تھیں، جن کو مدینہ منورہ سے زاد راہ کے طور پر لائے تھے۔ ان کی گٹھلیاں دیکھ کر کہنے لگے، یہ تو یثرب کی کھجور ہے۔ وہ نشانات

هذا تمر يثرب فاقتصوا آثارهم فلما رآهم عاصم وأصحابه لجؤوا إلى فدفد وأحاط بهم القوم فقالوا لهم انزلوا وأعطونا بأيديكم ولكم العهد والميثاق ولا نقتل منكم أحدا قال عاصم بن ثابت أمير السرية أما أنا فوالله لا أنزل اليوم في ذمة كافر اللهم أخبر عنا نبيك فرموهم بالنبل فقتلوا عاصما في سبعة فنزل إليهم ثلاثة رهط بالعهد والميثاق منهم خبيب الأنصاري وابن دثنة ورجل آخر فلما استمكنوا منهم أطلقوا أوتار قسيهم فأوثقوهم فقال الرجل الثالث هذا أول الغدر والله لا أصحبكم إن في هؤلاء لأسوة يريد القتلى فجرروه وعالجوه على أن يصحبهم فأبى فقتلوه فانطلقوا بخبيب وابن دثنة حتى باعوهما بمكة بعد وقعة بدر فابتاع خبيبا بنو الحارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف وكان خبيب هو قتل الحارث بن عامر يوم بدر فلبث خبيب عندهم أسيرا فأخبرني عبيد الله بن عياض أن بنت الحارث أخبرته أنهم حين اجتمعوا استعار منها موسى يستحد بها فأعارته فأخذ ابنا لي وأنا غافلة حين أتاه قالت فوجدته مجلسه على فخذه والموسى بيده ففزعت فزعة عرفها خبيب في وجهي فقال تخشين أن أقتله ما كنت لأفعل ذلك والله ما رأيت أسيرا قط خيرا من خبيب والله لقد وجدته يوما يأكل من قطف عنب في يده وإنه لموثق في الحديد

کو دیکھ کر چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ لیا۔ پس یہ حضرات پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور کہنے لگے کہ نیچے اتر آؤ اور اپنے ہاتھوں میں ہاتھ دیدو۔ ہم تمہارے ساتھ پکا عہد و پیمان کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ امیر سریہ حضرت عاصم بن ثابت نے فرمایا لیکن خدا کی قسم میں تو آج کسی کافر کی ذمہ داری پر نہیں اتروں گا اے اللہ! ہماری خبر اپنے نبی تک پہنچا دے۔ پھر انہوں نے تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی اور سات آدمیوں کو شہید کر دیا جن میں حضرت عاصم بھی تھے۔ باقی تین حضرات ان کے عہد و پیمان پر یقین کر کے نیچے اتر آئے۔ جن میں حضرت خبیب انصاری، ابن دثنہ اور ایک آدمی اور جب یہ حضرات کفار کے قبضے میں آ گئے تو انہوں نے انہیں کمانوں کی تانت سے باندھ دیا۔ تیسرے صاحب فرمانے لگے کہ یہ بدعہدی کی ابتدا ہے لہذا میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا۔ میں اپنے ساتھیوں کی پیروی کروں گا جو جام شہادت نوش فرما گئے ہیں۔ کفار انہیں اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کر رہے تھے اور یہ جانے پر آمادہ نہیں ہوتے تھے۔ آخر کار انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر وہ حضرت خبیب اور حضرت ابن دثنہ کو لے گئے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں لے جا کر فروخت کر دیا یہ واقعہ غزوۂ بدر کے بعد پیش آیا۔ پس حضرت خبیب کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خرید لیا، کیونکہ انہوں نے حارث کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا۔ پس خبیب ان کی قید میں تھے۔ مجھے زہری کو عبید اللہ بن عیاض نے خبر دی کہ زینب بنت حارث نے انہیں بتایا کہ جب لوگ خبیب کو قتل کرنے کی غرض سے جمع ہونے لگے تو انہوں نے مجھ سے استرا مانگا تاکہ ناف کی صفائی کر لیں۔ میں نے انہیں دے دیا۔ پھر میرے ایک بچے کو پکڑ لیا اور میں بے خبر تھی۔ جب میں ان (خبیب) کے پاس گئی تو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ران پر بٹھا لیا ہے اور استرا ہاتھ میں ہے۔ میرے اوسان خطا ہو گئے تو خبیب نے میرے چہرے سے میری کیفیت جان لی فرمایا تم اس سے ڈر رہی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم میں نے خبیب سے اچھا قیدی نہیں دیکھا۔ ایک روز میں نے انہیں دیکھا کہ خوشہ ہے انگور کا

وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِنَ اللَّهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا.

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا فَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعُوا مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا.

بَابُ فَكَاكِ الْأَسِيرِ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۳، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ.

کہ گچھا ان کے ہاتھ میں ہے حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ مکرمہ میں اس وقت پھل دستیاب نہیں تھا۔ وہ کہتی تھی کہ یہ اللہ تعالے کی طرف سے خبیب کے لیے روزی بھیجی گئی تھی۔ جب وہ لوگ قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو خبیب نے ان سے کہا کہ مجھے اتنی دیر کے لیے چھوڑ دو کہ دو رکعت نماز ادا کر لوں پھر فرمایا تم لوگ کہو گے کہ موت سے ڈر گیا، ورنہ میں نماز کو طول دیتا۔ اے اللہ انھیں چن چن کر مارنا۔

جب ہوا ہوں قتل بہ صدق و صفا پھر تو کیا الم
جانب، پہلو گرا راہ خدا میں تو کیا ہو غم
ہے میری جان بکھرے ہوئے ٹکڑے والی ذی اکرم
برکت دے ہر دست پہ جو اعضا کی گیتی ہم

پھر حارث کے بیٹے نے انھیں قتل کر دیا۔ خبیب ہی وہ شخص ہیں جنھوں نے ہر اس مسلمان مرد کے لیے جو قیدی بنا کر قتل کیا جائے، یہ طریقہ جاری فرمایا کہ پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔ اور حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی دعا بھی اللہ تعالے نے قبول فرمائی جو انھوں نے شہادت کے روز مانگی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو سب کچھ بتا دیا جو ان پر گزری۔ کفار قریش کو جب حضرت عاصم کے قتل ہو جانے کی خبر ہوئی تو انھوں نے چند آدمی بھیجے تاکہ عاصم کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ لائیں جس سے اس قتل کا اطمینان ہو۔ یہ شاید اس لیے تھا کہ انھوں نے قریش کے سرداروں میں سے ایک آدمی (عقبہ بن ابی معیط) کو جنگ بدر میں موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے پاس بھڑوں کا لشکر بھیج دیا جنھوں نے قریش کے بھیجے ہوئے آدمیوں سے انھیں محفوظ رکھا۔

جنگی قیدی کو رہا کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیدی کو رہا کر دیا کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کیا کرو۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

بَابُ ۱۲۵ فِدَاءِ الْمُشْرِكِينَ

۲۹۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ فَقَالَ لَا تَدَعُونَ مِنْهَا دِرْهَمًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ خُذْ فَأَعْطَاهُ فِي ثَوْبِهِ.

۲۹۷۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ جَاءَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ.

بَابُ ۱۲۶ الْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ.

۲۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ کیا قرآن کریم کے سوا اور بھی کوئی چیز آپ کے پاس ایسی ہے جو بذریعہ وحی ملی ہو؟ انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چیرا اور اس نے درخت نکالا، میرے دانش و معلومات میں ایسی کوئی چیز نہیں ماسوائے اس فہم قرآن کے جو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو عطا فرمائے اور جو اس صحیفہ (لکھا ہوا) میں ہے (میں نے دریافت کیا کہ اس کتابچہ میں کیا ہے؟ فرمایا دیت کے متعلق ہدایات، قیدیوں کی رہائی کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہ کیا جائے۔

مشرکین کا فدیہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں اجازت مرحمت فرمایئے کہ ہم اپنے بھانجے عباس (بن عبد المطلب) کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان پر ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین سے مال آیا۔ تو حضرت عباس آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول! مجھے کچھ عطا فرمایئے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا لو اور ان کے کپڑے میں ڈال دیا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ بدر کے جنگی قیدیوں میں آیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ نماز مغرب میں آپ نے سورۂ الطور تلاوت فرمائی۔

حربی جب بغیر اجازت دار الاسلام میں داخل ہو۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد

عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلَهٗ فَنَفَّلَهٗ سَلَبَهٗ۔

بَابٌ ۲۱۷ يُقَاتَلُ عَنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرَقُّوْنَ۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَاَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا اِلَّا طَاقَتَهُمْ

بَابٌ ۲۱۸ جَوَائِزِ الْوَفْدِ۔

بَابٌ ۲۱۹ هَلْ يُسْتَشْفَعُ اِلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَآءَ فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ وَاَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَنَسِيْتُ الثَّالِثَةَ وَقَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَاَلْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَالْيَمَامَةُ وَالْيَمَنُ وَقَالَ يَعْقُوْبُ وَالْعَرْجُ اَوَّلُ تِهَامَةَ۔

بَابٌ ۲۲۰ التَّجَمُّلِ لِلْوُفُوْدِ۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آگیا اور آپ کے اصحاب سے گفتگو کرنے لگا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ڈھونڈو اور قتل کر ڈالو چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اور اس کا سامان قاتل کو دیا گیا۔

ذمیوں کی خاطر لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے کو وصیت کرتا ہوں کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے اور جس کا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمہ لیا ہے ان کے ساتھ ایفائے عہد کیا جائے اور ضرورت پڑے تو ان کی خاطر لڑنے سے بھی گریز نہ کرے اور ان سے کام لے تو ان کی طاقت کے مطابق۔

قاصد کو انعام دینا

کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے اور ان کے ساتھ سلوک

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر اس قدر روئے کہ ان کے آنسوؤں سے سنگریزے بھی تر ہو گئے پھر فرمایا کہ جمعرات ہی کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں شدت ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے کوئی لکھنے کی چیز لا کر دو تاکہ میں تمہیں کچھ ایسی ہدایات لکھ دوں جن کے سبب تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے لوگوں کے درمیان اس بارے میں تنازعہ ہو گیا حالانکہ بارگاہ نبوت میں تنازعہ نہیں ہونا چاہیے تھا پس لوگ کہنے لگے کہ رسول اللہ علیہ السلام ترک فرما رہے ہیں۔ فرمایا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم بلاتے ہو اور اپنے وصال کے نزدیک تین باتوں کی وصیت فرمائی: ۱۔ مشرکین کو جزیرۂ عرب سے باہر نکال دینا۔ ۲۔ قاصدوں کو اسی طرح انعامات دیا کرنا جیسے میں دیا کرتا تھا تیسری بات میں بھول گیا۔ حضرت مغیرہ بن عبد الرحمٰن سے جزیرۂ عرب کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ

وفود کو دکھانے کے لیے آرائش کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ۔

باب ۲۲۱ كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ۔

۳۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موٹے ریشم کا ایک جوڑا بازار میں فروخت ہوتے دیکھا تو اسے لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! اسے آپ خرید فرمائیں اور عید کے روز اور جب آپ کی بارگاہ میں وفد آئیں تو اسے استعمال فرمایا کیجئے۔ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا۔ یہ لباس ان لوگوں کے لیے ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا اور بیشک انہیں وہ پہنتا ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں۔ حضرت عمر کچھ دنوں بعد حسب مشیت ایزدی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیباج کا ایک جبہ ان (حضرت عمر) کے لیے بھیجا۔ حضرت عمر اسے لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہوتا اور بیشک ایسے لباس وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں حصہ نہیں۔ اس کے باوجود آپ نے اسے میرے لیے ارسال فرمایا ہے۔ پس ارشاد فرمایا۔ اسے فروخت کر دو یا اپنی کسی اور

بچوں پر اسلام کس طرح پیش کیا جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر شمع رسالت کے کئی اور پروانوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ابن صیاد کی جانب روانہ ہوئے، یہاں تک کہ اسے بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، حالانکہ وہ بچہ نہیں تھا بلکہ بالغ ہو چکا تھا۔ اس نے کچھ نہیں سمجھا یہاں تک کہ رسول اللہ نے اپنے دست مبارک سے اس کی پیٹھ میں ٹھونک دی۔ پھر رسول اللہ نے اسے فرمایا، کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں واقعی آپ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی کریم سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی کریم نے اس سے فرمایا۔ میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔ پھر نبی کریم نے اس سے دریافت فرمایا۔ تجھے کیا نظر آتا ہے؟ وہ کہنے لگا میرے پاس سچی خبر بھی آتی ہے اور جھوٹی بھی۔ نبی کریم نے ارشاد فرمایا۔ پھر تو تیرا کام خلط ملط ہو گیا۔ بعدہ نبی کریم نے فرمایا۔ میں نے تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے، وہ بتا۔ ابن صیاد نے جواب دیا وہ الدخ

خَبِيئًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ
يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ
عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ. قَالَ
ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ
كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ
حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ
أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ
صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا
رَمْزَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ
صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ
إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ
أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ
وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ
لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

ہے۔ نبی کریم نے فرمایا پرے جاؤ تم اپنی حد کو ہرگز نہیں
بڑھ سکتے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اجازت مرحمت
فرمائیے کہ اس کی گردن اتار کر رکھ دوں۔ نبی کریم نے فرمایا اگر یہ وہی
ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے۔ اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل
میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم
اور حضرت ابی بن کعب دونوں اسی باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا
یہاں تک کہ باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم درختوں کے تنوں کی آڑ
لیتے تھے اور آپ ابن صیاد کو بے خبر رکھنا چاہتے تھے تاکہ اس کی
کوئی بات سن سکیں اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے۔ ابن صیاد اپنے
بستر پر چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا اور ایک گنگناہٹ سی سنی جاتی تھی
تو ابن صیاد کی والدہ نے نبی کریم کو دیکھ لیا جبکہ آپ کھجوروں کی
آڑ میں چھپے ہوئے تھے اس کی والدہ نے ابن صیاد سے کہا اے
صاف! اور یہ اس کا نام تھا۔ پس ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ پس نبی کریم نے
فرمایا۔ اگر یہ عورت اسے اس کے حال پر چھوڑے رہتی تو صورت
حال سامنے آجاتی۔ سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ پھر
نبی کریم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا
بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر آپ نے دجال کا ذکر
کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں۔ اور کوئی نبی ایسا
نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو۔ بے شک حضرت نوح علیہ السلام
نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔ لیکن میں اس کے متعلق تم سے ایسی بات
بھی بتا رہا ہوں جو کسی نے نہیں فرمائی وہ یہ جان لو کہ دجال کانا ہوگا اور

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا جو حقیقت کا مدعی تھا کہ میں تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات چھپاتا ہوں،
تو بتا کہ کیا بات چھپائی ہے؟ ——— معلوم ہوا کہ جو نبی ہو وہ دل کی بات جان لیتا ہے اور جو دل کی بات نہ جان سکے وہ نبی نہیں ہوتا۔
جو نبی کے متعلق یہ کہے کہ وہ دل کی بات نہیں جان سکتے وہ گویا یہی کہہ رہا ہے کہ وہ سرے سے نبی ہی نہیں ہے۔ اگر دل کی بات جاننا نبی کے لیے ضروری
نہ ہوتا اور نبی کی نظر دل کی کائنات تک نہ پہنچتی تو ابن صیاد کہہ سکتا تھا کہ حضور دل کی بات جاننا نبوت کے لوازمات سے تو نہیں ہے اگر امتحان
ہی لینا ہے تو کوئی مسئلہ پوچھ دیں یا جیسے نجومی کاہنوں کے متعلق بتا سکتا ہوں باقی رہا دلوں کی چھپی باتیں جاننا۔ تو ایسا نظریہ رکھنے والوں کو تو خود آپ کے
بعض امتی کسی ہمعصر شرک بتائیں گے اور نہ کے اسلام کی رو سے تو آپ کا یہ امتحانی سوال ہی شرک کا عنصر غیر اسلامی ہے لیکن اس نے ایسا ہرگز نہیں
کہا کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ نبی کی نگاہیں دلوں کی دنیا تک پہنچ جاتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۲۲ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للیھود اسلموا تسلموا قالہ المقبری عن ابی ھریرۃ.

باب ۲۲۳ اذا اسلم قوم فی دار الحرب ولھم مال وارضون فھی لھم.

۳۰۳ - حدثنا محمود اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزھری عن علی بن حسین عن عمرو بن عثمان بن عفان عن اسامۃ بن زید قال قلت یا رسول اللہ این تنزل غدا فی حجتہ قال وھل ترک لنا عقیل منزلا ثم قال نحن نازلون غدا بخیف بنی کنانۃ المحصب حیث قاسمت قریش علی الکفر وذلک ان بنی کنانۃ حالفت قریشا علی بنی ھاشم ان لا یبایعوھم ولا یؤووھم قال الزھری والخیف الوادی.

۳۰۴ - حدثنا اسمعیل قال حدثنی مالک عن زید بن اسلم عن ابیہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ استعمل مولی لہ یدعی ھنیا علی الحمی فقال یا ھنی اضمم جناحک عن المسلمین واتق دعوۃ المظلوم فان دعوۃ المظلوم مستجابۃ وادخل رب الصریمۃ ورب الغنیمۃ وایای ونعم ابن عوف ونعم ابن عفان فانھما ان تھلک ماشیتھما یرجعا الی نخل وزرع وان رب الصریمۃ ورب الغنیمۃ ان تھلک ماشیتھما یاتنی ببنیہ فیقول یا امیر المؤمنین افتارکھم انا لا ابا لک فالماء والکلا ایسر علی من الذھب والورق وایم اللہ انھم لیرون انی قد ظلمتھم انھا لبلادھم فقاتلوا علیھا فی الجاھلیۃ واسلموا علیھا فی الاسلام

یہود کو دعوتِ اسلام۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ مقبری نے حضرت ابوہریرہ سے اس کی روایت کی ہے۔

حربی مسلمان ہو جائیں تو اپنے مال اور جائیداد کے مالک رہیں گے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ قیام کہاں فرمائیں گے؟ ارشاد فرمایا۔ ہمارے لیے عقیل بن ابو طالب نے کوئی مکان چھوڑا ہی کب ہے۔ پھر فرمایا ہم کل خیف بنی کنانہ میں محصّب کے مقام پر ٹھہریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اور یہ اس وجہ سے تھا کہ بنی کنانہ نے قریش سے بنی ہاشم کے خلاف قول لیا تھا کہ نہ ان کے ہاتھ پر کوئی چیز فروخت کی جائے۔ اور نہ انہیں رہنے کو جگہ دی جائے۔ زہری کا قول ہے کہ خیف چٹیل میدان کو کہتے ہیں۔

زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آزاد کردہ غلام ہنی کو ایک چراگاہ کا منتظم بناتے ہوئے فرمایا۔ اے ہنی! مسلمانوں سے بڑی عاجزی کے ساتھ برتاؤ کرنا۔ مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی دعا فوراً قبول ہوتی ہے۔ تھوڑے اونٹوں اور تھوڑی بکریوں والے کو اس میں آنے کی اجازت دے دینا۔ لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان کے جانوروں کو اس میں آنے نہ دینا۔ کیونکہ بالفرض ان دونوں حضرات کے جانور اگر ہلاک بھی ہو جائیں تو وہ اپنے باغ اور کھیتی باڑی سے کام نکال سکتے ہیں اگر تھوڑے اونٹ یا تھوڑی بکریاں والے کے جانور ہلاک ہو جائیں تو وہ اپنے اہل و عیال کو میرے پاس لا کر کہیں گے۔ اے امیر المؤمنین تیرا باپ نہ رہے کیا اس وقت میں انہیں چھوڑ دوں گا؟ لیکن پانی اور گھاس دے دینا میرے لیے سونے اور چاندی کے دینے سے آسان ہے اور خدا کی قسم! (اگر انہیں روکا گیا) تو وہ اس حالت میں بھی تاثر

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا۔

لیں گے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے کیونکہ یہ شہر انہی کے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں وہ ان کی خاطر لڑتے رہے ہیں اور دین اسلام میں ان کے مالک ہو کر اسلام لائے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میرے پاس ایسے جانور نہ ہوتے جن پر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو سوار کرتا ہوں تو میں ان کے شہروں کی ایک بالشت بھر جگہ کو بھی چراگاہ نہ بناتا۔

بَاب ۲۲۴ كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ.

امام کا مردم شماری کروانا۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دائرہ اسلام میں آ گئے ہیں۔ ان کے نام لکھ کر میرے پاس لاؤ۔ تو ہم نے ایک ہزار پانچ سو افراد کے نام لکھ لیے پس ہم نے کہا کہ ہم تو اب خائف ہیں۔ حالانکہ ہم ایک ہزار پانچ سو ہیں اور ہم اپنے آپ کو دیکھتے ہیں کہ فتنے میں مبتلا ہیں اور یہاں تک کہ جب آدمی اکیلا نماز پڑھتا ہے تو خوف کھاتا ہے۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَا بَيْنَ سِتِّ مِائَةٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ۔

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے انہیں پانچ سو پایا۔ ابو معاویہ کا قول ہے۔ کہ چھ سو سے سات سو تک تھے۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھ دیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

بَاب ۲۲۵ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

اللہ تعالیٰ فاجر کے ساتھ بھی دین کی مدد فرماتا ہے

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا امر رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کے بارے جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا، فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ جب میدان کارزار گرم ہوا تو اس شخص نے قتل و قتال میں بڑھ چڑھ کر کارگزاری دکھائی پس وہ زخمی ہو گیا۔ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی کہ جس شخص کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے۔ وہ کافروں سے بڑی بہادری سے لڑا اور اب مر چکا ہے۔ نبی کریم نے فرمایا کہ

فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَأُوْا بِهِمْ قُرْآنًا أَلَا بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا بِأَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ

پہنچا دی گئی۔ قتادہ کا قول ہے کہ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ایک عرصہ تک قرآن میں ہم ان کے متعلق پڑھتے رہے کہ آگاہ! ہماری جانب سے کوئی ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں خوش کر دیا ہے۔ پھر

بَابٌ ۲۲۳ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ عَلٰى عَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا

دشمن پر فتح پانے کے بعد تین دن ان کے میدان میں ٹھہرنا۔

۲۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی قوم پر فتح پاتے تو تین راتیں ان کے میدان میں گزارتے تھے۔ اس حدیث کی متابعت کی ہے معاذ اور عبد الاعلیٰ نے۔ سعید، قتادہ، حضرت انس، حضرت ابو طلحہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ كَخٍ كَخٍ أَمَا تَعْرِفُ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ابھی بچپن میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فارسی زبان میں فرمایا۔ کخ کخ (یعنی تھوتھو) کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ہم صدقے کا مال نہیں کھاتے۔

بَابُ ۲۳۲ الْغُلُولِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

مال غنیمت میں خیانت کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز لے کر آئے گا۔

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ۔ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے مال غنیمت میں خیانت کا تذکرہ فرماتے ہوئے اسے بہت بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا کہ قیامت میں تم میں سے کسی کو میں اس حالت میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو کر ممیا رہی ہو یا گھوڑا سوار ہو کر ہنہنا رہا ہو اس وقت وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے اس وقت میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو کر بلبلا رہا ہو اور اس وقت کہے یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے۔ لیکن میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا حکم تم لوگوں تک پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر مال و دولت سوار ہو اور وہ کہے یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے تو میں جواب دوں آج تمہارے لیے کوئی اختیار نہیں ہے میں نے خدا کا حکم تم تک پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑے ہوں جو اڑ رہے ہوں اور وہ کہے یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے تو میں جواب دوں کہ تمہارے لیے میرے پاس کوئی اختیار۔

بَابُ ۲۳۳ الْقَلِيلِ مِنَ الْغُلُولِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

مال غنیمت سے تھوڑی سی چیز لینا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی ایسی روایت نہیں کی کہ آپ نے ایسے شخص کا مال جلایا ہو اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا.

بَابُ ٢٣٤ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ

٣٣٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ وَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبَهَائِمُ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُو أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

بَابُ ٢٣٥ الْبِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ

٣٣١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

کرکرہ نامی ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسباب کی حفاظت پر متعین تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ لوگ اس کی وجہ تلاش کرنے لگے۔ تو اس کے سامان میں ایک عبا پائی جو اس نے مال غنیمت سے چھپا کر رکھ لی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن سلام کے قول کے مطابق کرکرہ کاف کے زبر کے ساتھ ہے اور یہ زیادہ درست ہے۔

مال غنیمت کے اونٹوں اور بکریوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ذوالحلیفہ میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس لوگوں کو بھوک لگی تو کچھ اونٹ اور بکریاں ان کے ہاتھ لگ گئیں جنہیں ذبح کر لیا گیا اور نبی کریم لوگوں سے پیچھے تھے۔ تو انہوں نے جلدی سے کام لیا اور ہانڈیاں چڑھا دیں۔ آپ نے حکم فرمایا کہ تمام ہانڈیاں انڈیل دی جائیں۔ لہٰذا فوراً تعمیل کی گئی پھر آپ نے مال غنیمت تقسیم فرمایا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا لوگ اسے پکڑنے کے پیچھے دوڑے لیکن تھک ہار کر رہ گئے ایک آدمی نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرا دیا۔ ارشاد فرمایا ان چوپایوں میں بھی بعض وحشی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں پس جو سرکشی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح سلوک کرو۔ میرے دادا فرماتے ہیں ایسے عہد جہاد یا دور رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ہم امید رکھتے یا ڈرتے ہیں کہ کل ہمارا دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چاقو نہیں ہے تو کیا ہم بانس کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس میں کھا لو ماسوا دانت اور ناخن کے۔ میں ان کی وجہ بتاتا ہوں تو دانت تو ہڈی ہے

فتح کی بشارت دینا۔

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

إسماعيل قال حدثني قيس قال قال لي جرير بن عبد الله رضي الله عنه قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تريحني من ذي الخلصة وكان بيتا في خثعم يسمى كعبة اليمانية فانطلقت في خمسين ومائة من أحمس وكانوا أصحاب خيل فأخبرت النبي صلى الله عليه وسلم أني لا أثبت على الخيل فضرب في صدري حتى رأيت أثر أصابعه في صدري فقال اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا فانطلق إليها فكسرها وحرقها فأرسل إلى النبي صلى الله عليه وسلم يبشره فقال رسول جرير يا رسول الله والذي بعثك بالحق ما جئتك حتى تركتها كأنها جمل أجرب فبارك على خيل أحمس ورجالها خمس مرات قال مسدد بيت في خثعم.

تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم ذوالخلصہ کے بارے میں میرے دل کو تسکین نہیں پہنچا دو گے؟ یہ ایک گھر تھا جس میں بنو خثعم رہا کرتے تھے اور اسے کعبہ یمانیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ میں ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ اس کی جانب روانہ ہونے لگا تو بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوا کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ نے میرے سینے پر اپنا دست اقدس مارا جس کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے۔ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ جاری ہونے لگے۔ اے اللہ! اسے جما دے اور ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ پھر میں اس کی طرف روانہ ہو گیا اور اسے توڑ پھوڑ کر جلا دیا۔ پھر خوشخبری سنانے کے لیے ایک آدمی کو بارگاہ رسالت میں بھیج دیا۔ حضرت جریر کا قاصد عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے روانہ ہونے سے پہلے اسے اس حالت میں چھوڑا جیسے خارش زدہ اونٹ۔ پس آپ نے بنو احمس کے سواروں کے حق میں پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔ مسدد کا بیان ہے کہ وہ گھر بنو خثعم کا تھا۔

باب ۲۳۳ ما يعطى البشير، وأعطى كعب بن مالك ثوبين حين بشر بالتوبة.

خوشخبری دینے والے کو انعام دینا۔ حضرت کعب بن مالک نے قبولیت توبہ کی بشارت دینے والے کو دو کپڑے دیے۔

باب ۲۳۴ لا هجرة بعد الفتح.

فتح مکہ پر ہجرت ختم ہو گئی۔

۲۲۲۔ حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا شيبان عن منصور عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا۔ اب ہجرت نہیں رہی، ہاں جہاد اور نیک نیتی ہے تو جب جہاد کے لیے بلایا جائے، پس فوراً حاضر ہو جایا کرو۔

۲۲۳۔ حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا يزيد بن زريع عن خالد عن أبي عثمان النهدي عن مجاشع بن مسعود قال جاء مجاشع بأخيه مجالد بن مسعود إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال هذا مجالد يبايعك على الهجرة فقال لا هجرة بعد فتح مكة ولكن أبايعه على الإسلام

حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بھائی حضرت مجالد بن مسعود کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یہ مجالد ہیں جو ہجرت پر آپ سے بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد ہجرت ختم ہو گئی، ہاں میں ان سے اسلام پر بیعت لے لیتا ہوں۔

۴۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيرٍ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔

بَابُ ۳۳۸ إِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللهَ وَتَجْرِيدِهِنَّ۔

۴۲۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ عَلَوِيًّا إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُونَ بِهَا امْرَأَةً أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِي فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَهٰذَا الَّذِي جَرَّأَهُ۔

بَابُ ۳۳۹ اِسْتِقْبَالُ الْغُزَاةِ

۴۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ حَبِيبٍ

حضرت عطاء ابن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا جو کوہ ثبیر پر مزدلفہ کے نزدیک رہائش پذیر تھیں۔ انہوں نے ہم سے فرمایا ہجرت اسی وقت ختم ہو گئی جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں مکہ فتح فرما دیا۔

جو ذمی اور نافرمان مسلمان عورت کو ننگا دیکھنے پر مجبور ہو جائے۔

ابو عبد الرحمٰن نے جو حضرت عثمان کو حضرت علی سے افضل جانتے تھے ابن عطیہ سے کہا، جو حضرت علی کو حضرت عثمان سے افضل تصور کرتے تھے۔ کہ میں جانتا ہوں کس چیز نے تمہارے صاحب (حضرت علی) کو خونریزی پر دلیر بنا دیا ہے۔ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیر کو روضۂ خاخ کی جانب روانہ کرتے ہوئے فرمایا، اس باغ میں چلے جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کو حاطب نے ایک خط دیا ہے۔ ہم اس باغ میں گئے اور اس سے خط مانگا۔ اس نے انکار کر دیا تو ہم نے کہا کہ نکال کر دے ورنہ ہم تمہیں ننگا کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ اس نے اپنے ازار بند سے وہ خط نکال دیا۔ پھر حاطب کو بلایا گیا تو وہ عرض گزار ہوئے کہ میرے بارے میں جلدی سے کام نہ لیجئے میں نے کفر نہیں کیا اور اسلام کے ساتھ میری محبت میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی نہ ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کے اہل و مال کی حفاظت فرماتا ہے جبکہ میرا وہاں کوئی بھی نہیں ہے۔ اس طرح سے میں نے چاہا کہ ان پر احسان کروں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بیان کی تصدیق فرمائی۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں کیونکہ اس نے منافقت کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو اہل بدر کے حالات پر خوب مطلع ہے اور

غازیوں کا استقبال کرنا۔

ابن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ ابن زبیر نے ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دریافت کیا تھا کہ تمہیں یاد ہے جب ہم نے رسول اللہ

ابْنِ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

٣٢٧. حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.

بَابُ ٣٣ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ.

٣٢٨. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا قَالَ آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

٣٢٩. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا فَأَلْقَاهُ عَلَيْهَا وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استقبال کیا تھا اور اس وقت میں، اور تم اور ابن عباس تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! پس آپ نے ہمیں اپنے ساتھ سوار کر لیا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کے لیے بچوں کو لے کر... ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

جب جہاد سے لوٹے تو کیا کہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد سے واپس لوٹتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور فرماتے ہم ان شاء اللہ اس حالت میں آئے ہیں کہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد بیان کرنے والے اور اپنے رب کے لیے سجدہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کی فوجوں کو شکست دے کر تتر بتر کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عسفان سے لوٹتے وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور اپنے پیچھے آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ کی اونٹنی کا پیر پھسلا اور سب گر پڑے۔ حضرت ابو طلحہ اپنی سواری سے کود کر پہنچے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں آپ پر قربان۔ آپ نے فرمایا: تم عورت (حضرت صفیہ) کی خبر لو۔ میں اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر ان کے نزدیک گیا، کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا اور دونوں کے لیے سواری کو درست کر دیا۔ تو آپ دونوں سوار ہو گئے اور ہم نے پروانوں کی طرح شمع رسالت کو اپنے جھرمٹ میں لے لیا۔ اسی طرح جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا: ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

۳۳۰۔ حدثنا علي حدثنا بشر بن المفضل حدثنا يحيى بن أبي إسحاق عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنه أقبل هو وأبو طلحة مع النبي صلى الله عليه وسلم ومع النبي صلى الله عليه وسلم صفية مردفها على راحلته فلما كانوا ببعض الطريق عثرت الناقة فصرع النبي صلى الله عليه وسلم والمرأة وأن أبا طلحة قال أحسب قال اقتحم عن بعيره فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله جعلني الله فداك هل أصابك من شيء قال لا ولكن عليك بالمرأة فألقى أبو طلحة ثوبه على وجهه فقصد قصدها فألقى ثوبه عليها فقامت المرأة فشد لهما على راحلتهما فركبا فساروا حتى إذا كانوا بظهر المدينة أو قال أشرفوا على المدينة قال النبي صلى الله عليه وسلم آيبون تائبون عابدون لربنا حامدون فلم يزل يقولها حتى دخل المدينة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور نبی کریم کے ساتھ آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں جنہیں آپ نے سواری پر پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ کسی جگہ راستے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا اور نبی کریم اپنی زوجہ محترمہ سمیت نیچے گر پڑے۔ مجھے (حضرت انس کو) اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت ابو طلحہ فوراً اپنے اونٹ سے کود پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کر دے، آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں لگی؟ فرمایا نہیں، لیکن تمہارے لیے ضروری ہے کہ حضرت صفیہ کی خبر گیری کرو۔ پس حضرت ابو طلحہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور حضرت صفیہ کی جانب بڑھے۔ ان کے اوپر کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں، پھر دونوں حضرات کی سواری کے تنگ وغیرہ کس دیئے اور آپ دونوں سوار ہو گئے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے میدان میں پہنچ گئے یا فرمایا کہ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے۔ تو نبی کریم نے فرمایا: ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ مسلسل یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہو گئے۔

باب ۲۳۱ الصلاة إذا قدم من سفر

جب سفر سے واپس لوٹے تو نماز پڑھے۔

۳۳۱۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن محارب بن دثار قال سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فلما قدمنا المدينة قال لي ادخل المسجد فصل ركعتين۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ میں واپس آ پہنچے تو مجھ سے ارشاد فرمایا: مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔

۳۳۲۔ حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب عن أبيه وعمه عبيد الله بن كعب رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا قدم من سفر ضحى دخل المسجد فصلى ركعتين قبل أن يجلس۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عبداللہ بن کعب اپنے والد اور اپنے چچا حضرت عبیداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس لوٹتے اور دوپہر کا وقت ہوتا تو آپ مسجد میں داخل ہوتے۔ دو رکعتیں پڑھتے اس سے پہلے کہ لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں۔

باب ۲۳۲ الطعام عند القدوم وكان ابن عمر

سفر سے واپس لوٹنے پر لوگوں کو کھانا کھلانا۔ اور

فلما أملك عيني حين رأيت ذلك المنظر منهما فقلت من فعل هذا فقالوا فعل حمزة بن عبد المطلب وهو في هذا البيت في شرب من الأنصار فانطلقت حتى أدخل على النبي صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة فعرف النبي صلى الله عليه وسلم في وجهي الذي لقيت فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما لك فقلت يا رسول الله ما رأيت كاليوم قط عدا حمزة على ناقتي فأجب أسنمتهما وبقر خواصرهما وها هو ذا في بيت معه شرب فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بردائه فارتدى ثم انطلق يمشي واتبعته أنا وزيد بن حارثة حتى جاء البيت الذي فيه حمزة فاستأذن فأذنوا لهم فإذا هم شرب فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوم حمزة فيما فعل فإذا حمزة قد ثمل محمرة عيناه فنظر حمزة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صعد النظر فنظر إلى ركبته ثم صعد النظر فنظر إلى سرته ثم صعد النظر فنظر إلى وجهه ثم قال حمزة هل أنتم إلا عبيد لأبي فعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قد ثمل فنكص رسول الله صلى الله عليه وسلم على عقبيه القهقرى وخرجنا معه.

۳۳۶ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها أخبرته أن فاطمة عليها السلام ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم سألت أبا بكر الصديق بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقسم لها ميراثها مما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم

ہیں جب میں نے ان حضرات کا یہ حال دیکھا تو اپنی آنکھوں کو قابو میں نہ رکھ سکا یعنی بے اختیار ان سے آنسو جاری ہوگئے۔ میں نے پوچھا کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر میں بعض انصار کے ساتھ شراب پی رہے ہیں۔ میں وہاں سے چلا گیا اور بارگاہ نبوت میں حاضر ہوگیا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری پریشانی کو میرے چہرے ہی سے پہچان لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے کیا ہوگیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! آج جیسا دن میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ہے کہ ان کے کوہان کاٹ لیے، کوکھ پھاڑ ڈالے اور وہ ایک گھر میں بیٹھے شراب نوشی کر رہے ہیں۔ رسول خدا نے اپنی چادر منگا کر اوڑھی اور چل پڑے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے تھے یہاں تک کہ اس گھر میں پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ گھر میں اندر جانے کی اجازت مانگی تو ان لوگوں نے اجازت دے دی۔ دیکھا تو شراب کا دور چل رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو ان کی حرکت پر ملامت فرمائی۔ مگر حضرت حمزہ اس وقت مستی کی حالت میں تھے اور ان کی آنکھوں میں سرخی آئی ہوئی تھی۔ حضرت حمزہ نے رسول اللہ کو نظر اٹھا کر گھٹنوں تک دیکھا، پھر نظر اٹھا کر آپ کو ناف تک دیکھا، پھر نظر اٹھائی اور چہرہ انور کو دیکھ کر حضرت حمزہ کہنے لگے، کیا تم میرے باپ کے غلام ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیا کہ ان پر نشہ سوار ہے تو آپ الٹے پاؤں لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ واپس چلے آئے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میراث سے اپنے حصے کا سوال کیا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس مال سے چھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو فئے کے طور پر عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے جواب دیا کہ رسول خدا

مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ فَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ فَقَالَ مَالِكٌ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِينَ مَتَعَ النَّهَارُ إِذَا رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِينِي فَقَالَ أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى رِمَالِ سَرِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالِ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ

یہ زبان ہے کہ ہم انبیائے کرام کی وراثت نہیں چھوڑتے بلکہ ہم جو مال چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ کو اس بات پر غصہ آیا اور پھر کلام ترک کیا اور اپنی وفات تک خلیفۂ اول سے ترک کلام رکھا۔ یہ رسول خدا کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا نے حضرت ابوبکر سے اس مال کا حصہ مانگا تھا جو رسول اللہ صلعم نے خیبر و فدک میں چھوڑا اور بصورت صدقہ مدینہ منورہ میں موجود تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو رسول اللہ کا معمول تھا میں اس میں سے کسی بات کو ترک کرنے والا نہیں ہوں۔ جو آپ کرتے تھے میں وہی کروں گا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے ان میں سے کوئی بات ترک کر دی تو راہ حق سے بھٹک جاؤں گا۔ اور آپ کا وہ مال صدقہ جو مدینہ منورہ میں تھا وہ حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی تحویل میں دے دیا تھا لیکن خیبر اور فدک کو اپنے پاس رکھا اور فرمایا یہ دونوں رسول اللہ کا صدقہ ہیں ان حاجات کے لیے ہیں جو آپ کو پیش آتے رہتے تھے اور ناگہانی پیش آئیں گے پس یہ حاکم وقت کی تحویل میں رہیں گے۔

مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہوا تھا کہ دن چڑھ گیا تو حضرت عمر بن خطاب کا ہرکارہ آیا کہ امیر المومنین بلاتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضرت عمر اس وقت کھجور کی بنی ہوئی چارپائی پر تشریف فرما تھے جس پر کوئی کپڑا بچھا ہوا نہیں تھا اور چمڑے کے تکیے سے آپ نے ٹیک لگا رکھی تھی۔ میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا تو فرمایا۔ اے مالک تیرے پاس تمہاری قوم کے کچھ افراد آئے تھے میں نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم دیا ہے پس تم وصول کر کے ان کے درمیان تقسیم کر دو۔ میں عرض گزار ہوا اے امیر المومنین میرے سوا کسی اور سے فرماتے تو بہتر ہے۔ فرمایا اے بندۂ خدا لے جا۔ اسی اثنا میں کہ میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ یرفا دربان آ کر عرض گزار ہوا کیا آپ کی اجازت ہے کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص ملنا

أَمَرْتَ بِهِ غَيْرِي قَالَ اقْبِضْهُ أَيُّهَا الْمَرْءُ فَبَيْنَا
أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ
لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ
وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ
لَهُمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا
يَسِيرًا ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ
فَأَذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَسَلَّمَا فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَهُمَا
يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ الرَّهْطُ
عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ
بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ قَالَ عُمَرُ
تَيْدَكُمْ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا
صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ
عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ
أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ قَالَ ذَلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذَلِكَ قَالَ
عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ إِنَّ
اللَّهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا
الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ ثُمَّ قَرَأَ
وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ
قَدِيرٌ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا احْتَازَهَا
دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ قَدْ
أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى
بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

چاہتے ہیں۔ فرمایا ہاں سو آؤ دربان نے انہیں بتا دیا پس وہ اندر
داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ یرفا تھوڑی دیر ہی بیٹھا
تھا کہ پھر عرض گزار ہوا کیا حضرت علی اور حضرت عباس کو اندر آنے کی
اجازت ہے؟ فرمایا ہاں تو انہیں اجازت دے دی۔ وہ اندر آئے
اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے فرمایا کہ اے امیر المومنین!
میرے اور ان حضرت علی کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ ان دونوں
حضرات کا اس مال کے متعلق جھگڑا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے
رسول کو بنی نضیر کی دولت سے مرحمت فرمایا تھا۔ اس پر حضرت عثمان
کا گروہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا۔ اے امیر المومنین! ان کا فیصلہ
فرما دیجئے اور دونوں کو ایک دوسرے سے خلاصی کر دیجئے۔ حضرت عمر نے
فرمایا۔ ٹھہریئے میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و
آسمان قائم ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ ہمارا (انبیائے کرام کا) وارث کوئی نہیں بلکہ جو مال ہم چھوڑ جائیں
وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
متعلق فرمایا ہے حضرت عثمان کے گروہ نے کہا۔ واقعی یہی فرمایا ہے
حضرت عمر اس کے بعد حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب
متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا
ہوں کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یہ بات فرما چکے ہیں؟ دونوں حضرات نے جواب دیا واقعی
انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ اب میں آپ کے
ساتھ اس جھگڑے میں گفتگو کرتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے
اس مال کو خاص اپنے رسول کا حق قرار دیا تھا اور دوسرے کو اس
میں سے ایک چیز بھی نہیں دی۔ پھر آپ نے سورہ الحشر (آیت ۶)
پوری تلاوت فرمائی پس یہ مال تھا
خاص رسول اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کی قسم۔ انہوں نے تمہیں محروم
بھی نہیں رکھا اور تم پر کسی کو ترجیح دے کر کسی ایک کو عطا بھی نہیں
فرمایا وہ تمہارے درمیان بانٹ دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اس
میں سے یہی مال (خیبر و فدک کے باغات اور مدینہ منورہ کی اراضی)
باقی رہ گیا ہے۔ تو رسول اللہ اس سے اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا

بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنِّيْ كَلَّمْتُكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَآءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِيْ فِيْهَا قَضَآءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا اِلَيَّ فَاِنِّيْ اَكْفِيْكُمَاهَا.

باب ۲۳۳ اَدَآءُ الْخُمُسِ مِنَ الدِّيْنِ

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَاْخُذُ مِنْهُ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَّرَآءَنَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهٖ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَاَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

باب ۲۳۴ نَفَقَةُ نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ.

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَآئِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا۔ میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا میں نے آپ دونوں کی تحویل میں اسے اسی شرط پر دیا تھا؟ دونوں نے جواب دیا: ہاں۔ فرمایا جب اس بات پر فیصلہ ہو چکا ہے تو مجھ سے اس کے سوا فیصلہ کیوں چاہتے ہو؟ اس خدا کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، میں اس بارے میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کی نگرانی سے عاجز آ گئے ہیں تو مجھے واپس دے دیجئے میں اس کی نگرانی کے لیے اکیلا کافی ہوں۔

خمس ادا کرنا دین کا حصہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد القیس کا وفد بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے میں رہتے ہیں، جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر آباد ہیں جن کی وجہ سے ہم آپ کی بارگاہ میں حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی چیز بتائیں جس کی ہم اپنے قبیلے کے باقی افراد کو دعوت دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں، اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنے اور گواہی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، روزے رکھنا اور مال غنیمت سے خمس ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے تونبے، کریدی ہوئی لکڑی کے برتن، مٹیالا روغنی برتن (شراب رکھنے اور پینے کے برتنوں) سے منع کرتا ہوں۔

رسول خدا کے وصال کے بعد ازواج مطہرات کا خرچہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارثوں میں کوئی دینار تقسیم نہ کیا جائے۔ کیونکہ جو مال میں چھوڑوں وہ میری ازواج مطہرات اور خدمت گزاروں کے خرچ کے لیے ہے اور جو باقی بچے وہ صدقہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

ابو اسامة عن ابيه عن عائشة قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وما في بيتي من شيء ياكله ذو كبد الا شطر شعير في رف لي فاكلت منه حتى طال علي فكلته ففني.

۳۳۱ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني ابو اسحق قال سمعت عمرو بن الحارث قال ما ترك النبي صلى الله عليه وسلم الا سلاحه وبغلته البيضاء وارضا تركها صدقة.

باب ۲۳ ما جاء في بيوت ازواج النبي صلى الله عليه وسلم وما نسب من البيوت اليهن وقول الله تعالى وقرن في بيوتكن ولا تدخلوا بيوت النبي الا ان يؤذن لكم.

۳۳۲ - حدثنا حبان بن موسى ومحمد قالا اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر ويونس عن الزهري قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم استاذن ازواجه ان يمرض في بيتي فاذن له.

۳۳۳ - حدثنا ابن ابي مريم حدثنا نافع سمعت ابن ابي مليكة قال قالت عائشة رضي الله عنها توفي النبي صلى الله عليه وسلم في بيتي وفي نوبتي وبين سحري ونحري وجمع الله بين ريقي وريقه قالت دخل عبد الرحمن بسواك فضعف النبي صلى الله عليه وسلم عنه فاخذته فمضغته ثم سننته به.

۳۳۴ - حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث قال حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن علي بن حسين ان صفية زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته انها جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوره وهو معتكف في المسجد في العشر

کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکتا مگر تھوڑے سے جو جنہیں میں نے ایک کھیلیا میں ڈال رکھا تھا۔ بکھیرے مدت تک اس میں سے کھاتی رہی تھی لیکن ایک روز انہیں ناپ لیا تو ختم ہو گئے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہتھیاروں اور سفید خچر کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ ایک قطعہ زمین تھا جو صدقہ کیا جا چکا تھا۔

ازواج مطہرات کے مکانات کا اہتمام اور وہ انکی جانب ہی منسوب ہوتے تھے۔ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۳۳)۔ نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ مل جائے (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ کا آخری مرض بہت بڑھ گیا تو اس حالت میں میرے گھر میں رہنے کی آپ نے اپنی دوسری ازواج مطہرات سے اجازت طلب فرمائی تو انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی تھی، باری میری تھی اور اس وقت میں نے آپ کو اپنے سینے اور گردن سے لگایا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے اور ان کے لعاب دہن کو ملا دیا تھا۔ ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمٰن آپ کے پاس ایک مسواک لے کر حاضر ہوئے تھے لیکن آپ اسے چبا نہ سکے تو میں نے اسے لے کر چبایا تو اس کے ساتھ

حضرت علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خبر دی کہ میں رسول اللہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے۔ جب وہ واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو رسول اللہ بھی ان کے

الأواخر من رمضان ثم قامت تنقلب فقام معها رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا بلغ قريبا من باب المسجد عند باب أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم مر بهما رجلان من الأنصار فسلما على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نفذا فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم على رسلكما قالا سبحان الله يا رسول الله وكبر عليهما ذلك فقال إن الشيطان يبلغ من الإنسان مبلغ الدم وإني خشيت أن يقذف في قلوبكما شيئا

ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ دروازہ مسجد کے قریب جا پہنچے اور اس کے ساتھ ہی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دولت خانہ تھا۔ پس آپ کے پاس سے دو آدمی انصاریوں سے گزرے انہوں نے رسول اللہ کو سلام کیا اور آگے چلنے لگے۔ تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو، یہ میری زوجہ صفیہ ہیں۔ وہ دونوں عرض گزار ہوئے۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ! اور وہ اس بات پر بڑے ہی شرمسار ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے پس مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی شک نہ ڈال دے۔

۳۳۵۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا أنس بن عياض عن عبيد الله عن محمد بن يحيى بن حبان عن واسع بن حبان عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال ارتقيت فوق بيت حفصة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم يقضي حاجته مستدبر القبلة مستقبل الشام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت فرما رہے ہیں۔ آپ نے قبلہ کی جانب پیٹھ اور شام کی طرف رخ فرمایا ہوا تھا۔

۳۳۶۔ حدثني إبراهيم بن المنذر حدثنا أنس بن عياض عن هشام عن أبيه أن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي العصر والشمس لم تخرج من حجرتها.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرما رہے تھے۔ اور دھوپ ابھی ان کے حجرے سے نکلی نہیں تھی۔

۳۳۷۔ حدثنا موسى بن المنذر حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله رضي الله عنه قال قام النبي صلى الله عليه وسلم خطيبا فأشار نحو مسكن عائشة فقال هنا الفتنة ثلاثا من حيث يطلع قرن الشيطان.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرۂ مبارک کی جانب اشارہ کر کے فرمایا۔ ادھر (مشرق) فتنہ ہے۔ تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ ادھر (نجد وغیرہ) سے شیطان کے سینگ نکلیں گے۔

۳۳۸۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الله بن أبي بكر عن عمرة ابنة عبد الرحمن أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرتها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عندها وأنها سمعت صوت إنسان يستأذن في بيت حفصة فقلت يا رسول الله هذا رجل يستأذن في بيتك فقال رسول

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ میرے پاس تشریف فرما تھے تو ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت کدے میں کسی کی آواز سنی گئی جو اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! یہ کون ہے جو آپ کے دولت خانے میں آنے کی اجازت مانگتا ہے؟

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ .

بَابُ ٢٢٣ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ وَمِنْ شَعَرِهِ وَنَعْلِهِ وَآنِيَتِهِ مِمَّا تَبَرَّكَ أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ .

٣٤٩ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللهِ سَطْرٌ .

٣٥٠ . حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

٣٥١ . حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ فِي هٰذَا نُزِعَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هٰذِهِ الَّتِي يَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ .

٣٥٢ . حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ رَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جن کو ولادت حرام کرتی ہے۔

رسول خدا کے تبرکات۔ یعنی آپ کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی جن کو بعد میں آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا نیز آپ کے موئے مبارک، نعلین مبارک اور برتن کو آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام اور دوسروں نے تبرکات قرار دے کر ان سے برکت حاصل کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے مجھے بحرین کی طرف بھیجا اور ایک خط لکھ دیا جس پر رسول خدا والی مہر لگا دی۔ تین سطریں کندہ تھیں۔ پہلی سطر میں لفظ محمد۔ دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ۔

عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے۔ کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دو پرانے جوتے دکھائے جن میں سے ہر ایک میں دو تسمے تھے۔ ثابت بنانی نے مجھے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں ایک موٹی چادر دکھائی جسے ملبدہ کہتے ہیں۔ اور بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے اندر وصال فرمایا تھا۔ ان کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے یمن کی بنی ہوئی موٹی ازار اور اسی طرح کی ایک چادر دکھائی جس کو ملبدہ کہا جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے دراڑ والی جگہ پر چاندی کا پترا لگوا دیا تھا۔ عاصم راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس مبارک پیالے کو دیکھا اور اس میں پانی پیا ہے۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُبْلَغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما (امام زین العابدین) سے روایت ہے کہ جب آپ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا، اگر آپ کی مجھ سے کوئی حاجت ہو تو حکم فرمائیے۔ میں نے جواب دیا کوئی نہیں۔ پھر انہوں نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار عنایت فرمائیں گے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں قوم آپ سے زبردستی چھین نہ لے۔ اگر آپ مجھے عطا فرما دیں تو جب تک میرے جسم میں جان ہے مجھ سے کوئی بھی اسے نہیں لے سکے گا۔ بیشک جب حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی موجودگی میں ابوجہل کی دختر سے منگنی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے، لوگوں کو خطبہ دیا اور ان دنوں میں بالغ تھا۔ فرمایا، فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اس کا ایمان کسی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ پھر آپ نے بنو عبد شمس والے اپنے فرزند نسبتی (ابو العاص بن ربیع) کا ذکر فرمایا، پھر ان کی رشتہ داری کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا، انہوں نے جو بات کی اسے سچا کیا، جو وعدہ کیا اسے پورا کیا۔ اگرچہ میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم رسول اللہ کی بیٹی اور دشمن خدا (ابوجہل) کی بیٹی ایک جگہ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکیں گی۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَاكِرًا عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ اذْهَبْ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُونَ فِيهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَغْنِهَا عَنَّا فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

امام محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کو حضرت عثمان سے اگر ذرا بھی کدورت ہوتی تو اس کے اظہار کا موقع اس روز تھا جب کچھ لوگ آپ کے پاس حضرت عثمان کے کارندوں کی شکایات لے کر حاضر ہوئے تھے۔ تو حضرت علی نے مجھ سے فرمایا تھا کہ حضرت عثمان کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ یہ مال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فرمایا تھا پس اپنے کارندوں کو حکم فرمائیے کہ اسے صدقہ کی طرح خرچ کریں۔ میں وہ کتاب لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے جواب دیا، اس کی ضرورت نہیں بعد کو کہ ان کے پاس بھی نقل موجود تھی، میں اسے لے کر حضرت علی

مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ ۔

کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں وہ واقعہ سنا دیا تو آپ نے فرمایا جہاں سے یہ اٹھایا تھا اسی جگہ رکھ دو۔ دوسری روایت میں ابن الحنفیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کتاب لے لو اور اسے لے کر حضرت عثمان کے پاس جاؤ کیونکہ اس میں صدقہ کے متعلق نبی کریم

بَابٌ ٢٣٨ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ وَإِيثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْأَرَامِلَ وَحِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحَى أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا إِلَى اللّٰهِ ۔

خمس رسول خدا اور مساکین کے لیے ہے۔ اس کی دلیل یہ

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل صفہ اور بیواؤں پر ایثار فرمایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے کی تکلیف عرض کرتے ہوئے خادمہ کا سوال کیا تو ان کی ضرورت کو اللہ کے سپرد کر دیا۔

٢٥٥ ۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَلْقَهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی پس انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لونڈیاں آئی ہیں تو یہ خادمہ کا سوال کرنے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں لیکن آپ سے ملاقات نہ ہو سکی تو حضرت عائشہ سے ذکر کر گئیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے وہ بات عرض کر دی۔ آپ ہمارے قریب حاضر میں تشریف لائے اور ہم بستروں تک پہنچ چکے تھے۔ ہم آپ کی تعظیم کو کھڑے ہونے لگے تو فرمایا اپنی اپنی جگہ رہو یہاں تک کہ میں (حضرت علی) نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پھر فرمایا جو چیز تم دونوں مانگ رہے ہو کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب تم سونے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہو اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو۔ یہ تمہارے لیے اس چیز سے بہتر ہے جس کا تم دونوں سوال کر رہے ہو۔

بَابٌ ٢٣٩ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ يَعْنِي لِلرَّسُولِ قَسْمَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي ۔

خمس کا اللہ کے لیے ہونا یعنی رسول کے لیے ہونا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: پس اللہ کے لیے اس کا پانچواں حصہ ہے (سورۃ الانفال آیت) یعنی رسول کے لیے جو اسے تقسیم فرمائیں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ بیشک میں بانٹنے والا ہوں

ف: اللہ تعالیٰ نعمتیں دینے والا ہے اور اس کا محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی نعمتوں کے خازن اور تقسیم کرنے والے ہیں۔ اسی لیے بعض مواقع پر آپ نے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ایسے معجزانہ انداز سے تقسیم کیں کہ عقل انسانی حیران ہو کر رہ جاتی ہے

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ وَقَتَادَةَ سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ أَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کسی انصاری کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ تو ارادہ ہوا کہ اس کا نام محمد رکھ دیا جائے۔ شعبہ نے منصور کی روایت میں کہا ہے کہ انصاری نے بتایا کہ میں اس لڑکے کو اپنی گود میں لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو ارادہ ہوا کہ اس کا نام محمد رکھ دیں۔ رسالت مآب نے فرمایا: میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی نعمتیں تمہارے درمیان تقسیم کرنے کے لیے قاسم بنایا ہے۔ حصین کی روایت میں ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اپنی نعمتیں تقسیم کرنے کے لیے قاسم بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ حضرت جابر کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ ان کا ارادہ تھا کہ بچے کا نام قاسم رکھیں تو نبی کریم نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيهِ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ہم میں ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا گیا تو دوسرے انصار کہنے لگے کہ ہم آپ کو ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور اس مبارک کنیت سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نہیں پہنچے گی۔ وہ آدمی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام میں نے قاسم رکھا ہے تو انصار مجھ سے کہتے ہیں کہ تم ابوالقاسم کنیت نہ رکھو اور اس کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی نہ کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار نے اچھا کیا ہے۔ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم تو میں ہوں۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَاللّٰهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جس کا بھلا کرنا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عنایت فرما دیتا ہے۔ اور دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن بانٹنے والا میں ہوں۔ اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آ جائے اور وہ غالب

خَاصِمُونَ.

۳۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُعْطِيكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ.

۳۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ وَاسْمُهُ نُعْمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بَاب ۲۵۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهِ الْآيَةَ فَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتّٰى يُبَيِّنَهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۶۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۳۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

۳۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ سَمِعَ جَرِيرًا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ

[illegible] گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہ تو تمہیں کچھ دیتا ہوں اور نہ کوئی چیز لینے سے تمہیں روکتا ہوں۔ بلکہ میں تو (خدا کی طرف سے) بانٹنے والا ہوں۔ جہاں جس چیز کے رکھنے کا حکم ہوتا ہے وہاں رکھ دیتا ہوں۔

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں۔ تو قیامت کے روز وہ جہنم میں جائیں گے۔

مال غنیمت حلال ہے۔ رسول خدا کا فرمان ہے کہ مال غنیمت تمہارے لیے حلال فرمادی گئی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت مال غنیمت کا کہ تم لوگے۔ تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی۔ (سورۃ الفتح، آیت ۲۰)

رسول خدا نے بیان فرمایا کہ یہ سب کے لیے ہیں۔

حضرت عامر بن عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک بھلائی، اجر اور غنیمت کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر تباہ ہو گیا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کسریٰ کوئی نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے

وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ۔

بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرو گے۔

ف ۱ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں سیاسی لحاظ سے سپر پاور دو تھیں، ایک ایران کی حکومت جس کے سربراہ کو کسریٰ کہا جاتا تھا اور دوسری روم کی سلطنت جس کے حکمران کو قیصر کا لقب دیا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خوشخبریاں سنائیں کہ (۱) یہ کسریٰ ہلاک ہوگا (۲) اس کے بعد کوئی اور کسریٰ نہیں ہوگا۔ (۳) یہ قیصر ہلاک ہوگا (۴) اس کے بعد کوئی اور قیصر نہیں ہوگا۔ (۵) تم ایران کو فتح کرو گے یہاں تک کہ کسریٰ کا خزانہ بھی تمہارے ہاتھ آئے گا جسے تم راہِ خدا میں خرچ کرو گے۔ (۶) تم روم کو بھی فتح کرو گے (۷) ان دونوں سلطنتوں کو فتح کرکے ان سپر پاوروں کی اینٹ سے اینٹ بجا کر تم دنیا کی سپر پاور بن جاؤ گے۔

یہ سب غیب کی خبریں ہیں اور غیب بھی وہ جو "مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا" کے تحت آتا ہے یعنی غیوب خمسہ سے جن کو مفاتح الغیب بھی کہا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدائے ذوالمنن نے غیوب خمسہ کی بہت سی جزئیات کا علم اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت فرما دیا تھا اور آپ ان میں سے بعض باتیں صحابہ کرام کو بتلایا کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٣٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال فرمایا گیا ہے۔

٣٦٥۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جہاد کرتا ہو، جہاد نے اسے راہِ خدا میں نکالا ہو اور اللہ کے حکموں کی تصدیق نے، تو یہ اس بات کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کردے یا اجر اور غنیمت دے کر اسے اس کی قیام گاہ پر واپس پہنچا دے۔

٣٦٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی نبی نے جہاد کا ارادہ کیا تو اپنی قوم سے فرمایا۔ میرے ساتھ جہاد پر وہ شخص نہ جائے جس نے ابھی شادی کی ہو اور عورت سے ہم بستر نہیں ہوا اور ہمبستری کرنا چاہتا ہے، نیز جس شخص نے مکان بنایا لیکن چھت ابھی نہیں ڈالی ہے اور جس نے اونٹنیاں اور بکریاں وغیرہ خریدی اور منتظر ہے کہ وہ بچے جنیں۔ پس وہ جہاد کے لیے روانہ ہوگئے اور عصر کے وقت اس گاؤں کے نزدیک جا پہنچے۔

أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا۔

تو انھوں نے سورج کو مخاطب کر کے فرمایا، تو بھی ہمارا محکوم ہے اور میں بھی۔ اے اللہ! اس کو ہمارے لیے روک دے۔ وہ روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں فتح و نصرت فرمادی۔ پس مال غنیمت جمع کر لیا گیا۔ تو اسے جلانے کے لیے ایک آگ نمودار ہوئی لیکن جلا نہ سکی۔ تو اس نبی نے فرمایا۔ تمہارے درمیان کوئی خائن ہے لہٰذا ہر قبیلے سے ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے ایک آدمی کا ہاتھ اس نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ نبی نے فرمایا۔ خائن تمہارا آدمی ہے پس تمہارے قبیلے کا ہر فرد میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے۔ پس وہ گائے کے برابر سونے کا سر لائے اور اس کو رکھ دیا پھر ایک آگ آئی اور اسے جلا گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے غنیمت حلال فرمادی اور ہمارے ضعف و عجز کو دیکھتے ہوئے ہمارے لیے بھی غنیمت حلال فرمادی ہے۔

بَابٌ ۲۵۰ الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ۔

غنیمت اس کا حق ہے جو جہاد میں شریک ہو۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

زید بن اسلم اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دوسرے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو بستی میں فتح کرتا اسے فتح کرنے والوں میں بانٹ دیا کرتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمادیا تھا۔

بَابٌ ۲۵۱ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ۔

جو مال غنیمت کے لیے جہاد کرے اس کے ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ مَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی غنیمت کے لیے لڑتا ہے، دوسرا ناموری کے لیے، تیسرا اپنی جواں مردی کے جوہر دکھانے کے لیے، تو ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی غرض سے لڑے پس اللہ کی راہ میں لڑنے والا وہی ہے۔

بَابٌ ۲۵۲ قِسْمَةُ الْإِمَامِ مَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ وَيَخْبَأُ لِمَنْ لَمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ۔

امام کا غنیمت تقسیم کرنا اور غائب و غیر حاضر کے لیے اٹھا رکھنا۔

٣٦٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ ادْعُهُ لِي فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَأَخَذَ قَبَاءً فَتَلَقَّاهُ بِهِ وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَزْرَارِهِ فَقَالَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شِدَّةٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

بَابٌ ٣٥٤ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَمَا أَعْطَى مِنْ ذٰلِكَ فِي نَوَائِبِهِ۔

٣٦٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ۔

بَابٌ ٣٥٥ بَرَكَةُ الْغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةِ الْأَمْرِ۔

٣٧٠۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ يَا بُنَيِّ إِنَّهُ

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر کچھ قبائیں پیش کی گئیں جن میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آپ نے وہ اپنے اصحاب میں تقسیم فرما دیں۔ ان میں سے ایک چادر آپ نے مخرمہ بن نوفل کے لیے بچا کر رکھ لی۔ جب وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو ان کے ساتھ مسور بن مخرمہ ان کے صاحبزادے بھی تھے۔ انہوں نے اپنے حاضر ہونے کی اطلاع کرنے کو کہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سن لی اور اسے اٹھا کر ان کے پاس گئے اور قبا ان کے سامنے رکھ کر فرمایا: اے ابوالمسور! میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ اے ابوالمسور! میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ کیونکہ اس لیے فرمایا کہ ان کے مزاج میں شدت تھی۔ حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ یہ قبائیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیش کی گئی تھیں۔ لیث نے بھی ابن ابی ملیکہ سے اس کی متابعت کی ہے۔

بنو قریظہ اور بنو نضیر کے اموال کی تقسیم اور رسول خدا کا اپنی ضروریات میں خرچ کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کھجوروں کے چند درخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیے پیش کیے۔ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر فتح ہو گئے تو آپ نے وہ درخت واپس لوٹا دیے۔

زندگی اور مرنے کے بعد غازی اور سلطانی غازیوں کی برکتیں

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان کے والد ماجد حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ جمل کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ میں آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ فرمایا: اے بیٹے! آج قتل نہیں ہو گا مگر ظالم یا

فقال حكيم والله ما أرى أموالكم تسع لهذه
فقال له عبد الله أفرأيتك إن كانت ألفي
ألف ومائتي ألف قال ما أراكم تطيقون هذا
فإن عجزتم عن شيء منه فاستعينوا بي قال
وكان الزبير اشترى الغابة بسبعين ومائة
ألف فباعها عبد الله بألف ألف وستمائة ألف
ثم قام فقال من كان له على الزبير حق فليوافنا
بالغابة فأتاه عبد الله بن جعفر وكان له على
الزبير أربعمائة ألف فقال لعبد الله إن شئتم
تركتها لكم قال عبد الله لا قال فإن شئتم
جعلتموها فيما تؤخرون إن أخرتم فقال
عبد الله لا قال فاقطعوا لي قطعة فقال عبد
الله لك من هاهنا إلى هاهنا قال فباع منها
فقضى دينه فأوفاه وبقي منها أربعة أسهم
ونصف فقدم على معاوية وعنده عمرو بن
عثمان والمنذر بن الزبير وابن زمعة فقال
له معاوية كم قومت الغابة قال كل سهم مائة
ألف قال كم بقي قال أربعة أسهم ونصف
قال المنذر بن الزبير قد أخذت سهما بمائة
ألف قال عمرو بن عثمان قد أخذت سهما
بمائة ألف وقال ابن زمعة قد أخذت
سهما بمائة ألف فقال معاوية كم بقي
فقال سهم ونصف قال أخذته بخمسين و
مائة ألف قال وباع عبد الله بن جعفر نصيبه
من معاوية بستمائة ألف فلما فرغ ابن
الزبير من قضاء دينه قال بنو الزبير
اقسم بيننا ميراثنا قال لا أقسم بينكم
حتى أنادي بالموسم أربع سنين ألا من
كان له على الزبير دين فليأتنا فلنقضه

کتنا قرض ہے تو میں نے چھپاتے ہوئے جواب دیا ایک لاکھ
حضرت حکیم نے فرمایا مجھے تو تمہارے مال میں اسے ادا کرنے کی وسعت
نظر نہیں آتی۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا اگر آپ دیکھے کہ یہ
دو کروڑ دو لاکھ ہے تو۔ فرمایا میں تو نہیں دیکھتا کہ تم اسے ادا کر سکو گے
پس اگر تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ تو مجھ سے مدد حاصل کر لینا۔
حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ والد محترم حضرت زبیر نے
اپنی غابہ والی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ حضرت عبداللہ
نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اعلان
فرمایا کہ جس کا حضرت زبیر پر قرضہ ہو وہ ہم سے وصول کرنے غابہ میں آ
جائے تو حضرت عبداللہ بن جعفر پہنچ گئے اور ان کے حضرت زبیر پر
چار لاکھ تھے۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ اگر آپ
چاہیں تو میں قرضہ چھوڑ دوں یعنی معاف کر دیتا ہوں۔ انھوں نے
جواب دیا نہیں۔ پھر انھوں نے کہا اچھا میرے قرضے کو سب سے
آخر میں رکھ لو۔ عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا نہیں۔ تو انھوں نے
کہا۔ مجھے اس زمین کا ایک قطعہ دے دو۔ اس پر عبداللہ بن زبیر
نے جواب دیا کہ یہاں سے وہاں تک کی زمین تمہاری ہوگی
غابہ کی زمین سے بیچ کر ان کا قرض ادا کیا جب یہ پورا ادا ہو گیا
تو ان کے اس زمین سے ساڑھے چار حصے باقی بچے پھر یہ حضرت
معاویہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے پاس عمرو بن عثمان،
منذر بن زبیر اور ابن زمعہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا،
غابہ کی کتنی قیمت لگی؟ جواب دیا ہر حصے کے ایک لاکھ۔ دریافت
کیا، کتنے حصے باقی رہ گئے ہیں؟ جواب دیا ساڑھے چار۔ منذر بن
زبیر کہنے لگے کہ ایک لاکھ میں ایک حصہ میں نے لے لیا۔ عمرو بن
عثمان کہنے لگے، ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لے لیا۔ ابن
زمعہ بولے، ایک لاکھ میں ایک حصہ میرا ہو گیا۔ حضرت معاویہ
نے دریافت کیا کہ اب کتنے حصے بچے؟ انھوں نے جواب دیا ڈیڑھ۔ انھوں نے
فرمایا: میں نے یہ حصہ ڈیڑھ لاکھ میں خرید لیا۔ عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر نے
اپنا حصہ چھ لاکھ میں حضرت معاویہ کو فروخت کر دیا۔ عبداللہ بن زبیر جب قرضے
کی ادائیگی سے فارغ ہو گئے تو حضرت زبیر کے صاحبزادے میراث کی تقسیم

وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَمِسْوَرَ
بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ
هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ
أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ
أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا
السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ
وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْتَظَرَ آخِرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ
قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ
إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ
سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ
ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ
جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ
إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَيِّبَ فَلْيَفْعَلْ
وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى
نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا
فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا
رَسُولَ اللهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ
فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ
إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ
فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ
قَدْ طَيَّبُوا فَأَذِنُوا فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ

ہوازن کے مسلمانوں کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے مال اور
قیدیوں کا سوال کیا تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا میرے
نزدیک سب سے پسندیدہ بات یہ ہے کہ دو میں سے ایک
چیز اختیار کر لو چاہے اپنے قیدی آزاد کروا لو یا اپنا مال لے لو
میں نے اسی وجہ سے تقسیم میں دیر کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دس سے زیادہ راتوں تک ان کے جواب کا انتظار
فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے۔
جب ان لوگوں پر اچھی طرح واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ان کی
جانب دو میں سے ایک ہی چیز لوٹائیں گے تو وہ عرض گزار ہوئے
اپنے قیدی آزاد کروانا چاہتے ہیں پس شمع رسالت نے اپنے
پروانوں کے جھرمٹ میں جلوہ ریزی فرمائی پھر اللہ تعالیٰ کی
شایان شان حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا تمہارے یہ بھائی
ہمارے پاس تائب ہو کر آ گئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ ان
کے قیدی واپس کر دوں تو تم میں سے اپنے حصے کے قیدی
کو خوشی سے آزاد کرنا چاہے تو ضرور کر دے اور جو اپنے حصے پر قائم
رہنا چاہے تو اسے اتنا مال دے دیں گے جب بھی اللہ تعالیٰ
ہمیں فے کا مال مرحمت فرمائے پس وہ اس طرح آزاد کر دے۔ تمام
حضرات عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ہم بطیب خاطر آزاد
کرتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا ہمیں معلوم نہیں تم میں سے کس
نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ تم سارے واپس لوٹ
جاؤ اور ہمارے پاس اپنے ان بڑوں کو بھیجو جو تمہارے کار
مختار ہیں۔ لوگ واپس چلے گئے اور انہوں نے اپنے کار
پردازوں کو صورت حال بتائی تو ان کے سردار بارگاہ رسالت
میں حاضر ہوئے، اور آپ کو بتایا کہ لوگ بطیب خاطر
اجازت دے رہے ہیں۔ پس آپ نے انہیں
آزاد کر دینے کی اجازت مرحمت فرمائی
قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں یہ
بات ہم تک پہنچی ہے۔

سَبْيِ هَوَازِنَ.

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَأُتِيَ ذِكْرُ دَجَاجَةٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفَنَسِيتَ قَالَ لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللّٰهِ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرًا فَكَانَتْ سِهَامُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ

حضرت زہدم بن مضرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے کہ آپ کی خدمت میں بنا ہوا مرغ پیش کیا گیا اس وقت ان کے پاس بنی تیم کا ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی موجود تھا گویا وہ ان کا آزاد کردہ غلام تھا۔ آپ نے اسے بھی کھانے کے لیے فرمایا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے مرغ کو گندگی کھاتے دیکھا تو مجھے نفرت ہوئی اس لیے میں نے قسم کھالی ہے کہ نہیں کھاؤں گا۔ آپ نے فرمایا، آؤ میں اس بارے میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ میں بارگاہ رسالت میں چند اشعریوں کے ساتھ حاضر ہوا، تو انہوں نے آپ سے سواریوں کا سوال کیا۔ آپ نے فرمایا، خدا کی قسم، میں تمہیں سواری نہیں دوں گا کیونکہ میرے پاس سواری ہی کوئی نہیں، اسی اثنا میں بارگاہ رسالت میں کچھ اونٹ پیش کئے گئے تو آپ نے ہمارے بارے میں پوچھا، اشعریوں کا گروہ کہاں ہے؟ پھر آپ نے فرمایا کہ پانچ اونٹ سفید کوہان والے انہیں دیے جائیں۔ جب ہم چل پڑے تو آپس میں کہنے لگے کہ ہم نے اچھا نہیں کیا، اس میں ہمیں برکت نہیں ہوگی۔ ہم واپس آپ کی خدمت میں آکر عرض گزار ہوئے کہ ہم نے سواریوں کا آپ سے سوال کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی کہ میں سواری نہیں دوں گا، کیا آپ قسم کو بھول گئے؟ فرمایا میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، اور بے شک خدا کی قسم، اگر میں کسی بات پر بھی قسم کھالوں اور اس کے خلاف میں بھلائی دیکھوں تو بہتر پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ روانہ فرمایا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ مال غنیمت میں بہت سے اونٹ ہاتھ لگے۔ پس ہر مجاہد کے حصے میں بارہ یا گیارہ اونٹ آئے اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ اور ملت

بَعِيرًا وَنَفَّلَ الْبَعِيرَ بَعِيرًا.

۳۴۵ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قِسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ.

۳۴۶ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ فِي بِضْعٍ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ.

۳۴۷ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنِي مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ

فرمادیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سریہ میں بھیجے ہوئے حضرات میں سے بعض کو عام مجاہدین کے حصے کے علاوہ اپنی جانب سے بھی کچھ مرحمت فرما دیا کرتے تھے۔

حضرت ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری سے راوی ہیں۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے نکل جانے کی خبر ملی تو اس وقت ہم یمن میں تھے۔ ہم بھی آپ کی جانب ہجرت کر چلے، میں اور میرے بھائی۔ میں اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابو رہم تھا۔ آگے شاید یہ کہا کہ ہم اپنی قوم کے بہت سے آدمی تھے۔ یا یہ بتایا تھا کہ ترپن یا باون آدمی تھے پس ہم کشتی میں سوار ہو گئے لیکن کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس پہنچا دیا ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابو طالب اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی۔ تو حضرت جعفر نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حبشہ میں بھیجا اور یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے پس آپ حضرات بھی ہمارے پاس ٹھہر جائیں۔ ہم ان کے پاس ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ ہم سارے مل جل کر اس وقت بارگاہ نبوت میں پہنچے جب آپ خیبر فتح فرما چکے تھے تو ہمیں بھی آپ نے حصہ دیا، یا یہ فرمایا کہ ہمیں بھی حصہ عنایت فرمایا حالانکہ جو فتح خیبر میں شامل نہیں تھا ایسے کسی ایک آدمی کو آپ نے حصہ نہیں دیا، ماسوائے ہمارے کشتی والوں کے اور حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کے۔ آپ نے ان سب کو مجاہدین کے ساتھ حصہ مرحمت فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال غنیمت آجائے تو میں تمہیں اتنا دوں گا، اتنا دوں گا، اتنا دوں گا۔ لیکن مال آنے سے پہلے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب

هٰكَذَا أَوْ هٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُوْ بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثَا لِيْ ثَلَاثًا وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْثُوْ بِكَفَّيْهِ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّةً فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِيْ، ثُمَّ أَتَيْتُهٗ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِيْ وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّيْ قَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّيْ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَّرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُعْطِيَكَ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً وَقَالَ عُدَّهَا فَوَجَدْتُّهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ.

٢٤٨۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيْمَةً بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اعْدِلْ فَقَالَ لَهٗ شَقِيْتُ إِنْ لَّمْ أَعْدِلْ.

باب ٢٥٨ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منادی کروائی کہ جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے انہوں نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، تو وہ ہمارے پاس آجائے۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے تین لپ بھر کر عنایت فرمائیں۔ سفیان راوی نے اپنی ہتھیلیوں کو جوڑ کر بتایا کہ یوں۔ ابن منکدر نے بتایا کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے پہلی دفعہ حضرت ابوبکر کی خدمت میں جا کر سوال کیا تو انہوں نے کچھ نہ دیا۔ پھر دوسری مرتبہ گیا لیکن کچھ نہ دیا۔ پھر تیسری دفعہ گیا اور میں نے کہا کہ پہلی دفعہ آپ سے سوال کیا تو کچھ نہ دیا، دوسری مرتبہ سوال کیا آپ نے بھی کچھ نہ دیا۔ اب تیسری دفعہ سوال کیا لیکن آپ نے کچھ بھی نہیں دیا۔ فرمائیے کچھ عطا فرمانے کا ارادہ ہے یا میرے بارے میں بخل سے کام لینا ہے؟ فرمایا، آپ نے کہا ہے کہ میرے متعلق بخل سے کام لے رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے ایک مرتبہ بھی انکار نہیں کیا، اور میں تو آپ کو مال دینا چاہتا ہوں۔ سفیان، عمرو، محمد بن علی، حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے لپ بھر کر مجھے دیئے، فرمایا، انہیں گنو۔ گنے تو پانچ سو نکلے۔ فرمایا اتنے اتنے دو مرتبہ اور لیجئے۔ ابن منکدر کا قول ہے کہ بخل سے زیادہ اور کون سی بیماری خطرناک ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جب جعرانہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک شخص نے کہا، انصاف سے کام لیجئے۔ آپ نے اس سے فرمایا، اگر میں انصاف نہ کروں تو خیر سے محروم ہو جاؤں گا۔

رسول خدا کا قیدیوں پر احسان اور خمس نہ

وَسَلَّمَ عَلَى الْأُسَارَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ

۳۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ.

باب ۲۵۹ وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِلْإِمَامِ وَأَنَّهُ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُونَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَنِي هَاشِمٍ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَعُمَّهُمْ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيبًا دُونَ مَنْ أَحْوَجُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ الَّذِي أَعْطٰى لِمَا يَشْكُو إِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِي جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ

۳۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ وَزَادَ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي

لینا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسیران بدر کے متعلق فرمایا اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان بدبختوں کی رہائی کے متعلق کہتا، تو میں اس کی سفارش پر انہیں چھوڑ دیتا۔

خمس امام کا حق ہے۔ وہ اپنے جس رشتہ دار کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے خمس میں سے سارے بنو مطلب یا سارے بنو ہاشم کو مال عطا نہیں فرمایا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں۔ کہ نہ آپ نے ان کے ہر ایک کے لیے عام کیا اور نہ احتیاج دیکھے بغیر قرابت والوں کے لیے خاص فرمایا۔ آپ نے جس کو عطا فرمایا تو اس نے اپنی حاجت کی آپ سے شکایت کی ہوگی یا آپ کا ساتھ دینے کے باعث انہیں اپنی قوم اور اپنے حلیفوں سے نقصان اٹھانا پڑا ہوگا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ نے بنو عبد المطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر میں ہم اور وہ ایک جیسے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جبیر بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو حصہ نہیں دیا۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب حقیقی ماں جائے بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت مرہ تھا

عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ وَقَالَ ابْنُ
إِسْحَاقَ عَبْدُ شَمْسٍ وَهَاشِمٌ وَالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ
لِأُمٍّ وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ وَكَانَ
نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ.

بَابُ ٢١ مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمَّسَ وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيهِ.

٣٨١. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ
الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ
يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي
فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ
أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ
مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ
هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ
إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ
يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ
لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ
الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي
الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ
نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ
فَقُلْتُ أَلَا إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي
سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا
فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ

اور نوفل ان کا باپ کی جانب سے بھائی (علاتی) تھا۔

مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قاتل کا ہے۔ اس میں خمس بھی نہیں اور اس بارے میں امام کا حکم

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے دوران میں صف میں (زیادہ دم لینے کے لیے) بیٹھ گیا تھا۔ اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو کم سن انصاری لڑکے نظر آئے۔ دل میں خیال گزرا کہ میں جوانوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک لڑکا مجھ سے کہنے لگا، چچا جان! آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں۔ میں نے جواب دیا، ہاں لیکن اے بھتیجے! تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس وقت تک اس کے جسم سے جدا نہیں ہوگا جب تک ہم میں سے کسی ایک کو موت نہ آ دبوچے۔ میں اس کی گفتگو سن کر حیران رہ گیا۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھے دبا کے ایسی ہی گفتگو کی۔ دیر نہ گزری کہ ابوجہل لوگوں میں چلتا پھرتا نظر آیا۔ میں نے کہا، جسے تم پوچھتے رہے ہو، تمہارا نشانہ وہ شخص ہے۔ وہ دونوں لڑکے اپنی تلواریں لے کر اس پر ٹوٹ پڑے، اور پے در پے وار کر کے اسے پچھاڑ دیا۔ پھر وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی آپ کو خبر دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا، میں نے قتل کیا ہے۔ فرمایا، کیا تم نے اپنی خون آلود

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَسَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَمُعَاذُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ۔

تلواریں صاف کر لی ہیں؟ دونوں عرض گزار ہوئے جی نہیں۔ آپ نے تلواریں ملاحظہ کر کے فرمایا: تم دونوں نے اسے قتل کیا، لیکن اس کے جسم کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کا لے گا۔ دونوں لڑکے معاذ بن عفرا اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ عَنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَاهَا اللَّهِ إِذًا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے لیے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ پر قربان ہونے کے لیے نکلے۔ جب ہمارا مقابلہ ہوا، تو مسلمانوں پر گردش سی آگئی۔ میں نے ایک مشرک کو دیکھا، کہ اس نے ایک مسلمان کو دبوچا ہوا ہے۔ میں گھوم کر اس کے پیچھے پہنچا، اور اس کے کندھے پر تلوار کی بھرپور ضرب لگائی۔ وہ پلٹ کر میرے مقابلہ پر ڈٹ گیا۔ ہم دونوں میں خوب زور آزمائی ہوئی اور مجھے اپنی موت نظر آنے لگی لیکن زخموں کی تاب نہ لا کر وہ اچانک مر گیا۔ اور میرا پیچھا چھوٹا۔ حضرت عمر بن خطاب سے میری ملاقات ہوئی تو لوگوں کا حال پوچھا۔ فرمایا، جو اللہ کا حکم ہے۔ جب جنگ ختم ہوئی لوگ واپس لوٹے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجلاس فرمایا اور ارشاد ہوا، کہ جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور ثبوت اس کے پاس موجود ہو تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا۔ پس میں کھڑا ہو گیا۔ پھر یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا؟ جب آپ نے تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا، تو ایک آدمی نے کہا، یا رسول اللہ آپ نے درست فرمایا ہے اور اس کافر کا سامان میرے پاس ہے۔ آپ انہیں (ابو قتادہ کو) مجھ سے راضی کر دیں۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اس آدمی سے فرمایا، نہیں خدا کی قسم یہ تو نہیں ہو گا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے،

عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَإِنَّهٗ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهٗ فِي الْإِسْلَامِ.

بابٌ ۲۶۱ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوْبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهٖ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهٗ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ كَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدْعُوْ حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهٗ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَا

اور اس کا مال آپ کو دے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہوں نے سچ کہا ہے۔ پس اس آدمی نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ میں نے اس میں سے ایک زرہ بیچ کر بنو سلمہ کا ایک باغ خرید لیا۔ یہ اسلام کے اولین دور کا مال ہے جو مجھے سب سے پہلے حاصل ہوا۔

تالیف قلوب کے لیے رسول خدا کا خمس وغیرہ سے خرچ کرنا۔

اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے عطا فرما دیا۔ پھر آپ سے مال طلب کیا تو پھر مرحمت فرما دیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے حکیم! یہ دنیا کا مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جو اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا تو اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور خواہش نفس کے تحت لے گا تو کسی قسم کی برکت نہیں ہوگی اور اس کی مثال ایسی ہو جائے گی جیسے کوئی کھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔ یاد رکھو، اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔ حکیم بن حزام عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے، آپ کے بعد میں کبھی کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کروں گا، یہاں تک کہ دنیا کو خیر باد کہہ جاؤں۔ پھر حضرت ابوبکر نے انہیں (اپنے دور خلافت میں) مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا تو انہوں نے مال لینے سے مطلقاً انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر نے انہیں (اپنے دور خلافت میں) مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا، تب بھی انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ پس حضرت عمر نے فرمایا۔ اے مسلمانو!

مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنِّيْ أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِيْ قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَ بِهِ قَالَ وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِيْ بَعْضِ بُيُوْتِ مَكَّةَ قَالَ فَمَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَبْيِ حُنَيْنٍ فَجَعَلُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا هٰذَا فَقَالَ مَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ۔ وَزَادَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْخُمُسِ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمٍ

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں فئے کے مال سے ان کا وہ حق انہیں دے رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے لیکن (گواہ رہنا) وہ خود لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت حکیم نے کسی شخص سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آخری دم تک کوئی چیز قبول نہیں کی۔

نافع روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! زمانۂ جاہلیت کا مجھ پر ایک روز کا اعتکاف ہے۔ پس آپ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو حنین کے قیدیوں سے دو لونڈیاں ملیں انہوں نے انہیں مکہ مکرمہ میں کسی کے گھر چھوڑ دیا۔ راوی کہتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے قیدی آزاد فرما دیے تو وہ گلی کوچوں میں بھاگنے دوڑنے لگے حضرت عمر نے فرمایا: اے عبداللہ! دیکھو یہ کیسا شور و غل ہے؟ (معلوم کر کے) عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں پر احسان فرمایا ہے۔ (انہیں آزاد کر دیا ہے)۔ فرمایا تم جا کر ان دونوں لونڈیوں کو بھی چھوڑ دو۔ نافع کا قول ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا۔ اگر آپ عمرہ کرتے تو عبداللہ سے یہ بات پوشیدہ نہ رہتی۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ (وہ دونوں لونڈیاں) خمس سے ملی تھیں۔ نافع نے ابن عمر سے جو روایت کی ہے۔ اس میں نذر کا لفظ ہے، دن کا کوئی ذکر نہیں۔

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور بعض حضرات کو نہ دیا۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان پر عتاب فرمایا ہے۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا

قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي أُعْطِي قَوْمًا أَخَافُ ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ وَأَكِلُ قَوْمًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَى مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ وَزَادَ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهَذَا۔

کہ میں بعض لوگوں کو ان کی کمزوری اور بے صبری کے باعث مال دیتا ہوں، اور بعض لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور استغناء سے بھر کر دیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب ہے۔ حضرت عمرو بن تغلب فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کلمہ میرے متعلق ارشاد فرمایا، وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیارا ہے۔ عمرو بن تغلب سے دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مال یا قیدی آئے تھے تو آپ نے انہیں اس طرح تقسیم فرمایا۔

۳۸۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں قریش کو اس لیے مال عطیا کرتا ہوں، کہ ان کی جاہلیت کا زمانہ ابھی ابھی گزرا ہے۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس طرز عمل پر جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کی دولت مفت عطا فرمائی، تو آپ نے قریش کے بعض افراد کو سو سو اونٹ تک مرحمت عطا فرما دیے تو یہ کہنے لگے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے جو قریش کو مالا مال کرتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ کہ بارگاہ رسالت میں کسی نے اس بات کا ذکر کر دیا، تو آپ نے انصار کو بلایا، اور انہیں ایک چمڑے کے خیمے میں جمع فرمایا، اور ان کے ساتھ دوسرے کسی ایک آدمی کو بھی نہیں بلایا۔ جب وہ جمع ہو چکے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف

غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا كَانَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُوْ آرَائِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللهِ مَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهِ قَالُوْا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أُثْرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتَّى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ.

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهُ حَتَّى اضْطَرُّوْهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ

لے گئے اور فرمایا۔ کیا یہ اچھی بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ تک پہنچی ہے؟ ان میں سے کچھ دانا حضرات عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! جو ہم میں سمجھ بوجھ والے ہیں انہوں نے قطعاً ایک لفظ بھی نہیں کہا لیکن جو ہم میں کم عمر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے وہ قریش کو تو مالامال کر دیتے ہیں لیکن انصار کو نظر انداز فرماتے ہیں۔ حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جن لوگوں کو مال دیتا ہوں ان کے کفر کا زمانہ زیادہ دور نہیں، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ دوسرے لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے جاؤ، خدا کی قسم جو کچھ تم لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ سب انصار عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیوں نہیں، یقیناً ہم اس پر راضی ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک میرے بعد عنقریب اپنے ساتھ بڑی ناانصافی دیکھو گے لیکن اس پر صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے ملاقات کرو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم نے

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین سے واپس آ رہے تھے۔ کہ چند اعرابی آپ سے آ کر لپٹ گئے۔ اور وہ آپ سے مال طلب کرتے تھے اور آپ کو مجبور کرتے ہوئے کیکر کے درخت تک لے گئے اور آپ کی چادر مبارک بھی اچک لی آپ نے فرمایا۔ میری چادر دے دو۔ اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بھی مویشی ہوتے، تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، جھوٹا یا بزدل نہ پاؤ گے۔

الْعِضَاهِ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا.

٣٨٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

٣٩٠۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ وَاللهِ إِنَّ هَذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ فَقُلْتُ وَاللهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللهُ وَرَسُولُهُ رَحِمَ اللهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ.

٣٩١۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ موٹے حاشیے والی ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی راستے میں ملا تو اس نے بڑے زور سے آپ کی چادر کو کھینچا۔ یہاں تک کہ میں نے زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان آپ کی مبارک گردن پر دیکھا پھر وہ کہنے لگا۔ آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے۔ مجھے اس میں سے عطا فرمائیے۔ آپ نے اس کی طرف توجہ فرمائی۔ اور تبسم والی حالت میں اُسے مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کا مال تقسیم فرمایا، تو بعض حضرات کو تقسیم میں ترجیح مرحمت فرمائی مثلاً اقرع بن حابس کو سو اونٹ عنایت فرمائیے اور اتنے ہی عیینہ کو عطا کئے اور عرب کے بعض سرداروں کو بھی اس روز تقسیم میں ترجیح دی گئی۔ اس پر ایک آدمی نے کہا۔ خدا کی قسم اس تقسیم میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا گیا اور اس میں رضائے الٰہی مطلوب نہیں رہی۔ میں (عبداللہ بن مسعود) نے کہا۔ یہ بات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش گزار کرتا ہوں۔ پس میں نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر اللہ اور اس کا رسول بھی انصاف نہ کریں تو انصاف اور کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین مرحمت فرمایا تھا۔ وہاں سے میں گٹھلیوں کی

قَالَتْ كُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ وَ قَالَ أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ.

۳۹۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلَى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَا.

بَابٌ ۲۶۲ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ.

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

گٹھلیوں کی گٹھڑی اپنے سر پہ اٹھا لایا کرتی تھی یہ جگہ ہم سے دو تہائی فرسخ کے فاصلہ پر تھی۔

دوسری روایت میں ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین مرحمت فرمایا وہ بنو نضیر کی زمین تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود و نصاریٰ کے وجود سے حجاز مقدس کی سرزمین کو پاک کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خیبر والوں پر فتح پائی تو یہود کو وہاں سے نکال دینے کا ارادہ فرمایا۔ کیونکہ یہودیوں کی زمین پر رسول خدا اور مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ یہود بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ انہیں اس شرط پر آباد رہنے دیا جائے کہ وہ محنت کریں اور اس کے بدلے میں پیداوار سے آدھی بٹائی پائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چلئے اس شرط پر ہم تمہیں ٹھہرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن ہم جب تک چاہیں۔ پس انہیں ٹھہرا لیا گیا یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق نے اپنے دور خلافت میں تیماء اور اریحا کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

دار الحرب میں خورد و نوش کی ملنے والی چیزوں کا حکم

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہم نے قلعۂ خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ کسی یہودی نے چربی سے بھری ہوئی ایک تھیلی باہر پھینک دی تو اسے لینے کے لیے میں جھپٹا۔ لیکن جب پاس ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں اپنی حرکت پر بہت ہی شرمسار ہوا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب ہمیں کسی جہاد کے دوران شہد اور انگور ملتے تو

عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ.

انہیں کھالیا کرتے تھے لیکن انہیں دوسرے اوقات کے لیے اٹھا کر نہیں رکھتے تھے۔

٢٩٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ فَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ آخَرُونَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دوران فتح خیبر کے دنوں میں سخت بھوک لگی تو ہمیں پلے ہوئے گدھے مل گئے۔ ہم نے انہیں ذبح کر لیا۔ جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا تو رسول خدا کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دو اور گدھے کا گوشت مطلقاً نہ کھاؤ۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں: ہم کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاید اس وجہ سے منع فرمایا ہے کہ ان کا خمس ادا نہیں کیا گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دوسرے حضرات کی رائے میں گدھے کا گوشت مطلقاً حرام قرار دے دیا گیا۔ شیبانی نے سعید بن جبیر سے اس بارے میں دریافت کیا تو بتایا کہ مطلقاً حرام قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ ٢٦٣ - الْجِزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ أَذِلَّاءُ وَمَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ وَالْعَجَمِ. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ

حربی کافروں سے جزیہ لینا اور ان کا وعدہ کروانا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے، جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں، ذلیل ہو کر" (سورۂ التوبہ، آیت ۲۹) — وہ ذلیل ہیں، اسی لیے یہود، نصاریٰ اور مجوس اور عجمی کافروں سے جزیہ لینے کا حکم ہے۔ مجاہد کا قول یوں منقول ہے کہ اہل شام سے چار دینار فی کس اور اہل یمن سے ایک دینار، یہ ان کی

مَا كَانَ أَهْلُ الشَّامِ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ وَأَهْلُ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينَارٌ قَالَ جُعِلَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ

۳۹۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِينَ عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

۳۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى

آسانی کے لیے مالی حالت کے پیش نظر ہے۔

عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بجالہ نے چاہ زمزم کی سیڑھیوں کے پاس سنہ ۷۰ھ میں کہا جس سال کہ حضرت مصعب بن زبیر نے اہل بصرہ کے ساتھ حج کیا تھا کہ میں احنف کے چچا جزء بن معاویہ کے پاس منشی تھا تو ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب کا مکتوب گرامی ان کی وفات سے ایک سال پیشتر آیا کہ جس مجوسی نے ذی محرم عورت سے شادی کی ہوئی ہو انہیں جدا کر دو اور حضرت عمر نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف اور جنگ بدر میں شامل تھے، ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف جزیہ لانے کے لیے بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کر کے حضرت علاء بن الحضرمی کو ان پر حاکم مقرر فرمایا تھا جب حضرت ابو عبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس لوٹے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور صبح کی نماز میں سامنے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ جب آپ ان کے ساتھ نماز فجر ادا فرما کر جانے لگے تو وہ آپ کے روبرو ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم کیا

بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

کی حالت میں فرمایا۔ میرے خیال میں تم نے یہ سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ مال لے کر آ گئے ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں یا رسول اللہ! یہی بات ہے۔ فرمایا۔ تو خوش ہو جاؤ اور اس بات کی امید رکھو جو تمہیں مسرور کر دے۔ پس خدا کی قسم! مجھے تمہارے غریب ہو جانے کا ڈر نہیں، مجھے تو ڈر اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی۔ پھر تم ایک دوسرے سے بڑھ کر جیسے اگلے لوگ چلنے لگے تھے اور یہ تمہیں ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کیا۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَفْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَغَازِيَّ هَذِهِ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ فَالرَّأْسُ كِسْرَى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْآخَرُ فَارِسُ فَمُرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ

حضرت جبیر بن حیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض حضرات کو مشرکوں سے لڑنے کے لیے بڑے بڑے شہروں کی جانب روانہ فرمایا۔ جب ہرمزان نے اسلام قبول کر لیا تو آپ نے ان سے فرمایا۔ میں اس لڑائی کے بارے میں آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے جواب دیا بہت اچھا اس کی مثال اور جو مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے ہیں ان کی مثال پرندے جیسی ہے جس کا ایک سر، دو پر اور دو ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اگر اس کا ایک پر توڑ دیا جائے تو وہ دونوں ٹانگوں پر، ایک پر اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ اگر دوسرا پر بھی توڑ دیا جائے تو دونوں ٹانگوں پر سر کے ساتھ کھڑا رہے گا اور اگر اس کا سر کچل دیا جائے تو دونوں ٹانگیں اور پر سب ہوئے بیکار ہو جائیں گے۔ پس سر تو کسریٰ ہے، ایک پر قیصر اور دوسرا پر ایران ہے۔ آپ مسلمانوں کو کسریٰ کی جانب بھیجنے کا حکم صادر فرمائیں۔ بکر اور زیاد دونوں جبیر بن حیہ سے راوی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر نے نعمان بن مقرن کو ہمارا امیر لشکر بنا کر ہمیں روانہ فرمایا۔ جب ہم دشمن کی سرزمین میں جا پہنچے تو کسریٰ کا گورنر چالیس ہزار فوج لے کر ہمارے لیے نکلا اس نے ترجمان کھڑا کیا جس نے کہا کہ حضرات میں سے کوئی میرے

جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ
فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا
النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا
بِأَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ
كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَقَامَ
تَرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ
مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ
عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا أَنْتُمْ قَالَ
نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي
شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ نَمُصُّ
الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ وَ
نَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ
الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ
إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ
الْأَرَضِينَ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ
إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ
أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ
رَبِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ
وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا
نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ
إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ
وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ
النُّعْمَانُ رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللَّهُ مِثْلَهَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ
يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ
الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ

میرے ساتھ گفتگو کرے حضرت مغیرہ نے فرمایا پوچھیے
آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ پوچھا تم کون ہو؟ جواب دیا ہم
عرب کے باشندے ہیں۔ ہم بڑی بدبختی اور انتہائی
مصیبت میں مبتلا تھے، بھوک کے باعث چھلکے اور
گٹھلیاں بھی کھا جاتے تھے، چمڑے اور بالوں کا لباس
پہنتے تھے، درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے،
اس وقت جبکہ ہم اس پستی میں تھے تو آسمانوں
اور زمینوں کے رب نے، جس کا ذکر اعلیٰ اور عظمت
بالا ہے، ہمارے اندر ایک نبی مبعوث فرمایا جو ہم
میں سے ہے، ہم اس کے والدین کو
جانتے ہیں۔ پس ہمارے اس نبی اور اللہ
کے رسول نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم
کافروں سے لڑیں یہاں تک کہ وہ ایک خدا
کی عبادت کرنے لگ جائیں یا پھر جزیہ ادا
کریں۔ ہمارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم
نے اپنے رب کی جانب سے ہمیں بتایا
کہ جو ہم میں سے قتل ہو جائے گا۔ وہ جنت
میں آرام کے اندر جائے گا، جس کی مثال
قطعاً کسی نے نہیں دیکھی اور جو ہم میں سے
زندہ رہے گا وہ آپ لوگوں کی گردنوں کا مالک
بن کر رہے گا۔ حضرت نعمان بن مقرن نے کہا،
آپ (حضرت مغیرہ) کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت
میں اللہ تعالے نے بارہا جنگ آزمائی کا
موقع عطا فرمایا، جس میں آپ کو کسی ندامت
یا رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جبکہ میں نے
بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم
کی معیت میں جنگیں لڑی ہیں، پس
جب آپ صبح سویرے جنگ شروع
نہ فرماتے ہوا چلنے تک کہ مناسب

النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتَّى تَهُبَّ الرِّيَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ

بَاب ۲۶۴ إِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ

بَاب ۲۶۵ الْوَصَايَا بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ الْعَهْدُ وَالْإِلُّ الْقَرَابَةُ

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُلْنَا أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أُوصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ۔

بَاب ۲۶۶ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجِزْيَةِ وَلِمَنْ يُقْسَمُ الْفَيْءُ وَالْجِزْيَةُ۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہواؤں اور اوقاتِ نماز کا انتظار فرماتے رہتے۔

امام کا کسی بادشاہ سے عہد و پیمان سب باشندوں کی طرف سے ہے۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے ایک سفید خچر اور ایک چادر کا تحفہ بھیجا، تو آپ نے اس کا ملک اسی کے لیے لکھ دیا۔

رسولِ خدا کی امان میں آنے والوں سے حسنِ سلوک۔

ذمہ سے مراد عہد معاہدہ ہے اور اِلّ رشتہ داری کو کہتے ہیں۔

جویریہ بن قدامہ تمیمی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جبکہ ساتھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے اے امیر المومنین! ہمیں وصیت فرمائیے۔ فرمایا: میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کا عہد نبھانا کیونکہ وہ تمہارے نبی کا عہد ہے اور تمہارے اہل و عیال کی روزی ہے۔

فئے اور جزیہ کا مال کن کے درمیان تقسیم کیا جائے۔

جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دیں اور بحرین کے مال اور جزیہ سے وعدے فرمائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے نام بحرین کی جاگیریں لکھ دی جائیں۔ انصار عرض گزار

ذٰلِكَ وَيَكْتُبُ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا وَ اللّٰهِ حَتّٰى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ

٢٣ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ لَوْ قَدْ جَآءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِيْ فَأَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِيْ لَوْ قَدْ جَآءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَقَالَ لِيْ احْثُهْ فَحَثَوْتُ حَثْيَةً فَقَالَ لِيْ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَأَعْطَانِيْ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَآءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ

بھیجے، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا جب تک آپ ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے بھی یونہی نہ لکھ دیں۔ فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ان کے لیے بھی لکھ دیا جائے گا لیکن وہ اس بات پر ڈٹے رہے۔ فرمایا عنقریب تم میرے بعد خود غرضانہ ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے ملاقات کرنے تک صبر سے کام لینا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا مال دوں گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جس کسی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کا وعدہ فرمایا ہو وہ میرے پاس آجائے، میں اتنا مال دوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے اتنے (تین لپ) مال کا وعدہ فرمایا کہ جب بحرین سے آجائے تو مجھے ضرور دوں گا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا لپ بھر لو۔ میں نے لپ بھر لی۔ فرمایا انہیں گنو۔ میں نے انہیں شمار کیا تو پانچ سو سکے تھے۔ پس آپ نے مجھے پندرہ سو سکے (دینار) مرحمت فرمائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہِ رسالت میں جب بحرین کا مال پیش ہوا تو آپ نے فرمایا، اسے مسجد میں پھیلا دو۔ آج تک بارگاہِ رسالت میں جتنی دفعہ مال پیش ہوا یہ ان سب سے زیادہ تھا۔ اسی وقت حضرت عباس آپ کی سرکار میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! مجھے مال عطا فرمائیے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ فرمایا لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں اتنا مال سمیٹ لیا کہ اٹھا بھی نہ

يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي إِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَ
فَادَيْتُ عَقِيلًا قَالَ خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ
ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ اؤْمُرْ
بَعْضَهُمْ يَرْفَعُهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ
أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا . فَنَثَرَ مِنْهُ

ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ
ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى
خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا
قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ

بَابٌ ٢٩٦ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ
جُرْمٍ

٣٠٣ . حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ
وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

بَابٌ ٢٩٧ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ
اللهُ بِهِ .

٣٠٤ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ
فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا

سکے۔ عرض گزار ہوئے، کسی کو اٹھوانے کا
حکم فرمایئے۔ فرمایا، نہیں۔ عرض
گزار ہوئے، تو خود اٹھا دیجئے۔ فرمایا،
نہیں۔ تو انہوں نے اتنا مال کم کر دیا کہ
باقی کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور
لے کر چلے گئے۔ ان کی حرص پر تعجب
کرتے ہوئے رسول خدا کی نگاہیں اس
وقت تک ان کا تعاقب کرتی رہیں جب تک
وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل نہ ہوئے۔ غرض
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
اس جگہ تشریف فرما رہے یہاں تک کہ ایک
درہم بھی باقی نہ رہا۔

معاہد کو جرم کے بغیر قتل کرنے کا گناہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،
جس نے کسی معاہد (جن سے معاہدہ کیا ہوا ہو) کو قتل کیا
وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اس کی
خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس
ہوتی ہے۔

یہود کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا حکم۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (یہود سے) فرمایا، ہم اس وقت
تک تمہیں رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ رکھنے کی اجازت رحمت فرمائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم
مسجد میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے
گئے اور ہم سے فرمایا، یہود کی طرف چلو۔ پس ہم چل
پڑے یہاں تک کہ بیت المدراس پہنچے۔ پس آپ نے ان سے
فرمایا، اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے، اور جان لو

بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.

۳۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا لَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَقَالَ ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ.

بَابٌ ۲۶۹ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ

۳۰۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرح جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور بیشک میں تمہیں اس جگہ سے نکال دینا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس مال ہے وہ اسے فروخت کر دے ورنہ معلوم ہو جانا چاہیے کہ بے شک زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے سنا گیا۔ جمعرات کا دن اور کیا ہے جمعرات کا دن پھر اشکبار ہوئے کہ سنگریزے بھی تر ہو گئے۔ پوچھا گیا، اے ابو عباس! کیا جمعرات کا دن؟ فرمایا، اس روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا مجھے کوئی چیز لا کر دو تاکہ میں کچھ لکھ دوں جو میرے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔ لوگوں کی رائے میں اس کے متعلق اختلاف ہو گیا حالانکہ نبی کی بارگاہ میں اختلاف مناسب نہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا دنیا کو چھوڑنے کا ارادہ ہے؟ فرمایا، مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ جس کی جانب تم بلاتے ہو میں اس سے بہتر حالت میں ہوں۔ پھر آپ نے تین باتوں کا حکم فرمایا۔ (۱) مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا (۲) وفد جب آئیں تو انہیں اسی طرح انعامات دیتے رہنا جیسے میں دیا کرتا ہوں۔ (۳) تیسری بات بھی خوب تھی لیکن معلوم نہیں آپ خاموشی اختیار فرما گئے تھے یا میں بھول گیا ہوں۔ سفیان فرماتے ہیں کہ یہ سلیمان راوی کا قول ہے۔

کیا مسلمانوں کو دھوکا دینے والے مشرکوں کو معاف کر دیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو بارگاہِ نبوت میں پکا ہوا بکری کا گوشت بطور ہدیہ (یہود کی جانب سے) پیش کیا گیا، جس میں زہر ملایا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ يَهُودَ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ

بَابٌ ۲۷ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلَى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا

۴۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَقُلْتُ إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ

جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس بلاؤ۔ انہیں بلا لیا گیا۔ پس آپ نے ان سے فرمایا۔ میں تم سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں، کیا تم سچ سچ جواب دو گے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا، تمہارا جدِ اعلیٰ کون ہے؟ جواب دیا، فلاں۔ آپ نے فرمایا، تم جھوٹ بولتے ہو، تمہارے جدِ اعلیٰ کا نام تو فلاں ہے۔ وہ کہنے لگے، آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ بتا دو گے؟ جواب دیا، ہاں اے ابو القاسم۔ اگر ہم نے غلط بیانی سے کام لیا تو آپ ہمارے جھوٹ پر اسی طرح مطلع ہو جائیں گے جیسے ہمارے جدِ اعلیٰ کے بارے میں آپ کو معلوم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، جہنمی کون ہیں؟ جواب دیا، تھوڑے سے دن تو ہم دوزخ میں رہیں گے اور پھر ہمارے بعد آپ (مسلمان) اس میں رہیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگ ہی اس میں ذلت اٹھاتے رہو گے اور خدا کی قسم ہم اہلِ اسلام، تو کبھی بھی اس میں تمہارے جانشین نہیں بنیں گے۔ پھر فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ سچ بتا دو گے؟ کہنے لگے، اے ابو القاسم، ہاں۔ فرمایا، کیا تم نے بکری کے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا تمہیں اس بات پر کس چیز نے ابھارا؟ جواب دیا، اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمارا آپ سے چھٹکارا ہو جائے گا اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو زہر آپ کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

امام کا معاہدہ توڑنے والوں کے لیے ہلاکت کی دعا کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعائے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ میں (عاصم تابعی) نے عرض کیا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد پڑھنے کے لیے

أَمْ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُوا عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْقُرَّاءِ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَعَرَضَ لَهُمْ هَؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلَى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ.

بَابٌ ۲۷۱ أَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ ابْنَةَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَلِكَ ضُحًى

فرمایا ہے، تو آپ نے فرمایا، وہ جھوٹ بولتا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینے تک قنوت پڑھی اور قبائل بنو سلیم کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ فرمایا۔ آپ نے چالیس یا ستر قاریوں کو، جن کی تعداد میں شک ہے مشرکین کی جانب بھیجا تو انھوں نے بد عہدی کی اور انھیں قتل کر دیا، حالانکہ ان کے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس واقعے کا آپ کو اتنا رنج ہوا کہ اتنا اور کسی موقع پر نہیں ہوا تھا۔

عورتوں کو امان اور پناہ دینے کا بیان۔

حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان ہے کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردہ تھام رکھا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا، کون ہے؟ عرض گزار ہوئی، میں ام ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا، شاباش ام ہانی! جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے ادا فرمائی۔ پھر میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں ہبیرہ کے فلاں بیٹے کو پناہ دے چکی ہوں اور یہ ماں جائے برادر محترم، حضرت علی اس کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ام ہانی جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت ام ہانی کا ارشاد ہے کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

باب ۲۴۲ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ.

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلاَّ كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَقَالَ فِيهَا الْجِرَاحَاتُ وَأَسْنَانُ الإِبِلِ وَالْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى فِيهَا مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ

باب ۲۴۳ إِذَا قَالُوا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ إِذَا قَالَ مَتْرَسْ فَقَدْ آمَنَهُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الأَلْسِنَةَ كُلَّهَا وَقَالَ تَكَلَّمْ لاَ بَأْسَ.

باب ۲۴۴ الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ وَإِثْمِ مَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ وَقَوْلِهِ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا الآيَةَ.

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ

مسلمان کا ذمہ لینا پناہ دینا گویا ایک ہے، ہر مسلمان اس کا پاس کرے۔

ابراہیم تیمی کے والد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں، سوائے خدا کی کتاب (قرآن کریم) اور اس کتابچے کے۔ پھر فرمایا کہ اس (کتابچے) میں زخموں کے احکام اور اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے اور یہ کہ مدینہ منورہ کوہ عیر سے لے کر فلاں جگہ تک حرم ہے۔ جو اس جگہ کوئی نئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل عبادت۔ اور جو کوئی اپنے آقا کے سوائے کسی دوسرے سے دوستی کرے گا تو اس کے لیے بھی یہی ہے۔ اور سب مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔ پس جو کوئی مسلمان کو ذلیل کرتا ہے اس کے لیے بھی مذکورہ وعید ہے۔

کافروں کا صَبَئْنَا یا اَسْلَمْنَا کی جگہ صَبَانَا کہنے کا بیان۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد نے ایسا کہنے والوں کو قتل کیا تو رسول خدا نے کہا: اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب کسی نے کہہ دیا کہ "مترس" تو اس نے اسے امان دے دی۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب زبانوں کا جاننے والا ہے۔ جس زبان میں چاہے بولے کوئی حرج نہیں ہے۔

کافروں سے مال کے بدلے معاہدہ یا مصالحت کرنا۔ اور معاہدہ پورا نہ کرنے کا گناہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اگر وہ صلح پر مائل ہوں تو تم بھی تیار ہو جاؤ۔ (سورۃ الانفال، آیت ۶۱)

سہل بن ابی حثمہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی جانب گئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب خیبر والوں سے صلح تھی۔ یہ سفر میں تھوڑی دیر کے لیے جدا ہوئے

وَمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ. ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِيكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ فَقَالُوا كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

بَابُ ۲۴۵ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ.

۱۱۳. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي مَادَّ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ.

بَابُ ۲۴۶ هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سُئِلَ أَعَلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذٰلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

عبداللہ بن سہل کے پاس محیصہ کہ لاش اس حالت میں لائی گئی کہ وہ خون میں تڑپ رہے تھے، پس انہوں نے انہیں دفن کر دیا، پھر مدینہ منورہ آگئے۔ اس کے بعد عبدالرحمان بن سہل اور مسعود کے دونوں صاحبزادے محیصہ اور حویصہ یہ تینوں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عبدالرحمان گفتگو کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: بڑے کو گفتگو کرنے دو، چونکہ وہ سب میں چھوٹے تھے بایں وجہ خاموش ہو گئے۔ پس وہ دونوں کلام کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم قسم کھا کر قاتل پر اپنا حق ثابت کرو گے؟ عرض گزار ہوئے، ہم کس طرح قسم کھائیں جبکہ نہ ہم حاضر تھے اور نہ ہم نے کچھ دیکھا۔ فرمایا یہودی تو پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم کافر لوگوں کی قسموں کا اعتبار کس طرح کریں، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت ادا کر دی۔

معاہدہ نبھانے کی فضیلت۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوسفیان نے انہیں خبر دی کہ ہرقل شاہ روم نے انہیں دوسرے چند قریشی حضرات کے ساتھ طلب کیا جبکہ وہ شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے، یہ اس زمانے کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور کفار قریش سے ابوسفیان کے درمیان معاہدہ ہو چکا تھا۔

ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے معاف کیا جاسکتا ہے۔

وہب فرماتے ہیں کہ مجھے یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب سے پوچھا گیا کہ ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے قتل کر دیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے علم میں یہ ہے کہ رسول خدا پر جادو کیا گیا تھا لیکن آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا حالانکہ وہ اہل کتاب سے تھا۔

۲۱۲ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا جس کے باعث آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ بعض اوقات یہ سمجھتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ وہ کیا نہیں ہوتا تھا۔

بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَإِنْ يُّرِيْدُوْا أَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ

معاہدہ توڑنے سے بچنا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اگر وہ اے محبوب! تمہیں دھوکا دینا چاہیں گے تو بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں کافی ہے (سورۃ الانفال، آیت ۶۲)

۲۱۳ حَدَّثَنِي الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَأْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ ارشاد فرمایا: قیامت آنے سے پہلے چھ باتیں گن لینا (۱) میرا انتقال (۲) فتح بیت المقدس (۳) مری کی بیماری تم میں ایسے پھیلے گی جیسے بکریوں میں پھیل جاتی ہے (۴) مال کی کثرت کہ اگر کسی کو سو دینار دیئے جائیں تب بھی وہ خوش نہیں ہوگا۔

(۵) فتنہ و فساد کہ اہل عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گا۔

(۶) پھر تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان صلح ہوگی لیکن وہ معاہدہ توڑ کر تم سے لڑنے آئیں گے۔ ان کی فوج میں اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد (گویا ۹ لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر جرار)

بَابُ كَيْفَ يُنْبَذُ إِلٰى أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَوْلُهٗ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ الْاٰيَةَ.

معاہدہ کس طرح فسخ کیا جا سکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اگر تم کسی قوم سے دغابازی کا اندیشہ کرو تو ان کی طرف برابری کی صلح پھینک دو۔ (سورۃ الانفال، آیت ۵۸)

۲۱۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے روز مجھے ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جنہوں نے منیٰ میں جا کر یہ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور خانہ کعبہ کا کوئی ننگا ہو کر طواف نہ کرے اور حج اکبر کا دن وہی ہے جو قربانی کا دن ہے اور حج اکبر اس لیے فرمایا کہ بعض

النَّحْرِ وَإِنَّمَا قِيلَ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذَلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ.

بَاب ۲۷۹ إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَقَوْلِهِ الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ

لوگ عمرہ کو حج اصغر کہا کرتے تھے۔ اس سال حضرت ابوبکر صدیق نے لوگوں کا معاہدہ انہیں واپس کر دیا، تو حجۃ الوداع کے سال جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا کوئی مشرک حج کرنے نہیں آیا۔

معاہدہ کر کے توڑنے کا گناہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ڈرتے نہیں (سورۃ الانفال، آیت ۵۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص میں یہ چار عادتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے، (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ (۳) جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے (۴) جب جھگڑے تو گالیاں دے۔ اگر کسی کے اندر ان میں سے ایک عادت پائی جائے تو اس کے اندر نفاق کا حصہ موجود ہے، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا سوائے قرآن کریم کے اور اس کتابچہ کے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ فلاں مقام سے کوہ عیر تک حرم ہے۔ جو یہاں دین میں نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا کوئی فرض یا نفل بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں ہوگا۔ کسی ایک مسلمان کا ذمہ لینا گویا سب کا ذمہ لینا ہے، جس کا نبھانا سب کے لیے ضروری ہے۔ جو کسی مسلمان کو ذلیل کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اور اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوتا اور جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

وَيُضَيِّعُهُمْ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا. فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا. فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ارشاد فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، وہ مجھے کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ پھر حضرت عمرؓ وہاں سے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں پہنچے اور ان سے بھی وہی کچھ کہا جو بارگاہِ نبوت میں عرض کر چکے تھے۔ انھوں نے فرمایا بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس کے بعد سورۃ الفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل سورت حضرت عمر کو پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا صلح حدیبیہ فتح ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں۔

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ صِلِيهَا.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری والدہ اپنے والد کے ساتھ اس مدت کے دوران میرے پاس آگئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ معاہدہ کر رکھا تھا اور وہ مشرکہ تھیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حکم پوچھنے کی غرض سے عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ اسلام کی جانب راغب بھی نہیں، ایسے حالات کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

بَابُ ۳۸ الْمُصَالَحَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ.

تین دن یا کسی مقررہ وقت تک مصالحت کرنا۔

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی اہل مکہ سے اجازت لینے کے لیے ایک آدمی بھیجا۔ انھوں نے شرط عائد کی کہ تین رات سے زیادہ مکہ میں ٹھہرنا نہیں ہوگا، ہتھیاروں کو غلاف میں ڈال کر نکلنا ہوگا اور کسی اہل مکہ کو بلایا نہیں جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ شرائط نامہ حضرت علی بن ابو طالب لکھ رہے تھے۔ انھوں نے لکھا کہ یہ وہ شرائط ہیں جن پر محمد رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کفار کہنے لگے، اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکتے کیوں اور آپ سے بیعت نہ کر لیتے۔ لہٰذا یوں لکھیے کہ ان باتوں پر محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم میں محمد بن عبداللہ بھی ہوں اور خدا کی قسم میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے

أَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَا وَاللّٰهِ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ وَكَانَ لَا يَكْتُبُ قَالَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَا أَمْحَاهُ أَبَدًا قَالَ فَأَرِنِيهِ قَالَ فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى الْأَيَّامُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا مُرْ صَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ.

بَابٌ ۲۸۲ الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهِ.

بَابٌ ۲۸۳ طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِينَ فِي الْبِئْرِ وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ.

۲۳۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذْ جَاءَهُ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرُّوهُ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى فِي الْبِئْرِ.

بَابٌ ۲۸۴ إِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

۲۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

چونکہ آپ خود نہیں لکھ رہے تھے اس لیے حضرت علی سے فرمایا، محمد رسول اللہ کو مٹا دو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، خدا کی قسم! میں تو اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ فرمایا، اچھا یہ الفاظ مجھے دکھاؤ۔ انھوں نے دکھا دیے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دست مبارک سے مٹا دیا۔ جب آپ شہر میں داخل ہو گئے جب تین دن گزر گئے تو وہ لوگ حضرت علی کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اپنے سردار سے جانے کے لیے کہیے۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، ہاں چلنا چاہیے اور کوچ کر آئے۔

غیر معینہ مدت کے لیے معاہدہ۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے فرمایا کہ ہم تمہیں اس وقت تک رہنے دیں گے جب تک اللہ رکھے گا۔

مشرکین کی لاشیں کنوئیں میں پھینکنے کی اجرت نہ لینا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور آپ کے گرد مشرک جمع ہو گئے جبکہ عقبہ بن ابی معیط نے اونٹنی کی اوجھڑی لا کر آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ آپ نے سجدے سے سر نہ اٹھایا، یہاں تک کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آئیں اور اسے پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا اس کے خلاف دعا فرمائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! سرداران قریش کو سنبھال لے۔ اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف اور ابی بن خلف کو سنبھال۔ پس میں نے ان کی لاشوں کو میدان بدر میں پڑے ہوئے دیکھا، تو انہیں ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا ماسوائے امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کے کہ اس کی لاش بہت پھول گئی تھی اور جب کھینچا گیا تو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے جوڑ بند کھل گئے۔

بھلے اور برے کو دھوکا دینے کا گناہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ
وَقَالَ الْآخَرُ يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ
غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ لِغَدْرَتِهِ۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ
وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ
هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ
لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي
إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ
لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ فَقَالَ
الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ
وَلِبُيُوتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز ہر دھوکے باز کا جھنڈا ہوگا۔ دونوں میں سے ایک راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ دوسرے راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا اس کی پہچان کے لیے ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر دھوکے باز کے لیے اس کی دھوکا بازی کے مطابق جھنڈا نصب کیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب ہجرت نہیں رہی بلکہ جہاد اور نیک نیتی باقی ہے۔ جب اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل پڑو اور فتح مکہ کے روز آپ نے فرمایا کہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت ہی حرمت والا قرار دے دیا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بنانے سے قیامت تک کے لیے حرمت والا ہے اور بے شک اس میں کسی کے لیے مجھ سے پہلے قتل و قتال جائز نہیں ہوا اور میرے لیے بھی تھوڑی سی دیر کے لیے حلال ہوا پھر وہ اسی طرح قیامت تک حرمت والا ہے۔ یہاں کا کانٹا تک نہیں توڑا جائے گا، شکار یہاں بھگایا نہ جائے گا اور نہ گری ہوئی چیز اٹھائی جائے گی مگر جو تشہیر کرے اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے گی۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اذخر کے سوا، کیونکہ یہ ہمارے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا۔ اذخر کے سوا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ حرم ہے۔ یہاں کا کانٹا تک نہیں توڑا جائے گا۔ اس کا شکار نہیں بھگایا جائے گا۔ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی نہیں جائے گی اور اس کی گھاس نہیں کاٹی جائے گی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذخر گھاس کو اس حکم سے مستثنیٰ کر دینے کے لیے کہا تو آپ نے اذخر کا استثنا فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس قسم کا اختیار مرحمت فرمایا ہوا تھا۔ اگر قرآن و حدیث کے تحت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات کی بہار دیکھنا منظور ہو تو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ القوی ۱۳۴۰ھ / سنہ ۱۹۲۱ء کا جان افروز شاہکار یعنی رسالہ الامن والعلی دیکھنا چاہیے۔ جس میں ستر آیات اور تین سو احادیث سے سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات بیان کیے ہیں والحمد للہ علی ذلک۔ —— یہی بات بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۳۴۹ کے تحت بھی ہے۔

پارہ — ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كتاب بدء الخلق

مخلوق کی پیدائش کا بیان

باب ۲۹۵ ما جاء في قول الله تعالى وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده. قال الربيع بن خثيم والحسن كل عليه هين. هين وهين مثل لين ولين وميت وميت وضيق وضيق. أفعيينا: أفأعيا علينا حين أنشأكم وأنشأ خلقكم. لغوب: النصب. أطوارا: طورا كذا وطورا كذا. عدا طوره أي قدره.

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ربیع بن خثیم اور امام حسن بصری نے فرمایا کہ سب کچھ آسان ہے۔ هین هین۔ اس کی مثال لین ولین اور میت ومیت اور ضیق وضیق جیسی ہے۔ أفعيينا سے مراد ہے ہم پر دشوار نہیں، جب تمہیں اور دوسری مخلوق کو پیدا کیا۔ لغوب سے تکان مراد ہے۔ أطوارا کا مطلب ہے کبھی کسی حالت میں اور کبھی کسی حالت میں۔ عدا طوره سے مراد ہے کہ وہ اپنے مقام سے گزر گیا۔

۴۲۴- حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن جامع بن شداد عن صفوان ابن محرز عن عمران بن حصين رضي الله عنهما قال جاء نفر من بني تميم إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا بني تميم أبشروا قالوا بشرتنا فأعطنا فتغير وجهه فجاءه أهل اليمن فقال يا أهل اليمن اقبلوا البشرى إذ لم يقبلها بنو تميم قالوا قبلنا فأخذ النبي صلى الله عليه وسلم يحدث بدء الخلق والعرش فجاء رجل فقال يا عمران راحلتك تفلتت ليتني لم أقم.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بنی تمیم کے کچھ افراد حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو تمیم! بشارت حاصل کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے ہمیں بشارت تو دی، اب کچھ عطا فرمائیے۔ اس پر آپ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر اہل یمن حاضر ہوئے تو فرمایا: اے اہل یمن! بشارت کو قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ عرض گزار ہوئے: ہم نے قبول کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخلوق اور عرش کی پیدائش کا ذکر شروع کر دیا، تو ایک آدمی نے آ کر کہا: اے عمران! آپ کی سواری بھاگ گئی ہے۔ وہ کہتے تھے کاش! مجھے اٹھنا نہ پڑتا۔

۴۲۵- حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا جامع بن شداد عن صفوان ابن محرز أنه حدثه عن عمران بن حصين رضي الله عنهما قال

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں دروازے پر اپنی اونٹنی کو باندھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو تمیم!

دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وعقلت ناقتي بالباب فأتاه ناس من بني تميم فقال اقبلوا البشرى يا بني تميم قالوا قد بشرتنا فأعطنا مرتين ثم دخل عليه ناس من أهل اليمن فقال اقبلوا البشرى يا أهل اليمن إذ لم يقبلها بنو تميم قالوا قد قبلنا يا رسول الله قالوا جئناك نسألك عن هذا الأمر قال كان الله ولم يكن شيء غيره وكان عرشه على الماء وكتب في الذكر كل شيء وخلق السماوات والأرض فنادى مناد ذهبت ناقتك يا ابن الحصين فانطلقت فإذا هي يقطع دونها السراب فوالله لوددت أني كنت تركتها وروى عيسى عن رقبة عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال سمعت عمر رضي الله عنه يقول قام فينا النبي صلى الله عليه وسلم مقاما فأخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل أهل الجنة منازلهم وأهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه.

۳۲۶۔ حدثني عبد الله بن أبي شيبة عن أبي أحمد عن سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أراه يقول الله شتمني ابن آدم وما ينبغي له وتكذبني وما ينبغي له أما شتمه فقوله إن لي ولدا وأما تكذيبه فقوله ليس يعيدني كما بدأني

۳۲۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا مغيرة ابن

بشارت قبول کرو۔ انہوں نے دو مرتبہ کہا کہ آپ نے بشارت تو دی اب کچھ عطا فرمایئے۔ پھر اہلِ یمن سے کچھ آدمی حاضرِ بارگاہ ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ اے اہلِ یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا ہے۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔ پھر عرض کرنے لگے کہ ہم آپ کی بارگاہ میں دین کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بس ایک خدا کی ذات تھی اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے لوحِ محفوظ میں ہر چیز کے متعلق لکھ دیا تھا اور آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا۔ اس وقت ایک پکارنے والے نے آواز دی اے ابنِ حصین! آپ کی ناقہ دوڑ گئی ہے۔ میں گیا تو وہ سراب سے بھی پرے چلی گئی تھی۔ پس خدا کی قسم! میں نے چاہا کہ اس کو چھوڑ ہی دیتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتدا سے ذکر فرمایا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور دوزخی اپنے پر۔ پس اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اسے جو بھول گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے خیال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد مجھے گالی دیتی ہے حالانکہ ایسا کرنا اس کے لیے مناسب نہیں ہے اور وہ مجھے جھٹلاتی ہے جبکہ اس کا بھی اسے حق نہیں پہنچتا۔ ان کا گالی دینا تو یہ ہے کہ میرے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں اور مجھے جھٹلانا یہ ہے جبکہ وہ کہتا ہے کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسے کہ پہلے مجھے پیدا فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَی اللّٰهُ الْخَلْقَ کَتَبَ فِیْ کِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ غَلَبَتْ غَضَبِیْ۔

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالٰی نے مخلوق کو پیدا فرما چکا لوح محفوظ میں جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے، لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ السَّمَآءُ سَمْکَهَا بِنَاءَهَا کَانَ فِیْهَا حَیَوَانٌ الْحُبُكُ اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا وَاَذِنَتْ سَمِعَتْ وَاَطَاعَتْ وَاَلْقَتْ اَخْرَجَتْ مَا فِیْهَا مِنَ الْمَوْتٰی وَتَخَلَّتْ عَنْهُمْ طَحَاهَا دَحَاهَا بِالسَّاهِرَةِ وَجْهُ الْاَرْضِ کَانَ فِیْهَا الْحَیَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ۔

سات زمینوں کا بیان۔

ارشاد باری تعالٰی ہے: اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور ان کے برابر ہی زمینیں۔ حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالٰی سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ (سورۃ الطلاق، آیت ۱۲)
السَّقْفُ الْمَرْفُوْع سے آسمان مراد ہے سَمْکَهَا سے مراد تعمیر کی جس میں جاندار رہتے ہیں۔ الحُبُك کا مطلب برابر ہونا اور خوبصورت ہونا۔ اَذِنَتْ سے مراد سننا اور حکم ماننا ہے۔ اَلْقَتْ سے مراد ہے کہ زمین میں جتنے مردے ہیں سب کو باہر نکال دے گی اور ان سے خالی ہو جائے گی۔ طَحَاهَا کا مطلب اسے بچھایا۔ السَّاهِرَة کا مطلب زمین کی سطح ہے جس میں جاندار رہتے اور سوتے ہیں۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَکَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فِیْ اَرْضٍ فَدَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ فَذَکَرَ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ یَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِیْدَ شِبْرٍ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا بعض لوگوں سے زمین کے بارے میں جھگڑا تھا۔ تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے ابو سلمہ! زمین سے بچو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بالشت بھر زمین بھی ناجائز دبائے گا تو قیامت کے روز اتنی زمین کا ساتوں زمینوں سے طوق بنا کر اس کی گردن میں پہنایا جائے گا۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شَیْئًا مِّنَ الْاَرْضِ بِغَیْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ۔

سالم بن عبد اللہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ذرا سی زمین بھی بغیر حق کے حاصل کی تو قیامت کے روز اسے ساتوں زمینوں میں دھنسایا

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز چاند اور سورج دونوں لپیٹ دیے جائیں گے۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے بچے حلع کرتے ہوئے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کے باعث گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالے کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان میں گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک سورج اور چاند اللہ تعالے کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انھیں کسی کی موت یا حیات کے باعث گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کیا کرو۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وَهِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهِيَ أَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک روز سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ پس تکبیر کہی اور قرأت بہت لمبی پڑھی، پھر کافی دیر رکوع میں رہے، پھر سر مبارک کو اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوگئے اور کافی طویل قرأت پڑھی لیکن یہ پہلی قرأت سے کم تھی پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے رکوع سے کم تھا اس کے بعد طویل سجدہ کیا۔ پھر آخری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور سلام پھیر دیا۔ اس وقت آفتاب صاف ہو چکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سورج اور چاند کے گہن اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو کسی کی موت یا زندگی کے باعث گہن نہیں لگتا۔ پس جب تم ان کو گہن لگا دیکھو تو نماز کی جانب رجوع کرو۔

۳۳۷۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن إسماعيل قال حدثني قيس عن أبي مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته ولكنهما آيتان من آيات الله فإذا رأيتموهما فصلوا۔

باب ما جاء في قوله وهو الذي أرسل الرياح نشرا بين يدي رحمته

قاصفا تقصف كل شيء۔ لواقح۔ ملاقح ملقحة۔ إعصار ريح عاصف تهب من الأرض إلى السماء كعمود فيه نار۔ صر برد۔ نشرا متفرقة۔

۳۳۸۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن الحكم عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نصرت بالصبا وأهلكت عاد بالدبور۔

۳۳۹۔ حدثنا مكي بن إبراهيم حدثنا ابن جريج عن عطاء عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا رأى مخيلة في السماء أقبل وأدبر ودخل وخرج وتغير وجهه فإذا أمطرت السماء سري عنه فعرفته عائشة ذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما أدري لعله كما قال قوم فلما رأوه عارضا مستقبل أوديتهم الآية۔

باب ذكر الملائكة

وقال أنس قال عبد الله بن سلام للنبي صلى الله عليه وسلم إن جبريل عليه السلام عدو اليهود من الملائكة۔ وقال ابن عباس لنحن الصافون الملائكة۔

۳۴۰۔ حدثنا هدبة بن خالد حدثنا همام عن قتادة وقال لي خليفة حدثنا يزيد بن زريع حدثنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کے باعث گہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں جب تم انہیں گہنائے ہوئے دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

ہواؤں کا بیان۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:۔ اور وہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئی (سورۂ الاعراف، آیت ۵۷) قاصفا سے مراد ہر چیز کو توڑ دینے والی، لواقح ملاقح کی جمع ہے، جو ملقحۃ کی جمع ہے یعنی حاملہ۔ اعصار تیز ہوا جو ستون کی شکل میں زمین سے آسمان تک اٹھتی ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے۔ صر سے مراد ٹھنڈک اور نشرا کا معنی ہے متفرق۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مدد باد صبا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور عاد قوم کو گرم ہوا سے ہلاک کیا گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آسمان میں ابر کا ٹکڑا دیکھتے تو بے چین ہو کر کبھی آگے جاتے، کبھی پیچھے ہٹتے، کبھی اندر جاتے، کبھی باہر نکلتے اور آپ کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔ جب آسمان سے باران رحمت کا نزول ہونے لگتا تو اسی وقت آپ کو تسکین ہوتی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا خبر شاید یہ اسی طرح ہو جیسا قوم عاد نے دیکھا کہ۔ جب انہوں نے عذاب کو بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا اپنی وادیوں کی طرف آتا۔

فرشتوں کا بیان:۔ حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ یہودی فرشتوں سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نحن الصافون سے فرشتے مراد ہیں۔

حضرت انس بن مالک، حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

سعيد وقتادة قال حدثنا أنس بن مالك عن مالك بن صعصعة رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم بينا أنا عند البيت بين النائم واليقظان وذكر بين الرجلين فأتيت بطست من ذهب ملئ حكمة وإيمانا فشق من النحر إلى مراق البطن ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملئ حكمة وإيمانا وأتيت بدابة أبيض دون البغل وفوق الحمار البراق فانطلقت مع جبريل حتى أتينا السماء الدنيا قيل من هذا قال جبريل قيل من معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتيت على آدم فسلمت عليه فقال مرحبا بك من ابن ونبي فأتينا السماء الثانية قيل من هذا قال جبريل قيل من معك قال محمد صلى الله عليه وسلم قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتيت على عيسى ويحيى فقالا مرحبا بك من أخ ونبي فأتينا السماء الثالثة قيل من هذا قيل جبريل قيل من معك قيل محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتيت يوسف فسلمت عليه قال مرحبا بك من أخ ونبي فأتيت السماء الرابعة قيل من هذا قيل جبريل قيل ومن معك قيل محمد صلى الله عليه وسلم قيل وقد أرسل إليه قيل نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتيت على إدريس فسلمت عليه فقال مرحبا بك من أخ ونبي فأتينا السماء الخامسة قيل من هذا قال

فرمایا۔ میں خانۂ کعبہ کے قریب خواب اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا، تو دو آدمیوں کا ذکر فرمایا جو میرے پاس سونے کا طشت لے کر آئے اور وہ ایمان و حکمت سے بھرا تھا پھر گلے سے لے کر پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا۔ پھر پیٹ کو آب زمزم سے دھویا گیا، پھر ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا اور میرے قریب ایک سفید جانور لایا گیا یعنی براق، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ میں حضرت جبرئیل کے ساتھ چل پڑا۔ یہاں تک کہ آسمانِ دنیا تک پہنچے۔ پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا، مرحبا ان کے لیے۔ کیا بہترین آنے والے نے قدم رنجہ فرمایا۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا، ایسے بیٹے اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم دوسرے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کے لیے مرحبا! کیا بہترین تشریف لانے والے کی تشریف آوری ہوئی۔ میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کے پاس پہنچا۔ دونوں حضرات نے فرمایا، ایسے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم تیسرے آسمان تک پہنچے پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کے لیے مرحبا! کیا بہترین آنے والے نے قدوم میمنت لزوم سے نوازا ہے۔ وہاں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، آپ کے لیے مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چوتھے آسمان تک پہنچے۔ سوال کیا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ سوال کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ سوال کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کے لیے مرحبا! کیا بہترین آنے والے نے تشریف آوری سے مشرف فرمایا ہے۔

جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ
السَّادِسَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ
مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ
عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ
وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى فَقِيلَ مَا أَبْكَاكَ قَالَ
يَا رَبِّ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي
فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ
جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ
وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ
جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِي
الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هَذَا
الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ
أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ
مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا
نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ
آذَانُ الْفُيُولِ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ
بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ
فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا
الظَّاهِرَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ
خَمْسُونَ صَلَاةً فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى
فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ
صَلَاةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ
بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ

میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے
فرمایا: اپنے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم پانچویں آسمان تک پہنچے۔
وہاں پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا: جبریل ہے۔ پوچھا: آپ کے ساتھ
کون ہے؟ جواب دیا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا: کیا انہیں
بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا: ان کے لیے مرحبا! کیا ہی بہترین
آنے والا ہے جس نے ورود مسعود فرمایا۔ پھر میں حضرت ہارون کے
پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: مرحبا اے بھائی اور
نبی۔ پھر ہم چھٹے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ
کون ہے؟ جواب دیا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت
کیا گیا: انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا: کیا ہی اچھا
تشریف لانے والا تشریف لایا ہے۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: مرحبا ہے ایسے
بھائی اور نبی کے لیے۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ رو پڑے۔
ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ وہ عرض گزار
ہوئے: اے رب! یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث فرمایا گیا،
جنت کے داخلے میں اس کی امت میری امت سے بہت بڑھ
جائے گی۔ پھر ہم ساتویں آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا: کون
ہے؟ جواب دیا: جبریل ہے۔ دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون
ہے؟ جواب دیا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا:
کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا: مرحبا ان کے لیے کیا ہی
بہترین آنے والے نے ورود فرمایا ہے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ
السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: مرحبا
ہے ایسے بیٹے اور نبی کو۔ پھر میرے لیے بیت المعمور ظاہر فرمایا
گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے جواب
دیا: یہ بیت المعمور ہے۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز
پڑھتے ہیں۔ جب وہ پڑھ کر نکل جاتے ہیں تو ان کی پھر کبھی باری
نہیں آتی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا۔ اس پر بیر اتنے
بڑے لگے ہوئے ہیں جیسے ہجر کے مٹکے اور پتے ہاتھی کے کانوں
جیسے ہیں۔ اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی ہیں۔ دو نہریں باطنی ہیں اور

ظاہر ہے کہ یہ چاروں باتیں مَفَاتِحُ الْغَیْبِ عِنْدَہٗ سے ہیں جو علوم خمسہ سے ہیں جن کو مفاتیح الغیب کہا جاتا ہے۔ جب ایک عام فرشتے کو جو عمل کا مؤکل ہے اللہ تعالیٰ غیب کی ان جزئیات سے مطلع فرما دیتا ہے تو پھر اس ہستی کے متعدد علوم کا اندازہ کون کر سکے گا جو اولین و آخرین کے علوم کی جامع ہے یعنی جنہیں پروردگار عالم نے ساری کائنات کے مجموعی علم سے بھی زیادہ علم مرحمت فرمایا اور انہیں اپنا خلیفۂ اعظم ٹھہرایا ہے۔ بعض حضور کے خداداد علوم جو کہ قرآن عظیم اور حدیث سے ثابت ہیں۔ ان کے انکار کا سبب مقام مصطفوی سے بے خبری کے باعث ہو سکتا ہے یا خارجیت کی بیماری کے سبب۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو عقل سلیم عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین بجاہ سید المرسلین ـــــ یہ مضمون بخاری شریف کی اسی جلد کی حدیث ۵۵۵ اور ۵۰۲ کے تحت بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس کی متابعت ابو عاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابوہریرہ سے کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرئیل اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے، انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے جماعت کی شکل میں یعنی نازل ہوتے ہیں جیسے بادل، پھر وہ آپس میں اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس کا آسمان پر فیصلہ ہوا ہے۔ پس شیاطین کے کانوں میں اگر ایک آدھ بات بھی پڑ گئی تو اسے کاہنوں کو بتانے کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنے پاس سے جوڑ دیتے ہیں۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب جمعۃ المبارک کا روز ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے آ جاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے کون

مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوْا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ.

آیا، پھر کون۔ جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو یہ بھی ڈائریاں بند کر کے ذکرِ الٰہی سننے اندر آ جاتے ہیں۔

٤٣٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کا مسجد سے گزر ہوا اور حضرت حسان اشعار پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے جواب دیا، آپ مجھے شعر پڑھنے سے منع کر رہے ہیں حالانکہ اس کے اندر میں نے ان (رسول خدا) کے سامنے اشعار پڑھے ہیں جو آپ سے بہتر تھے پھر یا حضرت حسان، حضرت ابوہریرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے (سنا)؟

٤٣٦۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ تم ہجو کرنے والے (مشرکین یعنی) ان کی ہجو کرو اور جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔

٤٣٧۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِي سِكَّةِ بَنِي غَنْمٍ زَادَ مُوسَى مَوْكِبُ جِبْرِيلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا گویا میں اب بھی اس غبار کو دیکھ رہا ہوں جو بنو غنم کی گلی میں اُڑ رہا تھا۔ موسیٰ راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ حضرت جبریل کے لشکر کی گرد تھی۔

٤٣٨۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَاكَ يَأْتِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وحی آپ پر کس طرح آتی ہے؟ فرمایا فرشتہ جب وحی لے کر میرے پاس آتا ہے تو گھنٹی جیسی آواز آنے لگتی ہے جب وہ مجھ سے جدا ہوتا ہے تو میں یاد کر چکا ہوتا ہوں جو کچھ اس نے کہا ہے اور یہ شکل مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آ کر کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

٤٣٩۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَتْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جو راہِ خدا میں ڈبل (ہر چیز کا جوڑا) خرچ کرے اسے جنت کے دربان پر بلانے والے بلائیں گے یعنی کہیں گے اِدھر سے آؤ۔ حضرت

[illegible]

خَزَنَةُ الْجَنَّةِ أَىْ قُلْ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

ابوبکر صدیق نے کہا، پھر ایسے آدمی کو کیا غم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں سے ہو۔

۳۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، جو تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یا نبی اللہ! آپ انہیں دیکھ رہے ہیں لیکن مجھے نظر نہیں آتے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ ازواج مطہرات امت محمدیہ کی دینی اور روحانی مائیں ہیں۔ ان سب کا ادب و احترام ملحوظ رکھنا ہمارے لیے لازم ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مال اور جان سے آپ کی خدمت کا بے مثال حق ادا کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بڑی محبت تھی اور ان کی موجودگی میں آپ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم تو حضرت ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور ان کے سوا آپ کی ساری اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی۔ اعلیٰ حضرت ان کی بارگاہ میں یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

سیما پہلی ماں کہف امن و اماں
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

ان کے بعد جن کو بھی آپ نے شرف زوجیت سے نوازا ان میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو سب سے پیاری تھیں۔ جتنی عورتوں سے آپ نے نکاح کیے ان میں سے کنواری صرف یہی تھیں۔ یہ انتہائی عالم فاضلہ اور عاقلہ تھیں، نصف دین ان سے مروی ہے۔ حالانکہ سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ ازواج مطہرات میں سے آپ پر کسی کے بستر میں وحی نہیں آتی تھی سوائے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ حضرت عائشہ کی گود میں ہی آپ نے وصال فرمایا اور ان کا حجرہ ہی آپ کی آرام گاہ بنا ہوا ہے۔ ان کی بڑی شان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دودھ پیتے بچے سے گواہی دلوائی کہ وہ پاک دامن ہیں، حضرت مریم پر بہتان باندھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گواہی دلوائی حالانکہ وہ ابھی پیدا ہوئے تھے لیکن جب حضرت صدیقہ پر تہمت لگائی گئی تو ان کی صفائی میں خود پروردگار عالم نے گواہی دی اور سورۂ نور کی ابتدائی آیتیں نازل فرمائیں۔

بنت صدیق، آرام جان نبی
اس حریم براءت پہ لاکھوں سلام

۳۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ح حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا

عن أبيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لجبريل ألا تزورنا أكثر مما تزورنا قال فنزلت وما نتنزل إلا بأمر ربك له ما بين أيدينا وما خلفنا الآية.

٣٥٢- حدثنا إسماعيل قال حدثني سليمان عن يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أقرأني جبريل على حرف فلم أزل أستزيده حتى انتهى إلى سبعة أحرف.

٣٥٣- حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري قال حدثني عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أجود الناس وكان أجود ما يكون في رمضان حين يلقاه جبريل وكان جبريل يلقاه في كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن فلرسول الله صلى الله عليه وسلم حين يلقاه جبريل أجود بالخير من الريح المرسلة. وعن عبد الله حدثنا معمر بهذا الإسناد نحوه. وروى أبو هريرة وفاطمة رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أن جبريل كان يعارضه القرآن.

٣٥٤- حدثنا قتيبة حدثنا ليث عن ابن شهاب أن عمر بن عبد العزيز أخر العصر شيئا فقال له عروة أما إن جبريل قد نزل فصلى أمام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر اعلم ما تقول يا عروة قال سمعت بشير بن أبي مسعود يقول سمعت أبا مسعود يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نزل جبريل فأمني فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه يحسب بأصابعه

جتنی دفعہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی: "جبریل بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے، ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے، اسی کا ہے جو ہمارے آگے اور پیچھے ہے۔"

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے ایک ہی قراءت پر قرآن کریم پڑھایا تھا۔ میں برابر ان سے زیادہ کا مطالبہ کرتا رہا، یہاں تک کہ سات قراءت تک بات پہنچ گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان شریف میں جب حضرت جبریل حاضر بارگاہ عالی ہوتے تو آپ کی سخاوت اور زیادہ بڑھ جاتی۔ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے اور قرآن کریم کا دور کرواتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت جبریل کو دیکھتے تو فائدہ پہنچانے میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے معمر سے اسی سند کے ساتھ ایسا ہی روایت کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایتوں میں اِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ کے الفاظ ہیں۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نماز عصر میں ذرا دیر سے پہنچے۔ عروہ نے ان سے کہا کہ بیشک حضرت جبریل آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امام بن کر نماز پڑھائی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اے عروہ! خود تو فرمایئے آپ کیا کہہ رہے ہیں! انہوں نے جواب دیا: میں نے بشیر بن ابو مسعود سے سنا، انہوں نے ابو مسعود سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جبریل آئے اور میرے امام بنے، میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ يُحْدِثْ.

۴۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ قَالَ سُفْيَانُ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَادَوْا يَا مَالِ.

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

۴۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ

کاموں سے روکے رکھے اور جب تک وہ نماز کی جگہ سے ملتا جائے یا اس کا وضو ٹوٹ جائے اس وقت تک فرشتے یوں دعا کرتے رہتے ہیں۔ اے معبود اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو منبر پر وَنَادَوْا یَا مَالِکُ (سورۃ الزخرف، آیت ۷۷) پڑھتے سنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرات میں وَنَادَوْا یَا مَالِ ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بارگاہ نبوی میں عرض گزار ہوئیں۔ کیا آپ پر اُحد کے دن سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ فرمایا۔ مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن یوم عقبہ آیا، جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی۔ میں رنج و غم سے واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے عیاں تھے۔ جب ہوش میں آیا تو قرن الثعالب میں تھا۔ سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ فگن تھا۔ میں نے اس کے اندر جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے پکارا، پھر کہا، بیشک اللہ نے آپ کی قوم سے گفتگو اور ان کا جواب سن لیا ہے، لہٰذا ملک الجبال کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، پہاڑوں کے متعلق آپ انہیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر مجھے ملک الجبال نے پکارا اور سلام کیا، اس کے بعد کہا، یا رسول اللہ! آپ آپ کی مرضی پر منحصر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں کوہ اخشبین کو اٹھا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے اصلاب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

ابو اسحاق شیبانی نے زر بن حبیش سے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ۔ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى ۔ (سورۃ

عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی. قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ رَاٰی جِبْرِیْلَ لَہٗ سِتُّمِائَۃِ جَنَاحٍ.

۳۶۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی قَالَ رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَآءِ.

۳۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّہٗ فَقَدْ اَعْظَمَ وَلٰکِنْ قَدْ رَاٰی جِبْرِیْلَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَخَلْقُہٗ سَادٌّ مَا بَیْنَ الْاُفُقِ.

۳۶۸ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ اَبِیْ زَآئِدَۃَ عَنِ ابْنِ الْاَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَاَیْنَ قَوْلُہٗ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی قَالَتْ ذَاکَ جِبْرِیْلُ کَانَ یَاْتِیْہِ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ وَاِنَّہٗ اَتَاہُ ہٰذِہِ الْمَرَّۃَ فِیْ صُوْرَتِہِ الَّتِیْ ہِیَ صُوْرَتُہٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ.

۳۶۹ - حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ اللَّیْلَۃَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ قَالَا الَّذِیْ یُوْقِدُ النَّارَ مَالِکٌ خَازِنُ النَّارِ وَاَنَا جِبْرِیْلُ وَہٰذَا مِیْکَآئِیْلُ.

۳۷۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَیْہَا لَعَنَتْہَا الْمَلٰٓئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ تَابَعَہٗ اَبُوْ حَمْزَۃَ

النجم، آیت ۹، ۱۰) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی ٥ (سورۃ النجم، آیت ۱۸) کے بارے میں فرمایا کہ آپ نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس کا یہ خیال ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اس نے بڑی غلطی کی کیونکہ حقیقت میں آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی صورت و خلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ٥ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ٥ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ حضرت جبرئیل تھے جو آپ کی بارگاہ میں بصورت آدمی حاضر ہوا کرتے تھے اور اس دفعہ وہ اپنی اس صورت میں آئے جو حقیقت میں ہے، پس انہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ دونوں نے کہا جو آگ جلاتا ہے اس فرشتے کا نام مالک ہے اور وہ جہنم کا داروغہ ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو مجامعت کے لیے بلاتا ہے

اگر عورت انکار کر دے، پس آدمی خفا اس سے ناراض ہو کر رات گزارے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اس کی متابعت ابوحمزہ، ابن داؤد اور ابو معاویہ نے

وَابْنُ دَاوُدَ وَأَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ۔

اعمش سے کی ہے۔

۲۴۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّيْ الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ قِبَلَ السَّمَآءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَآءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلٰى فَاهْجُرْ قَالَ أَبُوْسَلَمَةَ وَالرِّجْزَ الْأَوْثَانُ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ پھر عرصے کے لیے مجھ پر وحی کا آنا بند رہا۔ اسی دوران میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی۔ میں نے آسمان کی جانب نگاہ کی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ پس میں ڈر گیا یہاں تک کہ زمین پر گرنے لگا پھر میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کمبل اڑھاؤ مجھے کمبل اڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ سے فَاھْجُرْ تک وحی نازل فرمائی۔ ابوسلمہ کا قول ہے کہ الرجز سے بُت مراد ہیں۔

۲۴۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهِ قَالَ أَنَسٌ وَأَبُوْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَآئِكَةُ الْمَدِيْنَةَ مِنَ الدَّجَّالِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندمی رنگ، دراز قد اور گھنگریالے بالوں والے ہیں، گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ میانہ قد، میانہ جسم، رنگ سرخ و سفید اور سیدھے بالوں والے ہیں۔ پھر میں نے مالک داروغۂ جہنم اور دجال کو دیکھا۔ یہ ان نشانیوں میں سے ہیں جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو دکھائیں۔ پس آپ کے دیکھنے پر تجھے شک نہیں ہونا چاہیے۔ انس و ابوبکرہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کی دجال سے فرشتے حفاظت کریں گے۔

بَابُ ۲۹۳ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ

جنت کی خوبیاں اور وہ پیدا ہو چکی ہے۔

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِّنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُزَاقِ كُلَّمَا رُزِقُوْا أُتُوْا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوْا بِاٰخَرَ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ أُتِيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ

ابوالعالیہ کا قول ہے کہ مُطَهَّرَةٌ یعنی حوریں حیض، پیشاب اور تھوک سے پاک ہیں۔ کُلَّمَا رُزِقُوْا جب انہیں ایک چیز کے بعد دوسری دی جائے گی تو کہیں گے ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ یعنی پہلے ملا

أُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطُّعُومِ. قُطُوفُهَا يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا. دَانِيَةٌ قَرِيبَةٌ. الأَرَائِكُ السُّرُرُ. وَقَالَ الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوهِ وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ. سَلْسَبِيلاً. حَدِيدَةُ الْجِرْيَةِ. غَوْلٌ وَجَعُ الْبَطْنِ. يُنْزَفُونَ لاَ تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. دِهَاقًا مُمْتَلِئًا. كَوَاعِبَ نَوَاهِدَ. الرَّحِيقُ الْخَمْرُ. التَّسْنِيمُ يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. خِتَامُهُ طِينُهُ مِسْكٌ. نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ. يُقَالُ مَوْضُونَةٌ. مَنْسُوجَةٌ مِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ. وَالْكُوبُ مَا لاَ أُذُنَ لَهُ وَلاَ عُرْوَةَ. وَالأَبَارِيقُ ذَوَاتُ الآذَانِ وَالْعُرَى. عُرُبًا. مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَنْضُودُ الْمَوْزُ وَالْمَخْضُودُ الْمُوقَرُ حَمْلاً وَيُقَالُ أَيْضًا لاَ شَوْكَ لَهُ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُوبٌ جَارٍ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ لَغْوًا بَاطِلاً. تَأْثِيمًا كَذِبًا. أَفْنَانٌ أَغْصَانٌ. وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ. مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ. مُدْهَامَّتَانِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

گی۔ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا یعنی ایک دوسری سے ملتی جلتی ہوں گی لیکن ذائقہ مختلف ہوگا۔ قُطُوفُهَا اس کے پھل جس طرح چاہیں توڑیں گے۔ دَانِيَةٌ سے قریب مراد ہے۔ الأَرَائِكُ تخت بصورت جمع۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ النَّضْرَةُ چہرے کی تازگی اور السُّرُورُ دل کی خوشی کو کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ سَلْسَبِيلاً تیز بہنے والی نہر ہے۔ غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ يُنْزَفُونَ یعنی عقل سے محروم نہیں ہوں گے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دِهَاقًا سے مراد بھرا ہوا ہے۔ كَوَاعِبَ سے ابھری ہوئی چھاتیاں مراد ہیں۔ الرَّحِيقُ شراب۔ التَّسْنِيمُ سے مراد اہل جنت کی شراب کے اوپر ہوا کرتی ہوگی۔ خِتَامُهُ یعنی اس کی مٹی مشک ہوگی۔ نَضَّاخَتَانِ یعنی چھلکتے ہوئے چشمے۔ مَوْضُونَةٌ بنی ہوئی کو کہتے ہیں اور وَضِينُ النَّاقَةِ یعنی اونٹنی کی جھول اسی سے ماخوذ ہے۔ الْكُوبُ وہ برتن جس میں ٹونٹی اور دستہ نہ ہو۔ الأَبَارِيقُ ایسے برتن جن میں ٹونٹیاں اور دستے ہوں۔ عُرُبًا جاری کو کہتے ہیں۔ اس کا واحد عَرُوبٌ ہے جیسے صَبُورٌ کی جمع صُبُرٌ ہے۔ اہل مکہ اسے عَرِبَةٌ، اہل مدینہ الْغَنِجَةُ اور اہل عراق الشَّكِلَةُ کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ رَوْحٌ سے مراد جنت اور فراغ روزی اور رَيْحَانٌ رزق۔ الْمَنْضُودُ کیلا، کیلا۔ الْمَخْضُودُ بوجھ سے بھرا ہوا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس میں کانٹا نہ ہو۔ الْعُرُبُ ایسی عورتیں جن کو خاوند پسند کریں۔ کہتے ہیں کہ مَسْكُوبٌ سے مراد جاری ہے۔ فُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ یعنی اوپر نیچے بچھے ہوئے فرش۔ لَغْوًا باطل، بے کار۔ تَأْثِيمًا جھوٹ ہے۔ أَفْنَانٌ ٹہنیاں۔ شاخیں۔ جَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ یعنی جنت کے پھل بہت قریب ہوں گے۔ جو آسانی سے توڑے جا سکیں گے۔ مُدْهَامَّتَانِ جو زیادہ سبز ہونے کے باعث کالے معلوم ہوں۔

۳۰۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت میں اس کی جگہ دکھائی جاتی ہے

فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ۔

اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

۲۷۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے دیکھا کہ اس میں غریب آدمی زیادہ ہیں اور دوزخ کا معائنہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔

۲۷۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا۔ میں محو خواب تھا کہ جنت میں ایک عورت کو دیکھتا ہوں کہ ایک محل کے اندر وضو کر رہی ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا۔ حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس مجھے عمر کی غیرت یاد آئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت عمر رونے لگے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرتا!

ف: معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں اور جنت میں اُن کے لیے مکان بھی مخصوص فرما دیا گیا ہے۔ یہ بشارت بخاری شریف کی اس جلد میں حدیث [illegible] کے تحت بھی موجود ہے۔ ملت اسلامیہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم احسانات ہیں لہٰذا ان کا ذکر کلمۂ خیر کے ساتھ ہی کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۷۶ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلَاثُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سِتُّونَ مِيلًا۔

حضرت عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (جنت میں) خیمہ ہے جو خولدار موتی کا ہے جس کی اونچائی آسمان میں تیس میل ہے۔ اس کے ہر گوشے میں مومن کے لیے ایسی عورتیں ہیں جنہیں دوسرے نہیں دیکھتے۔ ابو عبدالصمد، حارث بن عبید، ابو عمران کی روایت میں اونچائی ساٹھ میل ہے۔

۲۷۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو کچھ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کر رکھا ہے انہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا

فضيل بن سليمان عن أبي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليدخلن من أمتي سبعون ألفا أو سبعمائة ألف لا يدخل أولهم حتى يدخل آخرهم وجوههم على صورة القمر ليلة البدر.

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے، ان سے پہلے کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ یہاں تک کہ جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے بھی چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

۳۸۱ ۔ حدثنا عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا يونس بن محمد حدثنا شيبان عن قتادة حدثنا أنس رضي الله عنه قال أهدي للنبي صلى الله عليه وسلم جبة سندس وكان ينهى عن الحرير فعجب الناس منها فقال والذي نفس محمد بيده لمناديل سعد بن معاذ في الجنة أحسن من هذا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس کا ایک جبہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا، چونکہ آپ ریشم سے منع فرماتے اس لیے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہوں گے۔

۳۸۲ ۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثني أبو إسحاق قال سمعت البراء بن عازب رضي الله عنهما قال أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بثوب من حرير فجعلوا يعجبون من حسنه ولينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمناديل سعد بن معاذ في الجنة أفضل من هذا.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا۔ لوگ اس کے خوبصورت اور ملائم ہونے پر متعجب تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہوں گے۔

۳۸۳ ۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن أبي حازم عن سهل بن سعد الساعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم موضع سوط في الجنة خير من الدنيا وما فيها.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۳۸۴ ۔ حدثنا روح بن عبد المؤمن حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة حدثنا أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن في الجنة لشجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تب بھی طے نہیں کر سکے گا۔

۳۸۵ ۔ حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح بن سليمان حدثنا هلال بن علي عن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے

اللہ علیہ وسلم قال إن في الجنة لشجرة يسير الراكب في ظلها مائة سنة واقرءوا إن شئتم وظل ممدود ولقاب قوس أحدكم في الجنة خير مما طلعت عليه الشمس أو تغرب.

۳۰۴۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن فليح حدثنا أبي عن هلال بن علي عن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر والذين على آثارهم كأحسن كوكب دري في السماء إضاءة قلوبهم على قلب رجل واحد لا تباغض بينهم ولا تحاسد لكل امرئ زوجتان من الحور العين يرى مخ سوقهن من وراء العظم واللحم

۳۰۵۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال عدي بن ثابت أخبرني قال سمعت البراء رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما مات إبراهيم قال إن له مرضعا في الجنة.

۳۰۶۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني مالك بن أنس عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أهل الجنة يتراءون أهل الغرف من فوقهم كما يتراءون الكوكب الدري الغابر في الأفق من المشرق أو المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك منازل الأنبياء لا يبلغها غيرهم قال بلى والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين.

باب صفة أبواب الجنة وقال النبي صلى الله عليه وسلم من أنفق زوجين دعي من باب الجنة فيه عبادة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۳۰۷۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا محمد بن

میں سو سال تک چلتا رہے گا۔ اگر تم چاہو تو (قرآن مجید کی آیت) پڑھ لو اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ اس ساری دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ چمکدار ستاروں سے زیادہ چمکیلے اور حسین ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہوں گے، آپس میں بغض و حسد کا نشان نہیں ہوگا۔ ہر شخص کی زوجیت میں دو حور عین ہوں گی۔ ان کی پنڈلیوں کا مغز ہڈی اور گوشت کے باہر سے نظر آئے گا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو آپ نے فرمایا۔ بیشک جنت میں ان کی دودھ پلانے والی موجود ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جنتی لوگ اپنے اوپر بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جس طرح افق میں مشرق یا مغرب کی جانب کسی روشن ستارے کو دیکھتے ہوں، اس فرق کے باعث جو ان مقامات کے درمیان ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! وہ تو انبیائے کرام کی منزلیں ہیں دوسرے وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ لوگ پہنچ سکیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

جنت کے دروازوں کا بیان۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو راہ خدا میں ڈبل چیز خرچ کرے اسے جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ اس کی حضرت عبادہ نے روایت کی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

مطرف قال حدثني أبو حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: في الجنة ثمانية أبواب فيها باب يسمى الريان لا يدخله إلا الصائمون.

باب ۲۹۳ صفة النار وأنها مخلوقة. غساقا يقال غسقت عينه ويغسق الجرح، وكأن الغساق والغسيق واحد. غسلين كل شيء غسلته فخرج منه شيء فهو غسلين فعلين من الغسل من الجرح والدبر. وقال عكرمة حصب جهنم حطب بالحبشية. وقال غيره: حاصبا الريح العاصف، والحاصب ما ترمي به الريح، ومنه حصب جهنم يرمى به في جهنم هم حصبها، ويقال حصب في الأرض ذهب، والحصب مشتق من حصباء الحجارة. صديد قيح ودم. خبت طفئت. تورون تستخرجون، أوريت أوقدت. للمقوين للمسافرين، والقي القفر. وقال ابن عباس: صراط الجحيم سواء الجحيم ووسط الجحيم. لشوبا من حميم يخلط طعامهم ويساط بالحميم. زفير وشهيق صوت شديد وصوت ضعيف. وردا عطاشا. غيا خسرانا. وقال مجاهد: يسجرون توقد بهم النار. ونحاس الصفر يصب على رؤوسهم، يقال ذوقوا باشروا وجربوا، وليس هذا من ذوق الفم. مارج خالص من النار. مرج الأمير رعيته إذا خلاهم يعدو بعضهم على بعض. مريج ملتبس. مرج أمر الناس اختلط. مرج البحرين مرجت دابتك تركتها.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے، اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

دوزخ کا بیان اور وہ پیدا کی جا چکی ہے۔

غساقا دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والی بدبودار پیپ کو کہتے ہیں، جیسے آنکھ اور زخم سے مادہ نکلتا ہے۔ شاید غساق اور غسیق ایک ہیں۔ غسلین ہر کسی چیز کو دھونے سے برآمد ہوتا ہے یعنی دھوون، یہ فعلین از غسل ہے جو زخموں سے نکلتا ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حصب جہنم میں لفظ حصب حبشہ کی زبان کا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جیسے تیز ہوا پھینکے۔ یہ حاصب وہ ہے جس کو تیز ہوا نے پھینکا اور اسی سے حصب جہنم ہے کہ جو جہنم میں پھینکا جائے، جیسے کافر اس میں پھینکے جائیں گے۔ اور جانے کو حصب فی الارض کہتے ہیں اور حصب حصباء الحجارۃ سے مشتق ہے۔ صدید سے پیپ اور خون مراد ہے۔ خبت بجھ گئی۔ تورون تم نکالنا چاہتے ہو۔ اوریت میں نے آگ روشن کی۔ للمقوین یعنی مسافروں کے لیے۔ القی میدان۔ ابن عباس کا قول ہے کہ صراط الجحیم سے دوزخ کا درمیانی حصہ مراد ہے۔ لشوبا من حمیم یعنی ان کے کھانے میں گرم پانی ملایا جائے گا۔ زفیر وشہیق اونچی آواز اور نیچی آواز۔ وردا پیاسے۔ غیا نقصان میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ یسجرون سے مراد ہے کہ ان پر آگ بھڑکائی جائے گی۔ نحاس سے مراد تانبا ہے جو گرم کر کے سروں پر ڈالا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ذوقوا سے مراد ہے دیکھو اور آزماؤ، یہ منہ سے چکھنا نہیں ہے۔ مارج خالص آگ۔ جیسا کہ مرج الامیر رعیتہ کہتے ہیں جب کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کرنے کی کھلی چھٹی دے۔ مریج مخلوط، جیسا کہ کہتے ہیں مرج امر الناس یعنی خلط ملط ہو گیا، جیسے مرج البحرین اور مرجت دابتک ترکتھا بولتے ہیں۔

۲۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدْ حَتَّى فَاءَ الْفَيْءُ يَعْنِي لِلتُّلُولِ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو نماز ظہر کے لیے آپ نے فرمایا۔ ذرا اور ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں سے اتر جائے پھر آپ نے فرمایا۔ نماز کو ٹھنڈک کے بڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے ہے۔

۲۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کے وقت کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے ہوتی ہے۔

۲۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم نے اپنے رب کے حضور صورت حال بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے لہٰذا اسے دو سانس لینے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی، ایک سانس سردیوں میں اور ایک گرمیوں میں۔ اسی کے سبب تم گرمی اور سردی کی شدت دیکھتے ہو۔

۲۹۳ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ كُنْتُ أُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَأَخَذَتْنِي الْحُمَّى فَقَالَ أَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ أَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ شَكَّ هَمَّامٌ۔

حضرت ابن جمرہ ضبعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر میں حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ مجھے بخار ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے آب زمزم سے ٹھنڈا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی تیزی سے ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو یا فرمایا کہ آب زمزم سے ٹھنڈا کرو یہ ہمام راوی کا شک ہے۔

۲۹۴ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کے جوش سے ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۲۹۵ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخار

عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء

۴۹۶۔ حدثنا مسدد عن يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء۔

۴۹۷۔ حدثنا اسماعيل بن ابي اويس قال حدثني مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم قيل يا رسول الله ان كانت لكافية قال فضلت عليهن بتسعة وستين جزءا كلهن مثل حرها۔

۴۹۸۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو سمع عطاء يخبر عن صفوان بن يعلى عن ابيه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك

۴۹۹۔ حدثنا علي حدثنا سفيان عن الاعمش عن ابي وائل قال قيل لاسامة لو اتيت فلانا فكلمته قال انكم لترون اني لا اكلمه الا اسمعكم اني اكلمه في السر دون ان افتح بابا لا اكون اول من فتحه ولا اقول لرجل ان كان علي اميرا انه خير الناس بعد شيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا وما سمعته يقول قال سمعته يقول يجاء بالرجل يوم القيامة فيلقى في النار فتندلق اقتابه في النار فيدور كما يدور الحمار برحاه فيجتمع اهل النار عليه فيقولون اي فلان ما شانك اليس كنت تامرنا بالمعروف وتنهانا عن المنكر قال كنت آمركم بالمعروف ولا آتيه وانهاكم

جہنم کی تیزی سے ہوتا ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کا سبب جہنم کی تیزی ہے۔ پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ (یعنی جز) ہے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! یہ آگ ہی کافی گرم ہے فرمایا: وہ اس سے انہتر حصے زیادہ گرم ہے اور ہر حصہ میں اس کے برابر گرمی ہے۔

حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر پڑھتے ہوئے سنا "ونادوا یا مالک" (وہ پکاریں گے، اے مالک!)

حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ آپ فلاں (حضرت عثمان) کے پاس جا کر گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: آپ تو یہی دیکھتے ہیں کہ میں نے ان سے گفتگو نہیں کی، کیا میں آپ کو سناتا؟ میں تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں تاکہ فتنے کا دروازہ نہ کھلے اور کہیں میرے ہی ان کی پہل نہ ہو جائے۔ نیز وہ تو ہمارے امیر اور سب لوگوں سے بہتر ہیں پھر بھلا میں کسی شخص سے ایسی بات کب کہہ سکتا ہوں جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سن چکا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے آقا کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تو اس کی آنتیں آگ میں نکل پڑیں گی وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد

عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ.

ہوتا ہے۔ دوسرے بھی اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے جناب! آپ
اس حالت کو کیسے پہنچے، کیا آپ ہمیں نیکیوں کا حکم نہیں دیتے تھے اور

بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُقْذَفُونَ يُرْمَوْنَ دُحُورًا
مَطْرُودِينَ وَاصِبٌ دَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ مَدْحُورًا مَطْرُودًا يُقَالُ مَرِيدًا
مُتَمَرِّدًا بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ وَاسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ
بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانُ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ
وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَ
تَاجِرٍ وَتَجْرٍ لَأَحْتَنِكَنَّ لَأَسْتَأْصِلَنَّ
قَرِينٌ شَيْطَانٌ

ابلیس لعین اور اس کی فوج کا بیان۔

مجاہد کا قول ہے کہ يُقْذَفُونَ سے پھینک کر مارنا مراد ہے۔ دُحُورًا
دھتکارے ہوئے۔ وَاصِبٌ دائمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ
مَدْحُورًا دھتکارے ہوئے کو کہتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ مَرِيدًا سے
سرکش مراد ہے۔ بَتَّكَهُ اسے کاٹ ڈالا۔ اِسْتَفْزِزْ ہلکا سمجھا،
خفیف جانا۔ بِخَيْلِكَ اپنے سواروں کے ساتھ۔ رَجْلٌ پیادہ،
پیدل اس کا واحد رَاجِلٌ ہے جیسے صاحب کی جمع صَحْبٌ
اور تاجر کی تجر۔ لَأَحْتَنِكَنَّ جڑ سے اکھاڑ پھینکنا۔ قَرِينٌ
سے شیطان مراد ہے۔

۰۰۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ
كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا
يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ
أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي
رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ
رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ
مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ
قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشُطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ
طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ
فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ نَخْلُهَا
كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهُ
فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ وَ
خَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تھا۔ لیث بن سعد کا بیان ہے کہ ہشام نے
مجھے یہ خط لکھا کہ انہوں نے اپنے والد سے یہ سنا اور خوب یاد رکھا
اور انہیں حضرت عائشہ صدیقہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو
کیا گیا یہاں تک کہ آپ یہ سمجھتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ
کیا نہیں ہوتا تھا حتیٰ کہ ایک روز آپ نے دعا کی پھر دعا
کی پھر فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی
جس میں میری شفا ہے۔ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس
بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پیروں کی طرف۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے
پوچھا انہیں کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو کیا گیا
ہے۔ پہلے نے دریافت کیا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ تو دوسرے نے جواب
دیا لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پوچھا کس چیز میں کیا ہے؟ دوسرے
نے جواب دیا کنگھی، سر کے بالوں اور نر کھجور کے اوپر والے چھلکے
میں۔ پہلے نے سوال کیا یہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا ذروان
کے کنوئیں میں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کنوئیں پر گئے اور
واپس تشریف لائے۔ واپس آ کر آپ نے حضرت عائشہ کو بتایا کہ وہاں کی
کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر۔ حضرت صدیقہ نے سوال کیا آپ نے
کیا وہ چیزیں نکلوائیں؟ فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرما دی ہے۔

٭ [illegible] روایت کی ہے۔

ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ.

٥٠١- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.

٥٠٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ.

٥٠٣- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ.

٥٠٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ وَلَا تَحَيَّنُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

مجھے خدشہ ہوا کہ انہیں نکالنے سے لوگوں میں فساد برپا ہو جائے اس لیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گردن پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ پھونک مارتا ہے کہ ابھی کافی رات پڑی ہے، ابھی اور سوتے رہو۔ اگر آدمی اٹھ بیٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر نماز پڑھے تو ساری گرہیں کھل گئیں اور وہ ہشاش بشاش ہو کر خوش دلی سے صبح گزارتا ہے ورنہ بد دل اور سست رہتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس شخص کا ذکر کیا گیا جو رات کو سوئے اور صبح تک سویا پڑا رہے۔ فرمایا: ایسے آدمی کے دونوں کانوں میں یا کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کا ہم بستر ہو اور کہے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچانا۔ تو انہیں جو بچہ مرحمت فرمایا جائے گا شیطان اسے ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سورج کا کنارا طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو، یہاں تک کہ پورا طلوع ہو جائے اور جب سورج کا کنارا غروب ہونا شروع ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ پس سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نوجوان ساتھی سے فرمایا: ہمارا صبح کا کھانا لاؤ۔ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔ بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں۔ سورۃ الکہف، آیت ۶۲، ۶۳۔ حضرت موسیٰ کو تھکن اسی وقت ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک فتنہ یہاں ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَحُلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اندھیرا چھانے لگے یا رات تاریک ہونے لگے تو اپنے بچوں کو باہر جانے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ جب عشاء کی ایک ساعت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے گھر کا دروازہ بند کر لو۔ اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بجھا دو۔ اللہ کا نام لے کر پانی کے برتن کا منہ بند کر دو۔ اللہ کا نام لے کر برتنوں پر ڈھکنے رکھ دو، نہ ملیں تو کوئی چیز اوپر رکھ دو۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتکف تھے، تو میں رات کے وقت آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ نے مجھ سے گفتگو فرمائی، پھر میں کھڑی ہوئی اور واپس ہونے لگی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لیے میرے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اس وقت ان کا قیام حضرت اسامہ بن زید کے مکان

فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءًا أَوْ قَالَ شَيْئًا۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِي جُنُونٌ؟

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَذَكَرَهُ۔

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

پر تھا۔ پس انصار میں سے دو آدمی پاس سے گزرے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انہوں نے دیکھا تو جلدی سے گزرنے لگے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں نے کہا۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا۔ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ میں ڈرا کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی برائی نہ ڈال دے یا فرمایا کوئی چیز نہ ڈال دے۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی آپس میں بدکلامی کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی رگیں پھول گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ایسا کلمہ یاد ہے کہ اگر وہ اسے کہہ لیا جائے تو غصہ فرو ہو جائے۔ اگر کہے أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ تو غصہ جاتا رہتا ہے۔ لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ تم أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ لو۔ اس نے جواب دیا۔ کیا مجھے جنون ہے!

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے۔ اے اللہ! مجھے شیطان سے بچا اور اس کو بھی شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ اگر ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو شیطان اسے ضرر نہیں پہنچا سکتا اور نہ اس پر مسلط ہو سکتا ہے۔ اعمش، سالم، کریب، ابن عباس سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ شیطان میرے سامنے آگیا اور اس نے اپنا پورا زور لگایا کہ میں نماز توڑ دوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرمایا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان بھاگ جاتا

رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا نودي بالصلاة أدبر الشيطان وله ضراط فإذا قضي أقبل فإذا ثوب بها أدبر فإذا قضي أقبل حتى يخطر بين الإنسان وقلبه فيقول اذكر كذا وكذا حتى لا يدري أثلاثا صلى أم أربعا فإذا لم يدر ثلاثا صلى أو أربعا سجد سجدتي السهو.

۵۱۶۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كل بني آدم يطعن الشيطان في جنبيه بإصبعه حين يولد غير عيسى ابن مريم ذهب يطعن فطعن في الحجاب.

۵۱۷۔ حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا إسرائيل عن المغيرة عن إبراهيم عن علقمة قال قدمت الشأم قلت من ههنا قالوا أبو الدرداء قال أفيكم الذي أجاره الله من الشيطان على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم.

۵۱۸۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن مغيرة وقال الذي أجاره الله على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم يعني عمارا قال وقال الليث حدثني خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال أن أبا الأسود أخبره عن عروة عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الملائكة تتحدث في العنان والعنان الغمام بالأمر يكون في الأرض فتسمع الشياطين الكلمة فتقرها في أذن الكاهن كما تقر القارورة فيزيدون معها مائة كذبة.

۵۱۹۔ حدثنا عاصم بن علي حدثنا ابن أبي ذئب

ہے اور اس کی پھونک نکلی جاتی ہے۔ جب اذان ختم ہو تو پھر آموجود ہوتا ہے۔ پھر جب تکبیر کہی جائے تو دوڑ جاتا ہے جب ختم ہو جائے تو پھر آدھمکتا ہے یہاں تک کہ آدمی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر، یہاں تک کہ آدمی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ وہ تین رکعت پڑھ رہا ہے یا چوتھی۔ اس صورت میں بھول چوک کے دو سجدے کرے۔ (سجدۂ سہو)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کسی آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پہلو میں انگلی چبھوتا ہے جبکہ اس کی ولادت ہوتی ہے ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انگلی چبھونے گیا تھا لیکن پردے پر انگلی مار سکا۔

علقمہ سے روایت ہے کہ میں ملک شام گیا تو میں نے دریافت کیا کہ یہاں کون صحابی ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضرت ابو درداء ہیں۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ حضرات میں کوئی ایسے صاحب بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے شیطان سے محفوظ رکھا ہو!

مغیرہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے شیطان سے محفوظ رکھا وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے جب دنیا میں واقع ہونے والے امور پر بادل میں گفتگو کرتے ہیں تو شیطان چھپ کر غور سے سنتے ہیں اور ایک آدھ کلمہ سننے میں آجائے تو اسے لے دوڑتے ہیں پھر اسے کاہن کے کان میں یوں ڈال دیتے ہیں جیسے شیشی میں قارورہ (پیشاب) ڈالا جاتا ہے۔ پھر کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنے پاس سے ملاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ.

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللهِ أَبِي أَبِي فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللهُ لَكُمْ. قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ أَحَدِكُمْ.

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۳۔ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے روکنے کی بھرپور کوشش کرے۔ جب جمائی لینے والا ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ غزوہ احد میں جب مشرکوں کو شکست ہو گئی تو شیطان چلایا: اے خدا کے بندو! پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس جو حضرات آگے تھے وہ مغالطے میں پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ پیچھے والوں میں حضرت حذیفہ کے والد محترم حضرت یمان بھی تھے پکارتے ہی رہ گئے کہ خدا کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، لیکن خدا کی قسم باز نہ آئے اور انہیں قتل کر دیا گیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ عروہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ کو آخری وقت تک اس کا افسوس رہا یہاں تک کہ وہ مالک حقیقی کی بارگاہ میں جا پہنچے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق دریافت کی تو آپ نے فرمایا۔ یہ اُچک لینا ہے اور شیطان اس طرح نمازی کی نماز اُچکتا ہے۔

ابو مغیرہ، اوزاعی، یحییٰ، عبداللہ بن ابو قتادہ، ان کے والد محترم نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اگلی حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو چاہیے کہ بائیں جانب تھتکار دے اور کہے اعوذ باللہ من شر ما، پھر وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص دن میں سو مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ اس روز کوئی اس کے عمل سے بہتر عمل پیش نہیں کر سکتا مگر وہ شخص جو یہی کلمات اس سے زیادہ پڑھے۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت آپ کی بارگاہ میں قریش کی چند عورتیں مصروف گفتگو تھیں اور اونچی آواز سے بول رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردہ میں جا کر چھپ گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حاضر ہونے کی اجازت دے دی اور آپ تبسم فرما رہے تھے۔ حضرت عمر نے عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ تبسم ریز رکھے۔ ارشاد فرمایا، مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس بیٹھی تھیں لیکن جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا کر چھپ گئیں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ سب سے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر ان عورتوں سے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیوں نہیں ڈرتیں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیز مزاج اور سخت دل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عمر! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھتا ہے تو وہ تمہارے راستے کو چھوڑ کر

ف: سبحان اللہ قربان جائیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوتِ روحانی پر کہ اُن سے شیطان بھی خوف کھاتا تھا اور جس راستے سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزر جاتے ڈر کے مارے شیطان اس راستے کو چھوڑ دیتا تھا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ اس خصوصیت کا ذکر اسی جلد کی حدیث [illegible] میں بھی ہے۔

٥٣٦۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو اسے وضو کرنا چاہیے اور ناک میں تین دفعہ پانی ڈال کر صاف کرے کیونکہ شیطان اس کی ناک کے بانسے میں رات گزارتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي إِلَى قَوْلِهِ عَمَّا يَعْمَلُونَ. بَخْسًا نَقْصًا قَالَ مُجَاهِدٌ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ قَالَ اللّٰهُ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ. جُنْدٌ مُحْضَرُونَ عِنْدَ الْحِسَابِ

جنات اور ان کے ثواب و عقاب کا بیان۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہ آئے تھے؟ تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن دیکھنے سے ڈراتے ہوئے ... تا یعملون۔ (سورۃ الانعام، آیت ۱۳۰ تا ۱۳۲) بخسا سے نقصان مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کافروں نے اللہ تعالیٰ اور جنات کے درمیان رشتہ داری قائم کر دی تھی۔ کفارِ قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور فرشتوں کی مائیں جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بیشک جن جانتے ہیں کہ انہیں حاضر کیا جائے گا یعنی حساب کے لیے۔ جند محضرون سے حساب کے لیے حاضر ہونا مراد ہے۔

٥٣٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ بکریاں اور جنگل میں رہنا پسند کرتے ہیں، جب آپ بکریوں کے لیے جنگل میں ہوں اور نماز کے لیے اذان کہیں تو خوب اونچی آواز سے اذان کہنا کیونکہ جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے وہاں تک کے جن، انسان اور ہر چیز قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔ پھر حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ اور اللہ عزوجل کا ارشاد: اور جب ہم نے تمہاری طرف

إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ إِلَى قَوْلِهِ أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ. مَصْرِفًا مَعْدِلًا. صَرَفْنَا أَيْ وَجَّهْنَا.

ضلال مبین۔ (سورۃ الاحقاف، آیت ۲۹ تا ۳۲) مصرفاً لوٹنے کی جگہ۔ صرفنا متوجہ کرنا، سامنے پھیرنا۔

* * *

بَابُ ۲۹۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الثُّعْبَانُ الْحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ. آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا فِي مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ. يُقَالُ صَافَّاتٍ بُسُطٌ أَجْنِحَتَهُنَّ. يَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ.

دیگر مخلوق کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اللہ نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۶۴) ابن عباس کا قول ہے کہ الثعبان سانپ کو کہتے ہیں نر سانپ کو حیات کہا جاتا ہے۔ سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں جیسے جن سانپ، اژدہا، کالا ناگ وغیرہ۔ آخذ بناصیتہا یعنی وہ اس کے ملک اور بادشاہی میں ہیں۔ صافات اپنے پروں کو پھیلائے ہوئے۔ یقبضن اپنے پروں کو مارنا، پھڑپھڑانا۔

۵۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ. قَالَ عَبْدُ اللهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران منبر پر فرماتے سنا کہ سانپوں کو مار دیا کرو۔ خاص طور پر انہیں جن کے سر پر دو نقطے ہوں اور چھوٹی دم والوں کو، کیونکہ ان کے کاٹنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لیے بل سے نکال رہا تھا تو حضرت ابو لبابہ نے آواز دی کہ اسے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ کہا اس کے بعد آپ نے گھریلو سانپوں کو مارنے سے منع فرما دیا تھا جو گھروں میں رہتے ہیں۔ عبدالرزاق نے معمر سے اس کی روایت کی اور مجھے ابو لبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔ اس کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے کی۔ صالح، ابن ابی حفصہ، ابن مجمع، زہری، سالم، ابن عمر سے بھی مروی ہے۔ مجھے ابو لبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔

* * *

بَابُ ۲۹۵ خَيْرِ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ.

مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرے۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ أَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ وقت قریب ہے جب مسلمانوں کا بہترین مال ان کی بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کے درّوں اور برساتی مقامات پر رہے گا تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا سکے۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کفر کا سر مشرق کی طرف ہے اور فخر و غرور گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے۔ کاشتکار اونٹ والوں میں ہیں اور سکون و اطمینان ان کو حاصل ہوگا جو بکریاں والے ہیں۔

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ أَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيْمَانُ يَمَانٍ هٰهُنَا أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔

حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک یمن کی جانب اٹھا کر فرمایا۔ ایمان تو ادھر ہے۔ خبردار کہ سخت دلی اور سنگ دلی کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کی دُمیں پکڑ کر چلاتے رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان کے دو سینگ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر سے نکلیں گے۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهٗ رَأٰى شَيْطَانًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل و کرم مانگو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہوتا ہے اور جب گدھے کو رینکتے ہوئے سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات تاریک ہونے لگے یا فرمایا جب شام ہو جائے تو بچوں کو باہر

الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَ مَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ.

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَأْرَ إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِي مِرَارًا فَقُلْتُ أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ.

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ.

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَطْمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ.

۵۳۸۔ حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ

رات کی ایک ساعت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کر دو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔ عمرو بن دینار بھی جابر بن عبداللہ سے ایسا ہی روایت کرتے ہیں جیسے عطاء سے کی۔ ہاں اتنا فرق ہے کہ اس میں واذکروا اسم اللہ نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہیں ان کا کیا بنا اور میرا تو یہ خیال ہے کہ یہ چوہے وہی ہیں کیونکہ جب ان کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی لیتے ہیں۔ پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا فرماتے ہوئے خود سنا ہے۔ میں نے جواب دیا ہاں۔ انہوں نے کئی بار یہی پوچھا تو میں نے جواب دیا۔ اور کیا میں نے توریت پڑھا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ کو فویسق فرمایا ہے لیکن اس کے مارنے کا میں نے آپ سے حکم نہیں سنا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو دھاریوں والے سانپ کو مار دیا کرو کیونکہ اس کے کاٹنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَبَلَ.

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لنڈورے سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کے ڈسنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور حمل گر جاتا ہے۔

٥٣٩۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهَى قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ فَنَظَرُوا فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذَلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ.

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے پھر منع فرمانے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی جس میں سانپ کی کینچلی نکلی تو آپ نے فرمایا کہ سانپ کو دیکھو کدھر ہے۔ لوگوں نے سانپ دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا، اسے مار ڈالو۔ تو اس وجہ سے میں بھی انہیں مارنے لگا۔ پھر میری حضرت ابولبابہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی مجھے بتایا کہ لنڈورے اور دو دھاریوں والے کے سوا ہر ایک سانپ کو نہ مار دیا کرو۔ چونکہ یہ حمل کو ساقط کرتا اور بینائی کو ضائع کر دیتا ہے۔ لہٰذا اسے مار دیا کرو۔

٥٤٠۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے۔ پھر انہیں حضرت ابولبابہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (عوامر) کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو وہ اس سے رک گئے۔

بَابٌ ١٤ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ.

پانچ جانور فاسق ہیں وہ حرم میں بھی مار دیے جائیں۔

٥٤١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور فاسق ہیں۔ انہیں حرم میں بھی مار دینا چاہیے۔ چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

٥٤٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر محرم کوئی احرام کی حالت میں بھی مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، یعنی بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوا اور چیل۔

٥٤٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

كَثِيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّخَطْفَةً وَّاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحَبِيْبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ.

روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا رات کے وقت برتنوں کو ڈھانپ دو اور پانی کے برتنوں کے منہ کو بند کر دو، دروازے کو بند کر لو اور اپنے بچوں کو عشاء کے وقت باہر جانے سے روک لو کیونکہ وہ جنات کے پھیلنے اور اچک لینے کا وقت ہے۔ اور سوتے وقت چراغ بجھا دو کیونکہ فویسقہ یعنی چوہیا بتی کو کھینچ لیتا ہے اور گھر والے جل بھن جاتے ہیں۔ ابن جریج، حبیب، عطاء کی روایت میں لفظ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ کی جگہ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ ہے۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ فَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ اِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِّنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ فِيْ جُحْرِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا وَعَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ وَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً وَّتَابَعَهُ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غار کے اندر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو سورۂ المرسلات نازل ہوئی، ہم اسے آپ کی زبان مبارک سے سیکھنے لگے، تو ایک سانپ اپنے بل سے نکلا، ہم اسے مارنے کے لیے دوڑے لیکن وہ ہم پر سبقت لے کر اپنے بل میں داخل ہو گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا، جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔ اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ہم آپ کی زبان مبارک سے تر و تازہ سیکھ رہے تھے۔ ابوعوانہ، مغیرہ، حفص، ابومعاویہ، سلیمان بن قرم، اعمش، ابراہیم، اسود نے عبداللہ بن مسعود سے یہ روایت کی ہے۔

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ رَّبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں ڈالی گئی، اس نے وہ باندھ رکھی تھی لیکن نہ اسے کھانے کو دیتی تھی اور نہ چھوڑتی ہی تھی کہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔ عبیداللہ، سعید المقبری، ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیائے کرام میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے اترے تو انہیں کسی چیونٹی

مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً

نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے اس کی رہائش گاہ تلاش کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے درخت کے نیچے ڈھونڈ نکالا۔ پھر انہوں نے حکم دیا تو ساری چیونٹیوں کو جلا دیا گیا۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ صرف ایک ہی چیونٹی کیوں نہ ماری۔

بَابُ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْأُخْرَى شِفَاءً

اگر مکھی کسی کے پینے کی چیز میں گر جائے۔

اس صورت میں اسے غوطہ دے لینا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالْأُخْرَى شِفَاءً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینکنا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک فاحشہ عورت کی صرف اس لیے مغفرت فرما دی گئی کہ اس کا گزر ایک ایسے کتے کے پاس سے ہوا جو ایک کنوئیں کی منڈیر کے پاس مارے پیاس کے دم پڑا ہانپ رہا تھا۔ قریب تھا کہ پیاس سے مر جاتا۔ اس نے اپنا موزہ اتار کر دوپٹے سے باندھا اور پانی نکال کر اسے پلایا تو یہی اس کی بخشش کا سبب ہو گیا۔

ف: انسان کے لیے یہ بات انتہائی مفید اور دنیا و آخرت میں بڑی کام آنے والی ہے کہ وہ بے کسوں اور مجبور لوگوں کو آرام و راحت پہنچانے میں کوشاں رہے۔ جو بے کس لوگوں کے دکھ درد میں کام آتا رہے گا، جب اس کے عزیز و اقارب اسے قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں ڈال کر چلے آئیں گے تو اس بے کسی کے وقت میں خدائے ذوالمنن اس پر ترس کھائے گا جیسے وہ خدا کے بے بس اور بے کس بندوں پر ترس کھاتا تھا۔ ترس کھانے میں انسانوں کی تخصیص نہیں بلکہ جانوروں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا چاہیے جیسا کہ اس حدیث میں فاحشہ عورت کے ترس کھانے کا ذکر ہے اور یہی عمل اس کی بخشش کا سبب بن گیا تھا۔ یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۱۴۳ میں بھی ہے۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هَا هُنَا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر

الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ

ہو۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کتا پالا ہوا ہو اس کی نیکیوں میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر کمی ہوتی رہتی ہے ماسوائے کھیتی یا مویشیوں کی حفاظت والے کتے کے۔

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَئِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ.

حضرت سفیان بن ابو زہیر شنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اگر کوئی ایسا کتا پالے جو کھیتی کی حفاظت کے کام آئے نہ ریوڑ کی رکھوالی کے تو اس کی نیکیوں سے روزانہ ایک قیراط کمی ہوتی رہے گی۔ سائب نے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات خود سنی ہے؟ جواب دیا ہاں اس قبلے کے رب کی قسم۔

كِتَابُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

حضرات انبیائے کرام کا بیان

بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ

صَلْصَالٌ: طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ. وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ. كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ. فَمَرَّتْ بِهِ: اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ. أَنْ لَا تَسْجُدَ: أَنْ تَسْجُدَ.

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی پیدائش۔

صلصال اس گیلی مٹی کو کہتے ہیں جس میں ریت کی ملاوٹ ہو اور وہ ایسے بجے جیسے ٹھیکری بجتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے بدبودار مراد ہے۔ ان کے نزدیک یہ صلّ سے بنا ہے جیسے کہتے ہیں صرّ الباب یا کسی برتن کو اٹھاتے وقت جو آواز نکلتی ہے تو اُسے صرصر کہتے ہیں۔ فَمَرَّتْ بِهٖ یعنی حضرت حوا کو برابر حمل ہوتا رہا اور وہ مدت پوری کرتی رہیں۔ اَنْ لَا تَسْجُدَ مراد ہے سجدہ کرو۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ

خلیفہ کی پیدائش کا فرشتوں میں اعلان۔

لِلْمَلٰئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ. فِي كَبَدٍ فِي شِدَّةِ خَلْقٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ وَقَالَ غَيْرُهُ الرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ مَا تُمْنُونَ النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ. النُّطْفَةُ فِي الْإِحْلِيلِ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوِتْرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ أَسْفَلَ سَافِلِينَ إِلَّا مَنْ آمَنَ خُسْرٍ ضَلَالٍ ثُمَّ اسْتَثْنَى إِلَّا مَنْ آمَنَ لَازِبٍ لَازِمٌ نُنْشِئَكُمْ فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ. نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ نُعَظِّمُكَ. وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَهُوَ قَوْلُهُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا فَأَزَلَّهُمَا فَاسْتَزَلَّهُمَا وَيَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ. آسِنٌ مُتَغَيِّرٌ وَالْمَسْنُونُ الْمُتَغَيِّرُ حَمَإٍ جَمْعُ حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ يَخْصِفَانِ أَخْذُ الْخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ. سَوْآتُهُمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجِهِمَا وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ هَا هُنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْحِينُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصَى عَدَدُهُ. قَبِيلُهُ جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں (سورۃ البقرہ، آیت ۳۰) ابن عباس کا قول ہے کہ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ میں لَمَّا، اِلَّا کے معنی میں ہے۔ فِي كَبَدٍ سے مراد سختی پیدائش ہے۔ رِيَاشًا سے مال مراد ہے۔ دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ الرِّيَاشُ اور الرِّيشُ ہم معنی ہیں۔ یعنی ظاہری لباس۔ مَا تُمْنُونَ سے وہ نطفہ مراد ہے جو عورتوں کے ارحام میں ڈالا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے اِنَّهُ عَلٰى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ سے احلیل میں نطفے کا لوٹانا مراد ہے جس سے ہر چیز پیدا ہوتی ہے۔ شَفْعٌ جفت کو کہتے ہیں۔ آسمان بھی جفت ہیں۔ اَلْوِتْرُ اللہ تعالیٰ ہے۔ فِي اَحْسَنِ تَقْوِيمٍ سے عمدہ پیدائش مراد ہے اَسْفَلَ سَافِلِينَ میں، سوائے اہل ایمان کے۔ خُسْرٍ سے گمراہی مراد ہے لیکن اہل ایمان کا استثناء فرمایا گیا ہے۔ لَازِبٍ چپکنے والی۔ نُنْشِئَكُمْ یعنی جس شکل میں ہم چاہیں پیدا فرمادیں۔ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ تیری عظمت بیان کرتے ہیں۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ سے قرآنی دعا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا مراد ہے۔ فَاَزَلَّهُمَا یعنی ان دونوں کو بہکا دیا۔ يَتَسَنَّهْ سے خراب ہو جانا مراد ہے۔ آسِنٌ متغیر ہونا۔ الْمَسْنُونُ متغیر۔ حَمَاٍ، حَمْأَةٌ کی جمع ہے اور وہ سڑی ہوئی مٹی ہے۔ يَخْصِفَانِ یعنی جنت کے پتے ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑنا۔ سَوْآتُهُمَا سے شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ مَتَاعٌ اِلٰى حِينٍ یہ اس وقت سے لے کر قیامت تک ہے۔ اہل عرب حِين اس ساعت کو بھی کہتے ہیں جس کی کوئی حد نہ ہو۔ قَبِيلُهُ وہ گروہ جس میں سے وہ آپ ہو۔

۵۵۳ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ ذراع (ہاتھ) تھا۔ پھر فرمایا کہ ان فرشتوں کو جا کر سلام کرو اور ان

مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ.

سلام ہوگا۔ انھوں نے کہا: السلام علیکم۔ انھوں نے جواب دیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی انھوں نے رحمۃ اللہ زائد کہا۔ پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اس وقت سے اب تک لوگوں کا قد برابر گھٹتا آرہا ہے۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفِلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ الْأَنْجُوجُ عُودُ الطِّيبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ پھر ان کے بعد داخل ہونے والے ان چمکدار تاروں کی مانند ہوں گے جو آسمان میں جگمگاتے ہیں۔ انھیں وہاں پیشاب کرنے، قضائے حاجت کے لیے جانے، تھوکنے اور ناک صاف کرنے کی حاجت نہ ہوگی۔ ان کے کنگھے سونے کے اور پسینہ مشک کا ہوگا۔ ان کی انگیٹھیاں سلگتی ہوں گی جن سے عود کی خوشبو آئے گی۔ ان کی بیویاں حور عین ہوں گی۔ سارے ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ حضرت آدم کی صورت پر ہوں گے۔ جن کا قد ساٹھ ذراع (ہاتھ) تھا۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا، پس اگر عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس کے لیے غسل کرنا ضروری ہو جاتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس پر حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہنے لگیں، کیا عورتوں کو بھی احتلام ہو جاتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہ ہو تو اولاد میں اس کی مشابہت کیوں ہوتی۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن سلام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا علم ہوا تو بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: میں آپ سے تین ایسی باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں جن کا علم نبی کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی کون سی ہے؟ (۲) وہ کھانا کون سا ہے

الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْيَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوا فِيهِ۔

جس کو جنتی سب سے پہلے کھائیں گے؟ (۳) کس وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ اور کس وجہ سے اپنے ماموں وغیرہ کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ باتیں تو مجھے جبرئیل ابھی بتا گئے ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ سارے فرشتوں میں سے یہود کے یہی تو دشمن ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب میں لے جائے گی اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا اگلا حصہ ہوگا۔ اور بچے کی مشابہت کا معاملہ یہ ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے تو اگر پہلے مرد کا انزال ہو جائے تو بچہ اس کے مشابہ ہوگا اور عورت کو اگر پہلے انزال ہوگا تو اس سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئے: میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے۔ اگر انہیں میرے اسلام لانے کے متعلق پتہ چل گیا اس سے پہلے کہ آپ ان سے دریافت فرمائیں تو وہ مجھ پر الزام تراشی کریں گے۔ پس یہودی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن سلام گھر میں چھپ گئے۔ رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تمہارے اندر کیسا آدمی ہے؟ یہودی کہنے لگے کہ وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور بڑے عالم کے بیٹے ہیں اور ہم میں سب سے بہتر اور بہتر آدمی کے بیٹے ہیں۔ پس رسول اللہ نے فرمایا: اگر عبداللہ مسلمان ہو گئے ہوں تو؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بچائے۔ اس پر حضرت عبداللہ نکل کر ان کے پاس آ گئے اور کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے یہ ہم میں بدتر آدمی ہے اور بدتر آدمی کا بیٹا ہے۔ پھر ان پر طعن کرنے لگے۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور اگر حضرت حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے اچھا سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہنا۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی والدہ کے شکم میں چالیس روز تک اسی طرح نطفے کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر چالیس دن تک جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر وہ گوشت کی بوٹی بن کر اتنے ہی دن رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار باتیں لکھ دے (۱) اس کا عمل (۲) اس کی موت (۳) اس کا رزق (۴) شقی ہے یا سعید پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ بعض اوقات آدمی دوزخیوں جیسے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر نوشتہ تقدیر غالب آجاتا ہے تو جنتیوں جیسے عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور یونہی ہو جاتا ہے کہ کوئی آدمی جنتیوں جیسے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن قسمت کا لکھا پیش آجاتا ہے اور جہنمیوں جیسے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ يَا رَبِّ أُنْثَى يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما رکھا ہوتا ہے۔ وہ عرض گزار رہتا ہے کہ یا رب! یہ نطفہ ہے۔ یا رب! یہ جما ہوا خون ہے۔ یا رب! یہ گوشت کی بوٹی ہے۔ جب اس کی تخلیق کا وقت ہوتا ہے تو عرض کرتا ہے۔ یا رب! یہ مرد ہے یا عورت؟ یا رب! یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ یہ سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنی والدہ کے شکم میں ہوتا ہے۔

۱۵۴۱ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ أَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ.

۱۵۴۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

بَابٌ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ. قَالَ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا أَقْلِعِي أَمْسِكِي. وَفَارَ التَّنُّورُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ دَأْبٌ مِثْلُ حَالٍ.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا جس کو سب سے کم عذاب دیا جا رہا ہوگا کہ اگر تجھے دنیا کا سارا ساز و سامان دے دیا جائے تو کیا تو عذاب سے بچنے کے لیے انہیں فدیہ میں دے دیگا۔ جواب دیگا، ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت تھوڑا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا کہ میرے ساتھ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بھی دنیا میں کوئی ناحق قتل کیا جاتا ہے تو اس خون کے گناہ کا حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے (قابیل) کو بھی ملتا ہے جس نے رسم قتل ایجاد کی تھی۔

روحیں فوج کی طرح جمع ہیں،

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ روحیں فوج کی طرح جمع ہیں جن میں وہاں آشنائی ہو گئی ان کے درمیان یہاں الفت ہوگی لیکن جو وہاں ایک دوسری سے ناآشنا رہیں وہ یہاں بھی بیگانہ رہیں گی۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی یحییٰ بن سعید سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (سورۂ ہود، آیت ۲۵) ابن عباس کا قول ہے کہ بادی الرای سے مراد ہے جو ہمارے لیے ظاہر ہوا۔ اقلعی روک لے۔ فار التنور پانی کا پھوٹ پڑا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ تنور سے سطح زمین مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جودی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ دأب حالت۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر عذاب۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرائے اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آئے۔ تا آخر سورۂ نوح۔ نیز فرمان الٰہی۔ اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے

بِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ إِدْرِيسَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ عِيسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى أَمُرَّ بِمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى مَا الَّذِي فَرَضَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ رَاجِعْ

کی طرح جواب و سوال ہوئے جیسا پہلے ہوئے تھے یہاں تک کہ دروازہ کھول دیا گیا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ پھر ابو ذرؓ نے ذکر کیا کہ ان آسمانوں میں حضرت ادریسؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ کو پایا اور یہ مجھے یاد نہیں کہ ان کے مقامات کہاں ہیں، البتہ اتنا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت آدمؑ کو آسمانِ دنیا پر پایا اور حضرت ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان پر۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ جب جبریلؑ کا گزر حضرت ادریسؑ کے پاس سے ہوا تو انہوں نے کہا، صالح نبی اور صالح بھائی کو مرحبا۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ جواب دیا یہ حضرت موسیٰؑ ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰؑ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی کو مرحبا۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ جواب دیا یہ حضرت عیسیٰؑ ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیمؑ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا، صالح نبی اور صالح بیٹے کو مرحبا۔ میں نے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ جواب دیا، یہ حضرت ابراہیمؑ ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ ابوبکر بن حزم نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو حبہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا۔ پھر مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں ایک ایسی جگہ پہنچا جہاں سے میں قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا۔ ابن حزم کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ میں اس حکم کو لے کر واپس لوٹا تو میرا گزر حضرت موسیٰؑ کے پاس سے ہوا انہوں نے دریافت کیا، آپ کی امت پر کیا فرض کیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا اور پچاس نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ کہا، اپنے رب کی جانب لوٹیے کیونکہ آپ کی امت اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکے گی۔ میں اپنے رب کی طرف لوٹا تو ایک حصہ کم کر دیا گیا۔ پھر حضرت موسیٰؑ کے پاس سے گیا تو انہوں نے کہا، اپنے رب کی طرف جائیے۔ پھر پہلے کی طرح واقعہ بیان کیا تو ایک حصہ اور کم کر دیا گیا۔ میں حضرت موسیٰؑ کی جانب لوٹا اور انہیں خبر دی تو کہنے لگے کہ اپنے رب کے حضور پھر جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو یہ پانچ نمازیں رہ گئیں جو حقیقت میں پچاس ہیں کیونکہ ارشاد ہوا تھا کہ میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوتی۔ پھر میں حضرت موسیٰؑ کی طرف لوٹا تو کہنے لگے کہ اپنے رب کے

ربك فقلت قد استحييت من ربي ثم انطلق حتى أتى بي السدرة المنتهى فغشيها ألوان لا أدري ما هي ثم أدخلت الجنة فإذا فيها حنابذ اللؤلؤ وإذا ترابها المسك.

باب قول الله تعالى: وإلى عاد أخاهم هودا قال يا قوم اعبدوا الله وقوله إذ أنذر قومه بالأحقاف إلى قوله كذلك نجزي القوم المجرمين. فيه عن عطاء وسليمان عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب قول الله عز وجل: وأما عاد فأهلكوا بريح صرصر شديدة عاتية. قال ابن عيينة: عتت على الخزان. سخرها عليهم سبع ليال وثمانية أيام حسوما متتابعة. فترى القوم فيها صرعى كأنهم أعجاز نخل خاوية: أصولها. فهل ترى لهم من باقية: بقية.

۹۹۵ - حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن الحكم عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نصرت بالصبا وأهلكت عاد بالدبور. قال وقال ابن كثير عن سفيان عن أبيه عن ابن أبي نعم عن أبي سعيد رضي الله عنه قال بعث علي رضي الله عنه إلى النبي صلى الله عليه وسلم بذهيبة فقسمها بين الأربعة الأقرع بن حابس الحنظلي ثم المجاشعي وعيينة بن بدر الفزاري وزيد الطائي ثم أحد بني نبهان

حضور پھر جائیے۔ میں نے کہا: اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پھر جبریل مجھے لے کر سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ اسے ایسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جنہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو دیکھا کہ موتی اس کے سنگریزے اور مشک اس کی مٹی ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام اور عاد قوم۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ہود کو بھیجا۔ کہا اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ (سورۃ الاعراف، آیت ۶۵) نیز: جب اس نے ان کو سرزمین احقاف میں ڈرایا ... تا نجزی القوم المجرمین۔ (سورۃ الاحقاف، آیت ۲۱ تا ۲۵) اس بارے میں عطاء و سلیمان نے حضرت عائشہ صدیقہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عاد قوم کی تباہی۔ ارشاد ربانی ہے: اور رہے عاد، وہ ہلاک کیے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے۔ (سورۃ الحاقہ، آیت ۶) عتت یعنی اپنے منتظم کے قبضے سے باہر ہو گئی۔ وہ ان پر سات رات اور آٹھ دن متواتر چلتی رہی۔ حسوما سے مراد پے در پے چلنا ہے۔ اگر تو اس قوم کو دیکھتا تو کھجور کے کھوکھلے تنے معلوم ہوتے جڑ سے۔ پس کیا تو ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے؟ باقیۃ کا معنی ہے جو باقی بچا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مدد مشرقی ہوا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور قوم عاد مغربی ہوا سے ہلاک کی گئی تھی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا۔ آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا یعنی اقرع بن حابس حنظلی پھر مجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری اور زید طائی جو بعد میں بنو نبہان میں شامل ہو گئے، علقمہ بن علاثہ عامری جو پھر بنو کلاب میں جا شامل ہوئے۔ تو یہ بات قریش، مہاجرین اور انصار پر گراں گزری کہ نجد کے سرداروں کو مال دیا گیا اور ہمیں چھوڑ دیا گیا۔ آپ نے فرمایا: میں انہیں تالیف

تعالٰی قَالُوا یَا ذَا الْقَرْنَیْنِ إِنَّ یَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِی الْأَرْضِ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَیَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَیْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِی الْأَرْضِ وَآتَیْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا فَأَتْبَعَ سَبَبًا إِلٰی قَوْلِهِ آتُونِی زُبَرَ الْحَدِیدِ وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِیَ الْقِطَعُ حَتّٰی إِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ۔ یُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض الْجَبَلَیْنِ وَالسَّدَّیْنِ الْجَبَلَیْنِ۔ خَرْجًا أَجْرًا۔ قَالَ انْفُخُوا حَتّٰی إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِی أُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا۔ أَصْبُبْ عَلَیْهِ رَصَاصًا۔ وَیُقَالُ الْحَدِیدُ وَیُقَالُ الصُّفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النُّحَاسُ رض فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ یَظْهَرُوهُ۔ یَعْلُوهُ۔ اسْطَاعَ اسْتَفْعَلَ مِنْ أَطَعْتُ لَهُ فَلِذٰلِكَ فُتِحَ أَسْطَاعَ یَسْطِیعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَطَاعَ یَسْتَطِیعُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّی فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّی جَعَلَهُ دَكًّا أَلْزَقَهُ بِالْأَرْضِ وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ لَا سَنَامَ لَهَا وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلُهُ حَتّٰی صَلُبَ مِنَ الْأَرْضِ وَتَلَبَّدَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّی حَقًّا۔ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَمُوجُ فِی بَعْضٍ حَتّٰی إِذَا فُتِحَتْ یَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُونَ قَالَ قَتَادَةُ حَدَبٌ أَكَمَةٌ۔ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأَیْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ رَأَیْتَهُ۔

١٥٧١ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ أَنَّ زَیْنَبَ ابْنَةَ أَبِی سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِیبَةَ بِنْتِ أَبِی سُفْیَانَ عَنْ زَیْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا

قرآن کریم میں ہے: اے ذوالقرنین! بیشک یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد مچاتے ہیں (سورۃ الکہف، آیت ۹۴)

ذوالقرنین کا بیان۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
اور تم سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھتے ہیں، تم فرماؤ میں تمہیں اس کا ذکر پڑھ کر سناتا ہوں، بیشک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا، تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا... تا آتونی زبر الحدید (سورۃ الکہف، آیت ۸۳ تا ۹۶) اس کا واحد زبرۃ ہے یعنی ٹکڑا۔ یہاں تک کہ جب دونوں پہاڑوں کے برابر دیوار اٹھا دی گئی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ صدفین سے دو پہاڑ مراد ہیں۔ خرجا اجرت۔ قرآن کریم میں ہے: کہا پھونکو، یہاں تک کہ اسے آگ کر دیا، کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبا انڈیل دوں (سورۃ الکہف، آیت ۹۶) قطر کا معنی بعض رانگ بتاتے ہیں بعض لوہا اور بعض پیتل۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے تانبا مراد ہے۔ تو یاجوج و ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے (آیت ۹۷) اِسْطَاعُوا اِسْتَفْعَلَ کا باب استفعال ہے، اس لیے مفتوح ہے یعنی اسطاع یسطیع، بعض حضرات کا قول ہے کہ اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیعُ ہے۔ اور نہ وہ اس میں سوراخ کر سکے۔ کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے، پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے پاش پاش کر دے گا۔ (آیت ۹۸، ۹۹) دکا زمین سے ملا دینا اور دکاء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا کوہان نہ ہو۔ اور دکداک سے وہ زمین مراد ہے جو ہموار اور سخت ہو۔ اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے اور اس دن ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا آئے گا (آیت ۹۸، ۹۹) — یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے (سورۃ الانبیاء، آیت ۹۶) قتادہ کا قول ہے کہ حدب سے مراد بلندی ہے۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے وہ دیوار (سد سکندری) دیکھی ہے وہ دھاری دار چادر کی طرح ہے۔ فرمایا: تم نے واقعی دیکھی ہے۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گھبراہٹ کے عالم میں تشریف فرما ہوئے، آپ فرما رہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عرب کی خرابی ہے اس قریب آنے والے شر سے کہ یاجوج اور ماجوج نے آج دیوار میں اتنا شگاف

فزعا يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج مثل هذه، وحلق باصبعيه الابهام والتي تليها قالت زينب ابنة جحش فقلت يا رسول الله انهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث.

٥٤٢- حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا وهيب حدثنا ابن طاؤس عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فتح الله من ردم ياجوج وماجوج مثل هذا وعقد بيده تسعين.

٥٤٣- حدثنا اسحاق بن نصر حدثنا ابو اسامة عن الاعمش حدثنا ابو صالح عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقول الله تعالى يا ادم فيقول لبيك وسعديك والخير في يديك فيقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من كل الف تسع مائة وتسعة وتسعين فعنده يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد قالوا يا رسول الله واينا ذلك الواحد قال ابشروا فان منكم رجلا ومن ياجوج وماجوج الفا ثم قال والذي نفسي بيده اني ارجوا ان تكونوا ربع اهل الجنة فكبرنا فقال ارجو ان تكونوا ثلث اهل الجنة فكبرنا فقال ارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة فكبرنا فقال ما انتم في الناس الا كالشعرة السوداء في جلد ثور ابيض او كشعرة بيضاء في جلد ثور اسود.

باب قول الله تعالى واتخذ الله ابراهيم

کر دیئے، پھر انگشت شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ کر کے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہیں؟ فرمایا، ہاں۔ (ایسا اس وقت ہوگا) جب خباثت بڑھ جائے گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالٰی نے یاجوج و ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی ہے اور ہاتھ کے حلقے سے نوّے کا ہندسہ بنایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالٰی (قیامت کے دن) فرمائے گا اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ حاضر ہوں اور تیرا حکم سننے کے لیے مستعد ہوں کیونکہ ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے۔ حکم ہوگا دوزخ کی فوج کو دوسروں سے الگ نکال دو۔ عرض کریں گے، دوزخ کی فوج کتنی نکالوں؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہ سن کر بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور حاملہ کا حمل گر جائے گا۔ لوگ ایسے نظر آئیں گے جیسے نشہ میں ہوں حالانکہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا، تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار یاجوج و ماجوج سے۔ پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا چوتھائی ہو گے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تہائی ہو گے۔ تو ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ ہم نے پھر اس پر نعرہ تکبیر کہا۔ پھر فرمایا، تم لوگوں میں اس طرح ہو جیسے سفید بیل کے جسم پر کالے بال یا جیسے کالے بیل کے بدن پر سفید بال ہوتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ ارشاد باری تعالٰی ہے:۔

خَلِيلًا وَقَوْلِهِ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا وَقَوْلِهِ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ. وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ الرَّحِيمُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ.

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي فَيَقُولُ أَبُوهُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ثُمَّ يُقَالُ يَا إِبْرَاهِيمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ.

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا (سورۃ النساء، آیت ۱۲۵)۔ بےشک ابراہیم ایک امت تھے اللہ کی فرمانبرداری کرنے والے (سورۃ النحل، آیت ۱۲۰) اور بےشک ابراہیم بڑے نرم دل اور تحمل والے تھے۔ (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۴) ابو میسرہ کہتے ہیں کہ اَوَّاہ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے الرحیم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حشر ننگے جسم اور بغیر ختنے کے ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ہم نے جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے، یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ، ہم نے یہ ضرور کرنا ہے (سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۴) اور قیامت میں جن کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میرے ساتھیوں میں سے چند لوگوں کو بائیں جانب لے جایا جائے گا، میں کہوں گا: یہ تو میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ آپ جب ان سے جدا ہوئے یہ اپنی ایڑیوں پر پھرنے والے یعنی مرتد ہو گئے تھے۔ میں اسی طرح کہوں گا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نیک بندے نے کہا: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا ... تا الحکیم (سورۃ المائدہ، آیت ۱۱۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ (چچا) آزر سے ملیں گے اور آزر کے چہرے پر سیاہی اور گرد و غبار چھائی ہوئی ہوگی۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کیجئے۔ جواب دیا: آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم عرض گزار ہوں گے: اے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے روز مجھے رسوا نہیں کرے گا، حالانکہ بدبخت باپ کی ذلت سے بڑھ کر اور کون سی ذلت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے کافروں پر جنت حرام کی ہوئی ہے۔ پھر کہا جائے گا: اے ابراہیم! ذرا اپنے پیروں کے نیچے دیکھو کیا ہے؟ دیکھا تو ذبح کیا ہوا بجو خون میں لتھڑا ہوا پڑا ہے۔ پس اسے ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیا گیا۔

٥٧٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ أَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هَذَا إِبْرَاهِيمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویریں دیکھیں تو آپ نے فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جبکہ سن رکھا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ یہ حضرت ابراہیم کی تصویر پانسہ پھینکنے کے لیے ہی تو بنائی گئی ہے۔

٥٧٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللهُ وَاللهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اس میں جانا چھوڑ دیا یہاں تک کہ آپ کے حکم سے انہیں مٹا دیا گیا اور آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ہاتھوں میں فال کے تیر ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کرے خدا کی قسم ان بزرگوں نے تو کبھی تیر پھینک کر فال نہیں لی۔

٥٧٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ فَقَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا. قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے معزز کون ہے؟ فرمایا۔ جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ عرض گزار ہوئے، ہم ان کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا۔ تو حضرت یوسف جو اللہ کے نبی ہیں، پھر اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئے، ہم اس بارے میں بھی آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا۔ تو تم قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو۔ انہیں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی ان میں سے زمانہ اسلام کے اندر بہتر ہیں، جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کر لیں اور دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا گیا ہے۔

٥٧٩ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا وَإِنَّهُ

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے پھر ہم ایک طویل القامت آدمی کے پاس پہنچے جن کا لمبائی کے باعث میں سر نہیں دیکھ سکتا تھا معلوم ہوا کہ وہ حضرت

إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابراہیم علیہ السلام تھے۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ أَوْ كَ فَ رَ. قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
سامنے لوگ دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ اس کی دونوں آنکھوں
کے درمیان کافر یا ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔ کہا میں نے تو یہ نہیں سنا ہاں
حضور نے فرمایا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھ لو۔ اور
حضرت موسیٰ گندمی رنگ گٹھے ہوئے جسم کے ہیں سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس
کو کھجور کی چھال کی نکیل ڈالی ہوئی ہے۔ گویا میں انہیں دیکھ
رہا ہوں کہ وہ وادی کی جانب اتر رہے
ہیں۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُّومِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسّی سال کی
عمر میں بسولے سے اپنا ختنہ کیا
تھا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ تَابَعَهُ عَجْلَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد نے لفظ القدوم کو دال
مشدد کے ساتھ نہیں بلکہ مخفف سے روایت کیا ہے۔ اس کی
متابعت عبدالرحمن بن اسحاق نے ابوالزناد سے کی۔ عجلان نے بھی ابوہریرہ
سے متابعت کی اور محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ماسوائے تین مواقع
کے (یعنی بظاہر ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آپ
نے جھوٹ بولا ہو)

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے تین مواقع کے جو بظاہر کذب
معلوم ہوتے ہیں۔ جن میں سے دو اللہ تعالیٰ کے متعلق ہیں جبکہ آپ نے فرمایا
میں بیمار ہوں۔ بلکہ بتوں کے بڑے نے کیا ہوگا۔ تیسرے جب آپ حضرت
سارہ کو لے کر چلے جا رہے تھے تو ایک ظالم بادشاہ کے شہر سے آپ
کا گزر ہوا۔ کسی نے اسے بتا دیا کہ ایک ایسا آدمی آیا ہوا ہے جس کے ساتھ

كثير بن المطلب بن أبي وداعة يزيد أحدهما على الآخر
عن سعيد بن جبير قال ابن عباس أول ما اتخذ النساء
المنطق من قبل أم إسماعيل اتخذت منطقا لتعفي
أثرها على سارة ثم جاء بها إبراهيم وبابنها إسماعيل
وهي ترضعه حتى وضعهما عند البيت عند دوحة فوق
زمزم في أعلى المسجد وليس بمكة يومئذ أحد وليس
بها ماء فوضعهما هنالك ووضع عندهما جرابا
فيه تمر وسقاء فيه ماء ثم قفى إبراهيم منطلقا
فتبعته أم إسماعيل فقالت يا إبراهيم أين تذهب
وتتركنا بهذا الوادي الذي ليس فيه إنس ولا
شيء فقالت له ذلك مرارا وجعل لا يلتفت
إليها فقالت له آلله الذي أمرك بهذا قال
نعم قالت إذن لا يضيعنا ثم رجعت فانطلق
إبراهيم حتى إذا كان عند الثنية حيث لا
يرونه استقبل بوجهه البيت ثم دعا
بهؤلاء الكلمات ورفع يديه فقال رب
إني أسكنت من ذريتي بواد غير ذي زرع
حتى بلغ يشكرون وجعلت أم إسماعيل
ترضع إسماعيل وتشرب من ذلك الماء
حتى إذا نفد ما في السقاء عطشت وعطش
ابنها وجعلت تنظر إليه يتلوى أو قال يتلبط
فانطلقت كراهية أن تنظر إليه فوجدت
الصفا أقرب جبل في الأرض يليها فقامت
عليه ثم استقبلت الوادي تنظر هل ترى
أحدا فلم تر أحدا فهبطت من الصفا حتى
إذا بلغت الوادي رفعت طرف درعها ثم
سعت سعي الإنسان المجهود حتى جاوزت
الوادي ثم أتت المروة فقامت عليها
ونظرت هل ترى أحدا فلم تر أحدا ففعلت

ماجدہ تھیں، انہوں نے حضرت سارہ سے اپنے نشانات چھپانے کی غرض
سے کمر بند ڈالا تھا۔ پھر حضرت ابراہیم انہیں اور ان کے بیٹے حضرت
اسمٰعیل کو لے آئے اور وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں۔ ان دونوں کو
بیت اللہ کے قریب، مسجد کے اوپر والی جانب زمزم کی جگہ چھوڑ گئے
اس وقت مکہ مکرمہ میں ایک بھی آدمی آباد نہ تھا اور ان کے نزدیک
پانی بھی نہ تھا۔ ان دونوں کو ایسی جگہ چھوڑ گئے۔ ان کے پاس ایک
تھیلے میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم واپس
لوٹنے لگے تو حضرت اسمٰعیل کی والدہ ماجدہ نے ان کا پیچھا کیا اور
کہنے لگیں، اے ابراہیم! آپ ایسی وادی میں ہمیں چھوڑ کر جس
کے اندر کوئی انسان اور چیز نہیں، کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کئی مرتبہ یہ
الفاظ دہرائے۔ لیکن انہوں نے ان کی جانب مڑ کر نہیں دیکھا بلکہ صرف
یہ فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے۔ کہنے لگیں، یہ بات ہے تو
وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حضرت ابراہیم لوٹ گئے اور چلتے ہوئے
یہاں تک کہ ثنیہ کے مقام پر پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو
بیت اللہ کی جانب منہ کر کے، دونوں ہاتھ اٹھا کر، ان لفظوں میں دعا
کی: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی ہے
جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ (سورۃ ابراہیم، آیت ۳۷) یہاں تک کہ وہ شکر ادا
کریں۔ حضرت اسماعیل کی والدہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور اسی پانی سے
پیتی رہیں یہاں تک کہ مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا۔ جس کے باعث انہیں
اور ان کے لخت جگر کو پیاس محسوس ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ پیاس کی
سے تڑپ رہا ہے یا فرمایا کہ ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ وہ اس منظر کی تاب
نہ لاتے ہوئے پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں۔ قریب ہی صفا پہاڑ
تھا، اس پر چڑھ کر وادی کی جانب نظر دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر
کوئی نہ آیا۔ پس یہ صفا سے اتر آئیں اور وادی میں آ کر دامن سمیٹ
کر یوں دوڑیں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ آدمی دوڑتا ہے،
یہاں تک کہ وادی کو طے کر لیا اور مروہ پہاڑی پر پہنچیں تو اس پر
کھڑی ہو کر نظر دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس یہی
عمل انہوں نے سات مرتبہ کیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لیے لوگ ان دونوں کے درمیان

ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ
بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا
فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ
أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ
فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ
بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ
فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَ
جَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ
يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ
لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ
لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ فَشَرِبَتْ وَ
أَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا
الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هٰهُنَا بَيْتَ اللّٰهِ يَبْنِي هٰذَا
الْغُلَامُ وَأَبُوهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ وَ
كَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ
تَأْتِيهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ
فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ
جُرْهُمَ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِينَ
مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا
طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا إِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ
عَلَى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ
فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ
فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا قَالَ وَ
أُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا أَتَأْذَنِينَ لَنَا
أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَا حَقَّ
لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفٰى ذٰلِكَ

کے درمیان دوڑنا پڑتا ہے۔ جب یہ آخری مرتبہ (مروہ پہاڑی) پر
چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سنی اور ان کے دل میں خیال آیا کہ
اس کو سننا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے کان لگا کر سنا۔ پھر کہنے
لگیں، میں نے آواز تو سن لی لیکن کاش! تیرے پاس کوئی آڑے وقت
میں مدد کرنے والا بھی ہوتا۔ اسی دوران انہوں نے زمزم کے مقام
پر ایک فرشتے کو دیکھا تو اس نے اپنی ایڑی ماری یا فرمایا کہ پر مارا
یہاں تک کہ پانی نکلنے لگا۔ وہ حوض کی شکل درست کرتی ہے، بنا کر
اسے روکنے لگیں اور پانی میں سے چلو بھر بھر کر اپنے مشکیزے
میں ڈالنے لگیں۔ اس کے بعد پانی زمین سے ابلنے لگا۔ ابن عباس کا
قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسمٰعیل
کی والدہ پر رحم فرمائے۔ اگر انہوں نے زمزم کو کھلا چھوڑ دیا ہوتا یا فرمایا
اس سے چلو نہ بھرے جاتے تو زمزم ایک جاری بہنے والا چشمہ ہوتا۔ راوی کا
بیان ہے کہ پھر انہوں نے پانی پیا اور بچے کو دودھ پلایا تو فرشتے نے
کہا۔ ہلاکت کا خیال دل میں مت آنے دینا کیونکہ یہاں بیت اللہ
ہے جس کو یہ لڑکا اور ان کے والد محترم تعمیر کریں گے۔ بے شک اللہ
تعالیٰ اپنے بندوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا۔ بیت اللہ شریف سطح زمین سے
اونچا تھا جیسے ٹیلہ۔ سیلاب آتے تو کترا کر اس کے دائیں بائیں سے نکل
جاتے تھے۔ حضرت ہاجرہ اسی آسمانی کی حالت میں وہاں آباد رہیں کہ
قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ ان کے پاس سے گزرے یا جرہم کے کچھ
افراد کداء کے راستے سے آتے ہوئے گزرے۔ نشیب کی جانب آکر
اترے۔ انہوں نے پرندوں کو چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ
پرندے ضرور پانی پر چکر لگا رہے ہوں گے۔ اس وادی سے ہم
بارہا گزرے لیکن کبھی یہاں پانی کا نشان نہیں پایا۔ انہوں نے ایک
یا دو آدمیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے پانی
دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جا بتایا۔ وہ جلد از جلد وہاں آئے اور پانی کے
پاس بیٹھی ہوئی حضرت اسمٰعیل کی والدہ سے کہنے لگے، کیا آپ ہمیں
یہاں اپنے پاس آباد ہونے کی اجازت دیتی ہیں؟ انہوں نے جواب
دیا۔ ہاں اجازت ہے لیکن پانی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا۔ وہ کہنے لگے
بہت اچھا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

إبراهيم بن نافع عن كثير بن كثير عن
سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله
عنهما قال لما كان بين إبراهيم وبين
أهله ما كان خرج بإسماعيل وأم إسماعيل
ومعهم شنة فيها ماء فجعلت أم إسماعيل
تشرب من الشنة فيدر لبنها على صبيها
حتى قدم مكة فوضعها تحت دوحة ثم
رجع إبراهيم إلى أهله فاتبعته
أم إسماعيل حتى لما بلغوا كداء
نادته من ورائه يا إبراهيم إلى من
تتركنا قال إلى الله قالت رضيت بالله
قال فرجعت فجعلت تشرب من
الشنة ويدر لبنها على صبيها حتى لما
فني الماء قالت لو ذهبت فنظرت لعلي أحس
أحدا قال فذهبت فصعدت الصفا فنظرت
ونظرت هل تحس أحدا فلم تحس أحدا
فلما بلغت الوادي سعت وأتت المروة
ففعلت ذلك أشواطا ثم قالت لو ذهبت
فنظرت ما فعل تعني الصبي فذهبت فنظرت
فإذا هو على حاله كأنه ينشغ للموت فلم
تقرها نفسها فقالت لو ذهبت فنظرت
لعلي أحس أحدا فذهبت فصعدت الصفا
ونظرت فلم تحس أحدا حتى أتمت
سبعا ثم قالت لو ذهبت فنظرت ما فعل
فإذا هي بصوت فقالت أغث إن كان عندك
خير فإذا جبريل فقال بعقبه هكذا
وغمز بعقبه على الأرض قال فانبثق الماء
فدهشت أم إسماعيل فجعلت تحفز قال
فقال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم لو

یہ حضرت اسمٰعیل اور ان کی والدہ ماجدہ کو لے کر نکل کھڑے ہوئے جن کے
پاس پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت اسمٰعیل کی والدہ مشکیزے سے
پانی پیتی رہیں تو ان کے بچے کے لیے دودھ جاری ہوتا رہا۔ جب مکہ مکرمہ پہنچ
گئے تو حضرت ابراہیم انھیں ایک درخت کے نیچے اتار کر اپنی بیوی حضرت
سارہ کی جانب واپس لوٹ آئے۔ حضرت اسمٰعیل کی والدہ محترمہ نے ان
کا پیچھا کیا اور مقام کدا پر پہنچ کر انھیں پیچھے سے آواز دی۔ اے ابراہیم!
آپ ہمیں کس کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر
کے۔ انھوں نے جواب دیا۔ ہم اللہ پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر
وہ واپس لوٹ آئیں۔ مشکیزے کا پانی پیتی رہیں اور ان کے بچے کے لیے
دودھ جاری ہوتا رہا۔ لیکن جب پانی ختم ہو گیا تو انھوں نے چاہا کہ
کیوں نہ میں کسی اونچی جگہ پر جا کر دیکھوں تاکہ کوئی آدمی نظر آئے۔ راوی کا
بیان ہے کہ وہ گئیں اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ پھر انھوں نے ادھر
ادھر دیکھا کہ کوئی شخص نظر آ جائے لیکن کوئی ایک بھی تو نظر نہ آیا
وہ وادی میں آ گئیں اور دوڑنے لگیں یہاں تک کہ مروہ پہاڑی پر جا پہنچیں۔
راوی کا کہنا ہے کہ انھوں نے چند بار اسی طرح چکر لگائے۔ پھر انھوں نے
اپنے دل میں کہا۔ کیوں نہ میں جا کر دیکھوں کہ بچے کی حالت کیسی ہے؟ پس وہ
گئیں اور دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا گویا کہ وہ موت کے دروازے
پر ہے۔ اس حالت میں ان کے دل کو چین قرار کیسے آتا۔ پھر انھوں نے
دل میں کہا۔ کیوں نہ میں جا کر دیکھوں شاید کوئی آدمی نظر آ جائے۔ وہ جا کر
صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ ادھر ادھر خوب نظر دوڑائی لیکن کوئی ایک بھی تو
نظر نہ آیا یہاں تک کہ پورے سات چکر لگا لیے۔ پھر انھوں نے اپنے دل میں کہا
میں جا کر بچے کا حال تو دیکھوں۔ اچانک انھوں نے ایک آواز سنی۔ کہنے لگیں
اگر تیرے پاس بھلائی ہے تو ہماری مدد کر۔ جبریل علیہ السلام ان کے سامنے
تھے۔ حضرت ابن عباس نے زمین پر ایڑی مار کر بتایا کہ حضرت جبریل نے
اس طرح زمین پر ایڑی ماری تو چشمہ پھوٹ نکلا۔ ام اسمٰعیل کو خدشہ لاحق
ہوا کہ پانی زمین میں جذب ہو جائے گا، لہٰذا پانی کو روکنے لگیں۔ راوی کا
بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر پانی کو انھوں
نے اس کے حال پر چھوڑا ہوتا تو زیادہ نکلتا۔ راوی کا بیان ہے کہ
وہ پانی پیتی رہیں اور بچے کے لیے ان کا دودھ جاری ہوتا رہا۔ پھر

تَرَكَتْهُ لَكَانَ الْمَاءُ ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا قَالَ فَمَرَّ نَاسٌ مِنْ جُرْهُمَ بِبَطْنِ الْوَادِي فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذَاكَ وَقَالُوا مَا يَكُونُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ فَنَظَرَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَأَتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ فَأَتَوْا إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمَّ إِسْمٰعِيلَ أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكِ أَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيهِمُ امْرَأَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمٰعِيلُ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ قَالَ قُولِي لَهُ إِذَا جَاءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ أَنْتِ ذَاكِ فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمٰعِيلُ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ فَقَالَتْ أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمٰعِيلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمٰعِيلُ إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطِعْ رَبَّكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي وَإِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ

قبیلہ جرہم کے کچھ لوگوں کا اس وادی سے گزر ہوا تو انھوں نے پرندے دیکھے تو حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ پرندے تو صرف پانی کے پاس ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کو بھیجا تو اس نے پانی دیکھ کر انھیں جا بتایا۔ وہ ان کے پاس آئے اور ام اسمٰعیل سے کہنے لگے۔ کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس رہیں یا آپ کے پاس سکونت اختیار کر لیں پھر جب ان کا بچہ جوانی کی عمر کو پہنچا تو ان میں سے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابراہیم کے دل میں کچھ خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے۔ میں جنھیں چھوڑ آیا تھا ان کا حال معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ پہنچے، سلام کیا اور پوچھا کہ اسمٰعیل کہاں ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کھیلنے گئے ہیں۔ فرمایا، انھیں میری جانب سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔ جب وہ آئے تو بیوی نے انھیں یہ بات بتا دی۔ فرمایا، وہ چوکھٹ تم ہو لہٰذا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو بیوی سے کہنے لگے کہ میں جنھیں چھوڑ آیا تھا ان کے حال سے خبردار ہونا چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ پہنچے اور پوچھا کہ اسمٰعیل کہاں ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ پھر عرض کیا کہ آپ اترتے کیوں نہیں تاکہ کچھ کھا پی سکو۔ دریافت فرمایا، تم کیا کھاتے اور کیا پیتے ہو؟ جواب دیا، ہم گوشت کھاتے اور پانی پیتے ہیں۔ وہ فرمانے اے اللہ! انھیں ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہاں کی برکت حضرت ابراہیم کی دعا کے سبب ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے۔ میں جنھیں چھوڑ آیا تھا ان کے حالات سے مطلع ہونا چاہتا ہوں۔ وہ پہنچے تو حضرت اسمٰعیل کو زمزم کے پیچھے اپنے تیروں کو درست کرتے ہوئے پایا۔ فرمایا، اے اسمٰعیل! مجھے تمہارے رب نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کے لیے گھر تعمیر کروں وہ عرض گزار ہوئے کہ اپنے رب کا حکم مانیے۔ فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس میں تم مدد کرو۔ عرض کی، ایسا ہی کیجیے یا جو کچھ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم دونوں اپنے کام پر کمربستہ ہو گئے۔ حضرت ابراہیم تعمیر کرتے تھے اور حضرت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَلَى نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولُونَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

اسمٰعیل انہیں پتھر لا کر دیتے تھے اور دونوں کہتے۔ اے رب ہمارے ہماری جانب سے قبول فرما، بیشک تو سننے جاننے والا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب دیواریں اتنی اونچی ہو گئیں کہ حضرت ابراہیم ضعیفی کے باعث ان پر پتھر نہیں رکھ سکتے تھے تو اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے، جس کو مقامِ ابراہیم کہتے ہیں اور پتھر انہیں حضرت اسمٰعیل لا کر دیتے جاتے اور دونوں کہتے۔ اے رب ہمارے! اسے ہماری طرف سے قبول فرما بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ.

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا بیت الحرام۔ انہوں نے مزید دریافت کیا، پھر اس کے بعد؟ فرمایا، مسجد اقصیٰ۔ پھر سوال کیا ان کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ فرمایا چالیس سال۔ لیکن تمہارے لیے جہاں وقت ہو جائے تو اسی جگہ نماز پڑھ لیا کرو، اسی میں تمہارے لیے فضیلت ہے۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا:۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔ اس کو عبداللہ بن زید نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ

حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم زوجہ رسول خدا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم (حضرت عائشہ) نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کو تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم کی بنیادوں سے کم کر دیا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر کیوں تعمیر نہیں کروا دیتے۔ فرمایا ایسا کیا جاتا اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر نزدیک نہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا، اگر یہ بات حضرت عائشہ نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو

عائشة سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أرى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك استلام الركنين اللذين يليان الحجر إلا أن البيت لم يتمم على قواعد إبراهيم وقال إسماعيل عبد الله بن محمد بن أبي بكر.

۵۹۴۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك بن أنس عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن عمرو بن سليم الزرقي أخبرني أبو حميد الساعدي رضي الله عنه أنهم قالوا يا رسول الله كيف نصلي عليك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا اللهم صل على محمد وأزواجه وذريته كما صليت على آل إبراهيم وبارك على محمد وأزواجه وذريته كما باركت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد.

۵۹۵۔ حدثنا قيس بن حفص وموسى بن إسماعيل قالا حدثنا عبد الواحد بن زياد حدثنا أبو فروة مسلم بن سالم الهمداني قال حدثني عبد الله بن عيسى سمع عبد الرحمن بن أبي ليلى قال لقيني كعب بن عجرة فقال ألا أهدي لك هدية سمعتها من النبي صلى الله عليه وسلم فقلت بلى فأهدها لي فقال سألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله كيف الصلاة عليكم أهل البيت فإن الله قد علمنا كيف نسلم عليكم قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد.

۵۹۶۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن المنهال عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه

میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں رکنوں کو جو حجر اسود کے نزدیک ہیں اسی وجہ سے بوسہ نہیں دیا کہ بیت اللہ ابراہیمی بنیادوں پر پورا نہیں بنایا گیا۔ اسمٰعیل کا قول ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابو بکر۔

ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یوں کہو۔ اے اللہ درود بھیج حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسے تو نے درود بھیجی آل ابراہیم پر اور برکت ڈال حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد میں جیسے تو نے برکت ڈالی آل ابراہیم میں بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کعب بن عجرہ ملے تو انہوں نے کہا کیا میں تمہیں ایسا تحفہ دوں جو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہنے لگے ہاں مجھے وہ تحفہ دیجئے۔ فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، یا رسول اللہ! آپ پر اہل بیت پر ہم کیسے درود بھیجا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے۔ فرمایا، تم یوں کہا کرو۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے اور فرماتے کہ تمہارے جدِ امجد

السَّلَامُ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۳۱۷ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ.

۵۹۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا.

بَابٌ ۳۱۸ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ. فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ. فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ. وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ

---

۶۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللهُ لِلُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ.

بَابٌ ۳۱۹ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ. قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ. بِرُكْنِهِ بِمَنْ مَعَهُ

اس بارے میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام۔ بلکہ تم آپ کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی ... تا لہ مسلمون۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۳)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں معزز کون ہیں؟ فرمایا ان میں سے زیادہ باعزت وہی ہیں جو متقی زیادہ ہیں۔ عرض گزار ہوئے، یا نبی اللہ! ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا، تو پھر معزز حضرت یوسف ہیں جن کے والد نبی، دادا نبی، پڑدادا حضرت خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اس سلسلے میں بھی نہیں پوچھا۔ فرمایا تو تم مجھ سے قبائل عرب کے بارے میں دریافت کر رہے ہو؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا، تم میں جو قبیلہ زمانۂ جاہلیت میں بہتر تھا وہی زمانۂ اسلام میں بہتر ہے جبکہ وہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

حضرت لوط علیہ السلام۔

قرآن کریم میں ہے۔ اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا بے حیائی پر آتے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔ کیا تم مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر، بلکہ تم جاہل لوگ ہو۔ تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا۔ مگر یہ بولے، لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ لوگ تو ستھرا پن چاہتے ہیں۔ تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی، مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی۔ تو کیا ہی بری بارش ہوئی ڈرائے ہوئے لوگوں پر (سورۃ النمل آیت ۵۴ تا ۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت لوط کی مغفرت فرمائے، وہ ایک زبردست طاقت کی پناہ لینا چاہتے تھے۔

فرشتوں کا حضرت لوط کے پاس آنا۔

تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے۔ کہا تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو (سورۃ الحجر

الْمَاءَ وَيُرْوَى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَأَبِي الشُّمُوسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِلْقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ۔

٤٠٤۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ ثَمُودَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَأَنْ يَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ۔ تَابَعَهُ أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ۔

٤٠٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ۔

٤٠٦۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ۔

بَابٌ ١١ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ۔

٤٠٧۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

نے انہیں کھانے پھینکنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوذر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ وہ آٹا جو اس پانی سے گوندھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ثمود قوم کی جگہ یعنی مقام حجر میں اترے تو وہاں کے کوئیں سے لوگوں نے پانی بھر لیا اور اس سے آٹا بھی گوندھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کے کوئیں سے جو پانی بھر لیا ہے وہ بہا دو اور جو اس سے آٹا گوندھا ہے وہ اونٹوں کو کھلا دو اور آپ نے حکم دیا کہ اس کوئیں سے پانی بھرو جس سے حضرت صالح کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔ اسامہ نے بھی نافع سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مقام حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا ظالموں کے مکانات میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آ جائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے آپ نے چہرۂ انور کے اوپر چادر ڈال لی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظالموں کی رہائش گاہوں میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تمہارے اوپر بھی آ جائے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام۔ بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی (سورۃ البقرہ، آیت ١٣٣)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کریم بن کریم بن

قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

بَابُ ۲۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ.

۶۰۸۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ لِلَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا.

۶۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مُرِي أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ إِنَّهُ رَجُلٌ أَسِيفٌ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقَّ فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ.

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ كَذَا فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَتْ مِثْلَهُ فَقَالَ

کریم حضرت یوسف ہیں، جن کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑدادا حضرت ابراہیم علیہم السلام ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں (سورہ ۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے معزز کون ہے؟ فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ عرض گزار ہوئے، ہم اس کے متعلق آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف ہیں جو خود نبی ہیں، نبی کے بیٹے، نبی کے پوتے ہیں اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس سلسلے میں بھی نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا تو پھر تم لوگ قبائل عرب کے متعلق پوچھ رہے ہو۔ لوگ کانوں کی معدنیات کی طرح ہیں۔ جو زمانۂ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانۂ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ دین کی سوجھ بوجھ اچھی طرح حاصل کر لیں۔

عبدہ، عبید اللہ، سعید، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی، بیشک وہ نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں اس وقت رقت طاری ہو جائے۔ آپ نے پھر یہی فرمایا اور انہوں نے پھر یہی جواب دیا۔ شعبہ راوی کا بیان ہے کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا کہ تم حضرت یوسف کی صاحب عورتوں کی طرح ہو۔ ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار پڑ گئے تو فرمایا۔ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابو بکر ایسے آدمی ہیں۔ آپ نے پھر وہی فرمایا اور انہوں نے پھر بھی گزارش کی۔ فرمایا۔ ان سے کہو اور تم تو حضرت یوسف کی ساتھی عورتوں جیسی ہو

مروه فإنكن صواحب يوسف فأم أبو بكر في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال حسين عن زائدة رجل رقيق.

پس حضرت ابوبکر برابر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں نمازیں پڑھاتے رہے۔ حسین بن زائدہ کی روایت میں رجل رقیق کا لفظ آیا ہے یعنی نرم دل ہیں۔

۱۴۱۲۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم أنج عياش بن أبي ربيعة اللهم أنج سلمة بن هشام اللهم أنج الوليد بن الوليد اللهم أنج المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم اجعلها سنين كسني يوسف.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو رہائی مرحمت فرما۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو کافروں کے پنجے سے چھڑا۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما۔ اے اللہ! ان پر ایسے قحط کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے۔

۱۴۱۳۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء ابن أخي جويرية حدثنا جويرية بن أسماء عن مالك عن الزهري أن سعيد بن المسيب وأبا عبيد أخبراه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحم الله لوطا لقد كان يأوي إلى ركن شديد ولو لبثت في السجن ما لبث يوسف ثم أتاني الداعي لأجبته.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے بیشک وہ کسی مضبوط رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنے دن رہتا جتنے دن حضرت یوسف رہے تو بلانے والے کی بات کو قبول کر لیتا۔

۱۴۱۴۔ حدثنا محمد بن سلام أخبرنا ابن فضيل حدثنا حصين عن سفيان عن مسروق قال سألت أم رومان وهي أم عائشة لما قيل فيها ما قيل قالت بينما أنا مع عائشة جالستان إذ ولجت علينا امرأة من الأنصار وهي تقول فعل الله بفلان وفعل قالت فقلت لم قالت إنه نمى ذكر الحديث فقالت عائشة أي حديث فأخبرتها قالت فسمعه أبو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم قالت نعم فخرت مغشيا عليها فما أفاقت إلا وعليها حمى بنافض فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما لهذه قلت حمى أخذتها من أجل حديث تحدث به فقعدت فقالت

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ... حضرت ام رومان سے واقعہ افک کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں اور حضرت عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری عورت ہمارے پاس آ کر کہنے لگی کہ فلاں پر اللہ کی لعنت ہو بلکہ ہو بھی چکی۔ ام رومان نے کہا، تم کیا کہہ رہی ہو؟ اس پر اس عورت نے کہا کہ بات کو اس نے پھیلایا ہے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ کونسی بات کو؟ تو اس نے واقعہ بیان کر دیا۔ دریافت کیا کہ کیا اس بہتان کو حضرت ابوبکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ تو حضرت عائشہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ جب انہیں ہوش آیا تو سردی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں (ام رومان) نے جواب دیا کہ اس بات کے سبب سے بخار ہو گیا ہے جو ان کے متعلق کہی گئی ہے۔ پھر جب حضرت صدیقہ اٹھیں

وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُونِي فَمَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا أَنْزَلَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ۔

ڈرنے لگیں۔ راوی کا خدا کی قسم اگر اب میں قسم بھی کھاؤں تو تم اعتبار نہیں کرو گے اور اگر کوئی عذر بیان کروں تو میرا عذر نہیں سنو گے۔ میری اور تمہاری مثال حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس پر میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب گار ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہی وضاحت و شہادت نازل فرمائی۔ پس انہوں نے کہا: میں اللہ کا شکر اس کی حمد و ثنا کے ساتھ ادا کرتی ہوں نہ کہ کسی اور کا۔

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتِ قَوْلَهُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا أَوْ كُذِبُوا قَالَتْ بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عُرَيَّةُ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذٰلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا أَوْ كُذِبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا وَأَمَّا هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اسْتَيْأَسُوا افْتَعَلُوا مِنْ يَئِسْتُ مِنْهُ مِنْ يُوسُفَ لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ۔ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

حضرت عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیہ مبارکہ: حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا (سورۂ یوسف، آیت ۱۱۰) میں کُذِّبُوا ہے یا کُذِبُوا؟ فرمایا: التشدید کے ساتھ ہے۔ ہر ایک نبی کو ان کی قوم نے جھٹلایا۔ عروہ نے کہا: خدا کی قسم! اس بات کا تو انہیں یقین تھا کہ ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا ہے اور یہ بات ظنی نہیں۔ لیکن آیت میں ظن کے ساتھ ذکر ہے۔ فرمایا: اے عریہ! واقعی انہیں اس بات کا یقین تھا۔ میں عرض گزار ہوا۔ شاید یہاں کُذِبُوا ہو! فرمایا: معاذ اللہ! رسول اپنے رب کے ساتھ ایسا گمان نہیں رکھتے۔ بلکہ اس آیت میں مرسلین عظام کے متبعین مراد ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی لیکن جب مدتوں مصیبت میں رہے اور مدد آنے میں دیر ہوتی رہی یہاں تک کہ قوم کے جن لوگوں نے جھٹلایا تھا ان کی جانب سے تو مایوس ہو گئے لیکن پیروکاروں کے متعلق گمان ہونے لگا کہ اگر اللہ کی مدد نہ آئی تو یہ بھی رسولوں کو جھوٹا بتانے لگیں گے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسْتَيْأَسُوا يَئِسْتُ مِنْهُ سے باب افتعال ہے یعنی یوسف سے مایوس ہو گئے۔ لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ کا مطلب ہے کہ امید رکھو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم حضرت یوسف ہیں جو خود نبی، ان کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پر دادا حضرت ابراہیم ہیں۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

باب ۳۲۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَأَيُّوبَ إِذْ

حضرت ایوب علیہ السلام۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور ایوب

نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ. اُرْكُضْ: اِضْرِبْ. یَرْكُضُوْنَ: یَعْدُوْنَ.

۱۳۱۳ - حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا خَرَّ عَلَیْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ فَنَادٰی رَبُّهٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَیْتُكَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی یَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَكَتِكَ.

بَابٌ ۳۲۴ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰی

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا. وَ نَادَیْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا. كَلَّمَهٗ. وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِیًّا. یُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلْاِثْنَیْنِ وَالْجَمِیْعِ نَجِیٌّ. وَیُقَالُ خَلَصُوْا نَجِیًّا اعْتَزَلُوْا نَجِیًّا. وَالْجَمِیْعُ اَنْجِیَةٌ یَتَنَاجَوْنَ.

بَابٌ ۳۲۵ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ اِلٰی قَوْلِهٖ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ.

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَدِیْجَةَ یَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ اِلٰی وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ یَقْرَأُ الْاِنْجِیْلَ بِالْعَرَبِیَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرٰی فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ

اور ایوب کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب مہربانی کرنے والوں سے بڑھ کر مہربانی کرنے والا ہے (سورۂ انبیاء، آیت ۸۳) ارکض مار۔ یرکضون دوڑتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت ایوب برہنہ غسل فرما رہے تھے کہ ان کے اوپر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ یہ انہیں اٹھا کر کپڑے میں رکھنے لگے۔ ان کے رب نے پکارا: اے ایوب! کیا جو کچھ تم دیکھتے ہو ان سے میں نے تمہیں مستغنی نہیں کر دیا؟ عرض گزار ہوئے: اے رب! کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے تو بے نیاز نہیں ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو بیشک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا۔ (سورۂ مریم، آیت ۵۱، ۵۲) یعنی کلام کرنے کے لیے اور فرمایا: اور اپنی رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون عطا کیا، غیب کی خبریں بتانے والا نبی (سورۂ مریم، آیت ۵۳)۔ واحد کے لیے نجی کہتے ہیں جیسا اس کا تثنیہ اور جمع بھی ہے۔ محاورہ خلصوا نجیا ہے کہ وہ مشورہ کرنے کے لیے علیحدہ بیٹھ گئے اور اس کی جمع انجیۃ آتی ہے یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں

فرعون کا چچازاد بھائی حضرت شمعان۔

اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا ... مسرف کذاب۔ (سورۃ المومن، آیت ۲۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر حضرت خدیجہ کے پاس دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ گئے اور وہ انہیں ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھا کرتے تھے۔ ورقہ نے پوچھا: آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے سب کچھ بتا دیا تو ورقہ نے کہا۔ یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ نے اتارا۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ

أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَإِنْ أَدْرَكَنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. النَّامُوسُ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي يُطْلِعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ.

بَابُ ٢٣ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَارًا إِلَى قَوْلِهِ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

آنَسْتُ أَبْصَرْتُ. نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ بِقَبَسٍ الآيَةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ. طُوًى اسْمُ الْوَادِي. سِيرَتَهَا حَالَتَهَا. وَالنُّهَى التُّقَى. بِمَلْكِنَا بِأَمْرِنَا. هَوَى شَقِيَ. فَارِغًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى. رِدْءًا كَيْ يُصَدِّقَنِي وَيُقَالُ مُغِيثًا أَوْ مُعِينًا. يَبْطُشُ وَيَبْطِشُ. يَأْتَمِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ. وَالْجِذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ. سَنَشُدُّ سَنُعِينُكَ، كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا. وَقَالَ غَيْرُهُ كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ. أَزْرِي ظَهْرِي. فَيُسْحِتَكُمْ فَيُهْلِكَكُمْ. الْمُثْلَى تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ يَقُولُ بِدِينِكُمْ. يُقَالُ خُذِ الْمُثْلَى خُذِ الْأَمْثَلَ. ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ. فَأَوْجَسَ أَضْمَرَ خَوْفًا. فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيفَةً لِكَسْرَةِ الْخَاءِ. فِي جُذُوعِ النَّخْلِ عَلَى جُذُوعِ. خَطْبُكَ بَالُكَ. مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا. لَنَنْسِفَنَّهُ لَنُذْرِيَنَّهُ. الضَّحَاءُ الْحَرُّ. قُصِّيهِ اتَّبِعِي أَثَرَهُ. وَقَدْ يَكُونُ أَنْ تَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ. عَنْ جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ. وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنِ اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ عَلَى

تو تیری پوری مدد کروں گا۔ الناموس اس رازدار کو کہتے ہیں جسے آدمی اپنے وہ بھید بھی بتا دیتا ہے جنہیں وہ دوسرے لوگوں پر ظاہر نہیں کیا کرتا۔

حضرت موسیٰ مقدس وادی میں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:- اور کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی جب اس نے ایک آگ دیکھی ...... تا طویٰ (سورۂ طٰہٰ، آیت ۹ تا ۱۲) آنَسْتُ میں نے دیکھی ہے ایک آگ۔ شاید میں اس میں سے تمہارے لیے کوئی چنگاری لاؤں (آیت ۱۰) ابن عباس کا قول ہے کہ المقدس سے مبارک مراد ہے۔ طویٰ وادی کا نام ہے۔ سیرتھا اس کی حالت۔ النہیٰ پرہیزگاری۔ بملکنا اپنے اختیار سے۔ ھویٰ بدبخت۔ فارغا حضرت موسیٰ کی یاد کے سوا۔ ردءا تصدیق کرنے والا یعنی مددگار ہے۔ یبطش، یبطش پکڑنا۔ یاتمرون مشورہ کرتے ہیں۔ الجذوۃ موٹی لکڑی کا جلا ہوا ٹکڑا جس سے لپٹ نہ نکل رہی ہو۔ سنشد عنقریب ہم تیری مدد کریں گے، جب تم کسی کے مددگار بن جاؤ تو گویا اس کے بازو ہو گئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جب کوئی ایک حرف نہ بول سکے، اس کی زبان میں لکنت ہو اور اٹکتا ہو تو یہ عقدہ ہے۔ ازری میری پیٹھ۔ فیسحتکم تاکہ تمہیں ہلاک کرے۔ المثلیٰ امثل کا مؤنث ہے، دین کے لیے کہتے ہیں۔ خذ المثلیٰ اور خذ الامثل بھی کہا جاتا ہے۔ ثم ائتوا صفا کا مادہ ہے جیسے ھَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ یعنی جہاں نماز پڑھی جاتی ہے کیا تم اس جگہ آئے ہو؟ فاوجس دل میں خوف محسوس کیا، کسرہ جاریہ کے باعث واؤ گر کر خیفۃ بن گیا۔ فی جذوع النخل کو علیٰ کے معنی میں سمجھیں۔ خطبک تمہارا حال۔ مساس کا مصدر ماسّہ مساسا ہے۔ لننسفنہ ہم اسے ضرور پھیلا دیں گے۔ الضحیٰ گرمی، دھوپ۔ قصیہ اس کے پیچھے چلی جا اور کبھی باتیں کہنے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ۔ عن جنب دور سے۔ جنابۃ اور اجتناب کا ایک ہی مطلب ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ علیٰ قدر سے وعدے کی جگہ مراد ہے۔ لا تنیا سست نہ ہونا۔

قَدَرٍ مَوْعِدٌ لَا تَنِيَا لَا تَضْعُفَا. يَابِسًا مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ . الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا أَلْقَيْتُهَا أَلْقَى صَنَعَ فَنَسِيَ مُوسَى هُمْ يَقُولُونَهُ أَخْطَأَ الرَّبَّ أَنْ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعِجْلِ.

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا.

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ بِهِ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا

يَبَسًا خشک۔ مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ وہ زیورات جو انہوں نے فرعون کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔ فَقَذَفْتُهَا تو میں نے اسے ڈال دیا۔ اَلْقٰی بنایا۔ فَنَسِيَ انہوں نے کہا کہ موسیٰ اپنے رب کو چھوڑ کر کہیں چلے گئے ہیں۔ اَنْ لَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ یہ بچھڑے کے بارے میں کہا گیا ہے۔

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے شب اسرا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پانچویں آسمان پر پہنچا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ جبریل نے کہا حضرت ہارون کو سلام کیجیے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دینے کے بعد کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ ثابت، عباد بن ابو علی، حضرت انس نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور تمہیں موسیٰ کی کچھ خبر آئی (سورۂ طٰہٰ، آیت ۹) اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقۃً کلام فرمایا۔ (سورۃ النساء، آیت ۱۶۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شب اسرا میں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے اور سیدھے بالوں والے تھے گویا وہ قبیلہ شنوء کے ایک فرد ہیں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا کہ وہ میانہ قد اور سرخ رنگ کے ہیں، گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور حضرت ابراہیم کی ساری اولاد میں ان کے مشابہ میں زیادہ ہوں۔ پھر میرے سامنے دو پیالے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبریل نے کہا، جو دل چاہے نوش فرمائیے۔ میں نے دودھ والا پیالہ اٹھا کر پی لیا۔ کہنے لگے، آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے، اگر شراب پیتے تو آپ کی

إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

٦٢٠. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

٦٢١. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللهُ فِيهِ مُوسَى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

بَابُ ٢٣ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ. وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ يُقَالُ دَكَّهُ زَلْزَلَهُ فَدُكَّتَا فَدُكِكْنَ جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَاحِدَةِ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا وَلَمْ يَقُلْ كُنَّ رَتْقًا

امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو یہ کہنا زیبا نہیں کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ آپ نے انہیں ان کے والد کی جانب منسوب کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰ دراز قد تھے گویا وہ قبیلہ شنوءہ کے فرد ہیں اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ گھنگریالے بالوں والے اور میانہ قد ہیں۔ آپ نے مالک یعنی داروغۂ جہنم اور دجال کا ذکر بھی فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو ان لوگوں کو آپ نے عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ یہودی کہنے لگے کہ یہ بڑی عظمت والا دن ہے اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بچایا اور آل فرعون کو غرق کیا۔ تو شکر گزاری کے طور پر حضرت موسیٰ نے اس روز کا روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا۔ ہم یہودیوں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں، چنانچہ آپ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی رکھنے کے

تورات ملنا، کلام کرنا اور خواہش دیدار۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں، تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میری قوم پر نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ پر نہ چلنا اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے کلام فرمایا، عرض کی اے رب میرے! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ تجھے دیکھوں فرمایا تو ہرگز نہ دیکھ سکے گا ... تا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۲، ۱۴۳) دکّہ زلزلہ کو کہتے ہیں۔ فَدُکَّتَا حقیقت میں فَدُکِکْنَ ہونا تھا لیکن تمام پہاڑوں کو ایک ہی شمار کر لیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ السَّمٰوٰتِ

عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا. فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ.

۶۲۵. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلَى لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ أَيْ رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک روز موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے کہ کسی شخص نے آکر ان سے سوال کیا، آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ فرمایا نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے تو حضرت موسیٰ نے ان کی طرف جانے کا راستہ پوچھا۔ تو مچھلی کو ان کے لیے نشانی بنایا گیا اور کہا گیا کہ جب مچھلی گم ہو جائے تو اس جگہ کی طرف واپس لوٹ آنا تمہیں وہ مل جائیں گے۔ تو وہ دریا میں مچھلی کا نشان دیکھتے تھے۔ آخر ساتھی نوجوان نے حضرت موسیٰ سے کہا، بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی، اچنبھا ہے۔ موسیٰ نے کہا، یہی تو ہم چاہتے تھے۔ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے (سورۃ الکہف آیت ۶۲ تا ۶۴) پس ان دونوں نے حضرت خضر کو پا لیا۔ پھر ان کے درمیان وہی کچھ ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

سعید بن جبیر راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ نوف بکالی کا گمان ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے بلکہ یہ موسیٰ دوسرے ہیں۔ انہوں نے فرمایا، اس خدا کے دشمن نے غلط بیان کی ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن کر حدیث بیان فرمائی کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں وعظ کہنے کھڑے ہوئے تو کسی نے ان سے سوال کیا، لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ انہوں نے علم کو خدا کی جانب نہیں پھیرا تھا۔ ان سے فرمایا، کیوں نہیں، دو دریاؤں کے سنگم پر ہمارا ایک بندہ رہتا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ وہ عرض گزار ہوئے، اے پروردگار! مجھے اس بندے تک کون

فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ وَرُبَّمَا قَالَ فَهُوَ ثَمَّهْ
وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ
يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا
فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي
الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا فَأَمْسَكَ اللَّهُ
عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَقَالَ
هَكَذَا مِثْلُ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ
لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ
قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا
هَذَا نَصَبًا. وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى
جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ قَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ
إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا
أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ
فِي الْبَحْرِ عَجَبًا فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا
قَالَ لَهُ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى
آثَارِهِمَا قَصَصًا. رَجَعَا يَقُصَّانِ
آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوسَى فَرَدَّ
عَلَيْهِ فَقَالَ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا
مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ
أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ يَا مُوسَى
إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ
وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ
قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ
صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا
إِلَى قَوْلِهِ إِمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ
الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ
فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا
فِي السَّفِينَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ

پہنچا دے گا۔ کبھی سفیان یوں روایت کرتے: اے پروردگار!
میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ فرمایا: تم ایک مچھلی لے کر زنبیل میں
ڈال لو، جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے میرا وہ بندہ وہیں ہوگا۔ کبھی
یہ ثَمَّ کی جگہ ثَمَّہ روایت کرتے۔ پھر انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل
میں ڈال لی اور اپنے نوجوان یوشع بن نون کو ساتھ لے کر چل پڑے،
یہاں تک کہ ایک پتھر راستے میں آیا۔ دونوں اس پر سر رکھ کر لیٹ گئے
حضرت موسیٰ کو نیند آ گئی اور مچھلی تڑپی، باہر نکل اور کود کر دریا میں
جا گری۔ تو اس نے سرنگ کی طرح سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔
پھر اللہ تعالیٰ نے پانی کے بہاؤ کو مچھلی کے لیے روک دیا اور
طاق کی طرح اس کے لیے راستہ بنا دیا۔ راوی نے اشارے سے
بتایا کہ ایسا طاق۔ بہرحال وہ دونوں باقی دن اور رات اگلا دن برابر
چلتے رہے۔ یہاں تک کہ جب اس سے اگلا دن آیا تو نوجوان سے
کہنے لگے: کھانا لاؤ ہمیں تو اس سفر میں بڑی تھکاوٹ ہوئی ہے۔
حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اسی وقت ہوئی تھی جب وہ اللہ تعالیٰ کی بتائی
ہوئی جگہ سے آگے نکل گئے تھے۔ نوجوان نے ان سے کہا: بھلا
دیکھیے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں
مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر
کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبا ہے (سورۃ الکہف
آیت ۶۲، ۶۳) مچھلی کے لیے سمندر میں سرنگ بن جانا اور ان
کے لیے تعجب کی بات تھی۔ تو حضرت موسیٰ نے اس سے کہا: یہی
ہی تو ہم چاہتے تھے۔ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے
(آیت ۶۴) یعنی دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے لوٹ
پڑے یہاں تک کہ اسی پتھر کے پاس جا پہنچے۔ وہاں دیکھا کہ ایک آدمی
کپڑوں میں لپٹا ہوا لیٹا ہے۔ حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے
سلام کا جواب دیا اور کہا: آپ کے علاقے میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب
دیا: میں موسیٰ ہوں۔ دریافت کیا: بنی اسرائیل کے حضرت موسیٰ؟ فرمایا:
ہاں، آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے اس علم
ہدایت میں سے کچھ سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم فرمایا ہے۔
کہا: اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم سکھایا ہے جو

السفينة فنقر في البحر نقرة أو نقرتين قال له الخضر يا موسى ما نقص علمي وعلمك من علم الله إلا مثل ما نقص هذا العصفور بمنقاره من البحر إذ أخذ الفأس فنزع لوحا قال فلم يفجأ موسى إلا وقد قلع لوحا بالقدوم فقال له موسى ما صنعت قوم حملونا بغير نول عمدت إلى سفينتهم فخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا فكانت الأولى من موسى نسيانا فلما خرجا من البحر مروا بغلام يلعب مع الصبيان فأخذ الخضر برأسه فقلعه بيده هكذا وأومأ سفيان بأطراف أصابعه كأنه يقطف شيئا فقال له موسى أقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال ألم أقل لك إنك لن تستطيع معي صبرا قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى إذا أتيا أهل قرية استطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد أن ينقض مائلا أومأ بيده هكذا وأشار سفيان كأنه يمسح شيئا إلى فوق فلم أسمع سفيان يذكر مائلا إلا مرة قال قوم أتيناهم فلم يطعمونا ولم يضيفونا عمدت إلى حائطهم لو شئت لتخذت عليه أجرا قال هذا فراق بيني وبينك سأنبئك بتأويل ما لم تستطع

آپ کو نہیں سکھایا اور آپ کو ایک ایسا علم مرحمت فرمایا ہے جسے آپ کے برابر مجھے اللہ تعالیٰ نے تعلیم نہیں فرمایا۔ انہوں نے دریافت کیا۔ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ کہا۔ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے اور آپ صبر کریں کیسے جس بات کی آپ کو خبر نہیں ہے ...... تا امرا (سورۃ الکہف، آیت ۶۶ تا ۶۹) وہ ساحل سمندر کے ساتھ چل پڑے ان کے پاس سے ایک کشتی گزری تو سوار ہونے کے لیے گفتگو کی۔ کشتی والوں نے حضرت خضر کو پہچان کر سب کو سوار کر لیا اور بغیر کرایہ کے۔ جب وہ کشتی میں سوار ہو گئے تو ایک چڑیا آ کر کشتی کے ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر نے ان سے کہا اے موسیٰ! میرے اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔ پھر اچانک حضرت خضر نے کلہاڑی سے کشتی کا ایک تختہ نکال دیا۔ جب حضرت موسیٰ کی نظر پڑی تو کہنے لگے یہ آپ نے کیا کیا! ان لوگوں نے تو بغیر اجرت کے ہمیں کشتی میں بٹھا لیا ہے لیکن آپ نے تختہ توڑ دیا بلکہ کشتی ہی ناکارہ کر دی تاکہ سواری غرق ہو جائیں۔ یہ کوئی اچھا کام تو نہیں کیا۔ حضرت خضر نے کہا، کیا میں نے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا، میری بھول پر مواخذہ نہ کرو اور میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ ڈالو۔ یہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول ہوئی۔ جب دریا سے نکلے تو ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اس طرح مروڑ دی۔ سفیان راوی نے اپنی انگلیوں سے اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کسی چیز کو توڑ رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا، کیا تم نے ایک ستھری جان بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دی، بیشک تم نے بہت بری بات کی۔ کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے۔ کہا اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا۔ بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان دہقانوں سے کھانا مانگا انھوں نے انھیں دعوت دینی قبول نہ کی۔ پھر دونوں نے

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا۔ اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدِ نظر نہیں رکھا گیا ہے جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ غصے کے آثار میں نے آپ کے چہرۂ انور پر دیکھے۔ پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

باب ٣١ يَعْكُفُونَ عَلٰى أَصْنَامٍ لَهُمْ

مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ۔ وَلِيُتَبِّرُوا۔ يُدَمِّرُوا۔ مَا عَلَوْا مَا غَلَبُوا۔

چند قرآنی لفظوں کی تشریح

اپنے بتوں کے آگے آسن مارے تھے (سورۂ الاعراف آیت ١٣٠) مُتَبَّر نقصان۔ لِيُتَبِّرُوا ہلاک کر دئے جائیں گے۔ مَا عَلَوْا جس پر غالب آئیں۔

٢٣٠ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ قَالُوا أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ پیلو توڑ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کالے پیلو چن لو کہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں لوگوں نے پوچھا، کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا، کیا ایسا بھی کوئی نبی ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

باب ٣٢ وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً الْآيَةَ

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ اَلْعَوَانُ النَّصَفُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالْهَرِمَةِ فَاقِعٌ صَافٍ۔ لَا ذَلُولٌ لَمْ يُذِلَّهَا الْعَمَلُ۔ تُثِيرُ الْأَرْضَ لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ مُسَلَّمَةٌ مِنَ الْعُيُوبِ۔ لَا شِيَةَ بَيَاضٌ صَفْرَاءُ إِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ وَيُقَالُ صَفْرَاءُ كَقَوْلِهِ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ فَادَّارَأْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ.

اللہ کے ولی کی گائے۔

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا، خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو (سورۃ البقرہ آیت ٦٧) ابو العالیہ کا قول ہے۔ اَلْعَوَانُ سے بچیا اور بڈھی گائے کے درمیانی عمر والی۔ فَاقِعٌ صاف۔ لَا ذَلُولٌ مشقت نہیں لی جاتی۔ تُثِيرُ الْأَرْضَ زراعت کی مشقت ہل وغیرہ چلانا۔ مُسَلَّمَةٌ بے عیب ہے۔ لَا شِيَةَ داغ نہیں ہے صَفْرَاءُ اگرچہ سیاہ کو بھی صفراء کہہ سکتے ہیں جیسے جِمَالَاتٌ صُفْرٌ کہا جاتا ہے۔ فَادَّارَأْتُمْ تم نے اختلاف کیا۔

باب ٣٣ وَفَاةِ مُوسٰى وَذِكْرِهِ بَعْدُ.

٢٣١ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت موسیٰ کی وفات اور حالاتِ مابعد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا تو انہوں نے تھپڑ مارا۔ وہ بارگاہ رب العزت کی طرف لوٹے اور

فقال له آدم أنت موسى الذي اصطفاك الله برسالته وبكلامه ثم تلومني على أمر قد قدر علي قبل أن أخلق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فحج آدم موسى مرتين.

۶۲۴ - حدثنا مسدد حدثنا حصين بن نمير عن حصين بن عبد الرحمن عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم يوما قال عرضت علي الأمم ورأيت سوادا كثيرا سد الأفق فقيل هذا موسى في قومه.

باب ۳۳۴ قول الله تعالى وضرب الله مثلا للذين آمنوا امرأة فرعون إلى قوله وكانت من القانتين.

۶۲۵ - حدثنا يحيى بن جعفر حدثنا وكيع عن شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة الهمداني عن أبي موسى رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء إلا آسية امرأة فرعون ومريم بنت عمران وإن فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام.

اور کلام کے لیے چنا پھر بھی آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کر رہے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے مقدر فرما دی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا۔ اس بحث میں حضرت آدم حقیقت میں حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے آگے امتیں پیش فرمائی گئیں تو میں نے ایک بہت بڑے گروہ کو دیکھا جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم کے ساتھ میں ہیں۔

حضرت آسیہ زوجہ فرعون۔

ارشاد ربانی ہے: اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بیبی ... تابعین القانتین (سورۃ التحریم، آیت ۱۱، ۱۲)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں میں سے تو کامل انسان بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران کے سوا کامل کوئی نہیں ہوئی۔ عائشہ صدیقہ کو تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر۔

ف: امم سابقہ میں سے حضرت آسیہ زوجہ فرعون اور حضرت مریم بنت عمران تمام عورتوں سے کامل ہوئی ہیں جبکہ امت محمدیہ میں سب عورتوں سے افضل حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن ہیں۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ان پاکیزہ میں سے سب سے افضل کون ہے تو اس بات کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ مذکورہ تینوں کا حال ان میں سے ہر ایک کے فضائل و کمالات ایسے ہیں کہ ہر ایک کے متعلق گمان گزرتا ہے کہ شاید یہی سب سے افضل ہے۔ چونکہ اس بارے میں کوئی واضح نص ہماری نظر سے نہیں گزری لہٰذا یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی مثال آپ اور افضل ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یہی ارشاد بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۶۵۴، ۶۵۱، ۹۵۰ اور ۹۶۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۳۵ إن قارون كان من قوم موسى الآية لتنوء لتثقل قال ابن عباس أولي القوة لا يرفعها العصبة من الرجال يقال

قارون، حضرت شعیب، اہل مدین۔

بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا (سورۃ القصص، آیت ۷۶) لتنوء بھاری ہوتی تھیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اولی القوۃ

٦٣٧ ـ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متّیٰ سے بہتر ہوں اور آپ نے ان کی ان کے والد کی طرف نسبت کی۔

٦٣٨ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ فَقَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَكَرَهُ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَمْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی یہودی اپنا سامان فروخت کر رہا تھا۔ اسے جو قیمت دی جا رہی تھی اس پر وہ راضی نہ تھا۔ پس کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا، اتنے میں یہ بات ایک انصاری نے سن لی تو کھڑے ہو کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا تم کہتے ہو کہ حضرت موسیٰ کو ساری نوعِ بشر سے چنا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں جلوہ فرما ہیں۔ وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اے ابوالقاسم! میں ذمی اور معاہد ہوں، فلاں کا کیا حال ہے جس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ انہوں نے واقعہ عرض کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غصہ آیا اور غصے کے آثار چہرۂ انور سے نمایاں ہونے لگے۔ پھر فرمایا انبیائے کرام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان میں جتنی مخلوق ہے سب کے سب بے ہوش ہو جائے گی، مگر جس کو اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرشِ الٰہی کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کیا کوہِ طور کی بے ہوشی کا بدلہ ہو گا یا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے۔ میں تو یہی نہیں کہتا۔

٦٣٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں حضرت یونس بن متّیٰ سے افضل ہوں۔

بَابُ ٣٣ وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ

بنی اسرائیل کا ہفتے کی حد توڑنا۔

حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ يُجَاوِزُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا شَوَارِعَ إِلَى قَوْلِهِ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ بَئِيسٍ شَدِيدٍ۔

بَابُ ٣٣٢ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا

الزُّبُرُ الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُورٌ زَبَرْتُ كَتَبْتُ. وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلاً يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ. قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ. الدُّرُوعَ. وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ الْمَسَامِيرِ وَالْحَلَقِ وَلاَ يُدِقَّ الْمِسْمَارَ فَيَتَسَلْسَلَ وَلاَ يُعَظِّمْ فَيَفْصِمَ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ.

٦٣٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلاَ يَأْكُلُ إِلاَّ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦٣١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ لَهُ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا جو دریا کے کنارے تھی جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے۔ (سورہ الاعراف، آیت ۱۶۳)۔ یعنی حد سے نکلتے اور ہفتے کے بارے میں تجاوز کرتے تھے۔ جب ہفتے کے روز ان کے پاس مچھلیاں آتیں۔ شُرَّعًا یعنی ابھری ہوئی۔ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ۔ بَئِيسٍ سخت

حضرت داؤد علیہ السلام۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور داؤد کو زبور عطا فرمائی (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۵۵)۔ الزبر سے مراد کتابیں اور زبور اس کا واحد ہے۔ زبرت یعنی میں نے لکھا۔ نیز فرمایا۔ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا۔ اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ (سورۂ سبا، آیت ۱۰، ۱۱) یعنی زرہوں کی کیلیں اور حلقے۔ پس نہ انہیں پتلی رکھو کہ ڈھیلی رہیں اور نہ موٹی تاکہ ٹوٹ جائیں۔ اور فرمایا۔ اور تم سب نیکی کرو بیشک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں (آیت ۱۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن (زبور) آسان فرما دیا گیا تھا۔ یہ اپنی سواری کو تیار کرنے کا حکم دیتے اور سواری پر زین کسی جاتی اس سے پہلے ساری زبور پڑھ لیتے تھے اور صرف اپنے ہاتھ کی کمائی ہوئی روزی کھاتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ سے اسے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچائی گئی کہ میں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم میں زندگی بھر ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں زندگی بھر ہمیشہ دن کو روزے رکھا کروں گا اور ہمیشہ راتوں کو قیام کیا

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَأَصُوْمَنَّ النَّہَارَ وَلَأَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَا عِشْتُ قُلْتُ قَدْ قُلْتُہٗ قَالَ إِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّہْرِ ثَلٰثَۃَ أَیَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَۃَ بِعَشْرِ أَمْثَالِہَا وَذٰلِکَ مِثْلُ صِیَامِ الدَّہْرِ فَقُلْتُ إِنِّیْ أُطِیْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَأَفْطِرْ یَوْمَیْنِ قَالَ قُلْتُ إِنِّیْ أُطِیْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَأَفْطِرْ یَوْمًا وَذٰلِکَ صِیَامُ دَاوٗدَ وَہُوَ عَدْلُ الصِّیَامِ قُلْتُ إِنِّیْ أُطِیْقُ أَفْضَلَ مِنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ أَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِی الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّکَ تَقُوْمُ اللَّیْلَ وَتَصُوْمُ النَّہَارَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّکَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ ہَجَمَتِ الْعَیْنُ وَنَفِہَتِ النَّفْسُ صُمْ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ ثَلٰثَۃَ أَیَّامٍ فَذٰلِکَ صَوْمُ الدَّہْرِ أَوْ کَصَوْمِ الدَّہْرِ قُلْتُ إِنِّیْ أَجِدُ بِیْ قَالَ مِسْعَرٌ یَعْنِیْ قُوَّۃً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَکَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا وَلَا یَفِرُّ إِذَا لَاقٰی۔

بَابٌ أَحَبُّ الصَّلٰوۃِ إِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ وَأَحَبُّ الصِّیَامِ إِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ عَلِیٌّ وَہُوَ قَوْلُ عَائِشَۃَ مَا أَلْفَاہُ السَّحَرُ عِنْدِیْ إِلَّا نَائِمًا۔

کروں گا؟ میں نے جواب دیا، ہاں میں کہتا ہوں۔ فرمایا، تم یہ نہیں کر سکو گے۔ یوں کرو کہ روزے رکھا کرو اور چھوڑا بھی کرو۔ راتوں کو قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو۔ لہٰذا مہینے میں تین دن کے روزے رکھ لیا کرو، جو ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزے رکھنے جیسی بات ہو جائے گی۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک روزہ رکھ کر دو روزے خالی چھوڑ دیا کرو۔ میں عرض گزار ہوا، میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، تو ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن نہ رکھو۔ یہ داؤدی روزہ ہے اور سب سے معتدل روزہ۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں نہیں بتاؤں جس سے تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے شمار ہو جاؤ؟ میں عرض گزار ہوا۔ ضرور بتائیے۔ فرمایا اگر واقعی تم وہی کرو تو آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور جسم تھک جائے گے۔ یوں کرو کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والی بات ہو جائے گی یا ایسی بات ہو جائے گی جیسے ہمیشہ روزے رکھے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر پاتا ہوں۔ مسعر کا قول ہے کہ طاقت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو پھر داؤدی روزہ رکھو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے۔ پس انہیں دشمن کے مقابلے سے بھاگنے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی۔

داؤدی روزہ اور داؤدی قیام۔ داؤدی نماز اللہ تعالیٰ کو سب نمازوں سے پسند ہے اور داؤدی روزے اللہ تعالیٰ کو سب روزوں سے پسند ہیں۔ وہ آدھی رات تک سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے اس کے بعد باقی چھٹا حصہ بھی سوتے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیا کرتے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا، میرے پاس رسول اللہ کو سوتے ہوئے سحر ہوتی۔

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اللہ تعالے کو داؤدی روزہ سب روزوں سے پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے۔ اللہ تعالے کو داؤدی نماز سب نمازوں سے پسند ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے، تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا حصہ سوتے۔

بَابٌ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ إِلَى قَوْلِهِ وَفَصْلَ الْخِطَابِ قَالَ مُجَاهِدٌ الْفَهْمُ فِي الْقَضَاءِ. وَلَا تُشْطِطْ لَا تُسْرِفْ. وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَعْجَةٌ وَيُقَالُ لَهَا أَيْضًا شَاةٌ وَلِي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا مِثْلُ وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ ضَمَّهَا. وَعَزَّنِي غَلَبَنِي صَارَ أَعَزَّ مِنِّي أَعْزَزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيزًا فِي الْخِطَابِ يُقَالُ الْمُحَاوَرَةُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ الشُّرَكَاءِ لَيَبْغِي إِلَى قَوْلِهِ إِنَّمَا فَتَنَّاهُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اخْتَبَرْنَاهُ. وَقَرَأَ عُمَرُ فَتَّنَّاهُ بِتَشْدِيدِ التَّاءِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ.

اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے (سورۂ ص، آیت ۱۷) فَصْلَ الْخِطَابِ تک۔ مجاہد کا قول ہے کہ اس سے فیصلے کی سمجھ مراد ہے۔ لَا تُشْطِطْ زیادتی نہ کر۔ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً اس میں عورت کو نعجہ کہا ہے اور وہ شاۃ کے معنی میں آتا ہے۔ وَلِي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا، كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا کی طرح ہے۔ اپنے ساتھ ملایا، وَعَزَّنِي مجھ پر غالب آیا، میری نسبت طاقتور ثابت ہوا۔ أَعْزَزْتُهُ میں نے اسے غالب کر دیا۔ فِي الْخِطَابِ یہ محاورے کے طور پر ہے۔ کہا تو نے دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کے لیے سوال کر کے زیادتی کی ہے اور بیشک اکثر شرکاء زیادتی کرتے ہیں …… إِنَّمَا فَتَنَّاهُ تک۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ہم نے اسے آزمایا۔ حضرت عمر کی قرأت میں فَتَّنَّاهُ میں تاء کی تشدید کے ساتھ ہے۔ پھر اس نے اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا۔ (آیت ۲۴)

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَسْجُدُ فِي ص. فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتَّى أَتَى فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مجاہد نے دریافت کیا کہ کیا میں سورۂ ص میں سجدہ کروں؟ آپ نے آیت پڑھی۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ …… فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فرماتے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ حضرات انبیائے اکرام کی پیروی کریں۔

۵۴۲۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا وهيب حدثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: ليس ص من عزائم السجود، ورأيت النبي صلى الله عليه وسلم يسجد فيها.

باب ۳۳۔ قول الله تعالى ووهبنا لداود سليمان نعم العبد إنه أواب الراجع المنيب وقوله هب لي ملكا لا ينبغي لأحد من بعدي وقوله واتبعوا ما تتلوا الشياطين على ملك سليمان ولسليمان الريح غدوها شهر ورواحها شهر وأسلنا له

أذبنا له عين الحديد ومن الجن من يعمل بين يديه إلى قوله من محاريب قال مجاهد بنيان ما دون القصور وتماثيل وجفان كالجواب كالحياض للإبل. وقال ابن عباس كالجوبة من الأرض وقدور راسيات إلى قوله الشكور فلما قضينا عليه الموت ما دلهم على موته إلا دابة الأرض الأرضة تأكل منسأته عصاه فلما خر إلى قوله المهين. حب الخير عن ذكر ربي فطفق مسحا بالسوق والأعناق يمسح أعراف الخيل وعراقيبها الأصفاد الوثاق قال مجاهد الصافنات صفن الفرس رفع إحدى رجليه حتى تكون على طرف الحافر الجياد السراع جسدا شيطانا رخاء طيبة حيث أصاب حيث شاء فامنن أعط بغير حساب بغير حرج.

۵۴۳۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ سورۂ ص کا سجدہ ضروری نہیں ہے لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ، بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ہے (سورۂ ص، آیت ۳۰) اواب رجوع کرنے والا۔ اور اس کا قول کہ مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو۔ نیز اس کا قول کہ انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جو سلیمان کے ملک میں شیاطین پڑھتے تھے۔ اور ہوا کو سلیمان کے تابع کر دیا صبح کو ایک ماہ کی مسافت اور شام کو ایک ماہ کی مسافت طے کرا دیتی۔ اور ہم نے اس کے لیے لوہے کا چشمہ بہا دیا۔ اور جنات اس کے سامنے کام کرتے ... من محاریب تک۔ بنیان محلات سے نیچی عمارتیں۔ اور تصاویر اور حوض جیسے لگن۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زمین کے بڑے گڑھوں کی طرح قدور راسیات سے الشکور تک۔ اور جب اس پر موت واقع ہو گئی تو دیمک نے ہی اس کی موت کا پتہ بتایا، جو اس کی لاٹھی کو کھاتی اور جب وہ گر گیا ... المہین تک۔ مال کی محبت کو اپنے رب کے ذکر سے تو ان کی کونچیں اور گردنیں کاٹنے لگے لیکن وہ ان کی گردن اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے رہے تھے۔ الاصفاد بندھن۔ مجاہد کا قول ہے کہ صافنات مشتق ہے صفن الفرس سے۔ دونوں میں سے ایک پاؤں اٹھا کر سم کی نوک پر کھڑے ہو جانا۔ الجیاد تیز رفتار۔ جسدا شیطان۔ رخاءً عمدہ، بہترین۔ حیث اصاب جہاں چاہا۔ فامنن عطا کرے۔ بغیر حساب بغیر تکلیف اور مضائقہ کے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا عِفْرِيتٌ مُتَمَرِّدٌ مِنْ إِنْسٍ أَوْ جَانٍّ مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ.

٦٣٧- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا أَحَدُ شِقَّيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ تِسْعِينَ وَهُوَ أَصَحُّ.

٦٣٨- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ ثُمَّ قَالَ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ.

٦٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شریر جن میرے پاس اچانک آیا تاکہ میری نماز توڑ ڈالے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میرا ارادہ ہوا کہ اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ تم سب اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ اے رب! مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ پس میں نے اسے ناکام لوٹا دیا۔ عفریت سے مراد سرکش ہے، خواہ انسان ہو یا جن۔ جیسے زبنیۃ اس کی جمع الزبانیۃ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا۔ آج رات میں ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ پس ہر عورت سوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے ان سے کہا ان شاء اللہ۔ لیکن انھوں نے یہ الفاظ نہ کہے تو ایک کے سوا کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی اور اس بچے کا بھی ایک پہلو بیکار تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر انھوں نے ان شاء اللہ کہا ہوتا تو بچے پیدا ہوکر ضرور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔ شعیب نے ابوالزناد سے نوے بیویوں کی روایت کی ہے اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا، یارسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، مسجد حرام۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کون سی؟ فرمایا، پھر مسجد اقصیٰ۔ میں عرض گزار ہوا، ان دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے؟ فرمایا، چالیس سال پھر فرمایا، جہاں تجھے نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لیا کرو تیرے لیے وہ زمین ہی مسجد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری اور

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ. وَقَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ.

بَابُ ۳۲۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَلَا تُصَعِّرْ الْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ.

۱۵۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ فَنَزَلَتْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.

۱۵۱. حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ

لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی تو پروانے اور دوسرے کیڑے اس میں آ کر گرنے لگے۔ پھر فرمایا کہ دو عورتیں تھیں ان دونوں میں سے ہر ایک کی گود میں اس کا بیٹا تھا۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک بچے کو لے کر بھاگ گیا۔ ساتھی عورت نے اسے بتایا کہ تمہارے لڑکے کو بھیڑیا لے گیا ہے دوسری کہنے لگی کہ تمہارا لڑکا لے گیا ہے۔ وہ اپنا جھگڑا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ انہوں نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا پھر دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ اور انہیں واقعہ بتایا۔ انہوں نے کہا مجھے چھری لا دو میں برابر کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دیتا ہوں۔ چھوٹی عورت کہنے لگی، اللہ آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ بیٹا اسی کا ہے۔ پس آپ نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ سکین کا لفظ میں نے اسی روز سنا ورنہ ہم چھری کے لیے مدیہ کہا کرتے تھے۔

حضرت لقمان کا بیان۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔
اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کر۔۔۔ مختال فخور (سورۂ لقمان، آیت ۱۲ تا ۱۸)، ولا تصعر منہ پھیر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت "الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کرتا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ "اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے" (سورۂ لقمان، آیت ۱۳)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت "الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم" (سورۂ الانعام، آیت ۸۲) نازل ہوئی تو اس نے مسلمانوں پر خوف طاری کر دیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ایسا کون ہے جو اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا؟ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے نصیحت کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا، بیشک

إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوحًا وَّ اٰلَ إِبْرَاهِيمَ وَاٰلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعٰلَمِينَ إِلٰى قَوْلِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاٰلُ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ اٰلِ إِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَاٰلِ يٰسِينَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَيُقَالُ اٰلُ يَعْقُوبَ أَهْلُ يَعْقُوبَ فَإِذَا صَغَّرُوا اٰلَ ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوا أُهَيْلٌ

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي اٰدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

بَابٌ ۳۲۔ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِينَ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرّٰكِعِينَ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ يُقَالُ يَكْفُلُ يَضُمُّ كَفَلَهَا ضَمَّهَا مُخَفَّفَةً لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُونِ وَشِبْهِهَا۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيجَةُ۔

ایک جگہ الگ ہو گئی (سورۂ مریم، آیت ۱۶)۔ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا، اے مریم! اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی (سورۂ آل عمران، آیت ۴۵)۔ بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے (سورۂ آل عمران، آیت ۳۳)۔ آل یاسین اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا بیشک ابراہیم کے سب سے نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی۔ آل یعقوب سے حضرت یعقوب کے اہل مراد ہیں۔ اصل میں یہ لفظ اہل ہے، تصغیر کے باعث اصل کی جانب لوٹاتے ہیں جیسے اُہَیل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب بھی کوئی آدمی پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو چھوتا ہے اور شیطان کے چھونے کی وجہ سے ہی وہ چیختا ہے ماسوائے مریم اور ان کے صاحبزادے کے۔ پھر حضرت ابوہریرہ یہ آیت پڑھا کرتے: اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (سورۂ آل عمران، آیت ۳۶)

حضرت مریم کا انتخاب۔ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بے شک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔ اے مریم! اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لیے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔ یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہے اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۴۲ تا ۴۴) [illegible]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اپنے وقت کی بہترین عورت مریم بنت عمران تھیں اور اپنے وقت کی بہترین عورت خدیجہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ إِصْبَعَهُ ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَهَذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ سَرَقْتِ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ.

۱۵۸ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ لَقِيتُ مُوسَى قَالَ فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ لِلْفِطْرَةِ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

۱۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنَ الرِّجَالِ

کی ایک عورت دودھ پلا رہی تھی تو اس کے پاس سے ایک خوبصورت سوار گزرا۔ وہ کہنے لگی۔ یا اللہ! میرے اس بیٹے کو اس جیسا بنا دینا۔ بچے نے اس کا پستان چھوڑ دیا، سوار کی جانب متوجہ ہوا اور کہا۔ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ اس کے بعد پھر پستان چوسنے لگا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ گویا میں اب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انگلی چوستے دیکھ رہا ہوں۔ پھر اس کے پاس سے ایک لونڈی کا گزر ہوا۔ کہنے لگی اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا۔ لڑکے نے اس کا پستان چھوڑ دیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنانا۔ اس نے بچے سے پوچھا، یہ کیوں؟ جواب دیا، وہ سوار ظالموں میں سے ہے اور اس عورت کو لوگ کہتے ہیں کہ چوری کرتی ہے، حالانکہ یہ ان میں سے کوئی کام نہیں کرتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب معراج میری حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں یوں بتایا کہ وہ دبلے پتلے، دراز قد، سیدھے بالوں والے ایسے آدمی ہیں جیسے قبیلہ شنوءہ کے۔ آپ نے فرمایا میری حضرت عیسیٰ سے بھی ملاقات ہوئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتازہ ہیں گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں حضرت ابراہیم کی ساری اولاد میں سے زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا ان میں جو مرغوب خاطر ہو سو پیجئے۔ میں نے دودھ لے کر پی لیا۔ پس کہا گیا کہ آپ نے فطرت کی راہ پائی ہے یا آپ نے فطرت کو پا لیا ہے۔ اگر آپ شراب لیتے تو امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب معراج میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سرخ رنگ، گھنگریالے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں۔ رہے موسیٰ تو وہ گندمی رنگ، اور سیدھے بالوں والے تھے گویا قبیلہ

الزُّطِّ ۔

۶۶۰ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا تُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

۶۶۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ وَلَكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ۔

۶۶۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ ۔

زمانے کے فرد ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز لوگوں میں دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجال کانا ہوگا۔ اس کی داہنی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔ میں نے آج رات خواب میں ایک شخص کو کعبہ کے پاس دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے، بال کندھوں تک اور صاف سیدھے ہیں گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال گھنگریالے ہیں اور داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ جنہیں میں نے دیکھا ہے وہ ان میں سے ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے کندھے پر رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ دجال ہے۔ اسے عبید اللہ نے نافع سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ سرخ رنگ کے ہیں۔ بلکہ آپ نے یہ فرمایا: ایک دفعہ میں سویا ہوا خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ ایک آدمی کو دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے، سیدھے بال ہیں۔ دو آدمیوں سے ٹیک لگا کر جا رہا ہے اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا اس کے سر سے پانی نچڑ رہا ہے۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ ابن مریم ہیں۔ میں نے نگاہ التفات سے دیکھا تو ایک آدمی اور نظر آیا جس کا رنگ سرخ، جسم موٹا اور بال گھنگریالے ہیں۔ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی آنکھ جیسے پھولے انگور جیسی ہے۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ لوگوں میں وہ ابن قطن سے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں ابن مریم کے سب سے نزدیک ہوں اور سارے انبیاء علاتی اولاد کی طرح ہیں۔ میرے اور ان حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِلَىٰ قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّونَ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

اور بائیں جانب سے میرے چند ساتھیوں کو پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا یہ تو میرے صحابی ہیں۔ کہا جائے گا کہ یہ بیشک مرتد ہو گئے تھے اور آپ کے جدا ہوتے ہی یہ اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے پھر میں وہ کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ۔ اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان کے درمیان رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔۔۔ الحکیم۔ (سورۂ المائدہ، آیت ۱۱۷، ۱۱۸) محمد بن ۔۔۔

بَابُ ۳۴ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نازل ہونا۔

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّىٰ لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّىٰ تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے عنقریب تم میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ کو دنیا وما فیہا سے بہتر خیال کیا جائے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا (سورۂ النساء، آیت ۱۵۹)

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَىٰ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ عقیل اور اوزاعی نے بھی اس طرح روایت کی ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں اور قرب قیامت کے نزدیک حسب دجال کے وقت ان کا آسمان سے نزول ہوگا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے۔ نبی ہوتے ہوئے وہ امت محمدیہ کے ایک فرد کی حیثیت میں اپنی دنیاوی زندگی گزاریں گے اور شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اجتہادی مسائل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اجتہاد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہاد سے مطابق ہوگا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم گویا نبوت کے بالکل قریب تھا۔ اس وقت حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی قیادت کر رہے ہوں گے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مسلمانوں کی قیادت سنبھالنے کے لیے عرض کریں گے لیکن یہ انہیں قیادت پر بحال رکھیں گے۔ اس حدیث میں اسی بات کا ذکر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۳۵ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بنی اسرائیل کے واقعات۔

٦٧٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ. قَالَ حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ. فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ. قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَّاشًا

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ دجال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی۔ پس جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی۔ پس جو کوئی تم میں سے اس کے پیچھے پڑ جائے تو وہ اس کی آگ میں چلا جائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ اگلے زمانوں کے کسی آدمی کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے پوچھا۔ کیا تجھے اپنی کوئی نیکی معلوم ہے؟ کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی نہیں۔ اس سے کہا گیا، ذرا اچھی طرح سے دیکھ۔ کہنے لگا میرے علم میں تو کوئی چیز نہیں سوائے اس کے ایک لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو مالدار کو مہلت دے دیا کرتا اور غریب آدمی سے درگزر کرتا رہتا تھا۔ تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ انہوں نے یہ بھی روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا۔ ایک آدمی کی جب موت قریب آئی، اس کی زندگی سے مایوسی ہو گئی تو اس نے اپنے اہل و عیال کو وصیت کر دی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا ایندھن جمع کر کے اس میں آگ لگا دینا جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جلا دے تو انہیں لے کر پیس لینا۔ جس روز تیز ہوا چلے اس روز وہ راکھ کو دریا میں ڈال دینا۔ چنانچہ ان سب نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام اجزا اکٹھے کر کے پوچھا۔ تو نے ایسا کیوں کیا؟ جواب دیا، تیرے ڈر سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ حضرت عقبہ بن عمرو نے ان سے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا ہے کہ وہ آدمی کفن چور تھا۔

---

٦٧١ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دم نزع آیا تو آپ نے چہرۂ انور پر چادر ڈال لی۔ جب گرمی محسوس ہوئی تو اسے منہ پر سے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَةً عَلٰی وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ کَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ کَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا

١٧٦٢ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ خَمْسَ سِنِیْنَ فَسَمِعْتُهٗ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَآئِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.

١٧٦٣ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ سَلَکُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَکْتُمُوْهُ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ.

١٧٦٤ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَکَرُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ.

١٧٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کَانَتْ تَکْرَهُ اَنْ یَّجْعَلَ یَدَهٗ فِیْ خَاصِرَتِهٖ وَتَقُوْلُ اِنَّ الْیَهُوْدَ تَفْعَلُهٗ. تَابَعَهٗ شُعْبَةُ

پہرے سے ہٹا دیا۔ اسی حالت میں آپ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت جنہوں نے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ ان کے اس فعل سے بچنا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے بنی اسرائیل کے انبیاء لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے، ہاں عنقریب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں ان کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا۔ پس اللہ تعالیٰ جو انہیں حکمران بنائے گا وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پرس کرے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ضرور تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طور طریقوں کی اندھی پیروی کرو گے بالشت کے برابر بالشت اور ہاتھ کے برابر ہاتھ، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں جا گھسو گے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا: اور کون ہوتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اطلاعِ نماز کے لیے، لوگوں نے آگ جلانے اور ناقوس بجانے کا مشورہ دیا پھر یہود و نصاریٰ کے طریقوں کا ذکر ہوا (آخر میں) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دوہری کہیں اور اقامت اکہری۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہیں کوکھ پر ہاتھ رکھنا ناپسند تھا اور فرماتی تھیں کہ ایسا یہود کرتے ہیں۔ شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روایت

عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ.

۶۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِينَا مُنْذُ حَدَّثَنَا وَمَا نَخْشٰى أَنْ يَكُونَ جُنْدُبٌ كَذَبَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو نہیں رنگتے لیکن تم ان کے خلاف کیا کرو۔

حسن سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان کی تھی اور اس وقت سے ہم بھولے نہیں نہ یہ خدشہ کہ جندب نے رسول خدا پر جھوٹ باندھا ہو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو زخم آگیا۔ اس نے بے قرار ہو کر چھری لی اور اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ خون اتنا جاری ہوا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے بندے نے خود فیصلہ کرکے میرے حکم پر سبقت کی ہے لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

بَابُ ۵۱ حَدِيثُ أَبْرَصَ وَأَعْمٰى وَأَقْرَعَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ.

بنی اسرائیل کے کوڑھی، اندھے اور گنجے کا واقعہ۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰى بَدَا لِلّٰهِ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے (۱) کوڑھی (۲) گنجا (۳) اندھا۔ انہیں آزمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ کوڑھی کے پاس آکر پوچھنے لگا، تجھے کون سی چیز سب سے پسند ہے؟ کہنے لگا کہ اچھا رنگ اور خوب صورت جلد تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اسے اچھا رنگ اور خوبصورت جلد دے دی۔ پھر پوچھا۔ تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ کہنے لگا اونٹ یا گائے۔ راوی کو اس میں شک ہے کہ کوڑھی اور گنجے میں سے کس نے اونٹ مانگا اور کس نے گائے۔ اسے گابھن اونٹنی دے دی گئی اور

حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ
فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ
أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ
شَكَّ فِي ذَلِكَ إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا
الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ
يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ
إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا قَدْ قَذِرَنِي
النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ
فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً
حَامِلًا وَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ
شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ
بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ
فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً
وَالِدًا فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ
مِنْ إِبِلٍ وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ
ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ
رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِي الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا
بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي
أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَ
الْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ
إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ
تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ
فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ
كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي
صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ
إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَ
أَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ
وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِي الْحِبَالُ فِي

کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا
اور کہنے لگا، تجھے کون سی چیز زیادہ پیاری ہے؟ کہنے لگا خوبصورت
بال اور یہ گنج جاتی رہے تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے
ہاتھ پھیرا تو گنج پن جاتا رہا اور خوب صورت بال اسے دے
دیئے پھر کہا تجھے کونسا مال زیادہ پیارا ہے؟ جواب دیا گائے
پس اسے گابھن گائے دی اور کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔
پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور دریافت کیا، تجھے کیا چیز پسند
ہے؟ وہ کہنے لگا، اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے، تاکہ میں لوگوں
کو دیکھوں۔ اس نے ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی
لوٹا دی۔ پھر دریافت کیا، تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟
کہنے لگا، بکری۔ فرشتے نے اسے گابھن بکری دے دی۔ تینوں
کے جانوروں نے خوب بچے جنے یہاں تک کہ اس کے اونٹوں
سے وادی بھر گئی، دوسرے کی گایوں سے اور تیسرے کی بکریوں سے۔
مدت بعد فرشتہ کوڑھی کے پاس اسی کی سابقہ شکل و صورت میں گیا اور
کہنے لگا، میں غریب آدمی ہوں، مسافری میں زادِ راہ ختم ہو گیا
ہے، خدا کے سوا منزل مقصود پر کوئی پہنچانے والا نہیں اور پھر آپ
کی، تمہیں خدا اور تب سوا ہے؟ تم سے اسی خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس
نے تمہیں اچھا رنگ، اچھی جلد اور اونٹ عطا فرمایا کہ اس سفر میں
میرے پہنچنے کا بندوبست کر دو۔ کہنے لگا، مجھ پر بہت
سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ فرشتے نے کہا، شاید میں
تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تم کوڑھی نہیں تھے کہ لوگ تم سے نفرت
کرتے تھے، غریب تھے تو اللہ تعالیٰ نے مال دیا۔ کہنے لگا،
یہ مال تو مجھے آباؤ اجداد کی میراث میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا،
اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ
گنجے کے پاس اسی کی سابقہ شکل و صورت میں آیا اور اس سے بھی
اسی طرح کہا جو کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی کوڑھی کی طرح
سوال رد کر دیا۔ فرشتے نے کہا، اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں
پہلی حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اسی کی صورت
میں آ کر کہنے لگا، میں غریب مسافر ہوں، سفر میں زادِ راہ ختم ہو گیا

سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْئَلُکَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ شَاۃً اَتَبَلَّغُ بِھَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْ کُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰہُ بَصَرِیْ وَفَقِیْرًا فَقَدْ اَغْنَانِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰہِ لَا اَجْھَدُکَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَہٗ لِلّٰہِ فَقَالَ اَمْسِکْ مَالَکَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ وَسَخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْکَ ۔

خدا اور تمہارے سوا منزل مقصود پر پہنچانے والا اور کوئی نہیں۔ میں تم سے اس ذات کے لیے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس نے تمہاری بینائی واپس فرمائی، تاکہ میں سفر طے کر سکوں۔ جواب دیا، واقعی میں اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر بینائی دی، میں غریب تھا مجھے غنی کیا پس تم جتنا مال چاہو لے لو۔ خدا کی قسم، میں آج تمہیں ہرگز نہیں روکوں گا جو تم اللہ کے لیے لو گے۔ فرشتے نے کہا، مال اپنے پاس رکھو۔ تم تینوں کو آزمایا گیا ہے تم سے اللہ راضی اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ ــــ ۱۴

بَابُ حَدِيثُ الْغَارِ

۳۲۰۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا فَقَالَ لِي إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا

غار کا واقعہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واقعہ ہے کہ تم سے اگلے لوگوں میں سے تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ بارش لگ گئی تو وہ ایک غار میں داخل ہو گئے۔ سو اتفاق کہ غار کا منہ ایک پتھر سے بند ہو گیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، تمہیں اب سچائی کے سوا کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ تم میں سے ہر آدمی اس کام کو بیان کر کے دعا کرے جس میں وہ خود کو سچا سمجھتا ہے۔ پس ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے تین صاع چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا۔ وہ اپنے چاول میرے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے چاول بو دیئے۔ ان سے اتنا نفع ہوا کہ میں نے گائیں خرید لیں۔ پھر وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے اس سے کہا، یہ گائیں پکڑ لیں اور انہیں لے جا۔ وہ کہنے لگا، میں نے تو صرف تین صاع چاول لینے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ گائیں انہی تین صاع چاولوں سے خریدی گئی ہیں پس وہ انہیں ہانک کر لے گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے محض تیرے خوف سے کیا تھا تو ہمارا غم دور فرما دے۔ پس وہ پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا۔ دوسرا کہنے لگا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے والدین بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے۔ میں ہر رات کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک رات جب میں دودھ لے کر حاضر ہوا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ اس وقت میرے اہل و عیال بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ میری عادت تھی کہ پہلے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا پھر اپنے بال بچوں کو۔ میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور یہ بھی ناگوار تھا کہ دودھ پلائے بغیر انہیں چھوڑ کر

وأهلي وعيالي يتضاغون من الجوع فكنت لا أسقيهم حتى يشرب أبواي فكرهت أن أوقظهما وكرهت أن أدعهما فيستكنا لشربتهما فلم أزل أنتظر حتى طلع الفجر فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك من خشيتك ففرج عنا فانساحت عنهم الصخرة حتى نظروا إلى السماء. فقال الآخر اللهم إن كنت تعلم أنه كان لي ابنة عم من أحب الناس إلي وأني راودتها عن نفسها فأبت أن آتيها بمائة دينار فطلبتها حتى قدرت فأتيتها بها فدفعتها إليها فأمكنتني من نفسها فلما قعدت بين رجليها فقالت اتق الله ولا تفض الخاتم إلا بحقه فقمت وتركت المائة دينار فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك من خشيتك ففرج عنا ففرج الله عنهم فخرجوا.

باب ۳۵

۶۸۳ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن عبد الرحمن حدثه أنه سمع أبا هريرة رضي الله عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينما امرأة ترضع ابنها إذ مر بها راكب وهي ترضعه فقالت اللهم لا تمت ابني حتى يكون مثل هذا فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم رجع في الثدي ومر بامرأة تجرر ويلعب بها فقالت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقال اللهم اجعلني مثلها فقال أما الراكب فإنه كافر وأما المرأة فإنهم يقولون لها تزني وتقول حسبي الله ويقولون تسرق وتقول حسبي الله.

چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح کے آثار ظاہر ہو گئے۔ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیرے خوف سے کیا تھا تو ہماری مشکل آسان فرما دے۔ پس پتھر تھوڑا سا اور ہٹ گیا یہاں تک کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ تیسرا شخص کہنے لگا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے سب سے پیاری تھی اور میں دل و جان سے اسے چاہتا تھا میں چاہتا تھا کہ اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کروں لیکن وہ سو دینار لیے بغیر رضامند نہیں ہوتی تھی۔ میں نے تگ و دو کی تو سو دینار حاصل ہو گئے تو میں نے اس کے حوالے کر دیئے۔ اس نے خود کو میرے سامنے پیش کر دیا۔ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو کہنے لگی کہ خدا سے ڈرو اور مہر کو حق کے بغیر بکارت کو نہ توڑ۔ میں اسی طرح اٹھ کھڑا ہوا اور سو دینار بھی چھوڑ دیئے۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا صرف تیرے خوف سے کیا تھا، تو ہمیں راستہ عطا فرما دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں راستہ دے دیا اور وہ باہر نکل آئے۔

بعض متفرق حالات و واقعات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار اس کے پاس سے گزرا۔ کہنے لگی، اے اللہ! مرنے سے پہلے میرے بیٹے کو اس سوار جیسا کر دینا۔ بچے نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا اور پھر پستان چوسنے لگا۔ پھر ایک عورت گزری جسے لوگ گھسیٹ رہے تھے اور اس سے کھیل رہے تھے۔ وہ عورت کہنے لگی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔ بچے نے کہا، اے اللہ! مجھے ایسا ہی بنانا۔ پھر کہا کہ وہ سوار کافر ہے اور یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ اس پر زنا کا الزام لگائیں تو کہتی ہے: میرے لیے اللہ کافی ہے۔ اگر اس کے متعلق کہیں کہ یہ چوری کرتی ہے تو یہ کہتی ہے مجھے میرے لیے اللہ کافی ہے۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک کتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب پیاس سے مرجائے گا۔ اسی اثنا میں بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کا ادھر سے گزر ہوا۔ اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اس عمل کی وجہ سے اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ.

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جس سال حج کیا تو منبر پر پاسبان کے ہاتھوں سے بالوں کا ایک گچھا لے کر فرمایا۔ اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح بال جوڑنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ فرمایا کرتے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال جوڑے۔

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ ماضی کی تم سے پہلی امتوں میں محدث حضرات (صاحب کشف والہام) ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت کے اندر تم میں سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن خطاب ہے۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے قتل کیے تھے۔ پھر اس کا حکم پوچھنے کی غرض سے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ. قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ.

اس نے جواب دیا، نہیں ہو سکتی۔ اس نے راہب کو بھی ملک عدم پہنچا دیا وہ اسی طرح مسئلہ پوچھتا رہا، یہاں تک کہ اس سے ایک آدمی نے کہا کہ تو فلاں بستی میں چلا جا۔ قضائے الٰہی سے راستے میں اسے موت آ گئی اور اس نے اپنا سینہ اس بستی کی جانب جھکا دیا۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آ کر جھگڑنے لگے۔ پس جس بستی کی طرف وہ جا رہا تھا اللہ تعالےٰ نے اسے نزدیک ہونے کا حکم دیا اور جس بستی سے وہ آیا تھا اسے پرے ہٹ جانے کا حکم فرمایا پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی جائے وفات سے دونوں بستیوں کا فاصلہ ناپ لو۔ تو اس بستی سے ایک بالشت نزدیک نکلا۔ پس اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هَذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا:۔ ایک آدمی اپنے بیل کو ہانکے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو کر مارنے لگا۔ بیل نے کہا ہمیں اس لیے نہیں بنایا گیا بلکہ ہمیں کھیتی باڑی کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے۔ لوگ حیران رہ گئے کہ بیل بول رہا ہے۔ حضور نے فرمایا میں اس واقعے پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی، حالانکہ وہ موجود نہ تھے۔ پھر فرمایا، ایک آدمی ریوڑ چرا رہا تھا کہ بھیڑیا ایک بکری لے بھاگا اس نے کوشش کر کے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے کہا، اس روز بکری کون چھڑائے گا جب میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ لوگ متعجب ہوئے کہ بھیڑیا کلام کر رہا ہے۔ فرمایا میں اس واقعے کی صداقت پر یقین رکھتا

فَإِنِّي أُومِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ.

وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اور وہ وہاں موجود نہ تھے اس کو حضرت ابو ہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی نے دوسرے سے ایک زمین خریدی۔ پھر اس میں سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا پایا۔ مشتری نے بائع سے کہا کہ اپنا سونا لے لیجئے کیونکہ میں نے آپ سے زمین خریدی ہے نہ کہ سونا۔ زمین والے نے کہا زمین اور جو کچھ اس میں تھا سب کو فروخت کیا ہے۔ آخر کار انہوں نے ایک آدمی کو فیصلے کے لیے منصف مقرر کیا۔ منصف نے دونوں سے دریافت کیا آپ کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا، میری ایک لڑکی ہے۔ منصف نے کہا، ان کا آپس میں نکاح کر دو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ کر کے باقی کو خیرات کر دو۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجْكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ نے طاعون کے بارے میں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہو، بیان فرمائیں۔ حضرت اسامہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ طاعون ایک گندگی ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بھیجی گئی یا تم سے پہلے لوگوں پر۔ جب تم سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون پھیل جائے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار کر کے نہ نکلو۔ ابو النضر کا قول ہے کہ جو نکلے گا تو فرار ہونے کی غرض سے ہی نکلے گا۔

۶۹۱۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا داود ابن أبي الفرات حدثنا عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطاعون فأخبرني أنه عذاب يبعثه الله على من يشاء وأن الله جعله رحمة للمؤمنين ليس من أحد يقع الطاعون فيمكث في بلده صابرا محتسبا يعلم أنه لا يصيبه إلا ما كتب الله له إلا كان له مثل أجر شهيد.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے مجھے بتایا کہ وہ ایک عذاب ہے، جس پر اللہ چاہتا ہے بھیج دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان کے لیے رحمت بنایا ہے۔ کوئی مومن ایسا نہیں جو طاعون میں پھنس جائے لیکن اپنے شہر ہی میں صبر سے ٹھہرا رہے اور یہ سمجھے کہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے اس کے سوا کوئی تکلیف مجھے پہنچ نہیں سکتی پس اسے شہید کے برابر اجر ملے گا۔

۶۹۲۔ حدثنا قتيبة بن سعيد ليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن قريشا أهمهم شأن المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا ومن يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه إلا أسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه أسامة فقال أتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب ثم قال إنما أهلك الذين قبلكم أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد وايم الله لو أن فاطمة ابنة محمد سرقت لقطعت يدها.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت ہی پریشان تھے جس نے چوری کی تھی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کون کرے، بعض آدمیوں نے کہا حضرت اسامہ بن زید کے سوا ایسی جرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ رسول خدا کے چہیتے ہیں۔ پس اس بارے میں حضرت اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا کیا تم اللہ کی حدود کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا۔ بے شک تم سے پہلے اسی لیے ہلاک ہو گئے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم، اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

۶۹۳۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك ابن ميسرة قال سمعت النزال بن سبرة الهلالي عن ابن مسعود رضي الله عنه قال سمعت رجلا قرأ آية وسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ خلافها فجئت به النبي صلى الله عليه

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی آدمی کو ایک آیت پڑھتے سنا اور وہ آیت میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنی تھی کہ آپ نے اس کے خلاف پڑھی تھی۔ میں نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو میں نے دیکھا کہ چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار ہیں، پھر آپ نے فرمایا تم دونوں ٹھیک ہو لیکن

صلى الله عليه وسلم فأخبرته فعرفت في وجهه الكراهية وقال كلاكما محسن ولا تختلفوا فإن من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا۔

٦٩٣۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا الأعمش قال حدثني شقيق قال عبد الله كأني أنظر إلى النبي صلى الله عليه وسلم يحكي نبيا من الأنبياء ضربه قومه فأدموه وهو يمسح الدم عن وجهه ويقول اللهم اغفر لقومي فإنهم لا يعلمون۔

٦٩٥۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن عقبة بن عبد الغافر عن أبي سعيد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلا كان قبلكم رغسه الله مالا فقال لبنيه لما حضر أي أب كنت لكم قالوا خير أب قال فإني لم أعمل خيرا قط فإذا مت فأحرقوني ثم اسحقوني ثم ذروني في يوم عاصف ففعلوا فجمعه الله عز وجل فقال ما حملك قال مخافتك فتلقاه برحمته وقال معاذ حدثنا شعبة عن قتادة سمعت عقبة بن عبد الغافر سمعت أبا سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم

٦٩٦۔ حدثنا مسدد حدثنا أبو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي بن حراش قال قال عقبة لحذيفة ألا تحدثنا ما سمعت من النبي صلى الله عليه وسلم قال سمعته يقول إن رجلا حضره الموت لما أيس من الحياة أوصى أهله إذا مت فاجمعوا لي حطبا كثيرا ثم أوروا نارا حتى إذا أكلت لحمي وخلصت إلى عظمي فخذوها فاطحنوها فذروني في اليم

آپس میں اختلاف نہ کرنا کیونکہ تم سے پہلے اختلاف کے باعث ہلاک ہو گئے تھے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے تھے جن کو ان کی قوم نے مارتے مارتے لہو لہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پُرنور چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہتے جاتے تھے :- اے اللہ! میری قوم کو بخش دے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے وافر مال عطا فرمایا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا، میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا کہ میں نے نیکی کا کبھی کوئی کام نہیں کیا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے پیس ڈالنا اور جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات کو جمع کر کے فرمایا: تجھے اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ جواب دیا، تیرے خوف نے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا۔ اسے حضرت ابو سعید خدری سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ ہمیں وہ حدیث کیوں نہیں سناتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے سنی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا میں نے آپ کو سنا ہے کہ ایک آدمی کی جب موت کا وقت آیا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا تو اپنے اہل و عیال کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلانا، جب وہ میرے گوشت کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے تو میرے جسم کو لے کر پیس ڈالنا اور کسی گرم ترین دن میں یا جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو دریا میں ڈال دینا۔ پس اللہ

فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ.

٦٩٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ فِي يَوْمٍ رَاحٍ.

٦٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ.

٦٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ. وَقَالَ غَيْرُهُ مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ.

٧٠٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا

تھا اس کے اجزا کو جمع کیا اور فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا کہ تیرے ڈر سے۔ پس اس کی مغفرت فرما دی گئی۔ حضرت عقبہ کہتے ہیں کہ جب وہ بیان کر رہے تھے تو میں بھی سن رہا تھا۔

موسیٰ، ابو عوانہ، عبدالملک کی روایت میں مذکورہ حدیث کے اندر یہ ہے کہ اس نے کہا: جس روز تیز ہوا چلے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ پس اس نے اپنے غلام سے کہہ دیا تھا کہ جب تو کسی غریب آدمی سے قرض مانگنے جائے تو درگزر سے کام لینا، شاید اس کے باعث اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ جب وہ مر کر بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی اپنی جان پر گناہوں کا بوجھ لادتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میری راکھ کو ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم اگر میرے رب نے مجھ پر قابو پا لیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہ دیا ہو۔ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ یہی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کے اجزا کو جمع کر دے۔ زمین نے تعمیل کی۔ جب وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا تو اس سے فرمایا گیا کہ جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ جواب دیا: اے رب! تیرے خوف نے۔ پس اسے بخش دیا۔ دوسری روایت میں مخافتک یا رب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک عورت کو بلی کے باعث عذاب دیا گیا۔ اس نے بلی کو ایسا باندھ کر رکھا کہ وہ مر گئی۔ پس وہ عورت جہنم میں داخل کی گئی۔

حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِي النَّارِ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ

کیونکہ نہ اسے کھلاتی تھی نہ پلاتی تھی اور ہمیشہ باندھے رکھتی تھی، چھوڑتی بھی نہ تھی تاکہ کم از کم وہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کلماتِ نبوت میں سے لوگوں نے یہ کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں نے کلمات نبوت میں سے یہ کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کیے جا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص نے تکبر کی وجہ سے اپنی ازار (چادر، تہبند) لٹکائی ہوئی تھی وہ زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔ عبدالرحمٰن بن خالد نے بھی زہری سے یہ روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم ہی پچھلے ہیں اور قیامت کے روز سب سے آگے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ دوسری امتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد۔ تو یہ دن (جمعہ) جس میں لوگوں نے اختلاف کیا تو یہود کو اگلا دن ملا یعنی ہفتہ اور نصاریٰ کو اس سے بھی اگلا (اتوار) روز ملا۔ اس روز (جمعہ کو) ہر مسلمان کو چاہیے کہ سات روز بعد تو اپنے سر اور جسم کو دھو ڈالے۔

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما آخری مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں خطبہ

بْنَ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعَرِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

بَابُ الْمَنَاقِبِ

بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا. وَمَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. الشُّعُوبُ. النَّسَبُ الْبَعِيدُ وَالْقَبَائِلُ دُونَ ذٰلِكَ.

۱۰۰۶ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ قَالَ الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَائِلُ الْبُطُونُ.

۱۰۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ. قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ.

۱۰۰۸ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ

دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھاتے ہوئے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہود کے سوا ایسا کوئی اور کرتا ہو اور بالوں کو اس طرح جوڑ کر گچھا بنانے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زور (جھوٹ) کا نام دیا ہے۔ اسے غندر نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔

مناقب کا بیان

انسان کی بزرگی تقویٰ سے ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے (سورۃ الحجرات، آیت ۱۳)۔ اور ارشاد ربانی ہے: اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے (سورۃ النساء، آیت پہلی) اور دور جاہلیت کے دعووں سے کیا چیز منع ہے۔ شعوب سے دور کا نسب اور قبائل سے نزدیک کا نسب مراد ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ شعوب سے (وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ میں) بڑے قبیلے اور قبائل سے ان کی شاخیں مراد ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، اے رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے کہا، ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو پھر اللہ کا نبی یوسف سب سے معزز ہے۔

کلیب بن وائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ، یعنی زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہے کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ مضر سے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں مضر کی

مُضَرَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقُلْتُ لَهَا أَخْبِرِينِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ.

۱۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ.

بَابٌ ۲

۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

اس مشائخ سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہے۔

کلیب کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ میرے خیال میں جن کا نام زینب ہے، انھوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن اور لکڑی کے کھدائی والے برتنوں سے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا مضر سے تھے؟ جواب دیا، اور کن میں سے ہوتے جبکہ آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے، جو دورِ جاہلیت میں بہتر تھے وہ خاندان دورِ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کریں۔ اور تم اچھے آدمی کو دیکھو گے کہ عام آدمیوں کو اس سے سخت نفرت ہوگی اور برے آدمی کو دیکھو گے کہ اس کے دو منہ ہوں گے۔ ایک منہ سے کر ان کے پاس جائے گا اور دوسرا لے کر ان کے پاس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ اس شان کے ساتھ قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع اور کافر ان کے کافروں کے تابع ہیں اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، زمانۂ جاہلیت میں جو قبیلے بہتر تھے وہی زمانۂ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کریں۔ تم آج اسے بہترین انسان دیکھو گے جسے کل اسلام سے سخت نفرت تھی لیکن کیسی شان سے دائرۂ اسلام میں آ کر گرا۔

قرابت اور بعض ایسی بری چیزوں کا بیان۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی

شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى قَالَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا قَرَابَةً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ.

۱۳، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هَاهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ.

۱۴، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ سُمِّيَتِ الْيَمَنَ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ وَالشَّأْمَ لِأَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ الْمَشْأَمَةُ الْمَيْسَرَةُ. وَالْيَدُ الْيُسْرَى الشُّؤْمَى. وَالْجَانِبُ الْأَيْسَرُ الْأَشْأَمُ.

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

۱۵، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا

القربیٰ کی تفسیر میں پوچھا گیا ہے ۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ قربیٰ سے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت مراد ہے ۔ ان کا بیان ہے کہ قریش کی کوئی شاخ و قبیلہ ایسی نہیں کہ جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت نہ ہو اسی لیے یہ آیت نازل ہوئی کہ تم میرے اور اپنے درمیان قرابت کو تو قائم رکھو۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا۔ فتنے اس جانب سے اٹھیں گے یعنی مشرق سے اور ظلم و ستم اور سنگ دلی اونی خیموں والوں میں ہے اور اونٹ اور گائے کی دم کے پاس کھڑے ہو کر چلانا ربیعہ اور مضر میں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فخر و غرور اونی خیمے والوں میں ہے اور سکون بکریاں والوں کے پاس ہے۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت یمانی ہے۔ یمن کا نام اسی لیے یمین الکعبہ رکھا گیا ہے اور شام کعبہ کے بائیں جانب ہے۔ المشئمة بائیں جانب۔ بایاں ہاتھ۔ الشؤمیٰ بائیں جانب ہے الاشأم بھی کہتے ہیں۔

قریش کے مناقب۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر پہنچی جبکہ یہ قریش کے ایک وفد کے ساتھ ان کے پاس تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ قحطان میں سے عنقریب ایک بادشاہ ہوگا۔ حضرت معاویہ اس بات پر ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، اس کے بعد فرمایا۔ بیشک مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں

تؤثر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فأولئك جهالكم فإياكم والأماني التي تضل أهلها فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن هذا الأمر في قريش لا يعاديهم أحد إلا كبه الله على وجهه ما أقاموا الدين.

۷۱۶۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا عاصم بن محمد قال سمعت أبي عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزال هذا الأمر في قريش ما بقي منهم اثنان.

۷۱۷۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن جبير ابن مطعم قال مشيت أنا وعثمان بن عفان فقال يا رسول الله أعطيت بني المطلب وتركتنا وإنما نحن وهم منك بمنزلة واحدة فقال النبي صلى الله عليه وسلم إنما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد. وقال الليث حدثني أبو الأسود محمد عن عروة ابن الزبير قال ذهب عبد الله بن الزبير مع أناس من بني زهرة إلى عائشة وكانت أرق شيء عليهم لقرابتهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم

۷۱۸۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن سعد ح قال يعقوب بن إبراهيم حدثنا أبي عن أبيه قال حدثني عبد الرحمن بن هرمز الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قريش والأنصار وجهينة ومزينة وأسلم وأشجع وغفار موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله.

۷۱۹۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني أبو الأسود عن عروة ابن الزبير قال كان عبد الله بن الزبير أحب البشر إلى عائشة بعد

ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے لوگ تم میں جاہل ہیں۔ پس ان کی باتوں سے بچو کہ تمہیں گمراہ کریں گی کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان سے عداوت رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ اوندھے منہ گرائے گا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت اس وقت تک قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی ہیں۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ نے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر میں وہ اور ہم ایک ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی چیز ہیں۔ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر اپنے ساتھ بنی زہرہ کے چند آدمیوں کو لے کر حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے سبب وہ ان کے ساتھ بڑی نرمی سے پیش آئیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار کے آزاد کردہ غلاموں کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی آقا نہیں ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے محبوب

وَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَأَمْسَكُوْا بِأَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَأَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں یعنی ان میں سے ایک فریق کے ساتھ پس دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہوا! تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم کس طرح تیر چلائیں جبکہ آپ بنی فلاں کے ساتھ ہیں۔ فرمایا اچھا تیر اندازی کرو؟ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

باب ۲۵۹

نسب بدلنا سخت گناہ ہے

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيْهِمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی جانب منسوب کرے تو اس نے کفر کیا اور جو ایسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے جس میں سے نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيْهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُوْلُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ.

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ بہت بڑا بہتان ہے کہ کوئی آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے یا ایسی چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جس کو اس نے نہیں دیکھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے فرمائی نہ ہو۔

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا مِنْ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِيْ كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں جس کے باعث ہم حرمت والے مہینوں کے سوا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے مجبور ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں ایسی بات کا حکم فرمائیں جس پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے ان ساتھیوں تک بھی پہنچائیں جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا، میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنے یعنی اس بات کی گواہی دینے کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ

أن لا إله إلا الله وإقام الصلوة وإيتاء الزكوة وأن تؤدوا إلى الله خمس ما غنمتم وأنهاكم عن الدباء والحنتم والنقير والمزفت.

٤٢٥۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري عن سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو على المنبر ألا إن الفتنة ههنا يشير إلى المشرق من حيث يطلع قرن الشيطان.

باب ٣٦ ذكر أسلم وغفار ومزينة وجهينة وأشجع.

٤٢٦۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن سعد عن عبد الرحمن بن هرمز عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم قريش والأنصار وجهينة ومزينة وأسلم وغفار وأشجع موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله.

٤٢٧۔ حدثني محمد بن غرير الزهري حدثنا يعقوب بن إبراهيم عن أبيه عن صالح حدثنا نافع أن عبد الله أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال على المنبر غفار غفر الله لها وأسلم سالمها الله وعصية عصت الله ورسوله.

٤٢٨۔ حدثني محمد أخبرنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب عن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها.

٤٢٩۔ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان حدثني محمد بن بشار حدثنا ابن مهدي عن سفيان

(۴) زکوٰۃ دیتے رہو) مال غنیمت سے اللہ تعالیٰ کے لیے خمس ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں اور (۱) کدو کے تونبوں (۲) سبز لاکھی برتنوں (۳) لکڑی کے کریدے ہوئے برتنوں اور (۴) روغنی برتنوں (کو ظروف شراب) سے منع کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ خبردار ہو جاؤ فتنہ ادھر ہے، مشرق کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے، جہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔

اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کا ذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع کے لوگ ہمارے دوست ہیں، ان کا آقا اللہ اور رسول کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بر سر منبر فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی، قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامتی رحمت فرمائی، قبیلہ عصیّہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قبیلہ اسلم کو سلامتی عطا فرمادی اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرمادی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ۔

۷۳۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ

کیا تمہاری نظر میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبائل سے تمیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے قبیلے بہتر ہیں؟ ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو ذلیل و خوار اور نامراد ہو گئے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ وہ بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔

عبد الرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اقرع بن حابس نے کہا کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے۔ یعنی اسلم، غفار اور مزینہ قبائل کے لوگ۔ ابن ابی یعقوب راوی کو شک ہے کہ شاید جہینہ کا نام بھی لیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم اسلم، غفار، مزینہ اور غالباً جہینہ کو بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر دیکھتا ہے جو خائب و خاسر ہو گئے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک وہ قبیلے ضرور ان سے بہتر ہیں۔

بَابٌ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

بھانجا اور آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے پھر ان سے فرمایا۔ کیا تمہارے اندر کوئی غیر تو نہیں ہے؟ کہنے لگے، ہمارے ایک بھانجے کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

بَابٌ قِصَّةُ زَمْزَمَ

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ أَخْزَمَ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ

آب زمزم کا واقعہ اور حضرت ابوذر کا مسلمان ہونا

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے فرمایا۔ کیا میں تم سے حضرت ابوذر کے اسلام لانے کا واقعہ بیان نہ کروں!

اكتم هذا الأمر وارجع إلى بلدك فإذا بلغك ظهورنا فأقبل فقلت والذي بعثك بالحق لأصرخن بها بين أظهرهم فجاء إلى المسجد وقريش فيه فقال يا معشر قريش إني أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله فقالوا قوموا إلى هذا الصابئ فقاموا فضربت لأموت فأدركني العباس فأكب علي ثم أقبل عليهم فقال ويلكم تقتلون رجلا من غفار ومتجركم وممركم على غفار فأقلعوا عني فلما أن أصبحت الغد رجعت فقلت مثل ما قلت بالأمس فقالوا قوموا إلى هذا الصابئ فصنع بي مثل ما صنع بالأمس وأدركني العباس فأكب علي وقال مثل مقالته بالأمس. قال فكان هذا أول إسلام أبي ذر رحمه الله

اے ابوذر! اس بات کو چھپائے رکھنا اور اپنے شہر کو لوٹ جاؤ، جب تم ہمارے غلبہ کی خبر سنو تو آ جانا۔ میں نے کہا، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں تو لوگوں میں اس بات کو ڈنکے کی چوٹ کہوں گا۔ پس وہ مسجد حرام کی طرف گئے اور قریش وہاں موجود تھے۔ کہنے لگے، اے قریشیو! میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو۔ پس وہ کھڑے ہو کر مجھے مارنے لگے یہاں تک کہ نیم جان کر دیا۔ حضرت عباس میری مدد کو پہنچے اور مجھے چھڑا کر کہنے لگے، تمہاری خرابی ہو کیا تم غفار کے فرد کو قتل کرتے ہو، حالانکہ تمہاری تجارتی منڈی اور گزرگاہ قبیلہ غفار ہی ہے۔ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ اگلی صبح ہوئی تو میں پھر وہیں گیا اور یہی صدا لگائی۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو اور جو گزشتہ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا۔ حضرت عباس پھر میرے پاس آئے اور میری ڈھال بن گئے اور پہلی بات کہہ کر چھڑا دیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے یہ حضرت ابوذر کے اسلام لانے کا آغاز یا انداز تھا۔

۳۳۲۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال أسلم وغفار وشيء من مزينة وجهينة أو قال شيء من جهينة أو مزينة خير عند الله أو قال يوم القيامة من أسد وتميم وهوازن وغطفان.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: اسلم، غفار اور مزینہ و جہینہ یا فرمایا جہینہ و مزینہ اللہ کے نزدیک بہتر ہیں یا فرمایا کہ قیامت کے روز اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے اللہ کے نزدیک بہتر ہیں۔

....

باب ذكر قحطان

قبیلہ قحطان کا ذکر

۳۳۳۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني سليمان بن بلال عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک آدمی ڈنڈے کے ذریعے لوگوں پر حکومت نہ کرے (یعنی لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا)۔

....

۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جو بتوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہو اور اس کا دودھ استعمال کرنے کی لوگوں کو ممانعت کر دی جائے اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہے اور سائبہ وہ جانور ہے جسے کفار اپنے فرضی خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی چیز نہ لادتے۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو جہنم میں دیکھا کہ اپنی آنت گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

باب ۲۱۱ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ۔

زمزم کا واقعہ اور اہلِ عرب کی جہالت

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تجھے اہلِ عرب کی جہالت معلوم کرنے کی تمنا ہو تو سورۃ الانعام کی آیت ایک سو تیس سے اگلی آیتیں تلاوت کر لے یعنی: بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو انھیں روزی دی، اللہ پر جھوٹ باندھنے کو، بے شک وہ بہکے اور راہ نہ پائی (سورۃ الانعام، آیت ۱۴۰)

باب ۲۱۲ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ۔

دورِ اسلام یا جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد کی جانب منسوب ہونا۔

۳۹۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک کریم بن کریم بن کریم بن کریم تو حضرت یوسف ہیں حضرت یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام کے۔ حضرت براء کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي يَا بَنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت: اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (سورۃ الشعراء، آیت ۲۱۴) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا، اے بنی فہر، اے بنی عدی، خاندان

يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ بِبُطُونِ قُرَيْشٍ وَقَالَ لَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ.

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللَّهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا.

قریش کی شاخیں۔ حضرت ابن عباس سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائل کو ان کا نام لے کر بلایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد المطلب! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے والدۂ زبیر بن عوام یعنی رسول اللہ کی پھوپھی! اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں بھی اپنی جان کو اللہ سے بچاؤ۔ مجھے اللہ کی طرف سے تمہارا بھی ذاتی اختیار نہیں ہے ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو مجھ سے مانگ لو۔

بَابُ ۳۱۵ قِصَّةِ الْحَبَشِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ.

حبشیوں کا ذکر اور رسول خدا کا انہیں بنی ارفدہ فرمانا۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ منیٰ کے ایام تھے میرے پاس دو لڑکیاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھ کر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت ابو بکر نے لڑکیوں کو ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹا کر فرمایا۔ ابو بکر! ان سے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے اور حج کے دن ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کپڑے میں ڈھانپ رکھا تھا اور میں حبشیوں کو مسجد میں مشق کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ حضرت ابو بکر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہیں نہ روکو۔ اے بنی ارفدہ! تم تسلی سے اپنا کام کرتے رہو۔

بَابُ ۳۱۶ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَا يُسَبَّ نَسَبُهُ

جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے نسب کو برا بھلا نہ کہا جائے

۴۲۳۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔ میرے نسب

قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ. وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کا کیا بنے گا؟ حسان عرض گزار ہوئے: میں آپ کے نسب کو ان میں سے باہر نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ ہشام اپنے والد ماجد سے یہی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے سامنے حضرت حسان کو برا بھلا کہنے لگا تو انہوں نے فرمایا، حسان کو برا نہ کہو کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دفاع کیا کرتے تھے۔

بَابُ ۳۷ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلِهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ.

رسول خدا کے اسمائے گرامی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں (سورۃ الفتح، آیت ۲۹) اور ارشاد ربانی: میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ (سورۃ الصف، آیت ۶)

۴۴۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد و احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمایا جائے گا اور میں عاقب یعنی آخری نبی ہوں۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش کی گالیوں اور ان کی لعنت سے کس طرح بچایا ہوا ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں تو محمد ہوں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

بَابُ ۳۸ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا کا آخری نبی ہونا

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے مکان بنایا۔ اسے بالکل مکمل کر دیا اور پڑا۔

فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔

خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب سے کہتے کہ کاش اس جگہ بھی اینٹ لگا دی جاتی۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا، وہ اینٹ میں ہوں۔ میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

ف: خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم یہی ہے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث اور اس جیسی کتنی ہی احادیث طیبہ میں بیان فرمایا ہے کہ آپ قصر نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔ یہ ختم نبوت کی بہترین مثال ہے جو آپ نے سمجھانے کے لیے خود بیان فرمائی اور ذہن نشین کرا دیا کہ آپ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی لڑی میں سب سے آخری نبی ہیں۔ نہ آپ کے زمانے میں کوئی نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔

تیرہ سو سال تک مسلمان اسی عقیدے پر قائم رہے لیکن متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت ہوئی تو انہوں نے اس کے خلاف سید احمد بریلوی صاحب المتوفی ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء سے اس کے خلاف فتنہ کھڑا کروایا جس کو صرف بعض اہل علم ہی محسوس کر سکے اور منزل مقصود پر پہنچنے سے پہلے جلدی یہ فتنہ بالاکوٹ کی سرزمین میں مدفون ہو کر رہ گیا۔ پھر اس فتنے کو زندہ کرنے اور نبوت کا دعویٰ کرنے کے لیے دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب المتوفی ۱۲۹۷ھ کو تیار کیا۔ جنہوں نے حصول مقصد کے لیے ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء میں تحذیر الناس نامی کتاب لکھی اور کہا کہ ختم نبوت کا جو مفہوم مسلمان سمجھتے چلے آرہے ہیں وہ بالکل غلط ہے، عوام ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے جبکہ اہل علم کے نزدیک بالذات خاتم النبیین ہونے میں فضیلت ہی کوئی نہیں۔ بنا برآں اہل فہم یعنی بر بنائے گذشتہ کے نزدیک صحیح مطلب یہ ہے کہ حضور بالذات نبی ہیں اور دیگر انبیائے کرام بالعرض نبی ہیں۔ ان سب کی نبوت آپ کا فیض ہے جیسے سورج سے چاند تاروں میں روشنی پہنچتی ہے لہٰذا آپ کے زمانے میں بھی اور نبیوں کا ہونا ختم نبوت کے منافی نہیں اور آپ کے بعد بھی خواہ ہزاروں نئے نبی پیدا ہو جائیں ان سے ختم نبوت کے عقیدے پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔

نانوتوی صاحب کا یہ عقیدہ سراسر خبیث ہے لیکن اس کے باوجود علمائے دیوبند نانوتوی صاحب کی صفائی سے مسلمانوں کو ہی بہلانے میں کوشاں ہیں کہ یہ عقیدہ نہ کفر ہے نہ ضلالت بلکہ اس کتاب کی کوئی بھی بات عقیدہ ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے بلکہ تحذیر الناس تو ایسی کتاب ہے کہ ختم نبوت کی تائید میں ایسی بہترین کتاب اب تک کم از کم ہماری نظر سے نہیں گزری۔ پاک و ہند کے اندر بسنے والے اور سنی حنفی کہلانے والے قریباً سوا سو سال سے آپس میں جھگڑ رہے ہیں لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ حقیقت کو تسلیم کر لیا جائے علمائے دیوبند سے ...

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.

باب

۵۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ فَادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي.

بَابُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ.

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام تو رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت مت رکھا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت مت رکھا کرو۔

رسول خدا کی دعا کا اثر

جعید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو چورانوے سال کی عمر میں تندرست و توانا دیکھا۔ پھر فرمایا کہ میں تو یہی جانتا ہوں کہ میری سماعت و بصارت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے فیضیاب ہیں۔ میری خالہ مجھے لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار رہتا ہے تو آپ نے میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

مہر نبوت کا ذکر۔

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پس میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔ ابن عبیداللہ کا قول ہے کہ الحجلہ سے مراد گھوڑے کی وہ سفیدی جو دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتی ہے۔ ابراہیم بن حمزہ کا قول ہے کہ حجلہ کے انڈے کی طرح۔

رسول خدا کے اوصاف عالیہ کا ذکر۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز عصر پڑھ کر نکلے تو چلتے جا رہے تھے کہ امام حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا۔ پس انہیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا:

بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ.

٧٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ فَتَوَفَّاهُ اللَّهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ.

٧٦١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ.

٧٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ.

٧٦٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ إِلَى مَنْكِبَيْهِ.

٧٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي

نہ تھے۔ ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے بالوں میں سے ایک بال مبارک کی زیارت کی ہے تو اس کا رنگ سرخ تھا۔ میں نے اس بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ خوشبو سے سرخ ہو گیا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔ آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید تھا اور نہ گندمی۔ بال مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا۔ پھر مکہ مکرمہ میں دس سال جلوہ فرما رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں رونق افروز رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی تو سرِ اقدس اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلحاظ صورت سب لوگوں سے زیادہ حسین اور سیرت کے لحاظ سے سب میں خلیق تھے۔ نہ آپ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب لگایا؟ جواب دیا نہیں کیونکہ صرف آپ کی دونوں کنپٹیوں میں ذرا سی سفیدی تھی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حلے میں ملبوس دیکھا ہے اور ہرگز کسی کو آپ سے حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ یوسف بن ابو اسحاق کا قول ہے کہ (گیسوئے مبارک) کندھوں تک تھے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم

إسحاق قال سئل البراء أكان وجه النبي صلى الله عليه وسلم مثل السيف قال لا بل مثل القمر.

٧٦٥ - حدثنا الحسن بن منصور أبو علي حدثنا حجاج بن محمد الأعور بالمصيصة حدثنا شعبة عن الحكم قال سمعت أبا جحيفة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم بالهاجرة إلى البطحاء فتوضأ ثم صلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين وبين يديه عنزة وزاد فيه عون عن أبيه عن أبي جحيفة قال كان يمر من ورائها المرأة وقام الناس فجعلوا يأخذون يديه فيمسحون بها وجوههم قال فأخذت بيده فوضعتها على وجهي فإذا هي أبرد من الثلج وأطيب رائحة من المسك.

٧٦٦ - حدثنا عبدان حدثنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري قال حدثني عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم أجود الناس وأجود ما كان في رمضان حين يلقاه جبريل وكان جبريل عليه السلام يلقاه في كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن فلرسول الله صلى الله عليه وسلم أجود بالخير من الريح المرسلة.

٧٦٧ - حدثنا يحيى حدثنا عبد الرزاق حدثنا ابن جريج قال أخبرني ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها مسرورا تبرق أسارير وجهه قال ألم تسمعي ما قال المدلجي لزيد وأسامة ورأى أقدامهما إن بعض هذه الأقدام من بعض.

٧٦٨ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن

صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور کیا تلوار کی طرح چمکدار تھا؟ فرمایا: نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

- - - - - - - - -

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بطحا کی جانب تشریف لے گئے۔ پس آپ نے وضو فرمایا، پھر ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ عون نے اپنے والد سے اور ان سے حضرت جحیفہ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں اور مرد کھڑے ہو گئے۔ پھر وہ اپنے ہاتھوں کو حبیب پروردگار کے مبارک ہاتھوں سے لگا کر اپنے چہروں پر مل لیتے۔ میں نے بھی آپ کے دست مبارک کو پکڑا اور اپنے چہرے سے لگایا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبرئیل بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتے تو آپ کے بحر سخاوت میں طغیانی آ جاتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں حاضر بارگاہ ہوتے کیونکہ آپ ان سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایسی مسرت کی حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ چہرۂ انور کی ہر شکن جگمگا رہی تھی۔ فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا جو ایک قیافہ شناس نے زید اور اسامہ کے متعلق کہا ہے جبکہ اس نے ان دونوں کے قدم دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور دوسرا بیٹے کا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد محترم حضرت

صلى الله عليه وسلم بين أمرين إلا أخذ أيسرهما ما لم يكن إثما فإن كان إثما كان أبعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه إلا أن تنتهك حرمة الله فينتقم لله بها.

آپ نے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے دوسروں کی نسبت زیادہ دور رہتے۔ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کا کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں جب کوئی خدا کی حرمت کے خلاف کرتا تو اس سے بوجہ اللہ انتقام لیا کرتے تھے۔

۷۷۳۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه قال ما مسست حريرا ولا ديباجا ألين من كف النبي صلى الله عليه وسلم ولا شممت ريحا قط أو عرفا قط أطيب من ريح أو عرف النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے ریشم یا دیباج کو مس نہیں کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلی کے مانند ملائم ہو اور نہ خوشبو یا عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خوشبو یا عطر (پسینہ) کی طرح خوشبودار ہو۔

۷۷۴۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة عن قتادة عن عبد الله بن أبي عتبة عن أبي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم أشد حياء من العذراء في خدرها.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی حیا میں بڑھے ہوئے تھے۔

۷۷۵۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا يحيى وابن مهدي قالا حدثنا شعبة مثله وإذا كره شيئا عرف في وجهه.

مذکورہ حدیث شعبہ سے بھی مروی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے: جب آپ کسی بات کو ناپسند فرماتے تو چہرۂ انور سے اسے پہچان لیا جاتا تھا۔

۷۷۶۔ حدثني علي بن الجعد أخبرنا شعبة عن الأعمش عن أبي حازم عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاما قط إن اشتهاه أكله وإلا تركه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کسی کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا۔ اگر رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

۷۷۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة عن الأعرج عن عبد الله ابن مالك ابن بحينة الأسدي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا سجد فرج بين يديه حتى نرى إبطيه قال وقال ابن بكير حدثنا بكر بياض إبطيه.

حضرت عبد اللہ بن مالک بن بحینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو اتنا علیحدہ رکھتے کہ ہم آپ کی بغلوں کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

۷۷۸۔ حدثنا عبد الأعلى بن حماد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة أن أنسا رضي الله عنه

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ

عَنْهُمْ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ، وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو فُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ۔

بَابٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ

علیہ وآلہ وسلم اتنے اونچے ہاتھ کسی دعا میں نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقاء میں کیونکہ اس میں مبارک ہاتھوں کو اتنے بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اچانک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ ابطح میں ایک خیمے کے اندر جلوہ افروز تھے۔ پھر حضرت بلال باہر نکلے، انہوں نے نماز کے لیے اذان کہی اور اندر چلے گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے تو لوگ اسے حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ اس کے بعد حضرت بلال اندر گئے اور نیزہ نکال لائے۔ پھر رسول اللہ باہر تشریف لے آئے گویا میں آپ کی مبارک پنڈلیوں کی سفیدی اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ پس نیزہ گاڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔ اس وقت آپ کے سامنے سے گدھے بھی گزرتے رہے اور عورتیں بھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرماتے کہ اگر گننے والا گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ دوسری روایت میں حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے فرمایا کیا تمہیں ابو فلاں (ابوہریرہ) پر تعجب نہیں آتا۔ وہ آکر میرے حجرے کے ایک گوشے میں بیٹھ گئے اور مجھے سنانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بیان کرنے لگے۔ اس وقت میں نماز میں مصروف تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے اٹھ کر چلے گئے۔ اگر میں انہیں پالیتی تو ضرور ان سے پوچھتی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرمایا کرتے تھے جیسے آپ حضرات فرماتے ہیں۔

رسول خدا کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔

اس سلسلے میں سعید بن میناء نے حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کتنی نماز پڑھا

النبي صلى الله عليه وسلم فنزل فصلى بنا الغداة فاعتزل رجل من القوم لم يصل معنا فلما انصرف قال يا فلان ما يمنعك أن تصلي معنا قال أصابتني جنابة فأمره أن يتيمم بالصعيد ثم صلى وجعلني رسول الله صلى الله عليه وسلم في ركوب بين يديه وقد عطشنا عطشا شديدا فبينما نحن نسير إذا نحن بامرأة سادلة رجليها بين مزادتين فقلنا لها أين الماء فقالت إنه لا ماء فقلنا كم بين أهلك وبين الماء قالت يوم وليلة فقلنا انطلقي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت وما رسول الله فلم نملكها من أمرها حتى استقبلنا بها النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته بمثل الذي حدثتنا غير أنها حدثته أنها مؤتمة فأمر بمزادتيها فمسح في العزلاوين فشربنا عطاشا أربعين رجلا حتى روينا فملأنا كل قربة معنا وإداوة غير أنه لم نسق بعيرا وهي تكاد تنض من الملء ثم قال هاتوا ما عندكم فجمع لها من الكسر والتمر حتى أتت أهلها قالت لقيت أسحر الناس أو هو نبي كما زعموا فهدى الله ذاك الصرم بتلك المرأة فأسلمت وأسلموا۔

۸۳۰ - حدثني محمد بن بشار حدثنا ابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة عن أنس رضي الله عنه قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بإناء وهو بالزوراء فوضع يده في الإناء فجعل الماء ينبع من بين أصابعه فتوضأ القوم قال قتادة قلت لأنس كم كنتم قال ثلاث مائة أو زهاء ثلاث مائة۔

اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے فلاں! تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض کیا۔ جنابت نے مجھے روک رکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مٹی سے تیمم کرکے نماز پڑھ لو۔ پھر رسول اللہ نے چند سواروں کے ہمراہ آگے بھیج دیا تھا کیونکہ ہم سب کو سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ ہم چلے جا رہے تھے۔ ہم نے ایک عورت سے معلوم کیا کہ پانی کہاں ہے؟ وہ اس عورت نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا۔ تمہارے گھر والوں اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی ایک رات دن کا۔ ہم نے کہا کہ رسول اللہ کے پاس چلو۔ کہنے لگی کون اللہ کا رسول؟ ہم اس کی باتیں سنی ان سنی کرکے جیسے اسے نبی کریم کی بارگاہ میں لے آئے۔ آپ نے بھی اس سے وہی گفتگو فرمائی جو ہم نے کی تھی۔ ہاں اب اس نے آپ کو یہ بتایا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے۔ اب آپ نے دونوں مشکوں کو کھولنے کا حکم دیا اور ان کے دہانوں پر دست مبارک پھیر دیا۔ پس ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے پانی پیا یہاں تک کہ ہم خوب سیراب ہو گئے اور جتنے پانی کے برتن ہمارے پاس تھے سب بھر لیے۔ ماسوائے اونٹ کے کہ ہم نے اونٹ کو پانی نہیں پلایا۔ بہرحال اس کی مشکیں پانی کی زیادتی کے باعث اب بھی پھٹی جا رہی تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کے لیے لے آؤ۔ چنانچہ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کر دی گئیں تاکہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے لے جا سکے۔ (واپس جاکر) اس عورت نے کہا کہ میں نے سب سے بڑے جادوگر کو دیکھا ہے یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ اس کے متعلق گمان کیا جاتا ہے۔ پس اس گاؤں والوں کو اللہ نے اس عورت کے ذریعے ہدایت دی یعنی کہ وہ مسلمان ہو گئی اور وہ سب لوگ بھی اسلام لے آئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارکہ کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا۔ آپ کتنے تھے؟ جواب دیا تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوءُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا ہے۔ لوگوں کو وضو کے لیے پانی کی ضرورت ہے لیکن انہیں ملتا نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھتے ہوئے، لوگوں کو حکم دیا کہ اس پانی سے وضو کریں۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سب نے وضو کر لیے۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَانْطَلَقُوا يَسِيرُونَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّؤُونَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَتَوَضَّؤُوا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوَضُوءِ وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ نَحْوَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی سفر کے لیے نکلے اور شمع نبوت کے ساتھ اس کے کچھ پروانے بھی تھے۔ وہ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو گیا لیکن وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک شخص گیا اور پیالے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے لے کر وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار انگلیاں پیالے کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ اور وضو کرو۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سارے وضو کر چکے اور وہ ستر یا اس کے لگ بھگ افراد تھے۔

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلٰى أَهْلِهِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوا قَالَ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو گیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے نزدیک تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور کتنے ہی افراد رہ گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے باعث اندر کھلا نہ تھا تو انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا گیا اور سارے ہی حاضرین کو وضو کرا دیا گیا۔ میں نے پوچھا وہ کتنے افراد تھے؟ فرمایا، اسی آدمی تھے۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ

الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

کے روز لوگوں کو پیاس لگی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا، پھر لوگ آپ کے گرد آکر جمع ہو گئے۔ دریافت فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض گزار ہوئے، ہمارے پاس وضو کے لیے پانی نہیں ہے، بس یہی ذرا سا پانی ہے جو آپ کے حضور رکھا ہے۔ پس آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے ابل پڑا جیسے چشمے۔ پس ہم نے پیا اور وضو کیا۔ میں (سالم راوی) نے دریافت کیا، آپ اس وقت کتنے تھے؟ فرمایا، اگر ہم لاکھ ہوتے تب بھی پانی سب کے لیے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنویں کی منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا، اس سے کلی کی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہو گئے اور ہمارے اونٹ بھی سیراب ہو گئے۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت ام سلیم والدۂ حضرت انس سے فرمایا، میں نے رسول اللہ کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے، میرا خیال ہے کہ آپ بھوکے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور جو کی چند روٹیاں نکالیں۔ پھر اپنا ایک دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک حصے میں روٹیاں لپیٹ دیں پھر وہ میرے ہاتھ کے نیچے دبا دیں اور باقی دوپٹہ مجھے اڑھا دیا اور مجھے رسول اللہ کی جانب روانہ کیا۔ میں روٹیاں لے کر گیا تو رسول اللہ کو مسجد میں پایا، شمع رسالت کے گرد چند پروانے بھی موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ نے فرمایا، کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا، کھانا دے کر؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ پس رسول اللہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، اٹھو چلو۔ پھر آپ چل پڑے، میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت

لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ ۔ یعنی اے عائشہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔ جس عظیم
الشان آقا کے اس ارشاد میں جو لَوْ شِئْتُ وارد ہوا ہے اگر منکرین شان رسالت اس پر غور کر لیں تو یقیناً غور کرتے
کرتے ہی ان کے خانہ ساز نظریات کے جال یکے بعد دیگرے ٹوٹتے چلے جائیں گے۔ پھر انہیں راسخ العقیدہ سنی مسلمان کبھی بھی مشرک نظر
نہیں آئیں گے اور وہ بھی سنی مسلمانوں کی طرح شان رسالت کے قصیدے پڑھتے ہوئے جھوم جھوم کر کہنے لگ جائیں گے۔

کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم برکت والے معجزات کو گنتے رہتے ہیں جبکہ تم خوف دلانے والے معجزوں کو شمار کرتے رہتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہو گئی آپ نے فرمایا: بچا ہوا پانی لے آؤ۔ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے برتن میں اپنا دست مبارک ڈالا اور فرمایا: پاک پانی کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے ابل رہا تھا۔ علاوہ ازیں ہم آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد نے پیچھے قرض چھوڑا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں سوائے جو کھجور کے درختوں سے پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہوگا۔ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ پس آپ کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیری کے گرد چلے اور دعا کی پھر دوسری ڈھیری کے۔ اس کے بعد آپ ایک ڈھیری پر بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ۔ پس سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی کھجوریں بچ رہیں جتنی قرض میں دی تھیں۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ غریب آدمی تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ن أبي بكر رضي الله عنهما أن أصحاب الصفة كانوا أناسا فقراء وأن النبي صلى الله عليه وسلم قال مرة من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث ومن كان عنده طعام أربعة فليذهب بخامس أو سادس أو كما قال وأن أبا بكر جاء بثلاثة وانطلق النبي صلى الله عليه وسلم بعشرة وأبو بكر ثلاثة قال فهو أنا وأبي وأمي ولا أدري هل قال امرأتي وخادم بين بيتنا وبيت أبي بكر وأن أبا بكر تعشى عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم لبث حتى صلى العشاء ثم رجع فلبث حتى تعشى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء بعد ما مضى من الليل ما شاء الله قالت له امرأته ما حبسك عن أضيافك أو ضيفك قال أو عشيتهم قالت أبوا حتى تجيء قد عرضوا عليهم فغلبوهم فذهبت فاختبأت فقال يا غنثر فجدع وسب وقال كلوا وقال لا أطعمه أبدا قال وايم الله ما كنا نأخذ من اللقمة إلا ربا من أسفلها أكثر منها حتى شبعوا وصارت أكثر مما كانت قبل فنظر أبو بكر فإذا شيء أو أكثر قال لامرأته يا أخت بني فراس قالت لا وقرة عيني لهي الآن أكثر مما قبل بثلاث مرات فأكل منها أبو بكر وقال إنما كان الشيطان يعني يمينه ثم أكل منه لقمة ثم حملها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأصبحت عنده وكان بيننا وبين قوم عهد فمضى الأجل فتفرقنا اثنا عشر رجلا مع كل رجل منهم أناس الله أعلم كم مع كل رجل غير أنه بعث

سے فرمایا، جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے وہ تیسرا ان میں سے لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ حضرت ابوبکر تین آدمیوں کو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت ابوبکر کے گھر میں اس وقت میں تھا یعنی میرے والد میری والدہ اور میں۔ ابو عثمان راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میری بیوی اور ہمارا خادم جو میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں کام کیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاس کھایا۔ پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ نماز عشاء سے لوٹے تو وہیں رہے، یہاں تک کہ کافی رات گزر گئی تو گھر پہنچے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے دریافت کیا کہ مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روک رکھا؟ فرمایا کیا تم نے انہیں کھانا کھلایا؟ عرض کی، انہوں نے کھانا آپ کی آمد پر موقوف رکھا، حالانکہ ان کے سامنے رکھا گیا تھا، مگر وہ انکار ہی کرتے رہے۔ (حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں جاکر ایک طرف چھپ گیا۔) لیکن آپ مجھے برا بھلا کہتے رہے۔ پھر فرمایا تم لوگ کھاؤ، میں کبھی یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم جو لقمہ کھاتے تو اس کے نیچے اس سے زیادہ کھانا ہو جاتا، یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ بچ رہا۔ حضرت ابوبکر نے جب کھانے کو دیکھا تو اتنا یا اس سے زیادہ نظر آیا۔ اپنی بیوی سے فرمانے لگے، اے بنی فراس کی بہن (دیکھا؟) وہ کہنے لگیں، قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی، پہلے کھانے سے یہ تین گنا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر نے بھی اس میں سے کھایا اور فرمایا وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ یعنی آپ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا اور پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ صبح تک کھانا بدستور وہیں رہا۔ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا، جس کی آج مدت ختم ہو گئی۔ بارہ آدمیوں کی سرکردگی میں لشکر تیار کیا گیا، ہر ایک کے ساتھ کافی آدمی تھے، جن کی گنتی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، ان کے ساتھ آدمی بھیجے گئے۔ راوی

مَعَهُمْ فَقَالَ كُلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ.

بیان ہے کہ اس کھانے میں سے ساری فوج نے کھایا، یا جو کچھ فرمایا۔

۱۹۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک دفعہ اہلِ مدینہ قحط سے دوچار ہو گئے۔ اسی دوران آپ جمعے کا خطبہ دے رہے تھے، کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا، یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں مر گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر آئے اور جمع ہو گئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم بہتی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! گھر گر رہے ہیں لہٰذا اللہ سے دعا کیجیے کہ روک دے۔ آپ نے تبسم ریزی کے دوران فرمایا، ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرد برسے۔ میں نے دیکھا کہ بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر اس کی چاروں طرف رہے گویا وہ تاج ہیں۔

ف: اس حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ نے بادلوں سے حَوَالَيْنَا فرمایا تو ان تاجدارِ دو جہاں، مرجعِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جس کے حکم کو بادل بھی مسرور ہو کر تعمیلِ ارشاد کرتے تھے۔ حقیقت ہے حضرت نے فرمایا ہے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ یعنی جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا۔ لہٰذا آپ کے سب ہی تعمیل کرتے ہیں۔

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

۱۹۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب اسے چھوڑ کر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون گریہ و زاری کرنے لگا۔ پس آپ نے اس کے پاس آ کر دستِ شفقت پھیرا۔
اس حدیث کو عبد الحمید، عثمان بن عمر، معاذ بن العلاء،

وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نافع سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ نیز اس کو روایت کیا ہے ابو عاصم، ابن ابی رواد، نافع، ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا إِلَيْهِ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ انصار میں سے کسی عورت یا مرد نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے منبر تیار کر دیں۔ فرمایا، جو تمہاری مرضی ہو۔ پس انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کے روز آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو کھجور کی وہ لکڑی بچوں کی طرح رونے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اسے سینے سے لگا لیا جیسے روتے ہوئے بچے کو منایا جاتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ اس وجہ سے رویا کہ اپنے پاس ذکر سنا کرتا تھا۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسجد نبوی کی چھت جب کھجور کی شاخوں کی ڈالی ہوئی تھی تو خطبہ دیتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک ستون سے ٹیک لگایا کرتے تھے جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے تو ہم نے سنا کہ اس ستون سے اونٹنی کے بلبلانے جیسی آواز آ رہی تھی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر اس پر اپنا دست شفقت رکھا تو وہ خاموش ہوا۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ح حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اصحاب رسول سے دریافت کیا کہ تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کس کو یاد ہے۔ حضرت حذیفہ بولے، مجھے اسی طرح یاد ہے۔ فرمایا، بیان کرو واقعی تم جرأت مند ہو۔ بیان کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھلا آدمی کا فتنہ (آزمائش) اس کے اہل و عیال، اس کے مال اور اس کے ہمسایوں میں ہے جو اسے نماز، خیرات اچھی

کہ توحید کے مدعی کی حالت بھی ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کو مشرک گردانتے جاتے ہیں مگر ان اس درجہ اپنی قوت امتیاز کھو بیٹھے ہیں کہ بت پرستوں یعنی حیثیت مشرکین سے ان میں کوئی فرق نہیں بلکہ مل رہا ہے۔ وہ ایسے کہ امام اور ہیں ان کے بندے مدام ہیں۔ خدائے ذوالمنن جملہ متبعان اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے، آمین ــــــ یہ ارشادات نقل کی جنہیں کے ساتھ اس جلد کی حدیث ۱۲۱۳ اور ۱۲۵۴ میں گزر چکے ہیں۔ الحمد للہ علی ...

۸۰۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنَ الْآطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي أَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ.

حضرت اسامہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھ کر فرمایا۔ کیا تم دیکھ رہے ہو جو کچھ مجھے نظر آ رہا ہے؟ بیشک میں فتنوں کو تمہارے گھروں پر اس طرح برستے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

۸۰۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذَا وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ وَبِالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ.

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس یہ فرماتے ہوئے خوف و ہراس کی حالت میں تشریف لائے کہ لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی ہے اس شر سے جو نزدیک آ گیا۔ یاجوج ماجوج نے اتنا سوراخ کر لیا ہے، پھر آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ پس میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان نیک آدمی بھی موجود ہیں؟ فرمایا، ہاں ہلاک ہوں گے لیکن جب برائی زیادہ ہو جائے گی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار ہو کر فرمایا: سبحان اللہ! کتنے خزانے نازل ہوئے اور کتنے فتنے برسائے گئے ہیں۔

....

۸۰۸ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الْغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ أَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفِرُّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالرحمن بن ابو صعصعہ سے فرمایا اور میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں سے محبت ہے اور انہیں پالتے ہو پس ان کی دیکھ بھال کرو اور ان کی بیماریوں کا خیال رکھو کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ ان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر پہاڑوں کی کسی چوٹی یا بارش کے مقامات پر جا رہے گا کیونکہ وہ اپنے دین

بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

٨٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ — وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

٨٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ.

٨٠٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ قَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ.

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَ

کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بچا لے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب فتنے اٹھیں گے جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو ان فتنوں کی طرف جھانکنے لگے گا انہیں اپنی جانب کھینچ لیں گے۔ اس وقت اگر کوئی پناہ گاہ یا چھپنے کی جگہ مل سکے تو وہاں چھپ جانا چاہیے

اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے لیکن اس میں ابو بکر بن عبد الرحمن نے یہ بھی کہا ہے کہ دو نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہو گئی گویا اس کے اہل و عیال اور مال و متاع سب چھن گئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور بعض ایسے کام ہوتے دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرتے ہوگے۔ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: تمہارے اوپر جو حقوق ہوں وہ ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے پھر آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: کاش! لوگ ان سے کنارہ کش رہتے۔ محمود، ابوداؤد، شعبہ، ابوالتیاح نے بھی ابو زرعہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ

۳۴۱۳۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُوْنَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۳۴۱۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ فِيْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَمَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ

ذکر ہیں۔ حالانکہ دونوں کا موقف ایک ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تمہارے دو جماعتوں کی آپس میں لڑائی نہ ہو جائے۔ پس ان کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہوگی۔ حالانکہ ان کا دعویٰ و موقف ایک ہی ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دجال اور کذاب منظر عام پر نہ آ جائیں۔ جن کی تعداد تیس کے لگ بھگ ہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ مال تقسیم فرما رہے تھے۔ جب بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! انصاف سے کام لو۔ آپ نے فرمایا! تیری خرابی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو ناکام و نامراد رہ جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا، جانے دو کیونکہ اس کے اور بھی ساتھی ہیں تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے بالمقابل، یہ قرآن بہت پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ اگر ان کے پھلکے کی جگہ کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا۔ پھر ان کے پر کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہیں ملے گا اور ان دونوں کے درمیان والی جگہ کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہ ملے گا۔ حالانکہ وہ گندگی اور خون کے درمیان سے گزرا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا، جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی مانند یا گوشت کا لوتھڑا ہوگا۔ جب لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے تو ان کا خروج ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ حدیث خود میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے

أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ.

٨١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٨١٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ

ابو طالب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے اور میں بھی لشکرِ اسلام کے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ جب اسے لایا گیا تو اس کے اندر وہ تمام نشانیاں دیکھیں جو آپ نے بیان فرمائی تھیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ آپ کی جانب کسی بات کی غلط نسبت کروں اور جب کوئی ایسی بات کروں جس کا تعلق میرے اور تمہارے جھگڑے سے ہے تو لڑائی دھوکا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آخر زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو عمر کے لحاظ سے چھوٹے اور میزانِ عقل پر کھوٹے ہوں گے۔ وہ سرورِ کائنات کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم جہاں بھی انہیں پاؤ انہیں قتل کر دو کیونکہ قیامت کے روز ان کے قاتل کو ثواب ملے گا۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم کے حضور بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے جبکہ آپ چادر اوڑھے ہوئے کعبے کے زیرِ سایہ جلوہ افروز تھے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب فرماتے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ ارشاد فرمایا: تم سے پہلے اگر کسی آدمی کے لیے گڑھا کھودا جاتا، پھر اس میں کھڑا کر کے اس کے سر پر آرہ رکھ دیا جاتا، پھر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تو یہ سلوک بھی اسے دین سے نہیں ہٹاتا تھا اور لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت سے ہڈیوں تک پار کی جاتی تھیں،

دِيْنِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ.

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِيْ مُوْسَى بْنُ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۸۱۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ.

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى أَبِيْ فِيْ مَنْزِلِهِ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيَ قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِيْ

لیکن یہ اذیت بھی انھیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی۔ خدا کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا یہاں تک کہ اگر کوئی سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا تو اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا اور بکریوں پر بھیڑیئے کا خوف ہوگا لیکن تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا۔ پس وہ گئے اور دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ پوچھا۔ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ برا حال ہے کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز اونچی کر بیٹھا تھا لہذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے ہوں گے اور جہنمیوں میں میرا شمار ہو گیا ہوگا۔ اس آدمی نے آکر آپ سے گوش گزار کیا کہ وہ یوں کہتے ہیں۔ پس حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سورۃ الکہف کی تلاوت کی اور ان کے گھر گھوڑا تھا تو وہ بدکنے لگا۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ اوپر ابر کا ٹکڑا سایہ فگن ہے۔ پس انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے فلاں! یہ سکینہ تھا جو قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوا یا قرآن مجید کی وجہ سے نازل فرمایا گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد محترم کے مکان پر تشریف لائے اور ان سے کجاوہ خریدا۔ پھر حضرت عازب سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو بھیجو تاکہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ چلے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر ان کے ساتھ چل دیا۔ میرے والد ماجد بھی قیمت کو پرکھنے کی غرض سے نکلے۔ اس وقت میرے والد محترم نے ان سے کہا۔ اے ابوبکر! مجھے ان

ينتقد ثمنه فقال له أبي يا أبا بكر حدثني
كيف صنعتما حين سريت مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال نعم أسرينا ليلتنا ومن الغد
حتى قام قائم الظهيرة وخلا الطريق لا
يمر فيه أحد فرفعت لنا صخرة طويلة لها
ظل لم تأت عليه الشمس فنزلنا عنده و
سويت للنبي صلى الله عليه وسلم مكانا بيدي
ينام عليه وبسطت فيه فروة وقلت نم يا
رسول الله وأنا أنفض لك ما حولك فنام وخرجت
أنفض ما حوله فإذا أنا براع مقبل بغنمه
إلى الصخرة يريد منها مثل الذي أردنا
فقلت لمن أنت يا غلام فقال لرجل من أهل
المدينة أو مكة قلت أفي غنمك لبن قال
نعم قلت أفتحلب قال نعم فأخذ شاة
فقلت انفض الضرع من التراب والشعر والقذى
قال فرأيت البراء يضرب إحدى يديه على الأخرى
ينفض فحلب في قعب كثبة من لبن ومعي
إداوة حملتها للنبي صلى الله عليه وسلم يرتوي
منها يشرب ويتوضأ فأتيت النبي صلى الله
عليه وسلم فكرهت أن أوقظه فوافقته حين
استيقظ فصببت من الماء على اللبن حتى
برد أسفله فقلت اشرب يا رسول الله قال
فشرب حتى رضيت ثم قال ألم يأن للرحيل
قلت بلى قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس و
اتبعنا سراقة بن مالك فقلت أتينا يا رسول
الله قال لا تحزن إن الله معنا فدعا عليه النبي
صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه إلى
بطنها أرى في جلد من الأرض شك زهير فقال
إني أراكما قد دعوتما علي فادعوا لي فالله

واقعہ تو بتایئے جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
ہجرت کی تو آپ دونوں پر کیا گزری تھی؟ فرمایا، ہاں ہم ساری رات
صبح تک چلتے رہے، پھر دوپہر ہو گئی تو راستہ سنسان پڑ گیا اور کوئی
ایک آدمی بھی چلتا پھرتا نظر نہیں آتا تھا۔ پس ہمیں ایک بڑا سا پتھر
نظر آیا جس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ پس ہم اس
کے نزدیک اتر گئے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
ایک جگہ اپنے ہاتھ سے صاف کر دی تاکہ آپ وہاں سو جائیں پس
میں نے اس جگہ ایک پوستین بچھا دی اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!
سو جایئے اور میں آپ کے اردگرد کا خیال رکھوں گا۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرمانے لگے اور میں پہرہ دیتا رہا، اسی
دوران میں ایک چرواہا ہے کو اسی پتھر کی جانب آتے دیکھا، بکریاں گھیرے
ہوئے کہ اس پتھر سے وہی فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا جو ہم حاصل کر
رہے تھے۔ میں نے پوچھا، اے لڑکے! اس ریوڑ کا مالک کون ہے؟
اس نے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے کسی شخص کا نام لیا، میں نے پوچھا
کیا، کیا تمہاری بکریاں دودھ دیتی ہیں؟ میں نے کہا، کیا تم
ہمیں دودھ دو گے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور ایک
بکری کو پکڑ لیا، جس کے تھن مٹی، بالوں اور نجاست سے لتھڑے
ہوئے تھے۔ ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن
عازب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مار کر بتایا
کہ اس طرح اس نے تھن جھاڑے اور پھر لکڑی کے پیالے میں دودھ
دوہ لیا۔ میرے پاس ایک چھاگل تھا جو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے پینے اور وضو کرنے کی غرض سے ہمراہ رکھا تھا۔ پس
میں اس کے اندر دودھ لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے آپ کو جگانا پسند نہیں کیا لیکن میں نے آپ
کو بیدار پایا۔ پس میں نے دودھ میں کچھ پانی ڈال دیا تاکہ ٹھنڈا ہو جائے اور
عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! نوش فرمایئے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں
بہت خوش ہو گیا۔ پھر فرمایا، کیا ابھی چلنے کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے اثبات
میں جواب دیا۔ ہم کوچ کر گئے جبکہ سورج ڈھل چکا تھا، اسی اثنا میں ہمارا پیچھا
کرتا ہوا سراقہ بن مالک آ گیا، میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کوئی ہمارے

يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور گزشتہ حدیث کی طرح ذکر کر کے فرمایا: ضرور تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کرامت مہد میں مسیلمہ کذاب آ کر کہنے لگا: اگر محمد مجھے اپنا جانشین مقرر کر دیں تو میں ان کی پیروی کرنے کے لیے تیار ہوں اور اپنی قوم کے بہت سے آدمی لے کر آیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں ایک کھجور کی لکڑی تھی، یہاں تک کہ آپ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے اور فرمایا: اگر تم مجھ سے اس لکڑی کے برابر بھی کوئی چیز مانگو تو تمہیں نہیں دوں گا۔ میں تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اگر تم نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تمہیں تباہ و برباد کر دے گا اور میں دیکھتا ہوں کہ جس شخص کا حال مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے وہ تم ہی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے فکر ہوئی۔ پس خواب میں میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس جب میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میں نے اس خواب کی تعبیر دو کذاب ٹھہرائے جو میرے بعد نکلیں گے

فبكيت فقال اما ترضين ان تكوني سيدة نساء اهل الجنة ونساء المؤمنين فضحكت لذلك.

٨٢٨ - حدثني يحيى بن قزعة حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت دعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة ابنته في شكواه الذي قبض فيها فسارها بشيء فبكت ثم دعاها فسارها فضحكت قالت فسألتها عن ذلك فقالت سارني النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرني انه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت ثم سارني فاخبرني اني اول اهل بيته اتبعه فضحكت.

٨٢٩ - حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن ابي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يدني ابن عباس فقال له عبد الرحمن بن عوف ان لنا ابناء مثله فقال انه من حيث تعلم فسأل عمر ابن عباس عن هذه الآية اذا جاء نصر الله والفتح فقال اجل رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلمه اياه فقال ما اعلم منها الا ما تعلم.

٨٣٠ - حدثنا ابو نعيم حدثنا عبد الرحمن بن سليمان بن حنظلة بن الغسيل حدثنا عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه بملحفة قد عصب بعصابة دسماء حتى جلس على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فان الناس يكثرون ويقل الانصار حتى يكونوا

پھر آپ نے فرمایا، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمام جنتی عورتوں کی سردار تم ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار تم ہو۔ پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو اپنے اس مرض میں بلایا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ پھر سرگوشی کے انداز میں ان سے کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں پھر نزدیک بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی۔ پھر آپ نے سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو ان کے پیچھے جاؤں گی، تو میں ہنس پڑی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب انہیں اپنے نزدیک بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ان سے کہا، ہمارے لڑکے بھی تو ان جیسے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا، یہ بدولت علم کے اس حال پر ہیں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے آخری وقت سے مطلع فرمایا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کا جو مطلب میں جانتا ہوں وہی تم جانتے ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں جس میں وفات پائی تھی، باہر نکلے اور ایک چکنی پٹی سر سے باندھی ہوئی تھی۔ آخر کار آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ دوسرے لوگ تو بڑھتے جا رہے ہیں لیکن انصار گھٹ رہے ہیں یہاں تک کہ یہ لوگوں میں اتنے رہ جائیں گے جیسے آٹے میں نمک۔ پس جو تم میں سے حاکم بنے اور وہ لوگوں کو نفع یا نقصان

يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی قدر کرے اور جو ان میں سے غلط کار ہوں ان سے درگزر کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ آخری مجلس تھی جس میں آپ بیٹھے۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہمراہ امام حسن کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر اور حضرت زید کی خبر آنے سے پہلے ان کی شہادت کے بارے میں بتا دیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ف: یہ بات تفصیل سے اسی جلد کی حدیث ۱۰۵، ۲۰۹، ۴۳۵ اور ۳۰۴ کے تحت گزر چکی ہے ان میں سے کسی حدیث کے تحت اس کی تفصیل حاشیہ میں ہے۔ لہٰذا آپ کے اس خبر دینے اور جنگ موتہ کے ان حالات کے بارے میں وہ حاشیہ ملاحظہ فرمایا جائے۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس قالین ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے! ارشاد فرمایا۔ یاد رکھو عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس آج میں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہوں کہ اپنا قالین مجھ سے دور ہٹاؤ تو وہ جواب دیتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یہ نہیں فرمایا تھا کہ تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس میں خاموش ہو جاتا ہوں۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ عمرہ کی نیت سے نکلے اور امیہ بن خلف ابو صفوان کے ہاں ٹھہرے اور امیہ شام کی طرف جاتے ہوئے جب مدینہ منورہ سے گزرتا تو

حتی اتی اھلہ۔

گئے۔

۴۳۲۔ حدثنا عبد اللہ بن الاسود حدثنا یحیی عن اسماعیل حدثنا قیس سمعت المغیرۃ بن شعبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ناس من امتی ظاھرین حتی یاتیھم امر اللہ وھم ظاھرون۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے، یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی تو اس وقت بھی وہ غالب ہوں گے۔

۴۳۳۔ حدثنا الحمیدی حدثنا الولید قال حدثنی ابن جابر قال حدثنی عمیر بن ھانئ انہ سمع معاویۃ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتیھم امر اللہ وھم علی ذلک قال عمیر فقال مالک بن یخامر قال معاذ وھم بالشام فقال معاویۃ ھذا مالک یزعم انہ سمع معاذا یقول وھم بالشام۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم رہے گا، جو انہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے یا مخالفت کرے تو انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔ عمیر: مالک بن یخامر، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ وہ شام میں ہوں گے۔ حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ مالک کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ سے سنا ہے کہ وہ شام میں ہیں۔

۴۳۴۔ حدثنا علی بن عبد اللہ اخبرنا سفیان حدثنا شبیب بن غرقدۃ قال سمعت الحی یحدثون عن عروۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ دینارا یشتری لہ بہ شاۃ فاشتری لہ بہ شاتین فباع احداھما بدینار وجاءہ بدینار وشاۃ فدعا لہ بالبرکۃ فی بیعہ وکان لو اشتری التراب لربح فیہ قال سفیان کان الحسن بن عمارۃ جاءنا بھذا الحدیث عنہ قال سمعہ شبیب من عروۃ فاتیتہ فقال شبیب انی لم اسمعہ من عروۃ قال سمعت الحی یخبرونہ عنہ ولکن سمعتہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخیر معقود بنواصی الخیل الی یوم القیامۃ قال وقد رایت فی دارہ سبعین فرسا قال سفیان یشتری لہ شاۃ کانھا اضحیۃ۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بکری خریدنے کے لیے ایک دینار دیا، پس میں نے آپ کے لیے اس میں سے دو بکریاں خریدیں۔ پھر ان میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ دیا اور بکری اور دینار لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے ان کی تجارت میں برکت کے لیے دعا کی۔ چنانچہ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس سے بھی منافع حاصل کر لیتے۔ اسے سفیان حسن بن عمارہ، شبیب، عروہ کا قبیلہ اور حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس شبیب نے بارہا حضرت عروہ سے یہ سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روز قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی میں خیر وابستہ ہے۔

شبیب فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے دروازے پر ستر گھوڑے دیکھے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ بکری جو خریدی تھی شاید وہ قربانی کے لیے تھی۔

۴۳۵۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن عبید اللہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ

٨٥١. حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ.

٨٥٢. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ.

بَابُ ٣٥٢ مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَقَالَ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا. قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ.

٨٥٣. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

کے اصحاب کی صحبت سے مشرف ہونے والوں کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ لوگ اثبات میں جواب دیں گے تو انہیں بھی فتح حاصل ہو جائے گی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب زمانوں سے میرا زمانہ بہتر ہے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اپنے بعد آپ نے دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ پھر تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ انہیں گواہ بھی نہیں بنایا جائے گا لیکن گواہی دیں گے۔ وہ خیانت کریں گے حالانکہ انہیں امین نہیں بنایا گیا ہوگا اور نذر مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے۔ وہ بڑے موٹے تازے ہوں گے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے اور قسم سے پہلے ان کی گواہی ہوگی۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جب ہم چھوٹے تھے تو ہمارے بزرگ قسم کھانے اور وعدہ کرنے پر ہمیں پیٹا کرتے تھے۔

مہاجرین کے فضائل و مناقب: ان میں سے حضرت ابوبکر عبد اللہ بن ابو قحافہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے، اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی سچے ہیں (سورۃ الحشر آیت ۸) اور ارشاد ربانی ہے: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی ..... ثانی اثنین (سورۃ التوبہ آیت ۴۰)۔ حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ غار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت

عثمان بن عفان رضي الله عنهم.

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا خليلا قاله أبو سعيد

٨٥٧. حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا وهيب حدثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو كنت متخذا من أمتي خليلا لاتخذت أبا بكر ولكن أخي وصاحبي. حدثنا معلى بن أسد حدثنا وهيب عن أيوب وقال لو كنت متخذا خليلا لاتخذته خليلا ولكن أخوة الإسلام أفضل.

٨٥٨. حدثنا قتيبة حدثنا عبد الوهاب عن أيوب مثله. حدثنا سليمان بن حرب أخبرنا حماد بن زيد عن أيوب عن عبد الله بن أبي مليكة قال كتب أهل الكوفة إلى ابن الزبير في الجد فقال أما الذي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا من هذه الأمة خليلا لاتخذته أنزله أبا يعني أبا بكر.

باب

٨٥٩. حدثنا الحميدي ومحمد بن عبد الله قالا حدثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال أتت امرأة النبي صلى الله عليه وسلم فأمرها أن ترجع إليه قالت أرأيت إن جئت ولم أجدك كأنها تقول الموت قال عليه السلام إن لم تجديني فأتي أبا بكر.

٨٦٠. حدثنا أحمد بن أبي الطيب حدثنا إسماعيل بن مجالد حدثنا بيان بن بشر عن وبرة بن عبد الرحمن عن همام قال سمعت عمارا يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه إلا خمسة أعبد وامرأتان وأبو بكر.

٨٦١. حدثني هشام بن عمار حدثنا صدقة بن خالد حدثنا زيد بن واقد عن بسر بن عبيد الله عن

عنہم

اگر رسول خدا کسی کو خلیل بناتے تو ابو بکر کو بناتے۔

یہ حدیث حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔

ان سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو خلیل بنانا چاہتا تو میں ابو بکر کو خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت افضل ہے۔

حضرت عبد اللہ بن ابو ملیکہ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کے لیے لکھا کہ دادا کی میراث کا حکم بتایا جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس ہستی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اس امت سے میں کسی کو خلیل بناتا، انہوں نے دادا کو باپ کے درجے میں رکھا ہے یعنی حضرت ابو بکر نے۔

حضرت ابو بکر کے دیگر فضائل۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ پھر کسی وقت آنا۔ وہ گویا ہوئی کہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں۔ اس کی مراد وفات سے تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وہ وقت میں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ غلام، دو عورتیں اور حضرت ابو بکر کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو بکر بھی اپنی چادر کا کنارہ اٹھائے ہوئے حاضر ہوئے

عَائِذُ اللّٰهِ أَبُو إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا۔

بیان کیا کہ ان کا گھٹنا ظاہر ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے یہ صاحب لڑ جھگڑ کر آ رہے ہیں۔ پس انہوں نے سلام کیا اور بتانے لگے کہ میرے اور حضرت عمر کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی۔ اور میں نے ان سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت عمر نادم ہو کر حضرت ابوبکر کے دروازے پر حاضر ہوئے اور ان کے بارے میں پوچھا۔ جواب ملا کہ وہ گھر میں نہیں ہیں۔ پس یہ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انور چہرے کا رنگ بدل گیا اور یہ صورت حال دیکھ کر حضرت ابوبکر ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میری ہی زیادتی ہے۔ یہ دو مرتبہ عرض کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے کہا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے لیکن ایک ابوبکر نے کہا کہ یہ سچ فرماتے ہیں اور انہوں نے اپنی جان اور مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ پھر دو مرتبہ فرمایا کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ اس کے بعد حضرت ابوبکر کو کبھی ستایا نہیں گیا۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا۔

حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غزوہ ذات السلاسل کا امیر لشکر بنا کر روانہ فرمایا۔ جب واپس آیا تو آپ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ آدمیوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس کے ساتھ ہے؟ فرمایا۔ عائشہ کے ساتھ۔ میں پھر عرض پرداز ہوا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا۔ ان کے والد ماجد کے ساتھ۔ میں نے عرض کی، پھر کس کے؟ فرمایا۔ عمر بن خطاب۔ الغرض ان کے بعد چند دوسرے حضرات کے نام لیے۔

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیئے نے حملہ کیا اور ایک بکری کو پکڑ کر لے گیا۔ چرواہے نے بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ پس بھیڑیا اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

الرَّاعِيْ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ وَبَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّيْ لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّيْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ أُوْمِنُ بِذٰلِكَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

اس جیر پھاڑ کے دن ان کا محافظ کون ہوگا جس روز میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح ایک شخص بیل کو ہانک کرلے جارہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہوگیا۔ بیل نے اسے مخاطب کرکے کہا کہ مجھے اس لیے تو پیدا نہیں فرمایا گیا، بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے تعجب سے سبحان اللہ کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ان واقعات کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی۔

٨٦٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سویا ہوا تھا کہ خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول بھی تھا۔ میں نے اس سے اتنے ڈول نکالے جتنے اللہ تعالیٰ نے چاہے۔ پھر ابن ابی قحافہ (ابوبکر) نے ایک یا دو ڈول نکالے۔ ان کی آب کشی میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ ڈول چرس بن گیا اور ابن خطاب نے سنبھال لیا میں نے کسی جوانمرد کو عمر کی طرح چرس کھینچتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ سب کو سیراب کردیا۔

٨٦٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوْسٰى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ازراہ تکبر کپڑا گھسیٹے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک کونہ نیچا لٹک جاتا ہے، لہٰذا اب میں احتیاط کیا کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسا ازراہ تکبر نہیں کرتے۔ موسیٰ بن عقبہ نے سالم سے دریافت کیا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر نے مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ کہا ہے؟ جواب دیا، نہیں بلکہ میں نے تو ثَوْبَہٗ سنا ہے۔

٨٦٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

۷۶۴، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ فَلَيُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے تو اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ جو نمازی ہے اسے نماز والے دروازے سے، جو خیرات کرتا ہے اسے خیرات والے دروازے سے اور جو روزے رکھے گا اسے روزوں والے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے اسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا، ہاں اے ابوبکر! مجھے امید ہے کہ تم ایسے لوگوں میں سے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر مقام سنح میں تھے۔ اسمٰعیل راوی کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا بالائی حصہ ہے۔ پس حضرت عمر کھڑے ہو کر کہنے لگے خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ خدا کی قسم میرے دل میں یہی بات سمائی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور تندرست کر کے اٹھائے گا۔

.... اور

آپ کافروں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے پس حضرت ابوبکر آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے کپڑا ہٹایا، بوسہ دیا اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ حیات و وفات دونوں میں پاکیزہ رہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا مزہ دوبارہ پھر کبھی نہیں چکھائے گا۔ پھر آپ باہر نکلے

فَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَعْجَبَنِي خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ نَحْنُ الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللَّهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا وَلَكِنَّا الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا فَبَايِعُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ - وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا - وَقَصَّ الْحَدِيثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ

اور فرمایا: اے قسم کھانے والے! صبر سے کام لے۔ جب حضرت ابوبکر نے کلام کیا تو حضرت عمر بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: سن لو! جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو یقیناً وہ وفات پا چکے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اس کا خدا زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا اور اس نے فرمایا ہے: بیشک اے محبوب! تم نے انتقال فرمانا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے (سورۃ الزمر، آیت ۳۰) اور فرمایا ہے: اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے۔ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھرے گا، اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو صلہ دے گا (سورۃ آل عمران، آیت ۱۴۴)۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ بے اختیار رونے لگے۔ وہ فرماتے ہیں کہ انصار حضرت سعد بن عبادہ کے ہاں سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک آپ (مہاجرین) میں سے۔ پس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمر بولنے لگے تو حضرت ابوبکر نے انہیں روکا۔ حضرت عمر کہا کرتے تھے کہ خدا کی قسم میں نے ایک ایسی بات سوچی تھی جس نے مجھے حیران کیا تھا، مجھے ڈر تھا کہ حضرت ابوبکر وہاں تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ پھر حضرت ابوبکر نے گفتگو شروع کی اور بلیغ لفظوں میں کلام فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ امارت ہمارا حق ہے اور وزارت آپ کا۔ اس پر حضرت حباب بن منذر نے کہا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا بلکہ ایک امیر ہم میں سے اور ایک آپ میں سے ہوگا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: ایسا نہیں بلکہ امیر ہم میں سے ہوں اور وزرا آپ میں سے ہوں کیونکہ یہ لوگ رہائش کے لحاظ سے قریش کی مرکزی حیثیت کے حامل ہیں اور حسب و نسب کی رو سے یہی بہتر شمار ہوتے ہیں۔ پس آپ حضرت عمر یا حضرت ابوعبیدہ میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیجئے۔ حضرت عمر نے کہا بلکہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار ہیں، ہم سب سے بہتر اور رسول اللہ کے ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ پس حضرت عمر نے ان کا

إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدَى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتْلُونَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ.

ہاتھ پکڑ کر ان کی بیعت کر لی، پھر دوسرے تمام حضرات نے بھی بیعت کر لی۔ اس وقت کسی نے کہا کہ آپ حضرات نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا اگر یہ قتل ہے تو یہ اللہ نے کیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ آخری تقریر سے نفاق تھا۔ قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے محفوظ رکھا۔ پھر حضرت ابو بکر نے لوگوں کو خوب ہدایت دکھائی اور انہوں نے حق کو پہچان لیا جو ان پر آیا تھا۔ وہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ... اِلَی الشّٰکِرِیْنَ تک تلاوت کرتے ہوئے باہر نکلے۔

۸۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

حضرت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد محترم حضرت علی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا، حضرت ابو بکر ہیں۔ میں نے پوچھا، پھر کون ہے؟ فرمایا پھر حضرت عمر ہیں۔ اور میں حضرت عثمان کا نام لینے سے ڈرا۔ میں نے پوچھا، پھر آپ ہیں؟ فرمایا، میں نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے ایک عام شخص ہے۔

۸۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ پس اس کو تلاش کروانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا۔ دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن پانی کسی کے پاس بھی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے حضرت عائشہ نے کیسی صورت حال پیدا کر دی کہ رسول اللہ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرا دیا جبکہ نہ یہاں پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ پس حضرت ابو بکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا۔ تو نے رسول خدا اور لوگوں کو روک دیا حالانکہ یہ پانی کی جگہ نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ انہوں نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے چاہا وہ ان سے کہلوایا اور انہوں نے میرے پہلو میں کچوکے بھی مارے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ

فخاصرتي فلا يمنعني من التحرك الا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اصبح على غير ماء فانزل الله آية التيمم فقال اسيد بن الحضير ما هي باول بركتكم يا آل ابي بكر فقالت عائشة فبعثنا البعير الذي كنت عليه فوجدنا العقد تحته.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک آرام فرماتے رہے اور پانی میسر نہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور سب نے تیمم کیا۔ حضرت اسید بن حضیر کہنے لگے: اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار بھی اسی اونٹ کے نیچے سے مل گیا۔

۴۷۰۔ حدثنا آدم بن ابي اياس حدثنا شعبة عن الاعمش قال سمعت ذكوان يحدث عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبوا اصحابي فلو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه تابعه جرير وعبد الله بن داود وابو معاوية ومحاضر عن الاعمش.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو۔ اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو وہ ان کے ایک مد یا نصف کے برابر بھی ثواب کو نہیں پہنچے گا۔ نیز جریر، عبداللہ بن داؤد، ابو معاویہ، محاضر نے بھی اعمش سے اس کی روایت کی ہے۔

۴۷۱۔ حدثنا محمد بن مسكين ابو الحسن حدثنا يحيى بن حسان حدثنا سليمان عن شريك بن ابي نمر عن سعيد بن المسيب قال ابو موسى الاشعري انه توضا في بيته ثم خرج فقلت لالزمن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولاكونن معه يومي هذا قال فجاء المسجد فسال عن النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا خرج ووجه ههنا فخرجت على اثره اسال عنه حتى دخل بئر اريس فجلست عند الباب وبابها من جريد حتى قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجته فتوضا فقمت اليه فاذا هو جالس على بئر اريس وتوسط قفها وكشف عن ساقيه ودلاهما في البئر فسلمت عليه ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لاكونن بواب رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم فجاء ابو بكر فدفع الباب فقلت من هذا فقال ابو بكر فقلت على رسلك ثم ذهبت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلے اور دل میں کہنے لگے کہ آج میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں گا اور خود آپ کے ساتھ رہوں گا۔ پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے بتایا کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ نقش قدم دیکھتے اور پوچھتے ہوئے چلتے رہے یہاں تک کہ بئر اریس پر جا پہنچے۔ پس میں دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرمایا تو میں اٹھ کر خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ بئر اریس پر بیٹھ گئے منڈیر کے درمیان، پنڈلیاں کھول لیں اور انہیں کنوئیں میں لٹکا دیا۔ میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں سوچا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بن کر رہوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر آئے اور انہوں

۸۲۲ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَهِیْدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان ایک دفعہ احد پہاڑ پر چڑھے تو ان کے باعث اسے وجد آگیا آپ نے فرمایا، احد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

ف: یہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق شہید فرمایا، معلوم ہوا کہ آپ کو پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ ان دونوں حضرات کو شہید کیا جائے گا۔ یہی بات اسی جلد کی حدیث ۲۰۰۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۲۳ - حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا اَنَا عَلٰی بِئْرٍ اَنْزِعُ مِنْهَا جَاءَنِیْ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَّاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ یَّدِ اَبِیْ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِیْ یَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِّنَ النَّاسِ یَفْرِیْ فَرِیَّهٗ فَنَزَعَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ قَالَ وَهْبٌ الْعَطَنُ مَبْرَكُ الْاِبِلِ یَقُوْلُ حَتّٰی رَوِیَتِ الْاِبِلُ فَاَنَاخَتْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوران خواب میں ایک کنوئیں سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمر بھی آگئے۔ پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے، پھر ابوبکر کے ہاتھ سے وہ ابن خطاب نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا، میں نے لوگوں میں سے کسی کو ایسا جواں مرد نہیں دیکھا جو ان کا کام کرے حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے۔ ابن وہب کا قول ہے کہ العطن اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اونٹ سیراب ہو گئے تو انہیں ان کے ٹھکانوں پر بٹھا دیا گیا۔

۸۲۴ - حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِی الْحُسَیْنِ الْمَكِّیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰی مَنْكِبِیْ یَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَیْكَ لِاَنِّیْ كَثِیْرًا مَّا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ كُنْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان کھڑا تھا، پس انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کے لیے دعا کی جبکہ ان کا جنازہ تابوت پر رکھا جا چکا تھا تو ایک آدمی نے میرے پیچھے سے اپنے ہاتھوں کو میرے کندھوں پر رکھتے ہوئے کہا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے مجھے امید واثق تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید آپ کے دونوں بزرگوں کے ساتھ رکھے گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بار بار فرماتے ہوئے سنا کرتا کہ میں ابوبکر اور عمر تھے، میں ابوبکر اور عمر

وعمر وفعلت وابوبکر وعمر وانطلقت وابوبکر وعمر فان کنت لارجوا ان یجعلک الله معهما فالتفت فاذا هو علی ابن ابی طالب.

٨٢٥ - حدثنی محمد بن یزید الکوفی حدثنا الولید عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن ابراهیم عن عروة ابن الزبیر قال سالت عبد الله بن عمرو عن اشد ما صنع المشرکون برسول الله صلی الله علیه وسلم قال رایت عقبة ابن ابی معیط جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یصلی فوضع رداءه فی عنقه فخنقه به خنقا شدیدا فجاء ابوبکر حتی دفعه عنه فقال اتقتلون رجلا ان یقول ربی الله وقد جاءکم بالبینات من ربکم.

باب مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی الله عنه

٨٢٦ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا عبد العزیز الماجشون حدثنا محمد بن المنکدر عن جابر ابن عبد الله رضی الله عنهما قال قال النبی صلی الله علیه وسلم رایتنی دخلت الجنة فاذا انا بالرمیصاء امراة ابی طلحة وسمعت خشفة فقلت من هذا فقال هذا بلال ورایت قصرا بفنائه جاریة فقلت لمن هذا فقال لعمر فاردت ان ادخله فانظر الیه فذکرت غیرتک فقال عمر بابی وامی یا رسول الله اعلیک اغار.

٨٢٧ - حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی

نے کیا۔ میں، ابوبکر اور عمر گئے۔ اسی لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالٰے آپ کو ضرور ان دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا۔ جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابو طالب تھے۔

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰے عنہم سے دریافت کیا کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے برا سلوک جو کیا وہ کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط ایسی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے آپ کی مبارک گردن میں چادر ڈال کر سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنا شروع کیا۔ پس حضرت ابوبکر آگئے اور اسے ہٹاتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تحقیق تمہارے پاس اپنے رب سے معجزے لے کر آیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب کے مناقب۔

حضرت عمر ابو حفص قرشی عدوی رضی اللہ تعالٰے عنہ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے (شب معراج) خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ابو طلحہ کی بیوی رُمیصاء کو دیکھا اور میں نے چاپ سنی تو میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی آواز ہے؟ جواب ملا یہ بلال ہے اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت تھی۔ میں نے پوچھا یہ کس کا مکان ہے؟ جواب ملا کہ حضرت عمر کا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی۔ اس پر حضرت عمر رو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے

سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رضي الله عنه قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ قال بينا أنا نائم رأيتني في الجنة فإذا امرأة تتوضأ إلى جانب قصر فقلت لمن هذا القصر فقالوا لعمر فذكرت غيرته فوليت مدبرا فبكى عمر وقال أعليك أغار يا رسول الله۔

٨٤٨ - حدثني محمد بن الصلت أبو جعفر الكوفي حدثنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري قال أخبرني حمزة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم شربت يعني اللبن حتى أنظر إلى الري يجري في ظفري أو في أظفاري ثم ناولت عمر فقالوا فما أولته قال العلم۔

٨٤٩ - حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير حدثنا محمد بن بشر حدثنا عبيد الله قال حدثني أبو بكر بن سالم عن سالم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أريت في المنام أني أنزع بدلو بكرة على قليب فجاء أبو بكر فنزع ذنوبا أو ذنوبين نزعا ضعيفا والله يغفر له ثم جاء عمر بن الخطاب فاستحالت غربا فلم أر عبقريا يفري فريه حتى روي الناس وضربوا بعطن قال ابن جبير العبقري عتاق الزرابي وقال يحيى الزرابي الطنافس لها خمل رقيق مبثوثة كثيرة۔

٨٥٠ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثني أبي عن صالح عن ابن شهاب أخبرني عبد الحميد أن محمد بن سعد أخبره أن أباه قال عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب عن عبد الحميد

کہ آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ایک مکان کے کسی گوشے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے پایا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ مکان کس کا ہے؟ جواب دیا، حضرت عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اس لیے الٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رونے لگے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرسکتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ دوران خواب میں اتنا دودھ پیا جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس (دودھ) سے کیا مراد ہے؟ فرمایا، علم مراد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایسے کنوئیں سے ڈول کے ساتھ پانی نکال رہا ہوں، جس پر چرخی لگی ہوئی ہے۔ پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن کمزوری کے ساتھ، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول چرس بن گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ جانوروں کو سیراب کرکے ان کے ٹھکانے پر لے گئے۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ عبقری سے عمدہ زرابی، یحییٰ کا قول ہے کہ زرابی بچھے ہوئے حاشیے اور جھالر والے قالین۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں گفتگو کر رہی تھیں اور گفتگو بھی خوب اونچی آواز سے کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب نے اجازت

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلٰى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔ حضرت عمر عرض گذار ہوئے یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے دندان مبارک کو تبسم ریز رکھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر عرض گذار ہوئے:۔ یارسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا۔ اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے جواب دیا۔ ہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

- - - - - - - - - - - -

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر مسلمان ہوگئے اس وقت سے ہم برابر کامیاب ہوتے آرہے ہیں۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ عَلٰى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي فَإِذَا عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ أَنِّي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو تابوت پر رکھا گیا تو لوگوں کا جمگھٹا ہوگیا۔ آپ کا جنازہ اٹھنے سے پہلے لوگ دعائیں مانگتے اور نمازیں پڑھتے رہے اور میں بھی ان میں تھا۔ اچانک ایک شخص نے میرا کندھا پکڑ لیا اور وہ حضرت علی تھے۔ پھر انہوں نے حضرت عمر کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا۔ آپ کے بعد ایسا کوئی شخص نہیں جسے آپ کے برابر محبوب ہو کہ وہ خدا کی بارگاہ میں آپ جیسے عمل لے کر جائے۔ خدا کی قسم، میں تو یہی گمان کرتا تھا

كنت كثيرا أسمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول كنت أنا وأبو بكر وعمر وذهبت أنا وأبو بكر وعمر ودخلت أنا وأبو بكر وعمر وخرجت أنا وأبو بكر وعمر.

٨٨٣. حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد وقال لي خليفة حدثنا محمد بن سواء وكهمس بن المنهال قالا حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال صعد النبي صلى الله عليه وسلم إلى أحد ومعه أبو بكر وعمر وعثمان فرجف بهم فضربه برجله وقال اثبت أحد فما عليك إلا نبي أو صديق أو شهيدان.

٨٨٤. حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال حدثني عمر هو ابن محمد أن زيد بن أسلم حدثه عن أبيه قال سألني ابن عمر عن بعض شأنه يعني عمر فأخبرته فقال ما رأيت أحدا قط بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من حين قبض كان أجد وأجود حتى انتهى من عمر بن الخطاب.

٨٨٥. حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه أن رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن الساعة فقال متى الساعة قال وماذا أعددت لها قال لا شيء إلا أني أحب الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فقال أنت مع من أحببت قال أنس فما فرحنا بشيء فرحنا بقول النبي صلى الله عليه وسلم أنت مع من أحببت قال أنس فأنا أحب النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر وأرجو أن أكون معهم بحبي إياهم وإن لم أعمل بمثل أعمالهم.

کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جناب کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور یہ میں نے اس لیے خیال کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہا یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور ابوبکر و عمر تھے، میں اور ابوبکر و عمر گئے، میں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر و عمر نکلے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کوہِ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ پہاڑ کو وجد آیا تو آپ نے ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا: احد ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عمر کے بعض حالات پوچھے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پا جانے کے بعد میں نے حضرت عمر ابن الخطاب جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا، گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہو گئی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا، تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض گزار ہوا، میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا، تم ان کے ساتھ ہو جن سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہمیں اتنی کسی چیز نے خوش نہیں کیا۔ جتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان نے کیا کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور ابوبکر و عمر سے، لہٰذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔

۸۸۶ ۔ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد كان فيما قبلكم من الأمم محدثون فإن يك في أمتي أحد فإنه عمر زاد زكريا بن أبي زائدة عن سعد عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لقد كان فيمن كان قبلكم من بني إسرائيل رجال يكلمون من غير أن يكونوا أنبياء فإن يكن من أمتي منهم أحد فعمر.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام فرمایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان میں سے میری امت کے اندر بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔

۸۸۷ ۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث حدثنا عقيل عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة بن عبد الرحمن قالا سمعنا أبا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما راع في غنمه عدا الذئب فأخذ منها شاة فطلبها حتى استنقذها فالتفت إليه الذئب فقال له من لها يوم السبع ليس لها راع غيري فقال الناس سبحان الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم فإني أومن به وأبو بكر وعمر وما ثم أبو بكر وعمر.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیئے نے حملہ کرکے اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے پیچھا کرکے اس سے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیئے نے اس کی جانب متوجہ ہو کر کہا۔ بتاؤ چیرپھاڑ کے دن ان کی حفاظت کون کرے گا جبکہ میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس واقعے کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی۔ حالانکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وہاں موجود نہ تھے۔

۸۸۸ ۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني أبو أمامة بن سهل بن حنيف عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا نائم رأيت الناس عرضوا علي وعليهم قمص فمنها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ دون ذلك وعرض علي عمر وعليه قميص اجتره قالوا فما أولته يا رسول الله

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں سو رہا تھا کہ لوگوں کو میری خدمت میں پیش کیا گیا۔ وہ قمیص پہنے ہوئے تھے۔ پس کسی کی قمیص تو سینے تک آتی تھی اور کسی کی اس سے بھی اونچی تھی لیکن جب عمر کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو ان کی قمیص زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا تعبیر لیتے ہیں؟!

قَالَ الْوَتِيْنَ۔

۸۰۹ ۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ، وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهٰذَا۔

فرمایا: دل۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف کا اظہار فرمایا تو حضرت ابن عباس نے کہا، گویا وہ تسلی دیتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اے امیر المومنین! اگر یہی وقت ہے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب رہے ہیں اور ان کی صحبت سے اچھی طرح فیض یاب ہوئے ہیں پھر جب وہ بچھڑ گئے تو آپ سے خوش تھے۔ پھر آپ حضرت ابوبکر کے مصاحب رہے اور ان کے ساتھ آپ کی خوب اچھی صحبت رہی پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ کی صحابہ کرام سے صحبت رہی اور یہ صحبت بہت اچھی رہی۔ اگر آپ ان سے جدا ہوں گے تو ضرور اس حالت میں جدائی ہوگی کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا: یہ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اور ان کی رضا کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا پھر جو آپ نے حضرت ابوبکر کی صحبت اور ان کے راضی ہونے کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جو اس نے میرے اوپر فرمایا۔ جزع و فزع کی بات جو آپ دیکھ رہے ہیں تو یہ آپ کی اور دیگر اصحاب رسول کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین کے برابر بھی سونا ہوتا تو عذاب الٰہی کو دیکھنے سے پہلے اسے آپ حضرات پر نثار کر دیتا۔ حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا۔

۸۱۰ ۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کے ایک باغ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ پس ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر تھے۔ پس میں نے انہیں وہ بشارت دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ اللهُ الْمُسْتَعَانُ۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

فرمایا تھا۔ پس انھوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انھیں جنت کی بشارت دو۔ پس میں نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر تھے۔ پس جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ میں نے انھیں بتایا۔ پس انھوں نے خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انھیں بھی جنت کی بشارت دو لیکن ایک مصیبت پر جو انھیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ میں نے انھیں بتایا۔ انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

حضرت عثمان کے مناقب

اسم گرامی عثمان بن عفان ابو عمرو قرشی رضی اللہ عنہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بئر رومہ کو کھودے اس کے لیے جنت ہے۔ پس اسے حضرت عثمان نے کھودا اور فرمایا کہ جو تنگی والے لشکر کا سامان تیار کرے اس کے لیے جنت ہے گی تو حضرت عثمان نے سامان فراہم کر دیا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کا خیال رکھنے کے لیے فرمایا۔ پس ایک آدمی نے آکر اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: انھیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر تھے۔ پھر دوسرے شخص نے آکر اجازت مانگی تو فرمایا: انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ معلوم ہوا کہ وہ حضرت عمر تھے۔ پھر ایک اور آدمی نے اجازت مانگی تو آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا: انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو لیکن ایک مصیبت کے ساتھ جو انھیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن

قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا.

۹۲۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ مِنْكَ قَالَ مَعْمَرٌ أُرَاهُ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ

عثمان تھے۔ حضرت ابوموسیٰ کی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن عاصم راوی نے اس میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں پانی تھا اور آپ نے اپنے دونوں گھٹنے کھولے ہوئے تھے یا ایک گھٹنا، لیکن جب حضرت عثمان آئے تو آپ نے اسے ڈھانپ لیا۔

عبیداللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق گفتگو کیوں نہیں کرتے جبکہ لوگوں کو ولید کے بارے میں شکایات ہیں۔ پس میں نے حضرت عثمان سے ملنے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ وہ نماز کے لیے نکلے۔ میں نے کہا۔ مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں فائدہ آپ کا ہے۔ فرمایا۔ بھلے آدمی آپکا! معمر کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا: میں آپ سے خدا پناہ دے۔ پس میں واپس لوگوں کے پاس آ پہنچا کہ حضرت عثمان کا قاصد بلانے آ گیا تو میں ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ فرمایا۔ آپ کیا نصیحت کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی تو آپ ان میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات مانی، ہجرت کا دہرا شرف حاصل کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے اور آپ کا اسوۂ حسنہ کو بچشم خود دیکھا۔ تو اب لوگ ولید کے طرز عمل سے شاکی ہیں۔ حضرت عثمان نے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ نہیں لیکن آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں بھی ان میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول کی بات مانی اور اس پر ایمان لایا جس کے ساتھ آپ مبعوث فرمائے گئے تھے اور واقعی میں نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے جیسا کہ آپ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا اور آپ سے بیعت کی لیکن خدا کی قسم، نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا، یہاں تک کہ وہ بارگاہ خداوندی میں پہنچ گئے پھر حضرت ابوبکر کے ساتھ

حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ مِثْلُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ أَفَلَيْسَ لِي مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ.

میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عمر کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا۔ پھر مجھے خلیفہ بنا دیا گیا تو کیا جو حق ان دونوں حضرات کو حاصل تھا کیا مجھے وہ حاصل نہیں ہے؟ میں نے کہا، کیوں نہیں فرمایا۔ لوگوں کی جو باتیں آپ تک پہنچ رہی ہیں جیسا کہ ولید کے بارے میں آپ نے شکایات کا ذکر کیا تو اس سلسلے میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ حق کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ پھر آپ نے حضرت علی کو بلا کر دُرّے مارنے کا حکم دیا اور ولید کو اَسّی دُرّے مارے گئے۔

٣٦٩٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت میں کسی کو حضرت ابوبکر کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔ پھر حضرت عمر کے اور پھر حضرت عثمان کے۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو ایک دوسرے پر فضیلت دیے بغیر چھوڑ دیا کرتے تھے۔ عبداللہ نے عبدالعزیز سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

٣٦٩٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ.

عثمان بن موہب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مصر سے آیا، اس نے حج کیا اور چند آدمیوں کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا، یہ قریش ہیں۔ یہ جماعت کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا، حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ وہ کہنے لگا، اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب مرحمت فرمائیے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان غزوۂ احد سے فرار کر گئے تھے؟ جواب دیا، ہاں۔ پھر پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان غزوۂ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا ہاں۔ پھر دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہوگا کہ عثمان بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب ہی رہے؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، ادھر آؤ میں ان واقعات کی حقیقت بیان کرتا ہوں۔ جو انہوں نے جنگ احد کے دن فرار اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمایا اور انہیں بخش دیا گیا۔ وہ غزوۂ بدر سے غائب رہے تو

أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ. وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ

٨٩٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ فَقَالَ اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ.

بَابُ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالْاِتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

٨٩٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ

اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لیے بھی شرکائے بدر کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ رہی بیعت رضوان سے غائب ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں حضرت عثمان سے بڑھ کر کوئی دوسرا معزز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بجائے اسی کے پاس بھیجتے اور بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں تشریف لے جانے کے بعد ہی پیش آیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اس کے بعد اسے دوسرے دست مبارک پر مار کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا اب یہ باتیں ساتھ لیتا جا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے، تو اسے وجد آگیا۔ پس آپ نے فرمایا۔ ٹھہر جا احد! میرا خیال ہے کہ آپ نے ٹھوکر بھی لگائی۔ کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت عثمان کی خلافت پر صحابہ کا اتفاق۔

عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو زخمی ہونے سے چند روز پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ان سے فرما رہے تھے۔ آپ دونوں نے یہ کیا کیا؟ فلاں زمین پر اتنا لگان مقرر کرتے وقت کیا آپ کو اندیشہ ہے کہ یہ ناقابل برداشت ہے، آپ کیوں ڈر گئے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا کہ ہم نے جو لگان مقرر کیا وہ قابل برداشت ہے اور اس میں کافی زیادتی کی گنجائش بھی ہے۔ فرمایا۔ غور کرو، کہیں اتنا بوجھ تو نہیں رکھ دیا جو برداشت نہ کیا جاسکے۔ راوی کا بیان ہے کہ دونوں نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو عراق کی بیوہ عورتوں کو اتنا مالدار کر دوں گا کہ میرے بعد وہ کبھی کسی شخص کی محتاج نہ ہوں گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کے چوتھے روز آپ کو صدمہ لاحق ہو

إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا. قَالَ فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ. قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ أَوِ النَّحْلَ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرَى وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ صَلَاةً خَفِيفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيرَةِ قَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا فَقَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ

گی۔ عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ جس روز آپ کو صدمہ پہنچا تو میرے اور آپ کے درمیان صرف حضرت عبداللہ بن عباس تھے اور جب آپ دو صفوں کے درمیان سے گزرتے تو صفیں سیدھی کرنے کے لیے فرماتے اور جب آپ کو کوئی خلل نظر نہ آتا تو تکبیر تحریمہ کہتے۔ اکثر اوقات آپ پہلی رکعت میں سورۂ یوسف، سورۂ نحل یا ان جیسی کوئی دوسری سورت پڑھتے تاکہ لوگ شامل ہو جائیں۔ ابھی آپ نے تکبیر تحریمہ ہی کہی تھی کہ ابولؤلؤ نے ... مجھے کتے نے قتل کردیا یا کاٹ کھایا ہے جبکہ اس نے آپ کو زخمی کیا۔ پس وہ غلام دو دھاری چھرا لیے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا اور دائیں بائیں جس کے پاس سے گزرتا اسی کو زخمی کرتا جاتا، یہاں تک کہ اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں سے سات حضرات تو اپنے حقیقی مالک کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے دیکھا تو اپنا بڑا سا کوٹ اس کے اوپر ڈال دیا اور پکڑ لیا۔ غلام نے دیکھا کہ اب وہ گرفتار ہو گیا ہے تو اسی چھری سے خودکشی کر لی۔ حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا کیونکہ وہ آپ کے نزدیک تھے۔ پس جو کچھ میں نے دیکھا وہ ان حضرات نے بھی دیکھا جو نزدیک تھے لیکن جو مسجد کے کناروں پر تھے انہیں کچھ معلوم نہ ہوا ماسوائے اس کے کہ وہ حضرت عمر کی زبان سے سبحان اللہ سبحان اللہ نہیں سن رہے تھے۔ پس حضرت عبدالرحمٰن نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا، ابن عباس! ذرا دیکھو تو سہی کہ مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ ابھی تھوڑا سا ہی دیکھتے رہے، پھر آکر کہنے لگے کہ مغیرہ کے غلام نے۔ فرمایا کاریگر نے؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا: خدا اسے غارت کرے، میں نے تو اس سے اچھی بات ہی کی تھی۔ شکر خدا کا ہے کہ میری موت کسی مدعی اسلام کے ہاتھوں نہیں آئی۔ آپ اور آپ کے والد محترم یہ چاہتے تھے کہ مدینہ منورہ میں بکثرت غلام ہو جائیں، اسی لیے ان کے پاس سب سے زیادہ غلام تھے۔ پس انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو میں کر ڈالوں یعنی اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں قتل کر دیں۔ میں نے جواب دیا، جب وہ آپ کی بولی بولنے لگے، آپ کے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے اور آپ کی طرح حج کرنے لگے تو انہیں قتل کرنا مناسب نہیں ہے۔ پھر آپ اپنے دولت خانے پر تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے

إِلَى وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُولُ لَا بَأْسَ. وَقَائِلٌ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وَلِيتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدِّ عَنِّي هَذَا الْمَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً

کے ساتھ گئے اور لوگوں پر ایسی اتنی بڑی مصیبت آئی کہ پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔ بعض کسی نے تو کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے اور کوئی کہتا کہ حالت خطرے سے باہر نہیں ہے۔ پھر آپ کو نبیذ پلایا گیا تو وہ شکم کے راستے ہی خارج ہو گیا۔ اس کے بعد دودھ پلایا گیا تو وہ بھی زخم کے راستے نکل گیا۔ پس لوگوں کو آخری وقت صاف نظر آنے لگا پھر ہم سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کی تعریف کرتے ہوئے آنے لگے۔ پھر ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا۔ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کو بشارت ہے کیونکہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار فرمائی اور اسلام لانے میں پیش قدمی کی جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اور جب خلیفہ بنائے گئے تو عدل فرمایا اور آخر میں شہادت۔ آپ نے فرمایا۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ خواہ ان میں سے کچھ بھی نہ ہو لیکن میرے اوپر کوئی گناہ نہ ہو۔ جب وہ شخص جانے لگا تو اس کی چادر زمین کو چھو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ اس لڑکے کو میرے پاس واپس لاؤ۔ فرمایا۔ اے بھتیجے! کپڑا اوپر اٹھا کر رکھا کرو کہ اس سے تمہارا کپڑا بچا رہے گا اور یہ تیرے رب کو پسند ہے۔ اے عبداللہ بن عمر! ذرا دیکھو کہ میرے اوپر کتنا قرض ہے؟ جب حساب کیا تو چھیاسی ہزار درہم کے لگ بھگ قرض نکلا۔ فرمایا۔ اس کی ادائیگی کے لیے اگر عمر کی اولاد کا مال کافی نکلے تو ان کے مال سے ادا کر دینا۔ اگر کافی نہ ہو تو بنی عدی بن کعب میں کسی سے قرض لے لینا۔ اگر پھر بھی پورا نہ ہو تو قریش میں سے کسی سے مانگ لینا لیکن ان کے سوا کسی دوسرے کے مال سے میرا قرض ادا نہ کرنا۔ اب ام المومنین حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ عمر آپ کو سلام کہتے ہیں اور امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ پس انہوں نے سلام کیا اور اجازت طلب کی۔ جب اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ حضرت عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا۔ میں تو وہاں خود دفن ہونے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن آج میں اپنی ذات پر انہیں ترجیح دیتی ہوں۔ جب یہ

تبكي فقال يقرأ عليك عمر بن الخطاب السلام ويستأذن أن يدفن مع صاحبيه فقالت كنت أريده لنفسي ولأوثرن به اليوم على نفسي فلما أقبل قيل هذا عبد الله بن عمر قد جاء قال ارفعوني فأسنده رجل إليه فقال ما لديك قال الذي تحب يا أمير المؤمنين أذنت قال الحمد لله ما كان من شيء أهم إلي من ذلك فإذا أنا قضيت فاحملوني ثم سلم فقل يستأذن عمر بن الخطاب فإن أذنت لي فأدخلوني وإن ردتني ردوني إلى مقابر المسلمين وجاءت أم المؤمنين حفصة والنساء تسير معها فلما رأيناها قمنا فولجت عليه فبكت عنده ساعة واستأذن الرجال فولجت داخلا لهم فسمعنا بكاءها من الداخل فقالوا أوص يا أمير المؤمنين استخلف قال ما أجد أحق بهذا الأمر من هؤلاء النفر أو الرهط الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان والزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن وقال يشهدكم عبد الله بن عمر وليس له من الأمر شيء كهيئة التعزية له فإن أصابت الإمرة سعدا فهو ذاك وإلا فليستعن به أيكم ما أمر فإني لم أعزله عن عجز ولا خيانة وقال أوصي الخليفة من بعدي بالمهاجرين الأولين أن يعرف لهم حقهم ويحفظ لهم حرمتهم وأوصيه بالأنصار خيرا الذين تبوءوا الدار والإيمان من قبلهم أن يقبل من محسنهم

واپس پہنچے تو کہا گیا کہ عبداللہ بن عمر آگئے، فرمایا مجھے اٹھاؤ۔ پس ایک شخص نے سہارا دے کر آپ کو بٹھا دیا، فرمایا کیا جواب لائے ہو؟ عرض گزار ہوئے، اے امیر المومنین! جو آپ چاہتے تھے یعنی اجازت دے دی۔ فرمایا، خدا کا شکر ہے میرے نزدیک کسی بات کو اس سے زیادہ اہمیت حاصل نہیں ہے اور جب میں وفات پا جاؤں تو میرا جنازہ اٹھا کر ان کے پاس لے جانا اور سلام عرض کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ اگر اجازت مرحمت فرما دیں تو مجھے اندر داخل کر دینا اور اگر منع فرمائیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ ام المومنین حضرت حفصہ تشریف لائیں اور ان کے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں۔ جب ہم نے انہیں دیکھا تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس وہ آپ کے پاس گئیں اور تھوڑی دیر تک روتی رہیں۔ پھر آدمیوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔ ہم اندر داخل ہوئے اور عرض گزار ہوئے، اے امیر المومنین! وصیت فرمائیں کہ ہم کس کو خلیفہ بنائیں۔ فرمایا، میں ان چند حضرات کے سوا اور کسی کو خلافت کا اہل نہیں پاتا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ ان سے راضی تھے۔ پھر آپ نے نام گنائے یعنی حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ہیں۔ آپ چھ حضرات کے پاس عبداللہ بن عمر حاضر رہا کرے گا لیکن اس کا خلافت سے کوئی تعلق نہیں، یہ ان کی تسلی کے لیے فرمایا۔ اگر خلافت سعد کو مل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں اور جو بھی خلیفہ بنے وہ ان سے مدد لے اور میں نے انہیں کسی نااہلی یا خیانت کے باعث معزول نہیں کیا تھا۔ پھر فرمایا کہ میں اپنے بعد میں خلیفہ بننے والے کے لیے وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کا حق پہچانے اور ان کی عزت و حرمت کی حفاظت کرے۔ اور انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے کیونکہ وہ ہجرت اور ایمان کے گھر میں پہلے سے آباد تھے۔ ان کے نیک لوگوں کی قدر کی جائے اور جو غلطی کر بیٹھیں ان سے درگزر کی جائے۔ وصیت کرتا ہوں کہ ادھر کے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کیا جائے کہ وہ اسلام کے محافظ، مال کی آمدنی کا ذریعہ اور دشمنوں کو تباہ کرنے والے ہیں۔ ان سے مال نہ لیا جائے مگر ان کی رضامندی سے اور جو ضرورت سے زائد ہو۔ اور اعراب کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہی عرب

وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ. وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ
الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ
الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا
فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ. وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ
خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ
أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدَّ عَلَى
فُقَرَائِهِمْ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ
وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا
طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا
نَمْشِي فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ أَدْخِلُوهُ فَأُدْخِلَ
فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا
فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ
مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى
عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ
وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ
فِي نَفْسِهِ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللّٰهُ عَلَيَّ
أَنْ لَا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَأَخَذَ
بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي
الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ
أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ
لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ
لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ ارْفَعْ

کی اصل اور اسلام کا مادہ ہیں۔ جو مال ان کے امیروں سے لیا جائے وہ ان کے
غریبوں کو لوٹا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے ذمہ کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ انھیں اپنے وعدے کی طرح پورا کیا
جائے۔ اگرچہ ان کی خاطر جنگ کرنا پڑے اور طاقت سے زیادہ کسی سے
کام نہ لیا جائے۔ جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم آپ کو لے کر چل پڑے
تو حضرت عبداللہ بن عمر بارگاہ صدیقہ میں سلام عرض کرنے کے بعد
عرض گزار ہوئے کہ حضرت عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے
ہیں۔ فرمایا: انھیں اندر لے آؤ۔ پس انھیں اندر لے جایا گیا اور ان
کے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کر دیا گیا۔ جب ان کے دفن سے
فارغ ہوئے تو نامزد حضرات ایک جگہ مل بیٹھے۔ پس حضرت
عبدالرحمٰن ابن عوف نے کہا کہ اس معاملے کو تین حضرات پر چھوڑ
دیجئے۔ حضرت زبیر نے کہا کہ میں حضرت علی کے حق میں دست
بردار ہوتا ہوں۔ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں حضرت عثمان کے حق
میں ہٹتا ہوں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں نے اپنا حق حضرت
عبدالرحمٰن بن عوف کو دے دیا۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے
کہا کہ اب ان حضرات میں سے جو کنارہ کش ہونے کے
لیے کہے گا ہم بار خلافت اس کے اوپر رکھیں گے کیونکہ
اللہ تعالیٰ اور اسلام کے حقوق کی نگرانی اپنی حفاظت
سے مقدم ہے۔ پس دونوں بزرگ (حضرت عثمان و حضرت علی)
خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: کیا آپ دونوں
حضرات انتخاب کا معاملہ میرے سپرد کرنے کے لیے تیار ہیں؟
خدا کی قسم میں کبھی افضل سے عدول نہیں کروں گا۔ دونوں حضرات
نے اثبات میں جواب دیا۔ پس انھوں نے دونوں میں سے ایک
کا ہاتھ پکڑا اور کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے قرابت دار اور اسلام لانے میں پہل کرنے والے ہیں
جیسا کہ آپ خود بھی جانتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں خلافت کا
فیصلہ آپ کے حق میں کروں تو آپ پر انصاف کرنا لازم ہوگا،
اور اگر میں حضرت عثمان کے متعلق فیصلہ کروں تو ان کی بات سننا
اور ان کی اطاعت کرنا آپ کے لیے ضروری ہوگا۔ پھر دوسرے

بيدك يا عثمان مبايعة فبايع له علي وولج أهل الدار فبايعوه.

باب ۳۹۱ مناقب علي بن أبي طالب القرشي الهاشمي أبي الحسن رضي الله عنه وقال النبي صلى الله عليه وسلم لعلي أنت مني وأنا منك وقال عمر توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنه راض.

۸۹۸۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد العزيز عن أبي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه قال فبات الناس يدوكون ليلتهم أيهم يعطاها فلما أصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجو أن يعطاها فقال أين علي بن أبي طالب فقالوا يشتكي عينيه يا رسول الله قال فأرسلوا إليه فأتوني به فلما جاء بصق في عينيه ودعا له فبرأ حتى كأن لم يكن به وجع فأعطاه الراية فقال علي يا رسول الله أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا فقال انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم إلى الإسلام وأخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لأن يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من أن يكون لك حمر النعم.

۸۹۹۔ حدثنا قتيبة حدثنا حاتم بن

نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بھی اسی طرح کہا۔ جب دونوں حضرات سے پکا وعدہ لے لیا تو کہا۔ اے حضرت عثمان! اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور پھر ان سے بیعت کر لی، پھر حضرت علی نے بیعت کی، پھر تمام لوگ ٹوٹ پڑے اور سب نے ان کی بیعت کر لی۔

حضرت علی کے فضائل و مناقب۔

حضرت علی بن ابو طالب قرشی ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو الحسن ہے۔ ان کے بارے میں رسول خدا نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول خدا نے جب وصال فرمایا تو ان سے راضی تھے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح مرحمت فرمائے گا۔ لوگ تمام رات اسی حسرت میں رہے کہ دیکھیے صبح کس خوش نصیب کو جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ تمنا لیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے مرحمت ہو۔ آپ نے فرمایا، علی بن ابو طالب کہاں ہیں! لوگوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا، انہیں بلا کر لاؤ۔ پس انہیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ پس وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اس وقت تک لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا، خاموشی کے ساتھ جاؤ اور جب تم ان کے میدان میں جا اترو تو پہلے انہیں اسلام کی طرف بلانا اور جو ان پر واجب ہے یعنی اللہ کا حق ہے وہ انہیں بتانا پس خدا کی قسم، اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر

يزيد بن أبي عبيد عن سلمة قال كان علي قد تخلف عن النبي صلى الله عليه وسلم في خيبر وكان به رمد فقال أنا أتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج علي فلحق بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما كان مساء الليلة التي فتحها الله في صباحها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأعطين الراية أو ليأخذن الراية غدا رجلا يحبه الله ورسوله أو قال يحب الله ورسوله يفتح الله عليه فإذا نحن بعلي وما نرجوه فقالوا هذا علي فأعطاه رسول الله صلى الله عليه وسلم الراية ففتح الله عليه.

۹۰۰۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه أن رجلا جاء إلى سهل بن سعد فقال هذا فلان لأمير المدينة يدعو عليا عند المنبر قال فيقول ماذا قال يقول له أبو تراب فضحك قال والله ما سماه إلا النبي صلى الله عليه وسلم وما كان له اسم أحب إليه منه فاستطعمت الحديث سهلا وقلت يا أبا عباس كيف قال دخل علي على فاطمة ثم خرج فاضطجع في المسجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم أين ابن عمك قالت في المسجد فخرج إليه فوجد رداءه قد سقط عن ظهره وخلص التراب إلى ظهره فجعل يمسح التراب عن ظهره فيقول اجلس يا أبا تراب مرتين.

۹۰۱۔ حدثنا محمد بن رافع حدثنا حسين عن زائدة عن أبي حصين عن سعد بن عبيدة قال جاء رجل إلى ابن عمر فسأله عن عثمان

کے لیے حضرت علیؓ آنکھیں دکھنے کے باعث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ انھوں نے سوچا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر رہ گیا ہوں۔ پس حضرت علی نکل کھڑے ہوئے اور رسول اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔ جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت عطا فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح یہ جھنڈا میں خود ایسے شخص کو دوں گا یا ایسے شخص کے سپرد کروں گا جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے فتح سے نوازے گا۔ اچانک ہماری ملاقات حضرت علی سے ہوئی حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی کوئی امید نہ تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھنڈا انھیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح و نصرت فرمائی۔

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سہل بن سعد سے شکایت کی کہ فلاں شخص حضرت علی کو منبر پر بیٹھ کر برا بھلا کہتا ہے۔ انھوں نے دریافت کیا۔ آخر وہ کہتا کیا ہے؟ جواب دیا۔ وہ ان کو ابوتراب کہتا ہے۔ یہ سن کر ہنس پڑے اور فرمایا۔ خدا کی قسم! ان کا یہ نام تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے اور خود حضرت علی کو یہ نام اپنے اصلی نام سے بھی پیارا ہے۔ پس راوی کو حضرت سہل سے پوری حدیث سننے کی طمع ہوئی اور کہنے لگے۔ اے ابو عباس! واقعہ کیا تھا؟ فرمایا۔ حضرت علی ایک روز حضرت فاطمہ کے پاس گئے اور پھر مسجد میں آکر لیٹ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ مسجد میں ہیں۔ آپ تشریف لے گئے اور انھیں دیکھا کہ چادر ان کی پیٹھ سے ہٹ گئی ہے اور ان کی پیٹھ مٹی سے آلودہ ہو گئی تھی۔ آپ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور دو مرتبہ فرمایا کہ اے ابوتراب! اٹھو۔

حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر کے پاس آیا اور ان سے شان عثمان کے بارے میں استفسار کیا۔ انھوں نے ان کے نیک اعمال بیان کر کے فرمایا۔

فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللّٰهُ بِأَنْفِكَ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللّٰهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ.

٩٠٢۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ أَلَا أُعْطِيكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَا ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ.

٩٠٣۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.

٩٠٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ

یہ باتیں تجھے بُری لگی ہوں گی؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ پھر اس نے شانِ علی کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے ان کی بھی خوبیاں بیان کیں اور فرمایا وہ ایسے ہیں کہ ان کا گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے درمیان ہے اور پوچھا کہ یہ باتیں بھی تجھے بُری لگی ہوں گی؟ جواب دیا: ہاں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ جا اور جو ہو سکے مجھے نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کرنے کی غرض سے گئیں لیکن دولت خانے پر آپ کو نہ پایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کو موجود پایا، انہیں وجہ بتا دی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی وجہ بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا: اپنی جگہ رہو۔ پس آپ ہمارے درمیان رونق افروز ہو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے مجھ سے سوال کیا؟ جب تم اپنے بستروں پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی (علیہما السلام)

حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا: پہلے تم جس طرح فیصلے کیا کرتے تھے اب بھی اسی طرح کرو، کیونکہ

لِلنَّاسِ فَإِنِّي أَكْرَهُ الاِخْتِلاَفَ حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ.

میں اختلاف کو برا سمجھتا ہوں اور لوگوں کو متحد رہنا چاہیے یا مجھے موت آ جائے جس طرح میرے ساتھی موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ امام ابن سیرین کا خیال ہے کہ حضرت علی کے متعلق اکثر روایتیں جھوٹی ہیں۔

باب ۲۹۲ مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

حضرت جعفر بن ابو طالب کے مناقب

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِي حَتَّى لاَ آكُلُ الْخَمِيرَ وَلاَ أَلْبَسُ الْحَبِيرَ وَلاَ يَخْدُمُنِي فُلاَنٌ وَلاَ فُلاَنَةُ وَكُنْتُ أُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الآيَةَ هِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَكَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمِسْكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بڑی حدیثیں بیان کرتے ہیں حالانکہ میں بھوک کے باعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر پڑا رہتا تھا، ورنہ مجھے نان کھانے، لباس فاخرہ پہننے یا لونڈی غلام رکھنے کی طمع نہ تھی۔ میں بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ اس کے باوجود اگر میں کسی شخص سے کہتا کہ مجھے فلاں آیت سناؤ حالانکہ وہ مجھے بھی یاد ہوتی تو مقصد یہ ہوتا کہ شاید وہ مجھے کھانا کھلائے اور غریبوں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کا سلوک کرنے والے حضرت جعفر بن ابو طالب تھے وہ ہمیں کھانا کھلاتے جو بھی ان کے گھر میں ہوتا، یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس کپی لے آتے۔ اگر اس میں کچھ نہ ہوتا تو اسے توڑ ڈالتے۔ تو جو کچھ اس میں ہوتا ہم اسے چاٹ لیتے۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب حضرت جعفر کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو سلام کرتے تو کہا کرتے اے دو پروں یا بازوؤں والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔

باب ۲۹۳ ذِكْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عباس بن عبد المطلب کا ذکر۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ قحط سے دوچار ہوتے تو حضرت

الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ.

عمر بن خطاب جیتہ حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے. وہ کہا کرتے ہ: اے اللہ! ہم تیرے نبی کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، پس ہم پر بارش برسا. راوی کہتے ہیں کہ بارش ہو جاتی۔

بَابٌ ۳۹۳ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

حضرت فاطمہ کی فضیلت۔

رسول خدا کی قرابت کے فضائل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمہ علیہا السلام کے مناقب اور آپ نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي. أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ نے ابوبکر صدیق کے پاس آدمی بھیج کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو غنیمت کے طور پر مرحمت فرمایا اور وہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صدقہ فرمایا ہوا تھا جیسے مدینہ منورہ کی کھجوریں، اور فدک اور خیبر کے خمس سے جو باقی بچا تھا۔ حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا وارث کوئی نہیں بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آل محمد اس مال میں سے کھائیں گے یعنی اللہ کے مال سے لیکن کھانے کی ضرورت سے زیادہ نہیں لیں گے۔ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ فرمایا ہوا مال جس طرح آپ کے مبارک عہد میں خرچ ہوتا تھا میں اس میں قطعی کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور میں اسی طرح عمل کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ پھر حضرت علی بھی آ گئے اور انہوں نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت کو پہچانتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قرابت کا ذکر فرمایا اور حق کا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت اس سے زیادہ عزیز ہے کہ اپنی قرابت سے اچھا سلوک

شعبة عن واقد قال سمعت أبي يحدث عن ابن عمر عن أبي بكر رضي الله عنهم قال ارقبوا محمدا صلى الله عليه وسلم في أهل بيته.

۹۰۹۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاطمة بضعة مني فمن أغضبها أغضبني.

۹۱۰۔ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت دعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة ابنته في شكواه الذي قبض فيها فسارها بشيء فبكت ثم دعاها فسارها فضحكت قالت فسألتها عن ذلك فقالت سارني النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرني أنه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت ثم سارني فأخبرني أني أول أهل بيته أتبعه فضحكت.

باب مناقب الزبير بن العوام وقال ابن عباس هو حواري النبي صلى الله عليه وسلم وسمي الحواريون لبياض ثيابهم.

۹۱۱۔ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه قال أخبرني مروان بن الحكم قال أصاب عثمان بن عفان رعاف شديد سنة الرعاف حتى حبسه عن الحج وأوصى فدخل عليه رجل من قريش قال استخلف قال وقالوه قال نعم قال ومن فسكت فدخل عليه رجل آخر أحسبه الحارث فقال استخلف فقال عثمان وقالوا فقال نعم قال ومن هو فسكت قال فلعلهم قالوا الزبير قال نعم قال أما والذي نفسي بيده إنه لخيرهم ما علمت وإن كان لأحبهم

کروں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی آپ کے اہل بیت کی محبت میں ہے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے، جس نے اسے غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں کہا کہ اپنے اسی مرض میں میرا وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم آپ سے پیچھے آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

حضرت زبیر بن عوام کے مناقب۔

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ وہ رسول خدا کے حواری تھے اور حواری کی جگہ یار کہہ سکتے ہیں۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے مروان بن الحکم نے بتایا کہ نکسیر کے سال جب حضرت عثمان کو ایسی سخت نکسیر پھوٹی کہ وہ حج بھی نہ کر سکے اور وصیت بھی کر دی تو قریش میں سے ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ فرمایا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ پوچھا کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گیا۔ پھر دوسرا آدمی آیا، میرا خیال ہے کہ وہ حارث تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ حضرت عثمان نے پوچھا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا ہاں۔ دریافت کیا، کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گئے۔ فرمایا شاید لوگ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جہاں تک مجھے علم ہے وہ ان

رَاضٍ۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ لَمْ یَبْقَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تِلْکَ الْاَیَّامِ الَّتِیْ قَاتَلَ فِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِیْثِهِمَا۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ رَاَیْتُ یَدَ طَلْحَةَ الَّتِیْ وَقٰی بِهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ۔

بَابٌ ۲۹۰ مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ الزُّهْرِیِّ وَبَنُوْ زُهْرَةَ اَخْوَالُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیٰی قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا یَقُوْلُ جَمَعَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْهِ یَوْمَ اُحُدٍ۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاَنَا ثُلُثُ الْاِسْلَامِ۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ اَسْلَمْتُ فِیْهِ وَلَقَدْ مَکَثْتُ سَبْعَةَ اَیَّامٍ وَاِنِّیْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ۔ تَابَعَهُ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَکُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا یَضَعُ الْبَعِیْرُ اَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ

ان سے راضی تھے۔

حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جن لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بذات خود شرکت فرمائی ان میں بعض اوقات ایسا ہوتا کہ حضرت طلحہ اور حضرت سعد کے سوا آپ کے پاس کوئی نہ رہتا۔ یہ انہوں نے ان دونوں حضرات سے سنا۔

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے اس بازو کو شل دیکھا جس کے ساتھ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے حملے کو روکا تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کے مناقب۔

یہ بنو زہرہ سے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ننھیال ہے۔ ان کا اسم گرامی سعد بن مالک ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد کو فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا یعنی فرمایا، میرے ماں باپ تم پر قربان۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اسلام قبول کرنے والوں میں میرا تیسرا نمبر ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز میں مسلمان ہوا اس وقت تک دو حضرات کے سوا اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ میں سات روز اسی حالت میں رہا اور مسلمان ہونے والوں میں تیسرا شخص میں ہوں۔ ایسی ہی ابو اسامہ نے ہاشم سے روایت کی ہے۔

قیس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں پہلا عربی شخص ہوں جس نے خدا کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے تو کھانے کو کچھ میسر نہ آتا اور درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے یہاں تک کہ ہمارا فضلہ بھی اونٹوں اور بکریوں کے فضلے کی طرح بالکل سخت ہوتا۔ پھر بھی بنی اسد میری مسلمانی پر نکتہ چینی کرتے ہیں،

أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلاَمِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ قَالُوا لاَ يُحْسِنُ يُصَلِّي.

بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ

۹۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لاَ تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا وَاللهِ لاَ تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ مِسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي.

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلاَنَا.

۹۲۴- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَطْعُنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

اگر ایسا ہو تو میں بڑا بدنصیب ہوا اور میرا تمام عمل ضائع ہو جائے چنانچہ انہوں نے حضرت عمر سے میری شکایت کی ہے کہ یہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھا سکتے۔

رسول خدا کے نسبتی فرزندوں کا ذکر۔ ابوالعاص بن ربیع بھی ان میں سے ایک ہیں۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ابوجہل کی لڑکی کے لیے نکاح کا پیغام دیا جب یہ بات حضرت فاطمہ نے سنی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے بارے میں کسی سے خفا نہیں ہوتے۔ اسی لیے حضرت علی بھی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے۔ میں نے سنا کہ تشہد پڑھنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ میں نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح ابوالعاص بن ربیع سے کیا تو اس نے جو بات کہی اسے پورا کیا اور بیشک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اسے کوئی تکلیف پہنچے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکیں گی۔ پس حضرت علی نے وہ منگنی چھوڑ دی۔ حضرت مسور فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس کے رشتہ داروں کا ذکر فرمایا اور اپنے نسبتی فرزند کی تعریف فرمائی کہ اس نے خوب رشتہ داری نبھائی۔ جو بات کی اسے پورا کیا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اسے وفا کیا۔

حضرت زید بن حارثہ کے مناقب۔ براء کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے ان سے فرمایا۔ تم ہمارے بھائی اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوج تیار کی اور اس کا امیر لشکر حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات کو ان کی سرداری پسند نہ آئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ان کی سرداری کو ناپسند کرتے ہو مگر اس سے پہلے ان کے والد ماجد کی سرداری بھی تمہیں کب پسند تھی۔ حالانکہ خدا کی قسم، وہ سرداری کے لیے موزوں تھے اور سب لوگوں کی نسبت ان سے بڑی محبت تھی اور ان (حضرت زید) کے بعد مجھے ان (حضرت اسامہ) سے دوسروں کی نسبت زیادہ محبت ہے۔

۲۲۴۔ حدثنا یحیی بن قزعة حدثنا ابراهیم بن سعد عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله عنها قالت دخل علی قائف والنبی صلی الله علیه وسلم شاهد واسامة بن زید وزید بن حارثة مضطجعان فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض قال فسر بذلك النبی صلی الله علیه وسلم واعجبه فاخبر به عائشة.

باب ذکر اسامة بن زید.

۲۲۵۔ حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا لیث عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله عنها ان قریشا اهمهم شان المخزومیة فقالوا من یجترئ علیه الا اسامة بن زید حب رسول الله صلی الله علیه وسلم وحدثنا علی حدثنا سفیان قال ذهبت اسال الزهری عن حدیث المخزومیة فصاح بی قلت لسفیان فلم تحتمله عن احد قال وجدته فی کتاب کان کتبه ایوب بن موسی عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله عنها ان امراة من بنی مخزوم سرقت فقالوا من یکلم فیها النبی صلی الله علیه وسلم فلم یجترئ احد ان یکلمه فکلمه اسامة بن زید فقال ان بنی اسرائیل کان اذا سرق فیهم الشریف ترکوه واذا سرق الضعیف قطعوه لو کانت فاطمة لقطعت یدها.

باب

۲۲۶۔ حدثنی الحسن بن محمد حدثنا ابو عباد یحیی بن عباد حدثنا الماجشون اخبرنا عبدالله بن دینار قال نظر ابن عمر یوما وهو فی المسجد الی رجل یسحب ثیابه فی ناحیة من المسجد فقال انظر من هذا لیت هذا عندی قال له انسان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیافہ شناس آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم موجود تھے اس وقت اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے۔ قیافہ شناس نے کہا کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور ایک بیٹے کا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سن کر بہت مسرور ہوئے۔ یہ بات آپ کو اتنی بھلی معلوم ہوئی کہ حضرت صدیقہ کو بھی بتائی۔

حضرت اسامہ بن زید کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت نے چوری کر کے، قریش کو پریشانی میں پھنسا دیا وہ کہنے لگے کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا سفارش کی جرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری کی خدمت میں جا کر ان سے مخزومی عورت کی واردات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ (علی نے) سفیان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کسی سے سنا تو نہیں ہاں ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے جو انہوں نے زہری، عروہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے کسی کو عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی تھی۔ آخر کار حضرت اسامہ بن زید بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ آپ نے فرمایا، بیشک بنی اسرائیل میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔ اور اگر فاطمہ بھی ایسا کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

حضرت محمد بن اسامہ کا ذکر۔

عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابن عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ مسجد نبوی کے گوشے میں کپڑے گھسیٹ رہا ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے فرمایا، دیکھو یہ کون ہے کاش! یہ میرے نزدیک ہوتا۔ ایک شخص نے کہا، اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ اسے پہچانتے نہیں! یہ تو

أَمَا تَعْرِفُ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ.

۹۲۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ ابْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مَنْ هَذَا قُلْتُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ ابْنِ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۹۲۷ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محمد بن اسامہ ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے اپنا سر جھکا لیا اور دونوں ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسن کو گود میں لے کر کہا کرتے: اے اللہ! مجھے ان دونوں سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت فرما۔ حضرت اسامہ بن زید کے مولا سے منقول ہے کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ان کے اخیافی بھائی اور انصاری تھے۔ انھیں حضرت ابن عمر نے دیکھا کہ رکوع اور سجدہ درست نہیں کرتے تو فرمایا: اپنی نماز کا اعادہ کرو۔

دوسری روایت میں حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ حرملہ سے منقول ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حجاج بن ایمن آئے اور انھوں نے رکوع اور سجدے صحیح نہیں کیے، تو آپ نے فرمایا کہ نماز دوبارہ پڑھو۔ جب وہ واپس چلے گئے تو حضرت ابن عمر نے مجھ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔ پھر حضرت ام ایمن کی اولاد سے آپ کی محبت کے واقعات بیان کیے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض دوستوں نے سلیمان والی روایت میں یہ بھی کہا ہے کہ ام ایمن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گود کھلایا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر کے مناقب۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اسے بیان کیا کرتا۔ مجھے بھی تمنا تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ کے سامنے بیان کروں۔ چنانچہ رسول خدا کے مبارک زمانے کے اندر میں مجرد لڑکا تھا اور مسجد میں سویا کرتا تھا۔ پس میں نے خواب میں

وَسَلَّمَ كُنْتُ غُلَامًا أَعْزَبَ وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا۔

دو فرشتوں کو دیکھا جو مجھے پکڑ کر اہل دوزخ کے قریب لے گئے جو کنواں جیسی گولائی کی طرح تھی اور کنوئیں کی طرح اس کے دو کنارے تھے اور اس کے اندر کتنے ہی لوگ تھے جنہیں پہچان کر میں کہنے لگا: میں دوزخ سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔ تو ان میں سے ایک فرشتے نے مجھ سے کہا کہ ڈرو مت۔ پس میں نے حضرت حفصہ کے سامنے یہ خواب بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا۔ آپ نے فرمایا: عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے۔ کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ سالم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ رات کو بہت تھوڑا سویا کرتے۔

۴۲۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ (ابن عمر) نیک آدمی ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت عمار اور حضرت حذیفہ کے مناقب۔

۴۳۰- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّأْمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي قَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَاللَّيْلِ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام کے ملک میں گیا۔ پھر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی اچھا ہمنشین عطا فرما۔ پھر میں ایک جماعت کے قریب گیا اور ان کے پاس جا بیٹھا۔ اسی اثنا میں ایک بڈھا میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا: ابو الدرداء۔ میں نے کہا: بیشک میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی اچھا ہمنشین عطا فرمائے پس آپ کو بھیج دیا ہے اللہ نے عنایت فرمایا۔ آپ کہاں کے ہیں؟ جواب دیا کہ میں کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں کے پاس ابن ام عبد یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں جو رسول خدا کی نعلین مبارک، تکیہ اور چھاگل اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ کیا آپ لوگوں کے پاس وہ نہیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان کے شر سے محفوظ رکھا ہے یعنی حضرت عمار بن یاسر۔ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت حذیفہ نہیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایسے اسرار کو جانتے تھے جنہیں کوئی

إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ۔

دوسرا نہیں جانتا تھا۔ پھر انہوں نے فرمایا، بتاؤ عبداللہ بن مسعود سورۂ لیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ انہیں میں نے پڑھ کر سنائی وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى۔ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھائی ہے یعنی اپنے مبارک منہ سے میرے منہ میں ڈال دی۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السِّرَارِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى قُلْتُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ مَا زَالَ بِي هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ شام کی طرف گئے اور جب مسجد میں داخل ہوئے تو دعا کی ؛ اے اللہ! مجھے کوئی نیک ہمنشین عطا فرما۔ پھر حضرت ابو الدرداء کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں کوفے کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا، کیا آپ لوگوں میں وہ صاحب اسرار نہیں کہ جن کا بھید کوئی دوسرا نہیں جانتا تھا۔ یعنی حضرت حذیفہ۔ میں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا، کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں، جنہیں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا۔ یعنی عمار بن یاسر۔ میں نے کہا؛ کیوں نہیں۔ فرمایا، کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں جو مسواک والے ہیں یعنی عبداللہ بن مسعود؟ میں نے جواب دیا، کیوں نہیں فرمایا۔ عبداللہ بن مسعود وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى۔ فرمایا۔ جیسے یہ لوگ میرے پیچھے پڑے رہتے ہیں، یہاں تک کہ مجھے اس سے ہٹا دینا چاہتے ہیں جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھا ہے۔

بَابُ ۳۲ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے مناقب

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس امت کے لیے ابو عبیدہ ابن الجراح امین ہیں۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شعبة عن أبي إسحٰق عن صلة عن حذيفة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لأهل نجران لأبعثن يعني عليكم يعني أمينا حق أمين فأشرف أصحابه فبعث أبا عبيدة رضي الله عنه.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اہلِ نجران سے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر حاکم بنا کر ایسے شخص کو بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ آپ کے اصحاب منتظر رہے۔ پس آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو روانہ فرمایا۔

باب ۳۰۵ ذكر مصعب بن عمير

حضرت مصعب بن عمیر کا ذکر۔

باب ۳۰۶ مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما

قال نافع بن جبير عن أبي هريرة عانق النبي صلى الله عليه وسلم الحسن.

امام حسن اور امام حسین کے مناقب

نافع بن جبیر نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ رسولِ خدا نے امام حسن کو سینے سے لگا لیا۔

۹۳۴ — حدثنا صدقة حدثنا ابن عيينة حدثنا أبو موسى عن الحسن سمع أبا بكرة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر والحسن إلى جنبه ينظر إلى الناس مرة وإليه مرة ويقول ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين.

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور امام حسن آپ کے پہلو میں تھے، کبھی آپ لوگوں کی جانب دیکھتے اور کبھی ان کی طرف۔ جبکہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے گا۔

۹۳۵ — حدثنا مسدد حدثنا المعتمر قال سمعت أبي قال حدثنا أبو عثمان عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يأخذه والحسن ويقول اللهم إني أحبهما فأحبهما أو كما قال.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اور امام حسن کو لیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما، یا جو کچھ فرمایا۔

۹۳۶ — حدثني محمد بن الحسين بن إبراهيم قال حدثني حسين بن محمد حدثنا جرير عن محمد عن أنس بن مالك رضي الله عنه أتي عبيد الله بن زياد برأس الحسين عليه السلام فجعل في طست فجعل ينكت وقال في حسنه شيئا فقال أنس كان أشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم وكان مخضوبا بالوسمة:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسین علیہ السلام کا سر مبارک طشت میں رکھ کر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ ٹھونگے مارنے لگا اور آپ کے حسن و جمال پر نکتہ چینی کی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور امام عالی مقام نے وسمہ کا

خطاب کیا ہوا تھا۔

۹۳۷۔ حدثنا حجاج بن المنهال حدثنا شعبة قال أخبرني عدي قال سمعت البراء رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم والحسن على عاتقه يقول اللهم إني أحبه فأحبه.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔

۹۳۸۔ حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله قال أخبرني عمر بن سعيد بن أبي حسين عن ابن أبي مليكة عن عقبة ابن الحارث قال رأيت أبا بكر رضي الله عنه وحمل الحسن وهو يقول بأبي شبيه بالنبي ليس شبيه بعلي وعلي يضحك.

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: میرے باپ کی قسم، تم رسول خدا کے مشابہ ہو حضرت علی کے مشابہ نہیں ہو اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

۹۳۹۔ حدثني يحيى بن معين وصدقة قالا أخبرنا محمد بن جعفر عن شعبة عن واقد بن محمد عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال أبو بكر ارقبوا محمدا صلى الله عليه وسلم في أهل بيته.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہلبیت کی محبت میں ہے۔

۹۴۰۔ حدثني إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف عن معمر عن الزهري عن أنس وقال عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري أخبرني أنس قال لم يكن أحد أشبه بالنبي من الحسن بن علي.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا۔

۹۴۱۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن محمد بن أبي يعقوب سمعت ابن أبي نعم سمعت عبد الله بن عمر وسأله عن المحرم قال شعبة أحسبه يقتل الذباب فقال أهل العراق يسألون عن الذباب وقد قتلوا ابن ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال النبي صلى الله عليه وسلم هما ريحانتاي من الدنيا.

ابن ابونعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر دیا تھا، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں یہ میرے دو پھول ہیں۔

باب مناقب بلال بن رباح مولی أبی بکر رضی اللہ عنہما وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ.

حضرت بلال بن رباح مولی ابوبکر کے مناقب

رسول خدا نے ان سے فرمایا کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی۔

۹۲۲۔ حدثنا أبو نعیم حدثنا عبد العزیز بن أبی سلمۃ عن محمد بن المنکدر أخبرنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال کان عمر یقول أبو بکر سیدنا وأعتق سیدنا یعنی بلالا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر فرماتے حضرت ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد کیا تھا۔

۹۲۳۔ حدثنا ابن نمیر عن محمد بن عبید حدثنا إسماعیل عن قیس أن بلالا قال لأبی بکر إن کنت إنما اشتریتنی لنفسک فأمسکنی وإنما اشتریتنی للہ فدعنی وعمل للہ.

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال نے حضرت ابوبکر سے کہا۔ اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس رکھیے اور اگر رضائے الٰہی کے لیے خریدا ہے تو آزاد کر دیجئے تاکہ میں وہ کام کروں جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہے۔

باب ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما

حضرت ابن عباس کا ذکر

۹۲۴۔ حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس قال ضمنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلی صدرہ وقال اللہم علمہ الحکمۃ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے مبارک سینے سے لگا کر دعا کی۔ اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے۔

باب مناقب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ

حضرت خالد بن ولید کے مناقب

۹۲۵۔ حدثنا أحمد بن واقد حدثنا حماد بن زید عن أیوب عن حمید بن هلال عن أنس رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی زیدا وجعفرا وابن رواحۃ للناس قبل أن یأتیہم خبرہم فقال أخذ الرایۃ زید فأصیب ثم أخذ جعفر فأصیب ثم أخذ ابن رواحۃ فأصیب و

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کے بارے میں لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی بتا دیا تھا چنانچہ فرمایا۔ اب جھنڈے کو زید نے سنبھالا۔ پس شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے اور آپ کی دونوں آنکھیں اشک بار تھیں۔ یہاں تک کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے

عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَهَا سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ.

ایک تلوار نے پکڑا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح مرحمت فرمائی۔

بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ کے مناقب

۹۲۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللهِ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا أَدْرِي بَدَأَ بِأُبَيٍّ أَوْ بِمُعَاذٍ.

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو ایسے شخص ہیں جن کو میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں، جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود سے ابتدا فرمائی، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ابی بن کعب کا نام پہلے لیا یا معاذ بن جبل کا۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود کے مناقب

۹۲۷ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضول بات کہنے والے اور فضول کام کرنے والے نہ تھے اور آپ نے فرمایا کہ تم میں سے وہ آدمی زیادہ پسند ہے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہے اور فرمایا کہ قرآن کریم چار آدمیوں سے پڑھو: عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

۹۲۸ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمُ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام گیا پھر دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی ہم نشین عطا فرما۔ پس میں نے ایک بوڑھے کو آتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ میرے نزدیک آیا تو میں نے کہا، امید ہے کہ میری دعا مستجاب ہوئی۔ بزرگ نے پوچھا۔ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے کہا، کوفے سے۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا آپ میں وہ حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں جو نعلین مبارک، تکیہ اور چھاگل لے کر ساتھ رہا کرتے تھے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت عمار بن یاسر نہیں جن کو شیطان سے محفوظ رکھا گیا ہے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت

كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ إِلَى فِيَّ فَمَا زَالَ هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَرُدُّونِي۔

حذیفہ! انہیں، یہاں والے بھی جانتے ہیں جنہیں ادھر سے نہیں ہوتے؟ اچھا بتلائیے کہ عبداللہ بن مسعود سورۂ واللیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں یہ پڑھنے لگا واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ مجھے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سورت اسی طرح پڑھائی تھی۔ لیکن

۹۴۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ۔

عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے درخواست کیا کہ ہمیں ایسے شخص کا نام بتلائیے جو صورت اور سیرت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب تر ہو، تاکہ ہم ایسے بزرگ سے دین حاصل کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں کسی ایسے شخص سے واقف نہیں جو صورت اور سیرت میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہو۔

۹۵۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكُثْنَا حِينًا مَا نُرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی ہم دونوں یمن سے (مدینہ منورہ) آئے تو ہم یہاں کافی مدت رہے۔ ہم یہی سمجھتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ محترمہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے جاتے اکثر دیکھا کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ کا ذکر۔

۹۵۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے نماز عشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی۔ ان کے پاس حضرت ابن عباس کا آزاد کردہ غلام بھی تھا۔ اس نے واپس جا کر حضرت ابن عباس کو بتایا تو آپ نے فرمایا: انہیں کچھ نہ کہو کیونکہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوتے رہے ہیں۔

۹۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنَّهُ فَقِيهٌ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا کہ آپ کی امیر المومنین معاویہ کے بارے میں کیا رائے ہے جبکہ وہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بیشک وہ فقیہ ہیں۔

۹۵۳ حدثني عمرو بن عباس حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن أبي التياح قال سمعت حمران بن أبان عن معاوية رضي الله عنه قال إنكم لتصلون صلوة لقد صحبنا النبي صلى الله عليه وسلم فما رأيناه يصليها ولقد نهى عنهما يعني الركعتين بعد العصر.

باب ۳۳۳ مناقب فاطمة عليها السلام وقال النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة سيدة نساء أهل الجنة

۹۵۴ حدثنا أبو الوليد حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاطمة بضعة مني فمن أغضبها أغضبني.

باب ۳۳۴ فضل عائشة رضي الله عنها

۹۵۵ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال أبو سلمة إن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما يا عائش هذا جبريل يقرئك السلام فقلت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا أرى تريد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۹۵۶ حدثنا آدم حدثنا شعبة قال وحدثنا عمرو أخبرنا شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء إلا مريم بنت عمران وآسية امرأة فرعون وفضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام.

۹۵۷ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني محمد بن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن أنه سمع أنس بن مالك رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فضل عائشة على

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہیں حالانکہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام کے مناقب

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے۔ پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! یہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ "عَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ"۔ لیکن آپ اپنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جو کچھ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں سے کامل بہت سے افراد ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہ ہوئی اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت

يَأْمُرَ النَّاسَ يُهْدُوْا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا.

طرف مائل کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ رسول خدا لوگوں کو یہ حکم فرمادیں کہ میری خدمت میں ہدیے بھیج دیا کریں خواہ میں کسی جگہ یا کسی مکان میں ہوں۔ پس حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا جب انہوں نے دوسری مرتبہ یہ بات دہرائی تو آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ خدا کی قسم، عائشہ کے سوا تم میں سے کسی کے لحاف کے اندر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ـــــ ۱۵

باب ۵۳ مناقب الانصار، وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا

انصار کے مناقب۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اور جنھوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا، دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کرکے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو وہ دیے گئے (سورۃ الحشر، آیت ۹)

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ أَمْ سَمَّاكُمُ اللَّهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللَّهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَيُقْبِلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ فَيَقُولُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا۔

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انصار نام کے بارے میں پوچھا کہ یہ نام آپ حضرات نے خود رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے اس نام سے موسوم فرمایا ہے؟ جواب دیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ نام رکھا ہے۔ جب ہم حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ میری یا قبیلہ ازد کے کسی فرد کی جانب متوجہ ہو کر فرماتے:۔ آپ کی قوم نے فلاں روز فلاں کارنامہ انجام دیا تھا۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا فَقَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث کا دن اپنے رسول کی کامیابی کے لیے مقرر فرما رکھا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان کی جماعتیں منتشر ہو گئیں اور ان کے بعض سردار مارے گئے جبکہ بعض زخمی ہوئے تو یہ دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے ان لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کا مقدمہ فرمایا (یعنی انصار کے لیے)

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْأَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ فَقَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز بعض انصار کہنے لگے کہ مال قریش (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے، یہ کتنی عجیب بات ہے حالانکہ قریش (کفار مکہ) کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے لیکن ہمارا مال غنیمت ان کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا:۔ تمہارے متعلق مجھ تک یہ بات پہنچی ہے اور تم جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ انھوں نے جواب دیا کہ واقعی آپ تک صحیح خبر پہنچی ہے۔ فرمایا، کیا تم اس بات

قَالَ أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْمَغَانِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ [شِعْبَهُمْ]

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۶۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى.

بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

۱۰۷۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سُوقُكُمْ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ

پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال غنیمت لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ تعالیٰ کے رسول کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ! اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

انصار کے بارے میں ارشاد رسول عربی۔

حضرت عبداللہ بن زید نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یا یہ فرمایا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انصار کسی بھی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ آپ نے خلاف حقیقت نہیں فرمایا کیونکہ انصار نے آپ کو جگہ دی اور آپ کی مدد کی تھی۔ یا صرف دوسری بات کی۔

مہاجرین و انصار کی مواخات قائم فرمانا۔

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ نے حضرت عبدالرحمان اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔ پس انہوں نے حضرت عبدالرحمن سے کہا کہ میری مالی حالت انصار میں سب سے اچھی ہے، میں اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ نیز میری دو بیویاں ہیں، پس ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس کا نام بتا دیجئے تاکہ میں اسے طلاق دے دوں اور عدت گزرنے پر آپ اس سے شادی کر لیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و دولت میں برکت دے۔ مجھے تو اپنا بازار بتا دیجئے۔ انہوں نے بنی قینقاع کا بازار بتا دیا۔ جب وہ واپس لوٹے تو کچھ پنیر اور گھی ان کے پاس تھا۔ پھر اسی

كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ.

٩٦٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ فِيهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

٩٦٩ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ تَكْفُونَا الْمَئُونَةَ وَتُشْرِكُونَا فِي التَّمْرِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ

٩٧٠ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ جب وہ آئے تو ان کے اوپر زرد نشان تھا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق پوچھا تو عرض گزار ہوئے کہ میں نے شادی کر لی ہے۔ دریافت فرمایا کہ کتنا مہر دیا ہے؟ جواب دیا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تشریف لائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی تھی اور یہ بڑے مالدار تھے۔ پس حضرت سعد نے کہا کہ انصار اس بات سے واقف ہیں کہ ان میں سب سے زیادہ مال میرے پاس ہے۔ پس میں اپنے مال کو اپنے اور آپ کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے جو آپ کو پسند آئے میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں۔ لہٰذا جب وہ حلال ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال میں برکت فرمائے۔ اس روز جب وہ بازار سے لوٹے تو ساتھ میں کچھ گھی اور پنیر لے کر آئے۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زرد دھبے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت کیا تو یہ عرض گزار ہوئے۔ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ پوچھا مہر کتنا دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے۔ گٹھلی کے برابر سونا یا گٹھلی بھر سونا۔ فرمایا۔ ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک ہی بکری سے ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ہمارے اور ان (مہاجرین) کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو بلکہ یوں کرو کہ محنت وہ کریں اور تم پیداوار سے انہیں حصہ دے دیا کرو۔ عرض گزار ہوئے۔

انصار کی محبت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

الأنصار خير فلحقنا سعد بن عبادة فقال أبو أسيد ألم تر أن نبي الله صلى الله عليه وسلم خير الأنصار فجعلنا أخيرا فأدرك سعد النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله خير دور الأنصار فجعلنا آخرا فقال أوليس بحسبكم أن تكونوا من الخيار.

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم للأنصار اصبروا حتى تلقوني على الحوض قاله عبد الله بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۹۷۹ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن أنس بن مالك عن أسيد بن حضير أن رجلا من الأنصار قال يا رسول الله ألا تستعملني كما استعملت فلانا قال ستلقون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض.

۹۸۰ - حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن هشام قال سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم للأنصار إنكم ستلقون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني وموعدكم الحوض.

۹۸۱ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن يحيى بن سعيد سمع أنس بن مالك رضي الله عنه حين خرج معه إلى الوليد قال دعا النبي صلى الله عليه وسلم الأنصار إلى أن يقطع لهم البحرين فقالوا لا إلا أن تقطع لإخواننا من المهاجرين مثلها قال إما لا فاصبروا حتى تلقوني فإنه سيصيبكم بعدي أثرة.

باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم أصلح الأنصار والمهاجرة.

۹۸۲ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا أبو إياس

آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں رکھا۔ تو حضرت سعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں رکھا ہے۔ فرمایا کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تمہیں انصار کے بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔

رسول خدا کی انصار کو تلقین۔

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اے گروہ انصار! صبر کرو یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عامل مقرر نہیں فرمائیں گے جس طرح فلاں کو عامل مقرر فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا، تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ لہٰذا صبر سے کام لینا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آ ملو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا، تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی، لہٰذا صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو اور ہمارے ملنے کی جگہ حوض کوثر ہے۔

یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ وہ ان کے ساتھ ولید کی طرف جا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے لیے بحرین کی جاگیریں لکھ دی جائیں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اس وقت تک ایسا نہ کیجئے جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح جاگیریں نہ مل جائیں۔ فرمایا اگر یہ پسند نہیں تو صبر سے کام لو یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو۔ میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔

انصار اور مہاجرین کے لیے رسول خدا نے دعا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا عيش إلا عيش الآخرة
فأصلح الأنصار والمهاجرة وعن قتادة عن أنس عن النبي صلى
الله عليه وسلم مثله وقال فاغفر للأنصار۔

۹۸۳۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن حميد الطويل
سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه قال كانت
الأنصار يوم الخندق تقول

نحن الذين بايعوا محمدا
على الجهاد ما حيينا أبدا

فأجابهم اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة فأكرم الأنصار والمهاجرة

۹۸۴۔ حدثني محمد بن عبيد الله حدثنا ابن
أبي حازم عن أبيه عن سهل قال جاءنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم ونحن نحفر الخندق و
ننقل التراب على أكتادنا فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة فاغفر
للمهاجرين والأنصار۔

باب ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم
خصاصة۔

۹۸۵۔ حدثنا مسدد حدثنا عبد الله بن داود
عن فضيل بن غزوان عن أبي حازم عن أبي هريرة
رضي الله عنه أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم
فبعث إلى نسائه فقلن ما معنا إلا الماء فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من يضم أو يضيف هذا
فقال رجل من الأنصار أنا فانطلق به إلى امرأته
فقال أكرمي ضيف رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالت ما عندنا إلا قوت صبياني فقال هيئي
طعامك وأصبحي سراجك ونومي صبيانك
إذا أرادوا عشاء فهيأت طعامها وأصبحت سراجها
ونومت صبيانها ثم قامت كأنها تصلح سراجها

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آرام نہیں مگر آخرت کا آرام۔ اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی حالت درست فرما۔ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت بھی اسی طرح کی ہے لیکن اس میں آپ نے یہ بھی کہا: پس انصار کی مغفرت فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ خندق کے وقت انصار یوں نغمہ زن تھے۔

ہے بیعت اپنی محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر
ہے جہاد کی خاطر ساتھ جب تک ہے اپنی عمر

آپ نے انہیں جواب دیا: اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس انصار اور مہاجرین کو باعزت بنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی ڈھو رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

آیت ویؤثرون علی انفسہم کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس کھانا لانے کے لیے بھیج دیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اپنے ساتھ لے جانے والا یا اس کی میزبانی کرنے والا کون ہے؟ انصار میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میں۔ پس وہ اپنی بیوی کے پاس لے گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر تواضع کرنا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ ہمارے گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ تم کھانا تیار کرو، چراغ جلاؤ اور بچے جب شام کا کھانا مانگیں تو انہیں بہلا پھسلا کر سلا دینا۔ پس اس کی بیوی نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا اور بچوں کو سلا دیا۔ پھر اس طرح اٹھی گویا وہ چراغ درست کرنا چاہتی ہے اور چراغ بجھا دیا۔ پس یہ دونوں

فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.

بَابُ (۳۲۹) قَوْلِ النَّبِيِّ اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

۹۰۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدَانَ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ

بھی مہمان کے سامنے یوں ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھا رہے ہیں حالانکہ دونوں ساری رات بھوکے رہے۔ جب صبح کے وقت وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تمہاری رات کی کارگزاری سے خدا بہت خوش ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ (سورۂ الحشر، آیت ۹)

انصار کی نیکیاں قبول کرو اور خطاؤں سے درگزر کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا کہ آپ کس بات پر رو رہے ہیں! جواب دیا کہ ہمیں اپنی مجلسوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھنا یاد آرہا ہے۔ پس یہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور صورت حال عرض کی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے چادر کا ایک سرا سر مبارک پر پٹی کی طرح باندھ دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور منبر پر یہ آپ کا آخری بیٹھنا تھا۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا۔ میں تمہیں انصار کے بارے میں نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ معدہ کی تھیلی کے مانند میرے محرم راز ہیں۔ ان پر جو واجب تھا اسے وہ ادا کر چکے احسان کا حق باقی ہے لہٰذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور جو ان میں قصوروار ہوں ان سے درگزر کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ (آخری ایام) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ آپ نے دونوں کندھوں پر چادر اوڑھ رکھی تھی اور سر مبارک سے چکنی پٹی باندھی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ دوسرے لوگ بڑھتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے، یہاں تک کہ

يكثرون ويقل الأنصار حتى يكونوا كالملح في الطعام فمن ولي منكم أمرا يضر فيه أحدا أو ينفعه فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم.

۹۸۸ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الأنصار كرشي وعيبتي والناس سيكثرون ويقلون فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم.

باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه.

۹۸۹ - حدثني محمد بن بشار حدثنا شعبة عن أبي إسحق قال سمعت البراء رضي الله عنه يقول أهديت للنبي صلى الله عليه وسلم حلة حرير فجعل أصحابه يمسونها ويعجبون من لينها فقال أتعجبون من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ خير منها أو ألين. رواه قتادة والزهري سمعا أنسا عن النبي صلى الله عليه وسلم

۹۹۰ - حدثني محمد بن المثنى حدثنا فضل بن مساور ختن أبي عوانة حدثنا أبو عوانة عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر رضي الله عنه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اهتز العرش لموت سعد بن معاذ وعن الأعمش حدثنا أبو صالح عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله فقال رجل لجابر فإن البراء يقول اهتز السرير فقال إنه كان بين هذين الحيين ضغائن سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ.

۹۹۱ - حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن أبي أمامة بن سهل بن

ان کی تعداد صرف اتنی رہ جائے گی جیسے آٹے میں نمک۔ پس جو کوئی تم میں سے کسی کام کا اختیار رکھے جس کے ذریعے کسی کو نقصان یا نفع پہنچا سکے تو اس کو چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی نیکی کو نظر استحسان سے دیکھے اور ان کے قصوروار افراد سے درگزر کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار معدہ کی تھیلی کے مانند محرم اسرار ہیں۔ دوسرے لوگ عنقریب بڑھتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرنا اور قصوروار افراد سے درگزر کرنا۔

حضرت سعد بن معاذ کے مناقب۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلہ تحفے کے طور پر پیش کیا گیا۔ پس آپ کے اصحاب ہاتھ پھیر پھیر کر اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے۔ فرمایا۔ تم اس کے ملائم ہونے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ ہوں گے یا یہ فرمایا کہ اس سے بھی نرم ہوں گے۔ حضرت انس نے بھی حضور سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات کے وقت عرش بھی ہل گیا تھا۔ نیز اعمش، ابو صالح، حضرت جابر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ایک شخص نے حضرت جابر سے کہا کہ حضرت براء تو یہ کہتے ہیں کہ تخت ہل گیا تھا تو انھوں نے فرمایا کہ ان دونوں قبیلوں کے درمیان پوشیدہ طور پر رنجش رہی تھی، ورنہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا تھا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ کے یہودی (قلعہ سے) باہر نکل

حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

آئے۔ پھر انہیں بلایا گیا تو آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد کے قریب پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بہترین آدمی کے لیے تعظیمی قیام کرو یا اپنے سردار کے لیے پھر آپ نے فرمایا۔ اے سعد یہ لوگ تمہارے حکم پر باہر آگئے ہیں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں یہ حکم دیتا ہوں کہ جوان ان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے حکم الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے یا فرشتے کے حکم کے مطابق۔

بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر کے مناقب

۹۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا. وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اندھیری رات میں دو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکلے تو ان دونوں حضرات کے آگے آگے ایک نور تھا پھر جب وہ اپنے گھروں کو جانے کے لیے جدا ہوئے تو وہ نور الگ الگ دونوں کے ساتھ ہو گیا۔ حضرت ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہا ہے کہ وہ حضرت اُسید بن حضیر اور دوسرے ایک انصاری تھے اور ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آنے والے حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر تھے۔

بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

حضرت معاذ بن جبل کے مناقب

۹۹۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے پڑھو۔ ابن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی اور معاذ بن جبل سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

بَابُ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا.

حضرت سعد بن عبادہ کی منقبت

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ واقعہ افک سے پہلے وہ نیک آدمی تھے

۹۹۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا

حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنو نجار کا ہے، پھر بنو عبدالاشہل کا، پھر بنو حارث بن خزرج کا اور پھر بنو ساعدہ کا۔ ویسے انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ جو قدیم الاسلام تھے، انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ پس ان سے کہا گیا کہ آپ کو بھی تو کتنے ہی لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابی بن کعب کے مناقب

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى۔

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی ہیں جن سے میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چار آدمیوں سے قرآن کریم حاصل کرو۔ چنانچہ سب سے پہلے عبداللہ بن مسعود کا نام لیا، پھر سالم مولیٰ ابوحذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی سے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں سورۃ لم یکن الذین کفروا پڑھ کر سناؤں۔ عرض کی، کیا میرا نام لے کر؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ رونے لگے۔

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن ثابت کے مناقب

۹۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُو زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں چار خوش نصیب حضرات نے قرآن کریم جمع کیا اور چاروں ہی انصار سے تھے یعنی ابی، معاذ بن جبل، ابوزید اور زید بن ثابت۔ حضرت انس سے پوچھا گیا کہ ابوزید کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ میرے ایک چچا ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوطلحہ کے مناقب

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے تو حضرت ابو طلحہ آپ کے لیے ڈھال کی طرح بنے رہے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے اور ان کی کمان کی تانت بڑی سخت تھی۔ اس روز ان کی دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں۔ جب کوئی شخص ترکش لے کر ادھر سے گزرتا تو رسول اللہ فرماتے: تیروں کو ابو طلحہ کے آگے ڈال دو۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر اونچا کر کے ملاحظہ فرمانے لگے تو حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر اونچا کر کے نہ دیکھئے، مبادا دشمنوں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے۔ حضور! آپ پر قربان ہونے کے لیے میں حاضر ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابو بکر اور حضرت ام سلیم کو دیکھا کہ دونوں نے اپنے دامن اٹھائے ہوئے ہیں کہ پیروں کے زیور نظر آتے تھے اور دونوں اپنی پیٹھ پر مشکیں لاد کر لا رہی تھیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلانے میں مصروف تھیں، پھر واپس جاتیں اور پانی لاتیں۔ یہی ان کا معمول رہا۔ اس روز حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن سلام کے مناقب

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ الْآيَةَ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ مَالِكٌ الْآيَةَ أَوْ فِي الْحَدِيثِ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے زمین پر چلنے والے کسی شخص کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت سے ہے ماسوائے حضرت عبد اللہ بن سلام کے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "اور بنی اسرائیل سے ایک شخص نے گواہی دی"۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ آیت کا لفظ امام مالک نے اپنی طرف سے کہا ہے یا حدیث میں کہا ہے۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا، جس کے چہرے پر خشوع و خضوع کے آثار نمایاں تھے۔

عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لَهُ ارْقَ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لَهُ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِيفٌ مَكَانَ مِنْصَفٌ.

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا تَجِيءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ بِأَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبًا وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتَ.

بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

لوگ کہنے لگے کہ یہ اہل جنت سے ہے۔ پھر اس نے مختصر سی دو رکعتیں پڑھیں اور چلا گیا۔ میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا اور میں نے اس سے کہا۔ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت سے ہے۔ جواب دیا۔ خدا کی قسم، ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی کے لیے بھی ایسی بات کہیں جس کا ہمیں علم نہ ہو۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لوگوں نے ایسا کیوں کہا۔ میں نے عہد نبوی میں ایک خواب دیکھا اور اسے آپ کے سامنے بیان کیا تھا۔ خواب یہ دیکھا کہ میں ایک وسیع و عریض اور سرسبز و شاداب باغ کے اندر ہوں۔ اس باغ میں لوہے کا ایک ستون ہے جس کا نچلا سرا زمین میں اور اوپر والا آسمان میں ہے اور اوپر والے حصے میں ایک کڑی ہے۔ مجھے کہا گیا کہ اس ستون پر چڑھو۔ میں نے کہا۔ میں اس پر کیسے چڑھ سکتا ہوں۔ پس ایک خادم میرے نزدیک آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے سمیٹے تو میں چڑھ گیا یہاں تک کہ ستون کے اوپر والے سرے تک جا پہنچا اور میں نے کڑی کو پکڑ لیا۔ مجھے کہا گیا کہ اسے مضبوطی سے پکڑو۔ جب میں بیدار ہوا تو وہ اسی طرح میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ باغ تو اسلام ہے اور وہ ستون، اسلام کا ستون ہے اور وہ کڑا، اسلام کی مضبوط رسی ہے پس تم آخری وقت تک اسلام پر قائم رہو گے۔ وہ شخص حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن اس میں منصف کی جگہ وصیف ہے۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اپنے والد) سے مروی ہے کہ میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا۔ انہوں نے کہا کیا آپ میرے ساتھ نہیں چلیں گے تاکہ میں آپ کو ستو اور کھجوریں کھلاؤں۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے کہا۔ آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں سود کا عام رواج ہے۔ جب آپ کا کسی آدمی پر قرض ہو اور وہ آپ کو گھاس، چارہ یا کوئی دوسری حقیر سی چیز بھی تحفے کے طور پر دے تو اسے نہ لیں کیونکہ وہ سود میں شمار ہو گی۔ اس حدیث کے اندر شعبہ والی روایت میں بیت کا لفظ نہیں ہے۔

رسول خدا کا حضرت خدیجہ سے نکاح کرنا اور حضرت خدیجہ کی فضیلت

۱۰۰۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (پہلی سند) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۱۰۰۳ - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ.

حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔

۱۰۰۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَأَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ کو ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو ان سے ملنے والی عورتوں کو حسب حال گوشت بھیجتے۔

۱۰۰۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے اتنا مجھے کسی دوسری پر رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حالانکہ میرا نکاح ان کے تین سال بعد ہوا تھا اور اللہ تعالے نے براہ راست یا جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے آپ کو یہ حکم فرمایا تھا کہ خدیجہ کو جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے۔

۱۰۰۶ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے ہیں اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کرکے انہیں حضرت خدیجہ کی ملنے والی عورتوں کے

ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ.

١٠٠٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

١٠٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا.

لیے بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے تو آپ فرماتے، ہاں وہ ایسی ہی یگانۂ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو بشارت دی تھی؟ جواب دیا، ہاں! ایسے محل کی بشارت دی تھی جس میں نہ شور و غل ہوگا اور نہ رنج و مشقت اور وہ موتی کا محل ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبریل آکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ حضرت خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ جب یہ آپ کے پاس آجائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے، جس میں کوئی شور یا تکلیف نہیں ہے — حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ اسے حضرت خدیجہ کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کانپ اٹھے۔ پھر فرمایا، خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے نعم البدل عطا نہیں فرما دیا ہے؟

ف: حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بے پناہ محبت تھی۔ حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ، حضرت فاطمہ، حضرت مریم اور حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ نہیں کہا جا سکتا کہ ان پانچوں میں سب سے افضل کون ہے کیونکہ ہر ایک کے فضائل و کمالات حیران کن ہیں لہٰذا یہ بات اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُمتِ محمدیہ کی پہلی عظیم ماں ہیں۔ انہوں نے حضور کا حق رفاقت اس وقت ادا کیا جب ایک جہان آپ کا دشمن تھا۔ یہ جان اور مال سے محبوب پروردگار پر نثار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری اولاد بھی ان سے ہے، سوائے حضرت ابراہیم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیر خوارگی ہی میں فوت ہو گئے تھے اور حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔ ان کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرا نکاح نہیں کیا تھا۔ ان کے وصال کے بعد بھی آپ اپنی ازواج مطہرات سے اکثر ان کا تذکرہ فرمایا کرتے اور ان کی تعریف کیا کرتے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کا ان کے لیے سلام پیش کرنا، جنت میں ایک ہی موتی کے محل کی بشارت دینا اور خود پروردگار عالم کا ان کے لیے سلام بھیجنا ان کی عظمت کے روشن دلائل ہیں۔ یہ سب ثمرات ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان و مال سے پروانہ وار نثار ہونے اور مشکل ترین حالات میں ہر خطرے سے بے نیاز ہو کر نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق رفاقت ادا کرنے کے۔ اسی لیے اہل ایمان اپنی سب سے پہلی روحانی ماں کی خدمت میں یوں عرض گزار ہوا کرتے ہیں۔

سیدہ پہلی ماں، کہف امن و اماں
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَا وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی کا ذکر۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام سے نہیں روکا اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے دیکھا۔ نیز حضرت جریر بن عبد اللہ سے بواسطہ قیس روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ایک گھر تھا جسے ذوالخلصہ کہا جاتا تھا۔ بعض لوگ اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مجھ سے فرمایا کیا تم ذوالخلصہ کے بارے میں مجھے راحت پہنچاؤ گے؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر اس کی جانب روانہ ہوا اور جا کر اسے توڑ پھوڑ دیا اور جتنے لوگ اس کے قریب تھے ان سب کو تہ تیغ کر دیا۔ پس ہم نے آ کر

بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۱۔ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ

حضرت حذیفہ بن یمان عبسی کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ احد کے روز ابتدا میں جب کافروں کو واضح شکست ہو گئی تو ابلیس نے چیخ پکار مچائی کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس اگلے لوٹ کر پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد بھی بعض مسلمانوں کے

عَلَى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ فَتَنَكَّرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي فَقَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ أَبِي فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

بَابُ ذِكْرِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ.

بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

۱۰۱۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ

نسخہ میں ہے یہ پکارے اے خدا کے بندو! یہ تو میرے والد میرے والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان کی چیخ پکار کسی نے نہ سنی اور انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ حضرت عروہ کے والد ماجد کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، اس سانحہ کا حضرت حذیفہ کو ہمیشہ صدمہ رہا یہاں تک کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو گئے۔

حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں جس کی ذلت مجھے آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ عزیز ہو لیکن آج روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کی عزت مجھے آپ کے گھرانے سے عزیز ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے اس ذات کی قسم، بیشک ابو سفیان کنجوس آدمی ہیں تو اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر بچوں کو کھلاؤں تو کیا حرج ہے! فرمایا: میرے خیال میں ضرورت کے مطابق تو جائز ہے۔

زید بن عمرو بن نفیل کا بیان

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نزولِ وحی سے پہلے زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نچلے حصے میں ملاقات ہوئی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دسترخوان بچھایا گیا۔ تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا پھر زید نے کہا کہ میں بھی اس میں سے نہیں کھایا کرتا جسے تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ میں تو اسی میں سے کھاتا ہوں جس پر بوقتِ ذبح اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ کو پسند نہیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا، اسی نے آسمان سے اس کے لیے پانی اتارا، زمین سے اس کے لیے چارہ اگایا پھر تم اسے خدا کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ وہ اس بات

ثم تذبحونها على غير اسم الله إنكارًا لذلك و
إعظامًا له. قال موسى حدثني سالم بن عبد الله
ولا أعلمه إلا تحدث به عن ابن عمر أن زيد
بن عمرو بن نفيل خرج إلى الشام يسأل عن
الدين ويتبعه فلقي عالمًا من اليهود فسأله عن
دينهم فقال إني لعلي أن أدين دينكم فأخبرني
فقال لا تكون على ديننا حتى تأخذ بنصيبك
من غضب الله قال زيد ما أفر إلا من غضب
الله ولا أحمل من غضب الله شيئًا أبدًا وأنى
أستطيعه فهل تدلني على غيره قال ما
أعلمه إلا أن يكون حنيفًا قال زيد وما الحنيف
قال دين إبراهيم لم يكن يهوديًا ولا نصرانيًا
ولا يعبد إلا الله فخرج زيد فلقي عالمًا من
النصارى فذكر مثله فقال لن تكون
على ديننا حتى تأخذ بنصيبك من لعنة
الله قال ما أفر إلا من لعنة الله ولا أحمل
من لعنة الله ولا من غضبه شيئًا أبدًا وأنى
لا أستطيع فهل تدلني على غيره قال ما
أعلمه إلا أن يكون حنيفًا قال وما الحنيف
قال دين إبراهيم لم يكن يهوديًا ولا نصرانيًا
ولا يعبد إلا الله فلما رأى زيد قولهم في
إبراهيم عليه السلام خرج فلما برز رفع يديه
فقال اللهم إني أشهد أني على دين إبراهيم
وقال الليث كتب إلي هشام عن أبيه عن
أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما قالت
رأيت زيد بن عمرو بن نفيل قائمًا مسندًا ظهره
إلى الكعبة يقول يا معاشر قريش والله ما منكم
على دين إبراهيم غيري وكان يحيي
الموءودة يقول للرجل إذا أراد أن

کو برا کہتے ہوئے انکار کیا کرتے تھے ۔ یہ دوسری روایت
میں فرمایا حضرت ابن عمرؓ سے ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل ملک شام
کی طرف گئے تاکہ کسی سے پوچھ کر حق دین کی اتباع کریں ۔ پس
انہیں ایک یہودی عالم ملا ۔ انہوں نے اس کے دین کے بارے
میں پوچھا اور کہا کہ شاید میں تمہارا دین اختیار کر لوں ۔ وہ کہنے لگا
کہ تم ہمارے دین میں اس وقت نہیں آ سکتے جب تک غضب
الٰہی سے اپنا حصہ حاصل نہ کر لو ۔ انہوں نے کہا کہ میں تو خدا کے
غضب سے کوسوں دور بھاگتا ہوں اور خدا کا ذرا سا قہر بھی
برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے ۔ پس کیا تم مجھے
کسی اور ایسے دین کے بارے میں بتا سکتے ہو ؟ وہ کہنے
لگا کہ مجھے حنیف کے سوا اور کسی دین کا پتہ نہیں ہے ۔ زید
نے پوچھا کہ حنیف دین کونسا ہے ؟ جواب دیا کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا دین ، جو یہودیت و نصرانیت کے علاوہ
ہے اور اس میں خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہیں کی جاتی ۔
پس زید وہاں سے چلے گئے اور ایک نصرانی عالم سے ملے ، اس سے
بھی ایسا ہی پوچھا تو اس نے کہا ، تم ہمارے دین پر اس وقت تک
نہیں آ سکتے جب تک کہ اللہ کی لعنت سے اپنا حصہ حاصل نہ کرو ۔
انہوں نے جواب دیا کہ میں تو خدا کی لعنت سے کوسوں دور بھاگتا
ہوں نیز خدا کی لعنت اور اس کے غضب کو ذرا بھی برداشت
کرنے کی مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے ۔ پس کیا تم مجھے کسی اور
دین کے بارے میں بتاؤ گے ؟ اس نے جواب دیا کہ میں دین حنیف
کے سوا اور کسی دین کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ۔ پوچھا کہ حنیف
کیا ہے ؟ جواب دیا ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ، جو نہ
یہودیت ہے نہ نصرانیت اور نہ اس میں خدا کے سوا کسی کی
عبادت کی جاتی ہے ۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے بارے میں ان کی زبانی یہ فیصلہ دیکھا تو اس کے پاس سے
چلے گئے باہر آئے تو ہاتھ اٹھا کر کہا ، اے اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ
میں ابراہیمی دین پر ہوں ۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ کعبہ سے پشت لگا کر

تَقْتُلِ ابْنَتَهُ مَا تَقْتُلُهَا اَنَا اَكْفِيكَ مُؤْنَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَاِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِاَبِيهَا اِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكَ وَاِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مُؤْنَتَهَا.

بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اِزَارِي اِزَارِي فَشُدَّ عَلَيْهِ اِزَارُهُ.

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى كَانَ عُمَرُ فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ جَدْرُهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

بَابُ اَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ.

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا

ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش! خدا کی قسم میرے سوا تم میں سے کوئی بھی ابراہیمی دین پر نہیں ہے اور وہ زندہ درگور کی جانے والی لڑکی کو بھی بچاتے تھے اور جب کوئی آدمی اپنی لڑکی کو اس طرح مار ڈالنے کا ارادہ کرتا تو کہتے کہ اسے قتل نہ کرو، تمہاری بجائے میں اس کی پرورش کرتا ہوں۔

تعمیر کعبہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خانہ کعبہ کی تعمیر ہونے لگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس دونوں پتھر اٹھا کر لاتے۔ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہبند کندھے پر رکھ لو تاکہ پتھروں کی رگڑ نہ لگے (انہیں نہ کرنے پر انہوں نے زبردستی) ایسا کر دیا، تو آپ زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ جب افاقہ ہوا تو یہی کہہ رہے تھے میرا تہبند، میرا تہبند۔ پس آپ کا تہبند باندھ دیا گیا۔

عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابو یزید دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کعبہ کے گرد دیوار نہ تھی اور لوگ بیت اللہ کے گرد نماز پڑھتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت میں اس کے گرد دیوار بنوائی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ وہ دیوار نیچی تھی۔ پس پھر یہ تعمیر حضرت ابن زبیر نے کروائی۔

جاہلیت کا زمانہ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے اندر قریش عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی عاشورے کا روزہ رکھتے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ خود اس کا روزہ رکھتے اور دوسرے لوگوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے۔ جب ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہوگئی تو جو چاہتا یہ روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ

ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَالَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ.

جاہلیت میں لوگ کہتے: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر گناہ کرنا ہے اور وہ محرم کے مہینے کو بھی صفر کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کا زخم بھر جائے اور اس کا نشان مٹ جائے اس وقت عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھے ہوئے چوتھی تاریخ کو مکہ معظمہ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنا لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم پر کیا چیز حلال ہو جائے گی؟ فرمایا: سب کچھ حلال ہو جائے گا۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ.

سعید بن مسیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے اندر سیلاب آیا تو دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ پر چھا گیا۔ سفیان راوی کا قول ہے کہ وہ لوگ اس کو بہت بڑا عظیم واقعہ خیال کرتے تھے۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَكَلَّمُ قَالُوا حَجَّتْ مُصْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ قَالَ إِنَّكِ لَسَؤُولٌ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُءُوسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ أُولَئِكِ عَلَى النَّاسِ.

قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب تھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ کلام نہیں کرتی۔ دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہوا جو بولتی نہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ اس نے خاموش رہ کے حج کی نیت کی ہوئی ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: بات کرو کیونکہ ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔ پس وہ بول پڑی اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں۔ کہنے لگی: کون سے مہاجرین؟ فرمایا: قریش سے۔ پوچھا: آپ کون سے قریش میں سے ہیں؟ فرمایا: اری سوال کرنے والی! میں ابو بکر ہوں۔ کہنے لگی کہ اس نیک کام پر جو اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کے بعد ہمارے پاس بھیجا ہے ہم کب تک قائم رہیں گے؟ فرمایا: جب تک تمہارے پیشوا قائم رہیں گے۔ کہنے لگی: ہمارے پیشوا کون ہیں؟ فرمایا: تمہاری قوم میں ایسے رئیس اور معزز لوگ تو ہوں گے کہ جن باتوں کا تم کو حکم دیں ان پر خود بھی عمل کریں؟ جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہی وہ لوگ تمہارے پیشوا ہیں۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ ؎

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْهُ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ.

حبشی عورت اسلام لے آئی جو کسی عرب کی لونڈی تھی۔ اس کی جھونپڑی چونکہ مسجد کے پاس تھی لہٰذا ہمارے پاس آجاتی اور باتیں کیا کرتی۔ جب وہ اپنی بات کہنے سے فارغ ہو جاتی تو یہ شعر پڑھا کرتی۔

اور کمر بند والا دن از عجائبات قدرت
خبردار اسی نے شہر کفر سے بخشی نجات

جب اس نے متعدد مرتبہ ایسا ہی کیا تو حضرت عائشہ نے اس سے پوچھا کہ وہ کمر بند کا دن کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میرے مالک کی ایک لڑکی باہر نکلی جس نے چمڑے کا کمر بند باندھا ہوا تھا۔ وہ اس سے گر گیا اور گوشت سمجھ کر ایک چیل لے اڑی۔ لوگوں نے تہمت میرے اوپر لگائی اور مجھے خوب مارا پیٹا یہاں تک کہ انہوں نے میری شرمگاہ تک کی تلاشی لی۔ جب مجھ پر یہ ستم ڈھایا جا رہا تھا اور لوگ میرے ارد گرد جمع تھے تو چیل اڑتی ہوئی آئی اور وہ کمر بند اس نے ہمارے سروں پر ڈال دیا۔ اسے انہوں نے لے لیا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ میرے اوپر تہمت لگا رہے تھے حالانکہ میں اس الزام سے لاتعلق ہوں۔

١٠٤١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھانی ہو تو خدا کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے باپ دادا کی قسمیں کھایا کرتے تھے لیکن تم اپنے آباؤ اجداد کی قسمیں نہ کھانا۔

١٠٤٢ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ مَرَّتَيْنِ.

عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت قاسم جنازے کے آگے چلا کرتے اور جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوتے اور مردے کو مخاطب کر کے دو دفعہ یہ کہتے: "تو اب بھی اپنے اہل و عیال کے پاس ہے جیسا پہلے تھا۔"

١٠٤٣ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین مزدلفہ سے اس وقت لوٹتے جب ثبیر پہاڑ پر دھوپ آجاتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فعل

بِنْ جَمْعٍ حَتّٰى تُشْرِقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيْرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

میں بھی ان کی مخالفت فرمائی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی مزدلفہ سے لوٹ آئے۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ وَكَاْسًا دِهَاقًا قَالَ مَلْاٰى مُتَتَابِعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اسْقِنَا كَاْسًا دِهَاقًا۔

حصین نے حضرت عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ کاسا دہاقا کا مطلب لبالب بھرا ہوا پیالہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ کہا کرتے تھے ہمیں لبالب بھرا جام پلاؤ۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ، اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔ وَكَادَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُسْلِمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے سچی بات وہ جو لبید شاعر نے کہی ہے کہ۔ خبردار ہو جاؤ اللہ تعالٰی کے سوا ہر چیز فانی ہے ۔ اور قریب تھا کہ امیہ بن ابو الصلت مسلمان ہو جاتا۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِيْ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الْكِهَانَةَ اِلَّا اَنِّيْ خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِيْ فَاَعْطَانِيْ بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِيْ اَكَلْتَ مِنْهُ فَاَدْخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک غلام رکھا ہوا تھا جس سے آپ خراج لیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ کوئی کھانے کی چیز لایا اور حضرت ابوبکر نے اسے کھایا۔ غلام عرض گزار ہوا کہ آپ کو معلوم ہے یہ چیز کیسی تھی؟ حضرت ابوبکر نے دریافت فرمایا۔ کیسی تھی؟ جواب دیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی کو میں آئندہ کی باتیں (کہانت) بتایا کرتا تھا جبکہ میں کہانت سے ناواقف تھا صرف اسے دھوکا دیا کرتا تھا۔ آج مجھے وہ ملا تو اس کے بدلے یہ چیز دی جو آپ نے کھائی ہے پس حضرت ابوبکر نے منہ میں ہاتھ ڈال کر پیٹ میں جو کچھ تھا سب اگل دیا۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَ لُحُوْمَ الْجَزُوْرِ اِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِيْ بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِيْ نُتِجَتْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔

ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ حبل الحبلہ کے وعدے پر اونٹ کا گوشت بیچا کرتے تھے۔ حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پھر وہ بچہ جوان ہو کر حاملہ ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ كُنَّا نَاْتِيْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْاَنْصَارِ وَكَانَ يَقُوْلُ لِيْ فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا۔

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہمیں انصار کی باتیں سنایا کرتے۔ ایک روز مجھ سے فرمایا کہ تمہاری قوم نے فلاں روز کیا اور فلاں روز کیا۔

بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَتَبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا آلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيتُ دَفْنَهُ قَالَ قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكُثَ حِينًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوا هَذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ قَالُوا هَذَا أَبُو طَالِبٍ

زمانہ جاہلیت کی قسامت۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ قسامت کا پہلا واقعہ بنی ہاشم ہی میں واقع ہوا تھا۔ ہوا یوں کہ بنی ہاشم کے کسی فرد کو ایک شخص نے مزدور رکھا۔ جو قریش کی دوسری شاخ سے تھا۔ تو یہ اس کے اونٹ لے کر اس کے ساتھ جارہا تھا تو ان کے پاس سے بنی ہاشم کا کوئی دوسرا فرد گزرا، جس کے تھیلے کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے مزدور سے کہا کہ ایک بندھن سے میری مدد کرو تاکہ میں اپنی بوری باندھ لوں اور اونٹ نہ بھاگیں۔ اس نے بندھن دے دیا اور اس نے اپنی بوری باندھ لی۔ جب انہوں نے پڑاؤ ڈالا تو ایک کے سوا سب اونٹوں کے گھٹنے باندھ دیئے۔ قریشی نے ہاشمی سے کہا کہ دوسرے اونٹوں کی طرح اس اونٹ کو کیوں نہیں باندھا گیا؟ اس نے جواب دیا کہ رسی نہیں ہے۔ اس نے پوچھا کہ اس کی رسی کہاں گئی؟ اس نے واقعہ بیان کر دیا تو غصے میں اس نے ایسی لاٹھی ماری کہ ہاشمی مرنے لگا۔ پھر اس کے پاس سے ایک یمنی گزرا تو ہاشمی نے اس سے پوچھا۔ کیا تم ہر سال حج کے لیے جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ہر سال تو نہیں ہاں کبھی کبھی ضرور جاتا ہوں۔ کہا۔ جب بھی تم سے ہو سکے تو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے جواب دیا: ضرور۔ کہا کہ جب تمہیں موسم حج میں بیت اللہ کی حاضری نصیب ہو تو پکارنا۔ اے قریش! جب وہ تم سے مخاطب ہوں تو کہنا اے بنی ہاشم! جب وہ تم سے مخاطب ہو جائیں تو ان سے ابو طالب کے متعلق پوچھنا اور انہیں بتانا کہ فلاں ہاشمی کو ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ پیغام دے کر وہ مزدور مر گیا۔ جب وہ قریشی واپس پہنچا تو ابو طالب کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے آدمی کو کیا ہوا؟ جواب دیا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا لیکن میں نے علاج معالجے میں کوئی کسر نہ چھوڑی لیکن وہ مر گیا۔ پس اسے دفن کر کے واپس لوٹا ہوں۔ انہوں نے کہا ہم کو تم سے اس کے متعلق یہی امید تھی۔ آخر کار اس واقعہ کو مدت گزر گئی اور ایک دفعہ حج کے موسم میں جب وہ آدمی حج کو آیا!

فقال أمرني فلان أن أبلغك برسالة أن فلانا قتله في عقال، فأتاه أبو طالب فقال له اختر منا إحدى ثلاث، إن شئت أن تؤدي مائة من الإبل فإنك قتلت صاحبنا، وإن شئت حلف خمسون من قومك أنك لم تقتله، فإن أبيت قتلناك به. فأتى قومه فقالوا نحلف، فأتته امرأة من بني هاشم كانت تحت رجل منهم قد ولدت له فقالت يا أبا طالب أحب أن تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا تصبر يمينه حيث تصبر الأيمان، ففعل، فأتاه رجل منهم فقال يا أبا طالب أردت خمسين رجلا أن يحلفوا مكان مائة من الإبل يصيب كل رجل بعيران، هذان بعيران فاقبلهما عني ولا تصبر يميني حيث تصبر الأيمان، فقبلهما وجاء ثمانية وأربعون فحلفوا. قال ابن عباس فوالذي نفسي بيده ما حال الحول ومن الثمانية والأربعين عين تطرف.

۱۰۳۸ - حدثني عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت كان يوم بعاث يوما قدمه الله لرسوله صلى الله عليه وسلم فقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد افترق ملؤهم وقتلت سرواتهم وجرحوا، قدمه الله لرسوله صلى الله عليه وسلم في دخولهم في الإسلام. وقال ابن وهب أخبرنا عمرو عن بكير بن الأشج أن كريبا مولى ابن عباس حدثه أن ابن عباس رضي الله عنهما قال ليس

جس کو وصیت کی گئی تھی تو اس نے آواز دی، اے آلِ قریش! لوگوں نے جواب دیا کہ قریش یہ ہیں۔ اس نے پھر کہا، اے آلِ بنی ہاشم! لوگوں نے کہا، بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا کہ ابو طالب کون ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ ابو طالب ہیں۔ کہا کہ مجھے آپ کے فلاں آدمی نے آپ تک پہنچانے کے لیے پیغام دیا تھا، جس کو ایک رسی کے بدلے قتل کر دیا گیا تھا۔ پس ابو طالب قاتل کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ تین میں سے کوئی ایک بات اختیار کرو کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اس لیے چاہو تو دیت کے سو اونٹ ادا کرو، بصورت دیگر تمہاری قوم کے پچاس آدمی قسم دے دیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اگر تمہیں اس سے بھی انکار ہو تو اس کے بدلے تمہیں قتل کر دیں گے۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو انہوں نے کہا ہم قسم دیں گے۔ پھر ابو طالب کے پاس ایک ہاشمی عورت مقتول کی بہن آئی جو قاتل کی قوم میں بیاہی تھی اور ان سے اس کا ایک لڑکا بھی تھا۔ اس نے کہا: اے ابو طالب! میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ مجھ پچاس آدمیوں کی قسموں میں یعنی میرے لڑکے سے قسم نہ لینا جہاں کہ کوئی کسی سے قسم لی جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بات منظور کر لی۔ پھر قاتل کی قوم سے ایک آدمی آ کر کہنے لگا، اے ابو طالب! آپ نے قریش کے پچاس آدمیوں کی قسم چاہی ہے تو ایک آدمی کی قسم کے بدلے دو اونٹ ہوئے پس میری قسم کے بدلے یہ دو اونٹ وصول کر لیجئے۔ آپ نے یہ بھی منظور

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگِ بعاث کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی آمد سے پہلے رکھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان لوگوں میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی۔ ان کے سردار مارے جا چکے تھے اور کتنے ہی زخمی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس روز کو پہلے مقرر فرما کر ان کے اسلام میں داخل ہونے کا راستہ ہموار کر دیا تھا۔ نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفا اور مروہ کی درمیانی وادی کے اندر دوڑنا سنت نہیں ہے۔ بات یوں ہے

الشِّعْبِ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْتَ الضَّبُعِ قَالَتْ وَوَسَنَّةٌ إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُسَمُّونَهَا وَيَقُولُونَ لَا نُجِيزُ الْمُحَصَّبَ

کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ دوڑا کرتے اور کہتے کہ ہم کو تیز دوڑ کر ہی طے کریں گے۔

۱۰۲۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ وَلَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُولُوا الْحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ اے لوگو! جو میں کہتا ہوں اسے غور سے سنو اور مجھے سناؤ جو تم کہنا چاہتے ہو اور بغیر کہے سنے نہ جانا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حجر کے پیچھے سے طواف کرے اور حطیم کو بیت اللہ سے خارج نہ سمجھو اگرچہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتہ یا کمان یہاں پر ڈال جاتا تھا۔

۱۰۳۰ ـ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے اندر میں نے دیکھا کہ بندروں نے اکٹھے ہو کر ایک زانی بندر کو سنگسار کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی پتھر مارے۔

۱۰۳۱ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خِلَالٌ مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا الِاسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا یہ زمانہ جاہلیت کی عادتوں میں سے ہیں۔ تیسری بات کو عبید اللہ راوی بھول گئے۔ سفیان راوی کہہ فرماتے ہیں کہ تیسری بات بذریعہ ستاروں کے طلب بارش کرنا ہے۔

بَابُ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ۔

رسول خدا کی بعثت کا بیان۔

آپ کا نسب یوں ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ابن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

۱۰۳۲ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ کی عمر چالیس سال تھی اس کے بعد آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔

وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ.

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَإِسْمَاعِيلُ قَالاَ سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْتُ أَلاَ تَدْعُو اللهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَلَيُتِمَّنَّ اللهُ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلاَّ اللهَ زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلاَّ سَجَدَ إِلاَّ رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هَذَا يَكْفِينِي فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللهِ.

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلاَ جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ

پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ مدینہ منورہ کو ہجرت فرما گئے اور وہاں دس سال رہنے کے بعد وفات پا گئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

مشرکین مکہ نے رسولِ خدا اور آپ کے ساتھیوں سے برا سلوک کیا۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ خانہ کعبہ کے سائے میں چادر کا تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ان دنوں مشرکین کی جانب سے ہم پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ اٹھ بیٹھے اور مبارک چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا تم سے پہلے لوگوں کے گوشت اور پٹھوں سے ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں پیوست کر دی جاتی تھیں لیکن یہ چیز بھی انہیں دین سے نہیں ہٹا سکتی تھی اور آرہ ان کے سر پر درمیان میں رکھ کر چلایا جاتا اور دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن ان کے دین سے یہ چیز بھی انہیں نہ ہٹا سکی اور اس دین کو اللہ تعالیٰ ضرور مکمل فرمائے گا یہاں تک کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور خدا کے سوا اسے کسی کا خوف نہ ہوگا۔ بیان کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ اور بھیڑیے کا بکریوں کے متعلق اندیشہ ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ النجم کی تلاوت فرمائی، پھر سجدہ کیا تو کوئی نہ رہا مگر سجدہ کیا سوائے ایک شخص کے کہ اس کو میں نے دیکھا کہ ہاتھ میں کنکریاں اٹھائیں اور ان پر سجدہ کر لیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے یہ کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ حالت کفر میں قتل کر دیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور قریش کے کچھ افراد آپ کے ارد گرد موجود تھے کہ عقبہ بن ابی معیط ایک اونٹ کی اوجھڑی لے کر آیا اور اسے آپ کی پشت مبارک پر ڈال دیا۔ آپ برابر سجدے کی حالت میں رہے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آئیں اور اسے آپ کی پشت مبارک سے جدا کیا اور اس حرکت کے مرتکب کے خلاف دعا کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! سرداران قریش کی گرفت

عَلَى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ الْآيَةَ فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ

پکڑ، یعنی ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف یا اُبی بن خلف، شعبہ کو اس میں شک ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں جنگ بدر میں مقتول دیکھا تو انہیں کنوئیں میں ڈال دیا گیا ما سوائے امیہ یا ابی کے کہ اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ ہو گیا تھا اس لیے کنوئیں میں نہ ڈالا جا سکا۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کروں: (۱) اور کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے (۲) اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ پس میں نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پہلی آیت سورۃ الفرقان والی مشرکین مکہ کے متعلق ہے کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے اللہ کے حرام ٹھہرائے ہوئے شخص کو قتل کیا، اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کو پوجا ہے اور بے حیائی کے کام بھی کیے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ”مگر وہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے“ پس یہ آیت ان لوگوں کے متعلق ہے اور دوسری سورۃ النساء کی آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور اس کی شریعت کو جان کر پھر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے۔ پس میں (سعید بن جبیر) نے اس کا مجاہد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ سوائے اس کے جو نادم (تائب) ہو جائے۔

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے دریافت کیا کہ مشرکین نے جو سب سے سخت سلوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا، مجھے اس کے بارے میں بتائیے۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر پوری طاقت کے ساتھ گلا گھونٹنا شروع کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پرے کیا اور فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

النبي صلى الله عليه وسلم قال أتقتلون رجلا أن

۱۰۳۸ - حدثني يحيى بن عروة عن عروة قلت لعبد الله بن عمرو وقال عبدة عن هشام عن أبيه يقول ربي الله الآية تابعه ابن إسحاق حدثني يحيى بن عروة عن عروة قيل لعمرو بن العاص وقال محمد بن عمرو عن أبي سلمة حدثني عمرو بن العاص.

باب إسلام أبي بكر الصديق رضي الله عنه.

۱۰۳۹ - حدثني عبد الله بن حماد الآملي قال حدثني يحيى بن معين حدثنا إسمعيل بن مجالد عن بيان عن وبرة عن همام بن الحارث قال قال عمار بن ياسر رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه إلا خمسة أعبد وامرأتان وأبو بكر.

باب إسلام سعد.

۱۰۴۰ - حدثني إسحق أخبرنا أبو أسامة حدثنا هاشم قال سمعت سعيد بن المسيب قال سمعت أبا إسحق سعد بن أبي وقاص يقول ما أسلم أحد إلا في اليوم الذي أسلمت فيه ولقد مكثت سبعة أيام وإني لثلث الإسلام.

باب ذكر الجن وقول الله تعالى قل أوحي إلي أنه استمع نفر من الجن.

۱۰۴۱ - حدثني عبيد الله بن سعيد حدثنا أبو أسامة حدثنا مسعر عن معن بن عبد الرحمن قال سمعت أبي قال سألت مسروقا من آذن النبي صلى الله عليه وسلم بالجن ليلة استمعوا القرآن فقال حدثني أبوك يعني عبد الله أنه آذنته بهم شجرة.

۱۰۴۲ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد قال أخبرني جدي عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه كان يحمل مع النبي صلى الله عليه وسلم إداوة لوضوئه وحاجته فبينما هو يتبعه بها فقال من هذا فقال أنا أبو هريرة فقال ابغني أحجارا أستنفض بها ولا تأتني بعظم

ابو اسحاق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

(۱) یحییٰ بن عروہ، عروہ، حضرت عبداللہ بن عمرو ـــ

(۲) عبدہ، ہشام، ان کے والد، عمرو ابن العاص ـــ

(۳) محمد بن عمرو، ابوسلمہ، عمرو بن العاص، (رضی اللہ تعالےٰ عنہم)

حضرت صدیق اکبر کا اسلام قبول کرنا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وہ وقت تھا جبکہ میں نے پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی اور کو نہیں دیکھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت سعد بن ابی وقاص کا مسلمان ہونا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز میں نے اسلام قبول کیا اس روز اور کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ بلکہ سات روز تک میں اسلام میں تیسرا شخص رہا۔

جنات کا ذکر۔

ارشاد ربانی ہے۔ فرماؤ کہ میری طرف وحی کی گئی کہ جنوں کی ایک جماعت نے غور سے قرآن سنا

عبدالرحمن جو عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو کس نے بتایا کہ رات جنوں نے آپ کی زبانی قرآن کریم سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تمہارے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود نے بتایا کہ آپ کو ان کے متعلق ایک درخت نے بتایا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک برتن میں وضو اور حاجت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے تھا۔ اسی اثنا میں کہ میں آپ کے پیچھے جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا۔ کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں ابوہریرہ ہوں فرمایا، میرے لیے پتھر تلاش کرو تاکہ میں استنجا کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ پس میں نے

وَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا.

آپ کی خدمت میں پتھر پیش کر دیے جو میں نے کپڑے میں باندھے ہوئے تھے اور آپ کے پہلو میں رکھ دیے اور واپس لوٹ آیا۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں حاضرِ خدمت ہو کر عرض گزار ہوا۔ ہڈی اور لید سے منع فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا یہ دونوں جنات کی خوراک ہیں۔ میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا تھا اور وہ بہت اچھے جن تھے۔ انہوں نے اپنی خوراک کے بارے میں مجھ سے مطالبہ کیا۔ میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جب ہڈی یا لید کے پاس سے گزریں تو اس پر اپنی خوراک پائیں۔

بَابٌ ۲۳ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر کا اسلام لانا۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوذر کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم سوار ہو کر اس وادی کی طرف جاؤ اور اس شخص کے بارے میں معلومات حاصل کرو جو اپنے نبی ہونے اور اپنے پاس آسمانی خبروں کے آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کی بات سننا، پھر میرے پاس آنا۔ پس ان کا بھائی روانہ ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا اور آپ کی باتیں سن کر ابوذر کی طرف واپس لوٹ گیا۔ پھر انہیں بتایا کہ وہ شخص اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور اس کے پاس جو کلام ہے وہ شاعری نہیں۔ ابوذر کہنے لگے کہ تمہارے بیان سے میری تسلی نہیں ہوئی۔ پس یہ زادِ راہ اور ایک مشکیزے میں پانی لے کر مکہ میں پہنچ گئے۔ پھر جب مسجد میں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو رہی لیکن آپ سے متعارف نہ تھے اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا۔ اسی جستجو میں رات ہو گئی اور یہ لیٹ گئے۔ پس حضرت علی نے انہیں دیکھ لیا اور جان گئے کہ یہ مسافر ہے۔ یہ بھی انہیں دیکھ کر پیچھے ہو گئے۔ صبح ہو گئی لیکن ایک نے دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ چنانچہ یہ اپنا زادِ راہ اور مشکیزہ لے کر پھر مسجد میں آ گئے۔ یہ دن بھی انتظار میں گزر گیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا۔ شام کے وقت یہ پھر لیٹنے کی جگہ پر آ گئے تو ان کے پاس سے حضرت علی گزرے تو دل میں کہنے لگے کہ اس آدمی کو اپنی منزلِ مقصود نہیں ملی تاکہ وہاں قیام کرے

لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَّمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ

بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا انْقَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ.

پس انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے کچھ نہیں پوچھا جب تیسرا روز ہوا تو حضرت علی نے اس روز بھی انہیں اپنے پاس ٹھہرایا اور فرمایا کہ تم مجھے اپنے آنے کی وجہ کیوں نہیں بتاتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اگر آپ میری رہنمائی کرنے کا پکا وعدہ و پیمان کریں تو میں اپنے مقصد کا اظہار کر سکتا ہوں۔ انہوں نے وعدہ کر لیا، تو انہوں نے مقصد ظاہر کر دیا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ آپ نے جو بات سنی وہ حق ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب صبح ہو جائے تو میرے پیچھے پیچھے چلنا۔ اگر کسی مقام پر مجھے تمہارے لیے خطرہ نظر آیا تو میں ٹھہر جاؤں گا اور اس طرح بیٹھوں گا جیسے پیشاب کرتا ہوں۔ پھر جب چلوں تو تم میرے پیچھے پیچھے رہنا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا پہنچے اور یہ بھی ساتھ ہی پہنچ گئے۔ جب انہوں نے آپ کی باتیں سنیں تو وہیں اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں میرا پیغام دو۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو لوگوں کے سامنے اس کلمہ حق کو چیخ پکار کر اعلان کرتا رہوں گا۔ پس یہ نکل کر باہر مسجد میں آ گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پس لوگوں نے کھڑے ہو کر انہیں مارنا پیٹنا شروع کر دیا یہاں تک کہ زمین پر لٹا دیا۔ اتنے میں حضرت عباس آ کر ان پر جھک گئے اور کہا، تمہارا خانہ خراب ہو کیا تم نہیں جانتے کہ یہ قبیلہ غفار کا ایک فرد ہے اور شام کی تجارت کے لیے یہی تمہاری گزر گاہ ہے اور یوں کر کے ان کے پنجے سے چھڑا لیا۔ دوسرے روز بھی انہوں نے اسی طرح اعلان کیا تو لوگوں نے اسی طرح انہیں مارا پیٹا اور حضرت عباس نے انہیں بچایا۔

حضرت سعید بن زید کا اسلام قبول کرنا۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کی مسجد میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ عمر مجھے مسلمان ہونے کے باعث باندھ کر مارنے والے تھے کیونکہ وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اور حضرت عثمان کے ساتھ جو کچھ تم نے کیا اگر ان کی جگہ کوہ احد بھی ہوتا تو اپنی جگہ سے ہٹ جاتا۔

بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ.

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هَذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ.

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ.

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا

حضرت عمر ابن خطاب کا مسلمان ہونا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے اس روز سے ہم برابر غلبہ حاصل کرتے جا رہے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد میرے والد محترم خوف کے مارے اپنے گھر رہنے لگے۔ اسی دوران ان کے پاس عاص بن وائل سہمی ابو عمرو آیا جس نے ریشمی حلہ اور ریشمی کناری کا کرتا پہنا ہوا تھا۔ وہ بنی سہم سے تھا جو عہد جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے اس نے آپ سے حال پوچھا تو انہوں نے جواب دیا۔ مجھے تمہاری قوم سے خطرہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باعث مجھے قتل کر دیں گے اس نے کہا کہ میری امان میں ہونے کے سبب وہ ایسا نہیں کر سکتے جب اس نے یہ کہا تو آپ مطمئن ہو گئے۔ پھر عاص باہر نکلا تو اتنے لوگوں کو دیکھا کہ جن سے وادی بھری ہوئی تھی۔ پوچھا۔ تمہارا ارادہ کیا ہے؟ جواب دیا۔ ہم عمر بن خطاب کو قتل کرنے آئے ہیں جو اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ کہا۔ اسے قتل کرنا۔ اب تمہارے بس کی بات نہیں۔ لوگ لوٹ گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عمر مسلمان ہوئے تو لوگ ان کے گھر کے گرد جمع ہو کر کہنے لگے کہ عمر اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ میں ان دنوں لڑکپن کی عمر میں تھا اور مکان کی چھت پر تھا پس ایک آدمی آیا جس نے ریشمی قبا پہنی ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ عمر اگر اپنے دین سے پھر گیا ہے تو کوئی بات نہیں، میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ لوگ ادھر ادھر چلے گئے۔ میں نے پوچھا، یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عاص بن وائل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے اور وہ آپ کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔ ایک دفعہ حضرت عمر بیٹھے تھے۔

كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ، أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا وَلُحُوقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ يَا جَلِيحْ أَمْرٌ نَجِيحْ رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا ثُمَّ نَادَى يَا جَلِيحْ أَمْرٌ نَجِيحْ رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ هَذَا نَبِيٌّ.

کہ ایک خوبصورت آدمی کا آپ کے پاس سے گزر ہوا۔ فرمایا کہ یا تو میرا گمان غلط ہے یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر ہے یا ان کا کاہن ہے بلانے پر یہ بات پوچھی گئی۔ اس نے کہا کہ اس سے پہلے میں نے نہیں دیکھا کہ کسی مسلمان سے ایسا پوچھا گیا ہو۔ فرمایا: میں تجھے اس وقت تک جانے نہیں دوں گا جب تک تو مجھے اصل بات نہیں بتائے گا۔ وہ کہنے لگا کہ زمانہ جاہلیت کے اندر میں کاہن تھا۔ فرمایا: تیری کاہن جنیہ نے سب سے عجیب بات تجھے کون سی بتائی تھی؟ اس نے بتایا کہ ایک روز میں بازار میں تھا کہ وہ میرے پاس خوف زدہ حالت میں آئی اور کہنے لگی کہ کیا تو جنات کو نہیں دیکھتا کہ آسمان سے عاجز کر کے بھگائے گئے ہیں جس کے باعث وہ خوف زدہ اور ناامید ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ ایک دفعہ میں بت کے پاس سو رہا تھا تو ایک آدمی بچھڑا لے کر آیا۔ پھر اسے ذبح کیا تو اس کے اندر سے ایسی زور کی آواز نکلی کہ ایسی سخت آواز میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ اس میں سے کہا گیا کہ اے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے گوہر مراد حاصل ہو جائے گا کہ ایک فصیح البیان یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو لوگ وہاں سے بھاگ گئے لیکن میں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک نہیں ہلوں گا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ اس کے بعد کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ پھر یہی آواز آئی کہ اے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے مراد بر آئے گی کہ ایک فصیح البیان یوں کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے۔ میں یہ سن کر چلا آیا۔ ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ لوگوں میں چرچا ہونے لگا کہ یہ نبی ہے۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ.

قیس کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن زید کو میں نے قوم سے فرماتے ہوئے سنا: کاش! تم دیکھتے کہ اسلام قبول کرنے پر عمر نے مجھے اور اپنی ہمشیرہ کو باندھ دیا تھا جبکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور جو کچھ تم نے حضرت عثمان کے ساتھ کیا تو ان کی جگہ اگر کوہ احد بھی ہوتا تو ممکن ہے وہ بھی پھٹ جاتا۔

بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا

شق القمر کا معجزہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے، یہاں تک کہ کوہِ حرا ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان آ گیا تھا۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ۔ وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شق القمر کا معجزہ دکھایا گیا تو ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے۔ آپ نے فرمایا، لوگو! گواہ رہنا۔ اور ایک ٹکڑا پہاڑ کی دوسری طرف چلا گیا تھا۔ ابوالضحیٰ بواسطہ مسروق عبد اللہ بن مسعود سے راوی ہیں کہ چاند کا پھٹنا مکہ میں ہوا تھا۔ محمد بن مسلم، ابن ابی نجیح و مجاہد نے بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ شق القمر کا معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کرامت عہد میں واقع ہوا تھا۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ۔

معمر نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شق القمر (چاند پھٹنے) کا معجزہ واقع ہو چکا ہے۔

بَابُ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ

حبشہ کی جانب ہجرت۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تمہاری ہجرت کی جگہ خواب میں دیکھی، جو کھجوروں والا اور دو پہاڑوں کے درمیان ہے۔ پس کچھ لوگ براہِ راست مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور بعض نے سرزمین حبشہ کی جانب ہجرت

فیه عن أبي موسى وأسماء عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۰۵۲۔ حدثنا عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري حدثنا عروة بن الزبير أن عبيد الله بن عدي بن الخيار أخبره أن المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الأسود بن عبد يغوث قالا له ما يمنعك أن تكلم خالك عثمان في أخيه الوليد بن عقبة وكان أكثر الناس فيما فعل به. قال عبيد الله فانتصبت لعثمان حين خرج إلى الصلاة فقلت له إن لي إليك حاجة وهي نصيحة فقال أيها المرء أعوذ بالله منك فانصرفت فلما قضيت الصلاة جلست إلى المسور وإلى ابن عبد يغوث فحدثتهما بالذي قلت لعثمان وقال لي فقالا قد قضيت الذي كان عليك فبينما أنا جالس معهما إذ جاءني رسول عثمان فقالا لي قد ابتلاك الله فانطلقت حتى دخلت عليه فقال ما نصيحتك التي ذكرت آنفا قال فتشهدت ثم قلت إن الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم وأنزل عليه الكتاب وكنت ممن استجاب لله ورسوله صلى الله عليه وسلم وآمنت به وهاجرت الهجرتين الأوليين وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت هديه وقد أكثر الناس في شأن الوليد بن عقبة فحق عليك أن تقيم عليه الحد فقال لي يا ابن أخي أدركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت لا ولكن قد خلص إلي من علمه ما خلص إلى العذراء في سترها قال فتشهد عثمان فقال

کی تھی وہ بھی مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ اسے ابو موسیٰ اور اسماء نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبید اللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق گفتگو کیوں نہیں کرتے جبکہ ولید کے بارے میں لوگوں کو شکایات ہیں۔ عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان سے ملنے گیا جبکہ وہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ پس میں نے کہا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں آپ کا فائدہ ہے۔ فرمایا، تمہارے جیسے انسان سے اللہ پناہ دے۔ پس میں واپس لوٹ آیا۔ جب میں نے نماز پڑھ لی تو مسور اور ابن عبد یغوث کے پاس جا بیٹھا اور جو کچھ میں نے حضرت عثمان سے اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا وہ انہیں بتا دیا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اسی اثنا میں کہ میں ان دونوں حضرات کے پاس بیٹھا تھا تو حضرت عثمان کا قاصد آ گیا۔ دونوں حضرات نے مجھ سے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں ڈال دیا۔ پس میں گیا، یہاں تک کہ ان کی خدمت میں جا پہنچا۔ فرمایا، وہ کیا نصیحت تھی جس کا تم نے ابھی ذکر کیا تھا؟ پہلے تو میں نے اللہ اور رسول کی گواہی دی، پھر کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے اور ان پر کتاب نازل فرمائی ہے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی، اس پر ایمان لائے، سب سے پہلی دو ہجرتیں کیں اور حضور کی پاکیزہ روش کو دیکھا۔ تو اکثر لوگ ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں لہٰذا آپ پر حق ہے کہ اس پر حد جاری فرمائیں۔ فرمایا، اے بھتیجے! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں، لیکن آپ کے بعض علوم مجھ تک اسی طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ وَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ فَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ، فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ.

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور جس کے ساتھ انہیں مبعوث فرمایا گیا، میں اس پر ایمان لایا اور میں نے سب سے پہلی دونوں ہجرتیں کیں، جیسا کہ تم نے کہا ہے اور میں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور بیعت کا شرف حاصل کیا اور خدا کی قسم، نہ میں نے آپ کی کبھی نافرمانی کی اور نہ آپ کو دھوکا دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی پھر اللہ نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنایا تو خدا کی قسم میں نے نہ ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا پھر حضرت عمر کو خلیفہ بنایا گیا تو خدا کی قسم میں نے نہ ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا تم پر ویسا حق نہیں جیسا ان حضرات کا تھا انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں۔ فرمایا تو پھر یہ باتیں کیا ہیں جو تمہاری جانب سے میرے پاس پہنچ رہی ہیں۔ رہا جو تم نے ولید بن عقبہ کے بارے میں ذکر کیا، تو ان شاء اللہ ہم اس بارے میں حق کا دامن پکڑے رہیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے مارے گئے یعنی آپ نے حضرت علی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا کیونکہ کوڑے وہی مارا کرتے تھے۔ یونس اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے روایت کی ہے جس میں ہے۔ کیا میرا تم پر وہ حق نہیں جو ان حضرات کو حاصل تھا؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ نے ہم سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، جس میں بہت تصویریں تھیں۔ پھر ہم نے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جب ان میں کوئی نیک آدمی ہوتا اور مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس کی تصویر اس میں نقش کر دیتے۔ قیامت کے روز وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق شمار ہوں گے۔

حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حبشہ سے آئی تو چھوٹی بچی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اوڑھنے کے لیے دوپٹہ مرحمت فرمایا جس پر درختوں کی تصویریں تھیں۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةٌ لَهَا أَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ سَنَاهْ سَنَاهْ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ.

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا قَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ قَالَ أَرُدُّ فِي نَفْسِي.

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ.

بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ.

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر اپنا دست مبارک پھیرتے جاتے اور فرماتے جاتے سناہ و سناہ۔ حمیدی فرماتے ہیں یعنی اچھا ہے، اچھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تب بھی جواب مرحمت فرمایا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! جب ہم آپ کو سلام کیا کرتے تو آپ جواب مرحمت فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا، نماز میں (خدا کے ساتھ) مصروفیت ہے۔ میں (سلیمان) نے ابراہیم سے پوچھا کہ اس موقع پر آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا، اپنے دل میں جواب دے لیا ہوں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے کی خبر پہنچی تو ہم یمن میں تھے۔ پس ہم ایک کشتی پر سوار ہو گئے تو کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہمیں حضرت جعفر بن ابو طالب مل گئے۔ پس ان کے ساتھ ہم بھی رہنے لگے۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ خیبر کو فتح فرما چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا، اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔

نجاشی کی وفات۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کے وقت فرمایا کہ نیک آدمی وفات پا گیا ہے پس کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بھائی اصحمہ پر نماز جنازہ پڑھو۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ.

فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی، پس ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور میں (حضرت جابر) دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور نماز میں چار تکبیریں (زائد) کہیں۔ اسی کے مثل عبدالصمد نے روایت کی ہے۔

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ. وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ کے وفات پانے کی خبر اپنے اصحاب کو اسی روز دے دی تھی، جس روز وفات ہوئی۔ اور فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔ دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ گاہ میں صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں (زائد) کہیں۔

ف: اس باب کی چاروں حدیثیں حبشہ کے بادشاہ حضرت نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ہیں۔ ان سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔

۱۔ حبشہ کے نصرانی بادشاہ نجاشی اصحمہ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔
۲۔ نجاشی اصحمہ نے اگرچہ اپنے مسلمان ہونے کی تشہیر نہیں کی تھی لیکن اللہ اور رسول کی بارگاہ میں اس کا مسلمان ہونا مقبول ہو گیا تھا۔
۳۔ اگر کوئی مسلمان دار الکفر میں مر جائے اور وہاں اس پر نماز جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ ہو تو دار الاسلام میں اس کی نماز جنازہ ہونی چاہیے۔
۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے وفات پانے کی خبر صحابۂ کرام کو اسی روز دے دی تھی۔ خواہ آپ انہیں خود دیکھ رہے تھے اور خواہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو خبر دی ہو۔

ان کا کفر قطعی بھی نہیں ہے۔ ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے کہ کاش! وہ کسی طرح ایمان لے آتے۔

چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر شرح المطالب فی مبحث ابی طالب کے نام سے ایک رسالہ لکھا اور اس میں قرآنی آیات، پچیس احادیث اور اسی صحابہ کرام و تابعین عظام و علمائے اسلام کے ایک سو چھیاسی اقوال سے ثابت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کا آخری وقت تک دولتِ اسلام و ایمان سے بہرہ ور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بِهَذَا وَقَالَ تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ۔

ابراہیم بن حمزہ، ابو حازم اور دراوردی نے یزید سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں دماغ کی بجائے ام دماغ (بھیجا) کا لفظ ہے۔

بَابُ حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى۔

آیت سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى۔۔ کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ پاک ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا (سورۂ بنی اسرائیل، آیت پہلی)

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے (واقعہ معراج کے سلسلے میں) مجھے جھوٹا بتایا تو میں حجر کے مقام پر کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا۔ پس اس کی جو نشانیاں وہ پوچھتے میں اس کی طرف دیکھ کر بتا دیتا تھا۔

بَابُ الْمِعْرَاجِ

معراج شریف۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ

حضرت انس بن مالک اور حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معراج شریف کا واقعہ یوں سنایا کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا اور کبھی اس کی جگہ حجر فرماتے۔ تو میرے پاس ایک آنے والا آیا۔ پھر اس نے چیر دیا جو میں سن رہا تھا پھر اس نے یہاں تک میرا جسم چیر دیا۔ میں نے جارود سے اس کا مطلب پوچھا، جو میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حلق سے ناف کے نیچے تک اور میں نے حضرت انس سے زیر ناف تک سنا ہے۔ پھر میرا دل نکالا گیا، اس کے بعد سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا پھر میرے دل کو دھو کر اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید

قلبي ثم أتيت بطست من ذهب مملوءة إيمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم أتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار أبيض فقال له الجارود هو البراق يا أبا حمزة؟ قال أنس نعم يضع خطوه عند أقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبريل حتى أتى السماء الدنيا فاستفتح فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا فيها آدم فقال هذا أبوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد حتى أتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت إذا يحيى وعيسى وهما ابنا الخالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي إلى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت إذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد

جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ تو جارود نے ان سے کہا کہ اے ابو حمزہ! کیا وہ براق تھا؟ حضرت انس نے جواب دیا: ہاں۔ وہ (جانور) اپنا ایک قدم حد نظر کے برابر دور رکھتا تھا۔ پھر میں اس پر سوار ہو گیا اور حضرت جبریل مجھے لے کر چلے، یہاں تک کہ پہلا آسمان آ گیا۔ پس دروازہ کھلوانا چاہا تو کہا: کون ہے؟ جواب دیا: جبریل ہے۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید، کیسا اچھا آنے والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اوپر گیا تو دیکھا کہ حضرت آدم تشریف فرما ہیں۔ کہا: یہ آپ کے والد حضرت آدم ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا: صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا۔ پھر اوپر چڑھتے گئے یہاں تک کہ دوسرا آسمان آ گیا۔ اسے کھلوانا چاہا تو کہا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبریل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں بلایا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید، کیا اچھا آنے والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھولا گیا اور میں اوپر گیا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ، دونوں خالہ زاد بھائیوں کو پایا۔ جبریل نے کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ تو میں نے انہیں سلام کیا اور دونوں حضرات نے سلام کا جواب دیا، پھر کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر تیسرے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبریل۔ دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا: خوش آمدید، کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر چوتھے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبریل ہے۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔

قِيلَ أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا
بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى
إِدْرِيسَ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَ
النَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ
الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ
مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ
صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ
بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ
غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ
أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ
بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا أَبُوكَ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ
قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

دریافت کیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا گیا۔ خوش
آمدید کیا مقدس ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ پس دروازہ کھولا
گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تشریف فرما
تھے۔ کہا یہ حضرت ادریس ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں نے
انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور کہا، صالح بھائی اور
صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان تک پہنچے اور
دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے؟ جواب دیا۔ جبرئیل ہوں۔
پوچھا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ حضرت محمد مصطفی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب
دیا۔ ہاں۔ کہا گیا۔ خوش آمدید، کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ
فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تشریف
فرما تھے۔ کہا یہ حضرت ہارون ہیں انہیں سلام کیجئے۔ پس میں نے
انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا۔ صالح بھائی
اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر اوپر چڑھے، یہاں تک کہ چھٹے
آسمان تک پہنچے تو دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا کون ہے؟
جواب دیا۔ جبرئیل ہوں۔ دریافت کیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟
جواب دیا۔ حضرت محمد مصطفی ہیں۔ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟
جواب دیا۔ ہاں۔ کہا۔ خوش آمدید! کیا بہترین تشریف لانے والے
نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت
موسیٰ جلوہ افروز تھے۔ کہا یہ حضرت موسیٰ ہیں، انہیں سلام
کیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا،
پھر کہا۔ صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ جب میں آگے بڑھنے
لگا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کس بات پر روئے؟
جواب دیا، میں اس بات پر رویا کہ یہ لڑکا میرے بعد مبعوث
فرمایا گیا ہے لیکن میری امت کی نسبت اس کے امتی زیادہ
تعداد میں داخل جنت ہوں گے۔ پھر مجھے لے کر ساتویں آسمان
تک پہنچے اور حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا
آپ کون ہیں؟ جواب دیا، جبرئیل ہوں۔ دریافت کیا، آپ کے
ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد رسول اللہ ہیں۔ پوچھا گیا، انہیں

ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ

دریافت کیا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا: خوش آمدید! کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تشریف فرما تھے۔ کہا: یہ آپ کے جد امجد ہیں انہیں سلام کیجیے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا، پھر کہا: صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھ پر سدرۃ المنتہیٰ ظاہر فرمایا گیا تو اس کے پھل ہجر کے مٹکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ کہا گیا: یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ اس کی چار نہریں تھیں، دو ظاہری اور دو باطنی۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ نہریں کیسی ہیں؟ جواب دیا کہ باطنی نہریں تو جنت کی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھ پر بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک برتن میں شراب، دوسرے میں دودھ اور تیسرے میں شہد پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا۔ کہا: یہ فطرت ہے لہٰذا آپ اور آپ کی امت فطرت پر قائم رہیں گے۔ پھر مجھ پر ہر رات دن میں پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں۔ جب میں واپس لوٹا اور میرا گزر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا تو پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا۔ کہنے لگے: آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور خدا کی قسم میں اس چیز کا آپ سے پہلے تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ اس امر کی بڑی کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ آپ بارگاہ خداوندی میں واپس جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کریں۔ میں واپس گیا تو دس نمازیں کم کر دی گئیں۔ پھر حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور اسی طرح گفتگو ہوئی اور واپس لوٹا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور اسی طرح کی گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور دس نمازیں مزید کم فرما دی گئیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس واپس آیا تو حسب سابق گفتگو ہوئی۔ پس لوٹا تو روزانہ دس نمازیں پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو پھر وہی گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت روزانہ

جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي.

پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور میں آپ سے پہلے اس بات کا تجربہ کرچکا ہوں اور بنی اسرائیل پر پوری کوشش کرکے دیکھ لیا ہے۔ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال پیش کیجیے۔ فرمایا: میں نے اپنے رب سے اتنی مرتبہ درخواست کی ہے کہ اب مجھے شرم محسوس ہونے لگی ہے لہٰذا رضا و رغبت سے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا جب میں آگے بڑھا تو آواز آئی۔ میں نے اپنا فرض جاری فرما دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی فرما دی۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادِ باری تعالیٰ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو ہم نے تم کو دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۶۰) کے متعلق فرمایا ہے کہ اس دیکھنے سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک سیر کرائی گئی تھی۔ اور فرمایا کہ قرآن کریم میں جو الشجرۃ الملعونۃ آیا ہے اس سے مراد تھوہڑ کا درخت ہے۔

بَابُ وُفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ.

انصار کے وفود کی آمد اور بیعتِ عقبہ

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا.

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن کعب وہ تھے جو اپنے والد حضرت کعب بن مالک کو بینائی سے محروم ہو جانے پر راستہ بتانے کی خدمت کے لیے مامور تھے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ پورا واقعہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے جبکہ آپ غزوۂ تبوک کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ابن بکیر کا قول ہے کہ ان کے واقعہ میں یہ بات بھی ہے کہ بیعتِ عقبہ کی رات میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا پکا وعدہ کیا تھا اور اس حاضری کے بدلے مجھے غزوۂ بدر کی حاضری بھی پسند نہیں اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر کی حاضری کا چرچا بہت زیادہ ہے۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ماموں بیعتِ عقبہ کے وقت اپنے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ شَهِدَ بِيْ خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ.

١٠٧٣۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَنَا وَاَبِيْ وَخَالَايَ مِنْ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ.

١٠٧٤۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَصْحَابِهٖ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهٗ عَلٰى ذٰلِكَ.

١٠٧٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ

ساتھ لے گئے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ کے قول کے مطابق ان میں سے ایک کا نام براء بن معرور تھا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں، میرے والد محترم اور میرے دونوں ماموں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بیعت عقبہ کرنے والوں میں شامل تھے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات میں سے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اہل مدینہ کے ساتھ بیعت عقبہ میں بھی شامل تھے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ فرمایا جبکہ آپ کے گرد صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی کہ آؤ میرے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کرو کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، نہ چوری کرو گے، نہ زنا کرو گے۔ نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے، جان بوجھ کر جھوٹا بہتان نہ گھڑو گے اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ پس جو اپنا وعدہ پورا کرے اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جس سے ان امور میں کوتاہی واقع ہو جائے اور دنیا میں اسے سزا ملے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی اور جس سے کسی قسم کی کوتاہی سرزد ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ رب العزت کے سپرد، اگر چاہے اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بھی اس بات پر

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان بارہ نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے، چوری نہ کریں گے، زنا نہیں کریں گے، کسی ایسی جان کو قتل نہیں کریں گے جو اللہ نے حرام قرار دی ہے، لوٹ مار نہیں کریں گے اور رسول خدا کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر اس کے مطابق عمل کریں گے

إِنْ تَكُنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ هِيَ زَوْجَتُكَ فَإِنْ يَكُنْ ذٰلِكَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔ ... إِنْ تَعِشْ فَذٰلِكَ وَإِنْ مُتَّ ... شَيْءٌ كَانَ قَضَاءً مِنَ اللّٰهِ۔

تو جنت ملے گی اور اگر نا فرمانی کی تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے۔

بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقُدُومِهَا الْمَدِينَةَ وَبِنَائِهِ بِهَا

حضرت عائشہ کا رسول خدا سے نکاح کرنا اور مدینہ میں رخصتی کا ہونا۔

١٠٧٦۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے شرف زوجیت بخشا تو اس وقت میری عمر چھ سال تھی پھر ہم مدینہ منورہ آگئے اور بنی حارث بن خزرج کے مکان میں فروکش ہوئے۔ پھر مجھے شدید بخار آیا جس کے باعث میرے سر کے بال بھی اڑ گئے اور صرف کانوں کے پاس رہ گئے۔ پھر ایک روز میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں بیٹھی تھی کہ میری والدہ ام رومان آئیں اور زور سے مجھے آواز دی۔ میں حاضر ہو گئی اور مجھے تو علم نہ تھا کہ بلایا کیوں گیا ہے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازے پر کھڑی کر دیا۔ میرا سانس پھول رہا تھا۔ جب کافی دیر بعد دم میں دم آیا۔ پھر تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر ہاتھ پھیر دیا۔ پھر مجھے مکان کے اندر داخل کر دیا گیا جہاں چند انصاری عورتیں بھی جمع تھیں۔ انہوں نے کہا، خیر و برکت اور نیک فال کے ساتھ آنا ہو۔ پھر مجھے ان عورتوں کے سپرد کر دیا گیا۔ انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور میں اس وقت ڈری جب دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔

١٠٧٧۔ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيُقَالُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا گیا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ جب کپڑا اٹھا کر دیکھا گیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

١٠٧٨۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ.

بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ.

١٠٤٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

١٠٥٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ

وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے تین سال پہلے ہوگیا تھا۔ پس آپ نے دو سال یا کم و بیش توقف فرمایا، پھر حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کرلیا جبکہ ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو عمر نو سال تھی۔

رسول خدا اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت کرنا

حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔
حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے بلکہ ہے وہ مدینہ جو سابقہ یثرب ہے۔

ابووائل فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی۔ پس بعض تو ہم میں سے وہ ہیں جو دنیا سے چلے گئے اور دنیا میں انھیں کچھ بھی صلہ نہ ملا۔ ایسے ہی حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ سر کو ڈھانپتے تھے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانپتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ سر ڈھک دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے۔ ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انھیں توڑ رہے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ پس جس نے دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت کا بدلہ وہی ہے جس کے لیے ہجرت کی۔ اور جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس

إلى ما هاجر إليه ومن كانت هجرته إلى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فهجرته إلى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم.

١٠٨١۔ حدثني إسحاق بن يزيد الدمشقي حدثنا يحيى بن حمزة قال حدثني أبو عمرو الأوزاعي عن عبدة بن أبي لبابة عن مجاهد بن جبر المكي أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما كان يقول لا هجرة بعد الفتح.

١٠٨٢۔ حدثني الأوزاعي عن عطاء بن أبي رباح قال زرت عائشة مع عبيد بن عمير الليثي فسألناها عن الهجرة اليوم قالت كان المؤمنون يفر أحدهم بدينه إلى الله تعالى وإلى رسوله صلى الله عليه وسلم مخافة أن يفتن عليه فأما اليوم فقد أظهر الله الإسلام واليوم يعبد ربه حيث شاء ولكن جهاد ونية.

١٠٨٣۔ حدثني زكرياء بن يحيى حدثنا ابن نمير قال هشام فأخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن سعدا قال اللهم إنك تعلم أنه ليس أحد أحب إلي أن أجاهدهم فيك من قوم كذبوا رسولك صلى الله عليه وسلم وأخرجوه اللهم فإني أظن أنك قد وضعت الحرب بيننا وبينهم وقال أبان بن يزيد حدثنا هشام عن أبيه أخبرتني عائشة من قوم كذبوا نبيك وأخرجوه من قريش.

١٠٨٤۔ حدثنا مطر بن الفضل حدثنا روح حدثنا هشام حدثنا عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم لأربعين سنة فمكث بمكة ثلاث عشرة سنة يوحى إليه ثم أمر بالهجرة فهاجر

کے رسول کی طرف شمار کی جائے گی۔

اسحاق بن یزید دمشقی، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو اوزاعی، عبدہ بن ابی لبابہ، مجاہد بن جبر مکی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

عطاء ابن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر لیثی کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ کی زیارت کے لیے گیا اور ان سے ہجرت کا حکم دریافت کیا۔ فرمایا قبل ازیں اہل ایمان کو اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگنا پڑتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں وہ فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں، لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ آج اپنے رب کی جہاں کوئی چاہے عبادت کر سکتا ہے۔ ہاں اب جہاد اور نیت کا ثواب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ انصاری کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اس سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں کہ تیری راہ میں اس قوم سے لڑوں جنھوں نے تیرے رسول کی تکذیب کی اور انھیں دیس سے نکالا۔ اے اللہ میرا خیال ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی ختم کر دی ہے۔ ابان بن یزید، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں یوں ہے کہ جنھوں نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انھیں دیس سے نکالا یعنی قریش کافروں سے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تو آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ پھر تیرہ سال مکہ میں رہے اور وحی نازل ہوتی رہی۔ پھر آپ کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا گیا تو آپ ہجرت فرما گئے اور اس کے دس سال بعد آپ کا وصال ہوا تو عمر مبارک تریسٹھ سال تھی

عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

تھی۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعثت کے بعد تیرہ سال مکہ معظمہ میں رہے اور وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ. وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا۔ بے شک ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا ہے کہ دنیا کی جتنی دولت وہ چاہے اسے دے دی جائے اور دوسری چیز آخرت۔ پس اس بندے نے اس چیز کو اختیار کر لیا ہے جو خدا کے پاس ہے۔ پس حضرت ابوبکر رونے لگے اور کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ ہمیں یہ رونا تعجب خیز نظر آیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ ذرا ان بڑے میاں کو تو دیکھیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کسی بندے کا ذکر فرما رہے ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا کہ اسے دنیا کی خوشحالی عطا فرما دی جائے یا جو خدا کے پاس ہے اور یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ اور جب چند روز بعد آپ کا وصال ہوا تو ہم سمجھ گئے کہ جس کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ جس نے اپنی صحبت اور مال کے ساتھ مجھ پر احسان کیا وہ ابوبکر ہیں اور میں اپنی امت میں سے اگر کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ ہاں اسلامی اخوت تو موجود ہے اور مسجد میں کسی کی کھڑکی کھلی نہ رہے سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ
أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ
الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا
فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ
الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ
الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ
الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ
يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ
أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ
الدَّغِنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا
يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ
تَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ
الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ
فَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ
عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ
رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ
وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ
عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ
الدَّغِنَةِ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ
فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا
شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا
نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذَلِكَ
ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ
يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا
يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى

اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اس
وقت سے اپنے والدین کو دین کی دولت سے مالا مال ہی پایا۔
اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صبح و شام دو مرتبہ ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں۔
جب مسلمانوں کو زیادہ تنگ کیا جانے لگا تو حضرت ابوبکر حبشہ
کی جانب ہجرت کر کے چلنے لگے۔ جب برک الغماد کے مقام
پر پہنچے تو ابن الدغنہ ملا، جو قبیلہ قارہ کا سردار تھا۔ کہنے لگا اے
ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے
پس میں زمین میں سیاحت کر کے اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا
ہوں۔ ابن الدغنہ نے کہا کہ اے ابوبکر! آپ جیسا آدمی نہ نکل
سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے کیونکہ آپ غریبوں کی مدد کرتے،
صلہ رحمی فرماتے، بیکسوں کا بوجھ برداشت کرتے، مہمانوں کی
ضیافت کرتے اور راہ حق میں پیش آنے والے مصائب کے اندر
مدد کرتے ہیں۔ پس میں آپ کو پناہ دیتا ہوں، واپس لوٹیے
اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ آپ
ابن الدغنہ کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ پھر ابن الدغنہ شام کے
وقت تمام سرداران قریش کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابوبکر جیسا
آدمی نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے۔ کیا تم ایسے آدمی کو
نکال دینا چاہتے ہو جو غریبوں کی مدد کرتا، رشتہ داروں سے صلہ رحمی
کرتا، بیکسوں کی کفالت کرتا، مہمانوں کی ضیافت کرتا اور راہ حق
میں پیش آنے والے مصائب کے اندر مدد کرتا ہے۔ قریش نے
ابن الدغنہ کے امان دینے کی تکذیب نہ کی۔ بلکہ ابن الدغنہ سے
صرف یہ کہا کہ ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے رب
کی عبادت کیا کریں۔ وہ گھر میں نماز پڑھیں اور گھر میں جو چاہیں
پڑھیں اور آواز سے پڑھ کر ہمیں اذیت نہ پہنچائیں۔ اگر وہ آواز
سے پڑھیں گے تو ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور
بچے اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس ابن الدغنہ نے حضرت
ابوبکر سے یہ بات کہہ دی۔ پس حضرت ابوبکر اسی طرح رہے اور گھر
کے اندر عبادت الٰہی کرتے رہے نہ نماز میں اونچی آواز سے قرأت

مسجدا بفناء داره، وكان يصلي فيه ويقرأ القرآن فيتقذف عليه نساء المشركين وأبناؤهم وهم يعجبون منه وينظرون إليه، وكان أبو بكر رجلا بكاء لا يملك عينيه إذا قرأ القرآن، وأفزع ذلك أشراف قريش من المشركين، فأرسلوا إلى ابن الدغنة فقدم عليهم فقالوا إنا كنا أجرنا أبا بكر بجوارك على أن يعبد ربه في داره، فقد جاوز ذلك فابتنى مسجدا بفناء داره، فأعلن بالصلاة والقراءة فيه، وإنا قد خشينا أن يفتن نساءنا وأبناءنا، فانهه، فإن أحب أن يقتصر على أن يعبد ربه في داره فعل، وإن أبى إلا أن يعلن بذلك فسله أن يرد إليك ذمتك، فإنا قد كرهنا أن نخفرك، ولسنا مقرين لأبي بكر الاستعلان. قالت عائشة فأتى ابن الدغنة إلى أبي بكر فقال قد علمت الذي عاقدت لك عليه، فإما أن تقتصر على ذلك، وإما أن ترجع إلي ذمتي، فإني لا أحب أن تسمع العرب أني أخفرت في رجل عقدت له، فقال أبو بكر فإني أرد إليك جوارك وأرضى بجوار الله عز وجل، والنبي صلى الله عليه وسلم يومئذ بمكة، فقال النبي صلى الله عليه وسلم للمسلمين إني أريت دار هجرتكم ذات نخل بين لابتين وهما الحرتان، فهاجر من هاجر قبل المدينة، ورجع عامة من كان هاجر بأرض الحبشة إلى المدينة، وتجهز أبو بكر قبل المدينة، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم على رسلك فإني أرجو أن يؤذن لي، فقال أبو بكر وهل

پڑھتے اور کسی دوسرے کے گھر میں پڑھتے پھر حضرت ابوبکر کے دل میں خیال آیا تو آپ نے گھر کے سامنے مسجد بنائی اس میں نماز پڑھتے اور تلاوت کیا کرتے تھے۔ پس مشرکین کی عورتیں اور لڑکے آپ کے گرد جمع ہو جاتے وہ بڑے تعجب کے ساتھ آپ کو دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر بڑے نرم دل تھے، جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو انہیں اپنی آنکھوں پر قابو اختیار نہ رہتا تھا۔ سرداران قریش اس بات سے بہت گھبرائے اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلایا۔ جب وہ آیا تو کہنے لگے ہم نے تمہارے امان دینے کے باعث ابوبکر کو امان دی تھی اور اس شرط پر کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کریں گے لیکن انہوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے سامنے مسجد بنا لی ہے جس میں وہ علانیہ نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے ہیں، جس کے باعث ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور ہمارے بیٹے فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔ پس انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیجئے۔ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر اکتفا کر سکیں تو ٹھیک ورنہ اگر اس سے انکار کریں اور یہی یہ کام کرنے چاہیں تو ان سے کہو کہ تمہاری ذمہ داری واپس کر دیں کیونکہ ہمیں نہ تمہاری عہد شکنی منظور ہے اور نہ ہم یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ابوبکر یہ کام علانیہ کرتے رہیں۔ پس ابن الدغنہ اسی وقت حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ آپ کو تو یہ معلوم ہے کہ میں نے قریش سے کس شرط پر معاہدہ کیا تھا۔ پس اگر ہو سکے تو آپ اس شرط پر قائم رہیں یا میری ذمہ داری واپس کر دیجئے کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں اہل عرب کے متعلق معاہدہ کر کے رسوا ہوں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں اور صرف اللہ رب العزت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امان پر زیادہ راضی ہوں اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ ہی میں جلوہ افروز تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا مجھے خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے۔ وہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور وہ دو سنگستانوں کے درمیان واقع ہے۔ پھر جس نے بھی ہجرت کی تو وہ مدینہ منورہ گیا۔ اور جن حضرات نے

ترجو ذلك بأبي أنت قال نعم فحبس أبو بكر
نفسه على رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليصحبه وعلف راحلتين كانتا عنده ورق
السمر وهو الخبط أربعة أشهر، قال ابن
شهاب قال عروة قالت عائشة . فبينما
نحن يوما جلوس في بيت أبي بكر في نحر
الظهيرة قال قائل لأبي بكر هذا رسول الله صلى
الله عليه وسلم متقنعا في ساعة لم يكن
يأتينا فيها فقال أبو بكر فداء له أبي و
أمي والله ما جاء به في هذه الساعة إلا أمر
قالت فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاستأذن فأذن له فدخل فقال النبي صلى
الله عليه وسلم لأبي بكر أخرج من عندك
فقال أبو بكر إنما هم أهلك بأبي أنت يا رسول الله قال فإني قد
أذن لي في الخروج فقال أبو بكر الصحابة بأبي أنت يا رسول الله
رسول الله قال فإني قد أذن لي في الخروج
فقال أبو بكر الصحابة بأبي أنت يا رسول الله
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم
قال أبو بكر فخذ بأبي أنت يا رسول الله إحدى
راحلتي هاتين قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم بالثمن قالت عائشة فجهزناهما
أحث الجهاز وصنعنا لهما سفرة في جراب
فقطعت أسماء بنت أبي بكر قطعة من
نطاقها فربطت به على فم الجراب فبذلك
سميت ذات النطاق قالت ثم لحق رسول
الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر بغار في
جبل ثور فكمنا فيه ثلاث ليال يبيت
عندهما عبد الله بن أبي بكر وهو غلام
شاب ثقف لقن فيدلج من عندهما بسحر

حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی ان میں سے اکثر مدینہ طیبہ پہنچ گئے
حضرت ابو بکر نے بھی مدینہ منورہ جانے کی تیاری کی، تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ تم ذرا ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی
اجازت ملنے کی امید ہے۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے، میرے
ماں باپ قربان، کیا آپ کو بھی ہجرت کی امید ہے؟ فرمایا: ہاں۔
پس حضرت ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی
خاطر رکے رہے اور ان کے پاس جو دو اونٹنیاں تھیں انہیں چار مہینے
تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔ ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ
صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت ہم حضرت
ابو بکر کے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت
ابو بکر سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک پر کپڑا
ڈالے ہوئے تشریف لا رہے ہیں حالانکہ ایسے وقت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت
ابو بکر کہنے لگے کہ میرے ماں باپ قربان، خدا کی قسم آپ جو ایسے وقت
تشریف لا رہے ہیں تو ضرور کوئی خاص بات ہے۔ یہ فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر اجازت طلب فرمائی۔ پس آپ کو
اجازت دے دی گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل
ہوئے اور حضرت ابو بکر سے فرمایا: اپنے پاس سے سب کو ہٹا
دو۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ
قربان، یہ تو آپ کے اپنے گھر والے ہیں۔ فرمایا: مجھے ہجرت کی
اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ!
میرے ماں باپ قربان، کیا مجھے ساتھ چلنے کی عزت ہے؟ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے:
یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان ان دونوں میں سے ایک اونٹنی
آپ لے لیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قیمتاً
لیں گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جلدی میں جو کچھ ہو سکا ہم نے
دونوں کے لیے تیار کیا۔ چنانچہ ہم نے چمڑے کی ایک تھیلی میں
تھوڑا سا کھانا بھر دیا۔ حضرت اسماء بنت ابو بکر نے اپنے کمربند
کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس کے ساتھ تھیلی کا منہ باندھا۔ اسی لیے

فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِهِ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ

ان کا نام کمر بند والی پڑ گیا۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر ثور پہاڑ کی ایک غار میں چلے گئے اور تین رات تک اسی میں چھپے رہے۔ عبداللہ بن ابوبکر ان دونوں نوجوان اور ہوشیار سمجھدار تھے۔ یہ رات دونوں حضرات کے پاس گزارتے اور علی الصبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے گویا رات یہیں گزاری ہے۔ پس وہ قریش سے جو بھی مکروفریب کی بات سنتے تو ان دونوں حضرات کو اندھیرا ہونے پر بتا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ بھی ان کے قریب ہی بکریاں چرایا کرتا تھا اور جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو بکریاں ان کے پاس لے آتا اور یہ دونوں حضرات بکریوں کا دودھ پی کر آرام سے رات گزارتے۔ اس طرح عامر بن فہیرہ منہ اندھیرے بکریوں کو ہانک کر لے جاتا اور تینوں رات ایسا ہی کرتا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے قبیلہ بنی دیل کے ایک شخص کو جو بنی عبد بن عدی سے تھا راستہ بتانے کے لیے اجرت پر رکھ لیا۔ وہ راستہ بتانے میں بڑا ماہر تھا۔ وہ بنی عاص بن وائل سہمی کا حلیف اور کفار قریش کے دین پر تھا انہوں نے اسے امین بنا کر اپنی سواریاں اس کے سپرد کر دی تھیں اور تین رات کے بعد سواریوں کو غار ثور پر لانے کا وعدہ لیا تھا۔ یعنی تیسری رات کی صبح کو۔ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا ان حضرات کو ساحل کے ساتھ ساتھ لے کر چلے — سراقہ بن جعشم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے متعلق یہ اعلان کر رہے تھے کہ جو شخص انہیں قتل کرے یا گرفتار کر کے لائے تو ہر ایک کے بدلے سو اونٹ انعام میں ملیں گے۔ ابھی میں اپنی قوم بنی مدلج کی مجلس میں ہی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آگے بڑھا ہمارے پاس آ کر کھڑا ہوا جبکہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا۔ اے سراقہ! میں نے ابھی چند لوگوں کو ساحل پر دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہیں۔ سراقہ نے کہا میں جان گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن میں نے

لقي الزبير في ركب من المسلمين كانوا تجارا قافلين من الشام فكسا الزبير رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبا بكر ثياب بياض وسمع المسلمون بالمدينة مخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة فكانوا يغدون كل غداة إلى الحرة فينتظرونه حتى يردهم حر الظهيرة فانقلبوا يوما بعد ما أطالوا انتظارهم فلما أووا إلى بيوتهم أوفى رجل من يهود على أطم من آطامهم لأمر ينظر إليه فبصر برسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه مبيضين يزول بهم السراب فلم يملك اليهودي أن قال بأعلى صوته يا معاشر العرب هذا جدكم الذي تنتظرون فثار المسلمون إلى السلاح فتلقوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهر الحرة فعدل بهم ذات اليمين حتى نزل بهم في بني عمرو بن عوف وذلك يوم الاثنين من شهر ربيع الأول فقام أبو بكر للناس وجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم صامتا فطفق من جاء من الأنصار ممن لم ير رسول الله صلى الله عليه وسلم يحيي أبا بكر حتى أصابت الشمس رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقبل أبو بكر حتى ظلل عليه بردائه فعرف الناس رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك فلبث رسول الله صلى الله عليه وسلم في بني عمرو بن عوف بضع عشرة ليلة وأسس المسجد الذي أسس على التقوى وصلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ركب راحلته فسار يمشي معه الناس حتى بركت عند مسجد الرسول صلى الله عليه وسلم بالمدينة

تھے وہ سارے زخمی کر دیئے۔ اس کے گھوڑے بیچنے کا جو سامان میرے پاس تھا وہ پیش کر دیا لیکن آپ نے کچھ نہیں لیا اور ان دونوں حضرات نے کچھ کہا ماسوائے اس کے کہ ہمارے متعلق کسی کو کچھ نہ بتانا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے لیے امان لکھ دی جائے۔ تو آپ نے عامر بن فہیرہ کو لکھنے کا حکم فرمایا اور اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر امان لکھ دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل دیئے۔ ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر کی زبانی بیان کیا ہے کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زبیر ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے آ رہے تھے۔ پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کو پہننے کے لیے سفید کپڑے دیے مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے نکلنے کی خبر سن رکھی تھی پس وہ روزانہ صبح کے وقت آپ کا استقبال کرنے کے لیے مقام حرہ تک آتے اور انتظار کرتے رہتے اور دوپہر کی گرمی ہو جانے پر واپس لوٹتے تھے۔ ایک روز جب وہ آپ کا طویل انتظار کر کے واپس لوٹے اپنے گھروں میں پہنچے تو کسی ضرورت سے ایک یہودی اپنے ٹیلے پر چڑھا اور اس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی آ رہے ہیں، جو سفید کپڑوں میں ملبوس صاف نظر آ رہے تھے۔ پس یہودی بے اختیار بلند آواز سے چلایا اے گروہ عرب! یہی ہیں جن کا تم انتظار کر رہے تھے وہ آ گئے۔ مسلمانوں نے اپنے ہتھیار لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حرہ کے پیچھے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ داہنی جانب کا راستہ اختیار فرمایا یہاں تک کہ بنی عمرو بن عوف میں جا ٹھہرے۔ یہ دو شنبہ یعنی پیر کا روز اور ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ چاپ بیٹھ گئے اور لوگوں سے مخاطب ہونے کے لیے حضرت ابوبکر کھڑے رہے پس انصار میں سے جو آتا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کی ہوتی وہ حضرت ابوبکر کو سلام کرتا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ آ گئی تو حضرت ابوبکر نے آپ کے اوپر اپنی چادر تان کر سایہ کیا تو لوگوں نے پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں دس راتوں سے کچھ زیادہ عرصہ اقامت پذیر رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی

وهو يصلي فيه يومئذ رجال من المسلمين وكان مربدا
للتمر لسهيل وسهل غلامين يتيمين في حجر
أسعد بن زرارة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
حين بركت به راحلته هذا إن شاء الله
المنزل ثم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم
الغلامين فساومهما بالمربد ليتخذه مسجدا
فقالا لا بل نهبه لك يا رسول الله ثم بناه
مسجدا وطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم
ينقل معهم اللبن في بنيانه ويقول وهو
ينقل اللبن هذا الحمال لا حمال خيبر هذا
أبر ربنا وأطهر ويقول اللهم إن الأجر أجر
الآخرة فارحم الأنصار والمهاجرة فتمثل
بشعر رجل من المسلمين لم يسم لي قال ابن
شهاب ولم يبلغنا في الأحاديث أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم تمثل ببيت شعر تام
غير هذا البيت۔

۱۰۸۸۔ حدثنا عبد الله بن أبي شيبة حدثنا أبو
أسامة حدثنا هشام عن أبيه وفاطمة عن
أسماء رضي الله عنها صنعت سفرة للنبي صلى
الله عليه وسلم وأبي بكر حين أرادا المدينة
فقلت لأبي ما أجد شيئا أربطه إلا نطاقي
قال فشقيه ففعلت فسميت ذات
النطاقين

۱۰۸۹۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر
حدثنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت البراء
رضي الله عنه قال لما أقبل النبي صلى الله
عليه وسلم إلى المدينة تبعه سراقة بن
مالك بن جعشم فدعا عليه النبي صلى الله عليه
وسلم فساخت به فرسه قال ادع الله لي ولا

جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے (یعنی مسجد قبا) اور اس میں رسول اللہ نماز ادا فرماتے رہے۔ پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کے ساتھ چل رہے تھے، یہاں تک کہ رسول اللہ اس جگہ پہنچے جہاں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ہے اور جہاں آج مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اس جگہ کھجوریں سکھانے کا کھلیان تھا اور وہ اسعد بن زرارہ کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل کا تھا۔ جب آپ کی اونٹنی اس جگہ بیٹھ گئی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ انشاء اللہ [illegible] ہم اس جگہ کو ہبہ کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مفت لینے سے انکار کیا اور انہیں قیمت ادا فرمائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کی اور آپ بھی مسلمانوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور کہتے تھے: اے رب! یہ خیبر کا بوجھ اٹھانا نہیں بلکہ یہ تو نیکی اور پاکیزگی ہے۔ نیز یہ بھی کہا: اے اللہ! اجر تو آخرت کا اجر ہے۔ پس انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔ پھر کسی مسلمان (حضرت عبداللہ بن رواحہ) کا آپ نے ایک شعر پڑھا۔ ابن شہاب نے کہا کہ احادیث میں ہمیں یہ خبر نہیں ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعر کے علاوہ کوئی اور شعر پورا پڑھا ہو۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے لیے کھانا تیار کیا جبکہ آپ نے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ فرمایا۔ فرمایا: میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کی کہ مجھے توشہ دان کا منہ باندھنے کے لیے اپنے کمربند کے سوا اور کوئی چیز نہیں مل رہی ہے۔ فرمایا: اسی کو پھاڑ لو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو میرا نام ذات النطاقین یعنی دو کمربندوں والی پڑ گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو سراقہ بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ عرض گزار ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے، میں آپ کو کوئی ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۔ [illegible] نے ان دونوں لڑکوں کو بلوایا تاکہ یہاں مسجد بنانے کے لیے ان سے کھلیان کی قیمت ادا کر دی جائے۔ دونوں لڑکے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ [illegible]

کہ یہ آپ کے آگے کون ہے؟ وہ جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ
بتانے والا ہے۔ پوچھنے والا اس سے یہی سمجھتا کہ راستہ
بتانے والا لیکن ان کی مراد یہ ہوتی تھی کہ یہ مجھے بھلائی کا راستہ
بتانے والے ہیں۔ جب حضرت ابو بکر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک
سوار نظر آیا جو نزدیک آچکا تھا۔ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ!
یہ سوار ہمارے نزدیک آپہنچا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس کی طرف توجہ فرمائی، پھر دعا کی کہ اے اللہ! اسے گرا دے۔
گھوڑے نے اسے گرا دیا اور کھڑا ہو کر ہنہنانے لگا۔ پھر وہ عرض
گزار ہوا، اے نبی اللہ! اس خادم کو جو چاہیں حکم فرمائیں۔
تم اپنی جگہ ٹھہرو اور ہماری جانب کسی کو نہ آنے دینا۔ حضرت
انس فرماتے ہیں کہ صبح کو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور
شام کو آپ کا جاں نثار خیر خواہ ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرہ کے
مقام پر اترے اور آپ نے انصار کو بلایا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دونوں حضرات کی خدمت میں سلام عرض
کرنے لگے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ آپ دونوں حضرات مطمئن ہو کر
سوار ہو جائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر
دونوں سوار ہو گئے اور انصار مسلح ہو کر آپ کے ساتھ ہو گئے
مدینہ منورہ کے اندر یہی آواز گونج رہی تھی کہ نبی اللہ تشریف لے
آئے، نبی اللہ کی تشریف آوری ہو گئی۔ لوگ اونچے مقامات
پر چڑھ کر دیکھتے اور کہتے کہ نبی اللہ نے قدم رنجہ فرمایا، نبی اللہ
تشریف لے آئے۔ آپ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابو
ایوب کے مکان پر آکر اتر گئے۔ جب آپ اس مکان عرش نشان
والوں سے مصروف گفتگو تھے تو عبداللہ بن سلام نے بھی
اس تشریف آوری کی خبر سنی۔ وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ
میں کھجوریں توڑ رہے تھے۔ وہ توڑی ہوئی کھجوریں اپنے ساتھ
لیے آئے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور پھر
اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ ہمارے ساتھیوں میں سے کس کا گھر قریب ہے؟ حضرت
ابو ایوب عرض گزار ہوئے کہ میرا۔ یا نبی اللہ! یہ میرا گھر ہے اور یہ

يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ
هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ
أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ
فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ فَصَرَعَهُ
الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
مُرْنِي بِمَا شِئْتَ قَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتْرُكَنَّ
أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ
جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ فَنَزَلَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ
الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى
نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا
عَلَيْهِمَا وَقَالُوا ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ
فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَبُو بَكْرٍ وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلَاحِ
فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ
نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَفُوا
يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ
نَبِيُّ اللّٰهِ فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتَّى نَزَلَ
جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ
أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ
وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِأَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ
فَعَجِلَ أَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا
فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ
فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ
بُيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ أَنَا

الأولين أربعة آلاف في أربعة وفرض لابن عمر ثلاثة آلاف وخمسمائة فقيل له هو من المهاجرين فلم نقصته من أربعة آلاف فقال إنما هاجر به أبواه يقول ليس هو كمن هاجر بنفسه.

کہا گیا کہ یہ بھی تو مہاجرین سے ہیں پھر ان کا وظیفہ چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا گیا؟ فرمایا کہ اس نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی تھی لہٰذا یہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتا جنہوں نے تنہا ہجرت کی تھی۔

۱۰۹۴۔ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن خباب قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابو وائل، حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

۱۰۹۵۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن الأعمش قال سمعت شقيق بن سلمة قال حدثنا خباب قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نبتغي وجه الله ووجب أجرنا على الله فمنا من مضى لم يأكل من أجره شيئا منهم مصعب بن عمير قتل يوم أحد فلم نجد شيئا نكفنه فيه إلا نمرة كنا إذا غطينا بها رأسه خرجت رجلاه وإذا غطينا رجليه خرج رأسه فأمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نغطي رأسه بها ونجعل على رجليه من إذخر ومنا من أينعت له ثمرته فهو يهدبها.

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی اور ہمارا مقصد صرف رضائے الٰہی تھا لہٰذا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں جمع ہو گیا۔ پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس دنیا سے چلے گئے اور اپنے اجر میں سے یہاں کچھ بھی نہ چکھا۔ ایسے حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا۔ پس ان کے کفن کے لیے ہمیں سوائے ایک کمبل کے اور کچھ بھی نہ ملا۔ جب اس کمبل سے ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ان کا سر چھپا دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی۔ جبکہ ہم میں سے وہ حضرات بھی ہیں جن کے دنیا میں پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۰۹۶۔ حدثنا يحيى بن بشر حدثنا روح حدثنا عوف عن معاوية بن قرة قال حدثني أبو بردة بن أبي موسى الأشعري قال قال لي عبد الله بن عمر هل تدري ما قال أبي لأبيك قال قلت لا قال فإن أبي قال لأبيك يا أبا موسى هل يسرك إسلامنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهجرتنا معه وجهادنا معه وعملنا كله معه برد لنا وأن كل عمل عملناه بعده

حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر نے دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد ماجد نے آپ کے والد ماجد سے کیا کہا تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ کہنے لگے کہ میرے ابا جان نے آپ کے ابا جان سے کہا تھا کہ اے ابو موسیٰ! کیا آپ کو یہ بات مسرور نہیں کرتی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے مسلمان ہوئے، آپ کے ساتھ ہجرت کی، آپ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے سامنے کیے وہ قائم و برقرار ہیں اور جتنے عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی سطح پر چھٹکارے

نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللَّهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ فَقَالَ أَبِي لَكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي.

١٠٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ. قَالَ وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ.

١٠٩٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ

نجات ہو جائے یعنی ثواب یا عذاب کچھ نہ ملے۔ تو آپ کے والد محترم نے میرے والد محترم سے کہا۔ خدا کی قسم ایسا نہ ہو کیونکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں روزے رکھے، بہت سے نیکی کے کام کیے اور کتنے ہی افراد ہمارے ہاتھوں دولت اسلام سے مالا مال ہوئے، لہٰذا ہمیں اس کے اجر کی امید ہے۔ پس میرے والد محترم نے کہا:۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے، میں تو یہ پسند کرتا ہوں کہ جانے والے عمل تو قائم رہیں اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی سطح پر ہی نجات ہو جائے۔ پس میں نے جواب دیا کہ بے شک آپ کے والد ماجد میرے والد ماجد سے بہتر ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب یہ کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے پہلے ہجرت کی تھی تو وہ ناراض ہو جاتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عمر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ آرام فرما تھے، لہٰذا ہم واپس اپنے گھر کو لوٹ آئے۔ پھر حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ جا کر دیکھو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے ہیں؟ پس میں گیا اور جب اندر داخل ہوا تو میں نے آپ سے بیعت کی اور اس کے بعد حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں۔ پھر ہم بڑی تیزی کے ساتھ آپ کی جانب روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بیعت کی اور پھر میں نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے حضرت عازب سے ایک پالان خریدا پس میں اسے اٹھا کر آپ کے ساتھ لے چلا۔ پس حضرت عازب نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ لوگ ہماری تلاش میں تھے۔ لہٰذا ہم غار سے رات کے وقت

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِيْ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِيْ غُنَيْمَةٍ يُرِيْدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِيْ أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ أَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيْ إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِيْ إِثْرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ عَلٰى أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمّٰى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ.

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ

نکلے اور ایک رات دن برابر چلتے رہے، یہاں تک کہ دوپہر کا وقت ہو گیا تو ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا تو ہم اس کے پاس آ گئے اور اس کا تھوڑا سا سایہ تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پوستین بچھا دیا جو میرے پاس تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر لیٹ گئے۔ میں ادھر ادھر دیکھنے کیلئے نکلا تو ایک چرواہا نظر آ گیا۔ جو سامنے سے آ رہا تھا اور ہماری طرح اسے بھی اس پتھر کے سایے کی ضرورت تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو کس کا غلام ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں کا۔ میں نے پوچھا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا تو دودھ دوہ سکتا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر اس نے ریوڑ میں سے ایک بکری پکڑی۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن صاف کر لو۔ پھر اس نے ایک برتن میں دودھ نکالا۔ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگل تھی جس میں پانی تھا اور اس کا منہ کپڑے سے باندھا ہوا تھا پس میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! نوش فرمائیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتنا دودھ نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر ہم چل پڑے اور تلاش کرنے والے سرگرداں پھر رہے تھے۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر کے ساتھ ان کے دولت خانہ میں پہنچا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھیں۔ انہیں بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے والد محترم نے ان کا منہ چوما اور دریافت فرمایا کہ اے میری ننھی سی بیٹی! تیرا کیا حال ہے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

أَبِي عَبْلَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا.

علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں جلوہ فرمایا تو آپ کے ساتھیوں میں سے سیاہ و سفید بالوں والا حضرت ابوبکر کے سوا اور کوئی نہ تھا اور انہوں نے وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا۔
دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ کے اصحاب میں حضرت ابوبکر سب سے سن رسیدہ تھے۔ انہوں نے اپنی ریش مبارک پر مہندی لگا کر وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا جس کے باعث اس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

١١٠٠۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ الْقَصِيدَةَ رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ
وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّي بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ
يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے قبیلہ کلب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام ام بکر تھا۔ ہجرت کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر نے اسے طلاق دے دی تھی اور اس کے بعد اس کے چچازاد بھائی نے اس سے نکاح کر لیا تھا۔ یہی وہ شاعر ہے جس نے کفار قریش کے مرثیے میں یہ شعر کہے تھے:

وہ کیسے بدر کے ہنگام سے تھے نادر پیالے
سجے شیزی سے تھے کوہان اونٹوں کے نرالے
گڑھے میں دفن ہو کر رہ گئی ان کی امارت
شراب اور رقص پر تھے رنگ جو مرنے والے
ہوا یہ قتل ام بکر کے کام و دہن سے
ہے کیا اب خاک جینا مٹ گئے جب سب جیالے
پیمبر کہہ رہے ہیں کہ ہم مر کر جئیں گے
عجب ہے کون ہے جو ہڈیوں میں جان ڈالے

١١٠١۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا. قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا.

وسلم کے ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کافروں کے قدم نظر آنے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! اگر انہوں نے نیچے جھانک کر دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا اے ابوبکر! خاموش رہو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھنے لگا۔ فرمایا: تجھ پر افسوس، یہ کام بڑا مشکل ہے۔ پھر فرمایا اچھا بتا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ دریافت فرمایا، کیا ان سے خیرات دیتا ہے؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ پوچھا کیا ان کا دودھ بھی خیرات کرتا ہے؟ جواب اثبات میں دیا۔ پھر فرمایا کہ پانی پلانے کے دن بھی غریبوں میں دودھ بانٹتا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تو چاہے سمندر پار جا کر عمل کر لیکن تیری نیکیوں میں سے اللہ تعالیٰ ذرا بھی کمی نہیں فرمائے گا۔

◆ ◆ ◆

بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ.

رسول خدا کی اصحاب سمیت مدینہ منورہ میں جلوہ گری

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ہمارے پاس سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم آئے پھر حضرت عمار بن یاسر اور حضرت بلال آئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتّٰى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

١١٠٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُولُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهٗ وَيَقُولُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس جو آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ۔ یہ دونوں حضرات لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے۔ پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب آئے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیس اصحاب کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنی خوشی مناتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنی خوشی انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ہوئی۔ یہاں تک کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل کی سورتوں میں سے سبح اسم ربک الاعلیٰ سورت پڑھ چکا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ میں دونوں حضرات کے پاس جاتی اور پوچھتی: ابا جان! آپ کا کیا حال ہے! اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں! وہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو یہ شعر پڑھتے۔

؎

ہر کہ ہے شاد آدمی اہل و عیال سے
حالانکہ موت ہے قریب اس کے نعال سے

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یہ شعر پڑھنے لگتے۔ ؎

کاش کہ میں اسی وادی میں گزاروں ایک شب
ہو نباتات جلیل و اذخر کا نظارہ عجیب

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

۱۱۰۶ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ. تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ.

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

کیا تشنہ ہوں گا میرا آب مجنہ پر بھی!
کیا طفیل و شامہ کی ہوگی زیارت پھر بھی اب

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ صورت حال عرض کی۔ آپ نے دعا مانگی۔ اے اللہ! مدینے کی ہمیں ایسی محبت عطا فرما جیسی ہمیں تُو نے مکہ کی محبت بخشی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کی ہوا کو ہمارے لیے صحت بخش بنا، اس کے صاع اور مُد کے پیمانوں میں برکت دے اور

عبیداللہ بن عدی بن خیار فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا دین دے کر مبعوث فرمایا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور اس چیز پر ایمان لایا جس کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے تھے، پھر میں نے دو مرتبہ ہجرت کی اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف نصیب ہوا اور میں نے آپ سے بیعت کی۔ پس خدا کی قسم، نہ میں نے کبھی آپ کی نافرمانی کی نہ کبھی آپ کو دھوکا دیا یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا — اسحاق کلبی نے بھی زہری سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنے گھر والوں کی جانب واپس لوٹے جبکہ منیٰ میں اقامت پذیر تھے۔ یہ حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کا آخری حج تھا۔ پس میں انہیں مل گیا تو حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ میں نے ان (حضرت عمر) سے کہا تھا کہ اے امیر المومنین! یہ حج کا موقع ہے، اس موقع پر ہر قسم کے لوگ جمع ہیں، لہٰذا میری رائے

إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ فَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ.

۱۱۰۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ. قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللهِ الْيَقِينُ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِي وَاللهِ وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذَلِكِ عَمَلُهُ.

۱۱۰۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

یہ ہے کہ یہاں کے بجائے آپ مدینہ منورہ میں لوگوں سے خطاب فرمائیں، کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ کو اہلِ فقہ (دین کی سمجھ رکھنے والے) قوم کے معزز افراد اور سمجھ دار لوگ مل جائیں گے۔ حضرت عمر نے جواباً فرمایا کہ بہت خوب۔ میں مدینہ منورہ میں جا کر لوگوں سے خطاب کرنے کھڑا ہوں گا۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنی والدہ حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو ایک انصاری عورت تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، روایت کرتے ہیں کہ جب انصار نے مہاجرین کو آباد کرنے کی غرض سے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون میرے حصے میں آئے۔ حضرت ام العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان میرے پاس آ کر بیمار ہو گئے۔ اگرچہ میں نے ان کی خوب دیکھ بھال کی لیکن ان کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے انہیں کفن پہنا دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے کہا، اے ابو سائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے، میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے عثمان پر کرم فرمایا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان، میں تو نہیں جانتی لیکن ان پر کرم نہ ہوا تو اور کس پر ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا تو وقت آگیا اور بخدا میں ان کے متعلق بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہو کر خود بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم، میں آج کے بعد کسی انسان کی حتمی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے ان کی وفات کا بڑا افسوس ہوا۔ جب میں سو گئی تو مجھے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کی ایک نہر نظر آئی جو جاری ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

ہیں کہ جنگ بُعاث کے دن کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے ہی مقرر فرما دیا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو اہل مدینہ کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اور یہی بات ان کے اسلام میں داخل ہونے کا سبب بنی۔

١١١٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَإِنَّ عِيدَنَا هَذَا الْيَوْمُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز حضرت ابوبکر میرے گھر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے۔ اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں ایسے اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بُعاث میں پڑھے تھے۔ حضرت ابوبکر نے دو مرتبہ فرمایا۔ یہ شیطانی گانا؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر! انہیں رہنے دو۔ بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ان کی عید کا دن آج ہے۔

١١١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں اترے یعنی اس قبیلے میں جس کو بنو عمرو بن عوف کہتے ہیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ان کے پاس چودہ روز اقامت پذیر رہے۔ پھر آپ نے بنو نجار کے گروہ کو بلایا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ مسلح ہو کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں۔ آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر کی سواری ہے اور آپ کے چاروں طرف بنی نجار کے افراد ہیں۔ یہاں تک کہ آپ حضرت ابوایوب کے مکان کے سامنے اتر گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ جہاں نماز کا وقت ہوتا آپ اسی جگہ نماز پڑھ لیتے، یہاں تک کہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز

حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلٰى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَآءُوْا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ حَائِطَكُمْ هٰذَا فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ قَالَ فَكَانَ فِيْهِ مَا أَقُوْلُ لَكُمْ كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ فِيْهِ خَرِبٌ وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ قَالَ جَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ إِنَّهٗ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

ادا کر لی جاتی۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا اور بنی نجار کی جماعت کو بلایا۔ جب وہ حاضر ہو گئے تو فرمایا اے بنی نجار! تم یہ اپنا باغ مجھے بیچ دو۔ وہ عرض گزار ہوئے۔ خدا کی قسم ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہاں کیا چیزیں تھیں۔ وہاں مشرکین کی قبریں تھیں ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے مشرکین کی قبریں تو کھود دی گئیں۔ ویرانے کو ہموار کرا دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے۔ پھر مسجد سے قبلہ کی جانب ایک قطار میں درختوں کی لکڑیاں رکھ دی گئیں اور دروازے کی جگہ پتھر رکھ دیئے گئے۔ پس لوگ پتھر اٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کے شریک کار تھے آپ کی زبان مبارک پر یہ تھا: یا اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے پس انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ۔

فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مہاجرین کا مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِيْ سُكْنٰى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ۔

عبدالرحمٰن بن حمید الزہری فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن اخت النمر سے دریافت کرتے ہوئے سنا کہ مکہ مکرمہ میں حج کے بعد ٹھہرنے کے بارے میں آپ نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت علاء بن حضرمی سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہاجر کے لیے منیٰ سے لوٹنے کے بعد مکہ مکرمہ میں صرف تین روز ٹھہرنے کی اجازت ہے۔

بَابٌ

اسلامی سن واقعہ ہجرت سے شمار کیا جاتا ہے

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوْا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهٖ مَا عَدُّوْا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلامی تاریخ نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے شمار کی گئی اور نہ آپ کی وفات سے بلکہ آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری سے اسے شمار کیا جاتا ہے۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْأُولٰى تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهِمْ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا آجَرَكَ اللّٰهُ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا

پہلے ہر نماز کی دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو چار رکعتیں فرض فرما دی گئیں اور سفر کی نماز اپنی پہلی حالت پر رہی۔ عبدالرزاق نے بھی معمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

شمع رسالت کی اپنے پروانوں کے لیے دعائے مغفرت۔۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ حجۃ الوداع کے سال میں (مکہ مکرمہ میں) ایسا بیمار پڑا کہ موت کا سایہ میرے اوپر منڈلانے لگا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری تکلیف کس حد کو پہنچ گئی ہے یہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے کافی مال عطا فرمایا ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا وارث کوئی نہیں۔ کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوئے۔ کیا آدھے کی کروں؟ فرمایا نہیں۔ فرمایا اے سعد! تہائی کی وصیت کرو اور تہائی بھی اگرچہ زیادہ ہے تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ احمد بن یونس نے ابراہیم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ تم اپنی اولاد کو چھوڑ جاؤ تو جو کچھ تم رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرو گے اس کا اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ فرمایا تم پیچھے رہ کر یہاں نہیں رہو گے اور جو کوئی رضائے الٰہی کے لیے کام کرو گے تو اس سے درجات میں اضافہ ہوتا ہے اور رفعت ملتی ہے اور شاید تم مدتوں زندہ رہو کہ تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کا فائدہ ہو اور کتنے ہی افراد کو نقصان پہنچے۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت

تَرُدُّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ وَلَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ.

بَابُ كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ. وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ.

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِيهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

بَابٌ ۲۰۵

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

کو قبول فرما اور انھیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹا۔ لیکن قابل افسوس حضرت سعد بن خولہ ہے، جن کی وفات مکہ مکرمہ میں واقع ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے انتقال کا ملال ہی رہا ــــ دوسری روایت میں ہے کہ انھیں پیچھے چھوڑنے کا خیال رہا۔

رسول خدا نے اپنے اصحاب میں کس طرح اخوت قائم فرمائی

حضرت عبدالرحمان بن عوف فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی ــ حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسول خدا نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو انھوں نے ان سے کہا نصف مال اور بیویاں بانٹ لینے کے لیے کہا تو حضرت عبدالرحمن کہنے لگے:۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل وعیال اور مال ومنال میں برکت دے مجھے تو آپ بازار کے متعلق بتا دیں۔ چنانچہ انھوں نے کوئی چیز بیچ کر نفع میں کچھ پنیر اور گھی کمایا۔ کچھ دنوں کے بعد انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے اوپر زردی کا کچھ اثر نظر آرہا تھا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے عبدالرحمن! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ دریافت فرمایا مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کیا ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا اب ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری کا میسر آئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جا کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو عبداللہ بن سلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيْهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ أَخْبَرَنِيْ بِهِ جِبْرِيْلُ آنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّيْ قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوْا بِإِسْلَامِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ مِنْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

کہ پھر پوچھیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا (۳) بچہ کبھی باپ کی شکل پر اور کبھی ماں کی صورت پر کیوں ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے ابھی بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ وہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن ہیں۔ بہرحال آپ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے گھیر کر مغرب کو لے جائے گی۔ اور وہ کھانا جس کو جنتی لوگ سب سے پہلے کھائیں گے مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔ رہی بچے والی بات تو جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب رہے تو بچہ عورت کی شکل پر ہوتا ہے۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہود بڑی فتنہ انگیز قوم ہے۔ پس آپ ان سے میرے متعلق دریافت فرمایئے اس سے پہلے کہ انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو۔ پس یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے وہ ہم میں بہترین آدمی کا بیٹا ہے نیز ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل آدمی کا بیٹا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو پھر؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ تو حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے، یہ ہم میں بدترین آدمی اور بدترین

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي
دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ أَيَصْلُحُ هٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَاللّٰهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا
عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ
فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
نَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا
كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَمَا
كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ
ابْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا
تِجَارَةً فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ
مِثْلَهُ. وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ
عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ
أَوِ الْحَجِّ.

عبدالرحمن بن مطعم فرماتے ہیں کہ میرے ایک ساجھی نے
بازار میں چند اشرفیاں ادھار فروخت کیں تو میں نے تعجب سے
پوچھا کہ کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تعجب کی کیا بات
ہے بلکہ خدا کی قسم ہم تو ہمیشہ بازار میں ایسا کرتے رہے لیکن کوئی
حرف نہ آیا میں نے حضرت براء ابن عازب سے دریافت
کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم
مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم اسی طرح خرید و فروخت کیا کرتے
تھے۔ پھر فرمایا کہ جو لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو اس
میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسی خرید و فروخت
ادھار جائز نہیں ہے، مزید آپ حضرت زید بن
ارقم سے بھی دریافت کر لیں کیونکہ وہ ہمارے
درمیان بہت بڑے تاجر ہیں۔ اگر انہوں نے بھی
یہی جواب دیا۔ سفیان نے کئی مرتبہ فرمایا کہ جب
نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو تشریف
آوری سے مشرف فرمایا تو ہم یہ تجارت
کیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ موسم حج
کی ادھار پر۔

بَابُ إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

هَادُوا. صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا
هَائِدٌ تَائِبٌ

رسولِ خدا کی خدمت میں یہود کا آنا۔

یعنی جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے۔ ھَادُوْا
سے یہودی ہونا مراد ہے۔ ھُدْنَا یعنی ہم نے توبہ کی
ھَائِدٌ سے توبہ کرنے والا مراد ہے۔

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَآمَنَ
بِي الْيَهُودُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:- اگر مجھ پر دس یہودی بھی ایمان
لے آتے تو یقیناً سارے یہودی مسلمان
ہو جاتے۔

۱۱۲۰- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ
الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالے عنہ
فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ

أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ۔

تعالے علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورہ کی تعظیم کرتے اور اس کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس روزے کے زیادہ حق دار ہیں لہذا آپ نے یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس روز حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالے نے فرعون پر غالب کیا تھا۔ لہذا اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہم اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ قریب ہیں پھر آپ نے اس کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم گیسوئے مبارک میں مانگ نہیں نکالا کرتے تھے لیکن مشرکین نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب بھی مانگ نہیں نکالتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو جس کام کا حکم نہ فرمایا جاتا اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنِیْ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ اَهْلُ الْکِتٰبِ جَزَّؤُهُ اَجْزَآءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَکَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے توریت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے تھے۔ ایک حصے پر ایمان لانا دوسرے کے ساتھ کفر کرنا ان کا معمول تھا۔

بَابُ اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی کا اسلام قبول کرنا

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِیْقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِیْ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ اَنَّهٗ تَدَاوَلَهٗ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ اِلٰی رَبٍّ۔

حسن بن شقیق، معتمر، ان کے والد، ابوعثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دس سے زیادہ مالکوں کے قبضے میں یکے بعد دیگرے بکتے رہے تھے۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ۔

محمد بن یوسف، سفیان، عوف، ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رام ہرمز کا رہنے والا ہوں۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ بَیْنَ عِیْسٰی وَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ۔

حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابوعوانہ، عاصم الاحول، ابوعثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ زمانۂ فترت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے درمیان کا عرصہ ہے اس کی مدت چھ سو سال ہے۔

بفضلہ تعالیٰ پندرھواں پارہ ختم ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ——— ١٦

كِتَابُ الْمَغَازِي

غزوات کا بیان

بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْوَاءَ ثُمَّ بُوَاطَ ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ.

١١٢٧- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرَةُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ الْعُشَيْرَةُ.

غزوۂ عشیرہ یا عسیرہ

ابن اسحاق کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ابوا پھر بواط اور پھر عشیرہ کا غزوہ فرمایا۔

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے غزوے فرمائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ انیس۔ میں نے پوچھا کہ ان کے ہمراہ آپ نے کتنے غزوات میں شرکت کی۔ جواب دیا سترہ میں۔ میں نے دریافت کیا کہ پہلا غزوہ کون سا ہے؟ عسیرہ یا عشیرہ۔ جب میں نے قتادہ سے ذکر کیا تو جواب ملا عشیرہ۔

☆ بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ

١١٢٨- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ هٰذَا سَعْدٌ.

مقتولین بدر کا ذکر زبانِ رسالت سے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کی امیہ بن خلف سے دوستی تھی۔ امیہ جب مدینہ منورہ آتا تو حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا اور حضرت سعد جب مکہ مکرمہ جاتے تو امیہ کے پاس ٹھہرتے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت سعد عمرہ کرنے گئے اور جب مکہ مکرمہ میں امیہ کے پاس ٹھہرے تو انہوں نے امیہ سے فرمایا کہ مجھے تنہائی کا ایسا وقت بتاؤ کہ بیت اللہ کا طواف کر سکوں۔ تو دوپہر کے وقت نکلے۔ تو ان دونوں کو ابوجہل مل گیا اور کہنے لگا اے ابو صفوان! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ امیہ نے جواب دیا کہ یہ سعد ہیں۔ پس ابوجہل نے حضرت سعد سے کہا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے اطمینان سے مکہ مکرمہ میں طواف کر رہے ہو حالانکہ تم لوگوں نے دین سے پھرنے والوں کو پناہ دے رکھی ہے جبکہ تمہارا یہ خیال ہے کہ تم ان کی مدد اور اعانت کر رہے ہو۔ خدا کی قسم اگر تمہارے ساتھ ابو صفوان نہ ہوتے تو تم

فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هٰذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيقَكَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَفَزِعَ لِذٰلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَقَالَ أُمَيَّةُ وَاللّٰهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ فَأَتَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ أَمَّا إِذْ غَلَبْتَنِي فَوَاللّٰهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ يَا أُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِينِي فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ لَا مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِذٰلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ.

اپنے بد دینوں کی مدد پر ہم سالم لوٹ کر نہیں جا سکتے تھے۔ حضرت سعد نے اسے باآواز بلند جواب دیا۔ خدا کی قسم اگر تو مجھے طواف سے روکے گا تو میں تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو تجھ پر اس سے بھی گراں گزرے گی یعنی تیرا مدینہ سے تجارت شام۔ امیہ نے سعد سے کہا: اے سعد! ابو الحکم کے سامنے آواز بلند نہ کرو یہ وادی کے سردار ہیں۔ حضرت سعد نے فرمایا: اے امیہ! زیادہ حمایت نہ کر، خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے۔ پوچھا کیا مکہ میں؟ جواب دیا میں نہیں جانتا۔ پس امیہ اس خبر سے بہت خوف زدہ ہوا اور اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگا: اے ام صفوان! تمہیں معلوم ہے کہ سعد نے میرے متعلق کیا کہا ہے؟ اس نے پوچھا، بتاؤ تو سہی کہ انہوں نے تمہارے متعلق کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ محمد نے مسلمانوں کو خبر دی ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا مکہ میں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ پس امیہ کہنے لگا خدا کی قسم میں مکہ سے نکلوں گا ہی نہیں۔ جب جنگ بدر کا موقع آیا تو ابو جہل نے لوگوں سے کہا کہ اپنے قافلہ کو بچانے کے لئے نکلو۔ لیکن امیہ نے نکلنا پسند نہ کیا۔ پس ابو جہل اس کے پاس آ کر کہنے لگا: اے ابو صفوان! جب لوگ تمہیں پیچھے رہا ہوا دیکھیں گے حالانکہ تم اس وادی کے سردار ہو تو وہ بھی پیچھے رہ جائیں گے۔ ابو جہل برابر اصرار کرتا رہا حتیٰ کہ امیہ نے کہا، جب تم نے مجھے مجبور کر دیا ہے تو خدا کی قسم میں مکہ کا سب سے تیز رفتار اونٹ خریدوں گا۔ پھر امیہ نے کہا: اے ام صفوان میرے لیے سامان تیار کر دو۔ وہ کہنے لگی: اے ابو صفوان! کیا آپ اپنے یثربی بھائی کی بات بھول گئے ہیں؟ جواب دیا نہیں، میں صرف تھوڑی دور تک ان کا ساتھ دوں گا۔ چنانچہ جب امیہ نکل گیا تو ہر منزل پر اونٹ کو پیچھے باندھتا اور جاتا۔ یہاں تک کہ میدان بدر میں جا پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کرا دیا۔

• • •

☆ بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ

غزوۂ بدر کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سرو سامان تھے۔ تو اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار

أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ. بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ. لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ. وَقَالَ وَحْشِيٌّ قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَىٰ وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ الْآيَةَ.

۱۱۲۹ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ.

☆ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَىٰ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ. إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا

جو یاد کرو جب اے محبوب! تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر۔ ہاں کیوں نہیں! اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی کے لیے اور اسی لیے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے۔ اس لیے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں (سورۂ آل عمران آیت ۱۲۴ تا ۱۲۷) وحشی کا قول ہے کہ حضرت حمزہ نے غزوۂ بدر میں طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا تھا۔ نیز ارشاد خداوندی ہے اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں میں ایک تمہارے لیے ہے (سورۂ

عبد اللہ بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں کسی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا، ماسوائے غزوۂ تبوک کے سوائے کہ میں غزوۂ بدر میں بھی شامل نہیں ہوا تھا اور اس میں شامل نہ ہونے والے کسی فرد پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قافلۂ قریش کے ارادے سے نکلے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے علیہ السلام نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بغیر کسی تیاری کے ٹکراؤ کروا دیا۔

◆ ◆ ◆

آیت إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ کا بیان

ارشاد باری ہے: جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے اور یہ تو اللہ نے نہ کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لیے کہ تمہارے دل چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی طرف سے چین تھی اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کر دے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمائے اور تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جما دے۔ جب اے محبوب! تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم مسلمانوں

مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ. ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ.

کو ثابت قدم رکھو۔ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈال دوں گا، تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو

۱۱۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلَكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ يَعْنِي قَوْلَهُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود کا ایک ایسا منظر دیکھا کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتا تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت سے عزیز سمجھتا۔ یہ بات ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کافروں سے لڑنے کے لیے مسلمانوں کو بلا رہے تھے۔ تو عرض گزار ہوئے: ہم ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ تم اور تمہارا رب دونوں جاکر لڑو بلکہ ہم آپ کے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے ہو کر لڑیں گے۔ جب میں نے دیکھا ان کی بات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ چمک اٹھا تھا۔

ف۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کافروں کے خلاف جہاد کرنے کے لیے کہا تو ان کی قوم نے اپنے نبی کو بڑا ہی گستاخانہ جواب دیا تھا جس کا قرآن کریم نے یوں ذکر کیا ہے

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ. (۵: ۲۴)

تو آپ جائیے اور آپ کا رب، تم دونوں لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

اس کے برعکس جب نبی آخر الزمان، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو کافروں سے جہاد کرنے کے لیے کہا تو شمع رسالت کے پروانوں میں سے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے: — یا رسول اللہ! ہم وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہی تھی کہ جائیں آپ اور آپ کا رب دونوں جاکر لڑیں، ہم اسی جگہ بیٹھے رہیں گے۔ حضور! ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے ان سے لڑیں گے اور پوری دنیا کو دکھا دیں گے کہ شمع پر پروانے یوں نثار ہوا کرتے ہیں۔ —

ان کا یہ جواب سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ فرط مسرت سے دمک اٹھا تھا۔ اس حدیث کے راوی یعنی ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے امام اعظم یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ الفاظ اس وقت میں نے کہے ہوتے تو یہ بات مجھے دنیا کی ہر نعمت سے زیادہ عزیز ہوتی۔ اس بات کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۱۱۲۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۳۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں یہ الفاظ ادا کیے: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں التجا کرتا ہوں کہ اپنا عہد اور وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا تو تیری کبھی عبادت نہ ہو۔ تو ابھی حضرت ابوبکر نے آپ کا دست مبارک

إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ.

باب ۳۴۱

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ.

باب ۳۴۲ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ.

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلَى سِتِّينَ وَالْأَنْصَارُ نَيِّفًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ.

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَازُوا مَعَهُ النَّهَرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللَّهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ.

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

تمام کر دی کہ بس اتنا ہی کافی ہے۔ پس آپ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لے گئے اب جتھے کو شکست ہوگی اور یہ جماعت الٹی پیٹھیں پھیر لیں گے۔

بدری اور غیر بدری صحابہ برابر نہیں ہیں۔

عبداللہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام مقسم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت لا یستوی القاعدون من المومنین سے یہ مراد ہے کہ جو جنگ بدر میں شامل نہ تھے وہ شاملین بدر کے برابر نہیں ہو سکتے۔

اصحاب بدر کی تعداد

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے لیے مجھے اور حضرت ابن عمر کو کم سن شمار کیا گیا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت ابن عمر کو جنگ بدر کے لیے کم سن شمار کیا گیا۔ غزوہ بدر میں شامل ہونے والے مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے کچھ اوپر اور انصار دو سو چالیس سے کچھ زیادہ تھے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے مجھے بتایا ہے کہ بدر کی لڑائی میں شرکت فرمانے والے حضرات کی تعداد ان اصحاب طالوت کے برابر تھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ان کے ساتھ نہر کو مومن کے سوا دوسرا پار کر ہی نہیں سکا تھا

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپس میں کہا کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد اصحاب طالوت کے برابر ہے جنہوں نے ان کے ساتھ نہر پار کی تھی اور مومن کے سوا کوئی پار نہیں کر سکا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

يَحْيَىٰ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

☆ بَابُ ٣٣٤ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيدِ وَأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ

١١٢٨ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فَأَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَىٰ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا.

☆ بَابُ ٣٣٥ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

١١٢٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَتَى أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ رَمَقٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ.

١١٣٠ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ أَأَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ.

ہیں کہ ہم آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اصحابِ بدر کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ ہے۔ یعنی اصحابِ طالوت کے برابر، جنہوں نے ان کے ساتھ نہر عبور کی تھی اور ان کے ساتھ مومن کے سوا دوسرا نہر کو عبور نہیں کر سکا تھا۔

◆ ◆ ◆

رسولِ خدا کا سردارانِ قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا۔ اور وہ شیبہ، عتبہ، ولید اور ابوجہل بن ہشام وغیرہ ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رو ہو کر قریش کے کچھ افراد (سرداروں) کی ہلاکت کے لیے دعا کی یعنی شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے لیے پس میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے میدانِ بدر کے اندر پڑے ہوئے دیکھا کہ دھوپ سے ان کی لاشیں پھول گئی تھیں اور وہ گرم ترین دن تھا۔

ابوجہل کا قتل ہونا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے روز میں ابوجہل کی لاش کے پاس پہنچا جبکہ ابھی تک اس کی کچھ رمق باقی تھی پس ابوجہل کہنے لگا۔ جن لوگوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی ہے؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابوجہل کا کیا بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے تلوار کی ایسی کاری ضرب لگائی ہے کہ وہ سسکیاں لے رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو ابوجہل ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے اس کی داڑھی پکڑ لی، تو وہ کہنے لگا کہ جن آدمیوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے یا ان لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔ احمد بن یونس کی روایت میں بھی اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ کا لفظ ہے۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا: کون ہے جو ابوجہل کو دیکھ کر اس کا حال بتائے؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور اسے اس حالت میں پایا کہ حضرت عفراء کے دونوں بیٹوں کی ضربوں سے نڈھال ہو کر سسکیاں لے رہا تھا۔ پس انہوں نے اس کو داڑھی سے پکڑ لیا۔ آپ ہو ابوجہل؟ یہ بکنے لگا: جب آدمیوں کو ان کی قوم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے؟ یا جن کو تم نے قتل کیا ہے؟

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ.

ابن المثنیٰ، معاذ بن معاذ، سلیمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ.

علی بن عبد اللہ، یوسف بن ماجشون، صالح بن ابراہیم، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے واقعات بدر میں حضرت عفراء کے دونوں صاحبزادوں کے کارنامے کی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز اپنے پروردگار کے حضور جھگڑا چکانے کے لیے میں سب سے پہلے دو زانو بیٹھوں گا۔ قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ آیت: "یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے" (سورۂ حج، آیت ۱۹) اسی سلسلے میں نازل فرمائی گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جنگ بدر میں پہل کی، یعنی ادھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ یا ابوعبیدہ ابن الحارث اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: "یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے۔" قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جن میں ادھر سے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث تھے اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھا۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ وَهُوَ

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت: "یہ دو

مَوْلَى بَنِي سَدُوسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ۔

فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے ہمارے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ یہ آیتیں جنگ بدر میں بالمقابل ہونے والے مذکورہ چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور پھر گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ

حضرت قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر کو قسم کھا کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آیت: "یہ دو فریق جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے" ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو میدان بدر میں بالمقابل ہوئے تھے۔ یعنی ادھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث اور ادھر سے عتبہ و شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا قَالَ بَارَزَ وَظَاهَرَ۔

ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا اور میں سن رہا تھا کہ کیا حضرت علی جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہ صرف شامل ہوئے بلکہ مقابلے پر نکلے اور غالب رہے تھے۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ فَقَالَ بِلَالٌ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امیہ بن خلف سے (زمین کے بارے میں) ایک تحریری معاہدہ کیا تھا۔ جب بدر کا روز آیا تو انہوں نے امیہ اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ حضرت بلال اس روز کہہ رہے تھے کہ اگر آج امیہ بچ کر نکل گیا تو گویا میری نجات نہیں ہوگی۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم کی تلاوت فرمائی، پھر اس کے ساتھ سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا ماسوائے ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) کے کہ اس نے ذرا سی مٹی اٹھا کر پیشانی

بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا مَا نُرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَتَصْغِيرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا

١١٥٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ وَاللَّهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرٌو هُمْ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ النَّارَ يَوْمَ بَدْرٍ.

١١٥٧ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن کفار قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو ایک اندھے کنوئیں میں پھینکنے کا حکم فرمایا تھا۔ چنانچہ ان گندے لوگوں کو ایک گندے کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ آپ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی قوم پر غلبہ حاصل ہوتا تو تین راتیں وہاں قیام فرمایا کرتے تھے۔ جب میدانِ بدر میں تیسرا دن ہوا تو اپنی سواری کا حکم فرمایا چنانچہ آپ کی اونٹنی پر کجاوہ کس دیا گیا۔ جب آپ چل پڑے تو صحابہ کرام بھی آپ کے پیچھے چل دیئے اور ان حضرات کا بیان ہے کہ ہم تو یہ سمجھے کہ آپ کسی حاجت کے تحت جا رہے ہیں یہاں تک کہ آپ اس کنوئیں کی منڈیر پر جا پہنچے اور ان لوگوں کے نام بنام ولدیت لے کر مخاطب فرمایا کہ اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں! کیا یہ بات تمہیں اچھی لگتی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے۔ بے شک ہمارے رب نے ہم سے جس چیز کا وعدہ فرمایا تھا وہ ہمیں حاصل ہو گئی۔ تو جس چیز کا اس نے تمہارے لیے وعدہ کیا تھا وہ تمہیں مل گئی ہے یا نہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن کے اندر روحیں نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک گونہ زندگی ڈال دی تاکہ وہ سنیں اور آپ کے ارشاد عالی سے ان کو رنج ہو، ذلت، سزا اور حسرت و ندامت کا اظہار ہو جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: "جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا ہے" (سورۂ ابراہیم آیت ۲۸) میں ناشکری سے بدلنے والے کفار قریش ہیں۔ عمرو بن دینار کا قول ہے کہ ناشکری کرنے والے قریش ہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نعمت ہیں اور انہیں تباہی کے گھر اتارنے سے مراد ہے کہ بدر کے میدان میں انہیں واصل جہنم کیا۔

ہشام نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمر کی اس مرفوع روایت کا ذکر ہوا کہ: اہل و عیال کے رونے سے میت کو اس کی قبر میں

وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ.

۱۱۰ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَالزُّبَيْرَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلٰى بَعِيرٍ لَّهَا حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللّٰهِ مَا بِي أَنْ لَّا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ إِلٰى أَهْلِ بَدْرٍ

ساری ایک ہے اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

◆ ◆ ◆

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت ابو مرثد اور حضرت زبیر کو بھیجا، ہم سب سوار تھے۔ فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ جب روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو مشرکین کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین کے لیے لکھا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ عورت ہمیں مل گئی اور وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس ہم نے اس سے خط کے لیے کہا۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی، پھر بھی کوئی خط نہ ملا۔ پس ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یا تو خط نکال دے ورنہ ہم تجھے ننگی کر دیں گے۔ جب اس نے ہماری سختی دیکھی تو اپنے نیفے کے اندر سے ایک خط نکالا جو کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: یا رسول اللہ! اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، پس مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ خدا کی قسم مجھے کوئی شک نہیں ہے بلکہ میں دل و جان سے اللہ پر اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرا ارادہ ہوا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کر دوں تاکہ میری جان اور مال کو وہ لوگ تباہ نہ کریں جبکہ حضور کے اصحاب میں سے ایسا ایک بھی شخص نہیں ہے جس کے وہاں رشتہ دار نہ ہوں جو اس کے اہل و عیال اور مال و منال کی حفاظت کر رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بیان سن کر فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہیں لہٰذا کوئی انہیں برا نہ کہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، لہٰذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اتار دوں۔ آپ نے فرمایا: کیا اس نے جنگ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان سے

فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ.

فرمایا تھا کہ اب تم جو چاہو کرو، تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے یا تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت عمر کی آنکھوں سے آنسو

ف: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جملہ انبیائے کرام کے اصحاب سے افضل اور امت محمدیہ کے افضل ترین افراد ہیں۔ بعد میں پیدا ہونے والا کوئی فرد اللہ کے کسی بھی فرد سے افضل نہیں ہے۔ صحابہ کرام میں سے اصحاب بدر سب سے افضل ہیں جن کی تعداد تین سو تیرہ ہے جبکہ یہی تعداد اصحاب طالوت کی تھی اور گنتی میں اتنے ہی رسولان عظام ہیں جو گروہ انبیائے کرام میں فضیلت کے لحاظ سے سرفہرست ہیں۔ سرمایۂ ملت کے حامی، امام ربانی، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے مکتوبات امام ربانی، دفتر اول کے مکاتیب کی تعداد بھی حصول برکت کی خاطر ۳۱۳ ہی رکھی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدری صحابہ کے متعلق پروردگار عالم نے وعدہ فرمایا ہے کہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ـــــــ یعنی اب تم جو چاہو کرو کیونکہ تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی یا بے شک میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ بدری صحابہ میں سے حضرات عشرہ مبشرہ سب سے افضل ہیں اور اصحاب بدر کے بعد جملہ صحابہ کرام سے اصحاب بیعت رضوان افضل ہیں۔

ہر صحابی امت محمدیہ کے افضل ترین افراد میں سے ہے۔ ان بزرگوں میں سے کسی کے خلاف ذرا بھی زبان کھولنا اپنی عاقبت برباد کرنا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں گرانا ہے۔ وہ جملہ حضرات امت محمدیہ اور بنی نوع انسان کے مخدوم و محسن ہیں۔ صحابہ کرام کے مابین جو بعض ناخوشگوار واقعات پیش ہوئے ان میں کسی بھی فریق کو برا نہیں کہنا چاہیے اور ہر بزرگ کا ذکر ادب و احترام سے کرنا چاہیے کہ ان واقعات میں پروردگار عالم کی ایک حکمتیں پوشیدہ ہیں جنہیں ہم سمجھ نہیں سکتے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات لینے گئے اور وہاں ایک عرصہ معتکف رہنا پڑا۔ بعد میں قوم کے بعض افراد نے حضرت ہارون علیہ السلام کا کہنا نہ مانا اور سامری کے کہنے پر بچھڑے کی پوجا کرنے کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ صورت حال دیکھی تو اسے حضرت ہارون علیہ السلام کی کوتاہی پر محمول کیا اور ان کی پٹائی شروع کر دی۔ جس طرح اس واقعہ کے باوجود حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام میں سے کسی کو خاطی نہیں کہہ سکتے بلکہ دونوں کا ادب کرنے کے پابند ہیں اسی طرح کلمہ پڑھنے والے ہر صحابی کا ادب کرنا شرعی طور پر ہمارے لیے ضروری ہے اور ان میں سے ہم کسی کو بھی خاطی کہنے کے مجاز نہیں ہیں۔

✲ باب

جنگ بدر کے بارے میں بعض ضروری باتیں۔

۱۶۶۱- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ.

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ جب دشمن تمہارے قریب آ جائے اس وقت تیر اندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع ہونے سے بچانا۔

۱۶۶۲- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے روز

✲ بخاری شریف کے اندر کئی جگہ [illegible] کو رسول کی امت جانتے ہیں۔

عن حمزة بن أبي أسيد والمنذر بن أبي أسيد عن أبي أسيد قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر إذا أكثبوكم يعني كثروكم فارموهم واستبقوا نبلكم.

فرمایا۔ جب کافر لوگ تمہارے نزدیک آ جائیں تو تیر اندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع ہونے سے بچائے رکھنا۔

* * *

۱۱۶۳۔ حدثني عمرو بن خالد حدثنا زهير حدثنا أبو إسحق قال سمعت البراء بن عازب قال جعل النبي صلى الله عليه وسلم على الرماة يوم أحد عبد الله بن جبير فأصابوا منا سبعين وكان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه أصابوا من المشركين يوم بدر أربعين ومائة سبعين أسيرا وسبعين قتيلا قال أبو سفيان يوم بيوم بدر والحرب سجال.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیراندازوں کا سردار مقرر فرمایا تھا، لیکن ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر افتاد پڑی یعنی ستر قتیل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے۔ اسی لیے ابوسفیان نے کہا تھا کہ آج کا دن گویا بدر کے دن کا بدلہ ہو گیا اور جنگ ڈول کی طرح چلتی ہے۔

۱۱۶۴۔ حدثني محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن بريد عن جده عن أبي بردة عن أبي موسى أراه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال وإذا الخير ما جاء الله به من الخير بعد وثواب الصدق الذي آتانا بعد يوم بدر.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خیر (بھلائی) تو وہ ہے جو جنگ احد کے بعد ہمیں نصیب ہوئی اور سچائی کا صلہ وہ ہے جو جنگ بدر کے بعد عنایت فرمایا گیا تھا۔

۱۱۶۵۔ حدثني يعقوب حدثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن جده قال قال عبد الرحمن بن عوف إني لفي الصف يوم بدر إذ التفت فإذا عن يميني وعن يساري فتيان حديثا السن فكأني لم آمن بمكانهما إذ قال لي أحدهما سرا من صاحبه يا عم أرني أبا جهل فقلت يا ابن أخي وما تصنع به قال عاهدت الله إن رأيته أن أقتله أو أموت دونه فقال لي الآخر سرا من صاحبه مثله قال فما سرني أني بين رجلين مكانهما فأشرت لهما إليه فشدا عليه مثل الصقرين حتى ضرباه وهما ابنا عفراء.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز میں صف کے اندر تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو کمسن لڑکے نظر آئے۔ گویا ان دونوں کی موجودگی سے میں مطمئن نہیں تھا۔ اتنے میں ایک نے دوسرے سے چھپا کر مجھ سے پوچھا: چچا جان! مجھے ابوجہل تو دکھا دیجئے۔ میں نے کہا اے بھتیجے! تم اس کا کیا کرو گے؟ جواب دیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر اسے دیکھ پاؤں تو قتل کر کے چھوڑوں گا یا جام شہادت نوش کر جاؤں گا۔ پھر دوسرے لڑکے نے بھی چھپ کر مجھ سے یہی بات کہی۔ وہ فرماتے ہیں کہ اب مجھے اس بات کی کوئی تمنا نہ رہی کہ میں ان کے بجائے دو مردوں کے درمیان ہوتا۔ آخر میں نے انہیں اشارے سے ابوجہل بتا دیا تو وہ اس پر عقاب کی طرح جھپٹ پڑے اور اس پر پے در پے ضربیں جا لگائیں۔ وہ دونوں حضرت عفراء کے صاحبزادے تھے۔

۱۶۶۴- حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا
إبراهيم أخبرنا ابن شهاب قال أخبرني عمر
بن أسيد بن جارية الثقفي حليف بني زهرة و
كان من أصحاب أبي هريرة عن أبي هريرة قال
بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة
عينا وأمر عليهم عاصم بن ثابت الأنصاري
جد عاصم بن عمر بن الخطاب حتى إذا كانوا
بالهدة بين عسفان ومكة ذكروا لحي من
هذيل يقال لهم بنو لحيان فنفروا لهم
بقريب من مائة رجل رام فاقتصوا آثارهم
حتى وجدوا مأكلهم التمر في منزل نزلوه فقالوا
تمر يثرب فاتبعوا آثارهم فلما أحس بهم
عاصم وأصحابه لجئوا إلى موضع فأحاط بهم
القوم فقالوا لهم انزلوا فأعطوا بأيديكم ولكم
العهد والميثاق أن لا نقتل منكم أحدا فقال
عاصم بن ثابت أيها القوم أما أنا فلا أنزل
في ذمة كافر ثم قال اللهم أخبر عنا نبيك
صلى الله عليه وسلم فرموهم بالنبل فقتلوا
عاصما ونزل إليهم ثلاثة نفر على العهد و
الميثاق منهم خبيب وزيد بن الدثنة ورجل
آخر فلما استمكنوا منهم أطلقوا أوتار قسيهم
فربطوهم بها قال الرجل الثالث هذا أول
الغدر والله لا أصحبكم إن لي بهؤلاء أسوة
يريد القتلى فجرروه وعالجوه فأبى أن يصحبهم
فانطلق بخبيب وزيد بن الدثنة حتى باعوهما
بعد وقعة بدر فابتاع بنو الحارث بن عامر بن
نوفل خبيبا وكان خبيب هو قتل الحارث
بن عامر يوم بدر فلبث خبيب عندهم أسيرا
حتى أجمعوا قتله فاستعار من بعض بنات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دس افراد کا ایک سریہ روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو
امیر مقرر فرمایا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے۔ جب یہ حضرات
عسفان اور مکہ کے مابین ہدہ کے مقام پر پہنچے تو قبیلہ بنو لحیان کو ان
کے متعلق بتایا گیا۔ یہ قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ ہے۔ پس ان میں سے تقریباً سو
تیر انداز ان کی تلاش میں نکلے جو ان کے نقش قدم کو تلاش کرتے رہے
یہاں تک کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجوروں کی گٹھلیاں
دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب یعنی مدینہ طیبہ کی کھجوریں ہیں۔ پس وہ قدموں کے نشانات
دیکھتے ہوئے پیچھے چلے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے
انہیں دیکھا تو یہ آگے تو ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے پہاڑی
کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ تم نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے سپرد
کر دو تو ہم پکا وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے
حضرت عاصم نے کہا۔ ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لیے
تیار نہیں ہوں۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ کافروں نے تیر برسانے شروع کر دیئے یہاں تک کہ حضرت
عاصم اور ان کے سات ساتھی شہید ہو گئے۔ باقی تین حضرات ان کے
عہد و پیمان پر اعتماد کر کے نیچے اتر آئے یعنی حضرت خبیب، حضرت
زید بن دثنہ اور تیسرے کوئی اور صاحب (حضرت عبداللہ بن طارق)۔ جب انہوں نے اپنے
آپ کو ان کے سپرد کر دیا تو کمانوں کی تانت نکال کر ان سے ان حضرات کی
مشکیں باندھنے لگے۔ پس تیسرے آدمی (حضرت عبداللہ بن طارق) نے کہا یہ
پہلی بدعہدی ہے۔ خدا کی قسم! میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا۔ مجھے
ان کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے نقش قدم پر چلنا زیادہ پسند ہے۔
کافروں نے ان کے ساتھ بہت کھینچا تانی کی لیکن یہ ان کے ساتھ جانے پر
آمادہ نہ ہوئے۔ آخر وہ حضرت خبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے
گئے یہاں تک کہ دونوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد
وقوع پذیر ہوا۔ بنو حارث بن عامر بن نوفل نے حضرت خبیب کو خرید لیا کیونکہ
جنگ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب کافی دنوں
تک ان کی قید میں رہے۔ جب انہوں نے قتل کی ٹھان لی تو انہوں نے
حارث کی بیٹی سے استرا مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اس کا ایک چھوٹا سا

الْحَارِثِ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ قَالَتْ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلَاةَ وَأَخْبَرَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللَّهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوا مُرَارَةَ ابْنَ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيَّ وَهِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيَّ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا۔

وہ حضرت خبیب کے پاس چلا آیا اسے کچھ خبر نہیں تھی۔ جب وہ ان کے پاس آئی اور لڑکے کو ان کی ران پر بیٹھے ہوئے اور استرے کو ان کے ہاتھ میں دیکھا تو بہت ڈری۔ حضرت خبیب نے اس کی ہیبت کو تاڑتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اس سے ڈرتی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا؟ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ اس نے کہا۔ خدا کی قسم میں نے خبیب سے نیک بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم ایک روز میں نے دیکھا کہ وہ انگور کا خوشہ لیے ہوئے کھا رہے تھے جو ان کے ہاتھ میں ہے، حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں کوئی پھل مکہ میں نہ تھا۔ چنانچہ وہ کہا کرتی تھی کہ یہ روزی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جو انہیں مرحمت فرمائی جاتی تھی۔ جب یہ حضرات انہیں قتل کرنے کے لیے حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیب نے کہا کہ مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ پس انہوں نے ان کو چھوڑ دیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر فرمایا۔ خدا کی قسم، میں رکعتیں لمبی پڑھتا لیکن اس وجہ سے نہیں کہ تم یہ کہنے لگو گے کہ موت سے ڈرتا ہے۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! انہیں گن گن کر تباہ کر، چن چن کر قتل کر اور ان میں سے کسی ایک کو باقی نہ چھوڑ۔ پھر یہ اشعار پڑھے۔

ہو جاؤں قتل حق پر دشمنا پر تو کیا الم
جاؤں پچھاڑا راہ خدا میں تو کیا ہے غم
ہے میری جان پیش رہ یزداں ذی الکرم
برکت سے اس کی جوڑ دے جو ہوا اعضا کیے قلم

پھر ابو سروعہ عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اور اس نے انہیں شہید کر دیا۔ حضرت خبیب سے ہر اس مسلمان کے لیے جو قید کر کے قتل کیا جائے نماز پڑھنے کا طریقہ جاری ہوا۔ رسول خدا نے اپنے اصحاب کو ان حضرات کا واقعہ اسی روز بتا دیا تھا۔ جب قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی شہادت کے متعلق سنا تو چند آدمی بھیجے کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کر لائیں جس سے انہیں پہچانا جائے کیونکہ انہوں نے قریش کے ایک بہت بڑے سردار کا قتل کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے بھڑوں کا ایک چھتہ ان کی حفاظت کے لیے بھیج دیا تو قریش کے آدمی ان کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ نہ سکے۔ حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت مرارہ بن ربیع عمری اور حضرت ہلال بن امیہ واقفی دونوں نیک آدمی تھے اور دونوں نے جنگ بدر

١١٦٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذُكِرَ لَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ

١١٦٨۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ فَإِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي. تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے جمعہ کے روز انہیں بتایا کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بیمار ہیں، جو بدری صحابی ہیں۔ تو یہ ان کی عیادت کے لیے سوار ہو کر چل پڑے۔ حالانکہ سورج اونچا ہو جانے کے باعث نماز جمعہ کا وقت قریب تھا، لیکن انہوں نے جمعہ ترک کر دیا۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میرے والد محترم نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کی طرف یہ خط لکھا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ سے وہ ارشاد معلوم کریں جو ان کے سوال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تو حضرت عمر بن عبداللہ بن ارقم نے حضرت عبداللہ بن عتبہ کو جواب میں تحریر کیا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث نے مجھے بتایا ہے کہ وہ حضرت سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں، جو بنی عامر بن لؤی سے تھے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا حجۃ الوداع کے موقع پر انتقال ہو گیا اور اس وقت یہ حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے تھوڑے دنوں بعد جب بچے کی پیدائش ہو گئی اور نفاس سے پاک ہو گئیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کی خاطر بناؤ سنگھار کر لیا۔ پس ان کے پاس قبیلہ بنی عبدالدار کا ایک آدمی ابو السنابل بن بعکک آیا اور ان سے کہنے لگا کہ تمہیں کیا ہو گیا کہ پیغام دینے والوں کے لیے تیار ہو بیٹھی ہو۔ تم تو نکاح کرنا چاہتی ہو۔ خدا کی قسم، تمہارا نکاح اس وقت تک ہرگز درست نہیں جب تک چار ماہ دس دن کی مدت پوری نہ کر لو۔ حضرت سبیعہ فرماتی ہیں کہ جب اس نے یہ کہا تو میں نے اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بارے میں آپ سے دریافت کیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ بچے کی پیدائش کے بعد ہی حلال ہو گئی ہو اور نکاح کر سکتی ہو اگر چاہو۔ — محمد بن ایاس بن البکیر سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے، جن کے والد ماجد (ایاس بن بکیر) جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

باب شهود الملائكة بدرا

۱۱۶۹۔ حدثني إسحاق بن إبراهيم أخبرنا جرير عن يحيى بن سعيد عن معاذ بن رفاعة بن رافع الزرقي عن أبيه وكان أبوه من أهل بدر قال جاء جبريل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما تعدون أهل بدر فيكم قال من أفضل المسلمين أو كلمة نحوها قال وكذلك من شهد بدرا من الملائكة۔

۱۱۷۰۔ حدثنا سليمن بن حرب حدثنا حماد عن يحيى عن معاذ بن رفاعة بن رافع وكان رفاعة من أهل بدر وكان رافع من أهل العقبة فكان يقول لابنه ما يسرني أني شهدت بدرا بالعقبة قال سأل جبريل النبي صلى الله عليه وسلم بهذا۔

۱۱۷۱۔ حدثنا إسحق بن منصور أخبرنا يزيد أخبرنا يحيى سمع معاذ بن رفاعة أن ملكا سأل النبي صلى الله عليه وسلم وعن يحيى أن يزيد بن الهاد أخبره أنه كان معه يوم حدثه معاذ هذا الحديث فقال يزيد فقال معاذ إن السائل هو جبريل عليه السلام۔

۱۱۷۲۔ حدثني إبراهيم بن موسى أخبرنا عبد الوهاب حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم بدر هذا جبريل آخذ برأس فرسه عليه أداة الحرب۔

☆ باب

۱۱۷۳۔ حدثني خليفة حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس قال مات أبو زيد ولم يترك عقبا وكان بدريا۔

غزوۂ بدر میں فرشتوں کا آنا۔

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو غزوۂ بدر میں شامل تھے کہ حضرت جبرئیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ فرمایا میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں۔ یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا حضرت جبرئیل نے کہا کہ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔

حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم رفاعہ بدری صحابی ہیں اور میرے جد امجد حضرت رافع بیعت عقبہ والوں سے ہیں۔ وہ (حضرت رافع) اپنے صاحبزادے (حضرت رفاعہ) سے فرماتے تھے کہ مجھے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی اتنی خوشی نہیں جتنی بیعت عقبہ کی ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ حضرت جبرئیل نے نبی کریم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا۔ جیسا کہ مذکور ہوا۔

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن رفاعہ نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ یزید بن الہاد نے مجھے بتایا کہ جس روز حضرت معاذ نے یہ حدیث بیان کی تو میں آپ کے ساتھ تھا یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے فرمایا تھا کہ دریافت کرنے والے فرشتے کا نام حضرت جبرئیل علیہ السلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا کہ یہ حضرت جبرئیل ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر تھاما ہوا ہے اور ہتھیار زیب تن کئے ہوئے ہیں۔

غزوۂ بدر سے بعد کی باتیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوزید صحابی لاولد انتقال کر گئے اور غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

۱۱۷۴۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد عن ابن خباب ان ابا سعيد بن مالك الخدري قدم من سفر فقدم اليه اهله لحما من لحوم الاضحى فقال ما انا باكله حتى اسال فانطلق الى اخيه لامه وكان بدريا قتادة بن النعمان فساله فقال انه حدث بعدك امر نقض لما كانوا ينهون عنه من اكل لحوم الاضحى بعد ثلاثة ايام۔

۱۱۷۵۔ حدثني عبيد بن اسمعيل حدثنا ابو اسامة عن هشام بن عروة عن ابيه قال قال الزبير لقيت يوم بدر عبيدة بن سعيد بن العاص وهو مدجج لا يرى منه الا عيناه وهو يكنى ابو ذات الكرش فقال انا ابو ذات الكرش فحملت عليه بالعنزة فطعنته في عينه فمات قال هشام فاخبرت ان الزبير قال لقد وضعت رجلي عليه ثم تمطات فكان الجهد ان نزعتها وقد انثنى طرفاها قال عروة فساله اياها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاه فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذها ثم طلبها ابو بكر فاعطاه فلما قبض ابو بكر سالها اياه عمر فاعطاه اياها فلما قبض عمر اخذها ثم طلبها عثمان منه فاعطاه اياها فلما قتل عثمان وقعت عند آل علي فطلبها عبد الله بن الزبير فكانت عنده حتى قتل۔

۱۱۷۶۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو ادريس عائذ بن عبد الله ان عبادة بن الصامت وكان شهد بدرا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بايعوني۔

حضرت ابو سعید بن مالک خدری رضی اللہ عنہ جب سفر سے اپنے اہل و عیال میں واپس آئے تو ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کے گوشت میں سے پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک اسے نہیں کھاؤں گا جب تک اپنے ماں جائے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان سے نہ پوچھ لوں جو بدری صحابی ہیں۔ جب ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ آپ کے جانے کے بعد سابقہ حکم منسوخ ہو گیا تھا یعنی پہلے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے کی ممانعت تھی۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت زبیر نے غزوہ بدر کے روز دیکھا کہ عبیدہ بن سعید بن العاص بالکل اسلحہ میں چھپا ہوا تھا اس سے ان کی آنکھوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی وہ کہنے لگا کہ میں ابوذات الکرش ہوں۔ پس حضرت زبیر نے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ میں برچھی ماری تو وہ مر گیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زبیر کی زبانی بتایا گیا کہ میں نے اس پر اپنا پاؤں رکھ کر زور لگایا اور بڑی مشکل سے وہ برچھی نکالی تھی جس کے باعث اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو گئے تھے۔ عروہ کا بیان ہے کہ اس برچھی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگا تو انہوں نے پیش کر دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ پھر حضرت ابوبکر نے طلب کی تو انہیں دے دی۔ جب حضرت ابوبکر کا وصال ہو گیا تو اسے حضرت عمر نے مانگا۔ لہٰذا انہیں دے دی۔ جب حضرت عمر کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ جب حضرت عثمان نے ان سے طلب کی تو انہیں بھی دے دی جب حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے تو یہ حضرت علی کی اولاد کے پاس آ گئی۔ آخر کار حضرت عبداللہ بن زبیر نے ان سے مانگ لی اور شہید ہونے تک ان کے پاس رہی۔

ابو ادریس عائذ اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت نے کہا جو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو۔

يونس حدثنا أحمد بن صالح حدثنا عنبسة حدثنا يونس عن الزهري أخبرنا علي بن حسين أن حسين بن علي عليهم السلام أخبره أن عليا قال كانت لي شارف من نصيبي من المغنم يوم بدر وكان النبي صلى الله عليه وسلم أعطاني مما أفاء الله عليه من الخمس يومئذ فلما أردت أن أبتني بفاطمة عليها السلام بنت النبي صلى الله عليه وسلم واعدت رجلا صواغا في بني قينقاع أن يرتحل معي فنأتي بإذخر فأردت أن أبيعه من الصواغين فنستعين به في وليمة عرسي فبينا أنا أجمع لشارفي من الأقتاب والغرائر والحبال وشارفاي مناخان إلى جنب حجرة رجل من الأنصار حتى جمعت ما جمعت فإذا أنا بشارفي قد أجبت أسنمتهما وبقرت خواصرهما وأخذ من أكبادهما فلم أملك عيني حين رأيت المنظر قلت من فعل هذا قالوا فعله حمزة بن عبد المطلب وهو في هذا البيت في شرب من الأنصار عنده قينة وأصحابه فقالت في غنائها ألا يا حمز للشرف النواء فوثب حمزة إلى السيف فأجب أسنمتهما وبقر خواصرهما وأخذ من أكبادهما قال علي فانطلقت حتى أدخل على النبي صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة وعرف النبي صلى الله عليه وسلم الذي لقيت فقال ما لك قلت يا رسول الله ما رأيت كاليوم عدا حمزة على ناقتي فأجب أسنمتهما وبقر خواصرهما وها هو ذا في بيت معه شرب فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بردائه فارتدى ثم انطلق يمشي واتبعته أنا وزيد بن حارثة حتى جاء البيت الذي فيه حمزة فاستأذن فأذنوا له فطفق النبي صلى الله عليه وسلم يلوم حمزة فيما فعل فإذا حمزة ثمل محمرة عيناه فنظر حمزة إلى النبي صلى الله عليه وسلم ثم صعد النظر فنظر إلى ركبته

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کے اپنے خمس میں سے اسی روز مرحمت فرمائی تھی۔ اس وقت میں نے ارادہ کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر حضرت فاطمہ علیہا السلام کی رخصتی کا بندوبست کروں۔ پس میں نے اپنے ساتھ بنی قینقاع کے ایک سنار کو تیار کیا کہ ہم دونوں جا کر اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں یعنی لا کر زرگروں کو اسے بیچ کر نکاح کے ولیمہ کا بندوبست کیا جائے۔ پس اس خیال سے میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ فراہم کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصاری کے مکان کے سامنے بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب سامان لے کر میں اونٹنیوں کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نے ان کے کوہان کاٹ لیے ہیں اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت حمزہ کی کارگزاری ہے جو بعض انصار کے ساتھ اس گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں۔ ایک مغنیہ ان کے پاس گا رہی ہے اور یار دوستوں کا مجمع لگا ہوا ہے۔ بات یہ ہوئی کہ گانے والی نے گاتے ہوئے کہا تھا کہ اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کو کاٹ لو۔ چنانچہ حضرت حمزہ تلوار لے کر اٹھے، اونٹنیوں کے کوہان کاٹے اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی میری کیفیت کو بھانپ لیا اور فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آج جیسا افسوسناک دن میرے لیے کبھی نہیں آیا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ستم ڈھایا کہ ان کے کوہان کاٹ لیے اور ان کے پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لی ہیں۔ وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے ہوئے شراب پی رہے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ردائے مبارک منگوائی، اسے اوڑھا اور چل پڑے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے چل دیے، یہاں تک کہ اس گھر تک پہنچ گئے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ آپ نے اجازت طلب فرمائی۔ اجازت ملنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان کے اندر داخل ہوئے اور اس حرکت

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ۔

خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔

۱۱۸۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ أَخَّرَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا أُمِرْتَ كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ۔

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور امارت میں حاکم کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز عصر میں تاخیر کر دی۔ جب ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری آئے جو زید بن حسن بن علی کے نانا اور بدری صحابی تھے، تو انہوں نے فرمایا۔ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت جبرئیل نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچوں نمازیں پڑھائی تھیں اور بتایا تھا کہ اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے اسی حدیث کو اسی طرح روایت کرتے تھے۔

۱۱۸۵ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيهِ۔

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں جو رات میں پڑھے تو اسے کفایت کریں گی۔ عبدالرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود کی زیارت کی جب وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اس کے متعلق ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کی۔

۱۱۸۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، محمود بن الربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور انصار میں سے غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب نے حصین بن محمد سے جو بنی سالم کے شرفاء سے تھے، اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو محمود بن الربیع نے عتبان بن مالک سے روایت کی ہے۔ تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۱۱۸۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے جو بنی عدی کے سردار تھے اور ان کے والد ماجد غزوۂ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

اللہ فقال فأبشروا وأملوا ما يسركم فواللہ ما الفقر أخشى عليكم ولكني أخشى أن تبسط عليكم الدنيا كما بسطت على من قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما أهلكتهم.

اس بات کا ہے کہ تم اتنے خوشحال نہ ہو جاؤ جتنے تم سے پہلے لوگ خوشحال ہو گئے تھے اور پھر تم بھی ایک دوسرے سے اسی طرح جلنے لگو جیسے وہ جلتے تھے اور دنیا کا مال کہیں تمہیں بھی اسی طرح ہلاک نہ کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

۱۱۹۱۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا جرير بن حازم عن نافع أن ابن عمر رضي اللہ عنهما كان يقتل الحيات كلها حتى حدثه أبو لبابة البدري أن النبي صلى اللہ عليه وسلم نهى عن قتل جنان البيوت فأمسك عنها.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ حضرت ابو لبابہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سفید سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو یہ ان سانپوں کو مارنے سے رک گئے۔

۱۱۹۲۔ حدثني إبراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن فليح عن موسى بن عقبة قال ابن شهاب حدثنا أنس بن مالك أن رجالا من الأنصار استأذنوا رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم فقالوا ائذن لنا فلنترك لابن أختنا عباس فداءه قال واللہ لا تذرون منه درهما.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور پھر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اجازت مرحمت فرما دیجئے کہ اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم، ایسا نہ کرو بلکہ ان کی طرف ایک درہم اور پیسہ بھی نہ چھوڑنا۔

۱۱۹۳۔ حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن عبيد اللہ بن عدي عن المقداد بن الأسود حدثني إسحاق حدثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد حدثنا ابن أخي ابن شهاب عن عمه قال أخبرني عطاء بن يزيد الليثي ثم الجندعي أن عبيد اللہ بن عدي بن الخيار أخبره أن المقداد بن عمرو الكندي وكان حليفا لبني زهرة وكان ممن شهد بدرا مع رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم أخبره أنه قال لرسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم أرأيت إن لقيت رجلا من الكفار فاقتتلنا فضرب إحدى يدي بالسيف فقطعها ثم لاذ مني بشجرة فقال أسلمت للہ أأقتله يا رسول اللہ بعد أن قالها فقال رسول اللہ

ابو عاصم، ابن جریج، زہری، عطاء بن یزید، عبید اللہ بن عدی، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ عبید اللہ بن عدی خیار کا بیان ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی زہرہ کے حلیف اور غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور مجھے بتائیے، اگر کسی کافر سے میری لڑائی ہو جائے اور خوب ڈٹ کر مقابلہ ہو، یہاں تک کہ وہ تلوار کی ضرب سے میرا ایک ہاتھ کاٹ دے اور پھر کسی درخت کی پناہ لے کر کہے کہ میں تو خدا کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں۔ یا رسول اللہ! جب اس نے یہ بات کہہ دی تو کیا ایسی حالت میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب تم اسے قتل نہ کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے اور یہ بات اس نے ہاتھ کاٹنے کے بعد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ.

ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اب اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہوگا جو اس کو قتل کرنے سے پہلے تمہارا تھا اور تم اس کے اس مقام پر ہو گے جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔

۱۱۹۴ — حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سُلَيْمَانُ هٰكَذَا قَالَهَا أَنَسٌ قَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے روز فرمایا۔ کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابوجہل کا کیا بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ حضرت عفراء کے صاحبزادوں کی ضربوں سے نڈھال ہو کر لب دم ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ تو ہی ابوجہل ہے؟ ابن علیہ اور سلیمان کہتے ہیں کہ حضرت انس نے یوں کہا تھا۔ کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے جواب دیا۔ کیا اس سے بڑا کوئی ہے جسے تم نے قتل کیا ہو۔ سلیمان کہتے ہیں کہ یا اس نے یہ کہا۔ جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہے۔ ابومجلز کا بیان ہے کہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا۔ کاش! مجھے کسان کے علاوہ کوئی اور قتل کرتا۔

۱۱۹۵ — حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ.

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمیں بھی اپنے انصاری بھائیوں کے پاس لے چلیے۔ پس ہمیں راستے میں دو انصاری ملے جو نیک خصلت تھے اور وہ دونوں غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جب یہ حدیث میں (عبید اللہ بن عبد اللہ) نے حضرت عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

۱۱۹۶ — حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ.

قیس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کو دوسرے اصحاب پر ترجیح دیتا ہوں۔

۱۱۹۷ — حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ایمان میرے دل میں جاگزین ہوا۔

يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ وَذٰلِكَ اَوَّلَ مَا وَقَرَ الْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِيْ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰى يَعْنِيْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ۔

حضرت جبیر ابن مطعم کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیرانِ بدر کے متعلق فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتا اور ان قیدیوں کی سفارش کرتے تو میں انہیں چھوڑ دیتا۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جب پہلا فتنہ رونما ہوا یعنی حضرت عثمان شہید کیے گئے تو شرکائے بدر میں سے کوئی ایک صاحب بھی موجود نہ تھے۔ پھر دوسرا فتنہ حرہ کا ہوا، تو اس وقت حدیبیہ والوں میں سے کوئی نہ تھا اور جب تیسرا فتنہ ہوا تو وہ اس وقت تک سر اٹھاتا رہا جب تک فہم و فراست والے حضرات موجود رہے۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ بِئْسَ مَا قُلْتِ تَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْاِفْكِ۔

زہری کا قول ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے سنا کہ چاروں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے متعلق حدیث کا ایک حصہ بیان کیا کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا: میں اور ام مسطح قضائے حاجت کے لیے نکلیں تو والدہ مسطح کا پاؤں چادر میں الجھا اور وہ گر پڑیں، تو انہوں نے اپنے بیٹے مسطح کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: آپ بدری صحابی کو سب و شتم کر رہی ہیں! پھر انہوں نے تہمت کا پورا واقعہ بیان کیا۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهٖ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيْهِمْ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوْسٰى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُنَادِيْ نَاسًا اَمْوَاتًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَمِيْعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهٗ

ابن شہاب نے کہا کہ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات اور پھر غزوۂ بدر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مقتولینِ بدر سے خطاب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے وہ پا لیا جس کا تمہارے رب نے سچا وعدہ فرمایا تھا؟ حضرت عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کئی حضرات عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ مُردوں سے کلام فرما رہے ہیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قریش میں سے جو حضرات غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور

وَثَمَانُونَ رَجُلًا وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَ الزُّبَيْرُ قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ فَكَانُوا مِائَةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۴۰۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ.

بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ

فِي الْجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى حُرُوفِ الْمُعْجَمِ النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ. بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ. حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ. أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ. سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ. عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ

جن میں مال غنیمت سے حصہ پانے والوں کی تعداد اسی تھی ہے اور حضرت عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت زبیر فرماتے ان کے حصے میں نے تقسیم کئے اور سو حضرات تھے۔ آگے خدا بہتر جانتا ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، ہشام بن عروہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے مال غنیمت سے مہاجرین حضرات کو سو حصے مرحمت فرمائے گئے تھے۔

شرکائے بدر کے اسمائے گرامی۔

جن کو امام بخاری نے طریق تہجی ترتیب دیا ہے۔ (۱) النبی محمد بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بن بکیر (۳) بلال بن رباح غلام ابوبکر قرشی (۴) حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی (۵) حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش (۶) ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۷) حارثہ بن ربیع انصاری۔ ان کا نام حارثہ بن سراقہ بھی ہے۔ یہ بدر کے روز شہید ہو گئے۔ حالانکہ کم سن تھے اور صرف جنگ کا نظارہ دیکھنے گئے تھے (۸) خبیب بن عدی انصاری (۹) خنیس بن حذافہ سہمی (۱۰) رفاعہ بن عبدالمنذر ابولبابہ انصاری (۱۲) زبیر بن العوام قرشی (۱۳) زید بن سہل ابوطلحہ انصاری (۱۴) ابوزید انصاری (۱۵) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص (۱۶) سعد بن خولہ قرشی (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۱۸) سہل بن حنیف انصاری (۱۹) ظہیر بن رافع انصاری (۲۰) ان کے بھائی مظہر (۲۱) عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی (۲۲) عبداللہ بن مسعود ہذلی (۲۳) عتبہ بن مسعود ہذلی (۲۴) عبدالرحمن بن عوف زہری (۲۵) عبیدہ بن الحارث قرشی (۲۶) عبادہ بن صامت انصاری (۲۷) عمر بن خطاب عدوی (۲۸) عثمان بن عفان قرشی۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی کی علالت کے باعث چھوڑ گئے تھے لیکن مال غنیمت سے انہیں حصہ مرحمت فرمایا تھا۔ (۲۹) علی بن ابوطالب ہاشمی (۳۰) عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لؤی (۳۱) عقبہ بن عمرو انصاری۔ (۳۲) عامر بن ربیعہ عنزی (۳۳) عاصم بن ثابت انصاری

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ. عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ. عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ. عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ. عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ. عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ. عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ. عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ. قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ. قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ. مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ. مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ. مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ. مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ. مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ. مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ. مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ. هِلَالُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

(۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری (۳۵) عتبان بن مالک انصاری (۳۶) قدامہ بن مظعون (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری (۳۸) معاذ بن عمرو بن الجموح (۳۹) معوذ بن عفراء (۴۰) معوذ کے بھائی عوف یا معاذ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری (۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری (۴۳) معن بن عدی انصاری (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف۔

(۴۵) مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرہ۔

(۴۶) ہلال بن ابی امیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

بَابُ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ، وَمَخْرَجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ، وَمَا أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ: كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ أُحُدٍ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ. وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ بَعْدَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَأُحُدٍ.

(۱۲۰۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ، فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ، حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلَى

بنی نضیر کا بیان

یعنی رسول خدا کا دو آدمیوں کی دیت کے سلسلے میں ان کے پاس تشریف لے جانا اور ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دھوکا بازی کرنا۔ زہری کا کہنا ہے حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ یہ واقعہ غزوۂ بدر کے چھ ماہ بعد اور غزوۂ احد سے پہلے کا ہے۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لیے (سورۂ الحشر، آیت ۲) ابن اسحاق نے بھی واقعہ بئر معونہ اور غزوۂ احد کے بعد ذکر کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ نے لڑائی کی تو بنی نضیر کو جلا وطن کر دیا گیا اور بنی قریظہ پر احسان کر کے انہیں رہنے دیا گیا۔ جب انہوں نے دوبارہ لڑائی کی تو ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو نیز مال و اسباب کو مسلمانوں میں بانٹ دیا گیا۔ ماسوائے ان لوگوں کے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے یعنی ایمان لا کر مسلمان ہو گئے۔ چنانچہ مدینہ منورہ کے سارے یہودی یعنی بنی قینقاع جو

أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ فَجِئْتَنِي يَعْنِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَا عَمِلْتُ فِيهِ مُذْ وَلِيتُ وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فَقُلْتُمَا ادْفَعْهُ إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَاللهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَاهُ إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهُ قَالَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ أَلَا تَتَّقِينَ اللهَ أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ فَانْتَهَى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مال سے اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا خرچ دیا کرتے تھے اور جو بچتا اسے راہ خدا میں خرچ کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر وقت تک یہی معمول رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں۔ پس حضرت ابوبکر نے اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور اسے اسی طرح خرچ کرتے رہے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ حضرات اس بارے میں ان کا ذکر کرتے تھے اور حضرت ابوبکر کے بارے میں یہ بدگمانیاں کرتے تھے، حالانکہ خدا گواہ ہے کہ اس بارے میں وہ سچے، نیکوکار اور سیدھے راستے پر تھے۔ حق کی پیروی کر رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر کا وصال ہو گیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا جانشین ہوا۔ پس اپنے عہد خلافت میں دو سال تک اسے میں نے اپنے قبضے میں رکھا اور اس میں اسی طرح خرچ کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر خرچ کیا کرتے تھے۔ اور خدا جانتا ہے کہ ایسا کرنے میں یقیناً میں سچا، نیکوکار، سیدھی راہ پر اور حق کے تابع تھا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں متفق تھے اور دونوں کا معاملہ ایک ہی تھا۔ اس کے بعد آپ (حضرت عباس) میرے پاس آئے تو میں نے آپ سے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ میں اس کا انتظام آپ دونوں حضرات کے سپرد کر دوں اور اسی مقصد کے تحت آپ سے کہا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ اس کا انتظام آپ حضرات کے سپرد اللہ کے عہد پر کر دوں کہ اسے آپ اسی طرح خرچ کریں گے، جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر خرچ کیا کرتے تھے اور میں نے اپنے دور خلافت میں جس طرح خرچ کیا، ورنہ میں نہیں دیتا۔ آپ دونوں حضرات نے کہا تھا کہ اسے ہمارے سپرد کر دیجئے۔ تو میں نے آپ کے سپرد کر دیا۔ اب کیا آپ مجھ سے اس کے خلاف کوئی فیصلہ چاہتے ہیں؟ بخدا اس ذات کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں اس کے خلاف کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کے انتظام سے عاجز آ گئے ہیں تو واپس لوٹا دیجئے کہ اس کا انتظام کرنے کے لیے میں کافی ہوں۔

فَاَضَعُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهٖ ثُمَّ اَتَّكِئُ عَلَيْهِ حَتّٰى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتّٰى اَتَيْتُ السُّلَّمَ اُرِيْدُ اَنْ اَنْزِلَ فَاَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِيْ فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُ اَصْحَابِيْ اَحْجُلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوْا فَبَشِّرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ فَقَالَ اَنْعٰى اَبَا رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ اَمْشِيْ مَا بِيْ قَلَبَةٌ فَاَدْرَكْتُ اَصْحَابِيْ قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهٗ۔

تھا کہ نبی علیہ السلام کو جا کر یہ خوشخبری سنا دیجئے کیونکہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں ہلوں گا۔ جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں۔ جب صبح ہونے والی تھی تو اعلان کرنے والے نے ابو رافع کی موت کا اعلان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں چلنے کے لیے کھڑا ہو گیا تو خوشی کے مارے مجھے تکلیف کا بھی احساس نہ رہا اور اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔ قبل اس کے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے، میں نے خود حاضر ہو کر آپ کو خوشخبری جا سنائی۔

☆ بَابُ غَزْوَةِ اُحُدٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ۔ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ۔ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔ وَقَوْلِهٖ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰى اِذَا فَشِلْتُمْ

غزوۂ احد کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور یاد کرو اے محبوب! جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے، مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے اور اللہ سنتا جانتا ہے (سورۂ آل عمران آیت ۱۲۱)۔ نیز ارشاد ربانی ہے: اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ، تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کو نکھار دے اور کافروں کو مٹا دے۔ کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی اور تم تو موت کی تمنا کیا کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے، تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے (آیت ۱۳۹ تا ۱۴۳)۔ نیز فرمایا ہے: اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جبکہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے، یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا اور

وتنازعتم في الأمر وعصيتم من بعد ما أراكم ما تحبون منكم من يريد الدنيا ومنكم من يريد الآخرة ثم صرفكم عنهم ليبتليكم ولقد عفا عنكم والله ذو فضل على المؤمنين . ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا الآية

١٢١٢ ـ حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا عبد الوهاب حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم أحد هذا جبريل آخذ برأس فرسه عليه أداة الحرب.

١٢١٣ ـ حدثنا محمد بن عبد الرحيم أخبرنا زكريا بن عدي أخبرنا ابن المبارك عن حيوة عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على قتلى أحد بعد ثماني سنين كالمودع للأحياء والأموات ثم طلع المنبر فقال إني بين أيديكم فرط وأنا عليكم شهيد وإن موعدكم الحوض وإني لأنظر إليه من مقامي هذا وإني لست أخشى عليكم أن تشركوا ولكني أخشى عليكم الدنيا أن تنافسوها قال فكانت آخر نظرة نظرتها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

١٢١٤ ـ حدثنا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء قال لقينا المشركين يومئذ وأجلس النبي صلى الله

نافرمانی کی، بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تھا تمہاری خوشی کی بات۔ تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا۔ پھر تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے (آیت ۱۵۲) ـــــ یہ بھی فرمایا ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں (آیت ۱۶۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز فرمایا کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر پکڑا ہوا ہے اور جنگی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آئے ہیں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہیدانِ احد پر آٹھ سال کے بعد بھی اس طرح نماز پڑھی جیسے زندہ اور مردوں کو رخصت کرتے ہیں۔ پھر خورشید رسالت نے منبر پر طلوع فرمایا اور ارشاد ہوا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے بلکہ تمہارے متعلق تو مجھے دنیاداری کی محبت کا ڈر ہے، جس کے باعث تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار میں نے اسی موقع پر کیا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے روز جب ہماری مشرکین سے ٹکر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیراندازوں کی ایک جماعت پر حضرت عبداللہ

وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ وَقَالَ لَا تَبْرَحُوا إِنْ رَأَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوا وَإِنْ رَأَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تُعِينُونَا فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا حَتَّى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ رَفَعْنَ عَنْ سُوقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ فَأَخَذُوا يَقُولُونَ الْغَنِيمَةَ الْغَنِيمَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَبْرَحُوا فَأَبَوْا فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَ وُجُوهُهُمْ فَأُصِيبَ سَبْعُونَ قَتِيلًا وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ قَالَ لَا تُجِيبُوهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ قُتِلُوا فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءً لَأَجَابُوا فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَبْقَى اللَّهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيكَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ اُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ لَنَا الْعُزَّى وَلَا عُزَّى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوهُ قَالُوا مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ وَتَجِدُونَ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي۔

جگہ سے مت ہٹنا اگر تم دیکھو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں، اور خواہ یہ دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آگئے ہیں تو ہماری مدد کو نہ آنا۔ جب مقابلہ ہوا تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا کہ پنڈلیاں کھولے، پائنچے چڑھائے پہاڑ پر دوڑ رہی تھیں اور ان کی پازیبیں نظر آرہی تھیں۔ پس وہ یہ کہتے ہوئے غنیمت غنیمت لینے کو دوڑے لگے تو حضرت عبداللہ بن جبیر نے ان سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے عہد لیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے، لیکن انہوں نے ان کی بات نہ مانی۔ پس جب وہ ایسا کر چکے تو مسلمانوں کے منہ پھر گئے اور ان کے ستر آدمی شہید ہو گئے۔ چنانچہ ابوسفیان نے اونچی جگہ پر چڑھ کر یہ آواز دی کیا اس جماعت میں محمد موجود ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پوچھا کیا اس جماعت میں ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر) ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا۔ کیا اس جماعت میں ابن خطاب ہے؟ پھر خود ہی کہنے لگا کہ یہ سارے مارے جا چکے ہیں اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے۔ حضرت عمر اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور بے اختیار جواب دیا۔ اے خدا کے دشمن! تجھے ذلیل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سب کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ ہبل کا بول بالا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے جواب دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا۔ یہ جواب دو کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند ہے۔ ابوسفیان کہنے لگا کہ عزیٰ ہمارا ہے اور تمہارا کوئی عزیٰ نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے جواب دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا جواب دیں؟ فرمایا یہ کہو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی نہیں ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ آج جنگ بدر کے بدلے کا دن ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہوتی ہے۔ تم اپنے مردوں کو دیکھو گے کہ ان کے کان ناک کاٹے ہوئے ہیں۔ اگرچہ میں نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اس حرکت پر افسوس بھی نہیں۔

۱۲۱۵۔ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ احد کے روز بعض حضرات نے صبح کے وقت شراب پی اور مقابلے کے وقت جام شہادت نوش کر گئے۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ان کے

وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نُقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ

بَابُ ۳۲۵ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ.

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا بَنِي سَلِمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللهُ يَقُولُ وَاللهُ وَلِيُّهُمَا.

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلَكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصَبْتَ.

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

ان سے لڑنے کے حق میں نہ تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے! اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا ان کے کوتکوں کی وجہ سے (سورۃ النساء، آیت ۸۸)۔ اور اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ (مدینہ منورہ) طیبہ ہے، گنہگاروں کو اس طرح نکال پھینکتا ہے جیسے بھٹی چاندی کے میل کو نکال دیتی ہے۔

آیت اِذْ ہَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْکُمْ کا بیان۔

جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے (سورۃ آل عمران، آیت ۱۲۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے متعلق یہ آیت: "اور جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں۔" نازل ہوئی تو ان دو گروہوں سے بنی سلمہ اور بنی حارثہ مراد ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ دونوں گروہوں کا مددگار ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، اے جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پھر فرمایا، کنواری عورت سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں عرض گزار ہوا۔ کنواری سے نہیں بلکہ بیوہ سے۔ فرمایا، کیا کنواری عورت تمہارا دل خوش کر دیتی ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! غزوہ احد میں جب میرے والد محترم کو شہید کر دیا گیا تو پیچھے نو صاحبزادیاں چھوڑیں۔ پس بہنوں کی موجودگی میں یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہ ان جیسی ایک ناتجربہ کار لڑکی کا اور اضافہ کروں۔ لہٰذا میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان کی کنگھی چوٹی کرنے کے ساتھ ان کی دیکھ بھال کرے۔ فرمایا: ٹھیک ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم کی شہادت غزوہ احد میں ہو گئی تھی۔ ان کے اوپر کافی قرض تھا

فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لَكَ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً۔

اور چھ بہنیں چھوڑ گئے تھے۔ جب کھجوریں توڑنے کا وقت آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یوں گویا ہوا کہ حضور کو معلوم ہے کہ میرے والد ماجد غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کے ذمے بہت قرض ہے، ایسے حالات میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں۔ فرمایا: تم جاؤ اور کھجوروں کے ڈھیر الگ الگ لگاؤ۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ کو بلا لیا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو اس وقت میرے ساتھ اور بھی سختی کرنے لگے۔ جب آپ نے ان کی یہ حرکت ملاحظہ فرمائی تو سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ پس آپ انہیں پیمانہ بھر بھر کر دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد محترم کا سارا قرضہ ادا کروا دیا۔ حالانکہ میں اس پر بھی خوش تھا کہ میرے والد ماجد کا قرض ادا ہو جائے خواہ میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی لے کر نہ جا سکوں۔ لیکن ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیر بچا لیے اور جب میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔ یہ رحمت دو عالم کے صدقے میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے برکت فرمائی تھی۔

١٢٢٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ کی جانب سے لڑ رہے تھے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی بہادری سے مصروف پیکار تھے۔ میں نے انہیں نہ کبھی اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد ہی نظر آئے۔

١٢٢٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوۂ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ترکش سے تیر

سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَثَلَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيدُ حِينَ قَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ يُقَاتِلُ.

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ.

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَعَمَ أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا.

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

نکال کر دیتے ہوئے فرمایا۔ میرے باپ آپ پر قربان، تیر اندازی کرو۔

یحییٰ بن سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو میرے لیے جمع فرمایا تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز میرے لیے اپنے والدین کریمین دونوں کو جمع فرمایا۔ اس سے ان کی مراد ہے کہ جب وہ لڑ رہے تھے تو آپ نے فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان جائیں۔

عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو۔

عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو۔ کیونکہ غزوۂ احد کے روز میں نے خود آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد! تیر اندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ایک جنگ (غزوۂ احد) میں جب آپ نے خود بھی جنگ آزمائی فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کوئی نہیں رہا تھا۔ یہ واقعہ راوی نے ان دونوں حضرات سے سنا تھا۔

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف

حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ.

١٢٣٣. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ.

١٢٣٤. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا.

١٢٣٥. حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت مقداد اور حضرت سعد بن ابی وقاص کی صحبت میں رہا ہوں لیکن اس بارے میں کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ علاوہ اس کے کہ میں نے حضرت طلحہ کو غزوۂ اُحد کے حالات بیان کرتے ہوئے سنا ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ہاتھ کو شل (بیکار) دیکھا تھا کیونکہ اس کے ساتھ انہوں نے غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے وار روکا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو حضرت ابو طلحہ ڈھال لے کر سراپا آپ کے آگے ڈھال بنے ہوئے تھے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے تیر انداز اور مضبوط کمان والے تھے۔ اس روز ان کے ہاتھوں دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئی تھیں۔ جب کوئی شخص ان کے سامنے سے ترکش لے کر گزرتا تو حضور فرماتے کہ انہیں ابو طلحہ کے سامنے ڈال دو۔ راوی کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو حضرت ابو طلحہ عرض کرتے: میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر مبارک کو نہ اٹھائیے، مبادا کافروں کا کوئی تیر آ لگے۔ حضور پر قربان ہونے کے لیے اس خادم کا سینہ موجود ہے۔ اور میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اور حضرت ام سلیم کو دیکھا اور دونوں نے اپنے کپڑے اوپر چڑھائے ہوئے ہیں جس کے باعث پنڈلیاں نظر آ رہی ہیں اور اپنی پیٹھ پر مشکیزے اٹھا کر لاتی ہیں، پیاسے لوگوں کو پلاتی ہیں اور پھر واپس جا کر پانی بھر کر لاتی ہیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلاتی ہیں۔ نیز حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار بھی گر پڑی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ اذْهَبْ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ.

رہا بھاگنا، جو کہ تم نے ان کے متعلق پوچھا ہے میں تمہیں اس کی حقیقت بتاتا ہوں۔ غزوۂ احد سے فرار ہونے کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ جہاں تک غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے کی بات ہے تو ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی تھیں جو ان دنوں بیمار تھیں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہیں غزوۂ بدر میں شامل ہونے والوں کے برابر اجر اور مال غنیمت سے حصہ ملے گا۔ رہی بیعت رضوان میں شامل نہ ہونے کی بات تو مکہ مکرمہ میں اگر کوئی دوسرا حضرت عثمان سے زیادہ اثر و رسوخ والا ہوتا تو ان کی جگہ اسے بھیجا جاتا۔ لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور بیعت رضوان تو حضرت عثمان کے مکہ معظمہ جانے کے بعد ہوئی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دائیں دست مبارک کے لیے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے دوسرے دست مبارک پر مار کر فرمایا۔

بَابُ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ. تُصْعِدُونَ تَذْهَبُونَ أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ.

آیت: إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ کا بیان

جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے تھے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا اور معافی اس لیے سنائی جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

(سورۂ آل عمران، آیت ۱۵۳)

تُصْعِدُونَ بلندی پر چڑھنا اور گھر کے اوپر چڑھنا

١٢٣٤ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز حضرت عبد اللہ بن جبیر کو پیدل فوج کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ جب پھر حضرات شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کے متعلق ہی وہ آیت نازل ہوئی کہ رسول ان کو دوسری جماعت سے پکار رہے تھے۔ یعنی وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ۔

☆ باب ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا

يَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ.

آیت، مِن بَعدِ الغَمِّ اَمَنَۃً کا بیان۔

پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے ہوئی تھی اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے، جاہلیت کے سے گمان۔ کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے؟ تم فرماؤ کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں ہمارا کچھ بس ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ تم فرما دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے اور اس لیے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۱۵۴)

۱۲۳۸۔ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدِي مِرَارًا يَسْقُطُ وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ.

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوۂ احد کے روز میں ان لوگوں میں تھا جن کو نیند نے دبا لیا تھا۔ یہاں تک کہ کئی مرتبہ میرے ہاتھ سے تلوار گر گئی تھی۔ وہ گر پڑتی اور میں اسے اٹھا لیتا، وہ پھر گر پڑتی اور میں پھر اسے اٹھا لیتا تھا۔

* * *

☆ باب لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

آیت لَیسَ لَکَ مِنَ الاَمرِ شَیءٌ کا بیان۔

یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں، یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (سورۂ آل عمران، آیت ۱۲۸)

١٢٣٩ - قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

١٢٤٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

٭ بَابُ ٣٩ ذِكْرُ أُمِّ سَلِيطٍ

١٢٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ وَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو زخمی کر دیا گیا تھا، تو آپ نے فرمایا: وہ قوم کیسے نجات پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا۔ اس پر (سورۂ آل عمران کی آیت ۱۲۸) نازل ہوئی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد جب سر مبارک اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کے بعد یہ دعا کی: اے اللہ! فلاں فلاں اور فلاں پر لعنت فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا کہ یہ بات تمہارے اختیار میں نہیں (پوری آیت)۔ حنظلہ بن ابو سفیان کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کی ہلاکت کے لیے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں کہ یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔
(سورۂ آل عمران، آیت ۱۲۸)

ام سلیط کا ذکر

ثعلبہ بن ابو مالک کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کی مستورات کے درمیان چادریں تقسیم فرمائیں تو ان میں سے ایک بہترین چادر باقی بچ گئی۔ جو حضرات آپ کے پاس تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ اے امیر المومنین! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صاحبزادی کو دے دیجئے جو آپ کے دولت خانے میں ہے۔ ان کا اشارہ حضرت ام کلثوم بنت علی کی جانب تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ام سلیط ان سے زیادہ حق دار ہے۔ حضرت ام سلیط انصار کی ان عورتوں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمر نے یہ بھی فرمایا کہ غزوۂ احد کے روز یہ ہمارے لیے مشکیزے میں پانی بھر کر لاتی تھیں۔

باب قتل حمزة رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۲۳۲ حدثنی ابو جعفر محمد بن عبد اللہ حدثنا حجین بن المثنی حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمة عن عبد اللہ بن الفضل عن سلیمان ابن یسار عن جعفر بن عمرو بن امیة الضمری قال خرجت مع عبید اللہ بن عدی بن الخیار فلما قدمنا حمص قال لی عبید اللہ هل لک فی وحشی نسأله عن قتل حمزة قلت نعم وكان وحشی يسكن حمص فسألنا عنه فقيل لنا هو ذاك فی ظل قصره كأنه حميت قال فجئنا حتى وقفنا عليه بيسير فسلمنا فرد السلام قال وعبيد اللہ معتجر بعمامته ما يرى وحشی الا عينيه ورجليه فقال عبيد اللہ يا وحشی اتعرفنی قال فنظر اليه ثم قال لا واللہ الا انی اعلم ان عدی بن الخيار تزوج امرأة يقال لها ام قتال بنت ابی العيص فولدت له غلاما بمكة فكنت استرضع له فحملت ذلك الغلام مع امه فناولتها اياه فكأنی نظرت الى قدميك قال فكشف عبيد اللہ عن وجهه ثم قال الا تخبرنا بقتل حمزة قال نعم ان حمزة قتل طعيمة بن عدی بن الخيار ببدر فقال لی مولای جبير بن مطعم ان قتلت حمزة بعمی فانت حر قال فلما ان خرج الناس عام عينين وعينين جبل بحيال احد

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

جعفر بن عمرو بن امیہ ضمیری کا بیان ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ سفر کیا جب ہم حمص پہنچے تو عبید اللہ نے مجھ سے کہا کہ ہم حضرت وحشی کے پاس جا کر شہادت حمزہ کا حال دریافت نہ کریں؟ اور حضرت وحشی ان دنوں حمص میں اقامت پذیر تھے۔ ہم نے ان کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنی حویلی کے سائے میں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے پھولی ہوئی مشک۔ جعفر کا بیان ہے کہ تھوڑی دیر میں ہم حضرت وحشی کے پاس جا پہنچے۔ پس ہم نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ان کا بیان ہے کہ عبید اللہ نے اپنے عمامہ کے ساتھ خود کو یوں چھپا لیا کہ ان کی آنکھوں اور پیروں کے سوا وحشی کو اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا پھر عبید اللہ نے کہا اے حضرت وحشی! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ پہچانتا تو نہیں، ہاں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے شادی کی تھی جس کا نام ام قتال بن ابی العیص تھا اس کے بطن سے مکہ مکرمہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا میں نے اس کے لیے دودھ پلانے والی کی تلاش کی تھی، لہٰذا میں اس کی والدہ کے ساتھ اسے اٹھا کر لے گیا تھا۔ اب تمہارے قدموں کو دیکھ کر محسوس کر رہا ہے کہ گویا وہی بچہ میرے پاس ہے۔ جعفر کا بیان ہے کہ یہ سن کر عبید اللہ نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہنے لگے کہ آپ ہمیں بتائیں گے کہ حضرت حمزہ کو کس طرح شہید کیا تھا؟ جواب دیا، ہاں۔ حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو میدان بدر میں قتل کیا تھا۔ مجھ سے میرے آقا جبیر بن مطعم نے کہا کہ اگر حمزہ کو میرے چچا کے بدلے قتل کر دو تو تم آزاد ہو۔ ان کا بیان ہے کہ جب لوگ عینین کے سال لڑنے کے لیے نکلے اور عینین کوہ احد کی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی

إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ وَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ

☆ بَابُ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ.

١٢٢٣ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللهِ

١٢٢٤ - حَدَّثَنِي مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٢٢٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُووِيَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ

بیچ مارا تو وہ اس کے کندھوں سے پار نکل گیا۔ اتنے میں ایک انصاری بھی اس پر ٹوٹ پڑے۔ پس میں نے کھوپڑی پر تلوار سے بھی ایک ضرب لگائی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک لونڈی نے مکان کی چھت پر کھڑی ہو کر کہا۔ اے امیر المومنین! مبارک ہو کہ مسیلمہ کو ایک کالے غلام نے قتل کر دیا ہے۔

رسولِ خدا کا غزوۂ احد میں زخمی ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم سے سخت ناراض ہے جس نے اپنے نبی کے دانت شہید کیے اور اپنے سامنے کے دندان مبارک کی جانب اشارہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے اس شخص (ابی بن خلف) پر جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راہِ خدا میں قتل کیا تھا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص (ابی بن خلف) پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راہِ خدا میں قتل کیا تھا نیز اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہے جس نے اللہ کے نبی کا چہرہ مبارک خون آلودہ کیا تھا۔

ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کو کس نے دھویا، پانی کس نے ڈالا اور کیا دوائی استعمال کی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول خدا تو دھو رہی تھیں اور حضرت علی بھری ہوئی ڈھال سے پانی ڈال رہے

الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ۔

۱۲۳۶ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَّى وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۲۳۲ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمُ الزُّبَيْرُ وَأَبُو بَكْرٍ لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا قَالَ مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ۔

بَابُ ۲۳۳ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ

تھے۔ جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے تو خون اور بھی زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بوریئے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھر دی تو خون بہنا بند ہو گیا۔ اور اس روز آپ کے سامنے کے دندان مبارک شہید کر دیئے تھے اور آپکے مبارک چہرے کو زخمی کر دیا تھا اور سر مبارک کا خود توڑ دیا تھا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا بڑا غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا اور اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر بڑا غضب ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے کو لہولہان کیا تھا۔

آیت: الذین استجابوا للہ والرسول کا بیان۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آیت۔۔ وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے (سورۂ آل عمران، آیت ۱۷۲) کے متعلق حضرت عروہ سے فرمایا۔ اے بھانجے! تمہارے والد محترم حضرت زبیر اور تمہارے نانا جان حضرت ابوبکر بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غزوۂ احد میں مشرکین کی جانب سے صدمہ پہنچا تو خدشہ ہوا کہ کہیں وہ پھر نہ پلٹ پڑیں۔ آپ نے فرمایا، ان لوگوں کے حالات کون معلوم کرتا ہے؟ پس صحابہ میں سے ستر حضرات اس کام پر گئے جن میں حضرت ابوبکر اور حضرت زبیر بھی تھے۔

شہیدانِ احد کا بیان۔

ان حضرات میں حضرت حمزہ، حضرت یمان، حضرت انس بن نضر اور حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں۔

قتادہ فرماتے ہیں کہ ہماری نظر میں عرب کا ایسا کوئی قبیلہ نہیں جو انصار کے برابر راہِ خدا میں شہید ہو کر قیامت کی سرخروئی حاصل کر گئے ہوں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ، خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ
فَلَمَّا اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ
هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سِبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ
أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُورِ أَتُحَادُّ اللّٰهَ وَ
رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ
شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ وَ
كَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا
مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا فِي ثُنَّتِهِ
حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ قَالَ فَكَانَ
ذَلِكَ الْعَهْدَ بِهِ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ
مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فَشَا فِيهَا
الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ
فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رُسُلًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَهِيجُ
الرُّسُلَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ
عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا رَآنِي قَالَ آنْتَ وَحْشِيٌّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ
مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ
وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ
مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَأَخْرُجَنَّ إِلَى
مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ قَالَ
فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ
قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَأَنَّهُ
جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ قَالَ فَرَمَيْتُهُ
بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى
خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ وَوَثَبَ

ہے اور ان کے درمیان ایک نالہ ہے۔ پس میں بھی لڑنے کے
لیے لوگوں کے ساتھ نکلا۔ جب سباع پہلوان نے میدان
میں نکل کر مبارزہ طلب کیا تو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اس
کے مقابلے پر آئے اور فرمایا۔ اے سباع! ام انمار کے
بیٹے! جو بچیوں کے ختنے کیا کرتی تھی، تم بھی اللہ اور اس کے
رسول کی مخالفت کرتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ
نے اسے یوں ملک عدم پہنچا دیا جیسے گزرا ہوا کل۔ میں گھات
میں لگ کر حضرت حمزہ کے لیے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ
گیا۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ پھینک
کر مارا جو ان کے زیر ناف لگا اور سرین سے پار ہو گیا۔ ان کا بیان ہے
کہ یہ حضرت حمزہ کا آخری وقت تھا۔ جب لوگ جنگ سے واپس
لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا اور مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہا۔ جب
اس سرزمین میں اسلام پھیل گیا تو میں طائف چلا گیا۔ اہل طائف نے
مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب بھیجا
اور بتایا گیا کہ وہ قاصدوں کو تکلیف نہیں پہنچایا کرتے۔ پس میں
دوسرے لوگوں کے ساتھ چل پڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا۔
کیا تم وحشی ہو؟ میں عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا۔ کیا حمزہ کو تم نے
شہید کیا تھا؟ میں نے جواب دیا یہ بات ہے جو پہلے ہی
آپ کے علم میں ہے۔ فرمایا۔ کیا تم مجھ سے اپنا منہ چھپا سکتے ہو؟
ان کا بیان ہے کہ پھر میں باہر نکل آیا۔ پس جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور مسیلمہ کذاب نبوت کا دعویٰ کرتا ہوا
نکلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بھی مسلمانوں کے ساتھ اس سے
لڑنے کے لیے نکلوں گا، شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت
حمزہ کے قتل کرنے کا کفارہ ہو جائے۔ پس میں بھی لوگوں کے
ساتھ نکلا اور جو ہونا تھا سو ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی
دیوار کی آڑ میں کھڑا تھا جس کا رنگ اونٹ کے مانند تھا اور
اس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ میں نے جانتے ہوئے کہ مسیلمہ
یہی ہے اپنا وہی نیزہ سنبھالا اور پھینک کر اس کی چھاتی کے بیچ

وَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

اور اس کی تعبیر یہی ہے جو غزوہ احد میں مسلمانوں کے سامنے آئی۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے ہجرت کی تھی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ ہم میں سے بعض حضرات وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے اجر سے یہاں کچھ بھی نہیں دیکھا جیسے حضرت مصعب بن عمیر جو غزوہ احد میں شہید ہوئے اور پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ اس کے پیروں پہ تھوڑی سی اذخر ڈال دو اور ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کے پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

● بَابٌ أُحُدٌ يُحِبُّنَا قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمانِ رسالت ہے کہ احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے۔ عباس بن سہل، ابو حمید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ پہاڑ (احد) ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوہ احد نظر آیا تو آپ نے فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھریلی جگہوں کے درمیان کی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے، اور

فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ میں پہلے جا کر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی چابیاں عطا فرمائی گئی ہیں خدا کی قسم! مجھے یہ خطرہ تمہارے متعلق نہیں کہ میرے بعد شرک کرنے لگ جاؤ گے [illegible]

بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِيعِ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبِئْرِ مَعُونَةَ وَحَدِيثِ عَضَلٍ وَالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَخُبَيْبٍ وَأَصْحَابِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ

(غزوہ رجیع اور رعل، ذکوان، بئر معونہ کا بیان نیز عضل، قارہ اور عاصم بن ثابت، خبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ) ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے نقل کیا کہ یہ غزوہ احد کے بعد کی بات ہے۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَانْطَلَقُوا حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَتَبِعُوهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتّٰى أَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوهُ فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَى تَمْرٍ تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَتَبِعُوا آثَارَهُمْ حَتّٰى لَحِقُوهُمْ فَلَمَّا انْتَهٰى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلٰى فَدْفَدٍ وَجَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوا لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوهُمْ حَتّٰى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ (جاسوسی ٹولی) روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر کیا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے ماموں تھے جب یہ حضرات عسفان اور مکہ کے درمیان ہدہ کے مقام پر پہنچے تو ہذیل کی شاخ بنو لحیان والوں کو کسی نے ان کے متعلق بتا دیا۔ یہ ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے سو کے قریب تیر انداز ان کی تلاش کے لیے بھیج دیئے۔ وہ ان کے پیروں کے نشانات کی تلاش میں رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجور کی گٹھلیاں دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب مدینہ طیبہ کی کھجوریں معلوم ہوتی ہیں۔ پس وہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ لوگ قریب آگئے تو یہ ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ کافروں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اتر آؤ اور خود کو ہمارے سپرد کر دو تو ہم یہ عہد و پیمان کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا۔ ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لیے مطلقاً تیار نہیں۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ دشمنوں نے تیر برسانے شروع کر دیئے جس سے حضرت عاصم اور ان کے سات ساتھی شہید ہو گئے اور باقی

وزید ورجل آخر فأعطوهم العهد والميثاق فلما أعطوهم العهد والميثاق نزلوا إليهم فلما استمكنوا منهم حلوا أوتار قسيهم فربطوهم بها فقال الرجل الثالث الذي معهما هذا أول الغدر فأبى أن يصحبهم فجرروه وعالجوه على أن يصحبهم فلم يفعل فقتلوه وانطلقوا بخبيب وزيد حتى باعوهما بمكة فاشترى خبيبا بنو الحارث بن عامر بن نوفل وكان خبيب هو قتل الحارث يوم بدر فمكث عندهم أسيرا حتى إذا أجمعوا قتله استعار موسى من بعض بنات الحارث ليستحد بها فأعارته قالت فغفلت عن صبي لي فدرج إليه حتى أتاه فوضعه على فخذه فلما رأيته فزعت فزعة عرف ذاك مني وفي يده الموسى فقال أتخشين أن أقتله ما كنت لأفعل ذاك إن شاء الله وكانت تقول ما رأيت أسيرا قط خيرا من خبيب لقد رأيته يأكل من قطف عنب وما بمكة يومئذ ثمرة وإنه لموثق في الحديد وما كان إلا رزق رزقه الله فخرجوا به من الحرم ليقتلوه فقال دعوني أصلي ركعتين ثم انصرف إليهم فقال لولا أن تروا أن ما بي جزع من الموت لزدت فكان أول من سن الركعتين عند القتل هو ثم قال اللهم أحصهم عددا ثم قال ؎

ما أبالي حين أقتل مسلما
على أي شق كان لله مصرعي

تینوں حضرات ان کے عہد و پیمان کا یقین کرتے ہوئے نیچے اتر آئے یعنی حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ، تیسرے کوئی اور حضرت عبداللہ بن طارق جب انہوں نے خود کو ان کے سپرد کر دیا تو وہ کمانوں سے تانت نکال کر ان کی مشکیں باندھنے لگے تیسرے ساتھی نے دیکھا کہ یہ تو شروع ہی سے دغابازی کرنے لگے تو فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا۔ مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے پاس پہنچ جانا زیادہ پسند ہے۔ کافروں نے ان کو ساتھ بہت کھینچا تانی کی لیکن یہ مطلقاً آمادہ نہ ہوئے تو کافروں نے انہیں قتل کر دیا) حضرت خبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے یہاں تک کہ دونوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا ہے چنانچہ حضرت خبیب کو بنو حارث بن عامر بن نوفل نے خرید لیا کیونکہ غزوہ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب کافی دنوں تک ان کی قید میں رہے۔ تو انہوں نے قتل کرنے کی ٹھان لی تو انہوں نے حارث کی ایک بیٹی سے استرا مانگا۔ عورت نے استرا دے دیا اور اپنے بچے کی طرف سے غافل ہو گئی وہ بچہ ادھر جاتا ہوا حضرت خبیب کے پاس چلا گیا انہوں نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا جب اس نے بچے کو ان کے پاس دیکھا تو بہت گھبرائی حضرت خبیب نے اس کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اس سے ڈرتی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ عورت کہتی تھی کہ میں نے خبیب سے زیادہ نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا بیشک میں نے ایک دفعہ انہیں انگور کھاتے ہوئے دیکھا اور گچھا ان کے ہاتھ میں تھا۔ حالانکہ ان دنوں مکہ مکرمہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا اور وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ بس یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ انہیں مرحمت فرماتا تھا جب بنی حارث انہیں قتل کرنے کی خاطر حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیب نے کہا۔ مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ پس انہوں نے یہ مجبوری دے دی تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا خدا کی قسم میں یہ رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے دیر تک

وذلك في ذات الإله وإن يشأ
يبارك على أوصال شلو ممزع

ثم قام إليه عقبة بن الحرث فقتله وبعثت قريش إلى عاصم ليؤتوا بشيء من جسده يعرفونه وكان عاصم قتل عظيما من عظمائهم يوم بدر فبعث الله عليه مثل الظلة من الدبر فحمته من رسلهم فلم يقدروا منه على شيء.

کہ کہیں تم یہ نہ سمجھنے لگو کہ میں موت سے ڈر رہا ہوں۔ پھر دعا مانگی۔ اے اللہ! انہیں گن گن کر تباہ کر، انہیں چن چن کر قتل کر اور ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ۔ پھر یہ اشعار پڑھے: ؎

جب جان قتل ہو مسلماں ہو کر تو کیا غم، جانب پچھاڑ دے خدا میں ڈر کیا جو غم
ہے میری جان بحضور یزداں زندگی کم ہو برکت عطا ہو جوڑ اوصال کو کم

پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انہیں قتل کر دیا اور قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی طرف چند آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے پہچان ہو سکے، کیونکہ انہوں نے ان کے بڑوں میں سے غزوۂ بدر میں ایک کو جہنم واصل کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی فوج بطور محافظ بھیج دی جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس پھٹکنے بھی نہیں دیا اور وہ ان کے

۱۲۵۶۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن عمرو سمع جابرا يقول الذي قتل خبيبا هو أبو سروعة.

عبداللہ بن محمد، سفیان، عمرو نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت خبیب کے قاتل کا نام (کنیت) ابو سروعہ ہے۔

۱۲۵۷۔ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز عن أنس قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم سبعين رجلا لحاجة يقال لهم القراء فعرض لهم حيان من بني سليم رعل وذكوان عند بئر يقال لها بئر معونة فقال القوم والله ما إياكم أردنا إنما نحن مجتازون في حاجة للنبي صلى الله عليه وسلم عليهم شهرا في صلوة الغداة وذلك بدء القنوت وما كنا نقنت قال عبد العزيز وسأل رجل أنسا عن القنوت أبعد الركوع أو عند فراغ من القراءة قال لا بل عند فراغ من القراءة.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ستر افراد کو ایک ضرورت کے تحت روانہ فرمایا جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا چنانچہ بنو سلیم کے قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان والوں نے انہیں ایک کنوئیں کے پاس گھیر لیا جس کو بئر معونہ کہتے تھے۔ انہوں نے کہا بخدا کی قسم ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے بلکہ ہمیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حاجت (قرآن کریم پڑھانے) کے تحت بھیجا ہے۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے انہیں شہید کر دیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں ان لوگوں کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ قنوت کی ابتدا انہیں سے ہوئی اور اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔ عبدالعزیز کا قول ہے کہ حضرت انس سے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ رکوع کے بعد ہے یا قراءت ختم کرنے کے بعد؟ تو انہوں نے فرمایا: بلکہ قراءت ختم کر لینے کے بعد ہے۔

۱۲۵۸۔ حدثنا مسلم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن أنس قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا بعد الركوع يدعو على أحياء

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد عرب کے بعض قبیلوں کی ہلاکت کے لیے

مِنَ الْعَرَبِ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَیَّةَ وَبَنِیْ لِحْیَانَ اسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَدُوٍّ فَاَمَدَّهُمْ بِسَبْعِیْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّیْهِمُ الْقُرَّآءَ فِیْ زَمَانِهِمْ كَانُوْا یَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَیُصَلُّوْنَ بِاللَّیْلِ حَتّٰی كَانُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَتَلُوْهُمْ وَغَدَرُوْا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ شَهْرًا فِی الصُّبْحِ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ عَلٰی رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَیَّةَ وَبَنِیْ لِحْیَانَ قَالَ اَنَسٌ فَقَرَاْنَا فِیْهِمْ قُرْاٰنًا ثُمَّ اِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا اَنَّا لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ عَلٰی رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَیَّةَ وَبَنِیْ لِحْیَانَ زَادَ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ اُولٰٓئِكَ السَّبْعِیْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا كِتَابًا نَحْوَهٗ۔

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهٗ اَخٌ لِاُمِّ سُلَیْمٍ فِیْ سَبْعِیْنَ رَاكِبًا وَّكَانَ رَئِیْسَ الْمُشْرِكِیْنَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَیْلِ خَیَّرَ بَیْنَ ثَلٰثِ خِصَالٍ فَقَالَ یَكُوْنُ لَكَ اَهْلُ السَّهْلِ وَلِیْ اَهْلُ الْمَدَرِ اَوْ اَكُوْنُ خَلِیْفَتَكَ اَوْ اَغْزُوْكَ بِاَهْلِ غَطَفَانَ بِاَلْفٍ وَّاَلْفٍ

دعا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبائل رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان والے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے امداد کے طلب گار ہوئے تو آپ نے ستر انصار کے ساتھ ان کی مدد فرمائی۔ اس زمانے میں ہم انہیں قاری حضرات کہا کرتے تھے۔ وہ دن کو لکڑیاں لاتے اور رات کو نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بئر معونہ کے پاس پہنچے تو انہیں قتل کر دیا گیا اور ان کے ساتھ دھوکا کیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں قبائل عرب سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیہ اور قبیلہ بنو لحیان کے لئے قنوت پڑھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان کے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت پڑھا کرتے تھے جو بعد میں منسوخ ہو گئی یعنی "ہماری یہ خبر قوم کو پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے، وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں قنوت پڑھی اور قبائل عرب میں سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیہ، قبیلہ بنی لحیان کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ خلیفہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ ستر حضرات انصار سے تھے جو بئر معونہ پر شہید کئے گئے اور اس حدیث میں لفظ قرآنا سے کتاب مراد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ماموں جان یعنی میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم کے بھائی کی سرکردگی میں ستر سواروں کو روانہ فرمایا۔ مشرکین کے سردار عامر بن طفیل نے بارگاہ رسالت میں تین شرطیں پیش کی تھیں۔ اس نے کہا کہ (۱) دیہات پر آپ کی اور شہر والوں پر میری حکومت ہو، یا بجائے اپنا خلیفہ نامزد کر دیا جائے (۲) ورنہ اہل غطفان کے دو ہزار افراد کے ساتھ آپ پر حملہ کر دوں گا۔ پس عامر کو ام فلاں کے گھر میں طاعون کی بیماری نے آ دبوچا اور

فَطُعِنَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ فُلَانٍ ائْتُونِي بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُمْ وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ فَقَالَ أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لَحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

گئے تھے کہ اس خاندان کے گھر میں تو مجھے بھی اونٹ جیسی گلٹی نکل آئی ہے۔ پس بھاگنے کے لئے گھوڑا منگوایا اور اس کی پیٹھ پر ہی ملک عدم کو راہی ہو گیا۔ پس میرے ماموں حضرت حرام بن ملحان جو حضرت ام سلیم کے بھائی تھے، انہوں نے ایک لنگڑے .... کو ساتھ لیا پھر فلاں لوگوں کے پاس گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ قریب ہی رہنا۔ وہ مجھے امان دیں تو میرے پاس آ جانا اور اگر مجھے قتل کر دیں تو اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جانا۔ پس انہوں نے کہا، کیا تم مجھے امان دیتے ہو تاکہ میں تمہارے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دوں؟ وہ پیغام سنانے لگے اور انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا جس نے پیچھے سے آ کر ان کو نیزہ مارا۔ ہمام راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں اسحاق بن عبد اللہ نے یہ فرمایا کہ پھر نیزہ ان کے جسم سے پار ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا، اللہ اکبر کعبے کے رب کی قسم میں تو کامیاب ہو گیا۔ پھر انہوں نے ان کے ساتھیوں کو بھی جا لیا اور اس لنگڑے بزرگ کے سوا باقی سب کو شہید کر دیا۔ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک آیت نازل فرمائی جو بعد میں منسوخ ہو گئی تھی کہ بے شک ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیس دن صبح کے وقت رعل، ذکوان، بنی لحیان اور عصیہ قبائل کی ہلاکت کے لئے دعا کی کیونکہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

١٢٦١ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ قَالَ بِالدَّمِ هَكَذَا فَنَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بئر معونہ کے موقع پر جب حضرت حرام بن ملحان میرے ماموں جان کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا خون لے کر اپنے منہ اور اپنے سر پر مل لیا اور فرمایا۔ رب کعبہ کی قسم، یقیناً میں تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

١٢٦٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کفار کی جانب سے ایذا رسانی کی حد ہو گئی تو حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکل جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا، ابھی ٹھہرے رہو۔ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا آپ

الأذى فقال له أقم فقال يا رسول الله أتطمع
أن يؤذن لك فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول إني لأرجو ذلك قالت فانتظره أبو بكر
فأتاه رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم
ظهرا فناداه فقال أخرج من عندك فقال أبو بكر
إنما هما ابنتاي فقال أشعرت أنه قد أذن لي في
الخروج فقال يا رسول الله الصحبة فقال النبي صلى
الله عليه وسلم الصحبة قال يا رسول الله عندي
ناقتان قد كنت أعددتهما للخروج فأعطى
النبي صلى الله عليه وسلم إحداهما وهي الجدعاء
فركبا فانطلقا حتى أتيا الغار وهو بثور فتواريا
فيه فكان عامر بن فهيرة غلاما لعبد الله بن
الطفيل بن سخبرة أخو عائشة لأمها وكانت
لأبي بكر منحة فكان يروح بها ويغدو عليهم
ويصبح فيدلج إليهما ثم يسرح فلا يفطن به
أحد من الرعاء فلما خرج خرج معهما يعقبانه حتى
قدما المدينة فقتل عامر بن فهيرة يوم بئر معونة
وعن أبي أسامة قال قال هشام بن عروة فأخبرني أبي
قال لما قتل الذين ببئر معونة وأسر عمرو بن
أمية الضمري قال له عامر بن الطفيل من هذا
فأشار إلى قتيل فقال له عمرو بن أمية هذا عامر
بن فهيرة فقال لقد رأيته بعد ما قتل رفع
إلى السماء حتى إني لأنظر إلى السماء بينه وبين
الأرض ثم وضع فأتى النبي صلى الله عليه وسلم
خبرهم فنعاهم فقال إن أصحابكم قد أصيبوا
وإنهم قد سألوا ربهم فقالوا ربنا أخبر
عنا إخواننا بما رضينا عنك ورضيت عنا
فأخبرهم عنهم وأصيب يومئذ فيهم عروة
بن أسماء بن الصلت فسمي عروة به ومنذر بن

یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اجازت ملنے تک ٹھہرا رہوں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یقیناً یہی امید ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر اسی انتظار میں رہے۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کے وقت تشریف لائے اور فرمایا کہ اپنے پاس سے دوسرے افراد کو ہٹا دیجیے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یہ دونوں تو میری بیٹیاں ہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں ساتھ رہوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم ساتھ رہو گے۔ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جو میں نے سفر کے لئے تیار کی ہیں پس ان میں سے جدعا نامی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی اور دونوں حضرات سوار ہو کر غار ثور تک پہنچ گئے اور اس میں چھپ گئے۔

پس حضرت عائشہ صدیقہ کے ماں جائے بھائی حضرت عبداللہ بن طفیل بن سخبرہ کا غلام عامر بن فہیرہ روزانہ صبح و شام دودھ والی اونٹنیاں حضرت ابوبکر کے پاس لے جاتا تھا اور رات کو صبح تک رہتا اور پھر چلا جاتا تھا۔ چرواہوں میں سے کوئی بھی اس راز سے واقف نہیں تھا جب دونوں حضرات غار سے نکلے تو راستہ بتانے کے لئے ان دونوں کو ساتھ لے لیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ حضرت عامر بن فہیرہ کو بئر معونہ کے روز شہید کر دیا گیا تھا۔ حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ جب بئر معونہ والے حضرات کو شہید کر دیا گیا اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری قید کر لئے گئے تو ایک لاش کی جانب اشارہ کر کے عامر بن طفیل نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کس کی لاش ہے؟ عمرو بن امیہ نے کہا کہ یہ حضرت عامر بن فہیرہ ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے انہیں شہادت کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے یہاں تک کہ میں نے انہیں زمین و آسمان کے درمیان معلق دیکھا تھا اور پھر نیچے رکھ دیئے گئے۔ پس نبی کریم کو اس واقعے سے اللہ نے مطلع فرما دیا اور آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارے بھائی جام شہادت نوش کر گئے ہیں اور انہوں نے آخری وقت اپنے پروردگار سے یہ دعا کی تھی کہ ہمارے بھائیوں کو ہماری حالت کی خبر پہنچا دی جائے کہ ہم تجھ (اللہ) سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔ پس صحابہ کرام کو ان حضرات کی خبر

عن یحیی به حدثنا

۱۲۶۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۱۲۶۴ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَعْنِي أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ.

۱۲۶۵ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ فَظَهَرَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ.

بَابُ ٣١٤ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ

بھیجی گئی تھی، [illegible] شہید [illegible]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینے تک قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان کی ہلاکت کے لئے دعا کی اور آپ فرمایا کرتے کہ قبیلہ عصیہ والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیئے گئے تو آپ نے صبح کے وقت تیس روز تک قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان اور قبیلہ عصیہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بئر معونہ کے مقام پر شہید ہونے والے صحابہ کرام کے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت نازل فرمائی تھی جو بعد میں منسوخ ہو گئی کہ ”ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔“

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز میں قنوت بھی پڑھی جاتی ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اس کے بعد؟ فرمایا: رکوع سے پہلے۔ میں نے کہا کہ فلاں شخص نے تو مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے خلاف واقعہ کہا ہے۔ بیشک رسول اللہ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے لیکن صرف ایک مہینے تک کیونکہ آپ نے بعض اصحاب کو جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا اور تعداد ستر تھی انہیں مشرکین کی جانب بھیجا جو ان لوگوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قبل ازیں عہد ہو چکا تھا، ان لوگوں نے اس معاہدے کو توڑ دیا جو ان کے اور رسول اللہ کے مابین ہوا تھا۔ پس رسول اللہ ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کرتے رہے۔

غزوۂ خندق یا غزوۂ احزاب۔

قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ.

موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ شوال کے مہینے میں ۴ھ کے اندر ہوا۔

١٢٦٦- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَهُ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوۂ احد کے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اور وہ چودہ سال کے تھے لیکن آپ نے انہیں شامل ہونے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ پھر جب جنگ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا تو اجازت مرحمت فرمادی گئی جبکہ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔

١٢٦٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودنے کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ کچھ حضرات خندق کھود رہے تھے اور ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔ اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

١٢٦٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ.

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار صبح کے وقت ہی خندق کھود رہے ہیں حالانکہ سردی کافی تھی۔ ان کے پاس غلام بھی نہ تھے جن سے یہ کام لیا جاتا جب آپ نے ان کی مشقت اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو یارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے۔ اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما اور وہ آپ کے جواب میں کہتے ۔

ہم نے کی ہے بیعت حضرت سید الانام پر
زندگی میں تا آخر رہیں جانثار اسلام پر

١٢٦٩- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودتے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

مصطفیٰ کے ہاتھ پر ہم تو مسلمان ہو گئے
اب فدا کیجے رسالت پر یہی پروانہ وار

قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمْ

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

قَالَ يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّي مِنَ الشَّعِيرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيحٌ مُنْتِنٌ

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ طُعَيِّمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ فَقَالَ قُومُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

راوی کا بیان ہے کہ پروانوں کو جواب دیتے ہوئے شمعِ رسالت کی زبانِ مبارک پر یہ کلمات جاری ہوتے جاتے اے اللہ! بھلائی تو حقیقت میں آخرت کی بھلائی ہے، پس انصار اور مہاجرین کو اور برکت عطا فرما۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت مٹھی بھر جو بھی میسر آتے تو انہیں بدمزہ چکنائی میں پکا کر سب حضرات کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ اور وہ اس کو بانٹ کر کھا لیتے حالانکہ وہ کھانا حلق کو پکڑتا اور اس سے بدبو آتی تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم خندق کھود رہے تھے تو ایک سخت پتھر نکل آیا۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یہ بہت بڑا پتھر نکل آیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خندق میں اترتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور شکمِ مبارک سے پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے بھی تین دن سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال سے کہ اس پتھر پر ماری تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرما دیجئے۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ میرے لئے ناقابلِ برداشت ہے۔ پس بتاؤ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا کہ تھوڑے سے جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ۔ پس میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور بیوی نے جو پیسے، یہاں تک کہ گوشت ہانڈی میں پکنے کے لئے رکھ دیا گیا۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا جبکہ آٹا گوندھ کر رکھ لیا اور ہانڈی پکنے کے قریب ہو گئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے لئے کھانا تیار کروایا ہے، پس آپ ایک دو حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ فرمایا، کتنا کھانا پکایا ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ فرمایا، یہ تو بہت ہے اور اچھا بھی ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ ہانڈی کو نہ اتارے اور تنور سے روٹیاں نہ نکالے جب تک میں نہ آ جاؤں۔ پس آپ نے مہاجرین و انصار سے فرمایا کہ چلنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ میں اپنی بیوی کے پاس جا کر کہنے لگا، تمہارا بھلا ہو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

نے حاضر خدمت ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جو کا آٹا ہے۔ پس آپ چند حضرات کو ساتھ لیکر تشریف لے چلیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باآواز بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے ضیافت کا بندوبست کیا ہے لہٰذا آ جاؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا اور روٹیاں نہ پکوانا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ لوگوں کے آگے آگے تھے۔ جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھبرا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کر دی جس کا خدشہ تھا میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا، وہ میں نے عرض کر دیا تھا۔ پس حضور نے آٹے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی۔ پھر ہانڈی میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلاؤ تاکہ میرے ساتھ روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو نیچے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی حضرت جابر کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سب شکم سیر ہو کر چلے گئے اور کھانا بچا ہی رہ گیا۔ دیکھا گیا تو ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشادِ باری تعالیٰ "جب کافر تم پر آئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے اور جب ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں" (سورۃ الاحزاب، آیت ۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ اس میں جنگ خندق کی کیفیت بیان فرمائی گئی ہے۔

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوِ اغْبَرَّ بَطْنُهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کے شکم مبارک کو مٹی نے چھپا لیا تھا یا شکم مبارک گرد آلود ہو گیا تھا اور آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے۔

يَقُوْلُ ۔ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا
وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا ۔

تُو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے پا سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمٰن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہوں مقابل دشمنوں کے تو رہیں ثابت قدم
ہر کسی کا ہم سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار
اور لفظ اَبَیْنَا ادا کرتے وقت آپ آواز کو بلند فرما لیتے تھے ۔

۱۲۷۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری پُروا ہوا یا بادِ نسیم کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے جبکہ قوم عاد کو پچھوا گرم ہوا کے ذریعے ہلاک کیا گیا تھا ۔

۱۲۷۵ ۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ وَخَنْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتّٰى وَارٰى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الشَّعْرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُوْلُ ۔
اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَإِنْ أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا
قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ بِآخِرِهَا

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ احزاب یا خندق کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ خندق کی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے ۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے شکم مبارک کی جلد پر گرد و غبار پڑی ہوئی تھی اور آپ کے جسم اطہر پر بال کافی تھے ۔ پس میں نے سنا کہ آپ مٹی ڈھوتے ہوئے حضرت ابن رواحہ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے ۔
تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے پا سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمٰن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہوں مقابل دشمنوں کے تو رہیں ثابت قدم
ہر کسی کا ہم سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار
راوی کا بیان ہے کہ آخری مصرعہ آپ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے ۔

۱۲۷۶ ۔ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ۔ سب سے پہلی جنگ

دينار عن أبيه أن ابن عمر قال أول يوم شهدته يوم الخندق.

جس کے اندر میں نے شمولیت کی وہ غزوۂ خندق ہے۔

١٢٤٧ - حدثني إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال وأخبرني ابن طاوس عن عكرمة بن خالد عن ابن عمر قال دخلت على حفصة ونسواتها تنطف قلت قد كان من أمر الناس ما ترين فلم يجعل لي من الأمر شيء فقالت الحق فإنهم ينتظرونك وأخشى أن يكون في احتباسك عنهم فرقة فلم تدعه حتى ذهب فلما تفرق الناس خطب معاوية قال من كان يريد أن يتكلم في هذا الأمر فليطلع لنا قرنه فلنحن أحق به منه ومن أبيه قال حبيب بن مسلمة فهلا أجبته قال عبد الله فحللت حبوتي وهممت أن أقول أحق بهذا الأمر منك من قاتلك وأباك على الإسلام فخشيت أن أقول كلمة تفرق بين الجمع وتسفك الدم ويحمل عني غير ذلك فذكرت ما أعد الله في الجنان قال حبيب حفظت وعصمت قال محمود عن عبد الرزاق ونوساتها.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے گیسوئے مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ لوگوں نے خلافت کے بارے میں جو کچھ کیا وہ آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں اگرچہ مجھے بذاتِ خود خلافت سے کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ فرمایا تم لوگوں سے جا کر ملو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ تمہارے رہ جانے کے باعث ان میں نا اتفاقی نہ ہو جائے۔ پس ان کے حکم کی تعمیل میں انہیں جانا پڑا۔ جب لوگ منتشر ہو گئے تو حضرت معاویہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ جو خلیفہ بننے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ہمارے سامنے بات کرے کیونکہ ہم اس سے بلکہ اس کے باپ سے بھی زیادہ حق دار ہیں۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپ نے انہیں جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں جواب دینا چاہتا تھا اور میرا کہنے کا ارادہ ہوا کہ آپ سے خلافت کا وہ زیادہ مستحق ہے جو اسلام کی خاطر آپ سے اور آپ کے باپ سے جنگ کر چکا ہے لیکن میں ڈر گیا کہ یہ بات کہنے سے مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان پہنچے گا اور خون بہے گا۔ پس میں اس ثواب کو یاد کر کے خاموش رہا جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیار کر رکھا ہے۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ واقعی آپ نے مسلمانوں کو فساد سے محفوظ رکھا اور خونریزی سے بچا لیا ہے۔ محمود نے عبدالرزاق سے جو روایت کی ہے اس میں نسواتہا کی جگہ نوساتہا ہے۔

١٢٤٨ - حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن أبي إسحاق عن سليمان بن صرد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم الأحزاب نغزوهم ولا يغزوننا.

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے دنوں میں فرمایا کہ اب ہم ان لوگوں پر چڑھائی کیا کریں گے اور یہ ہم پر کبھی چڑھائی نہیں کر سکیں گے۔

١٢٤٩ - حدثني عبد الله بن محمد حدثنا يحيى بن آدم حدثنا إسرائيل سمعت أبا إسحاق يقول سمعت سليمان بن صرد يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول حين

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگِ احزاب کے وقت جب کافروں کی فوجیں نظر آئیں تو میں نے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب ہم ان پر چڑھائی کیا کریں گے یہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں

أَجْلَى الْأَحْزَابَ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ.

گے اور ہم ان کی جانب چل کر جایا کریں گے۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ خندق کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے آفتاب غروب ہونے تک ہمیں نماز عصر پڑھنے نہ دی۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے روز غروب آفتاب کے بعد حضرت عمر بن خطاب کفار قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں آفتاب غروب ہونے تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وادی بطحان میں آئے کہ آپ نے نماز کے لئے وضو فرمایا اور ہم نے بھی نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر غروب آفتاب کے بعد پہلے آپ نے نماز عصر اور پھر نماز مغرب پڑھائی۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع پر فرمایا۔ کون ہے جو کافروں کی خبر لا کر دے؟ حضرت زبیر عرض گزار ہوئے: میں حاضر ہوں۔ پھر فرمایا: کافروں کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر نے جواب دیا میں۔ پھر ارشاد ہوا: کافروں کی خبر کون لا کر دے گا؟ پس حضرت زبیر بولے: میں لاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری (خاص ساتھی) ہوا ہے اور میرا حواری زبیر ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جنگ خندق کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے

كَانَ يَقُوْلُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ أَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ.

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

بَابُ ۳۹۰ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهٖ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهٖ إِيَّاهُمْ.

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِلٰى أَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کی فوجوں کو مغلوب کیا۔ اس اکیلے کے بعد اور کوئی کچھ بھی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احزاب کے وقت کافروں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: اے اللہ کتاب کو نازل فرمانے والے، جلدی حساب لینے والے، کافروں کو شکست دینے والے! اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوات، حج یا عمرہ سے واپس آتے تو پہلے تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر زبان مبارک پر یہ کلمات ہوتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہم اسی کی طرف لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اسی نے کافروں کی فوجوں کو شکست دی ہے۔

غزوہ خندق سے فراغت اور بنی قریظہ کا محاصرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر دولت خانے کی جانب لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن خدا کی قسم ہم نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کدھر کا ارادہ ہے؟ جواب دیا۔ ادھر کا اور بنی قریظہ کی جانب اشارہ کیا۔ پس نبی کریم

وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ.

١٢٨٧. حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبِ جِبْرِيلَ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ.

١٢٨٨. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ.

١٢٨٩. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكِ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَاللهِ حَتَّى أَعْطَاهَا حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ كَمَا قَالَ.

١٢٩٠. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ

صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جانب تشریف لے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں حضرت جبرئیل کے گھوڑسوار دستے کا غبار اب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کی گلیوں میں بھر گیا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی جانب ان کی سرکوبی کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے روز فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر۔ پس بعض حضرات کو راستے میں عصر کا وقت ہو گیا مگر وہ کہنے لگے کہ ہم تو منزل مقصود پر پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے اور بعض حضرات نے راستے میں پڑھ لی اور فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا گیا۔ اس صورت حال کا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی فریق پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کھجوروں کے درخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کیا کرتے تھے۔ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کو فتح کر لیا گیا اور آپ نے وہ درخت واپس دے تو میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے درختوں کا سوال کروں تاکہ آپ وہ سارے یا ان میں سے چند واپس فرما دیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت ام ایمن کو عطا فرما دیئے تھے۔ پس حضرت ام ایمن بھی آ گئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال کر فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، یہ وہ درخت تمہیں ہرگز نہیں دیں گے جبکہ مجھے عطا فرما چکے ہیں یا جو کچھ فرمایا۔ نبی کریم نے ان سے فرمایا کہ تمہیں اتنے ہی درخت دوسرے ملیں گے وہ یہی کہتی رہیں کہ خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ حتیٰ کہ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے دس گنا درخت دینے کا وعدہ بھی فرمایا یا جو کچھ فرمایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ قلعے سے نیچے اتر آئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو بلانے کے لئے پیغام بھیجا پس وہ دراز گو

قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى حِمَارٍ
فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى
سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ
فَقَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذَرَارِيَّهُمْ قَالَ قَضَيْتَ
بِحُكْمِ اللهِ وَرُبَّمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ
بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ
مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ
فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ
السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
هُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ
السِّلَاحَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ
فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوا
عَلَى حُكْمِهِ فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ
أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ وَأَنْ
تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ
إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ
وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ
حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَهُمْ
فِيكَ وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتَتِي
فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ
خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ

رسالت میں حاضر ہونے کے لیے گدھے پر سوار ہو کر چل پڑے اور جب
مسجد نبوی کے قریب آ گئے تو آپؐ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے
بہترین فرد کے لیے تعظیمی قیام کرو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر
قلعے سے اتر آئے ہیں اب تم فیصلہ کرو۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ جو افراد لڑنے کے
قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں اور ان کے بچے اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے آپؐ نے فرمایا کہ تم نے
حکم الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور کبھی آپ نے یوں فرمایا کہ تم نے فرشتے کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ خندق کے
اندر حضرت سعد بن معاذ کو قریش کے ایک شخص حبان بن عرقہ کا تیر لگ گیا تھا
جو ان کی رگ ہفت اندام میں لگا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے
مسجد نبوی میں خیمہ نصب کرا دیا تھا تاکہ ان کی تیمارداری میں آسانی رہے۔
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر دولت خانے
کی طرف لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے اس وقت حضرت جبرئیل
حاضر خدمت ہوئے اور اپنے سر مبارک سے گرد جھاڑ رہے تھے عرض گزار
ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے لیکن خدا کی قسم میں نے ابھی نہیں اتارے
ان کی جانب تشریف لے چلیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ
کس کی جانب؟ تو بنو قریظہ کی جانب اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ پس وہ آپ کے حکم پر قلعے سے اتر آئے
لیکن قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ کو حکم (منصف) تسلیم کر لیا تھا انہوں
(حضرت سعد) نے فرمایا کہ ان کا یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جو مرد لڑنے کے قابل
ہیں انہیں قتل کر دیا جائے، ان کی عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنا لیا جائے
اور ان کا مال کو مسلمانوں پر تقسیم کر دیا جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی
ہیں کہ حضرت سعد نے بارگاہ خداوندی میں یوں دعا کی تھی۔ اے اللہ! تو
جانتا ہے کہ مجھے اس سے پیاری کوئی چیز نہیں کہ اس قوم سے جہاد کرتا
رہوں جس نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور انہیں وطن سے نکالا۔ میرے خیال میں
تو نے ہمارے اور کفار قریش کے درمیان لڑائی ختم کر دی ہے۔ اگر قریش سے
لڑنا ابھی باقی ہے تو مجھے زندگی عطا فرما تاکہ تیری راہ میں ان کے ساتھ جہاد کروں
اور اگر تو نے ان کے ساتھ ہماری لڑائی ختم فرما دی ہے تو میرے اسی زخم کو جاری
کر کے شہادت کی موت عطا فرما۔ پس ان کے سینے سے خون جاری ہو گیا جبکہ مسجد میں
خیمے سے خون بنو غفار کی طرف بہہ کر جانے لگا تو وہ لوگ کہنے لگے کہ اے خیمے والو!

الخيمة ما هذا الذي يأتينا من قبلكم فإذا سعد يغذو جرحه دما فمات منها رضي الله عنه.

۱۲۹۲۔ حدثنا الحجاج بن منهال أخبرنا شعبة قال أخبرني عدي أنه سمع البراء قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لحسان اهجهم أو هاجهم وجبريل معك. وزاد إبراهيم بن طهمان عن الشيباني عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قريظة لحسان بن ثابت اهج المشركين فإن جبريل معك.

یہ تمہاری طرف سے کیا چیز آرہی ہے۔ پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت سعد بن معاذ کے زخم کا خون ہے اور وہ اسی زخم کے باعث اپنے حقیقی مالک کی بارگاہ میں جا پہنچے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ مشرکوں کی ہجو کرو کیونکہ جبرئیل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ حضرت براء بن عازب کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے دن حضرت حسان بن ثابت سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کہو کیونکہ حضرت جبرئیل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

باب (۲۹۱) غزوة ذات الرقاع وهي غزوة محارب

خصفة من بني ثعلبة من غطفان فنزل نخلا وهي بعد خيبر لأن أبا موسى جاء بعد خيبر وقال عبد الله بن رجاء أخبرنا عمران القطان عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى بأصحابه في الخوف في غزوة السابعة غزوة ذات الرقاع قال ابن عباس صلى النبي صلى الله عليه وسلم الخوف بذي قرد وقال بكر بن سوادة حدثني زياد بن نافع عن أبي موسى أن جابرا حدثهم صلى النبي صلى الله عليه وسلم بهم يوم محارب وثعلبة وقال ابن إسحاق سمعت وهب بن كيسان سمعت جابرا خرج النبي صلى الله عليه وسلم إلى ذات الرقاع من نخل فلقي جمعا من غطفان فلم يكن قتال وأخاف الناس بعضهم بعضا فصلى النبي صلى الله عليه وسلم ركعتي الخوف وقال يزيد عن سلمة غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم القرد.

غزوۂ ذات الرقاع کا بیان

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو خصفہ کی اولاد سے اور وہ بنی ثعلبہ سے ہیں جو قبیلہ غطفان کی شاخ تھے۔ پس آپ نخلستان میں جا اترے اور یہ جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری جنگ خیبر کے بعد حبشہ سے آئے تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز خوف ساتویں غزوہ یعنی غزوۂ ذات الرقاع میں پڑھائی تھی۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز خوف غزوہ ذی قرد میں پڑھائی۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز خوف محارب اور ثعلبہ کی جنگ میں پڑھائی۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نخلستان سے نکل کر ذات الرقاع کی طرف گئے سو وہاں قبیلہ غطفان کی فوج ملی لیکن جنگ نہ ہوئی بلکہ ایک دوسرے کو مرعوب ہی کرتے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز خوف کی دو رکعتیں پڑھیں۔ یزید نے حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ قرد میں شرکت کی تھی۔

۱۲۹۳۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم

أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَاىَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ.

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَوٰةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلَوٰةَ الْخَوْفِ تَابَعَهُ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَوٰةِ الْخَوْفِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ کے لئے نکلے، ہم چھ آدمی تھے اور ہمارے پاس صرف ایک اونٹ تھا لہذا ہم باری باری سوار ہوتے تھے جس کے باعث ہمارے پیر پھٹ گئے تھے اور میرے دونوں پیر بھی پھٹ گئے تھے بلکہ ناخن بھی گر گئے اور ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے لپیٹ لئے تھے، اس لئے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات الرقاع پڑ گیا کیونکہ ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے باندھے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بیان کر کے پھر یہ واقعہ بیان کرنا بھی نا پسند فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے ذکر کرنا اچھا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ میں اپنے کسی عمل کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔

صالح بن خوات نے کسی ایسے صحابی سے جو موقع پر موجود تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات الرقاع کے روز نماز خوف پڑھائی کہ ایک گروہ آپ کے پیچھے صف بستہ رہا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل کھڑا رہا جب پہلے گروہ نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی تو حضور تمام وقت کھڑے رہے اور یہ گروہ اپنی دوسری رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابلے پر صف آرا ہو گیا پھر دوسرا گروہ آیا اور آپ کے پیچھے وہ دوسری رکعت پڑھی جو حضور کی باقی رہ گئی تھی پھر آپ تمام وقت بیٹھے رہے تاکہ وہ لوگ اپنی پہلی رکعت پڑھ لیں پھر انکے ساتھ سلام پھیر دیا گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نخلستان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر انہوں نے نماز خوف کا اسی طرح ذکر فرمایا جیسا کہ مذکور ہوا۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ نماز خوف کے بارے میں جتنی حدیثیں میں نے سنی ہیں یہ ان میں سب سے اچھی ہے۔ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف غزوہ بنی انمار میں پڑھی۔

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز خوف کے لئے امام قبلہ رو کھڑا ہو جائے، مسلمانوں میں سے ایک گروہ اس کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل رہے اور اسکے منہ دشمن کی جانب رہیں۔ پس جو لوگ پیچھے ہیں انکے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے پھر وہ کھڑے ہو کر دوسری رکعت خود پڑھ لیں، یوں کہ رکوع کریں اور دونوں سجدے بجالائیں اور اسی جگہ پر نماز پوری کر کے

فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ۔

چلے جائیں۔ پھر دوسرے لوگ آئیں اور امام ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھے تو امام کی پوری دو رکعت ہو گئیں اور آنے والے دوسری رکعت کا رکوع اور دونوں سجدے بھی کر لیں (پھر وہ امام کے ساتھ سلام پھیر دیں)

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابو حثمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ حَدَّثَهُ قَوْلَهُ۔

محمد بن عبیداللہ، ابن ابو حازم، یحییٰ، قاسم بن محمد، صالح بن خوات نے بھی مذکورہ حدیث کی حضرت سہل بن ابو حثمہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، جو نجد کی جانب گیا تھا۔ پس ہم دشمن کے بالمقابل ہوئے تو ان کے لئے صف بندی کر لی۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ فَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہوں میں سے ایک کے ساتھ نماز خوف ادا کی اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل ڈٹا رہا۔ پھر یہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ گروہ آ گیا، پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ پھر یہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی باقی ایک رکعت پڑھ لی۔ پھر وہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی رکعت پڑھی۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی جانب ایک غزوہ میں شرکت کی تھی۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ

عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَا فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ

يَدْعُونَا فَجِئْنَا فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللهُ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ تَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللهُ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا

میں شرکت کی، جو آپ نے نجد کی جانب فرمایا تھا۔ جب آپ واپس لوٹے تو ہم بھی ساتھ تھے۔ آخر کار ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہو گیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں اتر گئے اور لوگ درختوں کا سایہ تلاش کرتے ہوئے ادھر ادھر بکھر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببول کے نیچے ٹھہر گئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہمیں سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آواز دی۔ جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ جب میں سویا ہوا تھا تو اس نے میری تلوار سونت لی۔ تو میں بیدار ہو گیا لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ پس اس نے مجھ سے کہا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا، اللہ۔ پس وہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ ذات الرقاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی کریم کے لئے چھوڑ دیا۔ پس مشرکین میں سے ایک آدمی آیا اور نبی کریم کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے تلوار اتار لی اور کہا۔ مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا، اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا، اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے ڈانٹا۔ پھر نماز قائم کی گئی۔ پس پہلے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور وہ ہٹ گئے۔ اس کے بعد دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ یوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہو گئیں اور قوم کے ہر فریق کی دو دو رکعتیں۔ مسدد، ابو عوانہ، ابو بشر سے راوی ہیں کہ اس آدمی کا نام غورث بن حارث تھا اور یہ جہاد محارب خصفہ سے کیا تھا۔ ابو الزبیر سے حضرت جابر نے فرمایا کہ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْخَوْفِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلَاةَ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرَ.

بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَذَلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيثُ الْإِفْكِ فِي غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ.

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ.

۱۳۰۳ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا

کہ ایک نخلستان میں ہم نبی کریم کے ساتھ تھے تو آپ نے نماز خوف ادا کی۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم کے ہمراہ غزوۂ نجد میں نماز خوف پڑھی اور حضرت ابوہریرہ جنگ خیبر کے دنوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

غزوہ بنی مصطلق کا بیان

بنی مصطلق بنی خزاعہ کی شاخ ہیں، اور اسے غزوہ مریسیع کہتے ہیں۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ یہ سنہ ۶ھ میں ہوا۔ موسیٰ بن عقبہ سنہ ۴ھ میں بتاتے ہیں۔ نعمان بن راشد نے زہری کے حوالے سے بتایا کہ بہتان کا واقعہ بھی غزوۂ مریسیع میں ہوا تھا۔

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا، پس میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ غزوۂ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کی کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آگئیں، ہمیں عورتوں کی تمنا ہوئی کیونکہ خواہش نے ہم پر غلبہ کیا ہوا تھا لہٰذا ہم عزل کرنا چاہتے تھے ہم نے عزل کرنے کے لیے کہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی مدنظر تھی۔ پس ہم نے اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اس میں تمہارا نقصان کیا ہے؟ سنو! قیامت تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ نجد کیا اور جب قیلولہ کا وقت ہو گیا تو آپ ایک وادی میں تھے جس میں کانٹے دار درخت بہت تھے پس آپ ایک درخت کے سائے میں اتر گئے اور تلوار کو اس کے ساتھ لٹکا دی۔ صحابہ کرام بھی سائے کی وجہ سے ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت ہو گئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ فرمایا۔ جب میں سویا ہوا تھا تو یہ میرے نزدیک آیا۔ اس نے میری تلوار اٹھالی

أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هٰذَا قَالَ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پس میں بیدار ہو گیا اور وہ میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے تلوار سونت کر کہا، بتاؤ اب مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا اللہ۔ پھر تلوار کو نیام میں کر کے بیٹھ گیا اور یہ سامنے موجود ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

بَابُ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ

۳۴۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا

غزوۂ انمار کا بیان

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوۂ انمار میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سواری پر مشرق کی جانب منہ کر کے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابُ حَدِيثِ الْإِفْكِ وَالْأَفَكِ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ يُقَالُ إِفْكُهُمْ۔

بہتان تراشی کا واقعہ

اِفک گویا نِجس کے قائم مقام ہے اسی لئے بہتان کو اِفک کہتے ہیں۔

۳۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ان چاروں حضرات نے حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کی روایت کی ہے جو بہتان لگانے والوں نے لگایا تھا ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے جبکہ ان میں سے بعض کو دوسرے بعض سے حدیث کا زیادہ حصہ یاد تھا۔ چونکہ ہر ایک کا بیان بالکل درست تھا لہٰذا میں نے ہر ایک کے بیان کردہ الفاظ کو جو اس نے مجھ سے بحوالہ حضرت عائشہ بیان کئے ایک ہی لڑی میں پرو لیا ہے دونوں میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ بعض کو بعض سے زیادہ واقعہ یاد تھا۔ انکا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ کس کو ساتھ لے جانا ہے جس کے نام قرعہ نکل آتا وہ سفر میں آپ کے ساتھ جاتی چنانچہ ایک غزوہ میں جانے سے پہلے آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکل گئی جبکہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا میں پردے کے ساتھ ہودج میں سوار کرائی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ
أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى
إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ
الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ
فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ

شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي
فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ
فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ
قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرَحِّلُونَ بِي
فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي
كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَ
كَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ
يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ
الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ
حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً
حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا
وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ
فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ
دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي
كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ
إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي
عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ
السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ
فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ
نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَكَانَ رَآنِي
قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ

گئی اندر میں بیٹھ گئی۔ پس ہم نے سفر کیا یہاں تک کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ
کے قریب پہنچ گئے تو اس منزل سے رسول اللہ نے رات کے وقت چلنے کا
حکم دیا۔ جب آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تو اس وقت میں قضائے حاجت
کے لئے لشکر سے دور چلی گئی جب فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس آئی
اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا ظفاری یمنی ہار ٹوٹ کر کہیں گر
گیا تھا پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے کے لئے واپس لوٹی اور مجھے
اس کی تلاش میں کافی دیر ہو گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں کے سپرد
مجھے سوار کرانے کا کام تھا وہ آگے بڑھے اور انہوں نے میرے
ہودے کو اٹھا کر اس سواری پر رکھ دیا جس پر سوار ہوتی تھی اور
وہ یہی سمجھے کہ میں ہودے کے اندر ہوں۔ ان دنوں عورتیں بھی کمزور سا
اور ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ ان کی غذا سادہ اور غیر مرغن ہوتی تھی۔ ان
لوگوں کو ہودے کے اٹھاتے اور اونٹ پر رکھتے وقت ہلکے پن کا احساس تک
بالکل محسوس نہ ہوا کیونکہ میں نو عمر لڑکی تھی۔ پس لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور
چل دیئے۔ ہار مجھے اس وقت ملا جب لشکر اس جگہ سے کوچ کر گیا تھا۔ نہ
لشکر ساتھ اس وقت کوئی پکارنے والا تھا اور نہ جواب دینے والا۔ پس
میں اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی اور یہ خیال کیا کہ جب وہ مجھے نہ پائیں گے تو
میری تلاش میں ادھر آئیں گے۔ اسی اثنا میں کہ میں وہاں بیٹھی ہوئی
تھی میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سو گئی۔ چنانچہ حضرت صفوان
بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ وہ صبح کے وقت
میرے نزدیک آئے پھر انہوں نے دیکھا کہ کوئی آدمی سو رہا ہے۔
پس انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل
ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ پس میں ان کی زبان سے
انا للہ وانا الیہ راجعون کے الفاظ سن کر جاگ اٹھی۔ میں نے انہیں
دیکھ کر چادر سے اپنا منہ چھپا لیا اور خدا کی قسم نہ ہم نے کوئی گفتگو کی
اور نہ میں نے کلمات انا للہ کے سوا ان کے منہ سے ایک لفظ بھی
سنا وہ اپنی سواری سے اترے، اس کے پیر دبائے۔ پس میں کھڑی
ہوئی اور اس پر سوار ہو گئی وہ آگے آگے پیدل چلتے ہوئے مجھے
لے چلے یہاں تک کہ ہم سخت گرمی کے وقت دوپہر میں پڑے لشکر میں

قبل المناصع وكان متبرزنا وكنا لا نخرج الا ليلا الى ليل وذلك قبل ان نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا قالت وامرنا امر العرب الاول في البرية قبل الغائط وكنا نتاذى بالكنف ان نتخذها عند بيوتنا قالت فانطلقت انا وام مسطح وهي ابنة ابي رهم بن عبد المطلب بن عبد مناف وامها بنت صخر بن عامر خالة ابي بكر الصديق وابنها مسطح ابن اثاثة بن عباد بن عبد المطلب فاقبلت انا وام مسطح قبل بيتي حين فرغنا من شاننا فعثرت ام مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما قلت اتسبين رجلا شهد بدرا فقالت اي هنتاه ولم تسمعي ما قال قالت وقلت ما قال فاخبرتني بقول اهل الافك قالت فازددت مرضا على مرضي فلما رجعت الى بيتي دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم ثم قال كيف تيكم فقلت له اتاذن لي ان اتي ابوي قالت واريد ان استيقن الخبر من قبلهما قالت فاذن لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لامي يا امتاه ماذا يتحدث الناس قالت يا بنية هوني عليك فوالله لقلما كانت امراة قط وضيئة عند رجل يحبها لها ضرائر الا اكثرن عليها قالت فقلت سبحان الله اولقد تحدث الناس بهذا قالت فبكيت تلك الليلة حتى اصبحت لا يرقا لي دمع ولا اكتحل بنوم ثم اصبحت ابكي قالت ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي ابن

جب ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنے تھے اور وہ اہل عرب کی شروع سے عادت ہی ہے کہ اس مقصد کے لئے جنگل میں جاتے تھے۔ کیونکہ گھروں کے نزدیک بیت الخلاء بنانا ہمارے لئے تکلیف کا باعث ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور ام مسطح بنت ابورہم بن عبد المطلب بن عبد مناف۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی والدہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب ہے۔ جب میں اور ام مسطح کے ساتھ فارغ ہو کر گھر کی جانب واپس ہوئی تو ام مسطح کا پیر چادر میں الجھ گیا اور وہ گر پڑیں۔ پس انہوں نے کہا: مسطح کا برا ہو۔ پس میں نے کہا کہ آپ نے بری بات کہی ہے۔ کیا آپ ایسے شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ پس انہوں نے کہا۔ ارے بھولی بھالی! شاید آپ نے سنا ہی نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے؟ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا۔ بتاؤ انہوں نے کیا کہا ہے؟ پس انہوں نے مجھے بہتان تراشنے والوں کی بات بتائی۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر تو بیماری بہت ہی بڑھ گئی۔ جب میں گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ پس سلام کر کے فرمایا کہ تمہارا حال کیسا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں اپنے والدین سے اس خبر کی تحقیق کرنا چاہتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ پس میں نے اپنی والدہ محترمہ سے کہا۔ امی جان! لوگ کیا باتیں کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا اے بیٹی! اس بات کا غم نہ کھاؤ۔ خدا کی قسم یہ تو ہوتا ہی آیا ہے کیونکہ جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں عموماً ایسا غضب کر گزرتی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے تعجب سے سبحان اللہ کہا کہ لوگ ایسی بڑی بات منہ پر لانے لگے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر میں ساری رات روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمے اور نہ صبح تک مجھے نیند آئی اور صبح کے وقت بھی میں رو رہی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی آنی رکی ہوئی تھی تاکہ ان دونوں سے

أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ قَالَتْ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْذِرُكَ فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ فَخِذِهِ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى

اپنی اہلیہ مطہرہ کو چھوڑ دینے کے بارے میں پوچھیں اور مشورہ کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی جو آپ کی اہلیہ کی برأت سے پوری طرح باخبر تھے اور ان ازواج مطہرات کی پاک دامنی سے بخوبی واقف تھے کہ حضور کی اہلیہ محترمہ کے متعلق بھلائی کے سوا ہم کچھ بھی نہیں جانتے۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے علاوہ اور بھی بہت ہیں۔ ہاں آپ اس لڑکی (حضرت بریرہ) سے دریافت فرمائیں وہ آپ کو سچ سچ بتلائے گی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا۔ اے بریرہ! کوئی بات دیکھی ہے؟ بریرہ عرض گزار ہوئی کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے تو شک و شبہ والی نقطہ کوئی بات نہیں دیکھی۔ سوائے اس کے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں یہاں تک کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے پھر عبداللہ بن ابی کی شکایت فرمائی چنانچہ منبر پر جلوہ افروز ہو کر آپ نے فرمایا۔ اے مسلمانو! کون ہے جو اس شخص سے میرا بدلہ لے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائی ہے خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا نیز جس شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے اندر بھی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور میرے گھر میں داخل ہوتا تو میرے ساتھ۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس پر بنی عبدالاشہل کے بھائی حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کا بدلہ میں لوں گا اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر قبیلہ خزرج والے ہمارے بھائیوں میں سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر خزرج والوں میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا کیونکہ حضرت حسان کی والدہ اس کے چچا کی بیٹی اور اسی قبیلے سے تھیں، وہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ تھے یہ فرماتی ہیں کہ پہلے وہ بڑا نیک آدمی تھا لیکن اس موقع پر پرانی

قبل ذلك ولو كان من رهطك ما أحببت أن
يقتل فقام أسيد بن حضير وهو ابن عم سعد
فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله
لنقتلنه فإنك منافق تجادل عن المنافقين
فثار الحيان الأوس والخزرج حتى هموا أن
يقتتلوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم
قائم على المنبر قالت فلم يزل رسول الله
صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى سكتوا و
سكت قالت فبكيت يومي ذلك كله لا يرقأ لي دمع
ولا أكتحل بنوم قالت وأصبح أبواي عندي
وقد بكيت ليلتين ويوما لا يرقأ لي دمع ولا
أكتحل بنوم حتى إني لأظن أن البكاء فالق
كبدي فبينا أبواي جالسان عندي وأنا أبكي
فاستأذنت علي امرأة من الأنصار فأذنت لها
فجلست تبكي معي قالت فبينا نحن على ذلك
دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا
فسلم ثم جلس قالت ولم يجلس عندي
منذ قيل ما قيل قبلها وقد لبث شهرا لا
يوحى إليه في شأني بشيء قالت فتشهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال
أما بعد يا عائشة إنه بلغني عنك كذا وكذا
فإن كنت بريئة فسيبرئك الله وإن كنت
ألممت بذنب فاستغفري الله وتوبي إليه
فإن العبد إذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه
قالت فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم
مقالته قلص دمعي حتى ما أحس منه قطرة
فقلت لأبي أجب رسول الله صلى الله عليه وسلم
عني فيما قال فقال أبي والله ما أدري ما أقول
لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لأمي

حمیت نے ان کے اندر جوش مارا اور حضرت سعد بن معاذ سے کہا۔
خدا کی قسم آپ غلط کہہ رہے ہیں، نہ آپ اسے قتل کریں گے اور نہ
آپ اسے قتل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ آپ کے قبیلے سے ہوتا تو آپ اس کو
قتل کرنا ہرگز پسند نہ کرتے۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر کھڑے
ہو گئے جو حضرت سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے۔ پس انہوں نے
حضرت سعد بن عبادہ سے کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں، ہم اسے ضرور قتل کریں گے
اور معلوم ہو گیا کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لئے تو منافقوں کا دفاع
کر رہے ہیں۔ اس پر قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے لوگ ایک دوسرے
کے مقابل آ گئے اور خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہیں آپس میں لڑ نہ پڑیں
جبکہ ابھی رسول اللہ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ حضرت عائشہ کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ان سب کو خاموش رہنے کے
لئے فرماتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں
اس روز بھی سارا دن روتی رہی کہ آنسو رکتے نہ تھے، نہ میرے آنسو تھمتے
تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین بھی میری وجہ سے
پریشان خاطر تھے۔ مجھے دو راتیں روتے ہوئے گزر گئیں اور ایک دن گزرا،
نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی۔ یہاں تک کہ مجھے یہ گمان گزرنے
لگا کہ اتنا رونے سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ اسی اثنا میں کہ میرے والدین
کہیں میرے پاس تشریف فرما تھے میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری
عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ اسے اجازت دی گئی تو
وہ میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ وہ
فرماتی ہیں کہ جب یہ بہتان لگایا گیا تھا اس وقت سے آپ میرے پاس
بیٹھے نہ تھے اور قریباً ایک ماہ سے وحی کا نزول بھی بند تھا کہ میرے
متعلق کوئی حکم فرمایا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھتے
ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا۔ اے عائشہ! مجھے
تمہارے متعلق یہ افواہ پہنچی ہے۔ اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب
اللہ تعالیٰ تمہیں بری فرما دیگا اور اگر تم سے کوئی لغزش ہو گئی ہو تو
اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرو کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا
اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

لَهُمَا كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا بِلَا شَكٍّ فِيهِ وَعَلَيْهِ كَانَ فِي أَصْلِ الْعَتِيقِ كَذَلِكَ.

١٣٠٧ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَجَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ رُومَانَ وَمَا ذَاكِ قَالَتِ ابْنِي فِيمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيثَ قَالَتْ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى بِنَافِضٍ قَالَ فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ رض فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُونِي مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عُذْرَهَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللَّهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ وَلَا بِحَمْدِكَ.

١٣٠٨ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض كَانَتْ تَقْرَأُ إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُ الْوَلْقُ الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ أَبِي

اصل نسخے میں مُسَلِّمًا ہی کا لفظ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی والدہ محترمہ حضرت امّ رومان فرماتی ہیں کہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور عائشہ بھی کہ کسی دن ہمارے پاس انصار کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں فلاں کو ہلاک کر دیا حضرت امّ رومان نے فرمایا کہ ایسا کیوں کہتی ہو وہ کہنے لگی کہ میرا بیٹا بھی اس بہتان کے گھڑنے والوں میں ہے۔ انھوں نے دریافت فرمایا کہ کیسا بہتان؟ پھر اس نے بہتان کا سارا قصہ بیان کر دیا حضرت عائشہ نے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات سنی ہے؟ جواب دیا ہاں۔ دریافت کیا کہ حضرت ابو بکر نے بھی سنی ہے۔ اس نے جواب دیا ہاں پس اتنا سنتے ہی حضرت صدیقہ بیہوش ہو کر گر پڑیں اور جب انہیں ہوش آیا تو لرزے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا پس میں نے ان پر کپڑا ڈال کر اسے اچھی طرح لپیٹ دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! اسے لرزے کے ساتھ بخار چڑھ گیا ہے فرمایا شاید اس تہمت کے باعث ہے جو گھڑ لی گئی ہے میں نے جواب دیا ہاں۔ پس عائشہ صدیقہ اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہنے لگیں کہ خدا کی قسم اگر میں قسم بھی کھاؤں تو لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور کچھ کہوں تو میرا عذر بھی نہیں سنیں گے۔ میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے بس اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے اس پر جو لوگ کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت کے بارے میں آیتیں نازل فرما دیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا کہ میرے اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے اور کسی نے بھی نہیں، یہاں تک کہ آپ نے بھی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ پڑھتیں تو فرمایا کرتیں کہ یہ لفظ وَلْق سے نکلا ہے جس کا مطلب جھوٹ ہے، یعنی جب تم ایسی جھوٹی بات اپنی زبانوں پر لاتے تھے (سورۃ النور، آیت ۱۵) حضرت

مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهَا.

۱۳۰۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي قَالَ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا.

۱۳۱۰ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِي لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ أَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیقہ کو اس آیت کا دوسروں کی نسبت زیادہ علم تھا کیونکہ یہ ان کے متعلق ہی تو نازل ہوئی تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں گیا اور حضرت حسان کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا تم انہیں برا بھلا کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کا (میدان شاعری میں) مقابلہ کیا کرتے تھے۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو بیان کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا میرے نسب کو کدھر لے جاؤ گے؟ عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسان کو برا بھلا کہا کیونکہ یہ بھی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں میں شامل تھے۔ (رضی اللہ عنہم وارضانا عنہم)

مسروق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت موجود تھے جو ان کی شان میں اشعار سنا رہے تھے چنانچہ انہوں نے تشبیب کے اشعار پڑھتے ہوئے یہ بھی کہا۔

زبان عفیفہ و سنجیدہ نکوکار
نہیں الزام کہ پھبت سے گنہگار

حضرت عائشہ صدیقہ نے ان سے فرمایا لیکن آپ ایسے نہیں ہیں۔ مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے گزارش کی کہ آپ انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔ اور ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے (سورۃ النور آیت ۱۱) آپ نے فرمایا کہ دنیا میں اندھا ہو جانے سے بڑھ کر کونسا عذاب سخت ہے۔ لیکن یہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کا (شاعری کے میدان میں) مقابلہ کرتے یا ان کی

جو کہا کرتے تھے۔

بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

غزوہ حدیبیہ اور بیعت رضوان

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے (سورۃ الفتح آیت ۸)

١٣١١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِيْ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَبِرِزْقِ اللّٰهِ وَبِفَضْلِ اللّٰهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ وَكَافِرٌ بِيْ.

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال (۶ھ) سفر پر نکلے۔ تو دوران سفر رات کے وقت بارش ہونے لگی۔ پس صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں نماز پڑھادی تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ ایسا کیوں ہوا! ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان بھی رکھتا ہے اور میرے ساتھ کفر بھی کرتا ہے۔ پس جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کی رحمت سے، اللہ کے رزق سے اور اللہ کے فضل سے بارش برسی، وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کی تاثیر کا منکر ہے۔ لیکن جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی تو وہ ستارے پر ایمان رکھتا اور میرا منکر ہے۔

١٣١٢ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور سارے ہی ذی القعدہ کے مہینے میں کئے ماسوائے اس کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ پہلا حدیبیہ کا ذی القعدہ میں، دوسرا اگلے سال کا ذی القعدہ میں۔ تیسرا عمرہ جعرانہ جبکہ آپ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تو یہ بھی ذی القعدہ میں اور چوتھا (ذی الحجہ میں) جو حج کے ساتھ کیا تھا۔

١٣١٣ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے رہے۔

کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے۔ اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا، پھر دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور اُن کی سواریاں کوچ کرنے تک سیراب ہوتے رہے۔

۲۔ حدیث ۱۰۰۵ کے اندر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یوں ہے ـــــ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ، ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔ بس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دست کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک سے چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ پس فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔

۳۔ بخاری شریف کی اسی جلد میں واقعہ کے متعلق حدیث ۱۰۰۹ میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان بن حکم کی روایت یوں ہے کہ آپ نے اُسے دس اور کئی ہزار افراد کو لے کر حسب سابق روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ حدیبیہ کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ لوگ اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا کرتے وہ ختم ہو گیا۔ لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی کہ پانی فوراً ابلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے۔

ان احادیث میں اس موقع پر آپ نے معجزہ رسالت کے بیان کرنے کو جس طرح پانی مرحمت فرمایا اس کے تین طریقے معلوم ہوتے ہیں ـــــ (۱) آپ نے ایک برتن میں کچھ پانی لیا اور کنوئیں میں ڈالا اور کنواں پانی سے بھر گیا ـــــ (۲) آپ نے برتن میں دست کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے کرم سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے ـــــ (۳) آپ نے شکایت کرنے والوں کو تیر مرحمت کر کے فرمایا کہ اسے حدیبیہ کے گڑھے میں ڈال دو۔ جب کیا گیا تو اس تیر سے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر یقیناً ایک ہی طریقے سے پانی مرحمت فرمایا ہو گا تو ان تینوں میں سے کونسے کو درست طریقہ شمار کیا جائے اور کن دو کی تکذیب کر دی جائے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جلالتِ شان اور بخاری شریف کے راویوں کی ثقاہت کا جو مقام ہوا جاتا ہے اس کے پیش نظر تینوں طریقوں کی تصدیق لازم آتی ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی طریقے سے پانی مرحمت فرمایا ہو گا تو باقی دو کی حیثیت محض افسانوی رہ جاتی ہے اور کسی ایک کا حتمی تعین نہ کر پانے کے باعث تینوں کی تکذیب ہونے لگتی ہے۔ ایسے حالات میں عام آدمی ایک طریقے کو معلوم کرنے اور تینوں میں مطابقت کرنے سے یقیناً عاجز رہ جائے گا۔ ایسے موقع پر اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ ماہرین حدیث یعنی ائمہ حدیث میں سے کسی ایک کا سہارا لے۔ چنانچہ وہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فتح الباری سے اپنی مشکل حل کر سکتا ہے یا امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی عمدۃ القاری کا سہارا لینے پر اس مشکل سے نکل سکے گا یا امام خطیب احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ارشاد الساری سے مدد حاصل کر کے کر پائے گا۔

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (۱۶: ۴۳) کا یہی مطلب ہے کہ دین میں تقلید کی شرعی ضرورت ہے کہ جو بات نہیں جانتے وہ جاننے والوں سے پوچھتے جاؤ۔ مسائل میں جہاں بات ٹکراتی ہے وہ اکثر مجتہدین پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ ان حضرات میں سے کسی ایک کے فیصلے کو مانے بغیر چارہ نہیں۔ اس لیے ملت قائم رہ سکتی ہے اور اتحاد امت کی خاطر یہ شرعی ضرورت ہے جس کی افادیت سے انکار کرنا ملتِ اسلامیہ کی جڑوں ہی کو کھوکھلا کرنے پر منتج ہوگا۔ بزرگوں اور ائمہ مجتہدین سے منہ موڑ کر جو خود محقق بنے یا عوام الناس کو دعوت دے کہ بزرگوں کا علمی سہارا نہ لو بلکہ قرآن

وہ حدیث پر بھی اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق عمل کرے تو یہ منت صحابہ کے عقائد و آرا اور گروہی کا چابک کھونا ہے جس پر عمل کرنے والا حیرت کی وادی میں ٹھوکریں کھاتا پھرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ احادیث میں ایسے اختلافات دیکھ کر بعض بدظن ہو جائے اور منکرین حدیث کا ہمنوا بن جائے۔ پروردگار عالم ہر مسلمان کو عقل سلیم عطا فرمائے اور بزرگوں کے فیوض و برکات سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَنَزَلُوا عَلَى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْبِئْرَ فَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ سو افراد یا اس سے بھی کہیں زیادہ تھے۔ پس ہم نے ایک کنوئیں کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا۔ پھر دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور ان کی سواریاں کوچ کرنے تک سب سیراب ہوتے رہے۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز لوگ پیاس سے دوچار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک برتن رکھا ہوا تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ جب لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے ایسی ہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دست کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک سے چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔ پس میں (سالم بن ابی الجعد) نے حضرت جابر سے دریافت کیا کہ اس روز آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا، اگر لاکھ بھی ہوتے تو پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِي سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم (اصحاب حدیبیہ) چودہ سو افراد تھے۔ پس سعید بن مسیب نے ان سے کہا کہ مجھے حضرت جابر نے خود بتایا ہے کہ جب حدیبیہ کے روز ہم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔ اس کی ابوداؤد، قرہ نے قتادہ سے روایت کی ہے نیز محمد بن بشار، ابوداؤد اور شعبہ سے بھی مروی ہے یہ دونوں ذیلی سندیں ہیں جبکہ اصل سند یہ ہے۔ صلت بن محمد، یزید بن زریع، سعید بن ابوعروبہ نے حضرت قتادہ سے روایت کی۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور اس وقت ہم چودہ سو افراد تھے اگر آج میں بصارت سے محروم نہ ہوتا تو تمہیں وہ درخت دکھا دیتا۔ یہی چودہ سو افراد کی روایت اعمش، سالم نے حضرت جابر سے کی ہے۔ عبیداللہ بن معاذ، معاذ بن معاذ، شعبہ، عمرو بن مرہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والے تیرہ سو افراد تھے اور یہ بھی خود ان میں شامل تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ اسی طرح محمد بن بشار، ابوداؤد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لَا يَعْبَأُ اللهُ بِهِمْ شَيْئًا.

قیس بن ابی حازم نے حضرت مرداس بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا یہ ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی کہ قیامت کے نزدیک نیک افراد یکے بعد دیگرے اٹھا لئے جائیں گے اور نکمے بھوسے کی طرح بیکار لوگ رہ جائیں گے جیسے کھجوروں میں گلی سڑی کھجور یا جو کا چھلکا اور بارگاہ رب العزت میں ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی۔

١٣٢٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا لَا أُحْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ الْإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثَ كُلَّهُ۔

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما دونوں حضرات نے فرمایا ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہزار سے زیادہ صحابۂ کرام کو لے کر نکلے اور جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا، کوہان چیر کر خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ علی بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جتنی دفعہ میں نے سفیان سے یہ حدیث سنی اسے شمار نہیں کر سکتا یہاں تک کہ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ مجھے زہری کا ہار ڈالنے اور کوہان چیرنے کا ذکر یاد نہیں رہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اشعار اور تقلید کا مقام بھول گیا ہوں یا ساری حدیث ہی مجھے یاد نہیں رہی ہے۔

١٣٢١۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ملاحظہ فرمایا کہ جوئیں میرے سر سے چہرے پر گر رہی ہیں تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں ان سے تکلیف نہیں ہوتی؟ میں عرض گزار ہوا۔ ہاں ہوتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم سر منڈوا لو اور آپ حدیبیہ کے مقام پر تھے۔ ان پر یہ ظاہر نہیں ہوا کہ روک دیے جائیں گے بلکہ یہی امید تھی کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرما دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ چھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دو یا تین روزے رکھ لو۔

١٣٢٢۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بازار گیا تو حضرت عمر کو ایک نوجوان عورت ملی جو کہنے لگی اے امیر المومنین! میرا خاوند فوت ہو گیا اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ خدا کی قسم، میرے پاس کھانے کا کوئی بندوبست نہیں کہ میں

والله ما ينضجون كراعا ولا لهم زرع ولا ضرع وخشيت أن تأكلهم الضبع وأنا بنت خفاف بن إيماء الغفاري وقد شهد أبي الحديبية مع النبي صلى الله عليه وسلم فوقف معها عمر ولم يمض ثم قال مرحبا بنسب قريب ثم انصرف إلى بعير ظهير كان مربوطا في الدار فحمل عليه غرارتين ملأهما طعاما وحمل بينهما نفقة وثيابا ثم ناولها بخطامه ثم قال اقتاديه فلن يفنى حتى يأتيكم الله بخير فقال رجل يا أمير المؤمنين أكثرت لها قال عمر ثكلتك أمك والله إني لأرى أبا هذه وأخاها قد حاصرا حصنا زمانا فافتتحاه ثم أصبحنا نستفيء سهمانهما فيه.

انہیں کھا جائیں۔ نہ ان کی کوئی کھیتی ہے اور نہ کوئی دودھ کا جانور۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ بھوکوں نہ مر جائیں۔ میں حضرت خفاف بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے والد محترم حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس حضرت عمر اس کے پاس کھڑے رہے اور آگے نہ گئے۔ پھر فرمایا: مرحبا تیرا نسب تو قریبی ہے۔ پھر آپ ایک طاقتور اونٹ کی طرف گئے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر اناج کی دو بوریاں رکھوا دیں۔ کچھ نقد رقم اور کپڑے بھی ان کے اندر رکھ دیے اور اونٹ کی رسی اس عورت کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اس کے ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس سے اور بہتر عطا فرمائے گا۔ ایک آدمی کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! آپ نے تو اس عورت کو بہت مال دے دیا۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا: تجھے تیری ماں روئے۔ خدا کی قسم، میں نے اس کے والد اور بھائی کو دیکھا کہ انہوں نے ایک قلعے کا محاصرہ کیا۔ پھر ہم نے اسے فتح کر لیا اور پھر تو ان دونوں کا حصہ ہم وصول کرتے رہے (حالانکہ وہ شہید ہو چکے تھے)

١٣٢٢۔ حدثني محمد بن رافع حدثنا شبابة بن سوار أبو عمرو الفزاري حدثنا شعبة عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن أبيه قال لقد رأيت الشجرة ثم أتيتها بعد فلم أعرفها قال محمود ثم أنسيتها بعد.

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے اس درخت (جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی) کو دیکھا ہے۔ جب میں دوبارہ وہاں گیا تو پہچان نہ سکا۔ محمود بن غیلان کی روایت میں ہے کہ جب دوسری دفعہ گیا تو اس درخت کو بھول گیا۔

١٣٢٣۔ حدثنا محمود حدثنا عبيد الله عن إسرائيل عن طارق بن عبد الرحمن قال انطلقت حاجا فمررت بقوم يصلون قلت ما هذا المسجد قالوا هذه الشجرة حيث بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم بيعة الرضوان فأتيت سعيد بن المسيب فأخبرته فقال سعيد حدثني

طارق بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں حج کے لئے گیا تو میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کونسی مسجد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی تھی جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ پس میں سعید بن مسیب کے پاس گیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے بتایا تھا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن

أَبِي أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيدٌ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَعَلِمْتُمُوهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ.

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت لی تھی، پس جب ایک سال گزر گیا تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے اور اسے تلاش نہ کر سکے۔ پس حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو اس درخت کو بھول گئے لیکن آپ حضرات کو معلوم ہے، حالانکہ آپ بعد آپ ہیں اور ان سے زیادہ جاننے والے نہیں ہیں۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا.

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ وہ ان حضرات میں شامل تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب اگلے سال ہم اس کی طرف گئے تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ شَهِدَهَا.

طارق کا بیان ہے کہ جب میں نے سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر کیا جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی تو وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے وہ درخت بتایا تھا اور وہ اس بیعت میں شامل تھے۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے جو بیعت رضوان والوں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ آپ کی خدمت میں صدقہ پیش کرتے تو آپ کہا کرتے کہ اے اللہ! ان پر کرم فرما۔ چنانچہ میرے والد محترم نے آپ کی بارگاہ میں صدقہ پیش کیا تو آپ نے کہا، اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر کرم فرما۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلَى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ جنگ حرہ میں لوگ عبداللہ بن حنظلہ سے بیعت کر رہے تھے۔ پس حضرت عبداللہ بن زید نے دریافت کیا کہ ابن حنظلہ کس بات پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے؟ انہیں بتایا گیا کہ موت پر۔ انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فَقِيلَ لَهُ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ.

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ.

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُوبَى لَكَ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ.

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

وسلم کے بعد میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔ یہ حدیبیہ میں حضور کے ساتھ موجود تھے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے اور جب واپس لوٹتے تو کسی دیوار کا سایہ نہ ہوتا جس کے سائے سے ہم فائدہ حاصل کرتے۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حدیبیہ کے روز آپ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

علاء بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا آپ کتنے خوش نصیب ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا اور درخت کے نیچے حضور سے بیعت کی۔ فرمایا اے بھتیجے! تمہیں کیا معلوم کہ ہم نے بعد میں کیا کچھ کیا ہے۔

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ (ان حضرات کے ایسے بیانات تحدیث نعمت کے طور پر ہیں)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انا فتحنا لک فتحا مبینا کی فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یہ مبارک بشارت تو

قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ قَالَ أَصْحَابُهُ هَنِيئًا مَرِيئًا فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَنِيئًا مَرِيئًا فَعَنْ عِكْرِمَةَ۔

١٣٣٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ إِنِّي لَأُوْقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ إِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَعَنْ مَجْزَأَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَكَانَ اشْتَكٰى رُكْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً۔

١٣٣٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أُتُوْا بِسَوِيْقٍ فَلَاكُوْهُ تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

١٣٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ

آپ کے لئے ہے لیکن ہمارے لئے کیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے"۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ گیا اور پوری حدیث حضرت قتادہ سے بیان کی۔ جب میں واپس لوٹا اور اس کا ان سے ذکر کیا تو فرمایا کہ انا فتحنا لک کی یہ تفسیر حضرت انس سے اور ہنیئاً مریئاً کا بیان حضرت عکرمہ سے منقول ہے۔

مجزاۃ بن زاہر اسلمی اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گدھے کا گوشت پکانے کے لئے میں نے ہانڈی چڑھائی ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ندا کرنے والے نے منادی کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرات کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں۔ مجزاۃ سے روایت ہے کہ ایک بزرگ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی اور جن کا اسم گرامی حضرت اہبان بن اوس تھا ان کے گھٹنے میں تکلیف تھی چنانچہ جب وہ سجدے میں جاتے تو اپنے گھٹنے کے نیچے تکیہ رکھ لیا کرتے تھے۔

بشیر بن یسار نے حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ (غزوۂ خیبر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ستو پی کر گزر اوقات کرتے رہے۔ معاذ نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابو جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے کہ کیا وتر نماز کا توڑ کر پڑھنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر کی پوری نماز پڑھ لو

تُوتِرُ مِنْ اٰخِرِہٖ۔

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَسِیْرُ مَعَهٗ لَیْلًا فَسَاَلَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَیْءٍ فَلَمْ یُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ یُجِبْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَلَمْ یُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ یَا عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ یُجِیْبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِیْرِیْ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ اَمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ وَخَشِیْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا یَصْرُخُ بِیْ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَكُوْنَ نَزَلَ فِیَّ قُرْاٰنٌ وَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِیَ

اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ حِیْنَ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِیْثَ حَفِظْتُ بَعْضَهٗ وَثَبَّتَنِیْ مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ یَزِیْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰی صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ فِیْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰی ذَا الْحُلَیْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْیَ وَاَشْعَرَهٗ

تو آخری حصے میں وتر پڑھو۔

زید بن اسلم اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور ایک رات حضرت عمر بن خطاب آپ کے ہمراہ چل رہے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات دریافت کی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری مرتبہ پوچھا تو پھر بھی کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ تیسری مرتبہ عرض گزار ہوئے تب بھی کوئی جواب نہ ملا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا کہ اے عمر! تجھے تیری ماں روئے تو نے تین مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش پیش کی لیکن ہر دفعہ تجھے جواب سے محروم رکھا گیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور دوسرے مسلمانوں سے آگے نکل گیا۔ مجھے یہ ڈر تھا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد مجھے کسی نے پکارا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں اور زیادہ ڈرا کہ شاید میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو گئی۔ پھر میں نے رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی (سورۃ الفتح) ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی۔

سفیان کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کرنے کے وقت میں نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث مجھے پوری یاد تھی اور بعض حصے میں بھول گیا تھا تو معمر نے مجھے پوری یاد کروا دی اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے اس کی روایت کی ہے اور انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے۔ دونوں میں سے ہر ایک کو اس حدیث کا دوسرے سے زیادہ حصہ یاد تھا۔ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر چلے۔ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور

وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوكَ فَقَالَ أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ إِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَرَجْتَ عَامِدًا لِهٰذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ قَالَ امْضُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ.

کو ہار پہنایا، کوہان چیر کر اس کا خون بہایا اور اسی جگہ سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ پھر آپ نے بنی خزاعہ کے ایک شخص (بسر بن سفیان) کو قریش کی خبر لانے کے لیے بھیجا، یہاں تک کہ جب غدیر اشطاط کے مقام پر پہنچے تو جاسوس نے آکر بتایا کہ قریش آپ کے لیے جمع ہو چکے ہیں اور انہوں نے آپ کی خاطر بہت سے لشکر اکٹھے کر لیے ہیں۔ وہ آپ سے لڑیں گے اور بیت اللہ سے روکنے اور بند رکھنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لوگو! مجھے مشورہ دو کہ تمہارے خیال میں کیا مجھے کافروں کے اہل و عیال پر یلغار کر دینی چاہیے جو ہمیں بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ہم سے مقابلہ کرنے کے لیے آئے تو خدائے عزوجل ہمارے ساتھ ہے جس نے ہمارے جاسوس کو ان کے شر سے محفوظ رکھا ہے اور اس وقت ہم انہیں ایسا چھوڑیں گے جیسے لڑائی سے بھاگے ہوئے۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم اپنے گھروں سے بیت اللہ کا قصد کر کے نکلے ہیں، کسی کو قتل کرنے یا کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے۔ پس آپ اس کی جانب قدم بڑھائیں اور جو بھی ہمیں روکے گا ہم اس سے لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اچھا اللہ کا نام لے کر چل پڑو۔ (یعنی حضرت ابو بکر کی رائے سے آپ نے اتفاق فرماتے ہوئے چلنے کا حکم فرما دیا)

١٣٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے سنا۔ دونوں حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ حدیبیہ کی خبر دیتے ہوئے کہا ہے۔ پس ان دونوں حضرات کے حوالے سے جو مجھے حضرت عروہ نے بتایا، اس کے مطابق جب صلح حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سہیل بن عمرو کے درمیان معاہدہ تحریر کیا جا رہا تھا جو ایک معینہ مدت کے لیے تھا تو اس میں سہیل بن عمرو نے یہ شرط بھی رکھوانی چاہی کہ ہمارا جو آدمی آپ کے پاس آ جائے، خواہ وہ آپ کا دین ہی قبول کر لے، تب بھی آپ اسے ہماری طرف

قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ
وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا
وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ
يُقَاضِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا عَلَى ذَلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَ
امْتَعَضُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ
أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ كَاتَبَهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنَ
سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو
وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ
الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ
مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ
عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ
حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ
مَا أَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ
الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَنَا حِينَ أَمَرَ اللهُ
رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ

لوٹا دیں گے اور اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ سہیل بن عمرو
اس شرط کو رکھوائے بغیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے معاہدہ و تصفیہ کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہوتا تھا حالانکہ
اس کا یہ طرزِ عمل مسلمانوں پر گراں گزر رہا تھا اور وہ ناراضگی
کا اظہار کر رہے تھے۔ چنانچہ اس پر کافی گفتگو ہوتی
رہی۔ جب سہیل اس شرط کے بغیر رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معاہدہ کرنے پر آمادہ نہ
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یہ شرط بھی لکھوا دی اور حضرت ابوجندل بن سہیل کو
ان کے والد سہیل بن عمرو کی جانب اسی روز لوٹا دیا۔
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو شخص بھی آتا
اسے واپس لوٹا دیتے، خواہ وہ دائرہ اسلام ہی میں آجاتا۔
اور اسی طرح مسلمان عورتیں بھی ہجرت کر کے آنے لگیں،
جن میں سے ایک ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی ہیں،
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے
آگئیں اور وہ بالغ تھیں۔ پس ان کے رشتہ دار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے
کہ اسے ہماری طرف لوٹا دیا جائے، یہاں تک کہ
اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کے بارے میں وحی نازل
فرمائی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر
نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا امتحان لیا کرتے تھے، اس
ارشادِ خداوندی کے تحت "اے غیب کی خبریں بتانے والے
(نبی) جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں آئیں"۔ ابن شہاب اپنے
چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو انہیں مشرکین کی جانب
وہ مہر پھر لوٹانے کا حکم فرمایا جو انہوں نے اپنی
بیویوں پر کیا تھا اور ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت

إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ

۱۳۴۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ.

۱۳۴۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ. وَقَالَ إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۳۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ

ابو بصیر سے پھر اُن کا طویل واقعہ بیان کیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے زمانہ (جب حجاج بن یوسف حضرت عبد اللہ بن زبیر سے یزید پلید کی حمایت میں برسرپیکار تھا) میں عمرہ کے ارادے سے نکلے اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں وہی کچھ کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں کیا تھا پس انہوں نے بھی عمرے کا احرام باندھ لیا کیونکہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے احرام باندھا اور فرمایا کہ اگر لوگ ہمارے اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل ہوئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا تھا جب کفار قریش آپ کے راستے میں (حدیبیہ کے سال) حائل ہوئے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ بیشک تمہیں اللہ کے رسول کی پیروی بہتر ہے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۲۱)

عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ہم نے اپنے والد محترم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں گزارش کی۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے بعض صاحبزادے ان کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ اس سال عمرے کے لئے نہ جائیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (حدیبیہ کے سال) نکلے تھے تو کفار قریش حائل ہو گئے اور بیت اللہ تک نہ پہنچنے دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں کو ذبح فرمایا اور سر مبارک منڈوایا نیز آپ کے صحابہ کرام نے بھی سر منڈائے۔ پھر انہوں (حضرت ابن عمر) نے فرمایا کہ تم گواہ رہنا کہ میں نے عمرہ اپنے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أُرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا۔

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللهِ إِلَى فَرَسٍ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذَلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ

اوپر واجب کر لیا ہے۔ اگر لوگ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہوئے تو میں طواف کر لوں گا اور اگر وہ حائل ہو گئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیبیہ کے سال) کیا تھا۔ تھوڑی دیر تو آپ چلتے رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ میرے خیال میں حج اور عمرہ دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے، پس تم گواہ رہنا کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں اپنے اوپر واجب کر لئے ہیں۔ پس انہوں نے ایک کا طواف کیا اور ایک ہی سعی کی یہاں تک کہ دونوں کا احرام کھول دیا (یعنی ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو حج اور عمرہ دونوں کا احرام کھول دیا)

نافع کا بیان ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد حضرت عمر سے پہلے اسلام قبول کیا تھا (رضی اللہ عنہما) حالانکہ یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ انہوں نے اس بات سے دھوکا کھایا ہے کہ حضرت عمر نے حدیبیہ کے روز حضرت عبداللہ کو ایک انصاری کے گھوڑا لانے کے لئے بھیجا تاکہ بوقت ضرورت اس پر سوار ہو کر جہاد کر سکیں۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے بیعت لے رہے تھے لیکن حضرت عمر کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا۔ پس حضرت عبداللہ نے پہلے بیعت کی اور پھر گھوڑا لے کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر اس وقت جنگ کے لئے مسلح ہو رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ چل دیئے اور حضرت عبداللہ بھی ساتھ تھے اور دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پس یہ ہے اصل بات جس کا بعض لوگوں نے یوں بتنگڑ بنا لیا کہ حضرت ابن عمر اپنے والد حضرت عمر سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے لیکن درختوں کے سائے میں

أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ.

اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے تھے جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہونے لگے تو آپ نے فرمایا، کہ اے عبداللہ جا کر دیکھو کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد کیوں جمع ہو رہے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ وہ بیعت کر رہے ہیں تو میں نے بیعت کر لی۔ جس کے بعد میں اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بتایا تو آپ بھی گئے اور جا کر بیعت کر لی۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیبیہ کے سال) عمرہ کیا تو ہم آپ کے ساتھ تھے۔ پس جب آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی کیا اور جب آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی اور جب آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی کی اور ہم اہل مکہ سے آپ کی نگرانی کرتے رہے تاکہ کوئی شخص آپ کو تکلیف نہ پہنچا سکے۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُ وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا الْأَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ

ابو وائل کا بیان ہے کہ جب حضرت سہل بن حنیف جنگ صفین سے واپس لوٹے تو ہم ان کی واپسی کی وجہ اور حالات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنی رائے پر نازاں نہیں ہونا چاہیے کیونکہ میں نے صلح حدیبیہ کے دن ابو جندل کے معاملے میں دیکھا کہ اگر وہ بات میرے بس میں ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو بھی نہ مانتا اور آپ کے حکم کو رد کر دیتا لیکن اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں چنانچہ اس سے پہلے جب بھی کسی مشکل کام کے لیے ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں رکھیں تو وہ آسان ہو گیا اور اس کا نتیجہ نکلا جس کو ہم بہتر جانتے تھے لیکن اب ہم ایک گوشے سے فساد کو روکتے ہیں تو دوسرے گوشے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے جس کے باعث ہمیں یہ بات نہیں آتی کہ ہم اس کو کیسے سلجھائیں (حالات پھر کس قدر الجھ گئے کہ [illegible]

مَا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ.

۱۳۴۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ هَذَا بَدَأَ.

۱۳۴۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ.

بَابُ ۵۰۳ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ

۱۳۴۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

حضرت براءؓ انہیں گھاٹ سے چودہ سو شمار کرتے تھے)۔

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں نہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو اپنا سر منڈوا لو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دینا۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ان تینوں میں سے پہلے آپ نے کونسی بات کا ذکر فرمایا تھا۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا اور مشرکین نے ہم کو روک دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے سر پر بڑے بڑے بال تھے جن سے جوئیں چہرے پر گرتی تھیں، پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر میرے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا۔ اسی بارے میں تو یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ (فدیہ) دے روزے یا خیرات یا قربانی (سورۃ البقرہ آیت ۹۶)

عکل اور عرینہ قبائل کا ذکر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکل اور قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں آئے تو نبی کریم

سُعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے اسلام قبول کر لیا پھر عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ ہم دودھ دینے والے جانور رکھتے ہیں کھیتی باڑی کرتے ہیں اور مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے چند دودھ دینے والی اونٹنیاں اور ایک چرواہا دینے کا حکم دیا اور ان لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ سے باہر چلے جائیں اور وہاں ان اونٹنیوں کے دودھ وغیرہ پر گزر اوقات کرتے رہیں۔ پس وہ چلے گئے لیکن جب مقام حرہ کے نزدیک پہنچے تو اسلام سے منحرف ہو کر پھر کافر ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹنیوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس کرتوت کی خبر پہنچی تو آپ نے انہیں پکڑنے کے لئے کچھ آدمی روانہ فرمائے، اور حکم دیا کہ انہیں پکڑ کر ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی جائیں، ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں اور حرہ کے نزدیک ہی انہیں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ اسی حالت میں مر گئے۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس کے بعد حضور خیرات کرنے پر زیادہ زور دینے لگے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ شعبہ، ابان، حماد نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے۔ یحییٰ بن ابو کثیر، ایوب، ابو قلابہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

١٣٣٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ

حجاج صواف کا بیان ہے کہ مجھ سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی جو ابو قلابہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور شام کے اندر ان کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لوگوں سے مشورہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ قسامت کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ حق ہے

بالشام أن عمر بن عبد العزيز استشار الناس يوما فقال ما تقولون في هذه القسامة فقالوا حق قضى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقضت بها الخلفاء قبلك قال أبو قلابة خلف سريره فقال عنبسة بن سعيد فأين حديث أنس في العرنيين قال أبو قلابة إياي حدثه أنس بن مالك قال عبد العزيز بن صهيب عن أنس من عرينة وقال أبو قلابة عن أنس من عكل ذكر القصة.

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا اور آپ سے پہلے خلفاء نے اس پر عمل کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابو قلابہ اس وقت تخت کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ پس عنبسہ بن سعید نے کہا کہ عرینہ قبیلے والوں کے متعلق حضرت انس کی حدیث کدھر جائے گی؟ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمائی تھی۔ چنانچہ عبدالعزیز بن صہیب نے جو حضرت انس سے روایت کی اس میں عرینہ ہے اور ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت کی اس میں عکل ہے پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

بفضلہ تعالیٰ سولہواں پارہ ختم ہوا

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

انہیں بتایا کہ وہ غزوہ خیبر کے لئے نبی کریم کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ جب ہم صہبا کے قریب پہنچے جو خیبر کے بالکل نزدیک ہے تو نماز عصر پڑھی۔ پھر آپ نے بچا ہوا زادِ راہ لوگوں سے طلب فرمایا۔ کسی کے پاس ستوؤں کے علاوہ اور کچھ نہ نکلا۔ پس آپ کے حکم سے ستو گھول لئے گئے۔ پس آپ نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر نماز مغرب کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے صرف کلی فرمائی ہم نے بھی کلی کر لی اور نماز پڑھی لیکن دوبارہ وضو نہیں کیا۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ ؎

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ مَا أَبْقَيْنَا، وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ حُمُرٍ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا۔ قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے (میرے بھائی) حضرت عامر سے کہا، اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر آدمی تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر گئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے ؎

تیرا احساں گر نہ ہوتا اے پروردگار کیسے بن سکتے تھے ہم بندے طاعت گزار
شکر گزاری پر ہم ہوتے ہیں دشمنوں کے مقابل ثابت ہمیں صبر و قرار
ہم پہ نازل کر سکینہ اے رب کہ للکاریں باطل سے پھر ہم دو کنار
حملہ آور ہم پہ ہو جاتے ہیں ظالم بار بار

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عامر بن اکوع ہے۔ آپ نے فرمایا، اللہ اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر) کہنے لگے کہ ان کے لئے شہادت واجب ہو گئی یا نبی اللہ! کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ ہمیں اس سے اور فائدہ حاصل کر لینے دیتے۔ بہرحال ہم خیبر پہنچ گئے اور ہم نے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا۔ اس دوران [illegible] کی قلت کے باعث بھوک نے ہمیں خوب تنگ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ہمیں فتح عطا فرمائی۔ جس دن ہم فتحیاب ہوئے اس دن شام کو لوگوں نے بڑی آگ جلائی تو نبی کریم نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسی آگ ہے اور اس پر تم کیا پکا رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا گوشت۔ دریافت کیا کہ کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کا۔ نبی کریم نے فرمایا یہ گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑ دو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! کیا گوشت

سيف عامر قصيرا فتناول به ساق يهودي ليضربه ويرجع ذباب سيفه فأصاب عين ركبة عامر فمات منه. قال فلما قفلوا قال سلمة رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو آخذ بيدي قال ما لك قلت له فداك أبي وأمي زعموا أن عامرا حبط عمله قال النبي صلى الله عليه وسلم كذب من قاله إن له لأجرين وجمع بين إصبعيه إنه لجاهد مجاهد قل عربي مشى بها مثله. حدثنا قتيبة حدثنا حاتم قال نشأ بها.

١٣٥٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن حميد الطويل عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى خيبر ليلا وكان إذا أتى قوما بليل لم يغر بهم حتى يصبح فلما أصبح خرجت اليهود بمساحيهم ومكاتلهم فلما رأوه قالوا محمد والله محمد والخميس فقال النبي صلى الله عليه وسلم خربت خيبر إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين. أخبرنا صدقة بن الفضل أخبرنا ابن عيينة حدثنا أيوب عن محمد بن سيرين عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال صبحنا خيبر بكرة فخرج أهلها بالمساحي فلما بصروا بالنبي صلى الله عليه وسلم قالوا محمد والله محمد والخميس فقال النبي صلى الله عليه وسلم الله أكبر خربت خيبر إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين فأصبنا من لحوم الحمر فنادى منادي النبي صلى الله عليه وسلم إن الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر فإنها رجس.

١٣٥٤ - حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب عن محمد عن أنس بن

پھینک کر مارا تھا لیکن وہ چھوٹی تھی، فرمایا چلو اس قوم کو لو، جب مسلمانوں نے صف بندی کی تو چونکہ حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی اتفاقاً دوران جنگ انھوں نے تلوار اس زور سے ایک یہودی کی پنڈلی پر ماری لیکن اچٹ کر اس کی دھار پلٹ کے گھٹنے کی چپنی پر آ لگی جس کے باعث یہ جاں بحق ہو گئے۔ حضرت سلمہ کا بیان ہے کہ جب واپس لوٹنے لگے تو مجھے رسول اللہ نے دیکھا اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے، میں عرض گزار ہوا میرے ماں باپ آپ پر قربان، بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں؟ نبی کریم نے فرمایا جس نے یہ کہا اس نے غلط کہا، بے شک اس کے لئے تو دوگنا اجر ہے۔ پھر آپ نے دو انگلیوں کو اکٹھا کر کے فرمایا وہ تو خدا کی راہ میں جانفشانی کرنے والا مرد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت خیبر کے مقام پر پہنچے چنانچہ آپ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی جگہ رات کو پہنچتے تو صبح تک ان لوگوں پر حملہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب صبح کے وقت یہودی اپنی کدالیں اور ٹوکریاں لیے ہوئے گھروں سے باہر نکلے اور انھوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد، خدا کی قسم محمد اور ان کی فوج۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کافروں کی قسمت پھوٹ جاتی ہے۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب خیبر کے مقام پر پہنچ کر صبح ہوئی تو وہاں کے باشندے اپنی کدالیں ٹوکرے لے کر باہر نکلے لیکن جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد، خدا کی قسم محمد اور ان کی فوج۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کافروں کی قسمت پھوٹ جاتی ہے۔ وہاں ہمیں گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی جانب سے منادی کرنے والے نے ندا کی کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ناپاک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ وَإِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِاللَّحْمِ۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ قَرِيْبًا مِنْ خَيْبَرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَخَرَجُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلٰى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ آنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ تَصْدِيْقًا لَهُ۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُوْنَ إِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

گدھے کا گوشت کھالیا گیا ہے۔ آپ خاموش رہے وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ گدھے کا گوشت کھالیا گیا ہے۔ آپ اس دفعہ بھی خاموش رہے۔ وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اب تو گدھے کا گوشت کھا پی کر ختم بھی کر دیا گیا پس آپ نے منادی کرنے والے کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ منادی کرو کہ اللہ اور اس کے رسول نے تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے پس ہانڈیاں الٹ دی گئیں اور اس وقت گدھوں کا بہت سا گوشت پکایا جا رہا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے نزدیک صبح کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں ادا کی پھر فرمایا اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کافروں کی صبح خراب ہو جاتی ہے یعنی قسمت پھوٹ جاتی ہے۔ پس لشکر اہل خیبر گلی کوچوں میں بھاگنے لگے۔ پس نبی کریم نے لڑنے کے قابل یہودیوں کو قتل کر دیا اور بچوں وغیرہ کو قید کر لیا۔ قیدیوں میں صفیہ بھی تھیں جو حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں بعد میں نبی کریم کی خدمت میں پیش کر دی گئیں۔ آپ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور آزادی ہی ان کا مہر قرار پائی۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے دریافت کیا کہ ابو محمد! آپ نے حضرت انس سے ان کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تھا؟ انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اثبات میں اپنا سر ہلایا۔

عبدالعزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم نے حضرت صفیہ کو قید کیا تھا پھر آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا پس ثابت نے حضرت انس سے ان کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنا مہر خود آپ ہیں کیونکہ انہیں آزاد کیا گیا تھا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی جب بوقت شام رسول اللہ اپنے لشکر میں اور دوسرے اپنی فوج میں واپس لوٹ گئے تو صحابہ کرام میں سے ایک شخص ایسا بھی تھا جو ایک دو کافروں کو دیکھتا تو چن چن کر ان کو موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ اس کی بہادرانہ سرگرمی دیکھ کر بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم میں سے

وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۳۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا أَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

آج جتنا کام فلاں نے دکھایا ہے اتنا دوسرا کوئی شخص نہیں دکھا سکا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن ہے وہ دوزخی۔ پس ہم میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ اس کے ساتھ نکلے جب وہ ٹھہرتا تو یہ بھی ٹھہر جاتے اور جب وہ دوڑتا تو یہ بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس (بظاہر بہادر) شخص کو ایک گہرا زخم آیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنے سینے کے درمیان پر رکھ کر اپنا سارا بوجھ تلوار پر ڈال دیا یعنی خودکشی کر لی۔ پس تعاقب کرنے والا شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بات کیا ہوئی؟ اس نے عرض کی کہ آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور یہ بات لوگوں پر بہت گراں گزری تھی۔ پس میں نے کہا تھا کہ اس کی حقیقت میں معلوم کروں گا۔ پھر میں اس کی جستجو میں اس کے ساتھ رہا۔ وہ سخت زخمی ہو گیا اور اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی تلوار کی مٹھی زمین پر رکھی اور اس کی نوک اپنے سینے کے درمیان رکھی پھر اس پر اپنا سارا بوجھ ڈال کر خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جنتی ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ خیبر میں موجود تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے بارے میں فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ جب میدان کارزار گرم ہوا تو اس آدمی نے خوب جوانمردی دکھائی بالآخر کار سخت زخمی ہو گیا پس بعض حضرات کو فرمان رسالت میں شک گزرنے لگا لیکن جب اس آدمی کو زخموں کی تکلیف نے بے قرار کیا تو اس نے اپنے ترکش میں ہاتھ ڈال کر تیر نکالا اور اسے اپنے گلے میں گھونپ لیا تو کچھ مسلمان تیزی سے بارگاہ رسالت کی جانب دوڑے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ارشاد گرامی کو سچا کر دکھایا ہے۔ فلاں شخص نے اپنے گلے میں تیر گھونپ کر خودکشی کر لی ہے آپ نے فرمایا اے فلاں!

فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ الْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَاقْتَتَلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ۔ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَجْزَأَ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَأَتَّبِعَنَّهُ فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

میں سے ایک خزانہ ہے۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ضرور بتائیے۔ فرمایا۔ وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

یزید بن ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھ تو دریافت کیا کہ اے ابو مسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ فرمایا یہ مجھے غزوۂ خیبر میں زخم آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آپہنچا ہے لیکن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی غزوہ (غزوۂ خیبر) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کی آپس میں ٹکر ہوئی تو (شام کے وقت) ہر فریق اپنے لشکر کی جانب واپس لوٹ گیا پس مسلمانوں میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو کسی اکا دکا مشرک کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ پیچھا کر کے تلوار کے ذریعے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آج جتنا کام فلاں نے دکھایا ہے اتنا اور کسی سے نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو جہنمی ہے۔ پس لوگ کہنے لگے کہ اگر وہ جہنمی ہے تو ہم میں سے جنتی پھر کون ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ میں صورت حال کا جائزہ لینے کی غرض سے اس کے ساتھ رہوں گا خواہ وہ تیز چلے یا آہستہ۔ یہاں تک کہ وہ آدمی زخمی ہو گیا۔ پس اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر اس پر سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ پس جائزہ لینے والے آدمی نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس شخص نے سارا واقعہ گوش گزار کیا تو آپ نے فرمایا کہ دیکھنے میں ایک آدمی جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے جیسا کہ لوگ دیکھتے ہیں لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ لوگوں کے دیکھنے میں وہ جہنمیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے۔

١٣٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى طَيَالِسَةً فَقَالَ كَأَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ۔

ابو عمران فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز لوگوں کی طرف دیکھا تو ان کے اوپر رنگین چادریں تھیں، فرمایا اس وقت تو آپ حضرات خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

١٣٦٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرْجُوهَا فَقِيلَ هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں حضرت علی آشوب چشم کے باعث نبی کریم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر انہوں نے دل میں کہا کہ میں نبی کریم کا ساتھ دینے سے کیوں پیچھے رہوں، پس وہ بھی چل دئے۔ جب ہم وہ رات گزار رہے تھے جس کے اگلے روز فتح پائی تھی تو آپ نے فرمایا۔ کل میں ضرور یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ فرمایا کہ کل ضرور یہ جھنڈا وہ شخص لے گا جس سے اللہ اور اسکا رسول محبت رکھتے ہیں وہ اسکے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ ہم اس کی آس لگائے ہوئے تھے کہ کہا گیا یہ ہیں حضرت علی بھی آ گئے ہیں پس جھنڈا انہیں عطا فرما دیا اور خیبر انکے ہاتھ پر فتح ہوا۔

١٣٦٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ فَوَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے روز فرمایا کہ کل یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رات بڑی بے چینی کے ساتھ گزاری کہ دیکھیں جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ سارے یہی تمنا رکھتے تھے کہ جھنڈا انہیں مل جائے پس آپ نے فرمایا۔ علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی یا رسول اللہ! انکی آنکھیں دکھتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں بلایا گیا۔ وہ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ نے انکی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور انکے لئے دعا کی۔ پس وہ ایسے شفایاب ہوئے گویا انہیں پہلے سے تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پس جھنڈا انہیں عطا فرما دیا گیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں ان سے جنگ کے ساتھ لڑوں یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ فرمایا تم پہلے ان کے میدان میں جا اترو اور پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ خدا کا حق ہونے کے باعث ان پر کیا واجب ہے۔ پس

وما كان فيها من خبز ولا لحم وما كان فيها إلا أن أمر بلالا بالأنطاع فبسطت فألقى عليها التمر والأقط والسمن فقال المسلمون إحدى أمهات المؤمنين أو ما ملكت يمينه قالوا إن حجبها فهي إحدى أمهات المؤمنين وإن لم يحجبها فهي مما ملكت يمينه فلما ارتحل وطأ لها خلفه ومد الحجاب.

کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا۔ پس مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں انہیں امہات المومنین میں شامل فرمایا گیا ہے یا کنیز بنا کر رکھا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ اگر امہات المومنین میں شامل فرمایا گیا ہوگا تو ان سے پردہ کروایا جائے گا اور اگر انہوں نے پردہ نہ کیا تو معلوم ہو جائیگا کہ کنیز بنا کر رکھا ہے۔ پس جب آپ سوار ہوئے تو حضرت صفیہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور ان کے اوپر پردہ تان دیا گیا۔

۱۳۶۸۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة ح وحدثني عبد الله بن محمد حدثنا وهب حدثنا شعبة عن حميد بن هلال عن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه قال كنا محاصري خيبر فرمى إنسان بجراب فيه شحم فنزوت لآخذه فالتفت فإذا النبي صلى الله عليه وسلم فاستحييت.

حمید بن ہلال کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو کسی یہودی نے قلعے سے باہر ایک توشہ دان پھینکا جس کے اندر چربی تھی، تو اسے لینے کے لئے میں لپکا، جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو قریب ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود تھے۔ پس مجھے اپنی اس حرکت پر شرم آئی۔

۱۳۶۹۔ حدثني عبيد بن إسماعيل عن أبي أسامة عن عبيد الله عن نافع وسالم عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن أكل الثوم وعن لحوم الحمر الأهلية نهى عن أكل الثوم هو عن نافع وحده ولحوم الحمر الأهلية عن سالم.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز لہسن اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔ لہسن کے بارے میں ان سے صرف نافع نے روایت کی ہے اور پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے کی ممانعت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے۔ (رضی اللہ عنہم)

۱۳۷۰۔ حدثني يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ابن شهاب عن عبد الله والحسن ابني محمد بن علي عن أبيهما عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء يوم خيبر وعن أكل الحمر الإنسية.

امام محمد بن علی کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور حسن نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔ (رضی اللہ عنہم)

۱۳۷۱۔ حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله حدثنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

١٣٧٢ ـ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

نافع نے سالم بن عبداللہ کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

١٣٧٣ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ.

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت فرمائی۔

١٣٧٤ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَأَهْرِيقُوهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ.

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے روز بھوک نے ہمارے اوپر غلبہ کیا ہوا تھا اس وقت بعض ہماری ہانڈیاں ابل رہی تھیں اور بعض پک کر تیار ہو گئی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آیا اور کہنے لگا کہ گدھوں کے گوشت میں سے ذرا بھی نہ کھاؤ اور ہانڈیاں الٹ دینا۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ شاید اس گوشت کے کھانے سے اس لئے منع فرمایا ہو کہ اس مال میں سے ابھی خمس نہیں نکالا گیا ہے، جبکہ دوسرے حضرات یہ فرماتے تھے کہ اس گوشت کے کھانے سے مطلقاً ممانعت فرمائی گئی ہے کیونکہ گدھا نجاست بھی کھاتا ہے۔

١٣٧٥ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمُرًا فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ.

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو انہیں کھانے کے لئے گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا تو اسے پکنے کے لئے چڑھا دیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔

١٣٧٦ ـ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم دونوں حضرات سے یہ حدیث سنی ہے کہ خیبر کے روز جبکہ پکنے کے لئے ہانڈیاں چڑھائی ہوئی تھیں تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانڈیاں

وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُوْرَ اَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ۔

الٹ دی جائیں۔

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی جبکہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، پھر گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ اَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الْاَهْلِيَّةَ نِيْئَةً وَّنَضِيْجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِاَكْلِهِ بَعْدُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ پالتو گدھوں کا کچا اور پکا ہوا گوشت پھینک دیا جائے۔ اور اس کے بعد آپ نے پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی حکم نہیں فرمایا۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا اَدْرِيْ اَنَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ اَوْ حَرَّمَهُ فِيْ يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے تحقیقی طور پر یہ معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہو کیونکہ لوگوں کو باربرداری کے کام آتا ہے۔ پس باربرداری کے کام آنے کی وجہ سے اس کا گوشت کھانا ناپسند فرمایا یا خیبر کے روز آپ نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہی فرما دیا تھا۔

ف: سابقہ روایات میں ہے کہ غزوۂ خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا اور یہ منادی کرادی تھی کہ جن لوگوں نے پالتو گدھوں کا گوشت پکنے کے لیے رکھا ہوا ہے وہ سالن نہ کھائیں بلکہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔ وہ احادیث حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابن ابی اوفیٰ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے اس روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانا حرام فرما دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حلال و حرام قرار دینے کا اختیار بھی مرحمت فرمایا تھا۔ یہ اختیار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مرحمت ہوا تھا جس کا بیان قرآن مجید میں یوں منقول ہے۔ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ (۳ : ۵۰) اس کے متعلق ہم نے اسی جلد کی حدیث ۱۸۲ کے تحت کچھ وضاحت کی ہے۔ جو اس سلسلے میں احادیث مطہرہ کی روشنی میں تفصیل کا خواہش مند ہو وہ چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کے بیان [illegible] جیسے بسیط رسالے الامن والعلیٰ کا مطالعہ کرے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز مال غنیمت کو یوں تقسیم فرمایا کہ گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ۔ حضرت عبیداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ نافع نے اس کی

للفرس سهمين وللراجل سهما قال فسره نافع فقال إذا كان مع الرجل فرس فله ثلاثة أسهم فإن لم يكن له فرس فله سهم۔

١٣٨١۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب عن سعيد ابن المسيب أن جبير بن مطعم أخبره قال مشيت أنا وعثمان بن عفان إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقلنا أعطيت بني المطلب من خمس خيبر وتركتنا ونحن بمنزلة واحدة منك فقال إنما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد قال جبير ولم يقسم النبي صلى الله عليه وسلم لبني عبد شمس وبني نوفل شيئا۔

١٣٨٢۔ حدثني محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة حدثنا بريد بن عبد الله عن أبي بردة عن أبي موسى رضي الله عنه قال بلغنا مخرج النبي صلى الله عليه وسلم ونحن باليمن فخرجنا مهاجرين إليه أنا وأخوان لي أنا أصغرهم أحدهما أبو بردة والآخر أبو رهم إما قال بضع وإما قال في ثلاثة وخمسين أو اثنين وخمسين رجلا من قومي فركبنا سفينة فألقتنا سفينتنا إلى النجاشي بالحبشة فوافقنا جعفر بن أبي طالب فأقمنا معه حتى قدمنا جميعا فوافقنا النبي صلى الله عليه وسلم حين افتتح خيبر وكان أناس من الناس يقولون لنا يعني لأهل السفينة سبقناكم بالهجرة ودخلت أسماء بنت عميس وهي ممن قدم معنا على حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم زائرة وقد كانت هاجرت إلى النجاشي فيمن هاجر فدخل عمر على حفصة وأسماء

تشریح یوں فرمائی ہے کہ جس آدمی کے پاس گھوڑا تھا اسے تین اور جس کے پاس گھوڑا نہ تھا اسے ایک حصہ ملا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے خیبر کے خمس سے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ آپ کی نظر میں ہم اور وہ ایک ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تو بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو حصہ مرحمت نہیں فرمایا تھا۔ (حضرت جبیر۔۔ نوفل کی اولاد سے اور حضرت عثمان عبد شمس کی اولاد سے تھے۔)

حضرت ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرمانے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پس وہاں سے آپ کی جانب ہجرت کر کے چل پڑے۔ اس قافلے میں ایک میں تھا اور میرے دونوں بھائی تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابو رہم تھا۔ یہ یاد نہیں رہا کہ قافلے والوں کی تعداد پچاس سے کچھ اوپر تھی یا ترپن یا باون افراد جو میری اپنی قوم (اشعری حضرات) تھے۔ پس ہم کشتی پر سوار ہو گئے تو اس کشتی نے ہمیں نجاشی بادشاہ کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہماری حضرت جعفر بن ابو طالب سے ملاقات ہوئی اور ہم ان کے پاس قیام پذیر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم سارے مل کر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جبکہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ پس مسلمانوں میں سے بعض لوگ یوں کہنے لگے تھے کہ ہم ہجرت میں ان کشتی والوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ اسی دوران میں حضرت اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ کشتی میں آئی تھیں، وہ حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے نجاشی کی جانب بھی ہجرت فرمائی تھی۔ پس حضرت حفصہ کے

عندها فقال عمر حين رأى أسماء من هذه
قالت أسماء بنت عميس قال عمر الحبشية هذه
البحرية هذه قالت أسماء نعم. قال
سبقناكم بالهجرة فنحن أحق برسول الله
صلى الله عليه وسلم فغضبت وقالت كلا
والله كنتم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
يطعم جائعكم ويعظ جاهلكم وكنا في دار أو
في أرض البعداء البغضاء بالحبشة وذلك في
الله وفي رسوله صلى الله عليه وسلم وايم الله
لا أطعم طعاما ولا أشرب شرابا حتى أذكر ما
قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن
كنا نؤذى ونخاف وسأذكر ذلك للنبي
صلى الله عليه وسلم وأسأله والله لا أكذب ولا
أزيغ ولا أزيد عليه فلما جاء النبي صلى الله عليه
وسلم قالت يا نبي الله إن عمر قال كذا وكذا
قال فما قلت له قالت قلت له كذا وكذا قال
ليس بأحق بي منكم وله ولأصحابه هجرة
واحدة ولكم أنتم أهل السفينة هجرتان
قالت فلقد رأيت أبا موسى وأصحاب السفينة
يأتوني أرسالا يسألوني عن هذا الحديث ما من
الدنيا شيء هم به أفرح ولا أعظم في أنفسهم مما
قال لهم النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو بردة
قالت أسماء فلقد رأيت أبا موسى وإنه ليستعيد
هذا الحديث مني قال أبو بردة عن أبي موسى
قال النبي صلى الله عليه وسلم إني لأعرف أصوات
رفقة الأشعريين بالقرآن حين يدخلون
بالليل وأعرف منازلهم من أصواتهم بالقرآن
بالليل وإن كنت لم أر منازلهم حين نزلوا
بالنهار ومنهم حكيم إذا لقي الخيل

پاس حضرت عمرؓ گئے اور حضرت اسماءؓ اس وقت وہاں موجود تھیں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت اسماءؓ کو دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ حضرت حفصہؓ نے جواب دیا کہ یہ حضرت اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، حبشہ کی جانب بحری سفر کرنے والی یہی ہیں؟ حضرت اسماءؓ نے جواب دیا، ہاں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہجرت میں ہم آپ لوگوں سے سبقت لے گئے ہیں، پس ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسروں کی نسبت زیادہ قریب ہیں۔ اس پر حضرت اسماءؓ نے ناراض ہو کر کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم آپ حضرات رسول اللہ کے ساتھ رہتے تھے وہ آپ کے بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور بے خبر لوگوں کو نصیحت فرماتے رہتے تھے جبکہ ہم دور کے ملک یا نفرت والی جگہ حبشہ میں تھے اور یہ ساری تکلیفیں اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے اٹھانی پڑ رہی تھیں۔ خدا کی قسم میں اس وقت تک نہ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک جو آپ نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کر لوں گی کیونکہ ہمیں اذیت پہنچائی جاتی اور ڈرایا جاتا ہے اور عنقریب میں اس بات کا نبی کریم سے ذکر کروں گی اور آپ سے حقیقت معلوم کروں گی۔ خدا کی قسم نہ میں جھوٹ بولوں گی نہ بات بدلوں گی اور نہ اس پر کچھ اضافہ کروں گی۔ پس جب نبی کریم خود تشریف لے آئے تو یہ عرض گزار ہوئیں، یا نبی اللہ، حضرت عمرؓ یہ کہتے ہیں اور پوری بات من وعن بیان کر دی۔ آپ نے فرمایا تم نے انہیں کیا جواب دیا؟ پس انہوں نے حضرت عمرؓ کو جو جواب دیا تھا عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا تم سے زیادہ وہ میرے قریب نہیں۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور اے کشتی والو! تمہارے لئے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اور دوسرے کشتی والے ساتھیوں کو دیکھا کہ گروہ در گروہ میرے پاس آتے اور بار بار مجھ سے یہ حدیث دریافت کرتے تھے کیونکہ نبی کریم کے اس ارشاد گرامی سے بڑھ کر ان کے نزدیک دنیا کی کوئی چیز زیادہ باعث خوشی اور عظیم نہ تھی۔ ابو بردہ کا قول ہے کہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا، حضرت ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کو مجھ سے بار بار سنتے تھے۔ ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: میں اشعری دوستوں کی آوازوں کو پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن کریم پڑھتے

أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ
أَنْ تَنْظُرُوهُمْ۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ
قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
أَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ
لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مَالِكِ
بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ
مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ يَقُولُ افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَ
لَا فِضَّةً إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ
وَالْحَوَائِطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى وَمَعَهُ عَبْدٌ
لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ
فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتَّى أَصَابَ ذٰلِكَ
الْعَبْدَ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ
خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ
عَلَيْهِ نَارًا فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ
فَقَالَ هٰذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ
مِنْ نَارٍ۔

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

پہچانتا ہوں رات کی آواز سے ان کے گھروں کو بھی پہچانتا ہوں جب وہ رات
کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں حالانکہ میں نے دن میں ان کا گھر نہیں دیکھا ہوتا

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خیبر فتح ہو چکا تھا اور ہم بعد میں
پہنچے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مال غنیمت سے
مرحمت فرمایا حالانکہ ہمارے سوا کسی ایسے شخص کو حصہ عطا نہیں
فرمایا جو اس جہاد میں شامل نہیں تھا۔

سالم مولیٰ ابن مطیع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم نے خیبر کو فتح کر لیا تو مال غنیمت
میں ہمیں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ گائے اونٹ، مال و متاع
اور باغات وغیرہ ملے تھے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ واپس لوٹے اور وادی القریٰ میں آئے تو آپ کے ساتھ
ایک غلام بھی تھا جس کا نام مدعم تھا جو آپ کی خدمت میں
بنی ضباب کے ایک شخص نے بطور نذرانہ پیش کیا تھا۔ جس وقت
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اتار رہا تھا تو ایک تیر آیا
جس کا چلانے والا نظر نہیں آتا تھا اور وہ اس غلام کو آ کر لگا۔ پس
لوگوں نے کہا کہ اسے شہادت مبارک ہو۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان
ہے بلکہ جو چادر اس نے خیبر کے روز مال غنیمت سے تقسیم سے
پہلے لی تھی وہ اس پر آگ بن کر بھڑک رہی ہے۔ نبی کریم صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر ایک
آدمی ایک یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا اور عرض
کی کہ یہ مجھے ملا تھا۔ پس رسول اللہ صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک دو
تسمے بھی آگ ہی بن جاتے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

محمد بن جعفر قال أخبرني زيد عن أبيه أنه سمع عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول أما والذي نفسي بيده لولا أن أترك آخر الناس ببانا ليس لهم شيء ما فتحت علي قرية إلا قسمتها كما قسم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر ولكني أتركها خزانة لهم يقتسمونها.

١٣٨٦۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا ابن مهدي عن مالك بن أنس عن زيد بن أسلم عن أبيه عن عمر رضي الله عنه قال. لولا آخر المسلمين ما فتحت عليهم قرية إلا قسمتها كما قسم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر.

١٣٨٧۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال سمعت الزهري وسأله إسماعيل بن أمية قال أخبرني عنبسة بن سعيد أن أبا هريرة رضي الله عنه أتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله قال له بعض بني سعيد بن العاص لا تعطه. فقال أبو هريرة هذا قاتل ابن قوقل فقال واعجباه لوبر تدلى من قدوم الضأن ويذكر عن الزبيدي عن الزهري قال أخبرني عنبسة بن سعيد أنه سمع أبا هريرة يخبر سعيد بن العاص قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم أبان على سرية من المدينة قبل نجد قال أبو هريرة فقدم أبان وأصحابه على النبي صلى الله عليه وسلم بخيبر بعد ما افتتحها وإن حزم خيلهم ليف. قال أبو هريرة قلت يا رسول الله لا تقسم لهم قال أبان وأنت بهذا يا وبر تحدر من رأس ضأن فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا أبان اجلس فلم يقسم لهم.

١٣٨٨۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد قال أخبرني جدي أن

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آئندہ نسلوں کے افلاس کا ڈر نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں اس کا مال غنیمت اسی طرح مجاہدین میں تقسیم کر دیا کرتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا مال غنیمت تقسیم فرما دیا تھا لیکن میں اسے خزانے میں جمع کر کے چھوڑ رہا ہوں تاکہ آنے والی نسل اسے تقسیم کرے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر بعد میں آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا اس کا مال غنیمت میں مجاہدین میں اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا مال تقسیم کیا تھا۔

عنبسہ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور مال غنیمت سے اپنا حصہ طلب کیا۔ سعید بن العاص کے لڑکوں میں سے کسی نے کہا کہ انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ حضرت ابوہریرہ نے جواباً کہا کہ یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس بلے پر تعجب ہے جو کہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ حضرت سعید بن العاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابان کو مدینہ منورہ سے ایک سریہ کا سردار بنا کر نجد کی جانب روانہ فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان اور ان کے ساتھی خیبر کے مقام پر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جب خیبر فتح ہو چکا تھا اور ان حضرات کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ اس پر حضرت ابان نے کہا۔ اچھا آپ کا یہ مقام ہے۔ ایک بلے صاحب کہ ضان کی چوٹی سے اتر آئے۔ نبی کریم نے فرمایا۔ اے ابان! بیٹھ جاؤ اور پھر انہیں حصے مرحمت نہیں فرمائے گئے۔
[illegible]

عمرو بن یحییٰ بن سعید نے اپنے جد امجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ

کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ پس حضرت ابوہریرہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ ابن قوقل کا قاتل ہے۔ اس پر حضرت ابان نے حضرت ابوہریرہ سے کہا، آپ پر تعجب ہے کہ بلا کو ضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے، آپ مجھ پر عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے ہاتھوں عزت (شہادت) بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں ذلیل ہونے (کافر ہو کر مرنے) سے بچا لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی جانب ان کے خلیفہ بننے کے بعد پیغام بھیجا اور رسول اللہ کے اس مال کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور مال غنیمت عطا فرمایا تھا جو کہ مدینہ منورہ میں تھا نیز باغ فدک اور خیبر کے خمس کا باقی حصہ۔ اس پر حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بے شک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اسی مال سے کھاتی تھی اور خدا کی قسم میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور یہ اسی حالت میں رہے گا جس حالت میں رسول اللہ کے مبارک زمانے میں تھا اور میں خود اسی طرح اس کو خرچ کروں گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے اس میں سے حضرت فاطمہ کو ذرا سا حصہ دینے سے بھی انکار فرما دیا۔ پس حضرت فاطمہ پر حضرت ابوبکر کی یہ بات گراں گزری، پھر ان کے پاس سے چلی گئیں۔ اور آخری وقت تک آپ سے کلام نہیں کیا اور نبی کریم کے وصال کے بعد چھ ماہ تک دنیا میں زندہ رہیں۔ جب آپ نے وفات پائی تو آپ کے خاوند حضرت علی نے انہیں رات کے وقت دفن کیا اور حضرت ابوبکر کو اطلاع بھی نہ دی اور خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت فاطمہ کی زندگی میں حضرت علی کو لوگوں میں ایک خاص وجاہت حاصل تھی لیکن ان کے وصال کے بعد لوگوں کی وہ توجہ نہ رہی۔ پس انہوں نے حضرت ابوبکر سے مصالحت کرنے اور بیعت کر لینے کی التماس کی کیونکہ ان مہینوں میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ پس انہوں نے حضرت ابوبکر کو پیغام بھیجا کہ آپ تنہا ہمارے ہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ

وَحْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَيْتَهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي وَاللَّهِ لَآتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَقَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبًا حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا نَرَى لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قُلْنَا الْآنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

کوئی دوسرا نہ آئے کیونکہ حضرت عمر کی موجودگی کو وہ لوگ پسند نہیں فرماتے تھے۔ حضرت عمر کہنے لگے نہیں بخدا آپ کو ان کے پاس تنہا نہیں جانا چاہیے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ مجھے ان سے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے اس لئے خدا کی قسم میں انکے پاس ضرور جاؤں گا۔ آخر حضرت ابو بکر انکے پاس تشریف لے گئے حضرت علی نے شہادت کے بعد حمد و ثنا کی اور کہا بیشک جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے ہم اسے اچھی طرح پہچان گئے اور اس بھلائی پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمائی ہمیں کوئی حسد نہیں لیکن اس بارے میں آپ نے ہماری رائے نہیں لی ہے کیونکہ رسول اللہ کی قرابت کے باعث ہمارا بھی کچھ حصہ ہے۔ یہ سنکر حضرت ابو بکر کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے پھر جب سلسلۂ گفتگو شروع ہوا تو حضرت ابو بکر نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے رسول اللہ کی قرابت کے ساتھ سلوک کرنا مجھے اپنی قرابت کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ عزیز ہے اور یہ جو آپ

حضرات کے درمیان ان اموال کے متعلق اختلاف ہو گیا ہے تو اس سلسلے میں بھلائی کا دامن نہیں چھوڑا۔ الغرض جس طرح رسول اللہ کو انہیں خرچ کرتے ہوئے دیکھا تھا اس معاملہ کو ترک نہیں کیا بلکہ اسی طرح کیا ہے۔ حضرت علی نے کہا کہ میں آپ کے دست مبارک پر بیعت کے لئے شام کو حاضر ہوں گا۔ جب حضرت ابو بکر نماز ظہر ادا کر چکے تو منبر پر رونق افروز ہوئے اسکے بعد تشہد پڑھا اور حضرت علی کا حال بیان فرمایا انکا بیعت نہ کرنا اور ان کی طرف سے معذرت بیان کی۔ اسکے بعد حضرت علی نے استغفار اور تشہد پڑھا اسکے بعد حضرت ابو بکر کی عظمت اور استحقاق بیان فرمایا اور وضاحت فرمائی کہ میں نے جو حضرت ابو بکر سے بیعت نہیں کی تھی اسکی وجہ حسد نہیں تھی یا اسکا مطلب یہ نہیں کہ اللہ نے جنہیں فضیلت دی ہے ان کا انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ امر خلافت میں ہمیں بھی حصہ ملنا چاہیے تھا مگر وہ حاصل نہ ہو سکا۔ یہ سن کر مسلمان خوش ہوگئے

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب خیبر فتح ہوا تو ہم کہنے لگے کہ اب شکم سیر ہو کر کھجوریں کھایا کریں گے۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا خیبر فتح ہونے سے پہلے ہم نے کبھی شکم سیر ہو کر

قَالَ مَا شَبِعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ.

☆ بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ.

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ.

☆ بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ.

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

☆ بَابُ الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کھانا نہیں کھایا تھا۔

رسول خدا کا اہل خیبر پر عامل مقرر کرنا

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ پس وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ساری کھجوریں تو ایسی نہیں ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ ہم دو صاع گھٹیا کھجوروں کے بدلے ایک صاع عمدہ کھجوریں لے لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو بلکہ انہیں درہموں سے فروخت کر دیا کرو اور ان درہموں سے اچھی کھجوریں خرید لیا کرو۔ حضرت ابو سعید اور حضرت ابوہریرہ دونوں حضرات سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے انصاری صحابیوں میں سے کسی کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ ابو صالح سمان نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو سعید سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (رضی اللہ عنہما)

رسول خدا کا اہل خیبر سے معاملہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو زمین اس شرط پر کاشت کے لیے دی کہ وہ کھیتی باڑی کریں اور اپنی محنت و مشقت وغیرہ کے بدلے میں پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے۔

خیبر میں رسول خدا کو زہر آلودہ گوشت کھلایا گیا۔

اس واقعہ کو عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ عَلِيٌّ أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ.

اور یہ آپ کے چچا جان کی صاحبزادی ہے جس کو آپ نے اٹھایا ہے۔ پس اس لڑکی کو اپنے پاس رکھنے کے بارے میں حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر کے درمیان نزاع ہوا۔ حضرت علی کہتے تھے کہ اسے میں نے لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر کہتے تھے کہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ اور حضرت زید کہتے تھے کہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ پس نبی کریم نے اس کی خالہ کے پاس رہنے کا فیصلہ دیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ پھر حضرت جعفر سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔ پھر حضرت علی ایک دفعہ حضور کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ فرمایا وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

١٣٩٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال عمرے کے ارادے سے نکلے تو آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے۔ پس آپ نے حدیبیہ کے مقام پر اپنی قربانی ذبح فرمائی اور سر منڈوایا۔ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ اگلے سال عمرہ کیا جا سکتا ہے اور ہتھیار بند ہو کر کوئی نہ آئے سوائے تلواروں کے اور یہاں اتنے دن ٹھہریں جتنے دن قریش چاہیں۔ پس اگلے سال آپ نے عمرہ کیا۔ پس آپ مکہ مکرمہ میں اسی طرح داخل ہوئے جیسا کہ صلح نامے میں لکھا گیا تھا۔ جب تین دن گزر گئے۔ تو ان لوگوں نے چلے جانے کے لیے کہا۔ پس آپ چلے آئے۔

١٣٩٧- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجاہد کا بیان ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجرہ عائشہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ عروہ نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی مرتبہ عمرہ کیا تھا؟ فرمایا چار دفعہ۔ پھر ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ کے مسواک کرنے

قَالَ أَرْبَعًا ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ قَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ۔

١٣٩٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفٰى يَقُولُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٣٩٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ ارْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ۔

١٤٠٠۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ۔

١٤٠١۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

کی آواز سنی تو عروہ عرض گزار ہوئے۔ اے ام المومنین! کیا آپ نے سن لیا جو ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مقدسہ میں چار عمرے کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی عمرے کیے ان میں یہ خود بھی تو موجود رہے ہیں لیکن آپ نے رجب میں ہرگز عمرہ نہیں کیا۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم نے آپ کو چھپا رکھا تھا تاکہ مشرکین اور ان کے لڑکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی اذیت نہ پہنچا سکیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ مکرمہ میں وارد ہوئے تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ تمہارے پاس وہ لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب (مدینہ طیبہ) کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ اس کے پیش نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ پہلے تین چکروں (طواف) میں اکڑ کر چلنا اور دونوں رکنوں کے درمیان آہستہ چلتے رہنا۔ آپ نے تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم مسلمانوں پر شفقت ہونے کے باعث نہیں دیا تھا۔ حضرت ابن عباس کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح کے سال تشریف لائے تو آپ نے مسلمانوں سے اکڑ کر چلنے کے لیے فرمایا تھا تاکہ مشرکین ان کی قوت کو دیکھیں اور وہ لوگ کوہ قعیقعان کے سامنے کھڑے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ اور صفا اور مروہ کے درمیان مشرکوں کو اپنی قوت دکھانے کی غرض سے سعی فرمائی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

وهيب حدثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس قال تزوج النبي صلى الله عليه وسلم ميمونة وهو محرم وبنى بها وهو حلال فماتت بسرف وزاد ابن إسحاق حدثني ابن أبي نجيح وأبان بن صالح عن عطاء ومجاهد عن ابن عباس قال تزوج النبي صلى الله عليه وسلم ميمونة في عمرة القضاء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہؓ سے حالتِ احرام میں نکاح کیا اور خلوت اس وقت فرمائی جب وہ حلال ہو گئیں۔ ابن اسحاق، ابن ابی نجیح، ابان بن صالح، عطاء، مجاہد، حضرت ابن عباس کی اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے عمرۃ القضاء میں نکاح کیا تھا۔

باب ١٢١٥ غزوة مؤتة من أرض الشام

سرزمین شام میں غزوہ موتہ

١٤٠٢۔ حدثنا أحمد حدثنا ابن وهب عن عمرو عن ابن أبي هلال قال وأخبرني نافع أن ابن عمر أخبره أنه وقف على جعفر يومئذ وهو قتيل فعددت به خمسين بين طعنة وضربة ليس منه شيء في دبره يعني ظهره أخبرنا أحمد بن أبي بكر حدثنا مغيرة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن سعيد عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة مؤتة زيد بن حارثة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن قتل زيد فجعفر وإن قتل جعفر فعبد الله بن رواحة قال عبد الله كنت فيهم في تلك الغزوة فالتمسنا جعفر بن أبي طالب فوجدناه في القتلى ووجدنا ما في جسده بضعا وتسعين من طعنة ورمية۔

ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بتایا کہ حضرت جعفر کی شہادت کے بعد میں ان کے پاس کھڑا ہوا تو ان کے جسم پر نیزہ اور تلوار کے پچاس سے زیادہ زخم تھے، جن میں ان کی پیٹھ پر ایک بھی نہیں تھا۔ دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو سپہ سالار بنایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ جعفر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ عبداللہ بن رواحہ ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں خود اس غزوہ میں شامل تھا تو ہم نے حضرت جعفر بن ابو طالب کو تلاش کیا، پس ہم نے ان کو شہداء میں پایا اور ان کے جسم پر نیزے اور تیر کے نوّے سے زیادہ زخم تھے۔

....

١٤٠٣۔ حدثنا أحمد بن واقد حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن حميد بن هلال عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم نعى زيدا وجعفرا وابن رواحة للناس قبل أن يأتيهم خبرهم فقال أخذ الراية زيد فأصيب ثم أخذ جعفر فأصيب ثم

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کی خبر آنے سے پہلے ان کے شہید ہو جانے کے متعلق لوگوں کو پہلے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ

أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ قَالَ فَأَمَرَ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

فرماتے ہوئے آپ کی چشمان مبارک اشک بار تھیں یہاں تک کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح مرحمت فرمائی۔

عمرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابن حارثہ، حضرت جعفر بن ابوطالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رنج و غم کے آثار نمایاں تھے۔ آپ فرماتی ہیں کہ دروازے کی جھریوں سے میں یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ پس ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ حضرت جعفر کے گھر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ انہیں منع کر دو۔ پس وہ آدمی گیا اور واپس آ کر کہنے لگا کہ میں نے انہیں منع کیا لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ آپ نے پھر وہی حکم دیا، پس وہ گیا اور پھر آ کر کہنے لگا کہ خدا کی قسم! انہوں نے تو ہمیں عاجز کر دیا ہے۔ میرے خیال میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جا کر ان کے منہ میں مٹی بھر دو۔ اس پر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم! تم نہ تو انہیں روکنے پر قادر ہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا چھوڑتے ہو۔

عامر شعبی کا بیان ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کرتے تو یوں کہا کرتے تھے: اے دو پروں والے کے صاحبزادے! آپ پر سلام ہو۔

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور میرے ہاتھ میں ایک یمن کی بنی ہوئی تلوار ہی صحیح سالم بچی تھی۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خالد بن ولید

يَحْيَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ فِي يَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ موتہ میں (میرے ہاتھ سے) نو تلواریں (لڑتے لڑتے) ٹوٹ گئی تھیں اور صرف ایک چوڑی سی یمنی تلوار تھی جو میرے ہاتھ میں باقی رہ گئی تھی۔

١٣٠٨۔ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي آنْتَ كَذٰلِكَ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی ہمشیرہ حضرت عمرہ (حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ) یہ کہہ کر رونے لگیں:- ہائے پہاڑ جیسا بھائی! ہائے ایسا بھائی! یعنی ان کے اوصاف بیان کرنے لگیں۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ جب تم میرے متعلق کہتی تھیں تو فرشتے مجھ سے پوچھتے کہ کیا تم واقعی ایسے ہو؟

١٣٠٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهٰذَا فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کرکے فرمایا۔ لیکن جب وہ شہید ہوئے تو یہ ان پر نہ روئیں۔

بَابٌ ٣٥١ بَعْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ۔

حرقات قوم کی سرکوبی کے لیے اسامہ بن زید کا تقرر۔ یہ لوگ قبیلہ جہینہ والے تھے۔

١٣١٠۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

ابو ظبیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرقہ کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ پس ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کرکے انہیں شکست دی۔ اسی دوران میں اور ایک انصاری ایک کافر کا تعاقب کر رہے تھے۔ جب ہم نے اسے جا گھیرا تو وہ کہنے لگا:- لا الٰہ الا اللہ۔ پس انصاری نے تو اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزہ مار کر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جب ہم واپس لوٹے اور یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ اے اسامہ! تم نے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا! میں عرض گزار ہوا کہ وہ بچنے کی خاطر ایسا کہہ رہا ہوگا، لیکن آپ بار بار یہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش! میں اب تک مسلمان

١٣١١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مجھے سات مرتبہ

بن الأكوع يقول غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات وخرجت فيما يبعث من البعوث تسع غزوات مرة علينا أبو بكر ومرة علينا أسامة. وقال عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي عن يزيد بن أبي عبيد قال سمعت سلمة يقول غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات وخرجت فيما يبعث من البعث تسع غزوات علينا مرة أبو بكر ومرة أسامة.

یہ شرف حاصل ہے کا شرف حاصل ہے اور جو لشکر کسی مہم کے لیے روانہ فرمائے ان میں نو لشکروں میں شمولیت کی ہے۔ چنانچہ ان میں کبھی حضرت ابوبکر کو امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ کو۔ دوسری سند کے ساتھ یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں حصہ لیا ہے اور دیگر مہمات کے لیے جو لشکر روانہ فرمائے ایسے نو مہمات میں شریک ہو چکا ہوں۔ ان میں کبھی ہم پر حضرت ابوبکر صدیق کو امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ بن زید کو۔

١٢١٢ - حدثنا أبو عاصم الضحاك بن مخلد حدثنا يزيد عن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات وغزوت مع ابن حارثة استعمله علينا.

یزید بن ابو عبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی ہے اور ان غزوات میں بھی شریک تھا جن میں حضرت زید بن حارثہ کو امیر بنایا۔

١٢١٣ - حدثنا محمد بن عبد الله حدثنا حماد بن مسعدة عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم سبع غزوات فذكر خيبر والحديبية ويوم حنين ويوم القرد قال يزيد ونسيت بقيتهم.

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سات غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔ جن میں سے خیبر، حدیبیہ، غزوہ حنین اور غزوہ ذات القرد کا ذکر کیا اور یزید بن ابو عبید نے کہا کہ باقی کے نام میں بھول گیا ہوں۔

باب غزوة الفتح وما بعث حاطب بن أبي بلتعة إلى أهل مكة يخبرهم بغزو النبي صلى الله عليه وسلم

فتح مکہ کا بیان۔

رسول اللہ کے آنے کی حاطب بن ابو بلتعہ نے کفار مکہ کو خبر پہنچائی تھی۔

١٢١٤ - حدثنا قتيبة حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار قال أخبرني الحسن بن محمد أنه سمع عبيد الله بن أبي رافع يقول سمعت عليا رضي الله عنه يقول بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا والزبير والمقداد فقال انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ فإن بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها قال فانطلقنا تعادى بنا خيلنا حتى أتينا الروضة فإذا نحن بالظعينة قلنا لها أخرجي الكتاب قالت ما معي كتاب فقلنا لتخرجن الكتاب أو لنلقين

عبید اللہ بن ابو رافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیر و حضرت مقداد کو بھیجا کہ روضہ خاخ جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے، پس اس سے وہ خط لے آؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم روانہ ہو گئے اور ہمارے گھوڑے ہمیں لے کر بھاگے جاتے تھے، یہاں تک کہ ہم روضہ خاخ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک کجاوہ نشین عورت کو دیکھا۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دے ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ اس نے اپنے بالوں میں سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے وہ

الْكِتَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے بعض مشرکین مکہ کی جانب لکھا تھا اور اس میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض جنگی ارادوں کی خبر دی تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب! یہ تم نے کیا کیا؟ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ فرمائیے۔ میں قریش میں رہنے کے باعث ان کا حلیف تھا لیکن قریشی نہیں ہوں، جبکہ مہاجرین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں، جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی رشتہ دار نہ ہو اور وہ ان کے اپنے ہونے کے باعث ان کی جان و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ چونکہ میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں اس لیے میں نے چاہا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کروں جس کے باعث میرے قرابت دار ان کے شر سے محفوظ رہ جائیں لہٰذا میں نے مسلمان ہونے کے بعد مرتد یا کفر سے راضی ہونے کے باعث ایسا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واقعی تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے احوال پر مطلع ہوتے ہوئے غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں سے فرما دیا کہ تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ اور پھر یہ سورت نازل فرمائی: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ اس حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا۔۔۔ الی آخرہ (سورۂ ممتحنہ آیت ۱)

بَابُ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ

غزوۂ فتح مکہ جو رمضان المبارک میں ہوا۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ۔ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ أَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ فتح کو رمضان شریف کے مہینے میں کیا تھا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے بھی ایسا ہی سنا ہے۔ عبید اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ جب آپ کدید کے چشمے پر پہنچے جو قدید اور عسفان کے درمیان واقع ہے تو آپ نے روزہ افطار فرما دیا اور اس کے بعد آپ نے اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھا راستے کی آسانی کے پیش نظر کیونکہ سفر

مُفْطِرًا حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ.

١٣١٦۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ وَذَلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ يَصُومُ وَيَصُومُونَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ.

١٣١٧۔ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصُّوَّامِ أَفْطِرُوا. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ. وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٣١٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ

یا روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے)۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ کو) فتح کرنے کے لیے) رمضان المبارک کے مہینے میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائے ہوئے آپ کو ساڑھے آٹھ سال گزر چکے تھے۔ پس آپ مسلمانوں کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ کی جانب چل پڑے۔ آپ بھی روزے رکھتے اور صحابہ رسالت کے پروانے بھی برابر روزے رکھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کدید کے مقام پر پہنچ گئے جو عسفان اور قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے۔ پس آپ نے روزہ افطار کیا اور صحابہ کرام نے بھی۔ زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل ہی کو لے کر اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینے میں حنین کی جانب نکلے اور اس وقت مجاہدین حضرات کا حال مختلف تھا یعنی بعض حضرات نے روزہ رکھا ہوا تھا جبکہ بعض نے نہیں رکھا تھا۔ جب حضور اپنی سواری پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے دودھ کا برتن طلب فرمایا یا پانی منگوایا، پھر اسے اپنی ہتھیلی پر یا سواری پر رکھ کر لوگوں کی جانب دیکھا۔ پس روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں سے کہا کہ روزے توڑ دو۔ عبد الرزاق، معمر، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال نکلے۔ نیز حماد بن زید، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے لیے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے لیے) رمضان المبارک کے مہینے میں سفر کیا۔ جب آپ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور دن کے وقت پانی پیا، تاکہ لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر روزہ نہ رکھیں۔ پس آپ نے مکہ معظمہ پہنچنے

النَّاسَ فَأَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ. قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

تک روزے سے رہے۔ طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزے رکھے ہیں اور چھوڑے بھی ہیں تاکہ جو روزے رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چھوڑنا چاہے۔

بَابُ ٥١٦ أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ.

فتح مکہ کے وقت رسول خدا نے جھنڈا کہاں نصب فرمایا۔

١٢١٩. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتّٰى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَإِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: مَا هٰذِهِ لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ. فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ: نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ. فَرَآهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ. فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلٰى أَبِي سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ قَالَ: يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَ: هٰذِهِ غِفَارُ. قَالَ: مَا لِي وَلِغِفَارَ. ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. حَتّٰى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ. فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے تو قریش کو بھی آپ کی آمد کا پتہ لگ گیا۔ پس ابو سفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء باہر نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صورت حال معلوم کریں۔ پس جب چلتے چلتے مر الظہران کے مقام تک پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں اتنی کثرت سے آگ جل رہی ہے جیسے عرفہ کے روز جلائی جاتی ہے۔ ابو سفیان نے کہا۔ یہ کیا ہے؟ یہ تو عرفہ جیسی آگ معلوم ہوتی ہے۔ بدیل بن ورقاء نے کہا کہ یہ بنو عمرو کی آگ ہوگی۔ ابو سفیان نے کہا کہ بنو عمرو کی تعداد اس سے بہت کم ہے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ دستے نے دیکھ لیا اور انہیں پکڑ کر لے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اس وقت ابو سفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ جب لشکر اسلام چل پڑا تو آپ نے حضرت عباس سے فرمایا کہ ابو سفیان کو لشکر اسلام کی بھیڑ میں روک کر کھڑا رہنے دیا تاکہ وہ مسلمانوں کی قوت کا اپنی آنکھوں سے نظارہ کر لے۔ پس حضرت عباس انہیں پہاڑی پر کھڑے کرکے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قبائل گروہ در گروہ جیسے فوجی دستوں کی شکل میں تھے۔ جب ابو سفیان کے سامنے سے ایک دستہ گزرا تو انہوں نے حضرت عباس سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جواب دیا۔ یہ قبیلہ غفار کے لوگ ہیں۔ حضرت ابو سفیان کہنے لگے کہ مجھے قبیلہ غفار سے تو کوئی غرض نہیں۔ پھر قبیلہ جہینہ گزرا، تب بھی یہی گفتگو ہوئی۔ پھر سعد بن ہذیم گزرے تو اس وقت بھی یہی گفتگو ہوئی۔ پھر بنو سلیم گزرے تو اس وقت بھی یہی کہا سنا گیا۔ یہاں تک کہ ایک ایسا دستہ گزرا کہ اس جیسا نہ دیکھا تھا۔ تو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا کہ یہ انصار ہیں انصار کے امیر حضرت سعد بن عبادہ ہیں۔ جن کے ہاتھ میں جھنڈا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے۔ اے ابو سفیان! آج کا دن قتل عام کا دن ہے۔ آج کعبہ کی حرمت بھی حلال ہو جائے گی۔ حضرت

يَا أَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ، الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ. ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ قَالَ: مَا قَالَ؟ قَالَ: كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: كَذَبَ سَعْدٌ، وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللَّهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ، وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ. قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُونِ. قَالَ عُرْوَةُ: وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَا هُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ. قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ، وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًا، فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ: حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِيُّ.

ابوسفیان کہنے لگے: اے عباس! اچھا ہی کا دن خوب آیا۔ پھر ایک دستہ آیا جو تمام دستوں سے چھوٹا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی میں بنفس نفیس جلوہ افروز تھے اور ساتھ میں مہاجر اصحاب تھے۔ اور ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم حضرت زبیر بن عوام نے اٹھایا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے یہ کہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا ہے آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا۔ اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجون کے مقام پر اسلام کا پرچم نصب کر دینے کا حکم فرمایا۔ عروہ، نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت عباس سے سنا کہ انہوں نے حضرت زبیر بن عوام سے دریافت کیا کہ اے ابو عبداللہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ آپ کو جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا! عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز حضرت خالد بن ولید کو حکم فرمایا تھا کہ وہ مکہ مکرمہ کے اوپر والی جانب یعنی کداء کی طرف سے شہر میں داخل ہوں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی کُدا یعنی کُدا کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔ اس روز حضرت خالد کے دستے سے دو افراد شہید ہوئے، جن میں سے ایک حضرت حبیش بن اشعر اور دوسرے حضرت کرز بن جابر فہری تھے۔

◆ ◆ ◆

١٢٢٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ. وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور خوش الحانی سے سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ اگر مجھے اپنے ارد گرد لوگوں کے جمع ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں بھی اسی خوش الحانی سے پڑھ کر سناتا جیسے آپ قراءت فرماتے تھے۔

١٢٢١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دنوں میں انہوں نے گزارش کی: یا رسول اللہ! کل آپ کا قیام کہاں ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ. قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ. قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ حَجَّتِهِ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ.

نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے ٹھہرنے کے لیے کوئی مکان باقی چھوڑا ہے؟ اس کے بعد فرمایا: نہ مومن کافر کا اور نہ کافر مومن کا وارث نہیں ہوتا۔ زہری سے پوچھا گیا کہ ابوطالب کی وراثت کس کو ملی تھی؟ انھوں نے کہا کہ عقیل اور طالب کو (حضرت جعفر اور حضرت علی مسلمان ہونے کے باعث وارث نہ ہوئے)۔ معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ کل کہاں ٹھہریں گے والی بات حج کی ہے جبکہ یونس کی روایت میں حج کا ذکر ہے اور نہ فتح مکہ کا۔

١٢٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح سے نوازا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اپنا قیام خیف میں ہوگا، جہاں کفار نے کفر پر قائم رہنے کے حلف اٹھائے تھے۔

١٢٢٣۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا: کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا، جہاں لوگوں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

١٢٢٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نُرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا.

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود پہنا ہوا تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آکر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ جہاں تک ہمارا خیال ہے، آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس روز احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔

١٢٢٥۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے گرداگرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔

النبي صلى الله عليه وسلم مكة يوم الفتح وحول البيت ستون وثلاث مائة نصب فجعل يطعنها بعود في يده ويقول جاء الحق وزهق الباطل جاء الحق وما يبدئ الباطل وما يعيد.

۱۳۲۷- حدثني إسحاق حدثنا عبد الصمد قال حدثني أبي حدثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة أبى أن يدخل البيت وفيه الآلهة فأمر بها فأخرجت فأخرج صورة إبراهيم وإسماعيل في أيديهما من الأزلام فقال النبي صلى الله عليه وسلم قاتلهم الله لقد علموا ما استقسما بها قط ثم دخل البيت فكبر في نواحي البيت وخرج ولم يصل فيه تابعه معمر عن أيوب. وقال وهيب حدثنا أيوب عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم من أعلى مكة وقال الليث حدثني يونس قال أخبرني نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أقبل يوم الفتح من أعلى مكة على راحلته مردفا أسامة بن زيد ومعه بلال ومعه عثمان بن طلحة من الحجبة حتى أناخ في المسجد فأمره أن يأتي بمفتاح البيت فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه أسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة فمكث فيه نهارا طويلا ثم خرج فاستبق الناس فكان عبد الله بن عمر أول من دخل فوجد بلالا وراء الباب قائما فسأله أين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار

آپ انہیں چھڑی مارتے تھے جو دست مبارک میں تھی اور فرماتے جاتے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ اور باطل نہ اب سے سرے سے کھڑا ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

* * *

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے رک گئے کیونکہ اس میں جھوٹے معبود (بت) رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کے نکالنے کا حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں تھیں جن کے ہاتھوں میں پانسے کے تیر دے رکھے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کافروں کو سنبھالے۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان دونوں نے ہرگز پانسے کے تیر نہیں پھینکے تھے۔ پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے اطراف میں تکبیر کہی لیکن اس کے اندر نماز پڑھے بغیر باہر نکل آئے۔ اسی طرح معمر نے ایوب سے روایت کی ہے۔

رسول خدا کا مکہ میں بلند جانب سے داخلہ۔

لیث، یونس، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کی جانب سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ سواری پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا ہوا تھا اور حضرت بلال و حضرت عثمان بن طلحہ آپ کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ آپ مسجد حرام میں داخل ہو گئے۔ پھر آپ نے بیت اللہ کی چابیاں لانے کا حکم فرمایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ تھے۔ پس اس کے اندر کافی دیر ٹھہرے۔ جب باہر نکلے تو دوسرے حضرات بھی اندر جانے لگے اور سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت بلال دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں تو ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی ہے تو انہوں نے اس جگہ کی جانب اشارہ کر دیا جہاں نماز پڑھی تھی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھول

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ۔

بَابُ ۵۲ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا۔

بَابُ ۵۲ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے سال میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام فرما دیا ہے۔

فتح مکہ کے وقت رسول خدا کی رہائش گاہ

یحییٰ بن ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (فتح مکہ کے وقت) دس روز تک قیام کیا اور ہم قصر نمازیں پڑھتے رہے (یہ حدیث دو سندوں کے ساتھ مروی ہے)

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں انیس روز قیام فرمایا اور آپ دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔ (فرضوں کی)

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور انیس روز تک ہم قصر نمازیں ہی پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان انیس دنوں کے اندر تو ہم قصر نماز پڑھتے رہے لیکن اور ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے۔

فتح مکہ کے اثرات

امام لیث، یونس، ابن شہاب، حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے روایت کی ہے جن کے چہرے پر فتح مکہ کے وقت رسول خدا نے دست شفقت پھیرا تھا۔

زہری نے حضرت سنین ابو جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ ہم سعید بن مسیب کے پاس تھے، تو حضرت ابو جمیلہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور فتح مکہ کے وقت میں بھی آپ

سَعْدٍ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، وَقَالَ عُتْبَةُ
إِنَّهُ ابْنِي، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ
وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ
فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ
إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَذَا أَخِي هَذَا ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ
فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ
وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ ابْنِ
أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ
وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ
بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ
لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ
كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذَلِكَ.

ابی وقاص نے زمعہ کے اس لڑکے کو لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی عبد بن زمعہ بھی آ گئے۔
حضرت سعد بن ابی وقاص عرض گزار ہوئے کہ یہ میرا بھتیجا ہے کیونکہ
میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا کہ ان کا یہ بیٹا ہے۔ اب عبد بن زمعہ
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ زمعہ کا بیٹا
ہے اور ان کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے زمعہ کے اس لڑکے کو غور سے دیکھا تو باقی لوگوں سے
وہ عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! اسے
تم لے لو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے، اور یہ زمعہ کے بستر پر
پیدا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سودہ!
اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ اس کو عتبہ بن ابی وقاص
کے مشابہ دیکھا تھا۔ ابن شہاب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اولاد اس کی ہے جس
کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لیے پتھر ہیں (یعنی اسے رجم کیا جائے گا)۔ ابن
شہاب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو
بلند آواز سے بیان فرمایا کرتے تھے

* * *

١٢٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ
فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ
قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي
فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ
لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے عہد مبارک میں فتح مکہ کے وقت ایک عورت نے چوری کی تو اس کی قوم
حضرت اسامہ بن زید کی جانب سفارش کے لیے دوڑی۔ حضرت عروہ کہتے ہیں
کہ جب حضرت اسامہ نے اس بارے میں کچھ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ فرمایا کہ تم مجھ سے اللہ کی حدود کے بارے
میں گفتگو کرتے ہو۔ حضرت اسامہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے معاف
فرما دیجیے۔ شام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے
ہوئے تو پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے شایان
ہے اور اس کے بعد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ جب
کوئی طاقتور چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کا
مرتکب ہوتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ

النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر بعد میں اس نے اچھی طرح توبہ کر لی اور اس نے نکاح کر کے اپنی حیات پوری کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس کے بعد وہ عورت میرے پاس آیا کرتی تھی اگر اس کو کوئی حاجت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دیا کرتی۔

◆ ◆ ◆

١٣٣١۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيهَا فَقُلْتُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ بَعْدُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ۔

حضرت مجاشع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں اپنے بھائی (مجالد) کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے بھائی کو لے کر آپ کی بارگاہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اس سے ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت کا ثواب تو مہاجرین نے لوٹ لیا۔ میں نے عرض کی کہ پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت لیں گے؟ فرمایا اسلام، ایمان اور جہاد پر۔ لہٰذا بعد میں ان دونوں میں سے بڑے بھائی حضرت ابو معبد سے ملا تو اس بارے میں ان سے تحقیق کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجاشع نے درست کہا ہے۔

١٣٣٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبَدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ۔ وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ۔

ابو عثمان نہدی نے حضرت مجاشع بن مسعود سے روایت کی ہے کہ میں ابو معبد کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ان سے ہجرت پر بیعت لی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین پر ختم ہو گئی، ہاں میں اسلام اور جہاد پر بیعت لے لیتا ہوں۔ پھر میں ابو معبد سے ملا اور اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ مجاشع نے ٹھیک کہا ہے۔ خالد، ابو عثمان نے حضرت مجاشع سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی حضرت مجالد کو لے کر حاضر بارگاہ ہوئے تھے۔

١٣٣٣۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ

مجاہد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں شام کی جانب ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہجرت ختم ہو گئی اب تو جہاد ہے۔ پس جاؤ اور اپنے حال میں وصف دیکھو تو اسے کر لینا ورنہ واپس لوٹ آنا۔ شعبہ، ابو بشر، مجاہد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے گزارش کی

وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحْلِلْ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنَ الدَّهْرِ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ حَلَالٌ۔ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

تو انہوں نے فرمایا کہ اب ہجرت نہیں رہی یا یہ فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

اسحاق بن یزید، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو اوزاعی، عبدہ بن ابی لبابہ، مجاہد بن جبر مکی سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد چونکہ دار الاسلام کی حدود وسیع ہو گئی ہیں لہٰذا، ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ میں عبید بن عمیر کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا اب ہجرت باقی نہیں رہی۔ پہلے یہ تھا کہ مسلمان اپنے دین کو بچانے کی خاطر اللہ اور رسول کی طرف بھاگ جاتے تھے خوف تھا کہ کہیں ان کا دین کسی آزمائش کا شکار نہ ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے لہٰذا اہل ایمان جہاں چاہیں اپنے رب کی عبادت کر سکتے ہیں۔ لیکن اب جہاد اور حسن نیت موجود ہے۔

مجاہد بن جبر نے مرسلاً روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت ہی مکہ مکرمہ کو حرام فرما دیا تھا پس یہ اللہ تعالیٰ کے حرام فرمانے کی وجہ سے قیامت تک حرام ہے۔ نہ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا۔ یہ میرے لئے بھی تھوڑی سی دیر کے لئے حلال ہوا تھا پس نہ اس کا شکار بھگایا جائے، نہ اس کا کانٹا توڑا جائے نہ اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے، ماسوائے اعلان دینے کے۔ اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ اس کی لوہاروں اور گھروں کے لئے بڑی ضرورت ہے تھوڑی دیر آپ خاموش رہے پھر فرمایا اذخر کے سوا کیونکہ یہ حلال ہے۔ ابن جریج، عبدالکریم، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اور یہی کچھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی

هوازن رماة وإنا لما حملنا عليهم انكشفوا فأكببنا على الغنائم فاستقبلنا بالسهام ولقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته البيضاء وإن أبا سفيان آخذ بزمامها وهو يقول أنا النبي لا كذب. قال إسرائيل وزهير نزل النبي صلى الله عليه وسلم عن بغلته.

١٣٥١ - حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني ليث حدثني عقيل عن ابن شهاب وحدثني إسحاق حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا ابن أخي ابن شهاب قال محمد بن شهاب وزعم عروة بن الزبير أن مروان والمسور بن مخرمة أخبراه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قام حين جاءه وفد هوازن مسلمين فسألوه أن يرد إليهم أموالهم وسبيهم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم معي من ترون وأحب الحديث إلي أصدقه فاختاروا إحدى الطائفتين إما السبي وإما المال وقد كنت استأنيت بكم وكان أنظرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بضع عشرة ليلة حين قفل من الطائف فلما تبين لهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير راد إليهم إلا إحدى الطائفتين قالوا فإنا نختار سبينا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسلمين فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد فإن إخوانكم قد جاءونا تائبين وإني قد رأيت أن أرد إليهم سبيهم فمن أحب منكم أن يطيب ذلك فليفعل ومن أحب منكم أن يكون على حظه حتى نعطيه إياه من أول ما يفيء الله علينا فليفعل فقال الناس قد طيبنا

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار ہیں اور حضرت ابو سفیان بن حارث نے اس کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور آپ فرما رہے تھے میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے۔ اسرائیل اور زہیر کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خچر سے اتر آئے تھے۔

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کا مال اور قیدی واپس کر دئے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جو لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں تم دیکھ رہے ہو اور مجھے سچی بات سب سے زیادہ پسند ہے تم دو میں سے ایک چیز اختیار کر لو قیدی لینے چاہتے ہو یا مال؟ میں نے تو تمہاری وجہ سے تقسیم میں تاخیر بھی کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس سے زائد دن انتظار فرمایا تھا یہاں تک کہ آپ طائف سے لوٹ آئے تھے جب ان پر یہ واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں میں سے صرف ایک ہی چیز واپس لوٹائیں گے تو انہوں نے عرض کی کہ ہمیں قیدی واپس دے دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے اس کے بعد فرمایا کہ تمہارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں میری رائے ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس لوٹا دوں۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنے حصے کے قیدی کو دینا چاہے وہ چھوڑ دے اور جو تم میں سے اپنے حصے کی قیمت لینا چاہے تو اللہ تعالیٰ جو مال سب سے پہلے عطا فرمائے گا اس میں سے اسے دے دیا جائے گا۔ سب لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم برضا و رغبت چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے دل سے کہا اور کس

ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا. هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ.

۱۲۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ أَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

نے دل سے نہیں کیا۔ تم جاؤ اور گفتگو کر کے اپنے سرداروں کو ہمارے پاس بھیجو۔ پس لوگ واپس گئے اور اپنے سرداروں سے گفتگو کی۔ پھر سرداروں نے حاضر بارگاہ ہو کر بتایا کہ لوگ تہ دل سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ ہے جو مجھے (ابن شہاب کو) ہوازن کے قیدیوں کے متعلق معلوم ہوا۔

❖ ❖ ❖

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اور دوسری سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم حنین سے واپس لوٹ رہے تھے تو راستے میں حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اعتکاف کی نذر کے بارے میں دریافت کیا جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں مانی تھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پورا کرنے کا حکم فرمایا۔ بعض حضرات نے اس کی سند یوں بیان کی ہے۔ حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر۔ جریر بن حازم، حماد بن سلمہ، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دو سندوں کے ساتھ خود یہ حدیث پیش کی اور دو سندیں دوسرے حضرات کی پیش کر دیں۔ یوں چار سندیں ہو گئیں)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے لئے ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ جب مقابلہ ہوا تو مسلمان بکھرنے لگے۔ پس میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر چھایا ہوا ہے لہٰذا میں نے پیچھے سے جا کر اس کی رگ گردن پر تلوار کا وار کیا اور اس کی زرہ کاٹ ڈالی۔ وہ میری جانب متوجہ ہوا اور مجھے ایسا دبایا کہ موت کے منہ میں پہنچا دیا لیکن مجھے چھوڑ کر وہ مر گیا۔ پھر میری حضرت عمر سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا یہ اللہ عزوجل کا حکم ہے۔ پھر مسلمان واپس لوٹ آئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم کرنے بیٹھے تو فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس کا کوئی گواہ بھی ہو تو اس کافر کا سامان اسی کو ملے گا۔ میں اپنے دل میں یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی

من قتل قتيلا له عليه بينة فله سلبه فقلت
من يشهد لي ثم جلست قال ثم قال النبي صلى الله
عليه وسلم مثله فقمت فقلت من يشهد لي ثم
جلست. قال ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم
مثله فقمت فقال ما لك يا ابا قتادة
فاخبرته فقال رجل صدق وسلبه عندي
فارضه مني فقال ابو بكر لاها الله اذا لا يعمد
الى اسد من اسد الله يقاتل عن الله ورسوله
صلى الله عليه وسلم فيعطيك سلبه فقال النبي
صلى الله عليه وسلم صدق فاعطه فاعطانيه
فابتعت به مخرفا في بني سلمة فانه لاول مال
تاثلته في الاسلام۔ وقال الليث حدثني يحيى
بن سعيد عن عمر بن كثير بن افلح عن ابي محمد
مولى ابي قتادة ان ابا قتادة قال: لما كان
يوم حنين نظرت الى رجل من المسلمين يقاتل
رجلا من المشركين وآخر من المشركين يختله من
ورائه ليقتله فاسرعت الى الذي يختله فرفع
يده ليضربني فاضرب يده فقطعتها ثم اخذني
فضمني ضما شديدا حتى تخوفت ثم ترك
فتحلل ودفعته ثم قتلته وانهزم المسلمون
وانهزمت معهم فاذا بعمر بن الخطاب في الناس
فقلت له ما شان الناس؟ قال امر الله ثم تراجع
الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقام بينة
على قتيل قتله فله سلبه فقمت لالتمس بينة
على قتيلي فلم ار احدا يشهد لي فجلست ثم
بدا لي فذكرت امره لرسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال رجل من جلسائه سلاح هذا القتيل
الذي يذكر عندي فارضه منه. فقال ابو

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا۔ میں کھڑا ہو گیا لیکن یہ سوچ کر بیٹھ
گیا کہ میرا گواہ کون ہوگا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا پس میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ
اے ابو قتادہ! کیا بات ہے؟ پس میں نے صورت حال عرض کر دی۔ ایک
شخص نے کہا: یہ سچ کہتے ہیں اور ان کے مقتول کا سامان میرے
پاس ہے۔ حضور! انہیں اس سے راضی کر دیجئے یا میری جانب سے راضی
کر دیں۔ اس پر حضرت ابوبکر کہنے لگے: اللہ کی قسم ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ
کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کے لیے لڑے اور
اس کا حصہ انہیں دے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
تم نے سچ کہا۔ اللہ! ان کا حصہ انہیں دے دو۔ پس اس نے وہ سامان
مجھے دے دیا۔ حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے بنو سلمہ میں
ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال ہے جو مجھے دور اسلام میں حاصل ہوا۔
لیث کے ساتھ یہ روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔
غزوہ حنین کے روز میں نے دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک مشرک برسرپیکار ہیں
اور ایک مشرک اس مسلمان کے پیچھے گھات لگائے ہوئے تھا کہ اسے شہید کر دے
میں اس کی جانب بڑھا جو گھات لگائے ہوئے تھا۔ اس نے مجھے مارنے کے لیے ہاتھ
اٹھایا تو میں نے وار کر کے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس نے مجھے پکڑ لیا اور اس
زور سے دبایا کہ موت کا خطرہ نظر آنے لگا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور
ڈھیلا ہو گیا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد مسلمان بھاگ کھڑے
ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ رہا تھا۔ پھر لوگوں میں مجھے حضرت عمر
بن خطاب نظر آئے تو میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا: اللہ کا حکم ہے۔
پھر لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب واپس لوٹے۔ اس کے بعد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی کافر کو قتل کرنے کا گواہ
پیش کر دے تو مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا۔ میں اپنے قتل کرنے کا گواہ
تلاش کرنے کے لیے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی گواہ نہ ملا اس لیے میں بیٹھ
گیا۔ پھر میرے ذہن میں ایک بات آئی تو میں نے اپنا واقعہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کر دیا۔ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے حضرات
میں سے ایک شخص نے کہا کہ جس مقتول کا یہ ذکر کر رہے ہیں اس کا سامان
تو میرے پاس ہے اور آپ انہیں میری جانب سے راضی کر دیں۔ حضرت

[illegible] مَكَّةَ.

١٣٥٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَقَالَ هِشَامٌ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَوْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا قَالَ أَجَلْ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنَزَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ.

١٣٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ أَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا

بیان کی۔

ابوعثمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، جنہوں نے خدا کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جو طائف کے قلعے کی دیوار پر چند آدمیوں کو ساتھ لے کر چڑھ گئے تھے پھر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں کہ ہم دونوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو اپنے باپ کے سوا جان بوجھ کر اپنے آپ کو دوسرے باپ کی جانب منسوب کرے تو جنت اس پر حرام ہے۔ ابوالعالیہ یا ابوعثمان نہدی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنایا۔ عاصم کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس دو ایسے حضرات کی شہادت ہے جو یقین کے لئے کافی ہے ان میں سے ایک تو وہ ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے وہ تئیسویں ہیں جو قلعہ طائف کی دیوار سے اتر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھا جبکہ آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر قیام پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال بھی آپ کے پاس موجود تھے کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر کہا کہ آپ نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا وہ پورا نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر بشارت ہی سناتے رہتے ہیں پس آپ غصے کی حالت میں حضرت ابوموسیٰ اور حضرت بلال کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اس نے تو بشارت قبول نہیں کی، لیکن تم دونوں اسے قبول کرلو۔ دونوں حضرات عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اسے قبول کیا۔ پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا اس میں اپنے منہ ہاتھ دھوئے اور پھر اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ دونوں اس میں سے پی لو، باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں بشارت حاصل کرو۔ پس دونوں حضرات نے برتن لے کر ایسا ہی کیا۔ اس پر پردے کے اندر سے حضرت ام سلمہ نے

ستجدون أثرة شديدة فاصبروا حتى تلقوا الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فإني على الحوض قال أنس فلم نصبروا۔

ناانصافی دیکھو گے تو اس پر صبر کرنا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے جا ملو۔ کیونکہ میں حوض کوثر پر ملوں گا لیکن حضرت انس فرماتے ہیں کہ الغرض ہم سے صبر نہ ہو سکا۔

۱۲۶۳۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن أبي التياح عن أنس قال: لما كان يوم فتح مكة قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائم بين قريش فغضبت الأنصار فقال النبي صلى الله عليه وسلم أما ترضون أن يذهب الناس بالدنيا وتذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا بلى قال لو سلك الناس واديا أو شعبا لسلكت وادي الأنصار أو شعبهم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال غنیمت قریش کے درمیان تقسیم فرمایا تو انصار اس پر ناراض ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ وہ عرض گزار ہوئے۔ کیوں نہیں۔ فرمایا اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔

۱۲۶۴۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا أزهر عن ابن عون أنبأنا هشام بن زيد بن أنس عن أنس رضي الله عنه قال: لما كان يوم حنين التقى هوازن ومع النبي صلى الله عليه وسلم عشرة آلاف والطلقاء فأدبروا، قال يا معشر الأنصار، قالوا لبيك يا رسول الله وسعديك، لبيك نحن بين يديك، فنزل النبي صلى الله عليه وسلم فقال أنا عبد الله ورسوله فانهزم المشركون فأعطى الطلقاء والمهاجرين ولم يعط الأنصار شيئا فقالوا فدعاهم فأدخلهم في قبة فقال أما ترضون أن يذهب الناس بالشاة والبعير وتذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو سلك الناس واديا وسلكت الأنصار شعبا لاخترت شعب الأنصار۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے روز جب ہوازن سے مقابلہ ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ نو مسلم تھے تو پیٹھ دکھا گئے اس وقت آپ نے فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں اور آپ کے سامنے موجود ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری سے اتر گئے اور فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں۔ پس کافروں کو شکست ہو گئی۔ پس آپ نے نو مسلموں اور مہاجرین کو مال عطا فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ پس انہوں نے کچھ کہا تو آپ نے انہیں بلایا تو وہ ایک خیمے میں داخل ہو گئے۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگ میدان سے چلیں اور انصار گھاٹی سے، تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔

۱۲۶۵۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال جمع النبي صلى الله عليه وسلم ناسا من الأنصار فقال إن قريشا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے تمام لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ بیشک قریش کی جاہلیت اور مصیبت کا زمانہ گزرے تھوڑا عرصہ ہوا ہے اس لئے میں نے چاہا کہ ان کی دلجوئی کروں

حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ
أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ
النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ
النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ
وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ۔

١٣٦٦۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا
قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَيْنٍ
قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَغَيَّرَ
وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ
بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ۔

١٣٦٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْطَى الْأَقْرَعَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ
وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا، فَقَالَ
رَجُلٌ مَا أُرِيدَ بِهَذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللَّهِ، فَقُلْتُ
لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ
اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ۔

١٣٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ
بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ
بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ، لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ
وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ وَمِنَ الطُّلَقَاءِ
فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ
نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ

اور انہیں اسلام سے مانوس کروں۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر لوٹیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ انہوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا، اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار گھاٹی سے تو میں انصار کے میدان یا انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا، تو انصار میں سے ایک آدمی (معتب بن قشیر منافق) نے کہا کہ اس تقسیم میں رضائے الٰہی کو مدنظر نہیں رکھا گیا ہے پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کو بتا دی۔ آپ کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے۔ کہ انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض حضرات کو ترجیح دی چنانچہ حضرت اقرع کو سو اونٹ عطا فرمائے اور اتنے ہی حضرت عیینہ کو دے گئے اور دوسرے حضرات کو بھی مرحمت فرمائے گئے۔ اس پر ایک آدمی (منافق) کہنے لگا کہ اس تقسیم میں رضائے الٰہی کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرور خبر دوں گا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے وقت جب ہوازن، غطفان اور دوسرے لوگ اپنے جانوروں اور بال بچوں سمیت میدان مقابلہ میں آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار مجاہدین اور کچھ نو مسلم تھے۔ پس یہ پیٹھ پھیر گئے اور آپ تنہا رہ گئے تو اس روز آپ نے دو آوازیں دیں جو بالکل الگ الگ تھیں۔ آپ نے دائیں جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ نے بائیں جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ

فقال: يا معشر الانصار، قالوا لبيك يا رسول
الله ابشر نحن معك. ثم التفت عن يساره فقال
يا معشر الانصار، قالوا لبيك يا رسول الله ابشر
نحن معك وهو على بغلة بيضاء فنزل فقال
انا عبد الله ورسوله فانهزم المشركون فاصاب
يومئذ غنائم كثيرة فقسم في المهاجرين و
الطلقاء ولم يعط الانصار شيئا فقالت الانصار
اذا كانت شديدة فنحن ندعى ويعطى الغنيمة
غيرنا فبلغه ذلك فجمعهم في قبة فقال
يا معشر الانصار ما حديث بلغني عنكم فسكتوا
فقال يا معشر الانصار الا ترضون ان يذهب
الناس بالدنيا وتذهبون برسول الله صلى الله
عليه وسلم تحوزونه الى بيوتكم قالوا بلى فقال
النبي صلى الله عليه وسلم لو سلك الناس واديا
وسلكت الانصار شعبا لاخذت شعب الانصار
فقال هشام يا ابا حمزة وانت شاهد ذاك قال
واين اغيب عنه.

باب ۵۲۵ السرية التي قبل نجد.

۱۲۶۹۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد حدثنا
ايوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال
بعث النبي صلى الله عليه وسلم سرية قبل
نجد فكنت فيها فبلغت سهامنا اثني عشر
بعيرا ونفلنا بعيرا بعيرا فرجعنا بثلاثة
عشر بعيرا.

باب ۵۲۶ بعث النبي صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد الى بني جذيمة.

۱۲۷۰۔ حدثني محمود حدثنا عبد الرزاق
اخبرنا معمر وحدثني نعيم اخبرنا عبد الله
اخبرنا معمر عن الزهري عن سالم عن ابيه قال

ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اس وقت
آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ پھر نیچے اتر آئے اور فرمایا۔ میں خدا تعالیٰ
کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکوں کو شکست ہو گئی تو اس دن بہت سا مال غنیمت
ہاتھ آیا۔ پس آپ نے مہاجرین اور نو مسلموں میں مال تقسیم کیا اور انصار کو کچھ
بھی نہ دیا۔ انصار نے کہا کہ جب سختی کا وقت آتا ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور
مال غنیمت دوسروں کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ جب یہ بات آپ تک پہنچی تو
آپ نے انہیں ایک خیمے میں جمع کیا اور فرمایا۔ اے گروہ انصار
کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ وہیں کھسکے
کر جائیں، میں کے متعلق تمہاری طرف سے مجھے ایک بات
پہنچی ہے، وہ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہ
انصار! لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں
میں لے کر جاؤ۔ وہ عرض گزار ہوئے۔ کیوں نہیں پھر نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار
کسی گھاٹی میں تو میں انصار کے ساتھ گھاٹی میں چلوں گا۔ ہشام نے
حضرت انس سے پوچھا کہ اے ابو حمزہ۔ کیا آپ اس وقت موجود
تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں غیر حاضر کب رہا
تھا۔

نجد کی جانب سریہ بھیجنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ (فوجی دستہ) روانہ فرمایا
جس کے اندر میں بھی تھا۔ پس ہمارے حصے میں بارہ بارہ
اونٹ آئے تھے، اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔
یوں ہم میں سے ہر ایک تیرہ اونٹ لے کر واپس
لوٹا۔

بنی جذیمہ کی جانب خالد بن ولید کو بھیجنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی جذیمہ کی جانب حضرت خالد بن ولید
کو بھیجا۔ انہوں نے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے یہ

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلَى بَنِي جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا أَنْ يَقُوْلُوْا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيْرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيْرَهُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيْرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَسِيْرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

کہ اچھا اظہار کیا کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ اس پر بھی حضرت خالد انہیں قتل کرنے اور قیدی بنانے لگے اور ہم میں سے ہر ایک کے سپرد ایک قیدی کر دیا۔ ایک روز حضرت خالد نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنے حصے کے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو اس وقت تک قتل کرے گا جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دو مرتبہ کہا کہ اے اللہ! میں اس فعل سے بیزار ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

بَابُ ۵۲۷ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ۔

سریہ عبداللہ بن حذافہ

حضرت علقمہ بھی اس میں شامل تھے اور اسے سریۂ انصار بھی کہتے ہیں۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُّطِيْعُوْهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيْعُوْنِي قَالُوْا بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوْا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوْا فَقَالَ أَوْقِدُوْا نَارًا فَأَوْقَدُوْهَا فَقَالَ ادْخُلُوْهَا فَهَمُّوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُوْلُوْنَ فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوْا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ (لشکر) روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو اس پر امیر بنا کر اس کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا۔ امیر کسی بات پر ناراض ہو گیا، تو اس نے لوگوں سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا کیوں نہیں۔ کہنے لگا کہ ایندھن اکٹھا کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں اکٹھی کر دیں۔ کہنے لگا ان میں آگ جلاؤ۔ جب ان میں آگ لگا دی گئی، اب کہنے لگا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ لوگ تیار ہو گئے لیکن ایک دوسرے کو روکتے رہے اور کہنے لگے کہ ہم آگ (جہنم) سے ڈرتے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب دوڑے تھے۔ حضور نے فرمایا اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس آگ سے نہ نکلتے، کیونکہ اطاعت اچھے کاموں میں ہوتی ہے۔

بَابُ ۵۲۸ بَعْثِ أَبِي مُوْسَى وَمُعَاذٍ إِلَى

ابو موسیٰ اور معاذ کو حجۃ الوداع سے پہلے

قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى مَشَطَتْنِيْ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ بَنِيْ قَيْسٍ. وَمَكَثْنَا بِذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ.

پھر احرام کھول دینا، یہاں تک کہ بنی قیس کی ایک عورت نے میرے سر میں کنگھی بھی کر دی اور ہم حضرت عمر کے عہد حکومت تک اسی طرح کرتے رہے۔

١٢٧٦۔ حَدَّثَنِيْ حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِيْ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ طَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ طَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ طَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، طَوَّعَتْ، طَاعَتْ وَأَطَاعَتْ لُغَةٌ طِعْتُ وَطُعْتُ وَأَطَعْتُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا، جب انہیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا کہ جب تم ان اہل کتاب کے پاس جاؤ تو انہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی جانب بلانا۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنا فرض فرمایا ہے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات میں بھی تمہارا حکم مانیں تو ان کے مال میں سے چھانٹ کر نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ طوعت، اطاعت ہم معنی ہیں، جیسے طعت، وطعت و اطعت۔

• • •

١٢٧٧۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيْمَ. زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل حاکم بن کر یمن گئے تو انہوں نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے یہ آیت بھی پڑھی: "اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا۔" (سورۃ النساء، آیت ۱۲۵) تو اس قوم سے ایک آدمی کہنے لگا کہ مادر ابراہیم کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوئی ہوگی۔ معاذ، شعبہ، حبیب، سعید، عمرو بن میمون کی روایت میں زائد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو جب حضرت معاذ لوگوں

أَيْمَنَ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ سُورَةَ النِّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ۔

بَاب ۴۲۵ بَعْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ:

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ قَالَ: فَغَنِمْتُ أَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدِ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِخَالِدٍ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ

کو صبح کی نماز پڑھانے لگے اس میں انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی کہ "اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا" تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص نے کہا: واہ ابراہیم کی ماں کی آنکھ تو ٹھنڈی ہو گئی۔

حضرت علی اور حضرت خالد کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی جانب بھیجنا،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ اس کے بعد ان کی جگہ حضرت علی کو بھیجا گیا اور ان سے فرمایا کہ خالد کے ساتھیوں سے کہہ دینا کہ جو تمہارے ساتھ یمن جانا چاہے وہ میرے ساتھ چلے اور جو واپس لوٹنا چاہے وہ ان کے ساتھ واپس لوٹ جائے۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور بے غنیمت نیز کئی اوقیہ چاندی کے ملے۔

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کو حضرت خالد سے خمس کا مال لینے کے لئے بھیجا اور میں حضرت علی سے کدورت رکھتا تھا۔ کیونکہ انہوں نے غسل کیا تھا میں نے حضرت خالد سے بھی اس کا ذکر کیا کہ کیا آپ ان کی طرف نہیں دیکھتے؟ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کے حضور یہ بات عرض کر دی۔ آپ نے فرمایا۔ اے بریدہ! کیا تم علی سے کدورت رکھتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا علی سے کدورت نہ رکھو کیونکہ خمس میں اُن کا حصہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا جس سے ابھی مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم

يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا۔

١٣٨٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا۔

بَابُ غَزْوَةِ ذِي الْخَلَصَةِ۔

١٣٨٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّأْمِيَّةُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ۔

١٣٨٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ فَانْطَلَقْتُ فِي

علیہ وسلم باندھتے ہیں۔ فرمایا تم قربانی بھیجو اور احرام کی حالت میں رہو جیسے تم اب ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی نے حضور کے لئے بھی قربانی بھیجی تھی۔

بکر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لوگوں سے یہ بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کا احرام باندھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی باندھا تھا جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لایا وہ اپنے اس احرام کو عمرے کے احرام میں تبدیل کرلے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کا جانور تھا پس ہمارے پاس یمن سے حضرت علی بن ابی طالب بھی آ پہنچے جو حج کے ارادے سے آئے تھے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے کون سا احرام باندھا ہے کیونکہ ہمارے اہل و عیال بھی ساتھ ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ میں نے وہی احرام باندھا ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی حالت میں رہو کیونکہ ہمارے ساتھ تو قربانی ہے۔

غزوہ ذی الخلصہ کا بیان

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں ذو الخلصہ نامی ایک گھر تھا جس کو کعبۂ یمانیہ اور کعبۂ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تم ذو الخلصہ کو برباد کرکے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ چنانچہ میں ڈیڑھ سو سوار لے کر روانہ ہو گیا اور اسے منہدم کر دیا۔ جو لوگ اس کے پاس تھے انہیں قتل کر دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر سنائی اور آپ نے ہمارے لئے اور احمس والوں کے لئے دعا فرمائی۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تم ذو الخلصہ کو گرا کر مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ وہ قبیلہ خثعم کے اندر ایک گھر تھا جس کو کعبۂ یمانیہ بھی کہا جاتا تھا۔ پس میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے کر روانہ ہوا۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح جم نہیں

خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ. قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيلَةَ فِيهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ. قَالَ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا. قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ. قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ. قَالَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سکتا تھا لیں آپ نے میرے سینے پر دستِ اقدس مارا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نشانات میں نے سینے پر دیکھے اور یہ دعا مانگی: اے اللہ! اسے ٹھہرا دے اور ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ پس وہ اس کی جانب گئے۔ چنانچہ اسے توڑ پھوڑ کر اس میں آگ لگا دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں قاصد بھیجا۔ حضرت جریر کے قاصد نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں جب اسے چھوڑ کر چلا تھا تو وہ خارش زدہ اونٹ کی طرح جل کر سیاہ ہو گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور لوگوں کے لئے پانچ مرتبہ دعائے برکت کی۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخلصہ کے بت سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ میں عرض گزار ہوا۔ کیوں نہیں۔ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر چل دیا۔ وہ سب گھڑ سوار تھے مگر میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ پس آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا حتیٰ کہ میں نے آپ کے دستِ مبارک کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا۔ اور پھر آپ نے یہ دعا مانگی: اے اللہ! اس کو ٹھہرا دے اور اسے ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ راوی کا بیان ہے کہ ذوالخلصہ ایک گھر تھا جو یمن کے قبیلہ خثعم اور بجیلہ کا مسکن تھا جس میں عبادت ہوتی تھی اسے کعبہ کہا جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جماعت وہاں پہنچی اور اسے توڑ پھوڑ کر نذرِ آتش کر دیا۔ قیس راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جریر یمن میں پہنچے تو وہاں ایک آدمی تھا جو تیروں سے فال نکالا کرتا تھا تو اس سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قاصد یہاں موجود ہے۔ اگر اس نے تجھے دیکھ لیا تو وہ تیری گردن اڑا دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ فال نکال رہا تھا تو حضرت جریر اس کے پاس جا پہنچے اور اس سے فرمایا کہ ان تیروں کو توڑ دے اور گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے تیر توڑ دیے اور مسلمان ہو گیا۔ پھر حضرت جریر نے قبیلہ احمس کے ایک

مَا لَقِيتُ فَقَالَ: أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ: أَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ. فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو: يَا جَرِيرُ إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ.

بَابٌ ۵۳۲ غَزْوَةُ سِيفِ الْبَحْرِ وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَأَمِيرُهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ.

۱۳۸۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يَقُوتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ: مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ الْقَوْمُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا.

۱۳۸۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

ہم حاضرِ خدمت ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور وہ یمن کی جانب لوٹ گئے۔ میں نے حضرت ابوبکر سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: آپ انہیں ساتھ لے کر کیوں نہ آئے؟ اس کے بعد ذوعمرو نے کہا: اے جریر! آپ ہمارے بزرگ ہیں لیکن میں ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کئے دیتا ہوں کہ اہلِ عرب اس وقت تک خیر و خوبی کے ساتھ رہیں گے جب تک ایک امیر کی وفات کے بعد دوسرے کا چناؤ کر لیا کریں گے۔ لیکن جب امارت تلوار کے ذریعے حاصل ہونے لگے گی تو بادشاہوں کا ناراض ہونا بادشاہوں اور بادشاہوں کا راضی ہونا بھی شاہانہ۔

غزوہ سیف البحر کا بیان
یہ قافلہ قریش کی تاک میں تھا اور اس کے امیر لشکر ابو عبیدہ تھے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساحلِ سمندر کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا جس کا امیر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو مقرر فرمایا گیا اور وہ تین سو افراد پر مشتمل تھا۔ ہم چلے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے تمام لشکر کا بچا ہوا زادِ راہ جمع کرنے کا حکم فرمایا جب وہ جمع کیا گیا تو کھجوروں کے دو تھیلے ہوئے۔ پس آپ ہمارے درمیان تھوڑا تھوڑا کر کے روزانہ تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب ختم ہونے کے قریب آگئیں تو ہمیں ایک ایک کھجور ملنے لگی۔ پس میں وہب بن کیسان نے ان سے پوچھا کہ ایک کھجور میں کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس ایک کھجور کی قدر و قیمت بھی ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب کہ وہ بھی نہ رہی۔ یہاں تک کہ ہم ساحلِ سمندر پر پہنچ گئے۔ دیکھا تو کنارے پر پہاڑ جیسی بڑی مچھلی پڑی ہے تو ہم لوگ اس میں سے اٹھارہ روز تک کھاتے رہے۔ پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی دو پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور ایک سواری کو ان کے نیچے سے گزرنے کا حکم فرمایا تو سواری ان کے نیچے سے بغیر چھوئے گزر گئی۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيْرُنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ حَتّٰى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ أَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ فَعَمَدَ إِلٰى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَّعَهٗ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِّنْ أَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ وَأَخَذَ رَجُلًا وَّبَعِيْرًا فَمَرَّ تَحْتَهٗ قَالَ جَابِرٌ وَّكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ أَخْبَرَنَا أَبُوْ صَالِحٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيْهِ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نُهِيْتُ۔

علیہ وسلم نے تین سو سوار روانہ فرمائے اور ہمارا امیر حضرت ابو عبیدہ کو مقرر فرمایا گیا۔ ہمیں قافلۂ قریش کی گھات میں مامور فرمایا گیا تھا۔ پس نصف مہینے تک ساحل سمندر پر ٹھہرے رہے اور وہاں ہمیں سخت بھوک کا سامنا ہوا، یہاں تک کہ ہم پتے کھا کر وقت گزارنے لگے۔ اسی لئے جانے والے لشکر کا نام پتوں والی فوج پڑ گیا۔ پس سمندر نے ہمارے لئے ایک مچھلی باہر پھینک دی جس کو عنبر کہا جاتا ہے تو ہم پندرہ روز تک اس میں سے کھاتے رہے اور اس کی چربی ملتے رہے یہاں تک کہ ہمارے جسم پہلی حالت پر آ گئے پس حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور اس کے ساتھ ایک سب سے لمبے آدمی کو کھڑا کیا۔ ایک دفعہ سفیان نے یہ فرمایا کہ آپ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور ایک آدمی کو اونٹ پر بٹھا کر اس کے نیچے سے گزارا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی نے دفعہ کے لئے تین اونٹ ذبح کئے پھر تین اونٹ ذبح کئے پھر تین اونٹ ذبح کئے پھر حضرت ابو عبیدہ نے اسے منع کر دیا۔ قیس بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد بن عبادہ سے کہا کہ میں بھی اس لشکر میں تھا پس جب وہ بھوکے ہوئے تو میں نے ایک آدمی سے کہا کہ اونٹ ذبح کر دو میں نے ذبح کر دئے۔ پھر بھوک لگی تو کہا کہ اونٹ ذبح کر دو تو میں نے ذبح کر دئے پھر بھوک لگی اور اونٹ ذبح کرنے کے لئے کہا تو میں نے جواب دیا کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے۔

◆ ◆ ◆

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَّيِّتًا لَّمْ نَرَ مِثْلَهٗ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِّنْ عِظَامِهٖ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهٗ فَأَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ كُلُوْا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا أَخْرَجَهٗ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی پتوں والی فوج میں شامل تھا اور ہم پر حضرت ابو عبیدہ کو امیر بنایا گیا تھا۔ ہمیں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا تو سمندر نے ایک ایسی مچھلی باہر پھینک دی کہ اس طرح کی مچھلی ہم نے دیکھی نہ تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم پندرہ روز تک اس میں سے کھاتے رہے پس حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی اور اس کے نیچے سے ایک سوار گزر گیا۔ ابو الزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو عبیدہ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا تھا جب ہم واپس مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ رزق کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے

اللّٰہ اَطْعِمُوْنَا اِنْ کَانَ مَعَکُمْ فَاَتَاہُ بَعْضُہُمْ فَاَکَلَہٗ۔

بَابٌ ۵۳۴ حَجِّ اَبِیْ بَکْرٍ بِالنَّاسِ فِیْ سَنَۃِ تِسْعٍ

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِیْعِ حَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعَثَہٗ فِی الْحَجَّۃِ الَّتِیْ اَمَّرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ رَہْطٍ یُؤَذِّنُ فِی النَّاسِ لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَّلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اٰخِرُ سُوْرَۃٍ نَزَلَتْ کَامِلَۃً بَرَاءَۃٌ وَّاٰخِرُ سُوْرَۃٍ نَزَلَتْ خَاتِمَۃُ سُوْرَۃِ النِّسَاءِ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ۔

بَابٌ ۵۳۵ وَفْدِ بَنِیْ تَمِیْمٍ

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ صَخْرَۃَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِیِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: اَتٰی نَفَرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِقْبَلُوا الْبُشْرٰی یَا بَنِیْ تَمِیْمٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَرُئِیَ ذٰلِکَ فِیْ وَجْہِہٖ فَجَاءَ نَفَرٌ مِّنَ الْیَمَنِ فَقَالَ اِقْبَلُوا الْبُشْرٰی اِذْ لَمْ یَقْبَلْہَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

بَابٌ ۵۳۶ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ غَزْوَۃُ عُیَیْنَۃَ بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَیْفَۃَ بْنِ بَدْرٍ بَنِی الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ بَعَثَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِمْ فَاَغَارَ وَاَصَابَ

فرمائی اگر تمہارے پاس بچا ہو بھی اس میں سے کھلاؤ پس بعض حضرات نے خدمت میں پیش کی تو آپ نے بھی تناول فرمائی۔

حضرت ابوبکر نے لوگوں کے ساتھ سنہ ۹ھ میں حج کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کو اس حج کے لئے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر مقرر فرمایا تھا، حجۃ الوداع سے پہلے کیا گیا تھا تاکہ وہ قربانی کے دن لوگوں میں یہ اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے نہیں آئے گا۔ اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

✦ ✦ ✦

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پوری صورت جو سب سے آخر میں نازل ہوئی وہ سورہ براءۃ ہے اور آخری صورت (آیت) وہ ہے جو سورۂ نساء کے آخر میں نازل ہوئی یعنی یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ (سورۂ نساء آیت [illegible])۔

بنی تمیم کے وفد کا بیان

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی تمیم کے لوگوں کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ کہنے لگے، یا رسول اللہ! ہمیں بشارت تو دے دی، کچھ مال بھی عنایت فرمائیے۔ اس جواب کا اثر چہرۂ اقدس پر نمایاں تھا۔ پھر یمن کے لوگوں کی جماعت آئی، آپ نے فرمایا، تم بشارت قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔

بنو عنبر پر شب خون مارنے کا بیان

ابن اسحاق کا قول ہے کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کو رسول خدا نے بنی تمیم کی شاخ بنی عنبر سے جہاد کرنے بھیجا۔ انہوں نے شب خون مار کر مرد قتل کر دیے

وَمِنْهُمْ نَاسًا وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً.

اور عورتوں کو قید کر لیا۔

١٢٩٤- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ، وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ أَوْ قَوْمِي.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین باتوں کی وجہ سے میں بنی تمیم کو ہمیشہ دوست رکھتا ہوں۔ میں نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے وہ لوگ دجال پر سب سے سخت ہیں۔ ان میں سے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس ایک لونڈی تھی تو حضور نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے اور جب ان کے صدقات کا مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قوم کے یا میری قوم کے صدقات ہیں۔

١٢٩٥- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ. قَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي. قَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذٰلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا حَتَّى انْقَضَتْ.

ابن ابی ملیکہ کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ بنی تمیم کے کچھ سوار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر نے رائے پیش کی کہ ان پر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے رائے پیش کی کہ اقرع بن حابس کو امیر بنایا جائے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ آپ ہمیشہ میرے خلاف رائے دیتے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں نے یہ رائے آپ کی مخالفت کے ارادے سے نہیں دی۔ دونوں حضرات میں بحث ہونے لگی یہاں تک کہ آوازیں بلند ہو گئیں۔ پس یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔ (سورۂ حجرات، آیت ۱)

بَابُ ٥٢٣: وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ.

عبدالقیس کے وفد کا بیان

١٢٩٦- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ لِي جَرَّةً يُنْتَبَذُ لِي نَبِيذٌ فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا فِي جَرٍّ إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَأَطَلْتُ الْجُلُوسَ خَشِيتُ أَنْ أَفْتَضِحَ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامٰى فَقَالُوا يَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لئے نبیذ تیار کی جاتی ہے میں اس میں سے میٹھا کر کے ایک آدھ گھونٹ پی لیتا ہوں اگر میں اس سے زیادہ پی لوں اور کافی دیر لوگوں میں بیٹھا رہوں تو رسوائی کا ڈر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا، اس قوم کو خوش آمدید جو نقصان میں ہے اور نہ شرمندہ۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل

رسول الله إن بيننا وبينك المشركين من مضر وإنا لا نصل إليك إلا في أشهر الحرم حدثنا بجمل من الأمر إن عملنا به دخلنا الجنة وندعو به من وراءنا. قال آمركم بأربع وأنهاكم عن أربع. الإيمان بالله هل تدرون ما الإيمان بالله شهادة أن لا إله إلا الله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وصوم رمضان وأن تعطوا من المغانم الخمس وأنهاكم عن أربع. ما انتبذ في الدباء والنقير والحنتم والمزفت.

۱۳۹۷۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن أبي جمرة قال سمعت ابن عباس يقول قدم وفد عبد القيس على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله إنا هذا الحي من ربيعة وقد حالت بيننا وبينك كفار مضر فلسنا نخلص إليك إلا في شهر حرام فمرنا بأشياء نأخذ بها وندعو إليها من وراءنا. قال آمركم بأربع وأنهاكم عن أربع. الإيمان بالله شهادة أن لا إله إلا الله وعقد واحدة. وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وأن تؤدوا لله خمس ما غنمتم وأنهاكم عن الدباء والنقير والحنتم والمزفت.

۱۳۹۸۔ حدثنا يحيى بن سليمان حدثني ابن وهب أخبرني عمرو وقال بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير أن كريبا مولى ابن عباس حدثه أن ابن عباس وعبد الرحمن بن أزهر والمسور بن مخرمة أرسلوا إلى عائشة رضي الله عنها فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد العصر إنا أخبرنا أنك تصليهما وقد بلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم

ہیں لہٰذا ہم آپ کی خدمت میں حرمت والے مہینوں کے سوا حاضر نہیں ہو سکتے، ہمیں چند ایسی باتیں بتا دیجئے کہ ان پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے باقی لوگوں کو بھی ان کی دعوت دیں۔ فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اول اللہ پر ایمان رکھنا، جانتے ہو اللہ پر ایمان رکھنا کیا ہے؟ اس بات پر قائم رہنا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، پھر پہلی بات نماز کا قائم کرنا، دوسری بات زکوٰۃ دینا اور تیسری بات ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور چوتھی مال غنیمت سے خمس کا ادا کرنا ہے، اور جن چار چیزوں سے تم کو منع کرتا ہوں وہ کدو کے تونبے، لکڑی کے برتن، سبز روغنی برتن اور روغنی برتن (شراب کے برتن) ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وفد عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، جبکہ قبیلہ مضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہیں۔ پس ہم صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں، لہٰذا ہمیں کچھ ایسی چیزیں بتا دیجئے جن پر ہم خود عمل کریں اور اپنے دوسرے لوگوں کو ان کی دعوت دیں۔ فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ سب سے پہلے اللہ پر ایمان رکھنا ہے یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس پر ایک انگلی بند فرمائی، (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا اور اپنے مال غنیمت سے خمس کا ادا کرنا ہے۔

حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام کریب سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت عبد الرحمٰن بن ازہر اور حضرت مسور بن مخرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور فرمایا کہ ان سے ہم سب کا سلام عرض کرنا اور نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں ان سے دریافت کرنا کیونکہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہم تک یہ بات بھی پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے ساتھ ایسا کرنے

لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهِ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْأَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَرْعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ۔

کے گرد طواف کرتے تھے۔ جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے کہ یہ ہتھیاروں کے پھل دور کرنے کا مہینہ ہے چنانچہ ہم کسی نیزہ یا تیر کے پیکان کو نکالے بغیر نہیں چھوڑتے تھے اور اسے ہم رجب کے پورے مہینے نکالے رکھتے تھے۔ میں نے ابو رجاء کو یہ فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت میں لڑکا تھا اور اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا جب ہمیں آپ کے ظاہر ہونے کی خبر ملی تو ہم جہنم کی طرف دوڑے یعنی مسیلمہ کذاب کے پھندے میں پھنس گئے۔

بَابُ ۵۲۹ قِصَّةِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ إِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا الْقَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِي أَنَّ

اسود عنسی کا قصہ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مسیلمہ کذاب ایک دفعہ مدینہ منورہ میں آیا اور حارث کی بیٹی کے گھر میں ٹھہرا جو اس کے نکاح میں تھی اور حارث کی بیٹی وہ والدہ عبد اللہ بن عامر کی ماں تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس کو ساتھ لیا جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیب کہا جاتا تھا اور مسیلمہ کے پاس تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی آپ اس کے پاس کھڑے ہو کر اس سے گفتگو فرمانے لگے تو مسیلمہ نے آپ سے کہا کہ آپ میری حکومت کے راستے میں رکاوٹ نہ بنیں اور مجھے اپنے بعد جانشین مقرر فرما دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے تو میں تجھے نہیں دوں گا اور میں دیکھتا ہوں کہ تو وہی شخص ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اس کے علاوہ ثابت بن قیس تجھے میری طرف سے جواب دیں گے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔ عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مذکورہ خواب کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر دو کنگن طلائی رکھے گئے ہیں۔ میں پریشان ہوا اور وہ مجھے برے لگے پھر مجھے اجازت ملی اور میں نے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ.

بَابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ.

١٥٠٥. حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.

١٥٠٦. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ.

ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ دو کذاب نکلیں گے۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک تو عنسی ہے جس کو فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔ (یہ حضرت وحشی کے ہاتھوں حضرت ابوبکر صدیق کے عہد خلافت میں واصل جہنم ہوا۔)

اہل نجران کا قصہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے سرداروں میں سے عاقب اور سید دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے دونوں چاہتے تھے کہ حضور سے مباہلہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان سے مباہلہ نہ کرو۔ خدا کی قسم اگر یہ نبی ہوئے تو ہم اور ہمارے بعد والی نسلیں بھی فلاح نہیں پا سکیں گی۔ دونوں کہنے لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا مال پیش کر دیا کریں گے آپ ہمارے پاس کوئی امانت دار آدمی بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجے جو امانت دار نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا امانت دار بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں اس شخص کے منتظر تھے تو آپ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! کھڑے ہو جاؤ۔ جب وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اہل نجران عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس ایسے آدمی کو بھیجیے جو امین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری جانب ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہو۔ اس پر لوگ اسے دیکھنے کا انتظار کرنے لگے۔ پس آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو روانہ فرمایا۔

١٥٠٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

بَابُ ٥٢١ قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ

١٥٠٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا. فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي. قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا. قَالَ فَأَعْطَانِي. قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ أَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ. وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ۔

بَابُ ٥٢٢ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر اُمّت میں ایک امین (امانت دار) ہوا ہے اور اس اُمّت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

عمان اور بحرین کا قصہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا اتنا مال دوں گا یہ تین مرتبہ فرمایا۔ چنانچہ بحرین کا مال ابھی آیا بھی نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب وہ مال حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں آیا تو انہوں نے منادی کرنے والے کو اعلان کرنے کا حکم دیا۔ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض ہو یا حضور نے کسی سے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں گیا اور انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تجھے اتنا اتنا مال دوں گا۔ یہ تین مرتبہ فرمایا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے مال دے دیا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں پھر حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مال طلب کیا لیکن انہوں نے نہ دیا۔ دوبارہ گیا لیکن نہ دیا۔ سہ بارہ گیا تو پھر بھی نہ دیا۔ میں ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ کی خدمت میں مال لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں لیکن آپ عطا نہیں فرماتے لہٰذا یا مال دے دیجئے ورنہ آپ بخل سے کام لے رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے متعلق بخل کی بات کہی ہے۔ بھلا بخل سے بڑھ کر بھی کوئی لاعلاج مرض ہے۔ یہ انہوں نے تین مرتبہ فرمایا۔ میں نے تمہیں جتنی دفعہ نہیں دیا ارادہ دینے کا تھا۔ امام محمد باقر بن امام زین العابدین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں گیا تو حضرت ابوبکر نے

اشعریوں اور اہل یمن کا حاضر ہونا

حضرت ابو موسیٰ نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نَرٰى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّهٗ اِلَّا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَهٗ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی یمن سے حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے تو رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا تھا لیکن ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدۂ محترمہ کو اہل بیت نبوی میں ہی شمار کرتے رہے، کیونکہ کاشانۂ نبوت میں ان حضرات کو اکثر آتے جاتے اور سرکار کی خدمت میں رہتے ہوئے دیکھا جاتا تھا۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ اَبُوْ مُوْسٰى اَكْرَمَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ جَرْمٍ وَاِنَّا لَجُلُوْسٌ عِنْدَهٗ وَهُوَ يَتَغَدّٰى دَجَاجًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ فَدَعَاهُ اِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَقَالَ هَلُمَّ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ حَلَفْتُ لَا اٰكُلُهٗ فَقَالَ هَلُمَّ اُخْبِرْكَ عَنْ يَمِيْنِكَ اِنَّا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَاَبٰى اَنْ يَّحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُتِيَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا تَغَفَّلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا اَبَدًا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنْ لَّا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهَا۔

زہدم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے قبیلہ جرم کا بڑا اعزاز کیا اور ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے۔ قوم کے جو افراد ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے کھانے کے لئے کہا تو ایک شخص کہنے لگا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے کوئی بات نہیں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے اس کے کھانے سے قسم کھائی ہے۔ جناب نے فرمایا کہ تمہاری ہی قسم کے بارے میں بتاتا ہوں کہ ہم اشعریوں کی جماعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سواری کی طلب گار ہوئی۔ آپ نے سواریاں دینے سے انکار فرمایا اور اس کے بعد ہم نے سواریاں مانگیں تو آپ نے نہ دینے کی قسم کھائی تھی۔ تو آپ کے پاس مال غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے پانچ اونٹ ہمیں دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم نے وہ لے لئے تو کہنے لگے کہ شاید نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے، اس صورت میں تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن آپ نے ہمیں سواریاں عطا فرمادیں؟ فرمایا: ہاں یہی بات ہے لیکن جب میں قسم کھالوں اور دیکھوں کہ اس کے خلاف میں بھلائی ہے تو جس میں بھلائی ہو میں اسے اختیار کرلیتا ہوں۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيُّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بنو تمیم کا وفد حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: اے بنی تمیم! بشارت قبول کرو

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا أَمَّا إِذْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ.

کہنے لگے کہ آپ بشارت تو دیتے ہیں کچھ مال بھی تو عطا فرمایئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ پھر یمن کے لوگ حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ بشارت قبول کرو۔ جب کہ بنی تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔

• • •

١٥١٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ.

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان ادھر ہے، نیز جو بد جفا اور سنگ دل کے [illegible] میں ہے، وہ اونٹوں کی دموں کے پاس کھڑے ہو کر چلاتے ہیں، جہاں سے کہ شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں، اور وہ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر ہیں۔

١٥١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں۔ جو دلوں کے نرم اور رقیق القلب ہیں۔ ایمان اور حکمت یمن کا طرۂ امتیاز ہیں۔ فخر و غرور اونٹ والوں میں، عاجزی اور وقار بکری والوں میں ہے۔ اس کو غندر نے شعبہ، سلیمان، ذکوان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی ہے (یہ مذکورہ حدیث کی دوسری سند ہے)۔

١٥١٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هَا هُنَا هَا هُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان یمنی ہے یعنی یمن والوں کی خصوصیت ہے اور فتنہ و فساد ادھر ہے (نجد کی جانب اشارہ کر کے) جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس یمن کے باشندے آئے ہیں جن کے قلوب نازک اور دل نرم ہیں۔ دین کی سمجھ (فقہ) یمنی ہے اور حکمت بھی یمانی (اہل یمن کا حصہ) ہے۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَءُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى خَبَّابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَلْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب وہاں تشریف لے آئے فرمانے لگے کہ اے ابو عبدالرحمن! کیا یہ نوجوان بھی آپ کی طرح قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں؟ جواب دیا ہاں، مگر آپ فرمائیں تو میں ان سے کہوں کہ قرآن مجید سے کچھ سنائے۔ جواب دیا ہاں۔ انہوں نے فرمایا، اے علقمہ! قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ پس زید بن حدیر کے بھائی زیاد بن حدیر نے کہا کہ آپ علقمہ سے پڑھنے کے لئے فرما رہے ہیں لیکن کیا آپ ہم میں سب سے اچھے قاری نہیں ہیں؟ فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی قوم کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی آپ کو بتاؤں۔ پھر میں (حضرت علقمہ) نے سورۂ مریم کی پچاس آیتیں تلاوت کیں۔ اب حضرت عبداللہ بن مسعود نے دریافت فرمایا کہ آپ کی رائے کیا ہے؟ فرمایا بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ جس طرح میں پڑھتا ہوں یہ بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ پھر جب حضرت خباب کی جانب توجہ فرمائی تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی نظر آئی۔ انہوں نے فرمایا، کیا اس کے اتارنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آج کے بعد آپ اسے میرے پاس نہیں دیکھیں گے اور پھینک دی۔ غندر نے بھی شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

بَابُ ۵۲۳ قِصَّةِ دَوْسٍ وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ۔

دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کا قصہ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا، نافرمانی کی اور اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا لہٰذا آپ اس کی ہلاکت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت فرما اور انہیں دائرۂ اسلام میں لے آ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيْقِ ؎

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

وَأَبَقَ غُلَامٌ لِّيْ فِي الطَّرِيْقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَأَعْتَقْتُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں (ہجرت کرکے) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والا تھا تو راستے میں (صورت حال کے پیش نظر) یہ شعر پڑھتا تھا۔

یا شب دراز مشقت سے بھری ہے
صد شکر ہے کہ کفر کے گھر سے ملی نجات

میرا غلام راستے میں مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا تھا جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی تو اسی دوران جبکہ میں آپ کی خدمت میں موجود تھا پس وہ غلام بھی آپہنچا اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوہریرہ! یہ تیرا غلام ہے میں عرض گزار ہوا کہ اسے میں رضائے الٰہی کے لئے آزاد کرتا ہوں۔

☆ بَابُ ۵۳۲ قِصَّةِ وَفْدِ طَيِّئٍ وَحَدِيْثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ۔

قبیلہ طے اور عدی بن حاتم کا بیان

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِيْ وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُوْا رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيْهِمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِيْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: بَلٰى أَسْلَمْتَ إِذْ كَفَرُوْا وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوْا وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوْا وَعَرَفْتَ إِذْ أَنْكَرُوْا فَقَالَ عَدِيٌّ فَلَا أُبَالِيْ إِذًا۔

حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب ہم (قبیلہ طے کے) وفد کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک ایک آدمی کا نام لے کر بلانے لگے، میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، تم اس وقت مسلمان ہوئے جب دوسرے لوگوں نے کفر اختیار کیا، تم اس وقت آگے بڑھے جب دوسرے پیچھے ہٹ گئے، تم نے اس وقت وفا کی جب دوسرے لوگوں نے دھوکا دیا۔ اس پر حضرت عدی نے کہا۔ اب مجھے کیا غم ہے۔

بِفَضْلِهٖ تَعَالٰى سترھواں پارہ ختم ہوا۔

پارہ —— ۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۵۲۵ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ

حجۃ الوداع

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی لایا ہے اس کو چاہیے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک کہ دونوں کو ادا کرکے حلال نہ ہو جائے۔ جب میں آپ کے ہمراہ مکہ کو پہنچی تو اس وقت میں حائضہ تھی اس لئے میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکایت بتائی تو آپ نے فرمایا کہ سر کے بالوں کو کھول ڈالو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھو، عمرہ کو جانے دو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کے ساتھ تنعیم کے مقام پر بھیج دیا۔ پس وہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے واپس لوٹنے کے بعد دوبارہ طواف کیا۔ لیکن جن حضرات نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا۔ تو انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حلال ہو جاتا ہے (یعنی احرام کھول دے) پس میں نے (ابن جریج نے) پوچھا کہ حضرت ابن عباس نے

حتی فعلت من أین قال هذا ابن عباس قال من قول الله تعالی ثم محلها إلی البیت العتیق ومن أمر النبی صلی الله علیه وسلم أصحابه أن یحلوا فی حجة الوداع قلت إنما کان ذلک بعد المعرف قال کان ابن عباس یراه قبل وبعد.

۱۵۲۲. حدثنی بیان حدثنا النضر أخبرنا شعبة عن قیس قال سمعت طارقا عن أبی موسی الأشعری قال قدمت علی النبی صلی الله علیه وسلم بالبطحاء فقال أحججت قلت نعم قال کیف أهللت قلت لبیک بإهلال کإهلال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال طف بالبیت وبالصفا والمروة ثم حل فطفت بالبیت وبالصفا والمروة وأتیت امرأة من قیس ففلت رأسی.

۱۵۲۳. حدثنی إبراهیم بن المنذر أخبرنا أنس بن عیاض حدثنا موسی بن عقبة عن نافع أن ابن عمر أخبره أن حفصة زوج النبی صلی الله علیه وسلم أخبرته أن النبی صلی الله علیه وسلم أمر أزواجه أن یحللن عام حجة الوداع فقالت حفصة فما یمنعک فقال لبدت رأسی وقلدت هدیی فلست أحل حتی أنحر هدیی.

۱۵۲۴. حدثنا أبو الیمان قال حدثنی شعیب عن الزهری وقال محمد بن یوسف حدثنا الأوزاعی قال أخبرنی ابن شهاب عن سلیمان بن یسار عن ابن عباس أن امرأة من خثعم استفتت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع والفضل بن عباس ردیف رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله

یہ بات کہاں سے حاصل کی؟ جواب دیا کہ اس ارشاد باری تعالیٰ سے "پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک" (سورۂ حج، آیت ۳۳) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حجۃ الوداع میں حکم فرمایا تھا کہ احرام کھول دو۔ میں نے کہا کہ وہ تو وقوف عرفہ کے بعد ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے نزدیک پہلے اور بعد دونوں صورتوں میں کھولا جا سکتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بطحا کے مقام پر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا کیسے باندھا؟ میں نے جواب دیا کہ لبیک کہا اور پھر اسی طرح احرام باندھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باندھتے ہیں۔ فرمایا بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو پھر احرام کھول دو۔ چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے قبیلۂ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ احرام کھول دو۔ حضرت حفصہ نے عرض کی کہ آپ کیوں احرام نہیں کھولتے؟ فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈال کر لایا ہوں، لہٰذا میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی ذبح نہ کر لوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قبیلۂ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت مسئلہ دریافت کیا جبکہ آپ سواری پر تھے اور حضرت فضل بن عباس کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! بیشک حج، اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے لیکن میرے والد محترم اتنے بوڑھے ہو گئے ہیں کہ وہ سواری پر اچھی طرح بیٹھ بھی نہیں

إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۱۵۲۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّى أَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلِجُ الْبَيْتَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ.

۱۵۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ

سکتے۔ ودریں حالات کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواباً فرمایا: ہاں کر سکتی ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اپنی سواری قصواء پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھایا ہوا تھا اور آپ کے ساتھ حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ بھی تھے جب آپ بیت اللہ کے نزدیک پہنچے تو عثمان سے کنجیاں لانے کے لئے فرمایا پس دروازہ کھولا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت اسامہ حضرت بلال اور عثمان بھی تھے۔ پھر انہوں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا اور کافی دیر اندر رہے۔ جب آپ باہر نکلے تو لوگ اندر داخل ہونے کے لئے ٹوٹ پڑے لیکن میں سب پر سبقت لے گیا۔ میں نے حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑے دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ فرمایا کہ ان سامنے والے دونوں ستونوں سے لگے ستونوں کے درمیان میں پڑھی تھی۔ (بیت اللہ کے اندر اس وقت چھ ستون تھے گویا دو قطاروں میں تین تین ستون تھے) چنانچہ پہلی قطار کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی یعنی بیت اللہ کے دروازے کی جانب پشت مبارک رکھی اور اس دیوار کی جانب استقبال فرمایا جو اندر داخل ہوتے وقت سامنے پڑتی ہے۔ آپ نے اس دیوار سے کچھ فاصلے پر نماز ادا کی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں البتہ جس جگہ آپ نے نماز پڑھی وہاں کوئی سرخ پتھر لگا ہوا تھا!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت حیی زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقعہ پر حائضہ ہو گئیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ ہمیں یہیں ٹھہرائے گی؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! وہ تمام کاموں سے فارغ ہو کر بیت اللہ کا طواف کر چکی ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کیا فکر پھر تو ہمارے ساتھ

طافت بالبيت فقال النبي صلى الله عليه وسلم فلتنفر

چلنا چاہیے۔

۱۵۲۷۔ حدثنا يحيى بن سليمان قال أخبرني ابن وهب قال حدثني عمر بن محمد أن أباه حدثه عن ابن عمر قال كنا نتحدث بحجة الوداع والنبي صلى الله عليه وسلم بين أظهرنا ولا ندري ما حجة الوداع فحمد الله وأثنى عليه ثم ذكر المسيح الدجال فأطنب في ذكره وقال ما بعث الله من نبي إلا أنذره أمته أنذره نوح والنبيون من بعده وإنه يخرج فيكم فما خفي عليكم من شأنه فليس يخفى عليكم أن ربكم ليس على ما يخفى عليكم ثلاثا إن ربكم ليس بأعور وإنه أعور عين اليمنى كأن عينه عنبة طافية ألا إن الله حرم عليكم دماءكم وأموالكم كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا ألا هل بلغت قالوا نعم قال اللهم اشهد ثلاثا ويلكم أو ويحكم انظروا لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا ذکر کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے اور ہم حجۃ الوداع کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور اس کے بعد مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور تفصیلاً ذکر فرمایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ حضرت نوح اور ان کے بعد والے انبیائے کرام۔ وہ تم میں ظاہر ہوگا تو تم پر اس کی نشانیاں پوشیدہ نہیں ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے جبکہ وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔ خبردار ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر تمہارے خون اور مال اسی طرح حرام فرمائے ہیں جیسے اس دن کو اس شہر کو اور اس مہینے کو حرام فرمایا ہے۔ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں۔ کہا اے اللہ! گواہ رہنا۔ یہ تین مرتبہ کہا۔ پھر فرمایا ایسے کام نہ کرنا جن کا انجام خرابی یا افسوس ہو۔ دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اتارنے لگ جاؤ۔

۱۵۲۸۔ حدثنا عمرو بن خالد حدثنا زهير حدثنا أبو إسحاق قال حدثني زيد بن أرقم أن النبي صلى الله عليه وسلم غزا تسع عشرة غزوة وأنه حج بعد ما هاجر حجة واحدة لم يحج بعدها حجة الوداع قال أبو إسحاق وبمكة أخرى.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوے فرمائے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا اور حجۃ الوداع کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کوئی حج نہیں کیا۔ ابو اسحاق کا بیان ہے کہ دوسرا حج آپ نے مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے کیا تھا۔

۱۵۲۹۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن علي بن مدرك عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن جرير أن النبي صلى الله عليه وسلم قال في حجة الوداع لجرير استنصت

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش رہنے کے لئے کہو۔ اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے بعد میں

بْنِ شِهَابٍ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالُوْا لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اَيَّةُ اٰيَةٍ فَقَالُوْا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ مَكَانٍ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ۔

بتائیے۔ حضرت عمر نے دریافت کیا کہ وہ کونسی آیت کے متعلق کہتے ہیں۔ جواب دیا کہ یہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا (سورہ المائدہ آیت ۳) کے متعلق۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے بھی طرح معلوم ہے کہ یہ کس جگہ اتری جب یہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں تشریف فرما تھے۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى يَوْمَ النَّحْرِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ پس ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا جبکہ بعض حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے حج کا احرام باندھا یا حج اور عمرہ کو جمع کیا تو انہوں نے یوم النحر کو احرام کھولا تھا۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَّقَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

عبد اللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہمیں یوں بتائی کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِّثْلَهٗ۔

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہم سے اسی طرح بیان کی۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ اَفَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ وَالثُّلُثُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس مرض میں میری عیادت فرمائی جس نے مجھے موت کے نزدیک پہنچا دیا تھا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ تکلیف کے باعث میں جس حال کو پہنچ گیا ہوں وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ جبکہ میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کیا آدھے مال کی؟ فرمایا نہیں۔ میں عرض گزار ہوا تہائی کی؟ فرمایا تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج چھوڑ کر

كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنْ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ.

حالانکہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور جو کچھ تم رضائے الٰہی کے لئے خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر ملے گا یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھی مجھے یہاں چھوڑ جائیں گے؟ فرمایا تم یہاں نہیں چھوڑے جاؤ گے، بلکہ تم ایسا عمل کرو گے جس سے رضائے الٰہی مقصود ہو گی اور جس کے باعث تمہارے مقام و منصب میں اضافہ ہو گا اور شاید تم کچھ لوگوں سے پیچھے دنیا میں زندہ رہو یہاں تک کہ تمہاری ذات سے بعض لوگوں کو نفع پہنچے اور بعض کو نقصان۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما دے اور یہ پیچھے نہ لوٹائے جائیں۔ لیکن حضرت سعد بن خولہ نے کہ مکہ میں وفات پائی جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افسوس رہا۔

١٥٣٦۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال اترو دیئے تھے۔

١٥٣٧۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈوا لئے اور آپ کے اصحاب میں سے کتنے ہی حضرات نے بال صرف چھوٹے کروا لئے تھے۔

١٥٣٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ.

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ وہ گدھے پر سوار ہو کر آ رہے تھے اور حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میرا گدھا ایک صف کے آگے پہنچ گیا تو میں اس سے اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔

١٥٣٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کس رفتار سے چلائی ہوا انھوں نے فرمایا کہ درمیانی رفتار سے لیکن جب کھلی جگہ آ جاتی تو تیز بھی چلا لیتے تھے۔

١٥٤٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا.

عبداللہ بن یزید خطمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ساتھ ساتھ پڑھی تھیں (یعنی جمع صوری کے ساتھ)

بَابٌ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ.

غزوۂ تبوک یا غزوۂ عسرت

١٥٤١۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان کے لئے سواریاں طلب کروں جبکہ وہ جیش عسرت یعنی غزوۂ تبوک کے لئے جا رہے تھے۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! آپ کے صحابہ نے مجھے حضور کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ ان کے لئے سواریوں کا سوال کروں۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا۔ اتفاق سے اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے اور میں اس حالت کو بھانپ نہ پایا تھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار فرمانے کے باعث رنج و ملال کی حالت میں واپس لوٹ آیا اور دوسری جانب یہ ڈر بھی لگا ہوا تھا کہ کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں۔ میں اپنے ساتھیوں کی جانب لوٹا اور انہیں بتا دیا جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی آواز سنی کہ اے عبداللہ بن قیس! پس میں نے جواب دیا تو انھوں نے فرمایا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔ جب میں آپ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوا تو فرمایا یہ فلاں فلاں جوڑے لے لو، وہ شتر لے جاؤ آپ نے اسی وقت وہ اونٹ حضرت سعد بن عبادہ سے خریدے تھے پس انہیں لے کر اپنے ساتھیوں کی طرف جاؤ اور ان سے کہہ دینا

فَقُلْ إِنَّ اللّٰهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لِي إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى۔

کہ بیشک اللہ نے یا رسول اللہ نے تمہیں سوار ہونے کے لئے عطا فرمائے ہیں لہٰذا ان پر سوار ہو جاؤ۔ جب میں انہیں لے کر چلا گیا اور انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری سواری کے لئے عطا فرمائے ہیں۔ لیکن خدا کی قسم میں تمہیں ان لوگوں کے پاس لے چلتا ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا جواب سنا تھا، شاید آپ یہ خیال فرمائیں کہ میں نے وہ بات اپنی گرہ سے لگا دی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہو۔ سب کہنے لگے کہ ہمیں آپ پر اعتماد ہے مگر ہم آپ کے فرمانے پر ضرور چلیں گے پس حضرت ابو موسیٰ ان میں سے چند فرد لے کر گئے اور ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا ارشاد سنا تھا کہ آپ نے پہلے انکار کیا اور پھر عطا فرمائے ان حضرات نے حضرت ابو موسیٰ کے بیانات کی تصدیق کر دی۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے نکلے تو حضرت علی کو پیچھے اپنا نائب مقرر فرما دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑے جاتے ہیں؟ فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ نسبت وہ ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی، ما سوا اس کے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ امام ابو داؤد نے اس کی سند یوں پیش کی ہے۔ ابو داؤد، شعبہ، حکم، مصعب نے روایت کی۔

ف: غزوۂ تبوک کے لیے جاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب بنا کر مدینہ منورہ میں چھوڑ چلے تھے اور ان کے عرض کرنے پر فرمایا تھا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی ما سوا اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس حدیث کو بعض حضرات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کی دلیل بناتے ہیں۔ ان حضرات کا یہ خیال اور اس پر اس حدیث سے استدلال دونوں ہی غلط ہیں۔

حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشین نہیں بنے تھے بلکہ ان کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے لہٰذا اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کی بات کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے بلکہ یہ نیابت اسی طرح کی ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لینے گئے تو اپنی جگہ حضرت ہارون علیہ السلام کو نائب مقرر فرما گئے تھے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لیے جاتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرما کر وہیں رہنے کا حکم دیا تھا۔ اگرچہ اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللّٰهِ وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ

ان کے نابینا ہو جانے پر راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب میں غزوۂ تبوک میں شمولیت نہ کر سکا علاوہ ازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے غزوات فرمائے تو حضرت کعب نے ان سب میں شمولیت کا شرف حاصل کیا ماسوائے غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے لیکن غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے والوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قافلۂ قریش کے ارادے سے نکلے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو ایک جگہ جمع کر کے بغیر کسی ارادے کے ان کا ٹکراؤ کروا دیا تھا۔ اور میں بیعت عقبہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا، بیعت عقبہ کی شمولیت کے برابر مجھے غزوۂ بدر کی شمولیت بھی پیاری نہیں حالانکہ لوگوں میں اس کا چرچا زیادہ ہے۔ میری غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کی بات تو یوں ہے کہ پہلے اتنا طاقتور اور مالدار کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت اور خدا کی قسم اس موقع سے پہلے میرے پاس کبھی سواری کی دو اونٹنیاں بھی جمع نہیں ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ کسی غزوہ پر جاتے وقت منزل مقصود کی صاف نشاندہی نہ فرماتے بلکہ گول مول ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اس غزوہ کے وقت گرمی شدید، سفر دور دراز کا تھا اور راستے میں غیر آباد جنگل اور قدم قدم پر دشمن موجود تھے، اس لیے حضور نے صاف صاف بتا دیا تاکہ وہ سامان حرب وغیرہ اچھی طرح فراہم کر لیں۔ اس وقت آپ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے لیکن کسی دفتر وغیرہ میں ان کے نام لکھے ہوئے نہیں تھے اور نہ کوئی مسلمان ایسا تھا جو جہاد میں شریک نہ ہونا چاہے کیونکہ اسے خطرہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے رسول کو مطلع فرما دے گا۔ اس غزوہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت عزم فرمایا جبکہ پھل پک چکے تھے اور سائے عزیز تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تیاری کی اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی۔ میں روزانہ یہ کہتا رہتا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں گا۔ دن گزرتے رہے اور میں نے کچھ بھی نہ کیا۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں فوراً تیاری کرنے پر بھی قادر ہوں۔ اسی سوچ بچار میں

للجهاد والظلال وتجهز رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون معه فطفقت اغدو لكي اتجهز معهم فارجع ولم اقض شيئا فاقول في نفسي انا قادر عليه فلم يزل يتمادى بي حتى اشتد بالناس الجد فاصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون معه ولم اقض من جهازي شيئا فقلت اتجهز بعده بيوم او يومين ثم الحقهم فغدوت بعد ان فصلوا لاتجهز فرجعت ولم اقض شيئا فلم يزل بي حتى اسرعوا وتفارط الغزو وهممت ان ارتحل فادركهم وليتني فعلت فلم يقدر لي ذلك فكنت اذا خرجت في الناس بعد خروج النبي صلى الله عليه وسلم فطفت فيهم احزنني اني لا ارى الا رجلا مغموصا عليه النفاق او رجلا ممن عذر الله من الضعفاء ولم يذكرني رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بلغ تبوك فقال وهو جالس في القوم بتبوك ما

دن گزرتے گئے اور لوگوں نے بڑی کوشش کر کے اپنا اپنا سامان تیار کیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو روانہ ہو گئے اور اہل اسلام آپ کے ہمراہ تھے جبکہ میں نے خود ابھی تیاری نہیں کی تھی پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایک دو روز میں تیاری کر کے ان سے جا ملوں گا۔ اور ان کے جانے کے اگلے روز تیاری کرنے لگا لیکن واپس لوٹ آیا اور کچھ نہ کیا پھر اس سے اگلے روز بھی واپس لوٹا اور کچھ نہ کیا۔ میرا یہی حال رہا۔ یہاں تک کہ مجاہدین تیزی سے مسافت طے کرتے ہوئے بہت دور جا نکلے اور میں نے ارادہ کیا کہ روانہ ہو کر انہیں جا ملوں کاش! میں نے ایسا کیا ہوتا لیکن یہ بات میری تقدیر میں نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے اس بات سے رنج ہوتا کہ وہی لوگ رہ گئے تھے جو منافق کہلاتے تھے یا ضعیف افراد تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کے مقام پر پہنچنے تک یاد نہیں فرمایا۔ جب تبوک پہنچ کر صبح رسالت پناہ لوگوں کی مجلس میں جلوہ افروز تھے تو فرمایا کہ کعب کہاں ہے؟ بنی سلمہ کا ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! انہیں کپڑوں کے ناز نے روک لیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل نے جواب دیا کہ آپ نے اچھی بات نہیں کہی، یا رسول اللہ! خدا کی قسم ہم تو ان کی اچھائی ہی جانتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ قافلہ واپس آ رہا ہے تو میرے غم میں اضافہ ہونے لگا۔ مجھے غلط خیالات دل میں

فعل كعب فقال رجل من بني سلمة يا رسول الله حبسه برداه ونظره في عطفه فقال معاذ بن جبل بئس ما قلت والله يا رسول الله ما علمنا عليه الا خيرا فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كعب بن مالك فلما بلغني انه توجه قافلا حضرني همي وطفقت اتذكر الكذب واقول بماذا اخرج من سخطه غدا واستعنت على ذلك بكل ذي راي من اهلي فلما قيل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اظل قادما زاح عني الباطل وعرفت اني لن

آنے لگے کہ نہ نکلنے کی یہ وجہ بیان کروں گا جس کے باعث کل آپ کا غصہ جاتا رہے اور اس بارے میں اپنے گھر کے سمجھدار لوگوں سے مشورہ بھی کیا۔ جب یہ معلوم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ کے قریب آ پہنچے ہیں تو جھوٹے بہانے سب میرے دماغ سے نکل گئے اور میں نے اچھی طرح جان لیا کہ غلط بیانی ہرگز آپ کا غصہ دور نہیں کر سکے گی سچ بولنے کی ٹھان لی۔ اگلی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کی خاطر بیٹھ جاتے۔ جب آپ وہاں جلوہ افروز ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے حاضر ہو کر اپنے عذر بیان کرنے لگے اور آپ کے سامنے قسمیں کھانے لگے۔ ایسے افراد اسی سے زیادہ تھے چنانچہ رسول اللہ

أَخْرُجُ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ، فَأَجْمَعْتُ
صِدْقَهُ، وَصَبَّحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ
فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ
جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَ
يَحْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا،
فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ
سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ، فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ
تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ: تَعَالَ، فَجِئْتُ
أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: مَا
خَلَّفَكَ، أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ. فَقُلْتُ:
بَلَى، إِنِّي وَاللهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ
الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ،
وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا، وَلٰكِنِّي وَاللهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ
تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يُسْخِطَكَ
عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ
عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللهِ، لَا وَاللهِ
مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ، وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا
أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ
حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ. فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ
بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي: وَاللهِ مَا عَلِمْنَاكَ
كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ
أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ،
قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ، فَوَاللهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذر قبول فرمالئے اور ان کی بیعت بھی فرما
لی اور ان کے لئے بخشش مانگی اور ان کے خیالات کو خدا کے سپرد کیا۔
پس میں بھی خدمت میں حاضر ہو گیا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے
تبسم فرمایا اور تبسم کے اندر غصے کی ملاوٹ بھی پھر فرمایا اور ادھر آؤ میں
میں آپ کے سامنے جاکر بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا تم کیوں پیچھے
رہے کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کی حضور! لیکن جیسی خدا
کی قسم اگر میں دنیا داروں میں سے کسی اور کے سامنے بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں ایسے
عذر بیان کرتا کہ اس کا غصہ دور ہو جاتا کیونکہ قدرت نے یہ چیز مجھے عطا
فرمائی تھی لیکن خدا کی قسم میں یہ جانتا تھا کہ اگر جھوٹ بول کر انہیں راضی
کرلیتا ہوں تو اللہ تعالیٰ جلد انہیں مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں
سچ سچ عرض کر دوں تو ہو سکتا ہے آپ ناراض بھی ہو جائیں لیکن مجھے امید
ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔ خدا کی قسم میرے پاس کوئی
معقول عذر بھی نہیں اور خدا کی قسم جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا تو وقت
اور وسعت میں دوسرے سے زیادہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے چونکہ سچ بات کہہ دی لہٰذا اٹھ کر چلے جاؤ
اور اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرو۔ میں اٹھ کر چلا گیا
بنی سلمہ کے آدمی بھی میرے پیچھے آئے۔ اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم
نے تمہیں اس سے پہلے کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک آپ
عاجز رہے کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عذر پیش نہیں
کر سکتے تھے جیسے پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے پیش کئے تھے اور
اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے مغفرت تمہارے
اس گناہ کے لئے کافی ہوتی پس خدا کی قسم وہ برابر مجھے یہی کہتے رہے
یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ واپس جاکر غلط بیانی کر دوں۔ پھر میں نے
ان سے پوچھا کہ میری طرح کسی اور نے بھی اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہے؟
انہوں نے جواب دیا کہ ہاں دو اور حضرات نے بھی آپ کی طرح کہہ دیا ہے
میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا وہ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن
امیہ ہیں۔ انہوں نے دو ایسے نیک حضرات کے نام لئے جو دونوں غزوۂ بدر
میں شرکت فرما چکے تھے۔ ان کی اقتدا بھی اچھی تھی جب ان دونوں کا ذکر کیا
گیا تو میں چلا گیا اور مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بولنے

حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ
قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِي أَحَدٌ قَالُوا نَعَمْ
رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا
قِيلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ
الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوا
لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَةٌ
فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي وَنَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا
أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ
فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ
فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا
عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ
فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا
أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ
أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَ
أَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ
فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ
حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّي
قَرِيبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى
صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ
عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ
مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ
وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ
أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ
لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ
عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ

والوں میں سے ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا، لوگ ہم سے
اجتناب کرنے لگے اور ایسے بدل گئے جیسے ہمیں پہچانتے ہی نہیں گویا کہ زمین
ہی بدل گئی۔ ہم پچاس دن تک اسی حالت میں رہے۔ میرے دونوں ساتھی
تو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور روتے رہتے لیکن میں کچھ سخت جان
تھا لہٰذا ہمت سے کام لیتا۔ چنانچہ میں باہر نکلتا، مسلمانوں کے
ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا۔ اگرچہ میرے ساتھ
کلام کوئی نہیں کرتا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کرتا جبکہ آپ نماز کے بعد اپنی مجلس میں جلوہ افروز
ہوتے۔ پھر میں اپنے دل میں کہتا کہ دیکھوں آپ سلام کا جواب دینے کے لئے
ہونٹ مبارک کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں۔ پھر میں آپ کے نزدیک
نماز پڑھنے لگتا اور آنکھیں چرا کر بار بار آپ کا نظارہ بھی کرتا۔ جب میں نماز
میں مصروف ہوتا تو آپ میری جانب دیکھتے اور جب میں آپ کی جانب
متوجہ ہوتا تو اعراض فرما لیا جاتا۔ اسی حالت میں مدت گزر گئی اور میں لوگوں
کے سلوک سے تنگ آگیا۔ میں اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ کے باغ کی
دیوار پر چڑھ گیا۔ مجھے ان سے بڑی محبت تھی۔ جب میں نے انہیں سلام کیا
تو خدا کی قسم! انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ میں نے کہا: اے
ابو قتادہ! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں
اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ خاموش رہے۔ میں نے
پھر یہی بات دہرائی اور قسم دلائی، جب بھی خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ
جب یہی بات قسم دے کر پوچھی تو صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول
ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس پر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دیوار
سے اتر کر واپس لوٹ آیا۔ ایک دن میں مدینہ طیبہ کے بازار سے گزر رہا
تھا کہ شام کا رہنے والا ایک کسان جو غلہ بیچنے کے لئے مدینہ منورہ میں
اناج لایا تھا، لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھے کعب بن مالک کا پتہ کون بتائے
گا؟ لوگوں نے میری جانب اشارہ کیا یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آیا
تو اس نے مجھے ایک خط بادشاہ غسان کا دیا۔ اس میں تحریر تھا کہ مجھے
یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے صاحب نے آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ
نے آپ کو ذلت کے مقام سے بچایا ہوا ہے۔ حالانکہ آپ کام کے آدمی ہیں۔
اگر ہمارے پاس آپ تشریف لے آئیں تو ہم آپ کو آرام سے رکھیں گے۔ جب میں

فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتّٰى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً وَاَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ اَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ اِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ فَاَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهٗ اِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنُّوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ اِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّانِيْ وَاللّٰهِ مَا قَامَ اِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهٗ وَلَا اَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ

میں گر گیا اور میں نے جان لیا کہ اب خوشی کا وقت آ گیا ہے چلو پھر نماز فجر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہماری توبہ کے متعلق سنا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لی ہے۔ پس لوگ ہمیں خوشخبری سنانے لگے اور میرے دونوں ساتھیوں کو بھی بشارت دینے گئے۔ ایک سوار گھوڑے کو دوڑاتا ہوا میرے پاس آیا اور اسلم کا ایک شخص دوڑ کے پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیزی کے ساتھ میرے کانوں تک پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی میں نے آواز سنی تھی کہ مجھے بشارت سنا رہا تھا تو اس بشارت دینے والے کو اپنے دونوں کپڑے اتار کر پہنا دیے خدا کی قسم ان کے سوا میرے پاس اس دن اور کپڑے نہ تھے۔ میں نے دو کپڑے ادھار لے کر پہنے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چل پڑا۔ میں راستے میں مجھے فوج در فوج لوگ ملے جو توبہ قبول ہونے پر مجھے مبارکباد دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ قبول ہونا آپ کو انعام مبارک ہو۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ آخر کار میں مسجد میں داخل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جلوہ افروز تھے اور شمع رسالت کے پروانے گرد اگرد موجود تھے پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ کھڑے ہو کر میری جانب لپکے یہاں تک کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ خدا کی قسم مہاجرین میں سے کوئی آدمی ان کے سوا مجھ سے ملنے کے لیے نہیں اٹھا اور میں حضرت طلحہ کا یہ احسان بھلا نہیں سکتا حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور خوشی کے مارے آپ کا مبارک چہرہ چمک رہا تھا۔ آج کا دن تمہیں مبارک ہو کہ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا اس وقت سے ایسا خیر و خوبی والا دن تم پر کبھی نہیں گزرا ہوگا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا یہ معافی آپ کی جانب سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کا مقدس چہرہ یوں چمکنے لگتا تھا گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ کی خوشی کا اندازہ کر لیا کرتے تھے جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ

مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ
اللهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ
وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ
اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا
نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي
صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِ اللهِ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ
مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ
الَّذِي بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ إِنَّمَا
نَجَّانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ
إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ فَوَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ
الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ
ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
يَوْمِي هٰذَا كَذِبًا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي
اللهُ فِيمَا بَقِيتُ وَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ
الْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ
فَوَاللهِ مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ
هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي
لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ
كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا فَإِنَّ
اللهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ
مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِاللهِ
لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللهَ لَا يَرْضَى
عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا
أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ

میں قبولیت توبہ کی خوشی میں اپنا سارا مال، اللہ تعالیٰ اور
رسول خدا کے لیے صدقہ کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔
عرض گزار ہوا کہ میں اپنا خیبر والا حصہ روک لیتا ہوں۔ میں
پھر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ نے سچ کی
وجہ سے بچا دیا ہے اور میری توبہ کی یہ شرط ہے کہ باقی زندگی
میں سچ کے سوا کوئی بات نہیں کروں گا۔ پس خدا کی قسم میں کسی
ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جس پر اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے
کے باعث ایسی مہربانی کی ہو جیسی میرے اوپر فرمائی۔ اس وقت
سے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچی
بات عرض کی تھی اس سے آج تک جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید
ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا
اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ وحی نازل فرمائی تھی۔ بے شک
اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے نبی پر اور
مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا۔
تا مع الصادقین (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۷ تا ۱۱۹) پس خدا کی
قسم مجھے اسلام کی جانب ہدایت دینے کے بعد سب سے بڑا
انعام اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فرمایا کہ اپنے رسول کے سامنے سچ
بولنے کی توفیق دی۔ اگر میں بھی آپ کے سامنے جھوٹ بولتا تو
اسی طرح ہلاک ہوتا جیسے دوسرے لوگ جھوٹ بول کر ہلاک
ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے
میں وحی کے ذریعے فرمایا۔ شاید اتنا برا کسی کو نہ کہا ہو جتنا کچھ فرمایا
اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف
پلٹ کر جاؤ گے۔۔۔ تا القوم الفاسقین (سورۃ التوبہ، آیت ۹۵،
۹۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ہم تینوں کو اس گروہ سے علیحدہ
رکھا گیا کیونکہ یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور قسمیں کھائیں آپ نے ان کی بیعت
لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا بھی مانگی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملے کو ملتوی فرما دیا تھا۔

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللّٰهُ فِيهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق فیصلہ فرما دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۸) اور اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے بلکہ اس سے ہم (تین حضرات) پیچھے رہ جانے والے مراد ہیں اور ہمارے معاملے کو آپ نے موقوف رکھا برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسمیں کھائیں، عذر پیش کئے اور ان کے عذر قبول بھی فرمالئے گئے تھے۔

بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ

رسولِ خدا کا مقامِ حجر میں قیام فرمانا۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الْوَادِيَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا۔ ان ظالموں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا بلکہ یہاں سے (خوفِ الٰہی کے باعث) روتے ہوئے گزرنا۔ پھر آپ نے سر مبارک کو جھکا لیا اور تیزی کے ساتھ اس مقام سے گزر گئے۔

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ حجر والوں کے گھروں میں نہ جانا کیونکہ ان پر عذاب فرمایا گیا تھا مگر یہاں سے روتے ہوئے گزرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ

عروہ بن مغیرہ نے اپنے والدِ محترم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس آئے تو میں وضو کروانے کے لئے پانی ڈالنے لگا (عروہ) کہتے ہیں کہ جہاں تک میرا خیال ہے والدِ محترم نے بتایا یہ غزوۂ تبوک کی بات ہے پس چہرہ مبارک دھویا، پھر دونوں بازوؤں کو دھونے لگے، چونکہ آستینیں تنگ تھیں اس لئے دونوں ہاتھ باہر نکال لئے تھے، اور انہیں دھویا، پھر دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔

فنسیتھما ثم مسح علی خفیہ۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک کو واپس لوٹتے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ یہ طابہ ہے اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے۔ اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ بیشک مدینہ طیبہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب تم دور دور تک سفر کرتے اور وادیوں کو عبور کرتے تھے تو اس وقت بھی وہ تمہارے ساتھ تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ وہ تو مدینہ منورہ میں تھے، پس آپ نے فرمایا کہ ٹھیک وہ مدینہ طیبہ میں تھے لیکن انہیں عذر نے روکے رکھا۔

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ

رسول خدا کے قیصر اور کسریٰ کے نام گرامی نامے۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔

عبید اللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ اپنا گرامی نامہ (خط) کسریٰ کے لئے بھیجا یعنی انہیں حکم دیا کہ حاکم بحرین تک پہنچا دیں اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اس نے گرامی نامہ پڑھ لیا تو اسے پھاڑ ڈالا۔ زہری کا بیان ہے کہ ابن مسیب نے یہ بھی فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی کہ وہ بھی (اسی طرح) ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کلمہ (ارشاد گرامی) سے جنگ جمل میں بڑا فائدہ پہنچا جو میں نے آپ سے سنا تھا حالانکہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً۔

میں جمل والوں یعنی افواج صدیقہ میں شامل ہو کر فریق ثانی سے لڑنے والا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس (ایران والوں) نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنے امور عورت کے سپرد کر دیئے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی روشنی میں عورت کو سربراہ مملکت بنانا جائز نہیں ہے۔ جو قوم عورت کو حکمران بنائے وہ فلاح سے محروم ہو جائے گی اور یہ بات اس کے سیاسی معاملات کا باعث ہونے کی دلیل ہے۔ اگر اسلام میں عورت کو سربراہ بنانا جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین اور خلیفہ کون ہوتا؟ یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا بلکہ اگر اللہ تعالیٰ یا اس کے آخری پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجازت دیتے تب بھی خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر اس کا مستحق اور کون ہو سکتا تھا؟ جبکہ اہل اسلام میں سے ایک جماعت مسئلہ خلافت پر آج تک جھگڑتی آ رہی ہے اور یہ کہتی ہے کہ پہلے تین حضرات کا حق نہیں تھا بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانشینی اور خلافت کے مستحق صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے نزدیک بھی اگر عورت کی سربراہی جائز ہوتی تو وہ بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پہلے ہی خلافت و جانشینی کی زیادہ مستحق خاتون جنت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قرار دیتے۔ جب ایسی عدیم المثال ہستی کی سربراہی کا سوال اس بہترین زمانے سے لے کر آج تک نہیں اٹھا تو ان کے مقابلے میں دوسری کوئی بھی عورت کس حیثیت کی مالک ہے کہ اس کا سربراہ بنانا اسلام میں جائز ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقّٰى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصِّبْيَانِ۔

زہری نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ میں لڑکوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے ثنیۃ الوداع تک نکل گیا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ایک دفعہ غلمان کی جگہ صبیان کا لفظ استعمال فرمایا تھا۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ۔

زہری نے حضرت سائب بن یزید سے روایت کی کہ مجھے اسی طرح یاد ہے جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کی غرض سے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک نکلا تھا اور اس وقت آپ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ

رسول خدا کی بیماری اور وصال۔

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے بے شک (اے محبوب!) تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ پھر تم قیامت کے روز اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (سورۃ الزمر

الزهري قال عروة قالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في مرضه الذي مات فيه يا عائشة ما أزال أجد ألم الطعام الذي أكلت بخيبر فهذا أوان وجدت انقطاع أبهري من ذلك السم.

۱۵۵۵ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن عبد الله بن عباس عن أم الفضل بنت الحارث قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في المغرب بالمرسلات عرفا ثم ما صلى لنا بعدها حتى قبضه الله.

۱۵۵۶ - حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان عمر بن الخطاب يدني ابن عباس فقال له عبد الرحمن بن عوف إن لنا أبناء مثله فقال إنه من حيث تعلم فسأل عمر ابن عباس عن هذه الآية إذا جاء نصر الله والفتح فقال أجل رسول الله صلى الله عليه وسلم أعلمه إياه فقال ما أعلم منها إلا ما تعلم.

۱۵۵۷ - حدثنا قتيبة حدثنا سفيان عن سليمان الأحول عن سعيد بن جبير قال قال ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه فقال ائتوني أكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده أبدا فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا ما شأنه أهجر استفهموه فذهبوا يردون عليه فقال دعوني فالذي أنا فيه

آیت ۳۰، ۳۱) ۔ یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے راوی ہیں کہ رسول خدا اپنے مرض وصال میں فرماتے اے عائشہ! ہمیشہ میں اس کھانے کی تکلیف محسوس کرتا رہا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اور اب مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس زہر نے میری رگ جان کو کاٹ دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ المرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔ پھر اس کے بعد آپ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے وصال تک اور کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر، حضرت ابن عباس کو اپنے نزدیک بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ ان جیسے (لڑکے تو) ہمارے لڑکے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں یہ سلوک کی حیثیت کے باعث کرتا ہوں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے وصال کے متعلق بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کے متعلق میرا علم بھی وہی ہے جو تمہارا ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہائے جمعرات! وہ جمعرات کا دن کیسا ہے! اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کر گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لا کر دو تاکہ میں تمہیں ایسی تحریر لکھ دوں کہ میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔ پھر لوگ جھگڑنے لگے حالانکہ نبی کی بارگاہ میں جھگڑنا مناسب نہ تھا۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید آپ بیماری کے باعث ایسا فرما رہے ہیں۔ پس انہوں نے دوبارہ جا کر دریافت کیا تو فرمایا۔ اس بات کو

أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَنَسِيتُهَا۔

جانے دو اس میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم بلاتے ہو اور آپ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی (۱) مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا (۲) وفود کے ساتھ اسی طرح حسن سلوک کرنا جیسے میں کرتا تھا تیسری وصیت سے وہ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں بھول گیا۔

١٥٥٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا تو کاشانۂ رسالت میں کافی لوگ جمع تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک آ جاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دیتا ہوں تاکہ میرے بعد تم گمراہی سے بچے رہو۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدت مرض کے باعث ایسا فرما رہے ہیں جبکہ قرآن کریم تمہارے پاس موجود ہے تو ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پس اہل بیت نے اس معاملے سے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ نزدیک جا کر تحریر لکھوا لی جائے تاکہ تم بعد میں گمراہی سے بچے رہو۔ بعض حضرات نے کچھ اور رائے پیش کی۔ جب یہ بیکار اختلاف زیادہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں سے اٹھ جاؤ۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ کتنی بڑی مصیبت آ پہنچی تھی کہ بعض حضرات اختلاف اور بیکار گفتگو کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جس تحریر کو لکھنے کے لئے آپ فرماتے تھے اس کے درمیان حائل ہو گئے۔

١٥٥٩۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو بتایا پہلی مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ سرگوشی فرمائی تھی کہ میرا اس مرض کے اندر ہی وصال ہو جائے گا۔ اس پر میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو مجھے یہ خبر

تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

دی کہ میرے اہل بیت سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آؤ گی۔ اس بار میں ہنس پڑی۔

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ سے سنا تھا کہ اللہ کے کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار نہ دیا جائے پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مرض وصال میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا (الآیۃ)۔ اس وقت میں سمجھی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا۔

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے یعنی مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو فرمایا کرتے کہ اعلیٰ کی رفاقت میں۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذًا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تندرستی کی حالت میں فرمایا۔ کسی نبی کی جان اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں اسے اس کا مقام دکھا نہ جائے پھر چاہے زندہ رہے یا آخرت کو اختیار کرے۔ جب آپ بیمار پڑے اور وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کا سر مبارک حضرت عائشہ کے زانو پر تھا تو آپ کو غشی آگئی جب افاقہ ہوا تو اپنی نگاہیں گھر کی چھت کی جانب فرمالیں اور کہا۔ اے اللہ! رفیق اعلیٰ میں رکھنا۔ میں جان گئی کہ جو بات آپ نے تندرستی کے ایام میں فرمائی وہ سچ ہو رہی ہے۔

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آخری لمحات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر حاضر ہوئے اور میں آپ کو سینے سے لگائے ہوئے تھی حضرت عبدالرحمٰن کے پاس کچی لکڑی کی مسواک تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب دیکھا تو میں نے ان سے مسواک لے لی، اسے چبایا، نرم کیا اور

سواك رطب يستن به فأبده رسول الله صلى الله عليه وسلم بصره فأخذت السواك فقصمته ونفضته وطيبته ثم دفعته إلى النبي صلى الله عليه وسلم فاستن به فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استن استنانا قط أحسن منه فما عدا أن فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يده أو إصبعه ثم قال في الرفيق الأعلى ثلاثا ثم قضى وكانت تقول مات بين حاقنتي وذاقنتي.

پھر صاف کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے خوب مسواک کی اور اس سے پہلے اتنی خوبصورتی کے ساتھ مسواک کرتے ہوئے میں نے آپ کو ہرگز نہیں دیکھا تھا۔ جب اس سے فارغ ہو گئے تو تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک یا انگشت مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر کہا: اعلیٰ کی رفاقت میں۔ تین مرتبہ یہی کہا اور پھر انتقال فرما گئے۔ حضرت صدیقہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی تھیں کہ بوقت وصال سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔

١٥٦٤ - حدثني حبان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن ابن شهاب قال أخبرني عروة أن عائشة أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا اشتكى نفث على نفسه بالمعوذات ومسح عنه بيده فلما اشتكى وجعه الذي توفي فيه طفقت أنفث على نفسه بالمعوذات التي كان ينفث وأمسح بيد النبي صلى الله عليه وسلم عنه.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور اپنے جسم اطہر پر اپنا دست مبارک پھیرتے۔ جب آپ مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو میں نے اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر آپ کا دست مبارک پھیرا۔

١٥٦٥ - حدثنا معلى بن أسد حدثنا عبد العزيز بن مختار حدثنا هشام بن عروة عن عباد بن عبد الله بن الزبير أن عائشة أخبرته أنها سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وأصغت إليه قبل أن يموت وهو مسند إلي ظهره يقول اللهم اغفر لي وارحمني وألحقني بالرفيق.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وصال سے پہلے آپ کی جانب کان لگائے جبکہ آپ نے پشت مبارک میرے ساتھ لگا کر سہارا لیا ہوا تھا تو زبان مبارک سے یوں گویا تھے: اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق سے ملا۔

١٥٦٦ - حدثنا الصلت بن محمد حدثنا أبو عوانة عن هلال الوزان عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي لم يقم منه

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں فرمایا جس سے صحت یاب ہو کر نہ اٹھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام

لعن الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد قالت عائشة لولا ذلك لابرز قبره خشي ان يتخذ مسجدا۔

۴۱۵۱۔ حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم واشتد به وجعه استاذن ازواجه ان يمرض في بيتي فاذن له فخرج وهو بين الرجلين تخط رجلاه في الارض بين عباس بن عبد المطلب وبين رجل آخر قال عبيد الله فاخبرت عبد الله بالذي قالت عائشة فقال لي عبد الله ابن عباس هل تدري من الرجل الآخر الذي لم تسم عائشة قال قلت لا قال ابن عباس هو علي وكانت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما دخل بيتي واشتد به وجعه قال هريقوا علي من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن لعلي اعهد الى الناس فاجلسناه في مخضب لحفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ثم طفقنا نصب عليه من تلك القرب حتى طفق يشير الينا بيده ان قد فعلتن قالت ثم خرج الى الناس فصلى لهم وخطبهم واخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان عائشة وعبد الله بن عباس قالا لما نزل برسول الله صلى الله عليه وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه وهو كذلك يقول لعنة

کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ اگر اسے مسجد بنا لینے کا خدشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر انور کھول دی جاتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبع مبارک ناساز ہوئی اور مرض شدت اختیار کرنے لگا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے دوران مرض میرے گھر میں رہنے کی اجازت چاہی تو سب نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو آدمیوں کے سہارے وہاں سے نکلے اور آپ کے قدم مبارک زمین سے گھسٹتے ہوئے آ رہے تھے۔ دونوں میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب تھے اور دوسرے کوئی اور۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ مجھے عبداللہ نے بتایا کہ جس کا حضرت عائشہ نے ذکر فرمایا تھا، تو حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس دوسرے شخص کو جانتے ہو جس کا حضرت صدیقہ نے نام نہیں لیا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے نفی میں جواب دیا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے گھر میں جلوہ افروز ہوئے اور آپ کے مرض میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ فرمایا کہ سات مشکیزے پانی میرے اوپر بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو کوئی وصیت کر سکوں۔ پس ہم نے آپ کو حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک برتن میں بٹھا دیا اور مشکیزے سے آپ کے اوپر پانی ڈالا گیا یہاں تک کہ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں منع فرما دیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کی جانب تشریف لے گئے پس انہیں نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور عبداللہ بن عباس دونوں نے فرمایا کہ بیماری کے دنوں میں

اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّهُ لَنْ يَقُوْمَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُوْ مُوْسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر کے اندر مبارک چہرہ کو چھپانے لگے تھے جب دم گھبراتا تو چہرہ انور کو کھول لیتے۔ اور آپ یہی فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ان کی اس حرکت سے آپ بچنے کے لئے فرماتے۔ مجھے عبیداللہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے امامت کے فیصلے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہٹانے کی کوشش کی اور اس غرض سے بار بار عرض گزار ہوئی میرے دل میں یہ خیال ہرگز نہیں تھا کہ آپ کے جانشین سے بعد میں لوگ محبت کریں گے بلکہ میرے دل میں یہ بات تھی کہ جو آپ کا جانشین ہوگا لوگ اسکو منحوس شمار کریں گے بس میں یہ چاہتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کو امامت کے لئے مقرر نہ کریں۔ اس کو حضرت ابن عمر، حضرت ابوموسیٰ اور حضرت ابن عباس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کا سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی سے لگا ہوا تھا۔ جب سے میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کو دیکھا ہے تو کسی کے لئے موت کی سختی مجھے ناپسند نہیں رہی۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنٍ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ

حضرت کعب بن مالک انصاری ان تین میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی تھی، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرض میں جس وقت کہ جس میں آپ کا وصال ہوا، حضرت علی باہر نکلے تو لوگوں نے کہا اے ابو حسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کیسے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ خدا کا شکر ہے اچھے ہیں۔ پھر حضرت عباس بن عبد المطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ خدا کی قسم تم تین دن کے بعد لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے، بخدا مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو جائے گا کیونکہ میں نے موت کے وقت بنی عبد المطلب کے چہرے دیکھے ہیں۔ تم ہماری جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ

الْعَصَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْأَلُهُ فِي مَنْ هٰذَا الْأَمْرُ إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور خلافت کا ہمارے (بنی ہاشم کے) لئے سوال کریں۔ اگر خلیفہ ہم میں سے ہو گا تو ہمیں معلوم ہو جائے گا، اور اگر دوسرے حضرات میں سے ہو گا تو ہمیں اس کا علم ہو جائے گا اور آپ اسے ہمارے ساتھ نیک سلوک کی وصیت فرما جائیں گے۔ حضرت علی نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں تو خلافت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز سوال نہیں کروں گا کیونکہ اگر آپ نے ہمارے لئے نفی میں جواب دیا اور عطا نہ فرمائی تو آپ کے بعد لوگ کبھی ہمیں خلافت نہیں دیں گے اور اللہ کی قسم! میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت نہیں کروں گا۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ أَنَسٌ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلٰوتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مسلمان حضرت ابو بکر صدیق کے پیچھے پیر کے روز نماز فجر ادا کر رہے تھے تو اچانک چونک اٹھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کا پردہ اٹھا کر مسلمانوں کو ملاحظہ فرما رہے تھے جبکہ وہ نماز کی صفوں میں تھے۔ پس آپ تبسم کی حد تک ہنسے۔ اس پر حضرت ابو بکر پیچھے ہٹنے لگے تاکہ پہلی صف میں جا ملیں۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید نماز کے لئے نکلنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور دیگر مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں اپنی نمازیں توڑنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرما دیا کہ اپنی نمازیں پوری کر لو پھر آپ حجرے میں داخل ہو گئے اور پردہ لٹکا لیا۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو عمرو ذکوان مولیٰ حضرت عائشہ نے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے مجھ پر انعامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر میں، میری باری کے دن میں اور اس حالت میں ہوا کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں آپ کے وصال

توفي في بيتي وفي يومي وبين سحري ونحري وأن الله جمع بين ريقي وريقه عند موته دخل علي عبد الرحمن وبيده السواك وأنا مسندة رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيته ينظر إليه وعرفت أنه يحب السواك فقلت آخذه لك فأشار برأسه أن نعم فتناولته فاشتد عليه وقلت ألينه لك فأشار برأسه أن نعم فلينته وبين يديه ركوة أو علبة يشك عمر فيها ماء فجعل يدخل يديه في الماء فيمسح بهما وجهه يقول لا إله إلا الله إن للموت سكرات ثم نصب يده فجعل يقول في الرفيق الأعلى حتى قبض ومالت يده۔

۱۵۷۲۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني سليمان بن بلال حدثنا هشام بن عروة أخبرني أبي عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسأل في مرضه الذي مات فيه يقول أين أنا غدا أين أنا غدا يريد يوم عائشة فأذن له أزواجه يكون حيث شاء فكان في بيت عائشة حتى مات عندها قالت عائشة فمات في اليوم الذي كان يدور علي فيه في بيتي فقبضه الله وإن رأسه لبين نحري وسحري وخالط ريقه ريقي ثم قالت دخل عبد الرحمن بن أبي بكر ومعه سواك يستن به فنظر إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له أعطني هذا السواك يا عبد الرحمن فأعطانيه فقضمته ثم مضغته فأعطيته رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستن به وهو

سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ملا دیا۔ بتایا ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیک لگائے ہوئے تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں تو میں نے جان لیا کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں آپ کے لئے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اثبات کا اشارہ فرمایا۔ پھر میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں آپ کے لئے نرم کر دوں؟ آپ نے اثبات میں سر مبارک سے اشارہ فرمایا پس میں نے اسے چبا کر نرم کر دیا اور آپ کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا پس آپ دونوں دست مبارک پانی میں ڈال کر اپنے چہرے پر پھیر لیتے اور فرماتے: نہیں معبود مگر اللہ، بیشک موت تکالیف سے بھری ہوئی ہے۔ پھر آپ نے ہاتھ اوپر اٹھا کر کہنے لگے۔ اعلیٰ کی رفاقت میں یہاں تک کہ آپ نے وصال فرمایا اور دست مبارک نیچے آ گیا۔

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں فرمایا کرتے۔ کل میں کس گھر میں ہوں گا؟ کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ آپ حضرت عائشہ کی باری کا انتظار فرماتے تھے پس آپ کی ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں وہاں رہیں پس آپ وصال تک حضرت عائشہ کے گھر رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کا وصال ہوا وہ بھی میری ہی باری کا دن تھا تو آپ کا سر مبارک میرے گلے اور سینے سے لگا ہوا تھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے اور میرے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا اور بتایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر آئے اور ان کے پاس مسواک تھی جس کے ساتھ وہ مسواک کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھنے لگے تو میں نے کہا اے عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ پس انہوں نے وہ مجھے دیدی، پس میں نے وہ چبا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی۔ پس آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور اس وقت

مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي.

١٥٧٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ.

١٥٧٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ بَكَى ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ

آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی۔ وہ میری ہی باری کا دن تھا اور میرے سینے کے ساتھ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ جب آپ بیمار ہوتے تو ہم میں سے ہر ایک تعویذ پڑھ کر دعا مانگتی۔ چنانچہ اس موقع پر جب میں نے تعویذ پڑھا تو آپ نے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر کہا۔ اعلیٰ رفاقت میں، اعلیٰ رفاقت میں۔ ہمارے پاس عبدالرحمن بن ابوبکر آئے، ان کے ہاتھ میں ایک ہری لکڑی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب دیکھا تو میرا خیال ہوا کہ آپ اس کی ضرورت محسوس فرماتے ہیں۔ پس میں نے وہ ان سے لی اور اس کا ایک سرا چبا کر نرم کر دیا پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی۔ خوب اچھی طرح سے مسواک کی اور پھر آپ مجھے دینے لگے۔ پس وہ آپ نے پھینک دی یا دست مبارک سے گر گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس روز میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا جو آپ کا دنیا میں آخری اور آخرت میں پہلا دن تھا۔

ابو سلمہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق اپنی رہائش گاہ سُنح سے سواری پر آئے۔ جب وہ اُترے تو مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور کسی شخص سے کلام نہ کیا یہاں تک کہ سیدھے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس پہنچے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب گئے۔ حضور کو یمنی کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا۔ انہوں نے چہرۂ انور کھولا پھر جھکے، حضور کو بوسہ دیا اور رونے لگے۔ پھر کہنے لگے: میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ آپ کے لیے صرف یہی موت ہے جو لکھی ہوئی تھی اور واقع ہو گئی۔ زہری کا بیان ہے کہ ابو سلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر باہر نکلے تو حضرت عمر لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ عمر بیٹھ جاؤ۔ لیکن حضرت عمر نے بیٹھنے سے انکار کر دیا تو لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کر ان کی جانب بڑھے۔ حضرت ابوبکر نے

فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللّٰهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ۔

۱۵۷۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

۱۵۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

فرمایا کہ جو تم میں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفےٰ تو وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے اللہ رسول ہو چکے ..... تا الشاکرین (سورۂ آل عمران، آیت ۱۴۴) راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یوں معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں کو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی تھی جب حضرت ابوبکر نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو آپ سے سیکھ کر سب لوگ اسے پڑھنے لگے اور کوئی شخص ایسا نہ رہا جو اس کی تلاوت نہ کر رہا ہو۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا خدا کی قسم مجھے یوں معلوم ہوا کہ گویا میں نے پہلی دفعہ حضرت ابوبکر کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ میں ڈر گیا، میری دونوں ٹانگیں کانپنے لگیں یہانتک کہ دھڑام سے زمین پر گر گیا جب میں نے یہ سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بیماری کے دوران ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوائی پلانی چاہی مگر آپ نے اشارے سے ہمیں منع فرمایا کہ مجھے دوا نہ پلاؤ۔ ہم یہی کہتے رہے کہ آپ اسی طرح انکار فرما رہے ہیں جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمانے لگے کیا میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم عرض گزار ہوئے مگر شاید یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ گھر میں اس وقت جتنے بھی موجود ہیں سب کو دوا پلاؤ ماسوائے عباس کے کیونکہ وہ اس وقت موجود نہ تھے۔ اس حدیث کی سند یہ ہے ابو الزناد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ

أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَهُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ۔

١٥٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِهَا قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ۔

١٥٧٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً۔

١٥٨٠۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَا كَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهْ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهْ يَا أَبَتَاهْ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهْ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ۔

بَابُ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى

کے سامنے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصی بنایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کس نے کہا؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، پھر آپ نے کلی کرنے کے لئے طشت طلب فرمایا، تو جھکے بھی نہ تھے کہ اور آپ کا وصال ہو گیا۔ بتائیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے وصیت کب فرما دی؟

طلحہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہوا یا کس نے انہیں اس کا حکم دیا؟ فرمایا۔ وصیت کرنا اللہ کی کتاب کے مطابق ہے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ لونڈی غلام، ما سوائے ایک سفید خچر کے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیاروں کے اور کچھ زمین کے جو آپ نے مسافروں کے لئے وقف کر دی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض نے شدت اختیار کر لی، اور آپ بیہوش ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے ابا جان کی تکلیف۔ آپ نے ان سے فرمایا۔ تمہارے ابا جان کو آج کے بعد تکلیف نہ ہوگی۔ جب حضور کا وصال ہو گیا تو انہوں نے کہا۔ اے ابا جان! رب کریم نے آپ کی دعا قبول فرمالی۔ ابا جان! آپ تو جنت الفردوس میں قیام پذیر ہیں۔ ابا جان! میں اس غم کی خبر حضرت جبریل کو سناتی ہوں۔ جب آپ کو دفن کیا جا چکا تو حضرت فاطمہ نے حضرت انس سے کہا کہ تمہارے دلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کیسے برداشت کر لیا۔

رسولِ خدا کا آخری کلام۔

اللہ علیہ وسلم۔

۱۵۸۱۔ حدثنا بشر بن محمد حدثنا عبد الله قال یونس قال الزهري أخبرني سعيد بن المسيب في رجال من أهل العلم أن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول وهو صحيح إنه لم يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير فلما نزل به ورأسه على فخذي غشي عليه ثم أفاق فأشخص بصره إلى سقف البيت ثم قال اللهم الرفيق الأعلى فقلت إذا لا يختارنا وعرفت أنه الحديث الذي كان يحدثنا وهو صحيح قالت فكانت آخر كلمة تكلم بها اللهم الرفيق الأعلى.

سعید بن مسیب نے کئی ہی اہل علم کی موجودگی میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں فرمایا کرتے کہ کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لے پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آپ پر غشی طاری ہو گئی جب افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہیں گھر کی چھت سے لگا لیں۔ پھر کہا۔ اے اللہ رفیق اعلیٰ۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اب آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں سمجھ گئی کہ جو آپ ہم سے اشارہ فرمایا کرتے تھے وہ درست ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ آپ کا آخری کلام یہی ہے۔ اے اللہ رفیق اعلیٰ۔

باب ۵۵۲ وفاة النبي صلى الله عليه وسلم.

رسول خدا کا وصال

۱۵۸۲۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا شيبان عن يحيى عن أبي سلمة عن عائشة وابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم لبث بمكة عشر سنين ينزل عليه القرآن وبالمدينة عشرا.

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مکہ مکرمہ میں رہے جبکہ آپ پہ قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اور دس سال مدینہ منورہ میں۔

۱۵۸۳۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم توفي وهو ابن ثلاث وستين قال ابن شهاب وأخبرني سعيد بن المسيب مثله.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب (رضی اللہ عنہ) نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔

باب ۵۵۳

وصال کے وقت رسول خدا کی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی۔

۱۵۸۴۔ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ.

• بَابُ ۵۵۴ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ.

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

• بَابُ ۵۵۵

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ مَتَى هَاجَرْتَ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ

وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس دینار یا تیس صاع اناج کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔

رسول خدا کا مرض وصال میں اسامہ بن زید کو امیر لشکر بنانا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کو مسلمانوں کا امیر لشکر بنایا تو بعض لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہو حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ ان کی امارت پر بعض حضرات معترض ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر تمہیں اس کی امارت پر اعتراض ہے تو قبل ازیں تم اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی تو معترض ہوئے تھے۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے اہل تھے اور مجھے سب لوگوں سے پیارے تھے اور ان کے بعد یہ (حضرت اسامہ) مجھے سب لوگوں سے پیارا ہے۔

وصال کے بعد ایک واقعہ۔

ابو الخیر نے صنابحی سے دریافت کیا کہ آپ نے کب ہجرت (مدینہ منورہ کی جانب) کی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم یمن سے ہجرت کر کے چلے تو جحفہ کے مقام پر پہنچے تو ایک سوار ہمارے پاس پہنچا جس سے ہم نے مدینہ طیبہ کے حالات پوچھے تو اس نے جواب دیا کہ پانچ دن ہوئے جبکہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے سپرد کر دیا تھا۔ ابو الخیر نے پوچھا کیا آپ شب قدر کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟ جواب دیا ہاں، مجھے نبی کریم کے مؤذن حضرت بلال نے بتایا

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ حَدَّثَنَا قَالَ ثُمَّ أَخْبَرَنِي بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

کہ وہ رمضان مبارک کے آخری عشرے کی ساتویں رات (گویا ستائیسویں رات) ہوتی ہے۔

بَابٌ ۵۵۶ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسول خدا کے غزوات کی تعداد۔

۱۵۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ.

ابواسحاق نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ سترہ غزوات میں۔ پھر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل کتنے غزوات فرمائے؟ جواب دیا کہ انیس غزوات۔

۱۵۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ.

ابواسحاق بن رجاء نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے پندرہ غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا۔

۱۵۹۰ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سولہ غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ (ان بزرگوں کے ایسے بیانات تحدیث نعمت کے طور پر ہیں)۔

كِتَابُ التَّفْسِيْرِ

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ كَالْعَلِيْمِ وَالْعَالِمِ.

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

رحمٰن اور رحیم ذات باری تعالیٰ کے دونوں نام رحمت سے ہیں۔ رحیم اور راحم اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے علیم اور عالم ہیں۔

بَابٌ ۵۵۷ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ کی تفسیر

وَسُمِّيَتْ أُمَّ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِيْنُ

اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سے قرآن کریم کی کتابت شروع ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا بھی اسی کی قراءت سے ہوتی ہے۔ الدین سے بھلائی اور برائی کا بدلہ مراد ہے

عُدْوَانٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ مَدِيْنِيْنَ مُحَاسَبِيْنَ۔

جیسے کہتے ہیں کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الدین سے حساب مراد ہے اور مدینین سے جن کا حساب لیا گیا ہو۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِي لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِي أُوْتِيْتُهُ۔

حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک دفعہ) مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا اور فارغ ہو کر میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ، میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب تمہیں بلائیں (سورۃ الانفال آیت ۲۴) پھر مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے۔ اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب مسجد سے تشریف لے جانے لگے تو میں عرض گزار ہوا۔ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں تجھے ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے؟ فرمایا۔ وہ الحمد للہ رب العالمین ہے۔ یہی سبع مثانی (سات آیتوں والی) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی ہے۔

بَابُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بیان

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہا کرو۔ پس جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

ف: فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ نمازی دو طرح موافقت کر سکتے ہیں۔ ایک تو وقت کے لحاظ سے اور دوسرے آواز کے لحاظ سے۔ پہلی موافقت تو سارے ہی کر لیتے ہیں کہ جس وقت امام ولا الضالین کہتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور مقتدی بھی آمین کہتے ہیں خواہ وہ آہستہ آمین کہیں یا آواز سے۔ دوسری (آواز والی) موافقت فرشتوں کے ساتھ وہی کرتے ہیں جو آمین آہستہ کہتے ہیں کیونکہ فرشتے آواز سے آمین نہیں کہتے۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرشتوں کی موافقت کے باعث آہستہ آمین کہنے کو ترجیح دی ہے کیونکہ اس کے اندر گناہ بخشے جانے کی بشارت پنہاں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

بَابُ قَوْلِهٖ: وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَآءَ كُلَّهَا

۴۰۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ
الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا
إِلَى رَبِّنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو النَّاسِ
خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَ
عَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا
عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ذَنْبَهُ فَيَسْتَحِي
ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى
أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ
وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ
فَيَسْتَحِي فَيَقُولُ ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَهُ
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا كَلَّمَهُ
اللهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ
فَيَسْتَحِي مِنْ رَبِّهِ فَيَقُولُ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ
اللهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ
مَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ عَلَى
رَبِّي فَيُؤْذَنُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ

سورۃ البقرہ

وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اہل ایمان جمع
ہو کر کہیں گے کہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کسی سے شفاعت کروائیں۔ پس یہ
حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ
ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا۔ آپ کے لیے فرشتوں
سے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے، لہٰذا آپ اپنے رب
کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں، تاکہ ہمیں اس جگہ سے اور اس مصیبت
سے نجات حاصل ہو۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں ہو گا۔ انہیں اپنی
لغزش یاد ہے جس کے باعث وہ شرمسار ہوں۔ تم حضرت نوح کی خدمت
میں حاضر ہو جاؤ کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں زمین والوں کی ہدایت کے لیے
مبعوث فرمایا گیا تھا۔ پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں
گے کہ تمہاری یہ مراد مجھ سے پوری نہیں ہو گی، پھر اپنے اس سوال کو یاد کریں گے
جو پروردگار سے کیا اور جس کا انہیں علم نہ تھا۔ پس اس پر شرمسار ہو کر فرمائیں
گے کہ تم اللہ کے خلیل کی خدمت میں چلے جاؤ۔ یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوں
گے۔ وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے یہ کام نہیں ہو گا، تم حضرت موسیٰ کی خدمت
میں جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہم کلامی کا شرف بخشا
اور انہیں تورات عطا فرمائی ہے۔ یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔
وہ فرمائیں گے کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا اور انہوں نے بغیر کسی وجہ کے
ایک آدمی کو مار ڈالا تھا۔ یاد کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے
شرمائیں گے۔ پھر فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کی خدمت میں چلے جاؤ، وہ اللہ کے
بندے، رسول، کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ تمہارا کام
مجھ سے نہیں ہو گا، تم محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ وہ ایسے عالی مرتبہ ہیں کہ
اللہ تعالیٰ نے ان کے صدقے اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ پس یہ سب
مل کر [illegible] میری طرف چل پڑیں گا یہاں تک کہ میں اپنے پروردگار سے اجازت
طلب کروں گا اور مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ.

• بَابُ ٥٦٢ قَوْلِهِ تَعَالَى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَنُّ صَمْغَةٌ وَالسَّلْوٰى الطَّيْرُ.

١٥٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

• بَابُ ٥٦٣ قَوْلِهِ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ. رَغَدًا وَاسِعٌ كَثِيرٌ.

١٥٩٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ.

• بَابُ ٥٦٤ قَوْلِهِ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرُ وَمِيكَ وَسَرَافِ

کرنا، حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے، پھر میں نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد؟ فرمایا، پھر یہ کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔

وظللنا علیکم الغمام کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر من اور سلویٰ اتارا، کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا، ہاں اپنی ہی جانوں کا بگاڑ کرتے تھے (سورۃ البقرہ آیت ۵۷) مجاہد کا قول ہے کہ من ایک درخت کا گوند اور سلویٰ ایک پرندے کا نام ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھمبی یا ترنجبین بھی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا کامل ہے۔

واذ قلنا ادخلوا ہذہ القریۃ کی تفسیر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جب ہم نے فرمایا کہ اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا ہمارے گناہ معاف ہوں، تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں۔ (سورۃ البقرہ آیت ۵۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ اس دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ کہتے جانا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں۔ پس وہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے گئے کہ دانہ بالی میں یعنی انہوں نے حطۃ کی جگہ لفظ حنطۃ کہا تھا۔

قل من کان عدوا لجبریل کی تفسیر۔ عکرمہ کا قول ہے کہ جبر، میک اور سراف کا معنی بندہ ہے اور ایل سے

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ وَذَاكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُوْلُ لَا أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا۔

روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعب اور سب سے بڑے قاضی حضرت علی ہیں، لیکن ہم ابی بن کعب کے اس قول کو چھوڑ دیتے ہیں جبکہ وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم سے جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ نسخ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے، جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمادیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے (سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۶)۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ

وقالوا اتخذ اللہ ولدا سبحنہ کی تفسیر

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيْبُهٗ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّيْ لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيْدَهٗ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهٗ إِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لِيْ وَلَدٌ فَسُبْحَانِيْ أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اسے اس کا حق نہیں اور وہ مجھے گالیاں دیتی ہے جبکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جبکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسا پہلے تھا اور اس کا گالیاں دینا یہ ہے کہ وہ میرے لئے بیٹا بتاتا ہے حالانکہ میں بیوی بچے سے پاک ہوں۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى يَثُوْبُوْنَ يَرْجِعُوْنَ۔

واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی کی تفسیر

مثابۃ سے یثوبون ہے یعنی لوٹتے ہیں۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللّٰهَ فِيْ ثَلَاثٍ أَوْ وَافَقَنِيْ رَبِّيْ فِيْ ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِيْ مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهٖ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ إِنِ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِّنْكُنَّ حَتّٰى أَتَيْتُ

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین باتوں میں موافقت کی یا میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا ہی اچھا ہوتا جو مقام ابراہیم پر نماز پڑھتا۔ میں ایک دفعہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس اچھے برے سبھی آتے ہیں، اگر آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم فرمائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب کی آیت نازل فرمادی (۳) اور مجھے یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض ازواج مطہرات سے کچھ ناراض ہو گئے ہیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اگر آپ نے انہیں ناراض کیا تو کچھ دور نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے آپ سے بہتر عادات رکھنے والی عورتیں تبدیل فرمادے گا۔ اس پر حضور کی ایک زوجہ مطہرہ فرمانے

إِحْدَى نِسَائِهِ قَالَتْ يَا عُمَرُ أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ الْآيَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُمَرَ.

گئیں کہ اے عمر! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں فرماتے کہ آپ بچانے لگے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ اس کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے۔ (سورۃ التحریم آیت ۵)۔ حضرت انس سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

باب ۵۶۵ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ الْقَوَاعِدُ أَسَاسُهُ وَاحِدَتُهَا قَاعِدَةٌ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ وَاحِدُهَا قَاعِدٌ.

واذ یرفع ابراہیم القواعد کی تفسیر۔ اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما، بیشک تو ہی سنتا جانتا ہے (آیت ۱۲۷) القواعد بنیادیں، اس کا مفرد قاعدۃ ہے اور القواعد من النساء کا مفرد قاعد ہے۔

۱۶۰۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی عمارت کو ابراہیمی بنیادوں سے گھٹا دیا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کروا دیں۔ فرمایا کہ میں ایسا کر گزرتا اگر تمہاری قوم کا زمانۂ کفر نزدیک نہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کے نزدیک والے دونوں رکنوں کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ وہ پوری طرح ابراہیمی بنیادوں پر نہیں بنائے گئے۔

باب ۵۶۶ وَقَوْلِهِ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا

قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کی تفسیر۔

۱۶۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا.

بَابٌ قَوْلِهِ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوْ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ قَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِي مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ.

بَابٌ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا.

۱۶۰۴ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا

اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور مسلمانوں کے سامنے عربی زبان میں اس کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کیا کرو بلکہ یہ کہہ دیا کرو کہ ہم اس پر ایمان لائے جو اللہ تعالے نے ہماری طرف نازل فرمایا۔

سَیَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ کی تفسیر۔ اب کہیں گے بیوقوف لوگ، کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پہ تھے تم فرما دو کہ مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے، جسے چاہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۲)۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی تھی، لیکن بیت اللہ ہی امت محمدیہ کا قبلہ ہو یہ خیال دل ہی دل میں لیتا رہتا تھا۔ ایک روز آپ عصر کی نماز پڑھ رہے اور پڑھا رہے تھے اور آپ کے ساتھ کافی مسلمان تھے۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص مسجد قبا کی جانب گیا اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی جانب منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس ان حضرات نے دوران نماز ہی بیت اللہ کی جانب منہ کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کو ان حضرات کی نمازوں کے بارے میں تشویش لاحق ہوئی جو تحویل قبلہ کا حکم آنے سے پہلے فوت ہو چکے یا جام شہادت نوش فرما گئے تھے کہ ان کی نمازوں کا کیا بنا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کرے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا کی تفسیر۔ اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

جَرِيْرٌ وَأَبُوْ أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ وَقَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَشْهَدُوْنَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کو بلائے گا۔ پس وہ عرض کریں گے کہ اے رب میں تیرے سامنے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا جائے گا کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے ہاں۔ پھر ان کی امت سے دریافت فرمایا جائے گا کہ کیا تمہارے تک احکام پہنچائے گئے؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس ڈرانے والا کوئی نہیں آیا تھا۔ پس حضرت نوح سے کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ میرے گواہ محمد مصطفےٰ اور ان کی امت ہے۔ پس وہ امت محمدیہ گواہی دیں گے کہ یقیناً انہوں نے احکام پہنچائے اور یہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہوگا۔ پس یہ ارشاد باری تعالیٰ اسی سلسلے میں ہے: اور یوں ہی ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے نگہبان و گواہ۔ الوسط کا معنی ہے بہتر، افضل۔

• بَابُ ۵۴۲ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا کی تفسیر۔

اور اے محبوب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بے شک یہ بات بھاری تھی مگر ان کے لئے نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کرے، بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان، مہربان ہے۔ (آیت ۱۴۳)

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ إِذْ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا فَتَوَجَّهُوْا إِلَى الْكَعْبَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دوران جبکہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا کر رہے تھے تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کعبہ کی جانب نماز میں منہ کرنے کا قرآنی حکم نازل فرمایا ہے۔ پس تم اس کی جانب منہ کرو۔ پس لوگوں نے کعبہ شریف کی جانب اپنے رخ کر لئے۔

• بَابُ ۵۴۳ قَوْلِهِ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ إِلٰى عَمَّا تَعْمَلُوْنَ.

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ کی تفسیر۔

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی ان میں سے میرے

مِنَ الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي.

• بَابُ قَوْلِهِ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ أَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ إِلَى الْكَعْبَةِ

• بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُمْتَرِينَ.

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

• بَابُ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

سوا اب کوئی زندہ نہیں رہا۔

مَا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ کی تفسیر

اگر ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ جب بھی وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے (آیت ۱۴۵)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھنے والوں کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ آج رات رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل ہوا ہے اور اس میں حکم فرمایا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی جانب رخ کیا جائے لہٰذا آپ اس کی جانب اپنا رخ کر لیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا لیکن انہوں نے اپنے منہ کعبے کی جانب کر لئے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ کی تفسیر جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں سے ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔۔۔ تا مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ (آیت ۱۴۶، ۱۴۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے تو ان کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس رات کو قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی جانب منہ کیا کریں لہٰذا اس کی جانب منہ کر لیجئے۔ لوگوں کے منہ اس وقت شام (بیت المقدس) کی جانب تھے لیکن وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا کی تفسیر ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے لیکن نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو تم جہاں کہیں ہو گے اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا بیشک اللہ جو چاہے کرے (آیت ۱۴۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس

البراء قال صلينا مع النبي صلى الله عليه وسلم نحو بيت المقدس ستة عشر أو سبعة عشر شهرا ثم صرفه نحو القبلة.

باب قوله ومن حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام وإنه للحق من ربك وما الله بغافل عما تعملون شطره تلقاءه.

١٦١٠. حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز بن مسلم حدثنا عبد الله بن دينار قال ابن عمر بينا الناس في الصبح بقباء إذ جاءهم رجل فقال أنزل الليلة قرآن فأمر أن يستقبل الكعبة فاستقبلوها واستداروا كهيئتهم فتوجهوا إلى الكعبة وكان وجه الناس إلى الشام.

باب قوله ومن حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم إلى قوله ولعلكم تهتدون.

١٦١١. حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال بينما الناس في صلوة الصبح بقباء إذ جاءهم آت فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أنزل عليه الليلة وقد أمر أن يستقبل الكعبة فاستقبلوها وكانت وجوههم إلى الشام فاستداروا إلى القبلة.

باب قوله إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف بهما ومن

کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ قبلہ کی جانب پھر گئے۔

وَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تفسیر

اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۹)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے اور ان کے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ آج رات قرآن کریم کا کچھ حصہ نازل ہوا ہے جس میں کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا آپ اس کی جانب منہ کر لیں اور اس کی طرف گھوم جائیں۔ پس سب نے اپنے منہ کعبے کی طرف کر لئے جبکہ ان کے منہ شام (بیت المقدس) کی جانب تھے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ کی تفسیر

اور اے محبوب! جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا ... (آیت ۱۵۰)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دوران میں جبکہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے تو ایک شخص نے ان کے پاس آکر کہا کہ آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ نمازوں میں کعبے کی طرف منہ کیا کریں، لہذا اس کی طرف منہ کر لیجئے۔ نمازیوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا لیکن وہ قبلہ کی جانب گھوم گئے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ کی تفسیر

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کے پھیرے کرے

تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ شَعَائِرُ عَلَامَاتٌ وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الصَّفْوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِي لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ۔

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ

اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے (آیت ۱۵۸) شعائر کا معنی نشانیاں ہے اور اس کا واحد ہے شعیرۃ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الصفوان سے مراد چکنا پتھر ہے جس پر کوئی چیز نہ اگے۔ اس کا واحد صفوانۃ ہے یہ صفا کا ہم معنی ہے اور صفا جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دنوں دریافت کیا جبکہ میں کم سن تھا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں غور فرمایا کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں پس جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے لگائے۔ میرے خیال میں اگر کوئی ان کے پھیرے نہ لگائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، اگر بات یہی ہوتی جو تم کہہ رہے ہو تو یوں فرمایا جاتا کہ جو ان کے پھیرے نہ لگائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ در حقیقت یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی کیونکہ وہ زمانۂ جاہلیت میں مناۃ بت کا نام لیا کرتے جو قدید کے نزدیک رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ صفا اور مروہ کے پھیرے لگانا ناپسند کیا کرتے تھے جب دورِ اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے لگائے۔

عاصم بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کی سعی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ہم اسے عہد جاہلیت کی رسم سمجھا کرتے تھے اور جب دورِ اسلام آیا تو ہم سعی کرنے سے رک گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے

يَطَّرَّبُ بِهِمَا.

بَابُ قَوْلِهٖ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا اَضْدَادًا وَّاحِدُهَا نِدٌّ.

١٦١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَّقُلْتُ اُخْرٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُوْ لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ہیں تو جو کوئی ... آخر آیت تک ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا کی تفسیر۔ اَنْدَادًا یہ نِدّ کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں مد مقابل ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی اور دوسری میں نے کہی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مر گیا کہ وہ کسی کو اللہ کا مد مقابل ٹھہراتا تھا تو جہنم میں داخل ہوا اور میں نے یہ کہا کہ جو اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مد مقابل نہیں ٹھہراتا تھا تو جنت میں داخل ہو گیا۔

• بَابُ قَوْلِهٖ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ اِلٰى قَوْلِهٖ عَذَابٌ اَلِيْمٌ عُفِيَ تُرِكَ.

١٦١٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَالْعَفْوُ اَنْ يَّقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ يَّتَّبِعُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُؤَدِّيْ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِّمَّا كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَتَلَ بَعْدَ قَبُوْلِ الدِّيَةِ.

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ کی تفسیر۔ اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو ... آخر آیت ۱۷۸ عُفِيَ معاف کیا۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا دستور تو تھا لیکن دیت کا نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لینا تم پر فرض ہے آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت پھر جو اپنے بھائی کے قصاص کو بخشنے کہ دیت پر راضی ہو جائے تو مقتول کے وارثوں کو چاہیے کہ وہ دستور قتل کی دیت کا مطالبہ دستور کے مطابق کریں۔ قاتل کو چاہیے کہ دیت اچھی طرح ادا کرے یعنی دستور کے مطابق اچھی طرح ادا کی جائے یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے آسانی اور رحمت ہے جبکہ پہلے لوگوں پر صرف قصاص ہی فرض کیا گیا تھا لیکن جو زیادتی کرے یعنی دیت قبول کرنے کے بعد بھی قتل کر دیں تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

١٦١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (جب مقتول کے وارث دیت پر راضی نہ ہوں تو) اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔

١٦١٧ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی

اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْشَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ.

ربیع نے کسی عورت کا سامنے کا ایک دانت توڑ دیا، ادھر کے رشتہ داروں نے اس عورت سے معافی چاہی تو اس کے رشتہ داروں نے انکار کر دیا، پھر وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوگئے اور قصاص کے سوا اور کسی بات پر راضی نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا۔ اس پر حضرت انس بن نضر (ان کے بھائی) عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ربیع کا سامنے کا دانت توڑا جائے گا؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ اسی دوران وہ لوگ معاف کر دینے پر رضامند ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم کو سچی کر دیتا ہے۔

ف: اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے جو اپنے رب کے احکامات کی پوری طرح تعمیل کرتے ہیں۔ اس کے کسی حکم کو توڑنے اور نافرمانی کرنے کا خیال تک دل میں نہیں لاتے، ہمیشہ اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں تو جیسے زندگی کے ہر موڑ پر اللہ تعالیٰ ان کی دوسروں کی نسبت زیادہ سنتا اور مانتا ہے یعنی وہ ایسے بندوں کو مستجاب الدعوات بنا دیتا ہے۔ وہ حضرات اگر اپنے رب کے بھروسے پر کسی بات کے متعلق قسم بھی کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی لاج رکھتا ہے اور انہیں جھوٹے نہیں ہونے دیتا۔ ان حضرات کا وجود بندوں کے لیے باعث برکت ہوتا ہے اور یہی بزرگ اہل جہان کا رعب و زینت ہیں۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

رونقِ بزمِ جہاں ہیں عاشقانِ سوختہ
کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبانِ سوختہ

باب ۲۵ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ.

۱۶۱۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَاشُورَاءُ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَ

کتب علیکم الصیام کی تفسیر

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلے لوگوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے (آیت ۱۸۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت میں عاشورے کا روزہ رکھنا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ جب رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہوگیا تو فرما دیا گیا کہ عاشورے کا روزہ جو چاہے

مَنْ شَآءَ لَمْ يَصُمْهُ.

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ عَاشُوْرَآءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ.

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْاَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمُ عَاشُوْرَآءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ.

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَآءُ فَكَانَ مَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ لَمْ يَصُمْهُ.

رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ رکھا جاتا تھا جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ روزہ جو چاہے رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت اشعث بن قیس ایسے وقت آئے جبکہ وہ عاشورے کے روز کھانا کھا رہے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ آج تو عاشورہ ہے، انہوں نے جواب دیا کہ رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے یہ روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو اس کا روزہ چھوڑ دیا گیا، نزدیک آئیے اور کھانا تناول فرمائیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دورِ جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھا کرتے۔ جب آپ مدینہ منورہ میں جلوہ آرا ہوئے تو خود بھی یہ روزہ رکھتے رہے اور مسلمانوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے رہے جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت نازل ہو گئی تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ اب جس کا جی چاہے یہ روزے رکھے اور جس کا جی چاہے نہ یہ روزے رکھے۔

بَابُ ۵۸۳ قَوْلِهِ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ

كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ عَطَآءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ اِذَا خَافَتَا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا اَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَاَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ

اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ کی تفسیر۔

گنتی کے دن ہیں۔ تو تم میں سے کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں۔ اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا، پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بھلا ہے اگر تم جانو (آیت ۱۸۴)۔ عطاء کا قول ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ کے تحت ہر بیماری میں روزہ چھوڑا جا سکتا ہے۔ امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت بھی چھوڑ سکتی ہیں جبکہ انہیں اپنی جان یا اپنے بچے کا خطرہ ہو اور

إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا خُبْزًا وَلَحْمًا وَأَفْطَرَ قِرَاءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيقُونَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ

بعد میں رکھ لیں اور زیادہ بوڑھا آدمی اگر روزے نہ رکھ سکے تو کھانا کھلائے۔ حضرت انس جب زیادہ بوڑھے ہو گئے تو ایک سال یا دو سال تک روزے نہیں رکھے بلکہ روزانہ ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلاتے تھے اس آیت میں اکثر بلکہ ہر ایک نے لفظ یطیقونہ ہی پڑھا ہے۔

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ "جنہیں روزے کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا" ابن عباس کا قول ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس بارے میں ہے کہ جو مرد یا عورت اتنے بوڑھے ہو جائیں کہ روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

بَابُ قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

فمن شهد منکم الشهر فلیصمه کی تفسیر۔

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت "فدیہ ہے مسکینوں کو کھانا کھلانا" پڑھی اور فرمایا کہ اس کا حکم منسوخ ہے۔

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا" تو جو چاہتا روزہ چھوڑ دیتا اور اس کا فدیہ ادا کر دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہو گئی تو اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بکیر بن عبد اللہ کا (اپنے استاد) یزید سے پہلے انتقال ہو گیا تھا۔

بَابُ قَوْلِهِ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ

احل لکم لیلة الصیام کی تفسیر

الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔ اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے

أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ.

۱۹۲۵. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ.

کہ بے شک تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (آیت ۱۸۷)

ابو اسحاق کا دو سندوں کے ساتھ بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوگیا تو رمضان کے پورے مہینے میں لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہیں جاتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرلی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمادیا۔

بَابُ ۵۸۶ قَوْلِهِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ إِلَى قَوْلِهِ يَتَّقُونَ الْعَاكِفُ الْمُقِيمُ.

کلوا واشربوا حتی یتبین کی تفسیر

کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر، پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو (آیت ۱۸۷) العاکف رہنے والا، ٹھہرنے والا۔

۱۹۲۶. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ أَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِينَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِي قَالَ إِنَّ وِسَادَكَ إِذًا لَعَرِيضٌ أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ الْأَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ

شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک رات دو ڈورے لئے جن میں سے ایک سفید تھا اور دوسرا سیاہ۔ چنانچہ ایک رات اس وقت تک کھاتے رہے جب تک دونوں کا فرق نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت یہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے وہ (دونوں ڈورے) اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لئے تھے۔ آپ نے (بطور مزاح) فرمایا کہ پھر تو دن کی سفیدی کا ڈورا اور رات کی سیاہی کا ڈورا تمہارے سرہانے کے نیچے آگئے۔

۱۹۲۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ أَهُمَا الْخَيْطَانِ قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! سفید ڈورا اور سیاہ ڈورا کیا ہیں؟ کیا ان سے دو دھاگے مراد ہیں؟ فرمایا تم بھی کیا بھولے بھالے ہو اگر دو دھاگوں کو دیکھتے رہے ہو پھر فرمایا

الْقَفَا إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ، ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَأُنْزِلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يُنْزَلْ مِنَ الْفَجْرِ وَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَهُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ.

• بَابُ قَوْلِهِ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ.

۱۶۲۹ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَتَوُا الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا.

• بَابُ قَوْلِهِ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ.

۱۶۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ

کہ ایسا نہیں ہے بلکہ سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی سفیدی مراد ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے" اور مِنَ الْفَجْرِ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تو بعض لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں پیروں میں دو دھاگے یعنی ایک سفید اور دوسرا سیاہ باندھ لیا کرتے اور وہ برابر کھاتے پیتے جب تک ان کا فرق نظر آنے لگتا۔ پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کا حکم نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے رات کی انتہا اور دن کی ابتداء مراد ہے۔

لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ کی تفسیر

یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں چھت توڑ کر آؤ۔ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (آیت ۱۸۹)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں جب لوگ احرام باندھتے تو اپنے گھروں میں چھت کی طرف سے گھستے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں چھت توڑ کر آؤ بلکہ بھلائی تو پرہیزگاری میں ہے اور اپنے گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ کی تفسیر

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر (آیت ۱۹۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حضرت عبداللہ بن زبیر کی آزمائش کے زمانہ میں دو شخص حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ دیکھئے لوگ کیسا چاند چڑھا رہے ہیں حالانکہ آپ تو حضرت عمر کے صاحبزادے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ لہٰذا باہر نکل کر اصلاح احوال کرنے سے آپ کو کیا چیز مانع ہے؟

بَابُ ۵۸۹ قَوْلِهٖ وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوْا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اَلتَّهْلُكَةُ وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ۔

وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ۔ کی تفسیر

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ، بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔ آیت التھلکۃ اور الھلاک ہم معنی ہیں یعنی بربادی، ہلاکت۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ یہ اللہ کی راہ میں جان اور مال، خرچ کرنے کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

بَابُ ۵۹۰ قَوْلِهٖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ الْكُوْفَةِ فَسَأَلْتُهٗ عَنْ فِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ فَقَالَ حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِّصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَاحْلِقْ رَأْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ کی تفسیر

حضرت عبد اللہ بن معقل کا بیان ہے کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوفہ کی اس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے فدیہ کے روزوں کی بابت پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا جبکہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم تو بڑی تکلیف میں ہو کیا تمہیں ایک بکری میسر ہے! میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا کہ تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یعنی ہر مسکین کو نصف صاع کھانا دینا ہوگا۔ اور اپنا سر منڈوا لو پس مذکورہ آیت خاص میرے متعلق نازل ہوئی اور اس کا حکم سب مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

بَابُ ۵۹۱ قَوْلِهٖ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ۔

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ أَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِيْ كِتَابِ

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ کی تفسیر

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں تمتع (عمرہ کے بعد احرام کھول دینا اور حج کرنا) کی یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

اللّٰہِ فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُنْزَلْ قُرْاٰنٌ یُحَرِّمُہٗ وَلَمْ یَنْہَ عَنْہَا حَتّٰی مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْیِہٖ مَا شَاءَ۔

بَابُ ۵۹۷ قَوْلِہٖ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ۔

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظٌ وَّمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَتَاَثَّمُوْا اَنْ یَّتَّجِرُوْا فِی الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔

بَابُ ۵۹۸ قَوْلِہٖ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ قُرَیْشٌ وَّمَنْ دَانَ دِیْنَهَا یَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا یُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ یَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْتِیَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ یَقِفَ بِهَا ثُمَّ یُفِیْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِیْ كُرَیْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ یَطُوْفُ الرَّجُلُ بِالْبَیْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتّٰی یُهِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا رَكِبَ اِلٰی عَرَفَةَ فَمَنْ تَیَسَّرَ لَہٗ هَدِیَّةٌ مِّنَ الْاِبِلِ اَوِ الْبَقَرِ اَوِ الْغَنَمِ مَا تَیَسَّرَ لَہٗ مِنْ ذٰلِكَ اَیَّ ذٰلِكَ شَاءَ غَیْرَ اَنْ لَّمْ یَتَیَسَّرْ لَہٗ فَعَلَیْہِ صِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِیْ

علیہ وسلم کی ہمراہی میں تمتع کیا۔ اس کے بعد قرآن کریم میں اس کی حرمت یا ممانعت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اب ایک شخص (حضرت عمر) نے اپنی رائے سے جو چاہا کہا ہے۔

لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے جن کے اندر حج کے دنوں میں لوگ تجارت کیا کرتے تھے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: "تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل (مال) تلاش کرو" (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۸) یعنی حج کے دنوں میں۔

ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش اور ان سے دینی تعلق رکھنے والے مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور اسے حمس کا نام دیتے تھے اور باقی تمام اہل عرب عرفات میں وقوف کیا کرتے تھے جب دور اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عرفات میں آکر ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ پھر وہاں (مزدلفہ) سے لوٹ کر آئیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "پھر بات یہ ہے اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں" (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۹)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرہ کا احرام کھول دینے کے بعد حج کا احرام باندھنے تک آدمی کو بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے جب عرفات کی طرف جائے تو وہاں قربانی پیش کرے یعنی اونٹ، گائے اور بکری میں سے جو میسر آئے یا جو دینا چاہے۔ اگر قربانی میسر نہ آئے تو حج کے دنوں میں عرفہ سے پہلے تین روزے رکھے۔ اگر آخری روزہ عرفہ کے تین دنوں میں آجائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

الحج وذلك قبل يوم عرفة فإن كان آخر يوم من الأيام الثلاثة يوم عرفة فلا جناح عليه ثم لينطلق حتى يقف بعرفات من صلوة العصر إلى أن يكون الظلام ثم ليدفعوا من عرفات إذا أفاضوا منها حتى يبلغوا جمعا الذي يتبررون به ثم ليذكروا الله كثيرا وأكثروا التكبير والتهليل قبل أن تصبحوا ثم أفيضوا فإن الناس كانوا يفيضون وقال الله تعالى ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس واستغفروا الله إن الله غفور رحيم حتى ترموا الجمرة.

باب ٥٩٤ قوله ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

١٦٣٧ - حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث عن عبد العزيز عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار.

باب ٥٩٥ قوله وهو ألد الخصام وقال عطاء النسل الحيوان.

١٦٣٨ - حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن ابن جريج عن ابن أبي مليكة عن عائشة ترفعه قال أبغض الرجال إلى الله الألد الخصم وقال عبد الله.

١٦٣٩ - حدثنا سفيان حدثني ابن جريج عن ابن أبي مليكة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ٥٩٦ قوله أم حسبتم أن تدخلوا

پھر جاکر عصر کی نماز سے اندھیرا ہونے تک عرفات میں ٹھہرے پھر جب لوگ عرفات سے لوٹیں تو یہ بھی لوٹ آئے اور سب کے ساتھ مزدلفہ میں رات گزارے اور کثرت سے ذکر الٰہی کرے اور تکبیر و تہلیل میں صبح تک رطب اللسان رہے۔ پھر مزدلفہ سے لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پھر یہ بات ہے اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں۔ اور اللہ سے معافی مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۱۹۹)

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا کی تفسیر

اور کوئی یوں کہتا ہے اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا (آیت ۲۰۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ کی تفسیر

عطاء کا قول ہے کہ یہاں النسل سے حیوانات کی نسل مراد ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ لوگوں میں سے ناپسندیدہ شخصیت وہ ہے جو جھگڑالو ہو۔

سفیان، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث بالا کی روایت کی ہے۔

وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ کی تفسیر

الجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ إِلَى قَرِيبٍ.

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَالِكَ وَتَلَا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا مُثَقَّلَةً.

کیا تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلے لوگوں جیسی حالت نہیں آئی، پہنچی ان پر سختی اور شدت آئی (آیت ۲۱۴)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت ''یہاں تک کہ جب رسول کفار کی ہدایت کی امید سے مایوس ہو گئے اور لوگ یہ سمجھے کہ رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا اسی وقت ہماری مدد آئی'' (سورۂ یوسف آیت ۱۱۰) پڑھی اور پھر اس آیت ''حتیٰ یقول الرسول'' کی تلاوت فرمائی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میں عروہ بن زبیر سے ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ہے کہ معاذ اللہ، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے جو وعدہ فرمایا تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ وصال سے پہلے ضرور پورا ہو جائے گا لیکن مصیبتوں کی آزمائش ضرور جاری رہی ہے جس کے باعث انہیں تشویش لاحق ہوتی تھی کہ کہیں ساتھی انہیں جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ حضرت عائشہ اس (کذبوا) کو تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں (اور حضرت ابن عباس بغیر تشدید کے)

بَابٌ ۵۹۵ قَوْلُهُ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ الْآيَةَ.

نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ کی تفسیر

تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو (آیت ۲۲۳)

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَ أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيهَا فِي. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو فارغ ہونے تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے۔ جب ایک روز میں ان کے پاس گیا تو وہ سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ ایک صورت پر پہنچے تو مجھ سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ فلاں فلاں باتوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ پھر پڑھنے لگے۔ عبدالصمد کے والد، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آیت ''تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو'' اس بارے میں نازل ہوئی ہے۔ محمد بن یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی روایت کی ہے۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ

ابن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جو عورت پیچھے کی

تَقُولُ إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ۔

جانب سے حسنت کے ساتھ جماع کرتا ہے تو اس سے پیدا ہونے والا بچہ بھینگا ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔

بَابُ ۵۹۸ قَوْلِهِ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ۔

مطلقہ کا پہلے خاوند سے نکاح اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کریں (آیت ۲۳۲)

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَأَبَى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک بہن تھی۔ اس کے پہلے شوہر نے اس سے دوبارہ نکاح کرنے کا مجھے پیغام دیا۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالٰے عنہ کی بہن کو ان کے خاوند نے طلاق دے دی اور انہیں چھوڑ دیا تھا۔ یہاں تک کہ عدت پوری ہو گئی۔ پس اس نے دوبارہ اسے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت معقل نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے والیو! انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں۔

بَابُ ۵۹۹ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا إِلَى بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ يَعْفُونَ يَهَبْنَ۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ کی تفسیر

اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ (آیت ۲۳۴)

معاف کر دیں - بخش دیں۔

۱۶۲۴ - حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ قَدْ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الْأُخْرَى فَلِمَ تَكْتُبُهَا أَوْ تَدَعُهَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِي لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰے عنہ سے کہا کہ جب آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا ۔ دوسری آیت سے منسوخ ہو گئی ہے تو آپ اسے کیوں لکھتے ہیں یا اسے چھوڑا کیوں نہیں؟ فرمانے لگے کہ اے بھتیجے! میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے ہٹا نہیں سکتا۔

۱۶۲۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا

مجاہد کا قول ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بزرگ مر جاتے اور

شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنَى لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهَذَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ نَحْوَهُ۔

١٦٣٢۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَجْلِسٍ فِيهِ عُظْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرْتُ

پہلے یہی بیویاں بیٹھتی تھیں قرآن پر خاوند کے اہل و عیال میں عدت کے دن پورے کرنے واجب ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ "اور جو تم میں مریں اور بیویاں چھوڑ جائیں، وہ اپنی عورتوں کے لیے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان و نفقہ دینے کی بغیر نکالے۔ پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں (آیت ۲۴۰)" ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سال پورا کرنے کے لیے سات مہینے اور بیس دن کو وصیت پر موقوف رکھا ہے۔ اگر وہ چاہے تو وصیت کے مطابق ان کے پاس رہے اور چاہے تو چلی جائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "بغیر نکالے، پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔" عدت کو پورا کرنا واجب ہے جیسا کہ مجاہد کا قول ہے۔ عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ خاوند کے گھر والوں میں عدت کے دن پورے کرنا اس آیت سے منسوخ ہو گیا ہے پس وہ جہاں چاہے عدت کے دن پورے کر سکتی ہے اور ارشادِ باری تعالیٰ غَيْرَ إِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے۔ عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ اگر وہ چاہے تو خاوند کے اہل و عیال میں عدت کے دن پورے کرے اور اس کی وصیت کے مطابق وہاں رہائش پذیر رہے اور اگر چاہے تو ارشادِ باری تعالیٰ "تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملے میں مناسب طور پر کیا (آیت ۲۴۰)" کے مطابق چلی جائے۔ عطاء کا قول ہے کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا۔ تو عدت کے دنوں میں خاوند کے گھر رہنے کی پابندی منسوخ ہو گئی، لہٰذا وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور سکونت کی قید ختم کر دی گئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت سے عورت کا اپنے شوہر کے گھر پر عدت پوری کرنے کی قید منسوخ ہو گئی ہے پس وہ جہاں چاہے عدت پوری کر سکتی ہے۔ اور ارشادِ باری تعالیٰ غَيْرَ إِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے۔

امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں انصار کے اکابر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف فرما تھے۔ میں نے وہاں حضرت عبداللہ بن عتبہ کی روایت بیان کی جو حضرت سبیعہ بنت حارث کے بارے میں ہے

حَدِيثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَلٰكِنْ عَمَّهُ كَانَ لَا يَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فِي جَانِبِ الْكُوفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ أَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّولٰى وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ۔

بَابُ قَوْلِهٖ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ أَجْوَافَهُمْ شَكَّ يَحْيٰى نَارًا۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ مُطِيعِينَ۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ

پر حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ ان کے چچا (عبداللہ بن مسعود) تو اس بات کے قائل نہیں۔ میں نے بلند آواز سے کہا کہ پھر تو میں اس شخص پر (عبداللہ بن عتبہ پر) جو کوفہ میں رہتا ہے جھوٹ بولنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ پھر میں باہر نکل آیا۔ باہر مجھے مالک بن عامر یا مالک بن عوف سے (ملے) میں نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت ابن مسعود کی اس مسئلہ کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ تم حاملہ عورت پر سختی کرتے ہو اور اس کی آسانی کو مد نظر نہیں رکھتے حالانکہ یہ حکم (حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے) چھوٹی سورۂ نساء (سورۂ الطلاق) میں موجود ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں امام محمد بن سیرین سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا تھا۔

حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ کی تفسیر

عبداللہ بن محمد، یزید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبدالرحمٰن، یحییٰ بن سعید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے روز فرمایا کہ انہوں (کفار قریش) نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (نماز عصر) سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں یا پیٹوں کو آگ سے بھرے۔ یحییٰ راوی کو اس میں شک ہے کہ آپ نے بیوتہم فرمایا تھا یا اجوافہم۔ (آیت ۲۳۸)۔

قوموا للہ قانتین کی تفسیر

قانتین فرمانبردار، مطیع۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہوئے ہم بات کر لیا کرتے تھے یعنی جس کو ضرورت ہوتی وہ اپنی حاجت دوسرے بھائی سے بیان کر دیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ نگہبانی کرو سب

فِي حَاجَتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ.

بَابُ ٣٠٣ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنْ خِفْتُمْ

فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ كُرْسِيُّهُ عِلْمُهُ يُقَالُ بَسْطَةً زِيَادَةً وَفَضْلًا أَفْرِغْ أَنْزِلْ وَلَا يَؤُدُهُ لَا يُثْقِلُهُ آدَنِيْ أَثْقَلَنِيْ وَالْآدُ وَالْأَيْدُ الْقُوَّةُ السِّنَةُ نُعَاسٌ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ فَبُهِتَ ذَهَبَتْ حُجَّتُهُ خَاوِيَةٌ لَا أَنِيْسَ فِيْهَا عُرُوْشُهَا أَبْنِيَتُهَا السِّنَةُ نُعَاسٌ نُنْشِزُهَا نُخْرِجُهَا إِعْصَارٌ رِيْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُوْدٍ فِيْهِ نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيْدٌ الطَّلُّ النَّدٰى وَهٰذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ.

١٦٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَتَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْا فَإِذَا صَلَّى الَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً اسْتَأْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَلَا يُسَلِّمُوْنَ

وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا فَيُصَلُّوْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَيَقُوْمُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُوْنُ كُلُّ

قانتین کی اور بیچ کی نماز کی اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو۔ (آیت ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرمایا گیا۔

نمازِ خوف کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ پھر اگر خوف میں ہو تو پیدل یا سوار جیسے بن پڑے نماز پڑھ لیا کرو پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے (آیت ۲۳۹) ابن جبیر کا قول ہے کہ کُرْسِیُّہٗ سے مراد اللہ کا علم ہے کہا گیا ہے کہ بَسْطَۃً سے مراد زیادتی اور فضیلت ہے اَفْرِغْ اُتار۔ وَلَا یَؤُدُہٗ اس پر بار نہیں ہے اسی سے آدنی ہے یعنی مجھ پر بوجھ رکھ دیا۔ اَلْاٰدُ وَالْاَیْدُ سے قوت مراد ہے اَلسِّنَۃُ نیند یَتَسَنَّہْ بگڑنا۔ فَبُہِتَ اس کی دلیل ختم ہو گئی خَاوِیَۃٌ جس میں کوئی ہمسایہ نہ ہو عُرُوْشُہَا اس کی عمارتیں۔ اَلسِّنَۃُ نیند نُنْشِزُہَا ہم نکالتے ہیں۔ اِعْصَارٌ تند تیز ہوا جو زمین سے آسمان کی طرف ستون کی طرح اٹھتی ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے ابن عباس کا قول ہے کہ صَلْدًا سے مراد جس پر کوئی چیز نہ ہو عکرمہ کا قول ہے کہ وَابِلٌ سے مراد موسلا دھار بارش ہے طَلٌّ سے مراد شبنم ہے اور یہ اہلِ ایمان کے عمل کی مثال ہے یَتَسَنَّہْ بگڑنا یعنی متغیر ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نمازِ خوف کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام آگے کھڑا ہو جائے اور لوگوں اور مجاہدین میں سے ایک گروہ (تقریباً نصف) امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی وہ ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے پھر یہ حضرات جنہوں نے ایک رکعت پڑھ لی ہے ان لوگوں کی جگہ پر چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں اب جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر امام سلام پھیر دے کیونکہ اس کی دو رکعتیں ہو گئیں اب فریقین سے ہر ایک اپنی اپنی دوسری رکعت خود پوری کریں۔ یعنی امام کے سلام پھیر دینے کے بعد یہ دونوں گروہ جن میں سے ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر

فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

خوف بہت ہی شدید ہو تو نماز پیدل چلنے کی حالت میں کھڑے ہو کر پڑھیں یا سواری پر قبلہ کی طرف منہ کرکے پڑھیں یا بدوں منہ کرنے کے جس طرح سے میسر ہو (یہ اجازت ہے)۔ امام مالک کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا، میرے خیال میں حضرت عبداللہ بن عمر نے اس حدیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

باب ۶۰۳ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا کی تفسیر

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلٰى قَوْلِهٖ غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْهَا الْاُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ تَدَعُهَا يَا ابْنَ اَخِيْ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهٖ قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ نَحْوَ هٰذَا۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ سورہ البقرہ کی آیت وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا (آیت ۲۴۰) اسی سورت کی دوسری آیت (یعنی آیت ۲۳۴) سے منسوخ ہے تو آپ نے اسے قرآن کریم میں کیوں لکھا ہے۔ فرمایا، اے بھتیجے! اس بات کو جانے دو، میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔ حمید راوی کا بیان ہے کہ آپ نے معناً ایسا ہی فرمایا تھا۔

باب ۶۰۴ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى کی تفسیر

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر شک کی گنجائش ہوتی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ حقدار تھے جب کہ انہوں نے کہا: اے رب! مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا۔ فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی یقین کیوں نہیں، مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے (آیت ۲۶۰)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اَلْمَسُّ الْجُنُوْنُ۔

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

بَابُ قَوْلِهِ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا يُذْهِبُهُ

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ الْاَوَاخِرُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

بَابُ ۶۰۹ قَوْلِهِ فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَاعْلَمُوْا۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَرَاَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

بَابُ ۶۱۰ قَوْلِهِ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

۱۶۵۷۔ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا کی تفسیر

اَلْمَسُّ دیوانگی، جنون

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سود کے بارے میں سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنائیں (آیت ۲۷۵ تا ۲۸۰) پھر شراب کی خرید و فروخت بھی حرام فرما دی گئی۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا کی تفسیر — یمحق مٹا دیگا۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سود) نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے، پھر مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور پھر شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرما دی گئی۔

فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ کی تفسیر — فاذنوا سے مراد خبردار ہو جاؤ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سود) نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی (مسلمانوں کے سامنے) اور اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرما دی گئی۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ کی تفسیر

اور اگر کوئی قرض دار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے اور بھلا ہے اگر جانو (آیت ۲۸۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سود) نازل فرما دی گئیں تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر (مسلمانوں کے سامنے) ان کی تلاوت فرمائی اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ۔

١٦٥٨- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الرِّبَا۔

بَابُ ٦١٢ قَوْلِهِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

١٦٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ الْآيَةَ۔

بَابُ ٦١٣ قَوْلِهِ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِصْرًا عَهْدًا وَيُقَالُ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ فَاغْفِرْ لَنَا۔

١٦٦٠- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ قَالَ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا۔

اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) حرام فرما دی گئی۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ سود سے متعلق آیت ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۸۱)۔

وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ کی تفسیر

اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (آیت ۲۸۴)۔

مروان اصفر کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں سے غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: "اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ" (آیت ۲۸۴) یہ دوسری آیت لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا سے) منسوخ فرما دی گئی ہے۔

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ اصرا سے عہد مراد ہے کہتے ہیں کہ غفرانک مغفرتک۔ یعنی ہمیں بخش دے۔

مروان اصفر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی- انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں- انہوں نے فرمایا کہ آیت "اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ" یہ اپنی بعد والی آیت سے منسوخ ہے یعنی
(لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا سے)۔

اللہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِيْ
أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ
أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ
وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهِ إِلٰى قَوْلِهِ أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ
الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ
سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ

بَابُ ۶۱۵ قَوْلِهِ وَإِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ
إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا
مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ
يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنِّيْ
أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ

بَابُ ۶۱۶ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ لَا خَيْرَ أَلِيْمٌ مُؤْلِمٌ مُوْجِعٌ مِنَ الْأَلَمِ وَهُوَ فِيْ مَوْضِعِ مُفْعِلٍ۔

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ يَمِيْنَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا
مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ
غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ إِنَّ الَّذِيْنَ

اتاری۔ اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں کہ معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کے لئے (آیت ۷) حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ شبہ والی آیتوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی فرمائی ہے، لہذا ان سے دور رہنا۔

وَإِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی پیدا ہونے والا بچہ ایسا نہیں مگر اس کی پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے۔ پس وہ شیطان ہی کے چھونے کے باعث چیخ چلاتا ہے، ماسوائے حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے حضرت عیسیٰ کے۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے (آیت ۳۶)

إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ کی تفسیر

وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (آیت ۷۷) اَلْخَلَاقُ سے مراد بھلائی نہیں، اَلِیْمٌ اسم فاعل مُؤْلِمٌ ہے یعنی دکھ دینے والا یا درد ناک۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہضم کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملاقات کرے گا کہ اسے اپنے اوپر ناراض پائے گا پس اللہ تعالیٰ نے اسی بارے میں یہ آیت نازل فرمائی ہے جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ (آیت ۷۷)

فقال ابن عباس قال النبي صلى الله عليه وسلم
اليمين على المدعى عليه۔

باب قل يا أهل الكتب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم ألا نعبد إلا الله سواء قصد۔

۱۲۶۶- حدثني إبراهيم بن موسى عن
هشام عن معمر ح وحدثني عبد الله بن
محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر
عن الزهري قال أخبرني عبيد الله بن
عبد الله بن عتبة قال حدثني ابن عباس
قال حدثني أبو سفيان من فيه إلى في قال
انطلقت في المدة التي كانت بيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فبينا أنا
بالشام إذ جيء بكتاب من النبي صلى الله
عليه وسلم إلى هرقل قال وكان دحية
الكلبي جاء به فدفعه إلى عظيم بصرى
فدفعه عظيم بصرى إلى هرقل قال فقال
هرقل هل هنا أحد من قوم هذا الرجل
الذي يزعم أنه نبي فقالوا نعم قال
فدعيت في نفر من قريش فدخلنا على
هرقل فأجلسنا بين يديه فقال أيكم
أقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم
أنه نبي فقال أبو سفيان فقلت أنا
فأجلسوني بين يديه وأجلسوا أصحابي
خلفي ثم دعا بترجمانه فقال قل لهم إني
سائل هذا عن هذا الرجل الذي يزعم
أنه نبي فإن كذبني فكذبوه قال أبو
سفيان وايم الله لولا أن يؤثروا علي
الكذب لكذبت ثم قال لترجمانه سله

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدعا علیہ
پر قسم ہے۔

یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ کی تفسیر

تم فرماؤ! اے کتابیو! ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ ہم عبادت نہ کریں مگر
خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں (آیت ۶۴ سورۂ آل عمران) سواء یکساں، ایک جیسی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان
نے بالمشافہ بتایا کہ اس زمانے میں جبکہ ہمارے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے درمیان معاہدہ تھا تو میں ملک شام گیا اور اسی دوران میں نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا نامہ مبارک ہرقل کے پاس پہنچا تھا۔ راوی کا بیان ہے
کہ اسے حضرت دحیہ کلبی نے حاکم بصریٰ تک پہنچایا اور حاکم بصریٰ نے ہرقل
تک۔ راوی کا بیان ہے کہ ہرقل نے کہا، کیا اس شخص نے نبوت کا
دعویٰ کیا ہے اس کی قوم کا یہاں کوئی آدمی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا
ہاں۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ مجھے چند قریشی افراد کے ساتھ بلایا گیا اور ہم
ہرقل کی خدمت میں پیش ہوئے اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا
کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے کا تم میں نسباً سب سے قریبی کون ہے؟
پس ابوسفیان نے کہا کہ میں ہوں۔ تو اس نے مجھے اپنے بالکل سامنے بٹھا
لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان
کو بلا کر کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں اس مدعی نبوت کے بارے میں
اس (حضرت ابوسفیان) سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ اگر یہ غلط بیانی کرے
تو تم اس کی تردید کر دینا۔ حضرت ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم!
اگر مجھے اپنے اوپر جھوٹ کا دھبہ لگنے کا ڈر نہ ہوتا تو میں ضرور جھوٹ
بولتا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے اس نبی کا حسب
پوچھے۔ ابوسفیان نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ پوچھا کیا اس
کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ ابوسفیان نے نفی میں جواب
دیا۔ پھر پوچھا کہ اس دعویٰ سے پہلے کیا آپ لوگوں نے اسے جھوٹ
بولتے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا کہ اس کی پیروی
کرنے والے قوم کے امیر افراد ہیں یا غریب؟ ابوسفیان نے جواب
دیا کہ وہ غریب آدمی ہیں۔ اس نے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے
ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ پوچھا کہ اس کے دین

كيف حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب
قال فهل كان من آبائه ملك قال قلت لا
قال فهل كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن
يقول ما قال قلت لا قال أيتبعه أشراف
الناس أم ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم
قال يزيدون أو ينقصون قال قلت لا بل
يزيدون قال هل يرتد أحد منهم عن دينه
بعد أن يدخل فيه سخطة له قال قلت
لا قال فهل قاتلتموه قال قلت نعم قال
فكيف كان قتالكم إياه قال قلت تكون
الحرب بيننا وبينه سجالا يصيب منا و
نصيب منه قال فهل يغدر قال قلت لا
ونحن منه في هذه المدة لا ندري ما هو
صانع فيها قال والله ما أمكنني من
كلمة أدخل فيها شيئا غير هذه قال
فهل قال هذا القول أحد قبله قلت لا
ثم قال لترجمانه قل له إني سألتك عن
حسبه فيكم فزعمت أنه فيكم ذو حسب
وكذلك الرسل تبعث في أحساب قومها و
سألتك هل كان في آبائه ملك فزعمت
أن لا فقلت لو كان من آبائه ملك قلت
رجل يطلب ملك آبائه وسألتك عن
أتباعه أضعفاؤهم أم أشرافهم فقلت بل
ضعفاؤهم وهم أتباع الرسل وسألتك هل
كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن يقول ما
قال فزعمت أن لا فعرفت أنه لم يكن
ليدع الكذب على الناس ثم يذهب فيكذب
على الله وسألتك هل يرتد أحد منهم عن
دينه بعد أن يدخل فيه سخطة له فزعمت

میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس کے دین سے پھر بھی گیا ہے؟ میں نے
جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا کیا تمہاری اس سے کبھی جنگ ہوئی ہے؟
میں نے جواب دیا: ہاں۔ پوچھا کہ اس کے ساتھ جنگ کرنے کا نتیجہ کیا نکلا؟
میں نے جواب دیا کہ لڑائی ہمارے درمیان ڈولوں کی طرح رہی ہے کبھی
ان کا پلہ بھاری اور کبھی ہمارا۔ پھر پوچھا کیا اس نے کبھی دھوکا بازی کی
ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ مگر ان دنوں تو ہماری اس کی صلح
ہے اور ہمیں نہیں معلوم کہ وہ اس دوران کیا کرے۔ ابوسفیان کا بیان ہے
کہ خدا کی قسم میں خلاف حقیقت ایک کلمہ بھی اپنے بیانات میں
شامل کر سکا۔ اس نے پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے
پہلے بھی ایسا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ پھر اس نے
اپنے ترجمان سے کہا کہ اسے بتا دو کہ میں نے تم سے اس کا نسب
دریافت کیا تو تم نے بتایا کہ وہ عالی نسب ہے اور یہ حقیقت ہے
کہ سارے رسول اپنی قوم میں صاحب حسب و نسب ہوتے ہیں پھر میں
نے تم سے پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم
نے نفی میں جواب دیا۔ پس میں نے اپنے جی میں کہا کہ اگر اس کے اجداد
میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں سمجھتا کہ ایسا دعویٰ کر کے وہ اپنے بزرگوں
کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے پیروکار
قوم کے غریب افراد ہیں یا امیر۔ تو تم نے غریب بتائے جبکہ غریب
لوگ ہی رسولوں کی پیروی کیا کرتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ
کیا یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے
تو تم نے جواب دیا کہ نہیں دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ
وہ لوگوں کے متعلق تو جھوٹ نہ بولے اور خدا کے بارے میں جھوٹ
بولنے لگے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے
بعد کوئی پھرا بھی ہے اس کی نفرت کے باعث یا کسی اور وجہ سے تو تم نے
نفی میں جواب دیا۔ واقعی جب ایمان دل میں سما جاتا ہے تو نکلتا نہیں۔
پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں تو
تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے کہ وہ
کامل ہو کر رہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے اس کے ساتھ لڑنے کے بارے
میں پوچھا تو تم نے بتایا کہ اس کے ساتھ تم لڑتے رہے ہو اور تمہارے

أن لا وكذلك الإيمان إذا خالط بشاشته
القلوب وسألتك هل يزيدون أم ينقصون
فزعمت أنهم يزيدون وكذلك الإيمان حتى
يتم وسألتك هل قاتلتموه فزعمت أنكم قاتلتموه
فتكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم
وتنالون منه وكذلك الرسل تبتلى ثم
تكون لهم العاقبة وسألتك هل يغدر فزعمت
أنه لا يغدر وكذلك الرسل لا تغدر
وسألتك هل قال أحد هذا القول قبله
فزعمت أن لا فقلت لو كان قال هذا
القول أحد قبله قلت رجل ائتم بقول
قيل قبله قال ثم قال بم يأمركم قال قلت
يأمرنا بالصلاة والزكاة والصلة والعفاف
قال إن يك ما تقول فيه حقا فإنه نبي وقد كنت
أعلم أنه خارج ولم أك أظنه منكم ولو أني
أعلم أني أخلص إليه لأحببت لقاءه ولو كنت
عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن ملكه
ما تحت قدمي قال ثم دعا بكتاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقرأه فإذا فيه بسم
الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله إلى
هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع
الهدى أما بعد فإني أدعوك بدعاية الإسلام
أسلم تسلم وأسلم يؤتك الله أجرك مرتين
فإن توليت فإن عليك إثم الأريسيين
و يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء
بيننا وبينكم ألا نعبد إلا الله إلى
قوله اشهدوا بأنا مسلمون فلما فرغ من
قراءة الكتاب ارتفعت الأصوات عنده و
كثر اللغط وأمر بنا فأخرجنا قال فقلت

اور اس کے درمیان لڑائی ڈول کی طرح رہی ہے کبھی تم غالب رہے
اور کبھی وہ۔ اور رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخر کار رسول
ہی غالب آتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس نے کبھی وعدہ خلافی
کی ہے تو تم نے بتایا کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ یہ حقیقت ہے کہ وعدہ
خلافی رسولوں کی شان کے منافی ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ یہ دعویٰ
اس سے پہلے بھی اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے کیا تھا تم نے نفی
میں جواب دیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے بڑوں میں سے
کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہوتا تو ایسا دعویٰ کرنے کے اپنے بڑوں کی پیروی کرتا
ہوگا۔ سب کا بیان ہے کہ پھر اس نے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم
دیتا ہے۔ ابوسفیان نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے
صلہ رحمی کرنے اور پاک دامن رہنے کا حکم دیتا ہے ہرقل نے کہا کہ جو کچھ تم
نے بتایا ہے اگر وہ درست ہے تو اس کی نبوت شک و شبہ سے بالاتر
ہے۔ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ وہ رسول آخر الزمان ظاہر ہونے والا ہے
لیکن یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں
گے اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ ان کی خدمت میں حاضر ہو سکوں گا تو یقیناً ان کی
زیارت کا مشتاق ہوں۔ کاش میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک
قدموں کو دھو کر خاک پا کرتا۔ جہاں اب میرے قدم ہیں ان کا ملک
یہاں تک ضرور پہنچے گا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
گرامی نامہ منگوایا اور اسے خود پڑھا۔ اس میں یہ تحریر تھا اللہ کے نام سے
شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ اللہ کے رسول کی طرف
سے ہرقل شاہ روم کے نام ہے سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے
اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم نے اسلام قبول
کرلیا تو سلامتی میں رہو گے تمہارے مسلمان ہو جانے سے اللہ تعالیٰ
تمہارے اجر کو دگنا کر دے گا اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو تمہاری
رعایا کا گناہ بھی تمہارے اوپر ہوگا۔ اے اہل کتاب! ایک کلمے کی
طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا
کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور ہم میں
کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔ پھر اگر وہ نہ مانیں
تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (آیت ۶۴)۔ جب ہرقل اپنی

نُوحِ بْنِ عُبَادَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ مَالٌ رَّابِحٌ.

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيٍّ وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا.

بَابُ قَوْلِهِ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ.

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنٰى مِنْكُمْ قَالُوا نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا فَقَالَ لَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ فَقَالُوا لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِي يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَالُوا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَحْنِي عَلَيْهَا يَقِيهَا الْحِجَارَةَ.

بَابُ قَوْلِهِ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ.

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى

اور روح بن عبادہ کی روایت میں مال رائح ہے، یحییٰ بن یحییٰ کی روایت میں ہے کہ میں نے امام مالک کے سامنے رابح پڑھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے بیرحا باغ سے حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب کو حصہ دیا۔ مگر میں ان کی نسبت زیادہ قریب تھا۔ لیکن مجھے اس میں سے کچھ نہیں دیا۔

قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ کی تفسیر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سزا دلانے کے لیے آئے جنہوں نے زنا کیا تھا آپ نے فرمایا کہ تم میں سے زنا کرنے والوں کے ساتھ تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کا منہ کالا کر کے انہیں پیٹتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا توریت میں تمہیں رجم کا حکم نہیں دیا گیا؟ کہنے لگے ہمیں تو اس میں ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو لاؤ توریت لا کر پڑھو اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ انہوں نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور ادھر ادھر سے پڑھنے لگے اور رجم کی آیت کو نہیں پڑھتے تھے حضرت عبد اللہ نے ان کا ہاتھ آیت رجم کے اوپر سے ہٹا کر فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جب انہوں نے وہ دیکھی تو کہنے لگے کہ واقعی یہ رجم کی آیت ہے پس آپ نے ان دونوں کو سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا چنانچہ مسجد کے قریب جو اس کام کے لیے جگہ مقرر کی گئی تھی وہاں ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ زانیہ کو پتھروں سے بچانے کی خاطر زانی اس پر جھک جاتا تھا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت "تم سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر ہوئیں" کے مطابق لوگوں کے لیے بہترین آدمی وہ ہیں جو کافروں کو میدانِ جنگ سے ان کی گردنوں میں طوق ڈال کر گرفتار کر کے لاتے ہیں۔

يَدْخُلُوْا فِي الْاِسْلَامِ۔

باب ۶۲ قَوْلِهٖ اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ فِيْنَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا قَالَ نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُوْ حَارِثَةَ وَبَنُوْ سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِيْ اَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا۔

باب ۶۳ قَوْلِهٖ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔ رَوَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا

یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا کی تفسیر

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت "جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے" یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی اور وہ ہمارے دونوں گروہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہیں اور اپنی نامردی کا ذکر ہمیں پسند نہیں۔ ایک بار سفیان نے یوں کہا کہ اس کا نازل نہ ہونا ہمارے لئے مسرت کا باعث نہیں کیونکہ اس میں واللہ ولیہما بھی ہے کہ اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما اور اس سے پہلے آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ چکے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔" (آیت ۱۲۸) اس کی اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کی بربادی یا کسی کی بہتری کے لئے دعا مانگتے تو آپ رکوع کے بعد قنوت پڑھا کرتے اور کبھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو بچا اور اے اللہ! قبیلہ مضر والوں کو سختی سے پکڑ اور ان پر ایسے قحط سالی کے دن بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں بھیجے اور بعض اوقات فجر کی نماز میں یوں دعا مانگتے: اے اللہ! عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر

سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَلْاٰيَةَ۔

بَابُ ٦٢٣ قَوْلِهٖ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ وَهُوَ تَاْنِيْثُ اٰخِرِكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فَتْحًا اَوْ شَهَادَةً۔

١٦٧٤۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ اِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْٓ اُخْرٰىهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا۔

بَابُ ٦٢٤ قَوْلِهٖ اَمَنَةً نُّعَاسًا

١٦٧٥۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَّدِيْ وَاٰخُذُهٗ وَيَسْقُطُ وَاٰخُذُهٗ۔

بَابُ ٦٢٥ قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ

اَلْقَرْحُ الْجِرَاحُ اسْتَجَابُوْا اَجَابُوْا يَسْتَجِيْبُ يُجِيْبُ۔

بَابُ ٦٢٦ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمُ الْاٰيَةَ۔

١٦٧٦۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اُرَاهُ قَالَ

لعنت فرما۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی ہے۔ یہ بات تمہارے اختیار میں نہیں کہ انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔ (آیت ۱۲۸)۔

وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ کی تفسیر

اُخْرٰىكُمْ مؤنث ہے آخرکم کا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ سے مراد فتح یا شہادت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ پیدل آدمیوں کے اوپر حضرت عبد اللہ بن جبیر کو امیر مقرر فرمایا۔ لیکن وہ شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ جب رسول انہیں دوسری جانب پکارتے تھا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت بارہ افراد کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا۔

اَمَنَةً نُّعَاسًا کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا: جنگ احد کے روز جب کہ ہم میدان جنگ میں تھے تو ہم پر نیند طاری ہو گئی اچانک میری تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑتی تھی۔ میں اسے پکڑتا تو پھر گر پڑتی اور پھر اٹھاتا۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کی تفسیر

وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نیکو کاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے (آیت ۱۷۲)۔ اَلْقَرْحُ زخم۔ اِسْتَجَابُوْا اسی طرح اَجَابُوْا ہے جیسے یُجِیْبُ سے یَسْتَجِیْبُ بنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى
قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ
وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ
بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتَّى مَرَّ
بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ
قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ
أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ
وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ
الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ
ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ
فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ
لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا
بِهِ فِي مَجْلِسِنَا ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ
جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهِ
فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ
وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ
فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى
دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ
أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا
قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْفُ عَنْهُ
وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ
لَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدْ

پیچھے آپ نے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج
کے محلے میں حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لے
جا رہے تھے۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ
آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی
تھا اور اس وقت تک عبداللہ بن ابی اسلام نہیں لایا تھا۔ وہ مجلس مسلمانوں
اور مشرکوں، بت پرستوں اور یہودیوں کی ملی جلی تھی۔ اس مجلس میں حضرت
عبداللہ بن رواحہ بھی موجود تھے۔ جب جانور کے چلنے کی دھول مجلس تک
پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپا لی اور پھر کہا کہ ہم
پر دھول نہ اڑاؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا
کھڑے ہو گئے اور سواری سے اتر آئے اس کے بعد انہیں اللہ کی
طرف بلایا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی
بن سلول کہنے لگا کہ جناب والا! آپ کی باتیں تو اچھی ہیں لیکن اگر یہ حق
ہے تو ہماری مجلس میں آپ ہمیں کیوں تنگ کرتے ہیں؟ اپنے گھر چلے
جائیے اور جو آپ کے پاس آئے اسے یہ قصے سنائیے لیکن حضرت عبداللہ
بن رواحہ کہنے لگے کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں
تشریف لایا کریں اور ہمیں اس سے مستفید فرمایا کریں کیونکہ ہمیں یہ باتیں
پسند ہیں۔ پس مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تلخ کلامی شروع ہو
گئی یہاں تک کہ ہاتھاپائی تک نوبت پہنچنے کو تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے بڑی کوشش سے انہیں خاموش ہونے پر آمادہ کیا۔ پھر نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس
پہنچے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد! کیا تم نے نہیں
سنا جو ابو حباب (عبداللہ بن ابی) نے کہا؟ اس نے یہ باتیں کی ہیں۔
حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف فرما
دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر
کتاب نازل فرمائی ہے، بیشک آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں
جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے۔ درحقیقت اہل مدینہ نے اسے
اپنا سردار بنانے اور تاج پہنانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے
یہ بات نامنظور فرمائی اور حق و صداقت کا غلبہ کر کے آپ کو بھیج دیا تو یہ
بات اس پر گراں گزری جس کے باعث ایسی نازیبا حرکتیں کرتا ہے

اِصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ يُّتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْنَهٗ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا اَبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِىْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ مَا رَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ يَعْفُوْنَ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا اَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَيَصْبِرُوْنَ عَلَى الْاَذٰى قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَاَوَّلُ الْعَفْوَ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ حَتّٰى اَذِنَ اللّٰهُ فِيْهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهٖ صَنَادِيْدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ اُبَىٍّ ابْنُ سَلُوْلَ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَعَبَدَةِ الْاَوْثَانِ هٰذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايَعُوا الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمُوْا۔

بَابٌ ١٢٩- قَوْلِهٖ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا۔

١٦٨٠- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا اِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

جیسا کہ آپ نے خود ملاحظہ فرمایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو معاف فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی یہ مبارک عادت تھی کہ وہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف فرما دیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا اور ان کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور بیشک تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ بری تلخ باتیں سنو گے (آیت ۱۸۶) اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ بہت سے کتابیوں نے چاہا کہ کاش! تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے۔ تو تم معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۰۹) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر درگزر سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا یہاں تک کہ خدا نے آپ کو جہاد کی اجازت مرحمت فرما دی۔ پس جب غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں کفار قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کروا دیا تو ابن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں یعنی مشرک اور بت پرست تھے انہوں نے کہا کہ اب یہ دین غالب ہو گیا ہے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست حق پر اسلام کی بیعت کر کے بظاہر مسلمان ہو گئے

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا کی تفسیر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں منافقین کا شیوہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی جانب جہاد کو جاتے تو پیچھے بیٹھ رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف اپنے بیٹھ رہنے پر خوشیاں مناتے اور جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تو طرح طرح کے عذر بیان کرتے اور قسمیں کھاتے وہ چاہتے کہ بغیر کیے ان کی تعریف بھی ہو پس یہ آیت نازل ہوئی ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو

سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

دیکھنے لگے، بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے باہم بدلنے میں نشانیاں ہیں، عقل مندوں کے لئے (آیت ۹۰)۔ پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ وضو فرمایا، مسواک کی پھر آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت بلال نے اذان پڑھ دی تو آپ نے دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر باہر نکلے اور صبح کی نماز (فرض) ادا کی۔

بَابُ ۷۳۱ قَوْلِهِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ۔

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا کی تفسیر

جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (آیت ۱۹۱)۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُوْلِهَا فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْاٰيَاتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ أَتٰى شَنًّا مُعَلَّقًا فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِيْ فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری تو میں نے کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک گدا بچھایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر طول کی جانب آرام فرما ہو گئے۔ پھر آپ بیدار ہوئے اور چہرۂ مبارک سے نیند کا خمار پونچھنے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی پھر آپ لٹکی ہوئی ایک مشک کے پاس تشریف لائے۔ اس سے پانی لیا وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے پس میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا پھر میں بھی جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا پس آپ نے میرے سر پر دست مبارک رکھا پھر میرے کان پکڑ کر مروڑنے لگے۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور پھر وتر پڑھے۔

بَابُ ۷۳۲ قَوْلِهِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ۔

رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ کی تفسیر

اے رب ہمارے! بیشک جسے تو دوزخ میں لے جائے اسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (آیت ۱۹۲)

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ

کریب مولیٰ عبد اللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ میں نے ایک رات

سليمان عن كريب مولى عبد الله بن عباس أن
عبد الله بن عباس أخبره أنه بات عند
ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته
قال فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع
رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهله في طولها
فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى
انتصف الليل أو قبله بقليل أو بعده بقليل
ثم استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم
فجعل يمسح النوم عن وجهه بيديه ثم قرأ
العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران ثم
قام إلى شن معلقة فتوضأ منها فأحسن وضوءه
ثم قام يصلي فصنعت مثل ما صنع ثم
ذهبت فقمت إلى جنبه فوضع رسول الله صلى
الله عليه وسلم يده اليمنى على رأسي وأخذ
بأذني بيده اليمنى يفتلها فصلى ركعتين
ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم
ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع
حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين
خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح۔

باب ۱۲۳۳ قوله ربنا إننا سمعنا مناديا ينادي للإيمان۔

۱۷۸۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد عن
مالك عن مخرمة بن سليمان عن كريب مولى
ابن عباس أن ابن عباس أخبره أنه بات عند
ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي
خالته قال فاضطجعت في عرض الوسادة
واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهله
في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى إذا انتصف الليل أو قبله بقليل

اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے پاس گزاری۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں تکیے کی چوڑائی
کی جانب لیٹ رہا اور طول کی جانب رسول اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ جب نصف رات گزر گئی
یعنی اس سے تھوڑی سی کم یا تھوڑی سی زیادہ تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ
نے چہرۂ انور کو ملا تاکہ نیند کے اثرات ختم ہو جائیں پھر آپ نے
سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ اس کے
بعد آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے اس
سے پانی لے کر وضو فرمایا اور بڑی خوبصورتی سے وضو کیا اور آپ
نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے چنانچہ میں نے بھی اسی طرح
کیا جیسے آپ نے کیا تھا، پھر میں جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا
تو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست
مبارک میرے سر پر رکھا، پھر داہنے دست اقدس سے میرے
کان کو پکڑ کر ملا۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر
دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں
پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے۔ اس کے بعد آپ پھر لیٹ گئے
یہاں تک کہ مؤذن نے اذان دے دی۔ پس آپ نے ہلکی دو رکعتیں پڑھیں یعنی فجر
کی سنتیں، پھر آپ صبح کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا کی تفسیر اے رب ہمارے!
ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لیے ندا کرتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ (آیت ۱۹۳)

کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دی کہ ایک رات میں نے
اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے پاس گزاری۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک بستر پر چوڑائی کی جانب لیٹ گیا اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ طولانی جانب۔ چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات
گزر گئی یعنی آدھی رات سے تھوڑی دیر پہلے یا تھوڑی دیر بعد آپ

أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

سُورَةُ النِّسَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَنْكِفُ يَسْتَكْبِرُ قِوَامًا قِوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ لَهُنَّ سَبِيلًا يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ لِلْبِكْرِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَثْنَى وَثُلَاثَ يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا وَأَرْبَعًا وَلَا تُجَاوِزُ الْعَرَبُ رُبَاعَ.

بَابُ ۱۳۳ قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى.

۱۶۸۶ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَنَكَحَهَا وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَنَزَلَتْ فِيهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَتْ

ہو چلا ہے تو چہرۂ مبارک کو مل کر آپ نے نیند کے اثرات کو مٹایا پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ اس کے بعد اٹھے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس آپ تشریف لے گئے، پس آپ نے اس سے وضو فرمایا اور بڑی اچھی طرح وضو فرمایا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا اور پھر آپ کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا داہاں دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے داہنے کان کو پکڑ کر مسلا۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن نے اذان پڑھی۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی سی دو رکعتیں فجر کی سنتیں ادا پڑھیں۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

سورۃ النساء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ یَسْتَنْكِفُ سے مراد ہے تکبر کرتے ہیں۔ قِوَامًا معاشی سہارا، لَهُنَّ سَبِيلًا یعنی شادی شدہ کو سنگسار کرنا اور کنوارے کو درے لگانا۔ دوسرے حضرت کا قول ہے کہ مَثْنٰى وَثُلٰثَ دو دو، تین تین اور چار چار اہل عرب چار سے زیادہ کے لیے یوں نہیں بولتے۔

وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى کی تفسیر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی کی زیر تربیت کوئی یتیم لڑکی تھی اس نے اس سے نکاح کر لیا چونکہ لڑکی کا ایک باغ تھا جسے یہ اپنے قبضے میں لینا چاہتا تھا، ورنہ لڑکی سے اسے حقیقت میں کوئی محبت نہ تھی چنانچہ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے (آیت ۳) ابراہیم راوی کا کہنا ہے کہ میرے خیال میں ہشام نے یہ کہا تھا کہ وہ لڑکی

شَرِيكَتَهُ فِي ذٰلِكَ الْعَذْقِ وَفِي مَالِهِ۔

١٦٨٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ۔

اس آدمی کے اس باغ اور دوسری جائیداد میں شریک تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس ارشاد باری تعالیٰ کے بارے میں پوچھا: "اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے۔" انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! یہ ایک یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو ولی کی کفالت میں ہو اور اس آدمی کی جائیداد میں شریک ہو۔ ولی کو اس لڑکی کے مال اور جمال کا لالچ ہو تو وہ اس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ کرے اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ نہ ہو جتنا کہ دوسرے آدمی دے سکتے ہیں۔ تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا جب تک انہیں دوسری لڑکیوں کے برابر پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دیا جائے اور ایسے آدمیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دوسری عورتوں سے نکاح کر لیں، ایسی عورتوں سے جو انہیں پسند ہوں۔ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بعد عورتوں کے متعلق پوچھا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں" (آیت ۱۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ دوسری آیت (یعنی اسی) میں اللہ تعالیٰ نے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں فرمایا ہے جن سے مال یا جمال کی کمی کے باعث نکاح کرنے سے منہ پھیرا جائے۔ آپ فرماتی ہیں کہ ایسی یتیم عورتوں کے ساتھ اس وقت نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا ہے، جب تک انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دیا جائے، جن سے مال یا جمال کی کمی کے باعث اعراض کیا گیا۔

بَابٌ ٣٣٥ قَوْلُهُ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ الْآيَةَ وَبِدَارًا مُبَادَرَةً أَعْتَدْنَا أَعْدَدْنَا أَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ۔

مَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ کی تفسیر

اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو ان پر گواہ کر لو۔ (آیت ۶) بِدَارًا جلدی کرنا۔ اَعْتَدْنَا ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ یہ اَلْعَتَادُ سے باب افعال ہے۔

١٦٨٨۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد

بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ.

باری تعالیٰ نے ۔۔۔ اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے۔ فرمایا کہ یہ یتیم کے مال کے بارے میں ہے کہ جب تک اس کے پاس رہے تو حاجت مند مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے

بَابُ ٦٣٦ قَوْلِهِ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ الْآيَةَ.

١٦٨٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ تَابَعَهُ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ کی تفسیر

پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (آیت ۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (آیت ۸) یہ محکم آیت ہے اور کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ اسی طرح سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

بَابُ ٦٣٧ قَوْلِهِ يُوصِيكُمُ اللهُ.

١٦٩٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللهِ فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ.

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ کی تفسیر

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی سلمہ میں پیدل چل کر میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو پانی منگوایا، پھر وضو فرمایا اور باقی پانی سے مجھ پر چھینٹے دیئے تو مجھے ہوش آگیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کے بارے میں کیا کروں؟ پس یہ آیت نازل ہوئی: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں (آیت ۱۱)۔

بَابُ ٦٣٨ قَوْلِهِ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ.

١٦٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے ترکہ سے یوں ہوتا تھا کہ مال کا وارث بیٹا ہوتا اور والدین کے لئے وصیت کی جاتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان میں سے جو بات چاہی منسوخ فرمادی اور یوں حصے مقرر فرمادیئے کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے (آیت ۱۱) والدین میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا اور تیسرا

كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ
الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ
الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ
فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ
وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ
وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ سَمِعَ
أَبُو أُسَامَةَ إِدْرِيسَ وَسَمِعَ إِدْرِيسُ طَلْحَةَ۔

بَابُ ۷۴۳ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ يَعْنِي زِنَةَ ذَرَّةٍ۔

۱۶۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا
أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
أَنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ
فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا
سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا
لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ
الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ
تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ
الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ
حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ
بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ وَغُبَّرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُودُ
فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ
عُزَيْرَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ
صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُونَ فَقَالُوا

سے تو مہاجر اپنے عقدی بھائی کا وارث ہوتا اور اس کے اپنے رشتہ دار
وارث نہیں ہوتے تھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان مہاجرین
و انصار کے درمیان مواخات (بھائی چارہ) قائم فرمایا تھا۔ جب یہ آیت
نازل ہوئی کہ ہر ایک کے لئے ہم نے وارث بنا دیئے ہیں تو ایک دوسرے کا وارث ہونا
منسوخ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ "اور جن سے تمہارا عہد بندھ چکا ہے"
یعنی مدد، دوستی اور خیر خواہی کا۔ چنانچہ ان کا وارث ہونا ختم ہو گیا لیکن وصیت
ان کے لئے باقی رہ گئی۔ اسے ابو اسامہ نے ادریس سے اور ادریس نے طلحہ سے سنا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کی تفسیر

ذرّہ یعنی ذرہ برابر جس میں ذرّہ کے برابر ہو

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں بعض لوگوں نے سوال کیا
کہ یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ کیا دوپہر کے وقت جب کہ
روشنی پھیلی ہوئی ہو اور آسمان میں بادل بھی نہ ہوں تو تمہیں سورج
کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا نہیں۔
فرمایا، کیا چاندنی رات میں جبکہ چاندنی پھیلی ہوئی ہو اور آسمان پر
بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوگی؟
لوگوں نے کہا، نہیں! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
کے دیکھنے میں تمہیں اسی طرح کوئی تکلیف یا رکاوٹ نہیں ہوگی
اور قیامت کے روز تم اللہ جل شانہٗ کو اسی طرح بغیر کسی رکاوٹ کے
دیکھو گے جیسے آج ایک دوسرے کو دیکھتے ہو۔ قیامت کے دن ایک
پکارنے والا پکارے گا کہ تم میں سے جو گروہ خدا کے سوا جن بت
یا شیطان کو پوجتا تھا آج اس کے پیچھے ہو جائے چنانچہ ایسے تمام
لوگ جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے، یہاں تک کہ وہی لوگ
رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں
یا بد، جن میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی
بلائے جائیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا
کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر علیہ
السلام کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم نے

عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

بَابُ ۶۳۳ قَوْلِهٖ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ

صَعِيْدًا وَجْهُ الْأَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتِ الطَّوَاغِيْتُ الَّتِيْ يَتَحَاكَمُوْنَ إِلَيْهَا فِيْ جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ وَفِيْ أَسْلَمَ وَاحِدٌ وَفِيْ كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ الْجِبْتُ السِّحْرُ وَالطَّاغُوْتُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الْجِبْتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطَانٌ وَالطَّاغُوْتُ الْكَاهِنُ۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَآءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوْا مَآءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَعْنِيْ آيَةَ التَّيَمُّمِ۔

بَابُ ۶۳۴ قَوْلِهٖ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِي الْأَمْرِ۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ۔

بَابُ ۶۳۵ قَوْلِهٖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

آنسو رواں تھے۔

اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ کی تفسیر

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا (آیت ۴۳) صَعِيْدًا زمین کی سطح۔ الطَّوَاغِيْتُ وہ ہیں جن کی طرف کافر اپنے مقدمے لے جاتے تھے چنانچہ وہ جہینہ کا ایک تھا بنی اسلم کا ایک اور ہر ایک قبیلے کا ایک تھا اور کاہنوں پر شیطان نازل ہوتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا کہ اَلْجِبْتُ سے جادو اور اَلطَّاغُوْتُ سے شیطان مراد ہے عکرمہ کا قول ہے کہ اَلْجِبْتُ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی شیطان اور اَلطَّاغُوْتُ سے کاہن مراد ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں میرا ہار گم ہو گیا جو میں نے عاریۃً حضرت اسماء سے لیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تلاش کرنے کے لئے چند آدمی بھیجے۔ لوگوں کے وضو نہ تھے اور وضو کے لئے انہیں پانی مل ہی نہیں رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکم اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ (۔۔۔) کی آیت نازل فرمائی۔

اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ کی تفسیر

جن کا حکم چلتا ہو۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں (آیت ۵۹) یہ حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک سریہ (فوجی دستے) کا امیر بنا کر روانہ فرمایا تھا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ کی تفسیر

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ [illegible] حضرت زبیر بن العوام

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شَرِيْجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ كَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَّهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا اَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اِلَّا نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

بابٌ قَوْلِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَّبِيٍّ يَّمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ۔

بابٌ قَوْلِهٖ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَى الظَّالِمِ اَهْلُهَا۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ۔

اور ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کھیت کے پانی پر جھگڑا ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا کہ اے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دے لو اور پھر ہمسائے کے کھیت کی جانب چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری نے کہا، یا رسول اللہ! کیا یہ اس لئے ہے کہ یہ آپ کی پھوپھی جان کے صاحبزادے ہیں؟ اس پر آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ اور فرمایا کہ اے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دو اور روکے بیٹھے رہنا جب پانی کھیت کی منڈیروں سے باہر نکلنے لگے تو اپنے ہمسائے کی جانب چھوڑنا۔ زہری کا بیان ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دفعہ حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلایا جبکہ آپ نے صاف لفظوں میں حکم فرمایا ورنہ پہلے حکم میں انصاری کے لئے رعایت فرمائی گئی تھی اور اس حکم میں دونوں کے حق کی جانب اشارہ فرمایا تھا۔ حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیتیں: "تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ ۔ کی تفسیر

تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا (آیت ۶۹)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی نبی جب بیمار پڑے تو اسے اختیار دیا جاتا کہ دنیا میں رہنا چاہے یا آخرت میں۔ چنانچہ جب آپ اس مرض میں مبتلا تھے جس میں وصال ہوا اور جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: "ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے فضل فرمایا یعنی انبیاء، صدیق، شہید اور نیک لوگوں کے ساتھ" پس میں سمجھ گئی کہ آپ نے آخرت کو اختیار فرما لیا ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ کی تفسیر

اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں (آیت ۷۵)

عبداللہ بن محمد، سفیان، عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور میری والدہ ماجدہ کا شمار کمزوروں میں تھا۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل کوفہ میں اس آیت کے متعلق اختلاف واقع ہو گیا تو میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے بارے میں ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت:۔ اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (آیت ۹۳) یہ قتل کے متعلق سب سے آخر میں نازل ہوئی اور اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہوا ہے۔

بَابُ ۶۵۱ قَوْلِهِ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا السَّلَمُ وَالسَّلَمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى کی تفسیر

اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں (آیت ۹۴) السلم اور السلام ہم معنی ہیں۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غُنَيْمَتَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ فِي ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ۔

عطاء کا بیان ہے کہ آیت:۔ "جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔" کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اسے کچھ مسلمان ملے۔ اس نے ان سے السلام علیکم کہا لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکم نازل فرمایا۔ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سے وہ بکریاں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس کی قراءت میں اس آیت کے اندر لفظ اَلسَّلَامُ ہے۔

بَابُ ۶۵۲ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ کی تفسیر

برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں (آیت ۹۵)

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں جا کر ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے آیت:۔ "برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔" لکھوائی۔ جب آپ لکھوا رہے تھے تو میرے پاس حضرت ابن ام مکتوم آگئے اور عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ

مولی عبد اللہ بن الحارث اخبرہ ان ابن عباس اخبرہ لا یستوی القاعدون من المؤمنین عن بدر والخارجون الی بدر۔

باب ۱۵۵ قولہ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا الآیۃ۔

۱۷۰۹۔ حدثنا عبد اللہ بن یزید المقرئ حدثنا حیوۃ وغیرہ قال حدثنا محمد بن عبد الرحمٰن ابو الاسود قال قطع علی اھل المدینۃ بعث فاکتتبت فیہ فلقیت عکرمۃ مولی ابن عباس فاخبرتہ فنھانی عن ذلک اشد النھی ثم قال اخبرنی ابن عباس ان ناسا من المسلمین کانوا مع المشرکین یکثرون سواد المشرکین علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی السھم فیرمی بہ فیصیب احدھم فیقتلہ او یضرب فیقتل فانزل اللہ ان الذین توفاھم الملائکۃ ظالمی انفسھم الآیۃ رواہ اللیث عن ابی الاسود۔

باب ۱۵۶ قولہ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا۔

۱۷۱۰۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد عن ایوب عن ابن ابی ملیکۃ عن ابن عباس الا المستضعفین قال کانت امی ممن عذر اللہ۔

جنگ میں جنہوں نے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ کی تفسیر

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے، ان سے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے (آیت ۹۷)۔

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن ابوالاسود فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کی ایک فوج تیار کی گئی اور اس میں میرا نام بھی لکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میں حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ سے ملا تو انہوں نے مجھے سختی کے ساتھ اس کی شرکت سے منع فرمایا۔ پھر بتایا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں سے کچھ حضرات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مشرکوں کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی تعداد کو بڑھاتے تھے جب وہ کوئی تیر آتا ہوا دیکھتے تو ان میں سے کسی کو لگتا اور وہ مرجاتا یا تلوار کے ذریعے قتل کر دیا جاتا تھا۔ پس، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے"۔ لیث بن سعد نے بھی ابوالاسود سے اس کی روایت کی ہے۔

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ

کی تفسیر۔ قریب ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے (آیت ۹۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (سورۃ النساء، آیت ۹۸ میں) اللہ تعالیٰ نے جن کمزوروں کا ذکر فرمایا ہے تو میری والدہ ماجدہ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے عذر قبول فرمایا۔

باب ٦٥٥ قوله تعالى عسى الله أن يعفو عنهم وكان الله عفوا غفورا.

١٧١١. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللَّهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ.

باب ٦٥٦ قوله ولا جناح عليكم إن كان بكم أذى من مطر أو كنتم مرضى أن تضعوا أسلحتكم.

١٧١٢. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيحًا.

باب ٦٥٧ قوله ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن وما يتلى عليكم في الكتاب في يتامى النساء.

١٧١٣. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْيَتِيمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا فَأَشْرَكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا

عسى الله ان يعفو عنهم کی تفسیر قریب ہے کہ

اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے (آیت ۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ رہے تھے جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہہ چکے تو سجدہ [illegible] کرنے سے پہلے آپ نے یوں دعا کی: اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر والوں پر سختی فرما اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسا سالہا سال کا قحط مسلط فرما دے۔

ولا جناح علیکم ان کان کی تفسیر

اور تم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو (آیت ۱۰۲)

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت: "اور تم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو" یہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبدالرحمن بن عوف زخمی تھے۔

ویستفتونک فی النساء کی تفسیر

اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ارشاد باری: "اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو" اور آیت وہ ایسے شخص کے متعلق ہے جس کے پاس یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا ولی اور وارث ہو اور وہ لڑکی اس کے مال میں شریک ہو یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی حقدار ہو لیکن وہ اس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور کسی دوسرے شخص

ويكره أن يزوجها رجلا فيشركه في ماله بما شركته فيعضلها فنزلت هذه الآية.

باب ١٥٠ قوله وإن امرأة خافت من بعلها نشوزا أو إعراضا وقال ابن عباس شقاق تفاسد وأحضرت الأنفس الشح هواه في الشيء يحرص عليه كالمعلقة لا هي أيم ولا ذات زوج نشوزا بغضا.

١٧١٤۔ حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة وإن امرأة خافت من بعلها نشوزا أو إعراضا قالت الرجل تكون عنده المرأة ليس بمستكثر منها يريد أن يفارقها فتقول أجعلك من شأني في حل فنزلت هذه الآية في ذلك.

باب ١٥١ قوله إن المنافقين في الدرك الأسفل وقال ابن عباس أسفل النار نفقا سربا.

١٧١٥۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال حدثني إبراهيم عن الأسود قال كنا في حلقة عبد الله فجاء حذيفة حتى قام علينا فسلم ثم قال لقد أنزل النفاق على قوم خير منكم قال الأسود سبحان الله إن الله يقول إن المنافقين في الدرك الأسفل من النار فتبسم عبد الله وجلس حذيفة في ناحية المسجد فقام عبد الله فتفرق أصحابه فرماني بالحصا فأتيته فقال حذيفة عجبت من ضحكه وقد عرف ما قلت لقد أنزل النفاق على قوم كانوا

سے بھی نکاح نہ کرنے دے کہ وہ مال میں شریک ہو جائے گا اسے دوسری جگہ نکاح کرنے سے روکے تو یہ آیت ایسے اشخاص کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا کی تفسیر

اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (آیت ۱۲۸) حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شقاق سے مراد جھگڑا اور فساد ہے۔ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ میں شح سے کسی چیز کی جانب خواہش ہونا مراد ہے۔ کَالْمُعَلَّقَةِ جو نہ بیوہ ہو اور نہ خاوند والی نظر آئے۔ نُشُوْزًا عداوت۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت: "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے"۔ یہ ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ پیار محبت سے نہیں رہتا اور اسے طلاق دے کر جدا کر دینا چاہتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ طلاق نہ دو اور میں اپنے حقوق معاف کر دیتی ہوں۔ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ دوزخ کے سب سے نیچے والے حصے میں۔ نَفَقًا زمین دوز راستہ۔

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت حذیفہ بن یمان تشریف لے آئے یہاں تک کہ ہمارے پاس کھڑے ہو گئے پھر سلام کر کے فرمایا کہ نفاق ان لوگوں کے دلوں میں بھی داخل ہو گیا جو آپ حضرات سے بہتر تھے۔ اسود نے تعجب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے پس حضرت عبداللہ بن مسعود مسکرائے اور حضرت حذیفہ مسجد کے ایک گوشے میں جا بیٹھے پھر حضرت عبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھی بھی ادھر ادھر چلے گئے۔ حضرت حذیفہ نے میری جانب کنکری پھینکی تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں ان حضرت ابن مسعود کے ہنسنے سے متعجب ہو گیا تھا کیونکہ انہوں نے میری بات کو سمجھ لیا تھا کہ نفاق ان

حَيَاتِكُمْ ثُمَّ تَابُوا فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ.

باب ۷۴۰ قَوْلِهٖ اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيُونُسَ وَهٰرُونَ وَسُلَيْمٰنَ.

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى.

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ.

باب ۷۴۱ قَوْلِهٖ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ وَالْكَلَالَةُ مَنْ لَّمْ يَرِثْهُ اَبٌ اَوِ ابْنٌ وَهُوَ مَصْدَرٌ مِنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ.

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ اٰخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ وَاٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ.

اَلْمَائِدَةُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حُرُمٌ وَاحِدُهَا حَرَامٌ فَبِمَا نَقْضِهِمْ بِنَقْضِهِمُ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ جَعَلَ اللّٰهُ تَبُوْءُ تَحْمِلُ دَائِرَةٌ دَوْلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ الْاِغْرَاءُ

... [illegible] کی نسبت ... توبہ کی اور اللہ تعالیٰ ...

اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ کی تفسیر
يُونُسَ وَهٰرُونَ وَسُلَيْمٰنَ تک (آیت ۱۶۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ بولا۔

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ کی تفسیر

اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا حصہ ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کے اولاد نہ ہو (آیت ۱۷۶)

ابواسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں جو سورت نازل ہوئی وہ سورۂ براءت ہے اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے۔

سورۃ المائدہ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

حُرُمٌ کا واحد حَرَامٌ ہے فَبِمَا نَقْضِهِمْ عہد توڑنے کے باعث۔ كَتَبَ اللّٰهُ اور جَعَلَ اللّٰهُ ہم معنی ہیں تَبُوْءُ تو اٹھائے دَائِرَةٌ گردش زمانہ۔ دوسرے حضرات کا قول ہے

التسليط أجورهن مهورهن المهيمن
الأمين القرآن أمين على كل كتاب قبله
قال سفيان ما في القرآن آية أشد علي
من لستم على شيء حتى تقيموا التوراة
والإنجيل وما أنزل إليكم من ربكم
مخمصة مجاعة من أحياها يعني من حرم
قتلها إلا بحق حيي الناس منه جميعا
شرعة ومنهاجا سبيلا وسنة۔

باب ۶۶۳ قوله اليوم أكملت لكم دينكم

وقال ابن عباس مخمصة مجاعة۔

۱۷۱۹۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا
عبد الرحمن حدثنا سفيان عن قيس عن طارق
بن شهاب قالت اليهود لعمر إنكم تقرءون آية
لو نزلت فينا لاتخذناها عيدا فقال عمر
إني لأعلم حيث أنزلت وأين أنزلت
وأين رسول الله صلى الله عليه وسلم حين
أنزلت يوم عرفة وإنا والله بعرفة قال
سفيان وأشك كان يوم الجمعة أم لا
اليوم أكملت لكم دينكم۔

باب ۶۶۴ قوله فلم تجدوا ماء

فتيمموا صعيدا طيبا تيمموا تعمدوا آمين
عامدين أممت وتيممت واحد وقال
ابن عباس لمستم وتمسوهن واللاتي
دخلتم بهن والإفضاء النكاح۔

۱۷۲۰۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني
مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه
عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في بعض أسفاره حتى إذا كنا بالبيداء أو بذات

الاغراء تسلط دینا أجورهن ان کے مہر المهيمن مراد قرآن کریم
ہے جو پہلی تمام کتابوں کے مضمون کا امین ہے۔ سفیان ثوری کا
قول ہے کہ مجھ پر قرآن کریم کی سب سے سخت آیت
یہ ہے: تم کسی بات پر نہیں جب تک توریت، انجیل اور
جو تمہاری طرف نازل فرمایا گیا ان سب پر عمل نہ کرو۔
مخمصة بھوک۔ من أحياها جس نے قتل کرنے کو حرام
جانا سوائے حق کے، گویا سارے آدمی اس کی وجہ سے زندہ
رہے۔ شرعة ومنهاجا راستہ اور طریقہ۔

اليوم أكملت لكم دينكم کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ مخمصة سے مراد بھوک ہے۔
طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں نے حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ جو یہ آیت پڑھتے ہیں اگر یہ
ہم پر نازل ہوتی تو اس روز ہم عید منایا کرتے۔ حضرت عمر نے
فرمایا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب نازل ہوئی،
کہاں نازل ہوئی اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں نازل
ہوئی اور خدا کی قسم عرفہ کا دن تھا۔ سفیان ثوری کا بیان
ہے کہ جب آیت: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا
(آیت ۳) نازل ہوئی تو مجھے شک ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا یا نہیں۔

فلم تجدوا ماء فتيمموا کی تفسیر

اور ان کے قول میں پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو (آیت ۶)
تيمموا تم ارادہ کرو، آمين قصد کرنے والے۔ چنانچہ أممت
اور تيممت ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لمستم، تمسوهن،
واللاتي دخلتم بهن اور الإفضاء۔ ان چاروں سے جماع مراد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے
مقام پر پہنچے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اس کی تلاش کے باعث ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ

الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فاتی الناس الی ابی بکر الصدیق فقالوا الا تری ما صنعت عائشۃ اقامت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبالناس ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فجاء ابوبکر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضع راسہ علی فخذی قد نام فقال حبست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء قالت عائشۃ فعاتبنی ابوبکر وقال ما شاء اللہ ان یقول وجعل یطعننی بیدہ فی خاصرتی ولا یمنعنی من التحرک الا مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ ایۃ التیمم فقال اسید بن حضیر ما ھی باول برکتکم یا ال ابی بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ۔

۲۱۷۱۔ حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وھب قال اخبرنی عمرو ان عبد الرحمن بن القاسم حدثہ عن ابیہ عن عائشۃ سقطت قلادۃ لی بالبیداء ونحن داخلون المدینۃ فاناخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونزل فثنی راسہ فی حجری راقدا اقبل ابوبکر فلکزنی لکزۃ شدیدۃ وقال حبست الناس فی قلادۃ فبی الموت لمکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اوجعنی ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے نہ وہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں آکر کہنے لگے کہ آپ دیکھتے نہیں یہ حضرت عائشہ نے کیا کیا؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو ٹھہرنے پر مجبور کر دیا جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے پس حضرت ابوبکر صدیق آئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر سو رہے تھے انہوں نے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور لوگوں کو کوچ کرنے سے روک دیا جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہی وہ فرماتے رہے اور انہوں نے میری کوکھ میں کچوکا بھی لگایا لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میری ران پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صبح کو بیدار ہوئے جبکہ پانی تھا ہی نہیں۔ پس اللہ تعالٰی نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا کہ اے آل ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو ہار اس کے نیچے موجود تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس آ رہے تھے تو بیداء کے مقام پر میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی بٹھا دی اور اس جگہ ٹھہر گئے پھر آپ میری گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ پھر حضرت ابوبکر تشریف لائے اور انہوں نے مجھے زور سے تھپکا مارتے ہوئے فرمایا کہ تو نے ہار کی وجہ سے لوگوں کو رکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے آرام کی وجہ سے مردے کی طرح بےحس و حرکت رہی حالانکہ مجھے تکلیف بہت پہنچی تھی پھر جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیدار ہوئے تو

استيقظ وحضرت الصبح فالتمس الماء فلم يوجد فنزلت يا أيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلاة الآية فقال أسيد بن حضير لقد بارك الله للناس فيكم يا آل أبي بكر ما أنتم إلا بركة لهم.

باب ٦٦٤ قوله فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا ههنا قاعدون.

١٧٢٢۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا إسرائيل عن مخارق عن طارق بن شهاب سمعت ابن مسعود قال شهدت من المقداد ح وحدثني حمدان بن عمر حدثنا أبو النضر حدثنا الأشجعي عن سفيان عن مخارق عن طارق عن عبد الله قال قال المقداد يوم بدر يا رسول الله إنا لا نقول لك كما قالت بنو إسرائيل لموسى فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا ههنا قاعدون ولكن امض ونحن معك فكأنه سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ورواه وكيع عن سفيان عن مخارق عن طارق أن المقداد قال ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم.

باب ٦٦٥ قوله إنما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الأرض فسادا أن يقتلوا أو يصلبوا إلى قوله أو ينفوا من الأرض المحاربة لله الكفر به.

١٧٢٣۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري حدثنا ابن عون قال حدثني سلمان أبو رجاء مولى أبي قلابة عن أبي قلابة أنه كان جالسا خلف عمر بن عبد العزيز فذكروا وذكروا فقالوا وقالوا

صبح ہو چکی تھی۔ آپ نے پانی طلب فرمایا لیکن پانی دستیاب نہ ہوا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی :- اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو (الآیۃ) چنانچہ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا :- اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری ہی برکت ہے۔

فاذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون کی تفسیر

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضرت مقداد سے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ بدر کے وقت حضرت بارگاہ رسالت میں یوں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے۔ جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ :- آپ جائیں اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں ہم یہاں بیٹھے ہیں (آیت ۲۴) آپ تشریف لے چلیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات سے مسرت ہوئی۔ وکیع، سفیان، مخارق نے اس کی طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہی بات عرض کی تھی۔

انما جزاء الذين يحاربون کی تفسیر

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں۔ (آیت ۳۳) المحاربة لله اللہ کے ساتھ کفر کرنا۔

سلمان ابو رجا مولیٰ ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ مجلس میں قسامت کا ذکر شروع ہو گیا۔ لوگ اپنا اپنا نظریہ پیش کر رہے تھے اور کہا کہ سابقہ خلفاء نے قسامت کا قصاص لیا ہے لیکن انہوں نے حضرت ابو قلابہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ۔

بَابُ ٦٦٧ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ۔

١٧٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ الْآيَةَ۔

بَابُ ٦٦٨ قَوْلِهِ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ۔

١٧٢٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلَى وَاللّٰهِ۔

١٧٢٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللّٰهِ وَفَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

بَابُ ٦٦٩ قَوْلِهِ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔

١٧٢٨۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

کر لے (اے انس!) اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے اس عرصہ میں اس عورت کے اقربا دیت لینے پر رضامند ہو گئے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دیتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ چھپایا جو آپ کی طرف نازل فرمایا گیا تھا تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا۔ اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا ..... (آیت ٦٧)

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر (آیت ٨٩) ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بات بات پر بے دریغ قسمیں کھاتا ہو جیسے نہیں خدا کی قسم کیوں نہیں خدا کی قسم۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میرے والد محترم (حضرت ابوبکر صدیق) نے قسم کھا کر اس کے خلاف کبھی نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت نازل فرما دی۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ اگر میں دیکھتا کہ جس بات پر میں نے قسم کھائی ہے دوسری چیز میں اس کی نسبت بھلائی ہے تو میں نے اللہ کی اجازت کو قبول کیا اور وہی کام کیا۔

لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جہاد کی غرض سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ
فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ
ثُمَّ قَرَاَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا
اَحَلَّ اللهُ لَكُمْ۔

ہمراہ تھے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہیں تھیں ہم نے کہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو خصی نہ کرلیں۔ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے روکا اور اس کے بعد ہمیں اجازت مرحمت فرمائی کہ تھوڑی مدت کے لئے کپڑے کے عوض نکاح کرلیا جائے آپ نے پھر اس آیت کی تلاوت کی، اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں (آیت ۸۷)۔

بَابُ قَوْلِهٖ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَزْلَامُ الْقِدَاحُ يَقْتَسِمُوْنَ بِهَا فِي الْاُمُوْرِ وَالنُّصُبُ اَنْصَابٌ يَذْبَحُوْنَ عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ اَلزُّلَمُ الْقِدْحُ لَا رِيْشَ لَهٗ وَهُوَ وَاحِدُ الْاَزْلَامِ وَالْاِسْتِقْسَامُ اَنْ يُّجِيْلَ الْقِدَاحَ فَاِنْ نَهَتْهُ انْتَهٰى وَاِنْ اَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَاْمُرُهٗ وَقَدْ اَعْلَمُوا الْقِدَاحَ اَعْلَامًا بِضُرُوْبٍ يَسْتَقْسِمُوْنَ بِهَا وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ وَالْقُسُوْمُ الْمَصْدَرُ۔

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ کی تفسیر

شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک اور شیطانی کام ہیں (آیت ۹۰)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْاَزْلَامُ سے مراد فال لینا ہے جس کے ذریعے کاموں میں قسمت معلوم کی جاتی ہے۔ اَلْاَنْصَابُ اور نُصُبٌ سے تھان مراد ہیں جن پر کافر قربانی دیتے تھے۔ دوسرے صاحب کا قول کہ اَلزُّلَمُ سے بے پر کا تیر مراد ہے۔ اس کی جمع اَلْاَزْلَامُ ہے۔ اَلْاِسْتِقْسَامُ تیر کا پھینکنا۔ اگر منع کا تیر نکلتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر حکم کا نکلتا تو اسے کرتے اور ایسے تیروں کے ذریعے اپنی قسمت کا حال معلوم کرتے۔ قسمت اسی سے بنا ہے اور اس کا مصدر اَلْقُسُوْمُ ہے۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَاِنَّ فِي الْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ اَشْرِبَةٍ مَا فِيْهَا شَرَابُ الْعِنَبِ۔

اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت (آیت ۹۰) نازل ہوئی تو مدینہ منورہ میں ان دنوں پانچ قسم کی شراب پائی جاتی تھی لیکن انگور کی شراب نہیں ہوتی تھی۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيْخِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيْخَ فَاِنِّيْ لَقَائِمٌ اَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ فَقَالُوْا وَمَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوْا اَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا اَنَسُ قَالَ فَمَا سَاَلُوْا عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوْهَا

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے پاس کھجور کی شراب کے سوا اور کوئی شراب نہ تھی جس کو فضیخ کہا جاتا تھا۔ میں کھڑا ہو کر حضرت ابو طلحہ اور فلاں فلاں حضرات کو شراب پلا رہا تھا کہ اسی دوران میں ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔ کیا آپ لوگوں تک خبر نہیں پہنچی؟ پینے والوں نے پوچھا کس چیز کی؟ اس شخص نے کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے وہ کہنے لگے کہ اے انس! اسے بہا دو۔ راوی کا بیان ہے کہ کسی نے اس کے بارے میں کوئی

بعد خبر الرجل۔

۱۷۳۱۔ حدثنا صدقة بن الفضل اخبرنا ابن عيينة عن عمرو عن جابر قال صبح اناس غداة احد الخمر فقتلوا من يومهم جميعا شهداء وذلك قبل تحريمها۔

۱۷۳۲۔ حدثنا اسحق بن ابراهيم الحنظلي اخبرنا عيسى وابن ادريس عن ابي حيان عن الشعبي عن ابن عمر قال سمعت عمر على منبر النبي صلى الله عليه وسلم يقول اما بعد ايها الناس انه نزل تحريم الخمر وهي من خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل۔

باب قوله ليس على الذين امنوا وعملوا الصلحت جناح فيما طعموا الى قوله والله يحب المحسنين۔

۱۷۳۳۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زيد حدثنا ثابت عن انس ان الخمر التي اهريقت الفضيخ وزادني محمد عن ابي النعمان قال كنت ساقي القوم في منزل ابي طلحة فنزل تحريم الخمر فامر مناديا فنادى فقال ابو طلحة اخرج فانظر ما هذا الصوت قال فخرجت فقلت هذا مناد ينادي الا ان الخمر قد حرمت فقال لي اذهب فاهرقها قال فجرت في سكك المدينة قال وكانت خمرهم يومئذ الفضيخ فقال بعض القوم قتل قوم وهي في بطونهم قال فانزل الله ليس على الذين امنوا وعملوا الصلحت جناح فيما طعموا۔

باب قوله لا تسئلوا عن اشياء

سوال نہیں کیا اور نہ یہ خبر سننے کے بعد کسی نے پھر شراب پی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کی صبح کو بعض مسلمانوں نے شراب پی تھی اور وہ سب میدان جنگ میں قتل ہو کر جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ ابھی شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے منبر پر دوران خطبہ یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اے لوگو! بے شک شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ اس وقت پانچ قسم کی ہوتی تھی، یعنی انگور، گندم، جَو، شہد اور کھجور کی۔ یاد رکھو شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کرے۔

لیس علی الذین امنوا کی تفسیر

جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جبکہ ڈریں اور نیک رہیں۔ (آیت ۹۳)

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شراب بہائی گئی وہ فضیخ تھی اور محمد نے ابو النعمان سے یہ بھی روایت کی ہے کہ اس روز حضرت ابو طلحہ کے دولت کدے پر میں (حضرت انس) لوگوں کو شراب پلا رہا تھا کہ شراب کی حرمت نازل ہو گئی پھر ایک منادی کرنے والے کو منادی کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ باہر نکل کر تو دیکھو کہ کیسی آواز ہے؟ میں باہر گیا اور آ کر بتایا کہ منادی یوں ندا کر رہا ہے کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے پھینک دو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس روز شراب بہہ رہی تھی اور ان دنوں فضیخ نامی شراب زیادہ استعمال کی جاتی تھی۔ بعض لوگوں (یہودیوں) نے کہا کہ مسلمانوں کے بہت آدمی مارے گئے ہیں اور ان کے پیٹوں میں تو شراب تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جبکہ ڈریں اور نیک رہیں۔ (آیت ۹۳)

لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم کی تفسیر

الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ
مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ
لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ
عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ
سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ
فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى وَكَانُوا
يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا
بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَالْحَامِ فَحْلُ الْإِبِلِ
يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ
وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ
يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ أَبُو
الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ
سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهَذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَ
رَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ
يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ
وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

بَابُ ٦٤٣ قَوْلُهُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ۔

١٧٣٦ — حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا
الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ

جس کو کافر اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور کسی کو اس کا بوجھ نہیں لادنے دیتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو آگ میں دیکھا وہ دوزخ میں اپنی آنتوں کو گھسیٹ رہا تھا یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے جانور چھوڑنے کی رسم سب سے پہلے جاری کی تھی۔ وصیلہ اس جوان اونٹنی کو کہتے ہیں جو پہلی دفعہ اونٹنی جنتی اور دوسری دفعہ بھی۔ ایسے جانوروں کو کافر اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے جبکہ متواتر دو مادہ بچے جنتی اور درمیان میں کوئی نر نہ ہوتا۔ حام اس نر اونٹ کو کہتے جس کے متعلق مالک ایک تعداد مقرر کر لیتا کہ اس سے اتنے بچے درکار ہیں جب مطلوبہ تعداد حاصل ہو جاتی تو اسے اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا اور اس سے بار برداری کا کام نہ لیتے بلکہ اس پر کوئی بوجھ نہیں لادتے تھے اور اسے حامی کہتے۔ ابو الیمان، شعیب، الزہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔ ابن الہاد، ابن شہاب، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ محمد بن ابی یعقوب ابو عبد اللہ کرمانی، حسان بن ابراہیم، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کچل رہا تھا اور میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے سائبہ (سانڈ) چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا کی تفسیر

پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم روز حشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کئے جاؤ گے کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور

مِنْ أَنْ تُرْجَمَ حِجْرٌ أَطْمَرٌ يُقَالُ عَلَى اللّٰهِ حُسْبَانُهُ أَيْ حِسَابُهُ وَيُقَالُ حُسْبَانًا مَرَامِيَ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ مُسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ وَمُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحِمِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالِاثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ۔

باب ۱۷۶ قَوْلُهُ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ۔

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔

باب ۱۷۷ قَوْلُهُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ الْآيَةَ

يَلْبِسَكُمْ يَخْلِطَكُمْ مِنَ الْاِلْتِبَاسِ يَلْبِسُوا يَخْلِطُوا شِيَعًا فِرَقًا۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَهْوَنُ هٰذَا أَيْسَرُ۔

نے یہ بھی کہا ہے کہ حُسْبَانٌ سے شیطان پر پھینکنے والے تیر اور کنکریاں مراد ہیں۔ مُسْتَقَرٌّ والد کی پشت میں۔ مُسْتَوْدَعٌ والدہ کے رحم میں۔ اَلْقِنْوُ گچھا، خوشہ۔ قِنْوَانٌ اس کی جمع ہے۔ قِنْوٌ اسی طرح ہے جیسے صِنْوٌ کی جمع صِنْوَانٌ ہے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں (آیت ۵۹) پانچ چیزیں ہیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں)۔ بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (سورۂ لقمان، آیت ۳۴)۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ کی تفسیر

تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے ... (آیت ۶۵) يَلْبِسَكُمْ تمہیں ملا دے، خلط ملط کر دے۔ يَلْبِسُوا ملا دے، یہ دونوں اِلْتِبَاس سے نکلے۔ شِيَعًا فرقے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے (آیت ۶۵) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی اے اللہ! میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا: یا تمہارے پیروں کے نیچے سے تو دعا مانگی کہ میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں۔ وہ حصہ نازل ہوا: یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے اور ایک دوسرے کی سختی چکھائے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عذاب ہلکا ہے، یہ آسان ہے۔

بَابُ ٦٧٨ قَوْلِهٖ لَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ۔

١٧٤١۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُهٗ وَأَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَنَزَلَتْ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

بَابُ ٦٧٩ قَوْلِهٖ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔

١٧٤٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ ابْنِ مَتّٰى۔

١٧٤٣۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى۔

بَابُ ٦٨٠ قَوْلِهٖ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔

١٧٤٤۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِيْ صٓ سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَوَهَبْنَا إِلٰى قَوْلِهٖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ، ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ

وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت "اور جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق بات کی آمیزش نہیں کی" (آیت ٨٢) نازل ہوئی تو آپ کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس سے کوئی ناحق بات یا ظلم سرزد نہیں ہوتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے" (سورۂ لقمان، آیت ١٣)۔

وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ کی تفسیر

ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی (آیت ٨٦)۔

ابوالعالیہ نے حضور کے چچا زاد یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کسی کے لئے میرے متعلق یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں (یعنی اس طرح فضیلت دینا مناسب نہیں جس میں کسی دوسرے نبی کی توہین ہو)۔

حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے کسی بندے کے لئے میرے متعلق یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر یعنی افضل ہوں۔

فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ کی تفسیر

یعنی جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تم انہی کی راہ چلو۔

سلیمان احول کا بیان ہے کہ مجاہد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا سورۂ ص میں سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، پھر انہوں نے ان آیات کی تلاوت فرمائی۔ وَوَهَبْنَا لَهٗ ..... فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔ (آیت ٨٤ تا ٩٠) اس کے بعد فرمایا کہ حضور بھی ان کے گروہ میں سے ہیں۔ حمیدی، یزید بن ہارون، محمد بن عبید، سہل بن یوسف، عوام، مجاہد

حُمَيْدٍ وَ سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ۔

بَابُ ۶۸۱ قَوْلِهِ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ وَّمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا الْآيَةَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ الْبَعِيْرُ وَ النَّعَامَةُ الْحَوَايَا الْمَبْعَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ هَادُوْا صَارُوْا يَهُوْدًا وَ أَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ۔

۱۷۴۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ لَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَأَكَلُوْهَا وَقَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۶۸۲ قَوْلِهِ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

۱۷۴۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ وَكِيْلٌ حَفِيْظٌ وَمُحِيْطٌ بِهِ قُبُلًا جَمْعُ قَبِيْلٍ وَالْمَعْنٰى أَنَّهُ ضُرُوْبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ

کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان انبیائے کرام کے راستے پر چلنے کا حکم فرمایا گیا۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا کی تفسیر

اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی (آیت ۱۴۶) ابن عباس کا قول ہے کہ ذی ظفر سے اونٹ اور شتر مرغ مراد ہیں۔ الحوایا سے وہ آنتیں مراد ہیں جن میں فضلہ رہتا ہے۔ ان سے دوسرے کا قول ہے کہ هادوا سے یہودی ہونا مراد ہے اور وہ کہتے تھے کہ هدنا اس سے مراد ہے کہ ہم نے توبہ کی۔ هائد توبہ کرنے والے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام فرمائی تو وہ اسے پگھلا کر اس کی خرید و فروخت کرتے اور کھاتے رہتے۔ نیز اس کی ابو عاصم، عبدالحمید، یزید، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ کی تفسیر

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں اسی لئے اس نے ظاہری اور باطنی فواحش (بے حیائی کے کاموں) کو حرام فرما دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی حمد و ثنا سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں ہے اسی لئے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔ میں (عمرو بن مرہ) نے حضرت ابو وائل سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ حدیث خود سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا یہ حدیث مرفوع ہے؟ جواب دیا: ہاں،

وَمِنْهَا قِيلَ زُخْرُفٌ لِكُلِّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهُ وَوَشَّيْتَهُ وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرُفٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَأَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُودَ وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ۔

بَابُ ٦٨٣ قَوْلِهِ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمْ

لُغَةُ أَهْلِ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ۔

١٧٢٧۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

١٧٢٨۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ وَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قُبُلًا یہاں مختلفۃً اور محشورۃً کے معنی میں ہے۔ قبیلاً سے ہر قسم کا عذاب مراد ہے اس کا واحد قبیل ہے۔ زُخرُف ہر وہ چیز جو دیکھنے میں خوبصورت نظر آئے لیکن باطل ہو۔ حَرثٌ حِجرٌ ہر وہ چیز جو حرام یا ممنوع ہو۔ ہر تعمیر شدہ عمارت۔ گھوڑی۔ عقل کو بھی حِجر کہتے ہیں اور حِجر قوم ثمود کی بستی کا نام بھی ہے۔ جس زمین میں داخلہ ممنوع ہو وہ بھی حجر ہے۔ بیت اللہ کے حطیم کو بھی حِجر کہا جاتا ہے گویا وہ محطوم سے مشتق ہے جیسے قتیل مقتول سے، اور حجرِ الیمامہ ایک مکان کا نام ہے۔

هَلُمَّ شُهَدَآءَكُم کی تفسیر

هَلُمَّ اہلِ حجاز کی زبان واحد تثنیہ اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھ کر سارے ایمان لائیں گے تو اس وقت کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا، جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی دکھائی تھی (آیت ۱۵۸)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو جائے، جب سورج ادھر سے طلوع ہوگا تو اسے دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا کوئی کام نہیں آئے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔
هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن ۔ (آیت ۱۵۸)

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ الْمُعْتَدِيْنَ فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ عَفَوْا كَثُرُوْا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ الْفَتَّاحُ الْقَاضِيْ افْتَحْ بَيْنَنَا اقْضِ بَيْنَنَا نَتَقْنَا رَفَعْنَا انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ آسٰى أَحْزَنُ تَأْسَ تَحْزَنْ وَقَالَ غَيْرُهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ يَقُوْلُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ أَخَذَا الْخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهُ إِلٰى بَعْضٍ سَوْآتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ هٰهُنَا إِلَى الْقِيَامَةِ وَالْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلٰى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهَا الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ قَبِيْلُهُ جِيْلُهُ الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ ادَّارَكُوْا اجْتَمَعُوْا وَمَشَاقُّ الْإِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهُمْ يُسَمّٰى سُمُوْمًا وَاحِدُهَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيْلُهُ غَوَاشٍ مَا غُشُّوْا بِهِ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا قَلِيْلًا يَغْنَوْا يَعِيْشُوْا حَقِيْقٌ حَقٌّ اسْتَرْهَبُوْهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ تَلَقَّفُ تَلْقَمُ طَائِرُهُمْ حَظُّهُمْ طُوْفَانٌ مِنَ السَّيْلِ وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيْرِ الطُّوْفَانُ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ عُرُوْشٌ وَعَرِيْشٌ بِنَاءٌ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِيْ يَدِهِ الْأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ لَهُ يُجَاوِزُوْنَ

سورۃ الاعراف

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ریشا سے مال مراد ہے۔ المعتدین دعا اور دوسرے کاموں میں حد سے بڑھنے والے۔ عفوا ان کے مال کی کثرت ہو جانا۔ الفتاح فیصلہ کرنے والا۔ افتح بیننا ہمارے درمیان فیصلہ کر۔ نتقنا ہم نے اٹھایا، بلند کیا۔ انبجست آہستہ آہستہ پھوٹ نکلا۔ متبر نقصان۔ آسی افسوس کروں۔ تاس تو نے غم کھایا، افسوس کیا۔

دوسرے حضرات کا قول ہے کہ

تجھے سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا؟ یخصفان، پتوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا۔ سوآتہما، دونوں شرمگاہوں کی۔ شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ متاع الی حین یہاں قیامت تک مراد ہے۔ الریاش الریش ہم معنی ہیں یعنی ظاہری لباس۔ قبیلہ اس کے ساتھی شیطان جن میں سے وہ خود ہے۔ ادارکوا سب جمع ہو جائیں گے۔ انسان اور جانور سب کے مسامات کو سموم کہتے ہیں اور اس کا واحد سَم ہے یعنی آنکھیں، نتھنے، منہ، کانوں اور پیچھے کی شرمگاہوں کا ان میں ہی شمار ہے۔ غواش غلاف۔ نشرا بکھرے ہوئے۔ نکدا تھوڑے۔ یغنوا زندگی گزاری۔ حقیق حق ہونا۔ استرھبوھم ڈر کی وجہ سے۔ تلقف لقمہ بنانے لگا۔ طائرھم ان کا حصہ، ان کی قسمت۔ طوفان سیلاب، اموات کی زیادتی کو بھی کہتے ہیں۔ القمل چچڑیاں، چھوٹے کیڑے۔ عروش اور عریش عمارت۔ سقط جب کوئی نادم ہو تو کہتے ہیں فقد سقط فی یدہ۔ الاسباط بنی اسرائیل کے قبیلے۔ یعدون فی السبت حد سے تجاوز کرتے تھے۔ شرعا پانی کے اوپر تیرتے ہوئے۔ بئیس سخت۔ اخلد بیٹھا، پیچھے ہٹ گیا۔ سنستدرجھم ہم ان کو ایسی جگہ سے لائیں گے جو جانتے نہ ہوں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فاتاھم

تعدوا تجاوز شرعا شوارع بئیس شدید اخلد قعد وتقاعس سنستدرجهم ای نأتیهم من مأمنهم کقوله تعالی فاتاهم الله من حیث لم یحتسبوا من جنة من جنون فمرت به استمر بها الحمل فاتمته ینزغنك یستخفنك طیف ملم به لمم ویقال طائف وهو واحد یمدونهم یزینون وخیفة خوفا وخفیة من الاخفاء والآصال واحدها اصیل ما بین العصر الی المغرب کقوله بکرة واصیلا۔

باب ۶۸۴ قوله عز وجل قل انما حرم ربی الفواحش ما ظهر منها وما بطن۔

۱۷۴۹۔ حدثنا سلیمن بن حرب حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابی وائل عن عبد الله قال قلت انت سمعت هذا من عبد الله قال نعم ورفعه قال لا احد اغیر من الله فلذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا احد احب الیه المدحة من الله فلذلك مدح نفسه۔

باب ۶۸۵ قوله ولما جاء موسی لمیقاتنا وکلمه ربه قال رب ارنی انظر الیك قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانه فسوف ترانی فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا وخر موسی صعقا فلما افاق قال سبحنك تبت الیك وانا اول المؤمنین قال ابن عباس ارنی اعطنی۔

۱۷۵۰۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابیه

اللہ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا۔ جِنَّۃٌ جنون سے ہے۔ فَمَرَّتْ بِہٖ۔ اس نے اپنے حمل کی مدت پوری کی۔ یَنْزَغَنَّکَ تجھے بہکائے۔ طَیْفٌ اور طَائِفٌ شیطانی وسوسہ۔ یَمُدُّوْنَھُمْ۔ وہ خوبصورت کر کے دکھاتے ہیں۔ خِیْفَۃً اور خُفْیَۃً دونوں اخفاء سے ہیں۔ یعنی دور۔ الآصال کا واحد اَصِیْلٌ ہے۔ جو عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ کی تفسیر

تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں (آیت ۳۳)

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو وائل سے دریافت کیا کہ کیا یہ حدیث آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں اور اسے مرفوع بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں اسی لیے تو اس نے ظاہری اور چھپی ہوئی ہر قسم کی بے حیائی کو حرام فرما دیا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں اسی لیے تو اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا کی تفسیر

اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ اگر یہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (آیت ۱۴۳) ابن عباس کا قول ہے کہ اَرِنِیْ سے مراد ہے مجھے اپنا دیدار عطا فرما۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کے منہ پر طمانچہ مارا گیا تھا

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي قَالَ ادْعُوْهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُوْدِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُوْنِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوْسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ۔

بَابٌ ٦٨٤ قَوْلِهِ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى

١٧٥١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ۔

بَابٌ ٦٨٥ قَوْلِهِ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيْتُ فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهِ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔

١٧٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ

وہ کہنے لگا: اے محمد! آپ کے ساتھیوں میں سے ایک انصاری نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے بلاؤ۔ پس وہ اسے بلا لایا۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں یہودیوں کے پاس سے گزر رہا تھا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو سارے انسانوں پر چن لیا ہے۔ میں نے دل میں کہا کہ اور محمد مصطفیٰ پر بھی فضیلت دے دی ہے، لہٰذا مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کو طمانچہ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی پر بھی فضیلت نہ دو، کیونکہ قیامت کے روز جب سارے انسان بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا لیکن دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الٰہی کا پایہ پکڑ کر کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا طور کی بیہوشی کے بدلے انہیں بیہوش ہی نہیں ہوئے تھے۔

المنّ والسلوٰی کی تفسیر

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھمبی (ایک سفید سی چیز جو برسات کے دنوں میں اگتی ہے) مَن کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا بخش ہے۔

اِنّی رسول اللہ الیکم کی تفسیر

تم فرما دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، جلائے اور مارے، تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ (آیت ۱۵۸)۔

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو ناراض کر دیا تو حضرت عمر غصے کی حالت میں ان کے پاس سے چلے گئے۔ لیکن حضرت ابوبکر بھی ان کے پیچھے جا پہنچے اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ انہوں نے معاف نہ کیا بلکہ ان کے

وَعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتّٰى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ هٰذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَنَدِمَ عُمَرُ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُ فَأَقْبَلَ حَتّٰى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي إِنِّي قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَيْرِ۔

دیکھتے ہوئے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ پس حضرت ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت ابو درداء فرماتے ہیں کہ ہم بھی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے یہ دوست تو کسی سے جھگڑ کر آئے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد میں حضرت عمر اپنے کئے پر شرمندہ ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ حضرت ابو درداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا، اور حضرت ابوبکر یہی عرض کرتے رہے کہ یا رسول اللہ! زیادتی مجھ سے ہوئی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ بے شک میں نے کہا تھا کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، تم سب نے کہا تھا کہ تو جھوٹ بولتا ہے، لیکن ابوبکر نے کہا تھا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ غامر سے نیکی میں سبقت لے جانا مراد ہے۔

بَابُ ۶۸۸ قَوْلِهِ وَقُولُوا حِطَّةٌ

۱۷۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ۔

وَقُولُوا حِطَّةٌ کی تفسیر

ہمام بن منبہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے (سورۃ البقرہ، آیت ۵۸) تو انہوں نے حکم بدل دیا اور اپنے سرینوں پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے نیز کہتے ہوئے گئے کہ بالی میں دانہ۔ (آیت ۱۶۱)۔

بَابُ ۶۸۹ قَوْلِهِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

اَلْعُرْفُ الْمَعْرُوفُ

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ کی تفسیر

(آیت ۱۹۹) اَلْعُرْف سے مراد ہے اچھا کام۔

۱۷۵۴ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَأْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ وَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ۔

۱۷۵۵ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا فِي أَخْلَاقِ النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عیینہ بن حصن بن حذیفہ آئے تو اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آکر ٹھہرے اور یہ حضرت عمر کے مقربین میں سے تھے۔ حضرت عمر کی مجلس مشاورت میں قاری حضرات ہی ہوتے ہیں بوڑھے ہوں یا جوان۔ حضرت عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری تو امیر المومنین تک رسائی ہے لہٰذا میرے لئے انکی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت لے دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ عنقریب میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ جب حرؓ نے حضرت عیینہ کے لیے اجازت طلب کی تو حضرت عمر نے اجازت دیدی۔ جب یہ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ اے ابن خطاب! خدا کی قسم آپ ہم پر مال نہیں لٹاتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف فرماتے ہیں اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور انہیں پیٹنے کا ارادہ تک کیا، لیکن حضرت حرؓ نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (آیت ۱۹۹) راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، حضرت عمر نے اس حکم سے تجاوز نہ کیا اور انہوں نے جب اس آیت کی تلاوت کی تو اللہ کی کتاب کے آگے کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ آیت: "اے محبوب! درگزر سے کام لو اور بھلائی کا حکم دو" یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی تہذیب اخلاق کے لئے نازل فرمائی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہے "اے محبوب! درگزر سے کام لیا کرو اور بھلائی کا حکم دو" (آیت ۹۹) یہ لوگوں کو اخلاق حسنہ کا درس دیا ہے (او کما قال)۔

سُورَةُ الْأَنْفَالِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ٦٩٠ قَوْلِهِ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ

قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللهَ وَأَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَلْأَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِيْحُكُمُ الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ۔

١٧٥٦ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ اَلشَّوْكَةُ الْحَدُّ مُرْدِفِيْنَ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدِفَنِيْ جَاءَ بَعْدِيْ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ فَيَرْكُمَهُ يَجْمَعَهُ شَرِّدْ فَرِّقْ وَإِنْ جَنَحُوْا طَلَبُوْا يُثْخِنَ يَغْلِبَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُكَاءً إِدْخَالُ أَصَابِعِهِمْ فِيْ أَفْوَاهِهِمْ وَتَصْدِيَةً الصَّفِيْرُ لِيُثْبِتُوْكَ لِيَحْبِسُوْكَ۔

بَابُ ٦٩١ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ۔

١٧٥٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ۔

بَابُ ٦٩٢ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا

اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ۔

سورۃ الانفال

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یسئلونک عن الانفال کی تفسیر

اے محبوب! تم سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دو کہ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل رکھو (پ ۹ آیت ۱) ابن عباس کا قول ہے کہ الانفال سے غنیمتیں مراد ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ ریحکم لڑائی کہا گیا ہے کہ نافلۃ سے عطیہ اور تحفہ مراد ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ الانفال کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ سورت بدر کے مقام پر نازل ہوئی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ الشوکۃ سے دھار مراد ہے۔ مردفین فوج در فوج۔ ردفنی میرے بعد آیا۔ ذوقوا عذاب چکھو، تجربہ کرکے دیکھو، یہ منہ سے چکھنے کے متعلق نہیں ہے۔ فیرکمہ اس کو جمع کرے۔ شرد جدا کر۔ جنحوا طلب کیا۔ یثخن غالب ہوں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مکاء کہتے ہیں انگلیاں منہ میں داخل کرکے سیٹی کی آواز نکالنے کو۔ لیثبتوک تاکہ تجھے قید کر لیں تاکہ تجھے محبوس کر لیں۔

ان شر الدواب عند اللہ کی تفسیر

بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں (آیت ۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں، جن کو عقل نہیں (آیت ۲۲)۔ بنی عبد الدار کے بعض غلط کار لوگوں کے متعلق ہے۔ (اگرچہ اس کا اطلاق عام ہے)۔

استجیبوا للہ وللرسول کی تفسیر

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی

وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اسْتَجِيبُوا أَجِيبُوا لِمَا يُحْيِيكُمْ يُصْلِحُكُمْ.

١٧٥٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى رض قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي.

اور اس کے دل میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے (آیت ۲۴) اِسْتَجِيبُوا حاضر ہو جاؤ۔ لِمَا يُحْيِيكُمْ جو تمہاری اصلاح کرے۔

حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن معلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں میرے پاس آنے سے کس چیز نے روکا حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں بلائیں (آیت ۲۴) پھر آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت (بلحاظ ثواب یا جامعیت) نہ بتاؤں؟ اس سے پہلے کہ میں باہر نکلوں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے کے لیے باہر نکلنے لگے تو میں نے مذکورہ ارشاد یاد کرا دیا۔ معاذ، شعبہ، خبیب، حفص بن عاصم نے حضرت ابو سعید بن معلی سے یوں سنا، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک فرد تھے حضور نے ان سے فرمایا کہ وہ سورۃ الفاتحہ ہے جس کو سبع مثانی بھی کہتے ہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى مَطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا وَتُسَمِّيهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا.

١٧٥٩ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدِيدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا

فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً کی تفسیر

اور جب بولے کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پر لے آ (آیت ۳۲)۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں قرآن کریم میں جس کو بارش کا نام دیا وہ عذاب ہے اور اہل عرب بارش کو غیث کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ان کے مایوس ہونے کے بعد بارش نازل فرماتا ہے۔

عبد الحمید بن کردید صاحب الزیادی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پر لے آ۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے

حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ۔

جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے حالانکہ وہ مسجد حرام سے روک رہے ہیں (آیت ۳۳ تا ۳۴)۔

بَابُ ۶۹۴ قَوْلِهِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ کی تفسیر

اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو (آیت ۳۳)۔

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ۔

عبدالحمید صاحب الزیادی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوجہل نے کہا: اے اللہ! اگر یہی (قرآن) تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا یا ہم پر اور کوئی دردناک عذاب لے آ (آیت ۳۲) پس یہ آیت نازل ہوئی: اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے جبکہ وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں (آیت ۳۳، ۳۴)

بَابُ ۶۹۵ قَوْلِهِ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ کی تفسیر

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَغْتَرُّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا أُقَاتِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نہیں سنتے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں (سورہ الحجرات، آیت ۹) پس آپ کو کس چیز نے اس طرح لڑنے سے روک رکھا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ انہوں نے جواب فرمایا کہ اے بھتیجے! مجھے اس آیت میں تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑنا زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اس صریح حکم والی آیت میں تاویل کروں کہ اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے (سورۃ النساء آیت ۹۳) وہ شخص کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ: ان سے لڑو

يقول الله تعالى ومن يقتل مؤمنا متعمدا
إلى آخرها قال فإن الله يقول وقاتلوهم
حتى لا تكون فتنة قال ابن عمر قد
فعلنا على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم إذ كان الإسلام قليلا فكان
الرجل يفتن في دينه إما يقتلوه وإما
يوثقوه حتى كثر الإسلام فلم تكن فتنة
فلما رأى أنه لا يوافقه فيما يريد قال
فما قولك في علي وعثمان قال ابن عمر
ما قولي في علي وعثمان أما عثمان فكان
الله قد عفا عنه فكرهتم أن يعفو عنه
وأما علي فابن عم رسول الله صلى الله
عليه وسلم وختنه وأشار بيده وهذه
ابنته أو بنته حيث ترون۔

١٧٦٢۔ حدثنا أحمد بن يونس حدثنا
زهير حدثنا بيان أن وبرة حدثه قال حدثني
سعيد بن جبير قال خرج علينا أو إلينا
ابن عمر فقال رجل كيف ترى في قتال
الفتنة فقال وهل تدري ما الفتنة كان
محمد صلى الله عليه وسلم يقاتل المشركين
وكان الدخول عليهم فتنة وليس كقتالكم
على الملك۔

باب ٦٩٦ قول الله تعالى يا أيها النبي حرض المؤمنين على القتال إن يكن منكم عشرون صابرون يغلبوا مائتين وإن يكن منكم مائة يغلبوا ألفا من الذين كفروا بأنهم قوم لا يفقهون۔

١٧٦٣۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا
سفيان عن عمرو عن ابن عباس لما نزلت

یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۳) حضرت ابن عمر
نے فرمایا کہ یہ کام تو ہم مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ
میں کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی لہذا کافر ان کے
دین میں فتنہ ڈالتے کہ کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو قید کرتے تھے یہاں تک کہ
مسلمان اکثریت میں ہو گئے تب فتنہ کا نام و نشان مٹ گیا جب اس شخص نے
دیکھا کہ یہ اس کی موافقت نہیں فرماتے جیسا کہ وہ چاہتا ہے تو اس نے
کہا علی اور عثمان کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟
حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں حضرت علی اور حضرت
عثمان (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جب کہ
حضرت عثمان کی لغزش اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دی لیکن تمہیں
وہ معافی ناپسند ہے۔ رہے حضرت علی تو وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد ہیں اور ہاتھ سے
اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہے ان کا گھر رسول خدا کے گھر کے
ساتھ جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ یہ جو
قتل و قتال اور فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہو رہی ہے اس کے
بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا، کیا تم
جانتے ہو کہ فتنہ کس کو کہتے ہیں؟ سنو! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مشرکین سے جنگ آزمائی کی کیونکہ کفار کے نزدیک جانا فتنہ میں
مبتلا ہونا تھا۔ لہذا وہ جنگ آزمائی تمہاری طرح تاج و
تخت یا ملک گیری کے لئے نہ تھی۔

حرض المؤمنين على القتال کی تفسیر

اے غیب کی خبر دینے والے! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں
کے بیس صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے اور تم میں
کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس
لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے (آیت ۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت
"اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے" (آیت ۶۵)

إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ لَا يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتْ اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ اَلْآيَةَ فَكُتِبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ وَزَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَأُرَى الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هٰذَا۔

نازل ہوئی تو مسلمانوں پر لازم کر دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ سفیان بن عیینہ نے کئی دفعہ یہ بھی کہا بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی: "اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی" (آیت ۶۶) پس یہ لازم کر دیا گیا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ ایک دفعہ سفیان نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی: "مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو، اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں" سفیان کہتے ہیں کہ ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے بھی یہی اصول یا حکم کارفرما ہے۔

بَابٌ ۶۹ قَوْلِهٖ اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا اَلْآيَةَ إِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ۔

اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ کی تفسیر

اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہے کہ تم کمزور ہو (آیت ۶۶)۔

۴۲۷۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيفُ فَقَالَ اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ۔

یحییٰ بن عبد اللہ سلمی، عبد اللہ بن مبارک، جریر بن حازم، زبیر بن خریت، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے" (آیت ۶۵) تو مسلمانوں کو اس میں تنگی محسوس ہوئی جبکہ یہ فرض ہو گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس کے بعد تخفیف آ گئی اور فرمایا گیا: "اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہوا کہ تم کمزور ہو۔ پس اگر تم میں کے سو ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے" (آیت ۶۶)۔ راوی کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تخفیف فرما دی تو جس قدر تخفیف فرمائی گئی اسی کے مطابق مسلمانوں کے صبر و استقلال میں بھی کمی واقع ہو گئی۔

بفضلہ تعالیٰ اٹھارہواں (۱۸) پارہ ختم ہوا

پارہ — ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةُ بَرَاءَةٌ

وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ. الشُّقَّةُ السَّفَرُ. الْخَبَالُ الْفَسَادُ، وَالْخَبَالُ الْمَوْتُ. وَلَا تَفْتِنِّي لَا تُوَبِّخْنِي. كَرْهًا وَكُرْهًا وَاحِدٌ. مُدَّخَلًا يُدْخَلُونَ فِيهِ. يَجْمَحُونَ يُسْرِعُونَ. وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ائْتَفَكَتِ انْقَلَبَتْ بِهَا الْأَرْضُ. أَهْوَى أَلْقَاهُ فِي هُوَّةٍ. عَدْنٍ خُلْدٍ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ أَيْ أَقَمْتُ، وَمِنْهُ مَعْدِنٌ، وَيُقَالُ فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ. الْخَوَالِفُ الْخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي فَقَعَدَ بَعْدِي، وَمِنْهُ يَخْلُفُهُ فِي الْغَابِرِينَ، وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النِّسَاءُ مِنَ الْخَالِفَةِ، وَإِنْ كَانَ جَمْعَ الذُّكُورِ فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ وَفَوَارِسُ، وَهَالِكٌ وَهَوَالِكُ. الْخَيْرَاتُ وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ، وَهِيَ الْفَوَاضِلُ. مُرْجَوْنَ مُؤَخَّرُونَ. الشَّفَا شَفِيرٌ، وَهُوَ حَدُّهُ. وَالْجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُولِ وَالْأَوْدِيَةِ. هَارٍ هَائِرٍ، يُقَالُ تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ، وَانْهَارَ مِثْلُهُ. لَأَوَّاهٌ شَفَقًا وَفَرَقًا. وَقَالَ

سورۃ التوبہ

ولیجہ وہ چیز جو دوسرے کے اندر داخل کی جائے۔ الشقۃ: سفر۔ الخبال موت۔ ولا تفتنی مجھے مت جھڑکو۔ کرھا اور کرھا ہم معنی ہیں۔ مدخلا داخل ہونے کی جگہ۔ یجمحون دوڑتے جائیں۔ والمؤتفکات وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں۔ اھوی اسے گڑھے میں دھکیل دیا۔ عدن ہمیشہ رہنے کی جگہ۔ اہل عرب بولتے ہیں عدنت بارض میں اس زمین میں رہ گیا۔ معدن اسی سے نکلا ہے۔ اور معدن صدق سے مراد سچائی کے اگنے یعنی پیدا ہونے کی جگہ ہے۔ الخوالف یہ الخالف کی جمع ہے یعنی وہ جو پیچھے چھوڑ کر بیٹھ رہے۔ یخلفہ فی الغابرین اسی سے ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ مؤنث کے لئے ہو یعنی اس کا واحد الخالفۃ ہوگا اور اگر یہ مذکر کی جمع ہے تو جمع کی صورت میں یہاں دو حرف پائے جاتے ہیں جیسے فارس سے فوارس اور ھالک سے ھوالک۔ الخیرات اس کا واحد خیرۃ ہے یعنی بھلائی۔ مرجون موخر کئے گئے۔ الشفا کنارا۔ الجرف نالیاں جو ندی نالوں کے بہاؤ سے بن جاتی ہیں۔ ھار گرنے والی۔ جیسے کہا جاتا ہے تھورت البئر کنواں گر گیا اور اسی طرح انھار۔ لاواہ خدا سے ڈرنے والا، آہ و زاری کرنے والا، جیسا کہ شاعر نے کہا ہے:۔

إِذَا مَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ
تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِينِ

آہ کرتا ہوں میں جب اونٹنی کو شب کے درمیان
مثل شخص غمزدہ لب پہ صدا آتی ہے فغاں

باب ۶۹۸ قَوْلِهِ بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ

إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أُذُنٌ يُصَدِّقُ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَنَحْوُهَا كَثِيرٌ وَالزَّكٰوةُ الطَّاعَةُ وَالْإِخْلَاصُ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ لَا يَشْهَدُونَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُضَاهُونَ يُشَبِّهُونَ.

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ کی تفسیر

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اُذُنٌ اس کو کہتے ہیں جو ہر ایک کی بات سن کر یقین کرے۔ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ دونوں ہم معنی ہیں اور ایسے قریب المعنی الفاظ بہت سے ہیں جیسے الزکوٰۃ اور الطاعۃ اور الاخلاص۔ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ یعنی وہ خدائے واحد کی گواہی نہیں دیتے۔ يُضَاهُونَ اسی طرح کی بات کہتے ہیں۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ.

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے "لوگ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے" اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت، سورۃ التوبہ ہے۔

باب ۶۹۹ قَوْلِهِ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَأَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ سِيحُوا سِيرُوا.

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ کی تفسیر

تو چار مہینے زمین میں چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ (آیت ۲) سِيحُوا سیر کرو، چلو پھرو۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى أَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِي أَهْلِ مِنًى بِبَرَاءَةَ وَأَنْ لَّا يَحُجَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق نے (جب وہ امیر حج تھے) اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب کو روانہ فرمایا کہ کافروں سے بیزاری کا اعلان کر دیں۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ یوم النحر کو منیٰ میں بیزاری کا اعلان کیا اور یہ بھی کہا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

باب قَوْلِهٖ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ. اٰذَنَهُمْ اَعْلَمَهُمْ.

۱۷۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمُؤَذِّنِيْنَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًى اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدٌ ثُمَّ اَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٍ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي اَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَاءَةٍ وَّاَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

باب قَوْلِهٖ اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

۱۷۷۰ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ بَعَثَهٗ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُّؤَذِّنُوْنَ فِي النَّاسِ اَنْ لَّا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُوْلُ

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کی تفسیر

اور منادی کرنا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول۔ تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہ سکو گے اور کافروں کو خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (آیت ۳) اٰذَنَهُمْ انہیں بتا دینا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر (میر حاج) نے مجھے منادی کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کی طرف کا بیان ہے کہ ان کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ مشرکوں سے بیزاری کا اعلان کر دیں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ہمارے ساتھ منیٰ میں یوم النحر کو بیزاری کا اعلان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے۔ (گویا ۹ھ میں اسلام اس درجہ غالب اور کفر اتنا مغلوب ہو گیا تھا)۔

اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ کی تفسیر

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت ابو بکر صدیق کو جب حجۃ الوداع سے پہلے حج کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنایا تو انہوں نے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کہتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم النحر سے مراد

يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حج اکبر کا دن ہے (یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ)

• بَابُ قَوْلِهِ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ

١٦٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ الْآيَةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ وَلَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّكُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُونَا فَلَا نَدْرِي فَمَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَبْقُرُونَ بُيُوتَنَا وَيَسْرِقُونَ أَعْلَاقَنَا قَالَ أُولَئِكَ الْفُسَّاقُ أَجَلْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَهُ.

فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ کی تفسیر

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کے مخاطبین (کفار) سے صرف تین اور منافقوں میں سے چار باقی رہ گئے ہیں۔ اس پر ایک اعرابی کہنے لگا کہ آپ حضرات تو محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں لہٰذا آپ جانتے ہوں گے، ذرا ہمیں ان لوگوں کے بارے میں بتائیے جو ہمارے گھروں میں نقب لگا کر عمدہ چیزیں چرا کر لے جاتے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ وہ نافرمان لوگ ہیں لیکن منافقین میں سے صرف چار ہی زندہ رہ گئے ہیں جن میں سے ایک اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا پانی پئے تو اس کی ٹھنڈک محسوس نہیں کر سکتا۔

• بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

١٧٠٠ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ.

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ کی تفسیر

اور وہ جو جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

عبدالرحمٰن اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جس کے پاس جمع کیا ہوا مال (سونا چاندی) ہوگا وہ قیامت کے روز گنجا سانپ بن جائے گا۔

١٧٠١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ مَا أَنْزَلَكَ بِهَذِهِ الْأَرْضِ قَالَ كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ربذہ کے مقام پر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ اس (غیرآباد) جگہ میں آپ کو کیا چیز لے آئی ہے؟ فرمایا کہ ہم ملک شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ. قَالَ مُعَاوِيَةُ مَا هَذِهِ فِينَا مَا هَذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ

کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (آیت ۳۴)۔ اس پہ حضرت معاویہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے متعلق نہیں بلکہ یہ تو اہل کتاب کے بارے میں ہے۔ حضرت ابوذر نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ یہ ہم سب کے متعلق ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا

فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ.

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ.

يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا کی تفسیر

جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں، پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پشتیں۔ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا۔ اب چکھو مزہ اس جوڑنے کا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ بات زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے کی ہے۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو باقی مال کو اللہ تعالیٰ نے پاک قرار دے دیا۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ

اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ الْقَيِّمُ هُوَ الْقَائِمُ.

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ.

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ کی تفسیر

بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ القیم سے مراد ہے سیدھا۔

حضرت ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز سے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا گیا، زمانہ دورہ کرتے ہوئے پھر اپنی اسی حالت پہ ہے، یعنی سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں تین تو متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ چوتھا رجب ہے جو مضر قبیلے کا کہلاتا ہے اور یہ جمادی الاخریٰ و شعبان کے مابین ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي

الْغَارِ مَعَنَا نَاصِرُنَا السَّكِينَةُ فَعِيلَةٌ مِنَ السُّكُونِ.

ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ کی تفسیر

دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے معنا ہمارا مددگار ہے۔ السکینۃ یہ فعیلۃ کے وزن پر سکون سے بنا ہے۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ الْمُشْرِكِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا قَالَ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تھا۔ میں نے مشرکوں کے قدم دیکھے تو عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدم اٹھائے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور نے فرمایا۔ ان دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ جن کا تیسرا ہو۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ أَبُوهُ الزُّبَيْرُ وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ إِسْنَادُهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ جُرَيْجٍ.

ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب ان کے اور عبداللہ بن زبیر کے درمیان (خلافت کے مسئلے پر) تلخی واقع ہوئی تو میں نے کہا کہ ان کے والد محترم حضرت زبیر، ان کی والدہ محترمہ حضرت اسماء، ان کی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ، ان کے نانا جان حضرت ابوبکر صدیق اور ان کی دادی حضرت صفیہ ہیں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ اس کی سند تو بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی پھر ایک آدمی نے انہیں باتوں میں لگا لیا اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ابن جریج نے بیان کی۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ حَرَمَ اللّٰهِ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ مُحِلِّينَ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُحِلُّهُ أَبَدًا قَالَ قَالَ النَّاسُ بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ وَأَيْنَ بِهٰذَا الْأَمْرِ عَنْهُ أَمَّا أَبُوهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الزُّبَيْرَ وَأَمَّا جَدُّهُ فَصَاحِبُ الْغَارِ يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ وَأُمُّهُ فَذَاتُ النِّطَاقِ يُرِيدُ أَسْمَاءَ وَأَمَّا خَالَتُهُ فَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ عَائِشَةَ وَأَمَّا عَمَّتُهُ فَزَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ خَدِيجَةَ وَأَمَّا عَمَّةُ

ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ جب دونوں حضرات (حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر) میں اختلاف ہو گیا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ کیا آپ عبداللہ بن زبیر سے لڑنا اور کعبے کی حرمت کو حلال کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی پناہ۔ یہ جرأت تو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر اور بنی امیہ ہی کو دی ہے کہ وہ اسے حلال ٹھہرا لیں۔ اور خدا کی قسم، میں تو اسے کبھی حلال نہیں ٹھہراؤں گا۔ ان کا بیان ہے کہ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ آپ عبداللہ بن زبیر سے بیعت کر لیں۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ چیز ان سے بعید نہیں کیونکہ ان کے والد محترم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں یعنی حضرت زبیر، ان کے نانا حضور کے یار غار ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق، ان کی والدہ کا لقب ذات النطاقین ہے یعنی حضرت اسماء کا۔ ان کی خالہ ام المومنین ہیں یعنی حضرت عائشہ صدیقہ، ان کی پھوپھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں یعنی حضرت خدیجہ اور

يمرقون من الدين.

باب قوله الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين يلمزون يعيبون وجهدهم وجهدهم طاقتهم.

١٧٧٩ - حدثني بشر بن خالد أبو محمد أخبرنا محمد بن جعفر عن شعبة عن سليمان عن أبي وائل عن أبي مسعود قال لما أمرنا بالصدقة كنا نتحامل فجاء أبو عقيل بنصف صاع وجاء إنسان بأكثر منه فقال المنافقون إن الله لغني عن صدقة هذا وما فعل هذا الآخر إلا رئاء فنزلت الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين في الصدقات والذين لا يجدون إلا جهدهم الآية.

١٧٨٠ - حدثنا إسحاق بن إبراهيم قال قلت لأبي أسامة أحدثكم زائدة عن سليمان عن شقيق عن أبي مسعود الأنصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بالصدقة فيحتال أحدنا حتى يجيء بالمد وإن لأحدهم اليوم مائة ألف كأنه يعرض بنفسه.

باب استغفر لهم أو لا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة.

١٧٨١ - حدثنا عبيد بن إسماعيل عن أبي أسامة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال لما توفي عبد الله جاء ابنه عبد الله بن عبد الله إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله أن يعطيه قميصه يكفن فيه أباه فأعطاه ثم سأله أن يصلي عليه فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي فقام عمر

ہو کر دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ کی تفسیر

وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کھلے دل سے خیرات کرتے ہیں، یلمزون عیب لگانا یعیبون ہے اور جُہدہم و جَہدہم سے مراد ہے اپنی بساط بھر۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں خیرات کرنے کا حکم ملا تو ہم بوجھ اٹھانے کا کام بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابو عقیل خیرات کرنے کی غرض سے نصف صاع کوئی چیز لے کر حاضر بارگاہ ہوئے اور دوسرے ایک شخص (حضرت عبدالرحمن بن عوف) بہت سا مال لائے۔ منافقین کہنے لگے کہ اتنے حقیر مال کی اللہ کو کیا پرواہ ہے اور دوسرا شخص جو مال لے کر آیا ہے تو یہ محض دکھاوے کے لئے ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کھلے دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان پر ہنستے ہیں" (آیت ۷۹)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خیرات کرنے کے لئے ارشاد فرماتے تو ہم بڑی جدوجہد سے ایک مد چیز لے کر آسکتے تھے، لیکن آج ہم میں ایسے بھی ہیں جو ایک لاکھ بھی پیش کر سکتے ہیں، گویا ان کا یہ اشارہ خود اپنی جانب تھا۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ کی تفسیر

تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو، اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی فوت ہو گیا، عبداللہ بن عبداللہ یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے کفن کے لئے آپ سے قمیص مبارک عطا فرمانے کا سوال کیا۔ آپ نے عطا فرما دی پھر اس نے نماز جنازہ پڑھانے کا مطالبہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ کر

فاخذ بثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا رسول الله تصلي عليه وقد نهاك ربك
ان تصلي عليه فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انما خيرني الله فقال استغفر
لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم
سبعين مرة وسازيده على السبعين قال
انه منافق قال فصلى عليه رسول الله صلى
الله عليه وسلم فانزل الله ولا تصل على
احد منهم مات ابدا ولا تقم على
قبره۔

۱۷۸۲۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا
الليث عن عقيل وقال غيره حدثني الليث
حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني
عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن
عمر بن الخطاب انه قال لما مات عبد الله
بن ابي بن سلول دعي له رسول الله صلى الله
عليه وسلم ليصلي عليه فلما قام رسول الله
صلى الله عليه وسلم وثبت اليه فقلت يا
رسول الله تصلي على ابن ابي وقد قال يوم كذا
وكذا وكذا قال اعدد عليه قوله فتبسم
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال
اخر عني يا عمر فلما اكثرت عليه قال
اني خيرت فاخترت لو اعلم اني ان زدت
على السبعين يغفر له لزدت عليها قال فصلى
عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم
انصرف فلم يمكث الا يسيرا حتى نزلت
الآيتان من براءة ولا تصل على احد منهم
مات ابدا الى قوله وهم فاسقون قال
فعجبت بعد من جراتي على رسول الله صلى

عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے
تو آپ کے رب نے آپ کو روکا ہے۔ آپ نے فرمایا: بلکہ میرے رب نے
تو مجھے اختیار دیا ہے کہ تم اس کے لئے معافی چاہو یا اس کے لئے معافی
نہ چاہو۔ اگر تم ستر دفعہ بھی معافی چاہو گے۔ لہٰذا میں اس کے لئے ستر
دفعہ سے زیادہ معافی طلب کروں گا۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ وہ تو منافق
ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے
یہ حکم نازل فرمایا: ”اور ان میں سے کسی کی میت پر
کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا“
(آیت ۸۴)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی بن سلول (رئیس المنافقین) کا
انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ
پڑھانے کے لئے بلایا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھانے کے
لئے کھڑے ہو گئے تو میں (حضرت عمر) نے آپ کا دامن تھام کر عرض کی۔
یا رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس
نے فلاں روز یہ اور فلاں روز وہ بات کہی تھی۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ
میں نے اس کی خرافات بیان کرنی شروع کر دیں۔ تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم (جو مجسم رحمت تھے) یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا: اے عمر!
مجھے رہنے دو۔ جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اس کے
بارے میں (احسان کرنے یا نہ کرنے کا) اختیار دیا گیا ہے تو میں نے
یہ پہلو (احسان کرنا) اختیار کیا ہے۔ لہٰذا اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ ستر دفعہ
سے زیادہ بخشش مانگنے پر اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں زیادہ مرتبہ اس کے لئے بخشش
کی دعا کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ نے اس کی نماز جنازہ
پڑھائی اور جب واپس لوٹے تو تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ سورۂ براءت
کی یہ دو آیتیں نازل ہو گئیں۔ اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز
نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک وہ اللہ اور رسول کے ساتھ
کفر کیا اور نافرمانی کی حالت ہی میں مرے۔ (آیت ۸۴) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اس
کے بعد مجھے تعجب ہوتا تھا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کیسی جرأت کی تھی حالانکہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ.

بَابُ قَوْلِهٖ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ.

۱۷۸۳ - حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ جَآءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهٗ وَاَمَرَهٗ اَنْ يُّكَفِّنَهٗ فِيْهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّیْ عَلَيْهِ فَاَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثَوْبِهٖ فَقَالَ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ وَّقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ اِنَّمَا خَيَّرَنِیَ اللّٰهُ وَاَخْبَرَنِیْ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَقَالَ سَاَزِيْدُهٗ عَلٰى سَبْعِيْنَ قَالَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ.

بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ.

۱۷۸۴ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ وَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ نِّعْمَةٍ بَعْدَ اِذْ هَدَانِیْ اَعْظَمَ مِنْ صِدْقِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ کی تفسیر

اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اُس کی قبر پر۔۔۔۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی رئیس منافقین کی وفات ہوئی تو عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا چنانچہ آپ نے اپنا مبارک کرتہ اسے عطا فرما دیا اور حکم دیا کہ اسے اس کا کفن دیا جائے پھر جب آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب نے آپ کا دامن تھام لیا اور عرض گزار ہوئے کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے جو منافق ہے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے سے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اختیار دیا ہے یا مجھے خبر دی ہے یعنی فرمایا ہے کہ تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو۔ اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا تو بہتر ہے کہ میں ستر بار سے زیادہ دفعہ معافی طلب کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بیشک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت ہی میں مرے (آیت ۸۴)

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ کی تفسیر

اب تمہارے حضور اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو، تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑ دو، وہ تو نرے پلید ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔

عبد اللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ غزوۂ تبوک میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے کہ خدا کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے راہ ہدایت پر لگایا ہے تو سارے انعامات میں سب سے بڑا انعام مجھ پر یہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سچی بات عرض کر دی اور جھوٹ بول کر ہلاک نہ

وَعِنْدَهُ أَبُوجَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوجَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

بَابُ قَوْلِهِ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

١٤٨٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں تمہارے متعلق بارگاہ خداوندی میں کچھ عرض کر سکوں۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ اے ابو طالب! کیا آپ اپنے والد عبدالمطلب کے راستے سے منہ موڑ لیں گے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے برابر بخشش کی دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے ایسا کرنے سے منع نہ فرما دیا جائے۔ پس یہ آیت نازل ہوگئی: نبی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ ان پر کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (آیت ۱۱۳)

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جاتے، پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا، بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، یہ حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے راستہ چلانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبکہ انہوں نے تین حضرات کے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا تو اس کے آخر میں یہ عرض گزار ہوا (بارگاہ رسالت میں) کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے پر اپنا تمام مال اللہ اور رسول کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو اور ایسا کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا کی تفسیر

اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آگئے اور انہیں یقین آیا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس، پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب

عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ .

۱۷۴۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَأَجْمَعْتُ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا ضُحًى وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذٰلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَعْنِيَّةً فِي أَمْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ تِيبَ عَلَى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا أُرْسِلُ

(بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (التوبۃ ۱۱)

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے (اپنے والد ماجد) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور وہ ان تین حضرات میں سے ایک تھے جو غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے پیچھے رہ گئے تھے اور یہ غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے سوا اور کسی غزوہ میں شریک ہونے سے محروم نہیں رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ عرض کر دینے کا پکا ارادہ کر لیا تھا جبکہ آپ بوقت چاشت تشریف لائے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ سفر سے آپ چاشت کے وقت واپس لوٹا کرتے تھے اور آمد کی ابتدا مسجد سے کرتے کہ پہلے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے لوگوں کو منع فرما دیا اور ہم تینوں کے سوا کسی اور پیچھے رہ جانے والے کے ساتھ کلام کرنے سے منع نہیں فرمایا۔ چنانچہ لوگ ہمارے ساتھ کلام کرنے سے اجتناب کرتے رہے۔ جب مجھے اس کس مپرسی کی حالت میں رہتے ہوئے ایک مدت گزر گئی تو مجھے یہ غم کھانے لگا کہ اگر میں اسی حالت میں مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھیں گے اور خدانخواستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو لوگوں کا ہمیشہ میرے ساتھ یہی سلوک رہے گا کہ میرے ساتھ نہ کوئی کلام کرے گا اور نہ میرے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری توبہ کی قبولیت نازل فرمائی جبکہ رات کا تہائی حصہ باقی تھا اور آپ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز تھے اور حضرت ام سلمہ نے اس دوران میرے ساتھ نیکی اور احسان کا معمول بنا رکھا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہو گئی ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں، کیا میں انہیں خوشخبری

إِلَيْهِ فَأُبَشِّرَهُ قَالَ إِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ خُلِّفُوا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا ذُكِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَذَرُوا بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوا بِشَرِّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ الْآيَةَ.

بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ.

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ.

دینے کے لئے کسی کو بھیج دوں؟ فرمایا، جب لوگوں کو یہ بات معلوم ہو جائے گی تو ابھی لوگ جمع ہو جائیں گے کہ تمہیں باقی رات سونا میسر نہیں آئے گا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا کرلی تو ہماری توبہ قبول ہونے کا اعلان کر دیا اور جب آپ کو خوشی پہنچتی تو آپ کا چہرہ مبارک ایسا روشن ہو جاتا گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں ہی ایسے تھے کہ ہماری توبہ سب سے آخر میں قبول ہوئی اور پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے اپنے عذر جنگ پیش کر دیئے تھے لیکن وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اتنی برائی کے ساتھ ذکر فرمایا کہ کسی اور کا ایسا نہ فرمایا ہوگا چنانچہ حق تعالیٰ سبحانہ نے فرمایا، تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ جاؤ گے، تم فرمانا، بہانے نہ بناؤ، ہم ہرگز تمہارا یقین نہیں کریں گے، اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ اور رسول تمہارے کام دیکھیں گے (آیت ۹۴)۔

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کی تفسیر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جو حضرت کعب کی راستہ چلانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ اپنے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں جس کو سچی بات کہنے پر اس درجہ نوازا گیا ہو جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا تھا۔ چنانچہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صحیح صورت حال عرض کی اس وقت سے آج تک جھوٹ بولنے کا خیال کبھی میرے گوشۂ ذہن میں بھی نہیں آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس سلسلے میں یہ وحی نازل فرمائی، بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین و انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا ... اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ (آیت ۱۱۷ تا ۱۱۹)۔

تجمعوه وإني لأرى أن تجمع القرآن قال
أبو بكر قلت لعمر كيف أفعل شيئا لم يفعله
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر
هو والله خير فلم يزل عمر يراجعني فيه حتى
شرح الله لذلك صدري ورأيت الذي رأى
عمر قال زيد بن ثابت وعمر عنده
جالس لا يتكلم فقال أبو بكر إنك رجل شاب
عاقل ولا نتهمك كنت تكتب الوحي لرسول
الله صلى الله عليه وسلم فتتبع القرآن
فاجمعه فوالله لو كلفني نقل جبل من
الجبال ما كان أثقل علي مما أمرني به من
جمع القرآن قلت كيف تفعلان شيئا لم
يفعله النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو
بكر هو والله خير فلم أزل أراجعه حتى شرح
الله صدري للذي شرح الله له صدر أبي بكر
وعمر فقمت فتتبعت القرآن أجمعه من
الرقاع والأكتاف والعسب وصدور الرجال
حتى وجدت من سورة التوبة آيتين مع
خزيمة الأنصاري لم أجدهما مع أحد
غيره لقد جاءكم رسول من أنفسكم عزيز
عليه ما عنتم حريص عليكم إلى آخرهما و
كانت الصحف التي جمع فيها القرآن عند أبي
بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حتى
توفاه الله ثم عند حفصة بنت عمر تابعه
عثمان بن عمر والليث عن يونس عن ابن شهاب
وقال الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد
عن ابن شهاب وقال أبي خزيمة الأنصاري
وقال موسى عن إبراهيم حدثنا ابن شهاب
[illegible]

گا۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع
کروا لیں۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ اس بارے میں حضرت
عمر کو جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا؟ حضرت عمر نے کہا کہ
خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر مجھے اپنے ساتھ
متفق کرنے پر برابر زور لگاتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر
کی رائے سے متفق ہو گیا۔ حضرت زید بن ثابت فرماتے
ہیں کہ حضرت عمر اس وقت ان کے پاس چپ چاپ
بیٹھے رہے۔ حضرت ابو بکر نے (مجھ سے) فرمایا کہ تم نوجوان اور
عقلمند آدمی ہو نیز تمہارے اوپر ہمیں اعتماد بھی بہت ہے کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھی تم ہی لکھا کرتے تھے لہٰذا
قرآن کریم کو جمع کرنے کا کام انجام دو۔ خدا کی قسم اگر ایک پہاڑ کو دوسرے
جگہ منتقل کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا تو قرآن کریم کو جمع کرنے والا کام سے
زیادہ بھاری نہ ہوتا۔ میں نے کہا کہ آپ دونوں حضرات وہ کام کیوں کرتے
ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ اس پر حضرت ابو بکر نے
فرمایا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ پس برابر میں انہیں اپنے ساتھ
متفق کرنے پر زور لگاتا رہا یہاں تک کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے میرا
سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے
سینے کھول دیے تھے۔ پس میں اس کام کے لیے کمر ہمت باندھ کر کھڑا ہو گیا
اور قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی۔ پس اسے ہڈی، کھال، کھجور کی شاخ
کے ٹکڑے اور لوگوں کے سینوں سے لے کر جمع کیا۔ یہاں تک کہ مجھے
سورۂ توبہ کی دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری سے ملیں اور ان
کے علاوہ اور کسی کے پاس وہ نہ تھیں، یعنی لقد جاءکم رسول من
انفسکم سے آخری سورت تک (آیت ۱۲۸، ۱۲۹) چنانچہ قرآن کریم
کا یہ مجموعہ حضرت ابو بکر کے پاس رہا یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی
پھر حضرت عمر کے پاس رہا یہاں تک کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا
لیا پھر حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس رہا۔ (۱) عثمان بن عمر و لیث،
یونس، ابن شہاب (۲) لیث، عبد الرحمن بن خالد، ابن شہاب، حضرت خزیمہ

عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَقَالَ مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ.

انصاری راوی موسیٰ بن ابراہیم ابن شہاب حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ عنہ کی سند سے ابو ثابت ابراہیم حضرت خزیمہ یا حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ عنہم

سُورَةُ يُونُسَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاخْتَلَطَ فَنَبَتَ بِالْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ.

بَابٌ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا

سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ خَيْرٌ يُقَالُ تِلْكَ آيَاتُ يَعْنِي هَذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمُ الْمَعْنَى بِكُمْ دَعْوَاهُمْ دُعَاؤُهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَنَوْا مِنَ الْهَلَكَةِ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَاتَّبَعَهُمْ وَأَتْبَعَهُمْ وَاحِدٌ عَدْوًا مِنَ الْعُدْوَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ لِوَلَدِهِ وَمَالِهِ إِذَا غَضِبَ اللَّهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَالْعَنْهُ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ لَأُهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَأَمَاتَهُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى مِثْلُهَا حُسْنَى وَزِيَادَةٌ مَغْفِرَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الْكِبْرِيَاءُ الْمُلْكُ.

بَابُ قَوْلِهِ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ

الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ نُنَجِّيكَ نُلْقِيكَ عَلَى نَجْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَهُوَ النَّشَزُ الْمَكَانُ

سورۂ یونس

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ فاختلط سے مراد ہے کہ ہر قسم کا سبزہ پانی کے سبب سے اُگتا ہے۔

وقالوا اتخذ اللہ ولدا سبحانہ کی تفسیر

سبحانہ۔ یہ بیان ہے پاک ہے۔ زید بن اسلم کا قول ہے کہ ان لہم قدم صدق سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مراد بھلائی ہے۔ کہتے ہیں کہ تلک آیات سے مراد یہ قرآن کی نشانیاں ہیں۔ اسی کے مانند حتیٰ اذا کنتم فی الفلک وجرین بہم ... سے مراد بکم ہے۔ دعواہم سے ان کی دعائیں مراد ہیں۔ احیط بہم ہلاکت کے نزدیک پہنچنا جیسے کہا گیا ہے کہ احاطت بہ خطیئتہ ... گناہوں نے اس کو گھیر لیا۔ فاتبعہم اور اتبعہم ہم معنی ہیں۔ عدوا، عدوان سے نکلا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ یعجل اللہ للناس الشر ... استعجالہم بالخیر ایسے الفاظ انسان غصہ کی حالت میں نکالتا ہے جیسے اپنی اولاد یا مال سے ناراض ہو کر کہتا ہے کہ اس میں برکت نہ ہو اور لعنت ہو۔ لقضی الیہم اجلہم ان کی مدت پوری ہو گئی جس کو بد دعا دی وہ مر گیا۔ للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ سے مراد بخشش ہے۔ دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ اس کی طرف دیکھنا مراد ہے؟

وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر کی تفسیر

اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکر نے پیچھا کیا سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا بولا ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں بھی مسلمان ہوں (آیت ۹۰)

تیری لاش کو اونچی جگہ پر ڈال دیں گے تاکہ تو سامان

أَلَمْ تَغْلِبْ.

١٧٩١. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوا.

سُورَةُ هُودٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ الْأَوَّاهُ الرَّحِيمُ بِالْحَبَشَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِئَ الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ يَسْتَهْزِءُونَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْلِعِي أَمْسِكِي عَصِيبٌ شَدِيدٌ لَا جَرَمَ بَلَى وَفَارَ التَّنُّورُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ

بَابُ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

وَقَالَ غَيْرُهُ وَحَاقَ نَزَلَ يَحِيقُ يَنْزِلُ يَئُوسٌ فَعُولٌ مِنْ يَئِسْتُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَبْتَئِسْ تَحْزَنْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ شَكٌّ وَامْتِرَاءٌ فِي الْحَقِّ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ مِنَ اللَّهِ إِنِ اسْتَطَاعُوا.

١٧٩٢. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ

عبرت ہو جائے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو یہود عاشورے کا روزہ رکھتے تھے۔ وہ کہتے کہ اس روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ ہوا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی خوشی منانے کے ان کی نسبت تم زیادہ حقدار ہو لہٰذا تم روزہ رکھا کرو۔

سورۂ ہود

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابو میسرہ کا قول ہے کہ اَلْاَوَّاہُ حبشی زبان میں رحیم کو کہتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ بَادِیَ الرَّاْیِ جو ہم پر ظاہر ہوا۔ مجاہد کا قول ہے اَلْجُوْدِیُّ جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ حسن کا قول ہے اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ ... یہ کفار بطور مذاق کہتے تھے۔ ابن عباس کا قول ہے اَقْلِعِیْ ٹھہر جا۔ روک لے۔ عَصِیْبٌ شدید، سخت۔ لَا جَرَمَ کیوں نہیں۔ فَارَ التَّنُّوْرُ پانی جوش مارنے لگا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ تنور سے سطح زمین مراد ہے۔

اَلَا اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ کی تفسیر

سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں۔ سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے (آیت ۵)۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ حَاقَ اتر آیا۔ یَحِیْقُ اترتا ہے۔ یَئُوْسٌ فَعُوْلٌ ... کے معنی پر ناامید ہوتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَبْتَئِسْ غم کھا۔ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ سینوں کو دوہرا کرنا حق چھپانے کی غرض سے لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ۔

محمد بن عباد بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ أُنَاسٌ كَانُوا يَسْتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ وَأَنْ يُجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذَلِكَ فِيهِمْ

رضی اللہ عنہما کو أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ ... پڑھتے ہوئے سنا آیت کے بارے میں ان سے دریافت کیا پس انہوں نے فرمایا کہ کچھ لوگ تنہائی میں بھی ننگے آسمان کے نیچے قضائے حاجت سے فارغ ہوتے اور اپنی بیویوں سے مجامعت کرتے ہوئے شرماتے تھے، جس کے باعث آسمان کی طرف سے جھک کر پردہ کر لیتے تھے یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ مَا تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحِي أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَحِي فَنَزَلَتْ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ.

محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ ... کی تلاوت کی تو میں نے دریافت کیا کہ اے ابو العباس! اپنے سینوں کو دوہرا کرنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی عورتوں سے مجامعت کرتے وقت اور رفع ضرورت کے وقت اپنے پردہ کھلنے سے شرماتے تھے۔ اسی بارے میں آیت اتری، سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں (آیت ۵)۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَغْشُونَ يُغَطُّونَ رُءُوسَهُمْ سِيءَ بِهِمْ سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ وَضَاقَ بِهِمْ بِأَضْيَافِهِ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أُنِيبُ أَرْجِعُ.

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو یوں پڑھا يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ

حضرت ابن عباس سے دوسرے حضرات نے نقل کیا کہ يَسْتَغْشُونَ اپنے سروں کو ڈھکا لیتے ہیں۔ سِيءَ بِهِمْ ان سے بدگمان ہوا یعنی اپنی قوم سے۔ وَضَاقَ بِهِمْ اپنے مہمانوں سے۔ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ رات کی تاریکی میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ أُنِيبُ سے مراد ہے رجوع کرتا ہوں۔

بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ کی تفسیر

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو میری راہ میں مال خرچ کر میں تجھے مال دوں گا اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں، رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے جب سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے خرچ کر دیا لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس وقت اس کا

هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وَاحِدُ الْأَشْهَادِ شَاهِدٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ.

١٧٩٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ هِشَامٌ يَدْنُو الْمُؤْمِنُ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا يَقُولُ أَعْرِفُ يَقُولُ رَبِّ أَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُولُ سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ تُطْوَى صَحِيفَةُ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْآخَرُونَ أَوِ الْكُفَّارُ فَيُنَادَى عَلَى رُءُوسِ الْأَشْهَادِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ وَقَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ.

بَابٌ ٢٣ قَوْلِهِ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ

إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ الْعَوْنُ الْمُعِينُ رَفَدْتُهُ أَعَنْتُهُ تَرْكَنُوا تَمِيلُوا فَلَوْلَا كَانَ فَهَلَّا كَانَ أُتْرِفُوا أُهْلِكُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ شَدِيدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ.

١٧٩٧۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

اشہاد کہیں گے کہ یہی ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا، ظالموں پر اللہ کی لعنت (آیت ۱۸) اَشْہَادُ اسی طرح شَاہِدٌ کی جمع ہے جیسے صاحبؒ سے اصحاب ہے۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما طواف کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے مخاطب ہو کر دریافت کیا۔ اے ابو عبدالرحمٰن! آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (قیامت کے روز) اہل ایمان کو ان کے رب سے بہت نزدیک کر دیا جائے گا۔ ہشام کا بیان ہے کہ مومن اپنے رب سے اتنے نزدیک ہو جائیں گے کہ وہ ان کے کندھوں پر اپنا دست قدرت رکھے گا تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے وہ پوچھے گا کہ تو فلاں گناہ کا اعتراف کرتا ہے؟ آپ نے دو مرتبہ کہے گا میں اعتراف کرتا ہوں۔ پس فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں اُن کی پردہ پوشی کی اور آج انھیں معاف کر دیتا ہوں، پھر اس کی نیکیوں کی کتاب بند کر دی جائے گی اور دوسرے لوگ جو کافر ہیں ان سے علی الاعلان کہا جائے گا کہ یہی وہ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ شیبان، قتادہ، صفوان نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ کی تفسیر

اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر، بیشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔

اَلرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ سے مراد ہے مدد کی گئی مدد۔ رَفَدْتُہٗ میں نے اس کی مدد کی۔ تَرْکَنُوْا تم مائل ہو جاؤ۔ فَلَوْلَا كَانَ تو کیوں نہ ہوئے۔ اُتْرِفُوْا ہلاک کر دیئے گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زَفِیْرٌ سخت آواز اور شَہِیْقٌ ہلکی آواز کو کہتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتّٰى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ۔

نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے (آیت ۱۰۲)۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ

وَزُلَفًا سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ وَمِنْهُ سُمِّيَتِ الْمُزْدَلِفَةُ الزُّلَفُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَأَمَّا زُلْفٰى فَمَصْدَرٌ مِّنَ الْقُرْبٰى ازْدَلَفُوا اجْتَمَعُوا أَزْلَفْنَا جَمَعْنَا۔

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ کی تفسیر

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ زُلَفًا گھڑیاں، ساعتیں۔ المزدلفہ بھی اسی سے بنا ہے۔ الزلف سے ایک منزل کے بعد دوسری منزل۔ زُلْفٰی مصدر ہے جیسے القربٰی۔ ازدلفوا۔ ازلفنا سے مراد ہے کہ جمع کئے۔ زلفنا ہم نے جمع کئے۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ قَالَ الرَّجُلُ أَلِيَ هٰذِهٖ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک پرائی عورت کو بوسہ دیا۔ غلطی کا احساس ہونے پر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کر دیا۔ پس اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے (آیت ۱۱۴)۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہے؟ فرمایا میرے ہر ایسے امتی کے لئے ہے۔

سُورَةُ يُوسُفَ

سورۂ یوسف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ فُضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَأً الْأُتْرُجُّ قَالَ فُضَيْلٌ الْأُتْرُجُّ بِالْحَبَشِيَّةِ مُتْكًا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتْكًا كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسِّكِّينِ وَقَالَ قَتَادَةُ لَذُو عِلْمٍ عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ صُوَاعٌ مَكُّوكُ الْفَارِسِيِّ الَّذِي يَلْتَقِي

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فضیل نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے ساکہ مُتَّكَأً سے مراد ترنج ہے۔ فضیل کا قول ہے کہ ترنج کو حبشہ کی زبان میں مُتْكًا کہتے ہیں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کی معرفت مجاہد کا قول سنا کہ مُتْكًا ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو چھری سے کاٹی جائے۔ قتادہ کا قول ہے کہ لَذُو عِلْمٍ عالم با عمل کو کہتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ صُوَاع کو فارسی میں مکوک کہتے ہیں جس سے عجمی لوگ پانی وغیرہ پیتے ہیں۔

باب ۲۵ قَوْلِهِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ

۱۷۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ کی تفسیر

اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر جس طرح تمھارے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم و اسحاق پر پوری کی (آیت ۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معزز بن معزز بن معزز بن معزز، تو حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وَعَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ ہیں۔

باب ۲۶ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ.

۱۸۰۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ.

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ کی تفسیر

بیشک یوسف اور ان کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے عزت والا کون شخص ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف ہیں، جو خود نبی اللہ، نبی اللہ کے بیٹے، نبی اللہ کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس بارے میں بھی نہیں پوچھتے۔ فرمایا کیا تم عرب کے خاندانوں کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ کہنے لگے ہاں۔ فرمایا جو زمانۂ جاہلیت میں بہتر تھے زمانۂ اسلام میں بھی وہی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ ابواسامہ نے عبیداللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۲۷ قَوْلِهِ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا سَوَّلَتْ زَيَّنَتْ

۱۸۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ کی تفسیر

بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنا لی ہے۔ سَوَّلَتْ بنا سنوار لی۔

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے کہ ان پر بہتان لگانے والوں نے بہتان لگایا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کا پاک ہونا ظاہر فرمایا۔ ہر راوی نے اس حدیث کا ایک حصہ بیان فرمایا ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اس گناہ سے بری

بْنِ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ قُلْتُ إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَجِدُ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ.

١٨٠٢. حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ قَالَتْ نَعَمْ وَقَعَدَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ.

بَابُ ٣٢٦ قَوْلِهِ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ هَيْتَ لَكَ بِالْحَوْرَانِيَّةِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ تَعَالَهْ.

١٨٠٣. حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَيْتَ لَكَ قَالَ وَإِنَّمَا نَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْنَاهَا مَثْوَاهُ مَقَامُهُ وَأَلْفَيَا وَجَدَا أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ أَلْفَيْنَا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ بَلْ عَجِبْتُ وَيَسْخَرُونَ.

١٨٠٤. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری برأت ظاہر فرما دے گا اور اگر تم سے گناہ سرزد ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کی جانب رجوع کرو۔ حضرت صدیقہ عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم میں کوئی مثال نہیں پاتی مگر حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد کی کہ صبر اچھا۔ اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہے ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو (آیت ۱۸)۔ چنانچہ ان کی صفائی میں اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیتیں نازل فرمائیں۔ بیشک وہ لوگ جو یہ بڑا بہتان لائے ہیں تم ہی میں سے ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر ایک شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (سورۃ نور آیت ۱۱ تا ۲۰)۔

مسروق بن اجدع نے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ کی والدہ ماجدہ ہیں کہ جب عائشہ صدیقہ بخار میں مبتلا تھیں تو اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بات کہی جا رہی ہے شاید یہ بخار اسی کی وجہ سے ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ اٹھ بیٹھیں اور عرض گزار ہوئیں کہ میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ لہٰذا اللہ ہی سے مدد چاہتا ہے ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا کی تفسیر

اور وہ جس عورت کے گھر میں تھا اس نے پھسلایا کہ اپنا آپ نہ روکے اور دروازے سب بند کر دیے اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں۔ عکرمہ کا قول ہے کہ هَيْتَ لَكَ حورانی زبان میں ہے جس کا معنیٰ ہے آؤ۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ آ جاؤ۔

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا هَيْتَ لَكَ اور فرمایا کہ ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا ہمیں سکھایا گیا ہے۔ مَثْوَاهُ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ٹھکانا۔ أَلْفَيَا پایا، ملا۔ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ اور أَلْفَيْنَا اسی سے ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت میں بَلْ عَجِبْتُ اور يَسْخَرُونَ (سورۃ الصافات) ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قریش

منه قيل العقيب يقال عقبت في إثره. المحال العقوبة. كباسط كفيه إلى الماء ليقبض على الماء. رابيا من ربا يربو. أو متاع زبد. المتاع ما تمتعت به. جفاء أجفأت القدر إذا غلت فعلاها الزبد ثم تسكن فيذهب الزبد بلا منفعة فكذلك يميز الحق من الباطل. المهاد الفراش. يدرءون يدفعون درأته دفعته. سلام عليكم أي يقولون سلام عليكم. وإليه متاب توبتي. أفلم ييأس لم يتبين. قارعة داهية. فأمليت أطلت من الملي والملاوة ومنه مليا. ويقال للواسع الطويل من الأرض ملى من الأرض. وأشق أشد من المشقة. معقب مغير. وقال مجاهد متجاورات طيبها وخبيثها السباخ. صنوان النخلتان أو أكثر في أصل واحد. وغير صنوان وحدها. بماء واحد كصالح بني آدم وخبيثهم أبوهم واحد. السحاب الثقال الذي فيه الماء. كباسط كفيه يدعو الماء بلسانه ويشير إليه بيده فلا يأتيه أبدا. سالت أودية بقدرها تملأ بطن واد. زبدا رابيا زبد السيل خبث الحديد والحلية.

باب قوله الله يعلم ما تحمل كل أنثى وما تغيض الأرحام غيض نقص.

١٨٠٨۔ حدثني إبراهيم بن المنذر حدثنا معن قال حدثني مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها إلا الله لا يعلم ما في غد إلا الله ولا يعلم ما تغيض الأرحام إلا الله ولا يعلم متى يأتي المطر أحد

اسی کے پیچھے آیا۔ اَلْمِحَالُ عذاب، سزا۔ جیسے پانی لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا۔ رَابِیًا یہ رَبَا یَرْبُوْا سے بنا ہے یعنی بڑھنے والا۔ اَلْمَتَاعُ جس سے تو فائدہ حاصل کرے۔ جُفَاءً جھاگ جو ہانڈی کے جوش مارنے پر اوپر آجاتے ہیں اور سرد ہونے پر بیٹھ جاتے ہیں چونکہ یہ بیکار چیز ہے اسی طرح حق و باطل میں تمیز کر دی جاتی ہے۔ اَلْمِهَادُ بچھونا، بستر۔ یَدْرَءُوْنَ وہ ہٹاتے ہیں یہ دَرَأْتُہٗ سے بنا ہے یعنی میں نے اسے ہٹایا۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یعنی فرشتے ان کو سلام کرتے ہیں۔ اِلَیْهِ مَتَابِ میں اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اَفَلَمْ یَایْئَسْ کیا وہ مایوس نہ ہوئے کیا ان پر ظاہر نہ ہوا۔ قَارِعَةٌ دل ہلا دینے والی۔ فَاَمْلَیْتُ میں نے مہلت دی۔ یہ مَلِیٌّ اور مُلَاوَةٌ سے بنا ہے اور مَلِیًّا بھی اسی سے ہے چنانچہ لمبی چوڑی زمین کو مَلًی مِّنَ الْاَرْضِ کہتے ہیں۔ اَشَقُّ سخت مشقت۔ مُعَقِّبٌ بدلنے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُتَجٰوِرٰتٌ قابل کاشت زمین اور بنجر زمین۔ صِنْوَانٌ ایک جڑ سے اگے ہوئے درخت۔ غَیْرُ صِنْوَانٍ وہ درخت جو علیحدہ علیحدہ ہوں اچھا ہو ہر قسم کے درخت ایک ہی پانی سے پلتے ہیں اسی طرح سارے نیک اور برے انسانوں کا باپ ایک ہے۔ اَلسَّحَابُ الثِّقَالُ پانی سے بھرے ہوئے بادل۔ کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ زبان سے پانی مانگنا اور پینے کے لئے ہاتھ بڑھانا لیکن کبھی کچھ نہ پانا۔ سَالَتْ اَوْدِیَةٌ بِقَدَرِهَا ... نالوں میں اندازے سے پانی بہتا ہے۔ زَبَدًا رَّابِیًا ابھرے ہوئے جھاگ۔ زَبَدُ السَّیْلِ لوہے یا زیورات کی میل۔

اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کی تفسیر

اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور پیٹ جو گھٹتے بڑھتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی (۱) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا (۲) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحموں میں کیا ہے۔ (۳) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی (۴) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ فلاں آدمی کس جگہ مرے گا۔

أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ يَا أَبَتَاهُ وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ قَالَ لَمْ أَرَكُمْ تَكَلَّمُونَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

بابٌ قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ.

١٨١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ.

بابٌ قَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا

أَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا الْبَوَارُ الْهَلَاكُ بَارَ يَبُورُ بَوْرًا قَوْمًا بُورًا هَالِكِينَ.

١٨١١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ.

کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ گئے تو میں نے حضرت عمرؓ سے کہا ابا جان، خدا کی قسم میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں بولنے سے کس چیز نے روکا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے جب آپ حضرات کو بولتے ہوئے نہ دیکھا تو (ادب کے باعث) میں نے بولنا پسند نہ کیا، لہذا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا:- اگر تم یہ جواب دیتے تو مجھے فلاں فلاں خوشیوں سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کی تفسیر

اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر۔

سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مردے سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں یہی وہ بات ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالے ہے۔ اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (آیت ۲۷)۔

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی۔ اس اَلَمْ تَرَ کا وہی مطلب ہے جو اَلَمْ تَعْلَمْ، اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا۔ میں ہے۔ اَلْبَوَارُ کا مطلب ہلاکت ہے یہ بَارَ یَبُوْرُ بَوْرًا سے ہے۔ قَوْمًا بُوْرًا، ہلاک ہونے والے لوگ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (آیت ۲۸) وہ مکہ مکرمہ والے کافر ہیں۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ الحجر

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ حَتَّى يُلْقُوهَا إِلَى الْأَرْضِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ فَيَقُولُونَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ.

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ وَزَادَ وَالْكَاهِنِ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ وَقَالَ عَلَى فَمِ السَّاحِرِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَأَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْكَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فُزِّعَ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا.

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ

والے کو بتاتے تھے اور بعض اوقات چنگاری لگنے سے پہلے وہ بات نزدیک والے شیطان کو جو اس کے نیچے ہوتا ہے، بتا چکا ہوتا ہے اور اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دی جاتی ہے یا سفیان نے کہا کہ زمین تک آ پہنچتی ہے پھر وہ جادوگر کے منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پھر وہ ایک کے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاتا ہے۔ اس پر لوگ اس کی تصدیق کرنے لگ گئے ہیں کہ کیا اس نے فلاں روز ہمیں نہیں بتایا تھا کہ فلاں بات یوں ہوگی چنانچہ ہم نے اس کی بات کو درست پایا حالانکہ یہ وہی بات تھی جو آسمان سے چوری چھپے سنی تھی۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور اس میں کاہن کا لفظ زیادہ کیا۔ سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور کہا کہ جادوگر کے منہ میں پہنچاتا ہے۔ علی بن عبداللہ نے سفیان سے کہا کہ کیا آپ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا ہے جواب دیا ہاں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ایک آدمی نے آپ سے بواسطہ عمرو بن دینار، عکرمہ اور حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور اس میں لفظ فُزِّعَ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے اسی طرح پڑھا تھا، لہٰذا مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ ہم تو اسی طرح پڑھتے ہیں۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اصحاب حجر کی جگہ ہے۔ تم میں سے کوئی ان کی جگہ میں نہ جائے مگر روتا ہوا۔ اگر تم رو نہیں سکتے تو اس جگہ میں نہ جانا، مبادا جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تم پر نہ آجائے یا کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جس

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي فَدَعَانِي فَلَمْ اٰتِهِ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ فَقُلْتُ كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَّرْتُهُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ۔

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ۔

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ

الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ حَلَفُوْا وَمِنْهُ لَا أُقْسِمُ أَيْ أُقْسِمُ وَتُقْرَأُ لَأُقْسِمُ قَاسَمَهُمَا حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوْا تَحَالَفُوْا

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوْهُ أَجْزَاءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهِ۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي کی تفسیر

اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں (آیت ۸۷)۔

حضرت ابو سعید معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ پس آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا جب میں نے نماز پڑھ لی تو حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس آنے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟ میں عرض گزار ہوا کہ حضور میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ارشاد ہوا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو (سورۃ الانفال آیت ۲۴) پھر آپ نے فرمایا کیا تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ بتا دوں؟ اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر نکلوں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلنے کے لئے چلنے لگے تو میں نے یہ بات یاد کروائی تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورت الحمد للہ رب العالمین (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ام القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم (یعنی تمام قرآنی علوم کی جامع) ہے۔

اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ کی تفسیر

الْمُقْتَسِمِيْنَ وہ لوگ جنہوں نے قسمیں کھائی ہیں اسی سے لَا أُقْسِمُ ہے جس کا مطلب ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یہ لَأُقْسِمُ بھی پڑھا جاتا ہے۔ قَاسَمَهُمَا شیطان نے ان دونوں کے سامنے قسم کھائی اور دونوں نے شیطان سے قسم نہیں کھائی تھی۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَقَاسَمُوْا سے مراد ہے انہوں نے حلف اٹھایا۔

ارشاد باری تعالیٰ: وہ جنہوں نے کلام الٰہی کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا (آیت ۹۱) کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب (تورات) کے ٹکڑے بنا لئے ہیں کہ بعض حصے کو مانتے ہیں اور دوسرے بعض کا انکار کرتے ہیں۔

ارشاد ربانی: جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا (آیت

قَنَتَتْ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْأُمَّةُ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْقَانِتُ الْمُطِيعُ.

دانا۔ قانت سے فرمانبردار مراد ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ

١٨١٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ کی تفسیر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ، میں بخل سے، سستی سے، نکمی عمر سے، قبر کے عذاب سے، دجال کے فتنے سے اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان تمام چیزوں سے بچائے صدقہ اپنے حبیب کا۔ آمین۔

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَيُنْغِضُونَ يَهُزُّونَ. وَقَالَ غَيْرُهُ نَغَضَتْ سِنُّكَ أَيْ تَحَرَّكَتْ. وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخْبَرْنَاهُمْ أَنَّهُمْ سَيُفْسِدُونَ وَالْقَضَاءُ عَلَى وُجُوهٍ وَقَضَى رَبُّكَ أَمَرَ رَبُّكَ وَمِنْهُ الْحُكْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ وَمِنْهُ الْخَلْقُ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ نَفِيرًا مَنْ يَنْفِرُ مَعَهُ وَلِيُتَبِّرُوا يُدَمِّرُوا مَا عَلَوْا حَصِيرًا مَحْبِسًا مَحْصَرًا حَقَّ وَجَبَ مَيْسُورًا لَيِّنًا خِطْئًا إِثْمًا وَهُوَ اسْمٌ مِنْ خَطِئْتُ وَالْخَطَأُ مَفْتُوحٌ مَصْدَرُهُ مِنَ الْإِثْمِ خَطِئْتُ بِمَعْنَى أَخْطَأْتُ تَخْرِقُ

سورۂ بنی اسرائیل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

آدم، شعبہ، ابو اسحاق، عبد الرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل، الکہف اور مریم تینوں ایسی سورتوں میں سے ہیں جو فصاحت و بلاغت سے لبریز ہیں اور میں نے انہیں زبانی یاد کر لیا تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فَسَيُنْغِضُونَ عنقریب اپنے سر ہلائیں گے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ نَغَضَتْ سِنُّكَ یعنی تیرا دانت ہل گیا۔ وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ عنقریب وہ فساد کریں گے اور قضاء کے کئی معنی آتے ہیں، وَقَضَى رَبُّكَ یہاں حکم مراد ہے اور إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي میں مراد پیدا کرنا ہے جیسے فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ میں۔ نَفِيرًا وہ لوگ لڑنے کے لئے ساتھ نکلیں۔ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا جن شہروں پر غالب آئیں انہیں برباد کر دیں۔ حَصِيرًا جیل خانہ۔ حَقَّ ثابت ہوا، واجب ہوا۔ مَيْسُورًا نرم۔ خِطْئًا گناہ، یہ خَطِئْتُ اور الخطأ سے مفتوح ہے، اثم مصدر ہے یعنی گناہ اور خَطِئْتُ بمعنی أَخْطَأْتُ ہے۔ تَخْرِقُ تو کاٹتا ہے۔ وَإِذْ هُمْ نَجْوَى یہ تناجیت

تَقْطَعُ وَإِذْ هُمْ نَجْوَى مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ رُفَاتًا حُطَامًا وَاسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانِ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ أَيْضًا مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَاءِ وَالْحِجَارَةِ تَارَةً مَرَّةً وَجَمَاعَتُهُ تِيَرَةٌ وَتَارَاتٌ لَأَحْتَنِكَنَّ لَأَسْتَأْصِلَنَّهُمْ يُقَالُ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ مِنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاهُ طَائِرَهُ حَظُّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حُجَّةٌ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ لَمْ يُحَالِفْ أَحَدًا.

بَاب ٣١

١٨٢٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ لَبَنٍ وَخَمْرٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

١٨٢١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

کا مصدر ہے اور اس کے ساتھ ان کی عادت بیان کی یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں۔ رُفَاتًا ایندھن بنا دینا۔ وَاسْتَفْزِزْ ہلکا کیا بِخَيْلِكَ اپنے سواروں سے۔ الرَّجِلُ پیدلوں سے، اس کا واحد راجل ہے، جیسے صحب سے صاحب اور تجر سے تاجر حَاصِبًا آندھی، الحاصب آندھی اور وہ جو چیز ہوا کو اڑا کر لاتی ہے اور حَصَبُ جَهَنَّمَ . . . اور اسی سے ہے یعنی وہ جہنم میں پھینکے جائیں گے وہ بھی اس کا ایندھن ہوں گے یہ بھی کہتے ہیں کہ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ وہ زمین میں چلا گیا اور حصباء سے بھی مشتق ہے یعنی پتھر، سنگریزے۔ تَارَةً ایک دفعہ، اس کی جمع تِيَرَةٌ اور تارات ہے۔ لَأَحْتَنِكَنَّ ضرور جڑ سے اکھاڑ دوں گا، یہ بھی کہتے ہیں کہ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ . . . . یعنی فلاں سے فلاں کی ساری معلومات حاصل کر لیں۔ طَائِرَهُ اس کی قسمت۔ ابن عباس کا قول ہے کہ قرآن کریم میں جتنی جگہ بھی سُلْطَانٌ کا لفظ آیا ہے اس سے حجت اور دلیل مراد ہے۔ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ۔ کمزوری کے باعث کسی کو دوست بنانا۔

رسولِ خدا کی اسرا کا بیان۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ شبِ اسرا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ کی خدمت میں ایک پیالہ دودھ کا اور ایک شراب کا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے ان دونوں کی جانب توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے آپ کی جانب فطرت رہنمائی فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

بَابُ قَوْلِهِ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا.

۱۸۲۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ يَجْمَعُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ کی تفسیر

ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا (آیت ۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت (بطور ہدیہ) لایا گیا چنانچہ ایک دستی تناول کرنے کے لیے پیش کی گئی کیونکہ دستی کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا۔ پس آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اس کے بعد ارشاد ہوا کہ قیامت کے روز سب لوگوں کا سردار میں ہوں۔ کیا تم اس کی وجہ جانتے ہو؟ پہلے اگلے پچھلے سارے انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کر لیا جائے گا جو ایسا ہو گا کہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے اور سورج لوگوں کے اتنا قریب آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ ناقابل برداشت ہو جائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے؟ پھر تم کسی ایسے کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے۔ چنانچہ لوگ دوسروں سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیے۔ پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست خاص سے بنایا ہے آپ کے اندر اس نے اپنی جانب کی روح پھونکی تھی اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کے لیے سجدہ کیا تھا۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت آدم فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا اس سے پہلے کبھی نہ فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا فرمائے گا۔ بیشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہو گئی لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی جان کی پڑی ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ۔ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے حضرت نوح! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آنے والے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبدًا شکورًا کا نام دیا تھا۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے کہ آج میرے رب عزوجل

کرام و اولیائے عظام بھی شفاعت کریں گے حتیٰ کہ عام مومنین بلکہ نابالغ بچے تک اپنے والدین کی شفاعت کریں گے۔ یہ سارے اسی ہستی کے صدقے میں شفاعت کرنے والے ہوں گے جن کو خدائے ذوالمنن نے رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔

جب اذان سننے کے بعد ایک صاحب یہاں اپنے پیر دستگیر سے ایسے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مقام محمود کی دعا کے عزیزی غلامی ذرا سستی ہونے کا حق ادا کہ آپ تو اللہ تعالیٰ کو حق ادا کرتے ہوئے سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لفظوں کے ساتھ دعا کرنے والے کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔ اللّٰھم ارزقنا شفاعۃ حبیبک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آمین۔

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں (دوبارہ) داخلہ ہوا تو بیت اللہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ پس آپ ہر بت کو وہ چھڑی مارتے جو آپ کے دست مبارک میں تھی اور فرماتے: حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا (آیت ۸۱) حق آگیا، اب نہ باطل ظاہر ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک کھیت میں موجود تھا اور آپ کھجور کی ایک لکڑی سے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ چند یہودی آپ کے پاس سے گزرے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ بعض کہنے لگے کہ تمہیں ان سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ بعض نے کہا کہ ان کے پاس مت جاؤ کہیں وہ ایسا جواب دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ آخر کار یہی طے ہوا کہ پوچھنا چاہیے۔ پس انہوں نے روح کے بارے میں پوچھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے پس میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ نے فرمایا: اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں، تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا (آیت ۸۵)۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کی تفسیر

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

جبیر قال قلت لابن عباس ان نوفا البکالی یزعم ان موسی صاحب الخضر لیس هو موسی صاحب بنی اسرائیل فقال ابن عباس کذب عدو الله حدثنی ابی بن کعب انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان موسی قام خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم فقال انا فعتب الله علیه اذ لم یرد العلم الیه فاوحی الله الیه ان لی عبدا بمجمع البحرین هو اعلم منک قال موسی یا رب فکیف لی به قال تاخذ معک حوتا فتجعله فی مکتل فحیثما فقدت الحوت فهو ثم فاخذ حوتا فجعله فی مکتل ثم انطلق وانطلق معه بفتاه یوشع بن نون حتی اذا اتیا الصخرة وضعا رءوسهما فناما واضطرب الحوت فی المکتل فخرج منه فسقط فی البحر فاتخذ سبیله فی البحر سربا وامسک الله عن الحوت جریة الماء فصار علیه مثل الطاق فلما استیقظ نسی صاحبه ان یخبره بالحوت فانطلقا بقیة یومهما ولیلتهما حتی اذا کان من الغد قال موسی لفتاه اٰتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا قال ولم یجد موسی النصب حتی جاوزا المکان الذی امر الله به فقال له فتاه ارایت اذ اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت وما انسانیه الا الشیطان ان اذکره واتخذ سبیله فی البحر عجبا قال فکان للحوت سربا ولموسی ولفتاه عجبا فقال موسی ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی اٰثارهما قصصا قال رجعا یقصان اٰثارهما حتی انتهیا الی الصخرة

موسیٰ کہ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس معاملے میں دشمن خدا نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کے لئے

کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ آدمیوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ انہوں نے علم کو اس کی طرف نہیں لوٹایا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ بیشک میرا ایک بندہ ہے جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر ہے اور وہ تم سے زیادہ علم والا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لو پس جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے تو وہ وہیں ہوگا۔ پس انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لی پھر چل پڑے اور ان کے ساتھ ان کے خادم حضرت یوشع بن نون بھی چلے تھے یہاں تک کہ جب وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس پر اپنے سر رکھ کر سو گئے۔ پس مچھلی زنبیل میں تڑپی، باہر نکلی اور سمندر میں جا گری اور اس نے سمندر میں اپنی راہ سرنگ بنائی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے پاس سے پانی کا بہاؤ روک دیا اور اس کے لئے طاق کی طرح راستہ بن گیا۔ جب وہ جاگے تو ساتھی بھول گیا کہ حضرت موسیٰ کو مچھلی کے بارے میں بتائے۔ پس وہ باقی دن کا حصہ اور پوری رات چلتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم کو کہا: ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ہے (آیت ۶۲)۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اس وقت محسوس ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تھا۔ پس غلام ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا: بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تو بیشک میں مچھلی کے ذکر کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں۔ اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی، تعجب ہے (آیت ۶۳)۔ فرمایا: مچھلی کا سرنگ بنا کر جانا حضرت موسیٰ اور ان کے خادم کے لئے تعجب خیز تھا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا: یہی تو ہم چاہتے تھے۔ تو وہ اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے پیچھے لوٹے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اپنے قدموں کے نشانات کو دیکھتے ہوئے اسی پتھر کے پاس واپس پہنچے تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے

فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ لَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ

سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب دیا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کیا بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ جواب دیا ہاں! وہی۔ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم مجھے وہ نیک باتیں سکھا دو جو تمہیں تعلیم کی گئی ہیں (آیت ۶۶)۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے (آیت ۶۷)۔ اے موسیٰ! اللہ کے علوم میں سے میں ایک ایسا علم سکھایا گیا ہوں جس کو آپ نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم سے آپ کو ایسا علم دیا ہے جس کو میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ نے کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور تمہارے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ اس پر حضرت خضر نے ان سے کہا کہ۔ اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کے بارے میں مت پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں (آیت ۷۰)۔ اس کے بعد دونوں ساحل سمندر کے ساتھ چل پڑے تو ایک کشتی گزری۔ انہوں نے ان سے بات کی کہ کشتی میں ہمیں بٹھا لے جائیں۔ انہوں نے حضرت خضر کو پہچان کر بغیر کسی معاوضے کے بٹھا لیا۔ جب وہ دونوں کشتی میں سوار ہو گئے تو تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ حضرت خضر نے ہتھوڑے سے کشتی کا ایک تختہ توڑ دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرایہ کے بغیر بٹھا لیا اور تم نے جان بوجھ کر ان کی کشتی کے تختے کو توڑ دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈبو دو۔ بیشک یہ تم نے برا کیا ہے (آیت ۷۱)۔ کہا میں نے تو اس سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے (آیت ۷۲)۔ حضرت موسیٰ نے کہا میری بھول پر گرفت نہ کرو اور میرے معاملے میں مجھ پر تنگی نہ ڈالو (آیت ۷۳)۔ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ حضرت موسیٰ کی پہلی بھول ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آ کر بیٹھ گئی۔ اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا تو حضرت خضر کہنے لگے کہ جیسے میرے اور آپ کے علم کی مثال علم الٰہی کے سامنے ایسی ہے جیسے اس چڑیا نے سمندر سے اپنی چونچ کو بھری لیکن اس ایک بوند سے سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں آئی۔ پھر وہ دونوں کشتی سے باہر نکل آئے اور ساحل کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ حضرت خضر نے ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں میں کھیلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت خضر نے اس کے سر

نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَى الْخَضِرِ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

فَقِيلَ لَهُ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ وَأَوْحَى إِلَيْهِ بَلَى عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَاتَّبِعْهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوسَى وَمَعَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَمَعَهُمَا الْحُوتُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَنَزَلَا عِنْدَهَا قَالَ فَوَضَعَ مُوسَى رَأْسَهُ فَنَامَ قَالَ سُفْيَانُ وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ عَمْرٍو قَالَ وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا الْحَيَاةُ لَا يُصِيبُ مِنْ مَائِهَا شَيْءٌ إِلَّا حَيِيَ فَأَصَابَ الْحُوتَ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْعَيْنِ قَالَ فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ الْبَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا الْآيَةَ قَالَ وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ مَا أُمِرَ بِهِ قَالَ لَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ الْآيَةَ قَالَ فَرَجَعَا يَقُصَّانِ فِي آثَارِهِمَا فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِ كَالطَّاقِ مَمَرَّ الْحُوتِ فَكَانَ لِفَتَاهُ عَجَبًا وَلِلْحُوتِ سَرَبًا قَالَ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذْ هُمَا بِرَجُلٍ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى قَالَ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى إِنَّكَ

کی، انھوں نے فرمایا کہ اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں (آج) سب سے زیادہ علم والا

کون ہے؟ انھوں نے کہا میں ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کہ انھوں نے علم کی نسبت اس کی طرف نہیں کی تھی اور ان کی جانب وحی فرمائی کہ ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض کی اے رب میری ان تک کیسے رسائی ہو۔ فرمایا کہ مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لو۔ جب مچھلی تم سے جدا ہو جائے تو اس کے پیچھے چلے جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ چل پڑے اور ان کے ساتھ ان کا خادم حضرت یوشع بن نون تھا۔ مچھلی ان کے پاس تھی یہاں تک کہ وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس کے نزدیک ٹھہر گئے۔ حضرت موسیٰ اس پر اپنا سر رکھ کر سو گئے۔ سفیان نے عمرو بن دینار کے علاوہ دوسرے کی روایت میں کہا ہے کہ اس پتھر کے نیچے ایک چشمہ تھا جس کو چشمۂ حیات کہتے ہیں جسے اس کا پانی مل جائے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ پس مچھلی کو اس چشمے کا پانی مل گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حرکت کی، پھر کود کر زنبیل سے باہر ہو گئی اور سمندر میں داخل ہو گئی۔ جب حضرت موسیٰ جاگے تو خادم سے کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ (آیت ۶۲)۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اسی وقت محسوس ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا۔ ان کے خادم حضرت یوشع بن نون نے عرض کی، بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ اس کا ذکر کروں (آیت ۶۳)۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹے تو انھوں نے طاق کی طرح سمندر میں مچھلی کی گزرگاہ دیکھی تو وہ خادم کے لیے اچنبھا تھا اور مچھلی کے لیے سرنگ تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اس پتھر کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا موجود ہے۔ حضرت موسیٰ نے انھیں سلام کیا۔ انھوں نے کہا، آپ کی زمین میں سلام کہاں سے؟ انھوں نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا، بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ؟ جواب دیا ہاں۔ حضرت موسیٰ نے کہا، کیا میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی ہے۔ حضرت خضر نے کہا، اے موسیٰ، بیشک آپ کے پاس ایسا علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے

عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لاَ أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لاَ تَعْلَمُهُ قَالَ بَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلاَ تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمْ فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ يَقُولُ بِغَيْرِ أَجْرٍ فَرَكِبَا السَّفِينَةَ قَالَ وَوَقَعَ عُصْفُورٌ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ الْبَحْرَ فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوسَى مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الْخَلاَئِقِ فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلاَّ مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْقَارَهُ قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى قَدُومٍ فَخَرَقَ السَّفِينَةَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ الآيَةَ فَانْطَلَقَ إِذَا هُوَ بِغُلاَمٍ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا إِلَى قَوْلِهِ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّا دَخَلْنَا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا

اور میں اسے نہیں جانتا اور میں ایک ایسا علم رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے اور آپ اسے نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کسی بات کے بارے میں مجھ سے پوچھنا نہیں جب تک کہ میں خود اس کے متعلق آپ سے ذکر کردوں۔ پس وہ دونوں چل دیئے ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے جاتے کہ وہاں سے ایک کشتی گزری۔ حضرت خضر کو پہچان کر ان لوگوں نے کرائے کے بغیر انہیں بٹھا لیا۔ پس یہ معاوضے کے بغیر کشتی میں بیٹھ گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ کشتی کے کسی کنارے پر ایک چڑیا آ بیٹھی اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا۔ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میرا، آپ کا اور ساری مخلوق کا علم اللہ کے علم کے سامنے ایسا ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں اس چڑیا کی چونچ میں پانی کی بوند۔ حضرت موسیٰ کو اتنی دیر بھی نہ ہوئی تھی کہ حضرت خضر نے بسولے سے کشتی میں سوراخ کر دیا یا تختہ چیر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے معاوضے کے بغیر ہمیں کشتی میں بٹھایا ہے لیکن یہ کیا کہ تم نے اس میں سوراخ کر دیا تاکہ سارے مسافروں کو ڈبو دو، یہ تو بری بات ہے (آیت ۷۱)۔ پھر وہ دونوں چل دیئے یہاں تک کہ ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو حضرت خضر نے اس کے سر کو پکڑا اور تن سے جدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا۔ کیا تم نے ستھری جان بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دی؟ بیشک تم نے بہت بری بات کی (آیت ۷۴)۔ حضرت خضر نے کہا۔ کیا میں نے نہیں کہا تھا آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے ۔۔۔ گاؤں والوں نے دعوت دینی قبول نہ کی۔ پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار دیکھی جو گرنا چاہتی تھی راوی کا بیان ہے کہ حضرت خضر نے ہاتھ کے سہارے سے دیوار کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ بیشک جب ہم اس گاؤں میں داخل ہوئے تو انہوں نے ہماری دعوت کرنا قبول نہ کیا اور ہمیں کھانا نہ کھلایا۔ لہٰذا اگر تم چاہتے تو اس دیوار کی ان سے مزدوری لے لیتے (آیت ۷۷)۔ حضرت خضر نے کہا۔ یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کا بھید بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (آیت ۷۸)۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر سے کام لیتے تاکہ دونوں کے اور بھی واقعات ہمارے لئے بیان فرمائے جاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس واقعہ میں حضرت ابن عباس وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ

فَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا.

بَابُ قَوْلِهِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا.

١٨٢٩ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا هُمُ الْحَرُورِيَّةُ قَالَ لَا هُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَرُورِيَّةُ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ.

بَابُ قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ الْآيَةَ.

١٨٣٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهُ.

كٓهٰيٰعٓصٓ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْصِرْ بِهِمْ وَأَسْمِعْ اللَّهُ يَقُولُهُ وَهُمُ الْيَوْمَ لَا يَسْمَعُونَ وَلَا

یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا اور اما الغلام فکان کافرا پڑھا کرتے تھے

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا کی تفسیر

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے آیت: تم فرماؤ کیا تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں (آیت ۱۰۳) کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ خوارج کے بارے میں ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور نصاریٰ جنت کا انکار کرتے اور کہتے کہ اس میں کھانا پینا نہیں ہے اور حروریہ خوارج بھی ان لوگوں میں ہیں۔ وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں پکا ہونے کے بعد (سورۃ البقرہ، آیت ۲۷) اور حضرت سعد بن ابی وقاص ان کا نام فاسق رکھتے تھے۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ کی تفسیر

یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا (آیت ۱۰۵)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز ایک بہت ہی موٹے تازے آدمی کو جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تو بھاری بھرکم ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک اس کا وزن ایک مچھر کے پنکھ کے برابر بھی نہیں ہوگا اور فرمایا کہ یہ آیت پڑھو: ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول قائم نہیں کریں گے (آیت ۱۰۵)۔ اس کو یحییٰ بن بکیر، مغیرہ بن عبدالرحمن نے بھی ابو الزناد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

سورۂ مریم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ابصر بہم واسمع یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کفار ان ظاہری کانوں کے باوجود حق کی باتوں کو سنتے

ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا ۔

بَابُ قَوْلِهِ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۔

١٨٢٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا قَالَ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِي عِنْدَهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَحَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ۔

بَابُ قَوْلِهِ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا ۔

١٨٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ سَيْفًا فَجِئْتُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ ثُمَّ يُحْيِيَكَ قَالَ إِذَا أَمَاتَنِي اللَّهُ ثُمَّ بَعَثَنِي وَلِي مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا ... أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَم

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ جتنی دفعہ تم ہماری زیارت کو آتے ہو اس سے زیادہ آنے سے تمہیں کون روکتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جسے اللہ اور جبرئیل نے محبوب سے عرض کی کہ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے، اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں (آیت ۶۴)۔

أفرأيت الذي كفر بآياتنا کی تفسیر

کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے ....

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی مزدوری لینے عاص بن وائل سہمی کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں اس وقت تک تمہیں مزدوری نہیں دوں گا جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا اگر تم مر کر دوبارہ بھی زندہ ہو جاؤ تو یہ کام میں کبھی نہیں کروں گا۔ اس نے کہا کیا میں مر کر زندہ ہو سکتا ہوں؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ اس نے کہا تو پھر وہاں میرے پاس مال و اولاد ہوگی، اس وقت تمہارا حساب بے باق کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال اولاد ملیں گے (آیت ۷۷)۔ ثوری، شعبہ، حفص، ابو معاویہ اور وکیع نے بھی اعمش سے اس کی روایت کی ہے۔

أطلع الغيب أم اتخذ عند الرحمن عهدا کی تفسیر

خدا سے پکا وعدہ کر رکھا ہے۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ عاص بن وائل سہمی کے لیے میں نے ایک تلوار بنائی تھی جب میں اجرت لینے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ محمد مصطفیٰ کا انکار تو میں اس وقت بھی نہیں کروں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں موت دے دے اور دوبارہ زندہ کرے۔ اس نے کہا جب اللہ تعالیٰ مجھے موت دے کر دوبارہ زندہ کرے گا تو اس وقت بھی میرے پاس مال و اولاد ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے۔ کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی وعدہ رکھا ہے (آیت ۷۷-۷۸) الخ

الْمُبَارَكِ طُوًى، ثُمَّ أَنْوَادِي بِسَكْتِنَا بِأَمْرِنَا مَكَانًا سُوًى مُنَصَّفٌ بَيْنَهُمْ يَبَسًا يَابِسًا عَلَى قَدَرٍ مَوْعِدٍ لَا يَتْنِيَا تَضْعُفَا۔

ہمارے اور تمہارے درمیان۔ یَبَسًا خشک۔ عَلٰی قَدَرٍ اندازے پر مطابق وعدہ لَا تَنِیَا کمزوری دکھانا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي۔

١٨٢٧۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَقَى آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ أَنْتَ الَّذِي أَشْقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى الْيَمُّ الْبَحْرُ۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے تمام انسانوں کو مشقت میں ڈالا اور جنت سے نکلوایا۔ حضرت آدم نے ان سے کہا کہ آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے لیے چنا اور آپ پر توریت نازل فرمائی کہا ہاں وہی ہوں۔ کہا تو آپ نے اس میں یہ نہیں پایا کہ میری پیدائش سے پہلے میرے لیے لکھی ہوئی پائی ہو گی۔ جواب دیا۔ ہاں۔ تو حضرت آدم نے حضرت موسیٰ پر حجت قائم کر دی۔ الیم سے سمندر مراد ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى۔

١٨٢٨۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوهُ۔

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ کی تفسیر

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل اور ان کے لیے دریا میں سوکھا راستہ نکال لے۔ تجھے ڈر نہ ہو گا کہ فرعون آ لے اور نہ خطرہ۔ تو ان کے پیچھے فرعون اپنے لشکر لے کر آیا تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا، اور راہ نہ دکھائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ قریب ہیں، لہٰذا (اسے مسلمانو) تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

بَابُ قَوْلِهِ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى۔

١٨٢٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب

بن المختار عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال حاج موسى آدم فقال له أنت الذي أخرجت الناس من الجنة بذنبك وأشقيتهم قال آدم يا موسى أنت الذي اصطفاك الله برسالته وبكلامه أتلومني على أمر كتبه الله علي قبل أن يخلقني أو قدره علي قبل أن يخلقني قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فحج آدم موسى۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت موسیٰ نے بحث کرتے ہوئے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے اپنی لغزش کے باعث تمام انسانوں کو جنت سے نکلوایا اور مشقت میں ڈال دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت آدم نے کہا کہ اے موسیٰ! آپ وہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے چنا؟ کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے لکھ دی تھی! یا میری پیدائش سے پہلے میرے لیے مقدر فرما دی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ کو لاجواب کر دیا۔

سورة الأنبياء

بسم الله الرحمن الرحيم

١٨٥٠۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال بني إسرائيل والكهف ومريم وطه والأنبياء هن من العتاق الأول وهن من تلادي وقال قتادة جذاذا قطعهن وقال الحسن في فلك مثل فلكة المغزل يسبحون يدورون قال ابن عباس نفشت رعت يصحبون يمنعون أمتكم أمة واحدة قال دينكم دين واحد وقال عكرمة حصب حطب بالحبشية وقال غيره أحسوا توقعوه من أحسست خامدين هامدين حصيد مستأصل يقع على الواحد والاثنين والجميع لا يستحسرون لا يعيون ومنه حسير وحسرت بعيري عميق بعيد نكسوا ردوا صنعة لبوس الدروع تقطعوا أمرهم اختلفوا الحسيس و

سورۃ الانبیاء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ بنی اسرائیل، کہف، مریم، طٰہٰ اور انبیاء ابتداء میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے بہت فصیح ہیں۔ یہ وہ ہیں جو مجھے پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ جُذٰذًا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ حسن بصری کا قول ہے کہ فِی فَلَکٍ تارے اس طرح آسمان میں گھومتے ہیں، جیسے چرخہ گھومتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نَفَشَتْ چر گئیں۔ یُصْحَبُوْنَ روکے جائیں گے۔ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً تمہارا دین ایک ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حَصَبُ حبشہ کی زبان میں حطب یعنی ایندھن۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اَحَسُّوْا اس سے توقع رکھی یا اَحْسَسْتُ سے ہے۔ خَامِدِیْنَ بجھے ہوئے۔ حَصِیْدًا جڑ سے کاٹا یا اکھاڑا ہوا، یہ واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لَا یَسْتَحْسِرُوْنَ وہ اکتاتے نہیں اور حَسِیْرٌ اسی سے نکلا ہے، جیسے حَسَرْتُ بَعِیْرِیْ میں نے اپنے اونٹ کو تھکا دیا۔ عَمِیْقٌ دور دراز۔ نُکِسُوْا الٹے گئے۔ صَنْعَۃَ لَبُوْسٍ زرہیں۔ تَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ اختلاف کیا۔ اَلْحَسِیْسُ و الحس، الجرس اور الہمس ہم معنی ہیں یعنی
آہٹ۔ آذَنَّاکَ ہم نے تجھ کو آگاہ کیا۔ آذَنْتُکُمْ میں نے

الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ أُلْهِمُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسَبَبٍ بِحَبْلٍ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ تَذْهَلُ تُشْغَلُ.

بَابُ قَوْلِهِ وَتَرَى النَّاسَ سُكْرَى.

١٨٥٢- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا آدَمُ يَقُولُ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادَى بِصَوْتٍ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أُرَاهُ قَالَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ وَتَرَى النَّاسَ سُكْرَى وَمَا هُمْ بِسُكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَقَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَقَالَ جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى.

بَابُ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ شَكٍّ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ

بات ڈال دی گئی۔ ابن عباس کا قول ہے بِسَبَبٍ سے مراد ہے کہ رسی کے ساتھ جو گھر کی چھت تک ہو۔ تَذْهَلُ سے مشغول ہونا، غافل ہو جانا مراد ہے۔

وَتَرَى النَّاسَ سُكْرَى کی تفسیر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیری بارگاہ میں حاضر اور تیری خدمت کے لیے تیار ہوں۔ پس ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو علیحدہ کر دو۔ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! جہنم کی طرف کس کو بھیجوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو۔ پس اس وقت حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ نشے میں ہیں اور وہ نشے میں نہ ہوں گے مگر ہوگا یہ کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (آیت ۲) صحابہ کرام کو اس کا بڑا صدمہ ہوا اور ان کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نو سو ننانوے یاجوج و ماجوج سے ہوں گے اور ایک جنت میں جانے والا تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں اس طرح ہو گے جیسے سفید بیل کے پہلو میں کالا بال یا کالے بیل کے پہلو میں سفید بال ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں چوتھائی ہو گے پس ہم نے (خوشی میں) تکبیر کہی۔ پھر آپ نے فرمایا: اہل جنت کا تہائی حصہ۔ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ پھر فرمایا کہ اہل جنت کے نصف۔ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ ابو اسامہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ تو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ نشے میں ہیں اور وہ نشے میں نہ ہوں گے۔ اور کہا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ جریر اور عیسیٰ بن یونس اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ نشے میں ہیں اور وہ نشے میں نہ ہوں گے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ کی تفسیر

اور کچھ آدمی شک میں ایک کنارے پر کھڑے ہیں پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچی تو وہ اس سے مطمئن ہو گئے اور اگر کوئی آزمائش آ پڑی تو منہ کے بل پلٹ گئے۔ دنیا و آخرت

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ إِلَى قَوْلِهِ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيْدُ. أَتْرَفْنَاهُمْ وَسَّعْنَاهُمْ.

دنیا کا نقصان۔ یہی ہے دور کی گمراہی (آیت ۱۱) تک۔ اترفناہم۔۔۔ ہم نے انہیں وسعت دی۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِيْنَةَ فَإِنْ وَلَدَتِ امْرَأَتُهُ غُلَامًا وَنُتِجَتْ خَيْلُهُ قَالَ هٰذَا دِيْنٌ صَالِحٌ وَإِنْ لَّمْ تَلِدِ امْرَأَتُهُ وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُهُ قَالَ هٰذَا دِيْنُ سُوْءٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ کے بارے میں فرمایا ہے کہ ایک آدمی (دین اسلام) مدینہ منورہ میں آیا تھا اگر وہاں اس کی بیوی لڑکا جنتی اور جانور بھی بچہ دیتے تو کہتا کہ یہ دین (اسلام) بہت اچھا ہے اور اگر اس کی بیوی لڑکا نہ جنتی اور اس کے جانور بچے نہ دیتے تو کہتا یہ دین برا ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ

هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ کی تفسیر

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّهُ كَانَ يُقْسِمُ فِيْهَا إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِيْ حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ يَوْمَ بَرَزُوْا فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ هَاشِمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ قَوْلَهُ.

قیس بن عباد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ آیت هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ (آیت ۱۹) یہ (۱) حضرت حمزہ اور ان کے دونوں ساتھیوں اور (۲) عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ غزوہ بدر میں وہ مقابلے پر آئے۔ سفیان نے ابو ہاشم سے اس کی روایت کی ہے۔ عثمان، جریر، منصور، ابو ہاشم نے ابو مجلز سے ان کا قول روایت کیا ہے۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُوْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَيْسٌ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ بَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ.

قیس بن عباد نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے روز رحمٰن کی بارگاہ میں سب سے پہلے میں اپنا مقدمہ فیصلے کے لیے پیش کروں گا۔ قیس کا بیان ہے کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ۔ فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں ایک دوسرے سے ٹکرائے یعنی ادھر سے علی، حمزہ اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اور دوسری جانب سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَبْعَ طَرَائِقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ لَهَا سَابِقُوْنَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ خَائِفِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ بَعِيْدٌ بَعِيْدٌ فَاسْأَلِ الْعَادِّيْنَ الْمَلَائِكَةَ لَنَاكِبُوْنَ لَعَادِلُوْنَ كَالِحُوْنَ عَابِسُوْنَ مِنْ سُلَالَةٍ الْوَلَدُ وَالنُّطْفَةُ السُّلَالَةُ وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُوْنُ وَاحِدٌ وَالْغُثَاءُ الزَّبَدُ وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَا يُنْتَفَعُ بِهِ يَجْأَرُوْنَ يَرْفَعُوْنَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ رَجَعَ عَلٰى عَقِبَيْهِ سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِيْ مَوْضِعِ الْجَمْعِ تُسْحَرُوْنَ تَعْمَوْنَ مِنَ السِّحْرِ

سورۃ المومنون

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
ابن عیینہ کا قول ہے کہ سبع طرائق سے مراد ہیں سات آسمان۔ لہا سابقون سعادت ان کا مقدر ہے قلوبہم وجلۃ ڈرے ہوئے۔ ابن عباس کا قول ہے ہیہات ہیہات دور دور۔ فاسئل العادین فرشتوں سے۔ لناکبون سیدھے راستے سے ہٹ جانے والے۔ کالحون بدشکل۔ سلالۃ بچہ، لڑکا یا نطفہ۔ الجنۃ اور الجنون ہم معنی ہیں دیوانگی۔ الغثاء جھاگ جو پانی کی سطح پر آتا ہے اور جس سے فائدہ نہ ہو۔ یجأرون گائے کی طرح آواز لگانا۔ علی اعقابکم واپس لوٹ جانا۔ سامرا یہ السمر سے ہے اور اس کی جمع السمار ہے اور یہاں السامر جمع کی جگہ ہے۔ تسحرون جادو سے اندھے ہو گئے ہو۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ خِلَالِهِ مِنْ بَيْنِ أَضْعَافِ السَّحَابِ سَنَا بَرْقِهِ الضِّيَاءُ مُذْعِنِيْنَ يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِيْ مُذْعِنٌ أَشْتَاتًا وَشَتّٰى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُوْرَةٌ أَنْزَلْنَاهَا بَيَّنَّاهَا وَقَالَ غَيْرُهُ سُمِّيَ الْقُرْآنُ لِجَمَاعَةِ السُّوَرِ وَسُمِّيَتِ السُّوْرَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوْعَةٌ مِنَ الْأُخْرٰى فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ الْمِشْكَاةُ الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى إِنَّ

سورۃ النور

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
من خلالہ بادلوں کے بیچ سے۔ سنا برقہ اس کی بجلی کی روشنی۔ مذعنین عاجزی کرنے والے، یہ مذعن کی جمع ہے۔ اشتاتا، شتی، شتات اور شت چاروں ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے۔ سورۃ انزلناہا ہم نے اس کو بیان کیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سورتوں کے مجموعے کو قرآن کریم کہتے ہیں اور انہیں سورت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ایک دوسری سے جدا ہیں اور جب ایک دوسری سے مل جاتی ہیں تو قرآن مجید ہو جاتا ہے۔ سعد بن عیاض ثمالی کا قول ہے۔ مشکوٰۃ طاق یہ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ان علینا جمعہ و قرآنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ لِي فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَلَاعَنَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ.

بَابُ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ.

۱۸۵۷. حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لڑ گیا تا حضرت عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حکم دریافت نہ کر لوں چنانچہ حضرت عویمر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایک شخص نے دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھا اگر وہ اس کو قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قصاص میں قتل کر دیں گے بصورت دیگر وہ کیا کرے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل فرمایا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے متعلق حکم لعان صادر فرما دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم نازل فرمایا ہے۔ پس انہوں نے عورت سے لعان کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا۔ اس لئے میں نے اس کو طلاق دے دی ہے۔ پس بعد والوں کے لئے لعان میں یہی طریقہ مقرر ہو گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنا اگر بچہ رنگ کا سانولا، کالی آنکھوں، بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت کے بارے میں سچ کہا ہے اور اگر بچہ اس کی طرح سرخ رنگ کا پیدا ہو تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت کے متعلق جھوٹ بولا ہے۔ پس بچہ اسی شکل و صورت کا پیدا ہوا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ اور اس سے حضرت عویمر کی تصدیق ہو گئی چنانچہ اس کے بعد وہ بچہ اپنی والدہ کی جانب ہی منسوب ہوتا رہا۔

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ کی تفسیر

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کو اپنی عورت کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھ کر اسے قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قتل کریں گے یا پھر وہ کیا کرے؟ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے متعلق لعان کا حکم نازل فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا فیصلہ فرما دیا گیا ہے۔ پس دونوں نے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۔

١٨٥٩۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللّٰهُ ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

بَابُ قَوْلِهٖ إِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ أَفَّاكٌ كَذَّابٌ۔

١٨٦٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهٗ قَالَتْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ

ابن عباس نے کہا کہ وہ عورت ہچکچائی اور کچھ دیر جھجکی، یہاں تک کہ ہم بھی سمجھنے لگے کہ وہ رجوع کرے گی مگر اس عورت نے اپنے دل میں کہا کہ میں ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی، پھر لعان کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت کو دیکھتے رہنا اگر بچہ سیاہ آنکھوں بھاری سرین والا موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا چنانچہ اس عورت کے پیٹ سے ایسا ہی بچہ پیدا ہوا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر اللہ کی کتاب میں لعان کا حکم نہ آیا ہوتا جس پر عمل کیا گیا تو تم دیکھتے کہ میں اس عورت کو کیا سزا دیتا۔

وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا کی تفسیر

اور پانچویں بار یہ کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر وہ سچا ہو (آیت ۹)۔

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور بچہ جو اس کے پیٹ میں تھا اس کے متعلق بھی کہا کہ یہ میرا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو حکم فرمایا تو دونوں نے لعان کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ پھر بچہ عورت کو دلا دیا گیا (زنا کا ثابت ہوتے ہی) اور دونوں کے درمیان جدائی کرا دی گئی۔

إِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْإِفْكِ کی تفسیر

بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے (آیت ۱۱) اَفَّاکٌ بہت جھوٹا۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تہمت میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عبداللہ بن ابی بن سلول ہے۔

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ کی تفسیر

يَرْحَلُوْنَ بِيْ فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ وَكَانَ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا تَاْكُلُ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَفَعُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا فَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَّلَا مُجِيْبٌ فَاَمَمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِيْ كُنْتُ بِهٖ وَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِيْ مَنْزِلِيْ غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ فَاَدْلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَّائِمٍ فَاَتَانِيْ فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَكَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ وَاللّٰهِ مَا كَلَّمَنِيْ كَلِمَةً وَّلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهٖ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ عَلٰى يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوْا مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلَّى الْاِفْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِيْ قَوْلِ اَصْحَابِ الْاِفْكِ لَا اَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يَرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ اَنِّيْ لَا اَعْرِفُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرٰى مِنْهُ حِيْنَ اَشْتَكِيْ اِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ

کے بعد ہار ملا۔ پس میں ان کے ٹھہرنے کی جگہ پر پہنچی لیکن وہاں کوئی بلانے اور جواب دینے والا بھی نہ تھا۔ تب میں جس جگہ پر پہلے ٹھہری تھی اسی کا خیال کیا کہ جب مجھے لشکر میں نہ پائیں گے تو میری طرف لوٹیں گے۔ اسی دوران جبکہ میں اس جگہ بیٹھی ہوئی تھی تو مجھ پر نیند نے غلبہ کیا اور میں سو گئی اور حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے تھے۔ وہ پچھلی رات چلے تو صبح کے وقت میری جگہ کے قریب آگئے اور سوئے ہوئے انسان کا جسم دیکھ کر میرے پاس آگئے۔ پس انہوں نے مجھے پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھے پہچان کر انا للہ و انا الیہ راجعون کہا اور میں جاگ اٹھی۔ پس میں نے اپنا منہ دوپٹے سے چھپا لیا۔ خدا کی قسم نہ میں نے ان سے ایک لفظ کہا، نہ ایک لفظ سنا سوائے انا للہ کے لفظوں کے یہاں تک کہ انہوں نے اونٹنی کو بٹھا دیا اور اس کے اگلے پیروں پر پاؤں رکھا تو میں سوار ہو گئی۔ وہ اونٹنی کو ہانکتے ہوئے میرے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے جبکہ وہ دوپہر کے باعث گرمی کی شدت میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ پس جس نے ہلاک ہونا تھا (تہمت لگا کر) وہ ہلاک ہوا اور جس نے اس بہتان کی سرپرستی کی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں ایک مہینہ بیمار پڑی رہی۔ لوگ بہتان لگانے والوں کی بات کا چرچا کرتے رہے مگر مجھے اس سلسلے میں کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ لیکن دوران علالت یہ شک مجھے گزرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نگاہ لطف و کرم میرے حال پر نہیں جو اب تک نظر آتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے، پھر دریافت فرماتے کہ تم کیسی ہو اور تشریف لے جاتے۔ یہ امر مجھے شک میں مبتلا کرتا تھا اور مجھے اس بات کا پتہ نہ تھا حتیٰ کہ جب میں تندرست ہوئی تو ایک رات ام مسطح کے ساتھ مناصع کی طرف قضائے حاجت کے لیے گئی کیونکہ ہم اسی مقصد کے لیے ادھر جایا کرتی تھیں اور ہم اس کام کے لیے صرف رات میں جایا کرتی تھیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنے تھے اور اہل عرب کا یہی دستور تھا کہ بدبو کے باعث وہ گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بناتے تھے کیونکہ ان سے ہم تکلیف محسوس کرتے تھے۔ پس میں گئی اور میرے ساتھ ام مسطح تھیں جو ابو رہم بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں۔ پس میں اور ام مسطح جب حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو آ رہی تھیں تو ام مسطح کا

يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَاكَ الَّذِي
يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقَهْتُ
فَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ
مُتَبَرَّزُنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ

پاؤں ان کی چادر میں الجھ گیا جس کے باعث وہ گرنے لگیں تو انہوں نے
کہا کہ مسطح کا برا ہو۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ تم نے بری بات کہی ہے،
کیا آپ ایسے آدمی کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا تھا؟
وہ کہنے لگیں کہ تم تو بھولی بھالی ہو، تمہیں معلوم نہیں وہ کیا کہتا ہے؟ ان

وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا
وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ الْغَائِطِ
فَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا
فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ
بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ
فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي قَدْ فَرَغْنَا
مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا
فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ
أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَنْتَاهْ
أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا قَالَ
فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا
عَلَى مَرَضِي قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَدَخَلَ
عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي
سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي
أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ
أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ
فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهْ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ
قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا
كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا
وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ
فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي
دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِي فَدَعَا

کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھا: بتاؤ انہوں نے کیا کہا؟ پس انہوں نے
مجھے بہتان باندھنے والوں کی بات بتا دی۔ پس میری علالت میں مزید
اضافہ ہونے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں اپنے گھر لوٹ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے، سلام کیا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال
ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے ہاں جانے کی
اجازت مرحمت فرماتے ہیں؟ اور میں چاہتی تھی کہ ان سے اس خبر کی تصدیق
کروں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت
مرحمت فرما دی۔ میں اپنے والدین کے پاس آ گئی تو میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے
کہا۔ امی جان! لوگ کیا باتیں بناتے ہیں؟ فرمایا بیٹی! تم فکر نہ کرو،
خدا کی قسم ایسا ہوتا ہی آیا ہے کہ جب کوئی عورت حسین ہو اور اس کا خاوند
اسے چاہے تو اس کی سوکنیں جیسا کیا ہی کرتی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ
میں نے کہا سبحان اللہ! لوگ تو یہ باتیں کرنے لگے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس
رات میں صبح تک روتی رہی اور میرے آنسو تھمتے نہ تھے اور نہ مجھے نیند آئی تھی
یہاں تک کہ روتے روتے صبح ہو گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ ایک مدت سے وحی
نہیں اتر رہی تھی تاکہ اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے بارے میں مشورہ کیا جائے۔
وہ فرماتی ہیں کہ اسامہ بن زید نے مشورہ دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی اس طرف اشارہ کیا کہ وہ اہل بیت کی براءت سے بخوبی واقف ہیں اور محبت
کے باعث وہ انہیں ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں۔ چنانچہ وہ عرض گزار ہوئے
یا رسول اللہ! آپ کی زوجہ مطہرہ میں ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔
علی بن ابو طالب عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی
نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں۔ اصل حقیقت تو وہ اس
لونڈی سے پوچھیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ (لونڈی)
کو بلا کر فرمایا: اے بریرہ! کیا تم نے ان کے اندر کوئی شک والی بات دیکھی
ہے؟ بریرہ عرض گزار ہوئی کہ نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَهْلَكَ وَمَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ قَالَتْ بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ

کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے تو ان کے اندر کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کے باعث ان پر کوئی عیب رکھوں، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں اور کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اس روز آپ نے عبداللہ بن ابی بن سلول کے خلاف مدد چاہی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: اے مسلمانو! اس شخص کے مقابلے میں کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری گھر والی کے بارے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے۔ خدا کی قسم میں اپنی اہلیہ میں سوائے بھلائی کے کچھ اور نہیں دیکھتا اور وہ میرے گھر میں کبھی نہیں آیا مگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں اس سے آپ کا بدلہ لوں گا۔ اگر وہ قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائی قبیلہ خزرج والوں سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس پر قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور اس سے پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن قبائلی حمیت نے انہیں اس بات پر ابھارا۔ حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں، آپ نہ اسے قتل نہیں کریں گے اور نہ قتل کر سکتے ہیں۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہو گئے اور سعد بن عبادہ سے کہا: آپ جھوٹ بولتے ہیں، خدا کی قسم ہم اسے ضرور قتل کریں گے، معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لیے تو منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہیں۔ اس پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں والے کھڑے ہو گئے اور آپس میں لڑنے کے لیے آمادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کو خاموش ہو جانے کے لیے فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ نے بھی خاموشی اختیار فرمائی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اس روز بھی میری یہی حالت رہی کہ آنسو تھمتے نہ تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس ہی تھے اور میں روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزار چکی تھی کہ نہ نیند آتی تھی اور نہ آنسو تھمتے تھے اور ان حضرات کا خیال تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وہ دونوں حضرات میرے پاس بیٹھے تھے

لا تقتله ولا تقدر على قتله فقام أسيد بن
حضير وهو ابن عم سعد فقال لسعد بن
عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فإنك
منافق تجادل عن المنافقين فثار الحيان
الأوس والخزرج حتى هموا أن يقتتلوا ورسول
الله صلى الله عليه وسلم قائم على المنبر فلم يزل
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى
سكتوا وسكت قالت فمكثت يومي ذلك لا
يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم قالت فأصبح أبواي
عندي وقد بكيت ليلتين ويوما لا أكتحل
بنوم ولا يرقأ لي دمع يظنان أن البكاء فالق
كبدي قالت فبينما هما جالسان عندي وأنا
أبكي فاستأذنت علي امرأة من الأنصار فأذنت
لها فجلست تبكي معي قالت فبينا نحن على
ذلك دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم جلس قالت ولم يجلس عندي منذ قيل
ما قيل قبلها وقد لبث شهرا لا يوحى إليه في
شأني قالت فتشهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم حين جلس ثم قال أما بعد يا عائشة
فإنه قد بلغني عنك كذا وكذا فإن كنت
بريئة فسيبرئك الله وإن كنت ألممت بذنب
فاستغفري الله وتوبي إليه فإن العبد إذا
اعترف بذنبه ثم تاب إلى الله تاب الله عليه
قالت فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم
مقالته قلص دمعي حتى ما أحس منه قطرة
فقلت لأبي أجب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيما قال قال والله ما أدري ما أقول لرسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي
رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ما أدري

اور میں سمجھی کہ ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت
طلب کی۔ میں نے اس کو اجازت دیدی۔ پس وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ
رونے لگی۔ ابھی ہم اسی حالت میں تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف
لائے اور بیٹھ گئے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ تہمت کے وقت سے
لے کر آج تک آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینے سے آپ
پر میرے متعلق کسی قسم کی وحی نہیں آئی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھتے وقت وحدانیت معبود کی شہادت دی،
اس کے بعد فرمایا۔ اے عائشہ! بیشک تمہارے متعلق مجھ تک یہ
بات پہنچی ہے اگر تم اس سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں اس
سے بری کر دے گا اور اگر تم اس گناہ میں ملوث ہو تو اللہ تعالیٰ سے
معافی چاہو اور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر کے
پھر اللہ تعالیٰ کی طرف تائب ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ
قبول فرما لیتا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما چکے تو میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ ایک
قطرہ بھی محسوس نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے والد محترم سے عرض
کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیں۔ انہوں
نے فرمایا۔ خدا کی قسم! میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے کے لیے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ
میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب
دوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں خود عرض گزار ہوئی، حالانکہ میں کم سن
لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا کہ بیشک
خدا کی قسم! میں جانتی ہوں کہ لوگوں سے یہ بات سن کر آپ کے دلوں میں
سما گئی ہوگی اور آپ نے اسے سچ جان لیا ہوگا۔ دریں حالات اگر میں
آپ سے کہوں کہ میں اس سے بری ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے
بری ہوں، لیکن آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات
کا اعتراف کر لوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں، تو آپ
فوراً میری تصدیق کر دیں گے۔ اللہ کی قسم! مجھے تو یہی نظر آتا ہے کہ میری اور
آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد جیسی

ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت
فقلت وأنا جارية حديثة السن لا أقرأ كثيرا
من القرآن إني والله لقد علمت لقد سمعتم
هذا الحديث حتى استقر في أنفسكم وصدقتم
به فلئن قلت لكم إني بريئة والله يعلم أني
بريئة لا تصدقوني بذلك ولئن اعترفت لكم
بأمر والله يعلم أني بريئة لتصدقني والله
ما أجد لكم مثلا إلا قول أبي يوسف قال
فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون
قالت ثم تحولت فاضطجعت على فراشي
قالت وأنا حينئذ أعلم أني بريئة وأن الله مبرئي
ببراءتي ولكن والله ما كنت أظن أن الله منزل
في شأني وحيا يتلى ولشأني في نفسي كان
أحقر من أن يتكلم الله في بأمر يتلى ولكن
كنت أرجو أن يرى رسول الله صلى الله عليه
وسلم في النوم رؤيا يبرئني الله بها قالت
فوالله ما رام رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولا خرج أحد من أهل البيت حتى أنزل عليه
فأخذه ما كان يأخذه من البرحاء حتى إنه
ليتحدر منه مثل الجمان من العرق وهو في
يوم شات من ثقل القول الذي ينزل عليه
قالت فلما سري عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم سري عنه وهو يضحك فكان أول كلمة
تكلم بها يا عائشة أما الله عز وجل فقد
برأك فقالت أمي قومي إليه قالت فقلت والله
لا أقوم إليه ولا أحمد إلا الله عز وجل وأنزل
الله إن الذين جاءوا بالإفك عصبة منكم
لا تحسبوه العشر الآيات كلها فلما أنزل
الله هذا في براءتي قال أبو بكر الصديق

ہے جیسا کہ انہوں نے فرمایا: "تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا
ہوں ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو" (سورۂ یوسف، آیت ۱۸) پھر میں
وہاں سے چلی گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں
تحقیق جانتی ہوں کہ اس سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری
برأت کو ظاہر فرمائے گا لیکن خدا کی قسم! میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی
تھی کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا جو میری
شان میں تلاوت کی جائے گی، کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت
کم سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسا کلام فرمائے جس کی
تلاوت کی جائے ہاں مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں میری برأت کا خواب دکھایا جائے
گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
پاس سے خدا کی قسم! ابھی تشریف بھی نہیں لے گئے تھے اور
ہمارے گھر والوں میں سے کوئی ایک بھی باہر نہیں نکلا
تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور معمول کے مطابق
آپ پر وہی حالت طاری ہو گئی۔ چنانچہ آپ کے جسم اطہر
سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا اور وہ سردیوں کے دن
تھے لیکن جو کلام آپ پر نازل ہو رہا تھا یہ اس کی ثقالت
کے سبب تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وحی کا نزول ہو چکا
اور آپ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
تبسم فرما رہے تھے۔ چنانچہ پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے
عائشہ! اللہ تعالے نے تمہیں اس الزام سے بری کر دیا
ہے۔ اس پر میری والدہ محترمہ نے فرمایا کہ کھڑی ہو کر
ان کا شکریہ ادا کرو۔ حضرت صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں
نے کہا کہ، خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا نہیں کروں گی
بلکہ میں اللہ عزوجل کی حمد وثنا ہی بیان کروں گی کیونکہ
اللہ تعالے نے یہ دس آیتیں نازل فرمائیں: بیشک وہ کہ
یہ بڑا بہتان لائے ہیں، تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے
اپنے لیے برا نہ سمجھو (آیت ۱۱ تا ۲۰) جب اللہ تعالیٰ نے میری
برأت کا اعلان نازل فرما دیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا،

كَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهُ يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ تُفِيضُونَ تَقُولُونَ۔

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا۔

بَابُ قَوْلِهِ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ

جو مسطح بن اثاثہ کی قرابت اور ان کی غربت کے باعث مالی امداد کیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! اب میں مسطح کو کبھی ایک پیسہ بھی نہیں دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کے متعلق نازیبا بات کہی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: "اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۲۲)" حضرت ابو بکر صدیق نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بخشش فرمائے۔ پس جو حضرت مسطح کو اتنا مال ہی دینے لگے جتنا دیا کرتے تھے اور کہا کہ خدا کی قسم اب میں کبھی اسے بند نہیں کروں گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس معاملے میں حضرت زینب بنت جحش سے بھی پوچھا کرتے تھے کہ اے زینب! تم نے کیسا جانا ہے یا تم نے کیسا دیکھا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو بدگوئی سے بچاتی ہوں میری نظر میں وہ نیک ہیں اور بھلائی کے سوا کچھ نہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے یہی تقریباً میری ہم مرتبہ ہونے کی نسبت کرنا چاہتی تھیں لیکن ان کی پرہیزگاری کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں میری بدگوئی کے گناہ میں ملوث ہونے سے بچا لیا لیکن ان کی بہن حمنہ اس بات پر لڑتی جھگڑتی رہی پس بہتان لگانے والوں کی طرح وہ بھی ہلاک ہوئی۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ کی تفسیر

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا (آیت ۱۴) مجاہد کا قول ہے تلقونہ ایک دوسرے سے سنتے پھرتے۔ تفیضون کہتے ہو۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب عائشہ نے یہ بہتان سنا تو بے ہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

اِذْ تَلَقَّوْنَہٗ بِاَلْسِنَتِکُمْ کی تفسیر

وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْرَأُ إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ ۔

جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور تم اسے معمولی بات سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے (آیت ۱۵)۔

ابن ملیکہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (مذکورہ آیت میں) پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ ۴۸۰ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ فَقِيلَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتِ ائْذَنُوا لَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِينَكِ قَالَتْ بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ قَالَ فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نِسْيًا مَنْسِيًّا ۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نِسْيًا مَنْسِيًّا ۔

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ کی تفسیر

اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے، یہ بڑا بہتان ہے (آیت ۱۶)۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے پہلے وہ عالم نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد اور برگزیدہ مسلمانوں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ انہیں اجازت دے دو۔ حضرت ابن عباس نے پوچھا کہ آپ کا کیسا حال ہے؟ جواب دیا، اگر پرہیزگار ہوں تو بہتر ہے۔ یہ کہنے لگے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی صفائی آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت ابن زبیر اندر آئے تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس آئے تھے اور وہ میری تعریف کرتے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں گمنام ہوتی۔

حضرت قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی اور پھر حدیث مذکورہ بیان کی لیکن انہوں نے نسیاً منسیاً ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ ۴۸۱ قَوْلِهِ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا کی تفسیر

مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔

اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم پر فضیلت والے اور کشائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

۱۸۶۸۔ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ نَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذَلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ ابْنَكِ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا تَسُبِّينَ ابْنَكِ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ فَقُلْتُ فِي أَيِّ شَأْنِي قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِي الْحَدِيثَ فَقُلْتُ وَقَدْ كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب مجھ پر تہمت لگائی گئی اور مجھے اس کا علم بھی نہ تھا تو میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے چنانچہ آپ نے وحدانیت معبود کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی ہے اور خدا کی قسم مجھے اس میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آتی اور جس شخص پر وہ الزام لگاتے ہیں مجھے اس کے اندر بھی کوئی برائی نظر نہیں آتی اور وہ کبھی میرے گھر میں داخل نہیں ہوا مگر میری موجودگی ہی میں اور جب میں سفر پر گیا تو وہ بھی میرے ساتھ جاتا تھا۔ پس حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ ان سارے آدمیوں کی گردن اڑا دوں۔ اس پر بنی خزرج کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور والدہ حسان بن ثابت اسی کے خاندان سے تھیں۔ اس نے کہا آپ غلط کہتے ہیں۔ اگر وہ اوس قبیلے کے ہوتے تو آپ ہرگز ان کی گردنیں نہ اڑاتے۔ اس پر اوس اور خزرج کے درمیان مسجد میں لڑائی چھڑ جانے کا خدشہ لاحق ہونے لگا اور مجھے اس وقت تک کوئی علم نہ تھا جب اس روز شام کا وقت ہو گیا تو میں رفع حاجت کے لئے ام مسطح کے ساتھ باہر نکلی۔ ان کا پیر الجھا تو کہنے لگیں۔ مسطح کا برا ہو۔ میں نے کہا آپ اپنے بیٹے کو کیوں برا بھلا کہتی ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر دوبارہ پیر الجھا تو کہنے لگیں کہ مسطح کا برا ہو۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو برا بھلا کہہ رہی ہیں۔ پھر تیسری مرتبہ ان کا پاؤں الجھا تو کہا کہ مسطح کا ستیاناس جائے۔ پس میں نے ان کو جھڑکا۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو آپ کی وجہ سے کوستی ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ میری وجہ سے کیوں؟ انکا بیان ہے کہ پھر انہوں نے تہمت کی پوری داستان سنا دی۔ میں نے کہا کہ یہ بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہی ہے خدا کی قسم پھر میں اپنے گھر کو [illegible] گئی اور [illegible] آیا۔ مجھے اس کا بھی کچھ

كثير أو عكت فقلت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم أرسلني إلى بيت أبي فأرسل معي الغلام
فدخلت الدار فوجدت أم رومان في السفل
وأبا بكر فوق البيت يقرأ فقالت أمي ما جاء
بك يا بنية فأخبرتها وذكرت لها الحديث و
إذا هو لم يبلغ منها مثل ما بلغ مني فقالت
يا بنية خففي عليك الشأن فإنه والله لقلما
كانت امرأة حسناء عند رجل يحبها لها ضرائر
إلا حسدنها وقيل فيها وإذا هو لم يبلغ منها
ما بلغ مني قلت وقد علم به أبي قالت نعم
قلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم قالت
نعم ورسول الله صلى الله عليه وسلم واستعبرت
وبكيت فسمع أبو بكر صوتي وهو فوق البيت يقرأ
فنزل فقال لأمي ما شأنها قالت بلغها الذي
ذكر من شأنها ففاضت عيناه قال أقسمت
عليك أي بنية إلا رجعت إلى بيتك فرجعت
ولقد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيتي فسأل عني خادمتي فقالت لا والله ما
علمت عليها عيبا إلا أنها كانت ترقد حتى
تدخل الشاة فتأكل خميرها أو عجينها و
انتهرها بعض أصحابه فقال اصدقي رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى أسقطوا لها
به فقالت سبحان الله والله ما علمت عليها
إلا ما يعلم الصائغ على تبر الذهب الأحمر
وبلغ الأمر إلى ذلك الرجل الذي قيل له فقال
سبحان الله والله ما كشفت كنف أنثى قط قالت
عائشة فقتل شهيدا في سبيل الله قالت و
أصبح أبواي عندي فلم يزالا حتى دخل علي
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد صلى

ہو گئی یا بخار ہو گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے والدین کے گھر بھیج دیجئے۔ چنانچہ
آپ نے ایک لڑکا میرے ساتھ بھیج دیا۔ میں اپنے گھر میں داخل ہوئی تو
اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام رومان کو گھر میں نیچے پایا جبکہ والد محترم حضرت
ابوبکر صدیق چھت پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ والدہ محترمہ نے فرمایا۔ بیٹی!
کیسے آنا ہوا؟ میں نے سارا واقعہ ان کے سامنے بیان کر دیا لیکن والدہ صاحبہ
کو اس کا اتنا صدمہ نہیں ہوا جتنا مجھے تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! غم نہ کھاؤ
خدا کی قسم! ایسا تو ہوتا ہی آیا ہے جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور
خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں اس سے حسد کیا ہی کرتی ہیں اور جو
بات تم کہہ رہی ہو ایسی باتیں بھی بنایا ہی کرتی ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا
ابا جان کو اس بات کا علم ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ میں نے کہا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ اس پر میں رونے
لگی۔ حضرت ابوبکر نے میری آواز سنی اور وہ چھت پر تلاوت کر رہے تھے۔ پس
وہ نیچے اترے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہو گیا؟ انہوں نے جواب دیا
کہ جو بات مشہور کی جا رہی ہے وہ اس تک بھی پہنچ گئی ہے۔ اس پر ان کی آنکھوں
سے بھی آنسو بہہ نکلے۔ فرمایا اے بیٹی! میں تمہیں قسم دیتا ہوں تو اپنے گھر چلی جا۔
پس میں لوٹ آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے
تو میری خادمہ سے میرے متعلق دریافت فرمایا۔ پس اس نے کہا، نہیں خدا کی
قسم میں نے ان کے اندر کوئی عیب نہیں پایا۔ ہاں یہ تو ہے کہ یہ آٹا گوندھ کر
بھی جاتی اور سو جاتی ہیں یہاں تک کہ بکری آ کر اسے کھا لیتی ہے۔ اس پر آپ
کے اصحاب میں سے کسی نے جھڑک کر اس سے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو سچ سچ بات بتلا۔ اس بارے میں سخت سست بھی کہا۔ پس اس نے
کہا، سبحان اللہ خدا کی قسم! میں ان کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار
خالص سونے کی ڈلی کو جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس شخص (حضرت صفوان)
تک پہنچی جس کے متعلق تہمت لگائی گئی تھی تو انہوں نے کہا، سبحان اللہ!
خدا کی قسم! جب سے میری بیوی کا انتقال ہوا ہے میں نے تو کسی عورت کے
کپڑے کو بھی مطلقاً ہاتھ نہیں لگایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ
حضرت صفوان نے جہاد فی سبیل اللہ میں جام شہادت نوش کیا۔ وہ
فرماتی ہیں کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس تھے وہ مسجد

الفرقان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال ابن عباس هباء منثورا ما تسفي به الريح مد الظل ما بين طلوع الفجر الى طلوع الشمس ساكنا دائما عليه دليلا طلوع الشمس خلفة من فاته من الليل عمل ادركه بالنهار او فاته بالنهار ادركه بالليل وقال الحسن هب لنا من ازواجنا في طاعة الله وما شيء اقر لعين المؤمن ان يرى حبيبه في طاعة الله وقال ابن عباس ثبورا ويلا وقال غيره السعير مذكر والتسعر والاضطرام التوقد الشديد تملى عليه تقرأ عليه من امليت وامللت الرس المعدن جمعه رساس ما يعبأ يقال ما عبأت به شيئا لا يعتد به غراما هلاكا وقال مجاهد وعتوا طغوا وقال ابن عيينة عاتية عتت عن الخزان۔

باب قوله الذين يحشرون على وجوههم الى جهنم اولئك شر مكانا واضل سبيلا۔

۱۸۷۰۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا يونس بن محمد البغدادي حدثنا شيبان عن قتادة حدثنا انس بن مالك ان رجلا قال يا نبي الله يحشر الكافر على وجهه يوم القيامة قال اليس الذي امشاه على الرجلين في الدنيا قادرا على ان يمشيه على وجهه

سورۃ الفرقان

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ھباءً منثورا جو گرد وغبار ہوا کے ساتھ اڑ کر آتا ہے۔ مد الظل صبح صادق سے سورج نکلنے تک کا وقت ہے۔ ساکنا ہمیشہ۔ علیہ دلیلا سورج کا طلوع ہونا۔ خلفۃ جو کام رات کو رہ جائے وہ دن میں کیا جائے اور دن میں رہ جائے تو رات کے وقت کیا جائے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ ھب لنا من ازواجنا یعنی اللہ کی طاعت اور نیک کاموں میں مشغول رہیں کہ بیوی بچوں کو ان میں دیکھ کر مومن کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ ابن عباس کا قول ہے ثبورا خرابی۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ السعیر مذکر ہے اور تسعر سے مشتق ہے۔ تسعر اور اضطرام آگ کا خوب بھڑکنا۔ تملی علیہ اس پر پڑھا جاتا ہے، املیت یا امللت سے ہے۔ الرس کان، اس کی جمع رساس ہے۔ ما یعبؤ کسی کی پروا نہ کرنا۔ چنانچہ کہتے ہیں ما عبأت بہ شیئا میں نے اسے کچھ بھی نہ سمجھا۔ غراما ہلاکت۔ مجاہد کا قول ہے کہ عتوا سرکشی کی۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ عاتیۃ حد سے گزرنا جیسے لہروں کا کناروں سے باہر نکلنا۔

الذین یحشرون علی وجوھھم کی تفسیر

وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے ان کے منہ کے بل ان کا ٹھکانا سب سے برا اور وہ سب سے گمراہ (آیت ۳۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! کیا کافر کو قیامت میں منہ کے بل چلایا جائے گا؟ فرمایا۔ جو ذات دنیا میں پیروں سے چلاتی ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ قیامت میں منہ کے بل چلائے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمارے رب کی عزت

يوم القيامة قال قتادة بلى وعزة ربنا۔

باب قوله والذين لا يدعون مع الله إلها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق أثاما العقوبة۔

۱۸۷۱۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني منصور وسليمان عن أبي وائل عن أبي ميسرة عن عبد الله قال وحدثني واصل عن أبي وائل عن عبد الله قال سألت أو سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الذنب عند الله أكبر قال أن تجعل لله ندا وهو خلقك قلت ثم أي قال ثم أن تقتل ولدك خشية أن يطعم معك قلت ثم أي قال أن تزاني بحليلة جارك قال ونزلت هذه الآية تصديقا لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم والذين لا يدعون مع الله إلها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق۔

۱۸۷۲۔ حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف أن ابن جريج أخبرهم قال أخبرني القاسم بن أبي بزة أنه سأل سعيد بن جبير هل لمن قتل مؤمنا متعمدا من توبة فقرأت عليه ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق فقال سعيد قرأتها على ابن عباس كما قرأتها علي فقال هذه مكية نسختها آية مدنية التي في سورة النساء۔

۱۸۷۳۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن جبير قال اختلف أهل الكوفة في قتل المؤمن فرحلت فيه إلى ابن عباس

کی قسم! کیوں نہیں۔

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ کی تفسیر

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے۔ اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا یعنی عذاب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے؟ فرمایا یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے پیدا اسی نے کیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ پھر کونسا گناہ ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ پھر میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا (آیت ۶۸)۔

قاسم بن ابو بزہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر (تابعی) سے دریافت کیا کہ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ پھر میں نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے یہ آیت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حضور پڑھی تھی جیسے آپ نے میرے سامنے پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت مکی ہے اور مدنی آیت سے منسوخ ہے جو سورۃ النساء کے اندر موجود ہے۔

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا۔ قتل مومن کے بارے میں اہل کوفہ کا اختلاف تھا۔ اس لیے میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سلسلے کی یہ آخری آیت ہے اور اسے منسوخ کرنے

فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ

١٨٧٤۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

بَابُ قَوْلِهِ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا۔

١٨٧٥۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبْزَى سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ وَقَوْلِهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتَّى بَلَغَ إِلَّا مَنْ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَى قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا۔

بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔

١٨٧٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ۔

والی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ۔۔۔ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی) توبہ نہیں ہے۔ اور جب ارشاد باری تعالیٰ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ ۔۔۔ کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہے جبکہ حالت کفر میں ایسا کیا ہو۔

يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا کی تفسیر

سعید بن جبیر نے ابن ابزیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ "اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے"، ارشاد باری "جس جان کو اللہ نے حرمت دی ہے ناحق قتل نہیں کرتے" (آیت ۶۸) اور الا من تاب تک پڑھ کر ان کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا جب یہ حکم نازل ہوا تو اہل مکہ نے کہا کہ ہم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں، جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہم اسے بھی قتل کرتے تھے اور ہم نے بے حیائی کے کام بھی کیے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۷۰)

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا کی تفسیر

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کے بارے میں دریافت کروں، پہلے جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے اور دوسری کہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (آیت ۶۸) یہ مشرکین کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا هَلَكَةً

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَالْقَمَرُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۔

فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا (بس ہلاکت) کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کی پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں (۱) دھواں (۲) معجزہ شق القمر (۳) رومیوں کا مغلوب ہونا (۴) پکڑ (جو قریش پر شدید قحط مسلط کیا گیا)۔ (۵) بربادی (جو کفار قریش کی غزوۂ بدر میں ہوئی) یہاں اسی کا ذکر ہے۔

الشُّعَرَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعْبَثُونَ تَبْنُونَ هَضِيمٌ يَتَفَتَّتُ إِذَا مُسَّ مُسَحَّرِينَ الْمَسْحُورِينَ لَيْكَةَ وَالْأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ مَوْزُونٍ مَعْلُومٍ كَالطَّوْدِ الْجَبَلِ الشِّرْذِمَةُ طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ فِي السَّاجِدِينَ الْمُصَلِّينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ كَأَنَّكُمْ الرِّيعُ الْأَيْفَاعُ مِنَ الْأَرْضِ وَجَمْعُهُ رِيعَةٌ وَأَرْيَاعٌ وَاحِدُ الرِّيعَةِ مَصَانِعَ كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ فَرِهِينَ مَرِحِينَ فَارِهِينَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ فَارِهِينَ حَاذِقِينَ تَعْثَوْا أَشَدُّ الْفَسَادِ عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا الْجِبِلَّةَ الْخَلْقُ جُبِلَ خُلِقَ وَمِنْهُ جُبُلًا وَجِبِلًا وَجُبْلًا يَعْنِي الْخَلْقَ ۔

سورۃ الشعراء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ تعبثون تم بناتے ہو۔ ہضیم جو چھونے سے ریزہ ریزہ ہو جائے۔ مسحرین جن پر جادو کر دیا گیا ہو۔ لیکۃ اور الایکۃ دونوں ایکۃ کی جمع ہیں یعنی جنگل۔ یوم الظلۃ جب ان پر عذاب سایہ کرے۔ موزون معلوم۔ کالطود پہاڑ کی طرح۔ الشرذمۃ چھوٹی جماعت۔ فی الساجدین نمازیوں میں۔ ابن عباس کا قول ہے لعلکم تخلدون جیسے دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔ الریع اور ریعۃ ہم معنی ہیں۔ مصانع ہر ایک عمارت، یہ مصنعۃ کی جمع ہے۔ فرہین اتراتے ہوئے۔ یہ فارہین کے معنی میں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ فارہین ماہرین کو کہتے ہیں۔ تعثوا سخت فساد۔ عاث یعیث عیثا۔ الجبلۃ پیدائش۔ جبل پیدا کیا گیا۔ اسی طرح جبلا اور جبلا اور جبلا تینوں ہم معنی ہیں یعنی پیدائش۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ

۱۸۷۸۔ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے روز اپنے والد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَأَى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ الْغَبَرَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ :

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَيَقُولُ اللهُ إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ۔

بَابُ ٤٢ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ أَلِنْ جَانِبَكَ

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۔

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ

کو ذلت اور رسوائی کی حالت میں دیکھیں گے۔ الغبرۃ اور القترۃ دونوں ہم معنی ہیں (بعض کے نزدیک یہاں ان کے چچا آزر مراد ہیں)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد (یا چچا آزر) کو دیکھ کر عرض کریں گے: اے رب! بے شک تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے کافروں پر جنت کو حرام کیا ہوا ہے۔

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ کی تفسیر

واخفض جناحک کا مطلب ہے کہ اپنے بازو نرم کر دو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت: — اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (آیت ۲۱۴) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ صفا پر چڑھے اور آپ نے آواز دی۔ اے بنی فہر، اے بنی عدی، قریش کی شاخوں! یہاں تک کہ تمام لوگ جمع ہو گئے اور جو خود نہ جا سکا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ پتا لگائے کہ بات کیا ہے۔ ابو لہب بھی آیا اور سارے قریش آئے۔ آپ نے فرمایا۔ ذرا یہ تو بتائیے اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ وادی کے اس طرف ایک لشکر جرار ہے جو آپ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب نے کہا، ہاں کیونکہ ہم نے آپ سے ہمیشہ سچ بولنا ہی سنا ہے۔ فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو قیامت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو سب کے سامنے ہے۔ پس ابو لہب نے کہا، ہلاک ہو جائے کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا ہے؟ پس یہ سورت نازل ہوئی۔ تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور وہ جو کمایا۔ اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو ۔۔۔۔۔ (سورۃ لہب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت: — اے محبوب! اپنے قریب رشتہ داروں کو ڈراؤ (آیت ۲۱۴) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ نے

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

فرمایا: اے گروہ قریش یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا۔ تم اپنی جانوں کو بچا لو کیونکہ اگر ایمان نہ لائے تو اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! اگر تم ایمان نہ لائے تو میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب! اگر تم ایمان نہ لائے تو میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے صفیہ، رسول خدا کی پھوپھی! اگر تم ایمان نہ لائیں تو میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جتنا چاہو مانگ لو لیکن اگر تم ایمان نہ لائیں تو اللہ کے ہاں میں تمہارے بھی کام نہیں آؤں گا۔ اصبغ، ابن وہب، یونس سے ابن شہاب سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

النَّمْلُ

سورۃ النمل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَالْخَبْءُ مَا خَبَأْتَ لَا قِبَلَ لَا طَاقَةَ الصَّرْحُ كُلُّ مِلَاطٍ اتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيرِ وَالصَّرْحُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَهَا عَرْشٌ سَرِيرٌ كَرِيمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ مُسْلِمِينَ طَائِعِينَ رَدِفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةً قَائِمَةً أَوْزِعْنِي اجْعَلْنِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَكِّرُوا غَيِّرُوا وَأُوتِينَا الْعِلْمَ يَقُولُهُ سُلَيْمَانُ الصَّرْحُ بِرْكَةُ مَاءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمَانُ قَوَارِيرَ أَلْبَسَهَا إِيَّاهُ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ الخبء چھپی ہوئی چیز۔ لا قبل طاقت نہیں۔ الصرح محل، شیشہ ملایا ہوا گارا یا مسالہ اور صرح کی جمع صروح ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ولہا عرش بادشاہی تخت۔ کریم کاریگری کا بہترین نمونہ اور بیش قیمت۔ مسلمین اطاعت گزار ہو کر۔ ردف قریب آیا۔ جامدۃ قائم۔ اوزعنی مجھے مقرر کر دے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نکروا سے مراد ہے شکل بدل دو۔ واوتینا العلم یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لیکن بعض کے نزدیک یہ بلقیس کا مقولہ ہے۔ الصرح پانی کا حوض جو حضرت سلیمان نے شیشوں سے چھپا دیا ہوا تھا۔

اَلْقَصَصُ!

سورۃ القصص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا مُلْكَهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ کل شیء ہالک الا وجہہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس کی بادشاہی

وَيُقَالُ إِلَّا مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأَنْبَاءُ الْحُجَجُ.

سے بعض حضرات نے کہا ہے کہ سوائے اللہ کی ذات کے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَلْاَنْبَآءُ سے دلائل اور حجتیں مراد ہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ کی تفسیر

۱۸۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولِي الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ لَتَنُوءُ لَتُثْقِلُ فَارِغًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى الْفَرِحِينَ الْمَرِحِينَ قُصِّيهِ اتَّبِعِي أَثَرَهُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ وَاحِدٌ وَعَنِ اجْتِنَابٍ أَيْضًا يَبْطِشُ وَيَبْطُشُ يَأْتَمِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ الْعُدْوَانُ وَالْعَدَاءُ وَالتَّعَدِّي وَاحِدٌ آنَسَ أَبْصَرَ جَذْوَةٌ قِطْعَةٌ

سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا چچا جان! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے متعلق جھگڑا کر سکوں۔ پس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ کیا آپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جائیں گے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ان پر یہی چیز پیش کرتے رہے اور کلمہ پڑھنے کی بات کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ابوطالب نے آخری کلام یہی کیا کہ عبدالمطلب کی ملت پر ہوں اور لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں برابر آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے آپ سے روک نہ دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "نبی کے لیے اور مسلمانوں کے لیے یہ مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کریں" اور ابوطالب کے بارے میں حکم نازل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (آیت ۵۶)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اُولِی الْقُوَّۃِ سے مراد یہ ہے کہ ان کی کنجیاں کئی طاقتور آدمیوں سے بھی نہیں اٹھائی جاتی تھیں۔ لَتَنُوْٓءُ بھاری ہوتی تھیں۔ فَارِغًا صرف حضرت موسیٰ کا خیال تھا۔ اَلْفَرِحِیْنَ خوشی سے اترانے والے۔ قُصِّیْهِ اس کے پیچھے جا۔ یہ کلام کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ ہم یہ تم سے بیان کرتے ہیں۔ عَنْ جُنُبٍ دور سے اور جُنُبٌ اجتناب کا معنی بھی ہے۔ یَبْطِشُ کو یَبْطُشُ بھی پڑھتے ہیں۔ یَاْتَمِرُوْنَ مشورہ کرتے ہیں۔ اَلْعُدْوَانُ، اَلْعَدَآءُ اور تَعَدِّیْ ہم معنی ہیں۔ آنَسَ دیکھا۔ جَذْوَةٌ لکڑی کا وہ موٹا ٹکڑا جس میں آگ لگی ہوئی نہ ہو۔ الشہاب بیٹھ دالی

غَلِيْظَةٌ مِّنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيْهَا لَهَبٌ وَّالشِّهَابُ فِيْهِ لَهَبٌ وَّالْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْأَفَاعِيْ وَالْأَسَاوِدُ رِدْءًا مُّعِيْنًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُّصَدِّقُنِيْ وَقَالَ غَيْرُهُ سَنَشُدُّ سَنُعِيْنُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا مَقْبُوْحِيْنَ.

مُهْلَكِيْنَ وَصَّلْنَا بَيَّنَّاهُ وَأَتْمَمْنَاهُ يُجْبٰى يُجْلَبُ بَطِرَتْ أَشِرَتْ فِيْ أُمِّهَا رَسُوْلًا أُمُّ الْقُرٰى مَكَّةُ وَمَا حَوْلَهَا تُكِنُّ تُخْفِيْ أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ أَخْفَيْتُهُ وَكَنَنْتُهُ أَخْفَيْتُهُ وَأَظْهَرْتُهُ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ مِثْلُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ يُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ.

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ.

١٨٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفُرِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَرَادُّكَ إِلٰى مَعَادٍ قَالَ إِلٰى مَكَّةَ.

الْعَنْكَبُوْتُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ وَّكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ضَلَلَةً فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ عَلِمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَلْيَمِيْزَ اللّٰهُ كَقَوْلِهِ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ أَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ أَوْزَارِهِمْ.

الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَلَا يَرْبُوْا مَنْ أَعْطٰى يَبْتَغِيْ أَفْضَلَ فَلَا أَجْرَ لَهُ فِيْهَا قَالَ مُجَاهِدٌ يُحْبَرُوْنَ يُنَعَّمُوْنَ يَمْهَدُوْنَ يُسَوُّوْنَ الْمَضَاجِعَ

آگ۔ الحیات سانپ جن کی قسمیں ہوتی ہیں جیسے الجان پتلا سانپ،
الافاعی کالا زہریلا سانپ، والاساود کالا اژدہا سانپ۔ ردءا مددگار۔
ابن عباس کا قول ہے کہ یہ لفظ یصدقنی ہے دوسرے حضرات کا
قول ہے سنشد عضدک ہم تیری مدد کریں گے، اہل عرب جب کسی کی مدد کرتے
تو کہتے لقد جعلت لہ عضدا یعنی اس کی مدد کی۔ مقبوحین
ہلاک کیے گئے۔ وصلنا ہم نے اسے بیان کیا، اور پورا کیا۔ یجبی
کھینچے چلے آتے ہیں۔ بطرت سرکشی کی۔ ام القری یعنی مکہ مراد اور اس کے
مضافات۔ تکن چھپاتی ہے، جیسے کہتے ہیں اکننت الشیء میں نے چیز چھپائی
اور کننتہ میں نے اسے چھپایا۔ ویکان اللہ کا وہی معنی ہے جو
الم تر کا ہے۔ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر
یعنی جس پر چاہے رزق کی وسعت کر دے، اور جس پر چاہے تنگی کرے۔

إن الذي فرض عليك القرآن کی تفسیر

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ
ارشاد باری تعالیٰ۔۔ وہ تمہیں لے جائے گا جہاں پھر آنا چاہتے ہو
(آیت ۸۵) میں یہ اشارہ مکہ کی جانب ہے۔

سورۃ العنکبوت

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
مجاہد کا قول ہے کہ وکانوا مستبصرین یعنی گمراہ تھے۔ فلیعلمن
اللہ یعنی اللہ تعالیٰ ضرور جان لے گا یہاں یہ تمیز کر دینے کی جگہ ہے جیسے فرمایا
ہے لیمیز اللہ الخبیث اللہ پاک کی تمیز کر دے گا۔ اثقالا
مع اثقالہم یعنی اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کا بوجھ بھی۔

سورۃ الروم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
فلا یربو جو نفع کمانے کے لیے رقم دے اس کے لیے اجر نہیں
ہے۔ مجاہد کا قول ہے یحبرون نعمتیں دیئے جائیں گے۔ یمہدون
اپنے لیے بستر بچھاتے ہیں۔ المضاجع یعنی بستر۔ ابن عباس کا قول ہے

الْوَدْقُ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فِي الْآلِهَةِ وَفِيهِ تَخَافُونَهُمْ أَنْ يَرِثُوكُمْ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا يَصَّدَّعُونَ يَتَفَرَّقُونَ فَاصْدَعْ وَقَالَ غَيْرُهُ ضُعْفٌ وَضَعْفٌ لُغَتَانِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ السُّوأَى الْإِسَاءَةُ جَزَاءُ الْمُسِيئِينَ

هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ اپنے فرضی معبودوں سے تخافونهم کہ تمہارے وارث ہو جائیں گے جیسے ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے۔ یصدعون الگ الگ ہو جائیں گے۔ فاصدع کھول کر بیان کر دو۔ دوسرے کا قول کہ ضُعف اور ضَعف دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ السوأى اور الإساءة برائی کرنے والوں کا بدلہ۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ يَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَفَزِعْنَا فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ فَقَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ عَائِدُونَ أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ

مسروق کا بیان ہے کہ ایک شخص کندہ میں یہ بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے روز ایک ایسا دھواں ہوگا جو منافقوں کے کانوں اور آنکھوں میں داخل ہو جائے گا اور مومن کو اس سے صرف اتنی تکلیف پہنچے گی جیسے زکام ہو جاتا ہے۔ یہ سن کر ہم ڈر گئے چنانچہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب میں نے واقعہ بیان کیا تو غضب ناک ہوئے، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: جو کسی بات کو جانتا ہو تو کہے اور جو نہ جانے تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم کی بات ہے کہ جس بات کو نہ جانے تو کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: تم فرما دو کہ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور میں بناوٹی باتیں کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ چنانچہ جب قریش اسلام لانے میں دیر کرنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دعا مانگی: اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ویسے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے۔ پس انہیں قحط نے گھیر لیا یہاں تک کہ تباہ و برباد ہو گئے اور لوگ مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور ان میں سے جب کوئی آدمی زمین و آسمان کے درمیان نظر دوڑاتا تو دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ ابوسفیان آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: اے محمد! آپ تو صلہ رحمی کا حکم دینے آئے تھے لیکن آپ کی قوم ہلاک ہو گئی، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ پھر یہ آیت پڑھی: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (الدخان: آیت ۱۰) کیا ان سے آخرت کا عذاب ٹل جائے گا جبکہ وہ آئے گا۔ پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے جس کے متعلق

يَوْمَ بَدْرٍ وَلِزَامًا يَوْمَ بَدْرٍ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ إِلَى سَيَغْلِبُوْنَ وَالرُّوْمُ قَدْ مَضَى۔

الدخان آیت ۱۶) یہ جنگ کا دن ہے۔ اور لزاماً سے بھی جنگ بدر ہی مراد ہے اور رومیوں کے مغلوب اور غالب ہونے کے واقعات گزر چکے ہیں۔

بَابُ ۹۵ قَوْلِهِ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ

لِدِيْنِ اللّٰهِ خُلُقُ الْأَوَّلِيْنَ دِيْنُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْفِطْرَةُ الْإِسْلَامُ۔

لا تبدیل لخلق اللہ کی تفسیر

خلق اللہ یعنی اللہ کا دین۔ خلق الاولین پہلوں کے دین۔ اسلام جو فطرت کے عین مطابق ہے۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بچہ ایسا نہیں مگر وہ اپنی فطرت (دین اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا ہر بچہ سالم پیدا ہوتا ہے کیا تم نے ان میں سے کوئی کان کٹا بچہ پیدا ہوتے دیکھا ہے؟ پھر آپ پڑھتے ہیں: اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی بنائی ہوئی چیز نہ بدلنا یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے (آیت ۳۰)۔

لُقْمَانُ

سورۂ لقمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ ۹۶ قَوْلِهِ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم کی تفسیر

۱۸۸۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت وہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملاتے، نازل ہوئی تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بڑی سخت گزری اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم (کسی نہ کسی گناہ) کے ساتھ نہ ملایا ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے کیا تم نہیں سنتے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا کہا: بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔ (آیت ۱۳ یعنی سابقہ آیت میں بھی ظلم سے شرک مراد ہے)

بَابُ ۹۷ قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف بشریت کے زاویے سے دیکھتے ہیں اور دوسرے انسانوں کی طرح سمجھتے ہیں، اُن کے بارے میں سرمایۂ ملت کے نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے فرمایا ہے۔

جہلاں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را جز گفتند وو رنگ سائر بشر تصور نمودند ناچار منکر آمدند وصاحب دولتان کہ آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام بعنوان رسالت ورحمت عالمیان دانستند واز سائر ناس ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتند واز اہل نجات گردید۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۴۴)

بے خبر لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ منکر ہوگئے اور خوش قسمت لوگوں نے انہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالت اور رحمت دو عالم ہونے کے عنوان سے جانا اور دوسرے تمام انسانوں سے ممتاز دیکھا تو ایمان کی دولت سے مشرف ہوگئے۔ اور نجات پانے والوں میں اُن کا شمار ہوگیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نوری بشر ہونے کی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے بلکہ حدیث نور کی تصدیق کرتے ہوئے آپ یوں رقم طراز ہیں۔

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با وجود نشأۂ عنصری از نور حق جل وعلا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ ودیگراں رااین دولت میسر نشدہ است۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۱۰۰)

جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افراد عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ۔ دوسرے حضرات کو یہ دولت میسر نہیں ہے۔

اہلسنت وجماعت کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوری بشر ہیں۔ آپ کی پیدائش خدا کے نور سے ہوئی تو کس طرح ہوئی؟ یہ پروردگار عالم ہی جانتا ہے۔ ہم تو آپ کے ارشاد گرامی خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی کیفیت وحقیقت کو اللہ جل مجدہ کے سپرد کرتے ہیں۔ اسی لیے تو حضرت مولانا احمد الحامدی الرضوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء) بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!

سر تا پا تو بشر ہے سیما بھی ہے
یعنی تمام مظہر نور خدا بھی ہے!

سرور کون ومکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایسے نور ہیں کہ جس کو چاہتے اُسے بھی نوری بنا دیتے جیسے آپ سے نسبت ہونے کے باعث مدینہ طیبہ کو مدینہ منورہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کا نور ہونا تو ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے اہل حق کے نزدیک تو آپ کی اولاد بھی نور ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں جن کے باعث آپ

ذی النورین کا لقب ملا۔ اگر آپ کی اولاد بھی نرینہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذی النورین کا لقب کس وجہ سے ملتا۔ اس حقیقت کو چودھویں صدی کے عدیم المثال دانا نے یوں بیان کیا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں (کلیدی امور) پانچ چیزیں ہیں اور پھر یہ آیت پڑھی "بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے"...... (آیت آخری)

تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ

سورۂ الٓمٓ سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَهِينٍ ضَعِيفٍ نُطْفَةُ الرَّجُلِ ضَلَلْنَا هَلَكْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجُرُزُ الَّتِي لَا تُمْطَرُ إِلَّا مَطَرًا لَا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا نَهْدِ نُبَيِّنْ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
مجاہد کا قول ہے کہ مَهِينٍ کمزور یعنی مرد کا نطفہ۔ ضَلَلْنَا ہم تباہ ہو گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الْجُرُزُ سے وہ زمین مراد ہے جہاں بارش بہت کم ہو اور اس کے ساتھ کام نہ چلے۔ نَهْدِ ہم نے ظاہر کیا۔

بَابُ قَوْلِهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ کی تفسیر

۱۸۸۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی شخص کے دل میں ان کا خطرہ (خیال یا تصور) گزرا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے" (آیت ۱۷)۔

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ مِثْلَهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ رِوَايَةً قَالَ فَأَيُّ شَيْءٍ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے حضور سے روایت

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُرَّاتِ.

کہ ہمیں یہ جواب دیا اور کس سے، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس میں قرات پڑھا ہے۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا تصور گزرا، بہشت کی جن نعمتوں پر تم مطلع ہو گے انہیں ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے مقابلے میں چھوڑ دو گے۔ پھر یہ آیت پڑھی: «تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کئے کا» (آیت ۱۷)۔

اَلْأَحْزَابُ

سورۃ الاحزاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَيَاصِيهِمْ قُصُورِهِمْ.

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
مجاہد کا قول ہے کہ صیاصیہم سے ان کے محلات اور قلعے مراد ہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ.

اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ کی تفسیر

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا اور آخرت میں جس کی جان کا میں اس سے بھی زیادہ مالک نہ ہوں، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو «نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے» (آیت ۶)۔ پس جو بھی مومن مال چھوڑے تو اس کے رشتہ دار ہی میراث پائیں گے لیکن اگر اس کے سر پر قرض ہے یا کسی کا مال ضائع کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اس کا ذمہ دار میں ہوں۔

بَابُ قَوْلِهِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ

اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ کی تفسیر

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم

بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ ادْعُوهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

بَابُ ١٨١ قَوْلِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا

نَحْبَهُ عَهْدَهُ أَقْطَارِهَا جَوَانِبُهَا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا لَأَعْطَوْهَا۔

١٨٩٣۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُرٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔

١٨٩٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ اٰيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔

بَابُ ١٨٢ قَوْلِهِ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا

التَّبَرُّجُ أَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا سُنَّةَ اللّٰهِ اسْتَنَّهَا جَعَلَهَا۔

١٨٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ

زید بن محمد کہا کرتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہو گیا۔ تبھی اُن کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے (آیت ۵)۔

مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ کی تفسیر

تو اُن میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے (آیت ۲۳)۔ نَحْبَهُ اپنا وعدہ۔ اَقْطَارِهَا اطراف کے کناروں سے لَاٰتَوْهَا اسے قبول کر لیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے خیال میں یہ آیت وہ جنہوں نے سچا کر دیا جو اللہ سے عہد کیا تھا (آیت ۲۳)، حضرت انس بن نضر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

خارجہ بن زید نے اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ہم قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کر رہے تھے تو مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں اسے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا۔ وہ آیت مجھے حضرت خزیمہ انصاری کے سوا اور کسی مسلمان کے پاس نہ ملی جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی شہادت کو دو مسلمان مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا یعنی، کچھ مرد ہیں جنہوں نے اپنا عہد سچا کر دیا جو اللہ سے کیا تھا (آیت ۲۳)۔

قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ کی تفسیر

اپنی بیبیوں سے فرما دو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں (آیت ۲۸)۔ اَلتَّبَرُّجُ بناؤ سنگار دکھانا۔ سُنَّةَ اللّٰهِ اِسْتَنَّهَا سے مشتق ہے یعنی اپنا طریقہ ٹھہرایا۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنی ازواج مطہرات کو یا اپنے ساتھ رہنے کا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ثَلَاثَةُ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا فَرَجَعَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَأُخْرَى خَارِجَةً أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ۔

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَنَى بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حُجَرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةَ بِنَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُو لَهُنَّ وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ وَيَدْعُونَ لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ جَرَى بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَآهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ بِخُرُوجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ فَرَجَعَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔ انہوں نے جواب دیا۔ اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ کو کیسا پایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں برکت عطا فرمائے پھر آپ باری باری اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے یہی فرماتے رہے جو حضرت عائشہ سے فرمایا تھا اور وہ بھی اسی طرح جواب عرض کرتی رہیں جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ نے جواب عرض کیا تھا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ کر گئے تو دیکھا کہ وہ تینوں اسی گھر میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں چونکہ نبی کریم بہت ہی شرمیلے تھے اس لئے آپ باہر نکلے اور حضرت عائشہ کے حجرے کے پاس چلے گئے مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے جا کر آپ کو بتایا یا کسی دوسرے شخص نے کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے اور ابھی ایک قدم مبارک ہی اندر رکھا تھا اور دوسرا باہر ہی تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ لٹکا دیا۔ اور اسی وقت پردے کی آیت کا نزول ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا اور دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا چنانچہ لوگ روٹی گوشت سے شکم سیر ہو گئے پھر آپ امہات المومنین کے حجروں کی طرف نکلے جیسا کہ شب زفاف کی صبح کو آپ کا معمول تھا پھر آپ انہیں سلام کرتے اور انہیں دعائیں دیتے اور وہ بھی سلام و دعا کا جواب دیتیں۔ اس کے بعد جب آپ اپنے گھر کی جانب واپس تشریف لائے تو دو آدمیوں کو وہاں باتیں کرتے دیکھا۔ انہیں دیکھ کر آپ گھر سے واپس لوٹ گئے جب ان دونوں آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کاشانہ اقدس سے واپس لوٹتے دیکھا تو وہ جلدی سے کھسک گئے پس مجھے معلوم نہیں کہ ان دونوں کے چلے جانے کی بات میں نے آپ کو بتایا یا کسی اور شخص نے۔ پس آپ واپس گھر لوٹے یہاں تک کہ اندر داخل ہو گئے پھر میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس کے بعد پردے کی آیت نازل ہو گئی۔ ابن ابی مریم، یحییٰ، حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ أَمَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْكِ فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ۔

اس کے بعد حضرت سودہ کسی ضرورت سے باہر نکلیں۔ وہ بھاری جسم والی تھیں، جو انہیں جانتا تھا اس کا انہیں پہچان لینا مشکل نہ تھا۔ حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ کر کہا اے حضرت سودہ! اللہ کی قسم! ہم آپ کو پہچان لیتے ہیں حالانکہ آپ پردہ کر کے نکلی ہیں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ یہ سن کر وہ بارگاہ رسالت کی طرف لوٹ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے پاس حجرہ میں رات کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور دست مبارک میں ایک ہڈی تھی۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! میں کسی ضرورت سے باہر گئی تو حضرت عمر نے مجھ سے یوں کہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمانی شروع کر دی۔ جب وحی کا نزول ہو چکا تو ہڈی ابھی آپ کے دست مبارک میں تھی وہ آپ نے رکھی نہ تھی۔ پس آپ نے فرمایا کہ بیشک تمہیں اجازت مل گئی ہے کہ اپنی حاجت کے تحت باہر جا سکتی ہو۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا۔

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ کی تفسیر

اگر تم کسی بات کو ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ ان (عورتوں) پر مضائقہ نہیں ان کے باپ اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنے دین کی عورتوں اور اپنی کنیزوں میں، اور اللہ سے ڈرتی رہو بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (آیت ۵۵)۔

١٩٠٦ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ، النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِينَ عَمُّكِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابو القعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی جبکہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ میں نے کہا کہ اس وقت تک میں اجازت نہیں دے سکتی جب تک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! بیشک ابو القعیس کے بھائی افلح میرے پاس آنے کی اجازت مانگتے تھے تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا جب تک حضور اجازت مرحمت نہ فرمائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے چچا کو اجازت دینے سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ پس آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دیا کرو تمہارے

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ.

بَابٌ ۳۱ قَوْلِهِ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى.

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا.

سَبَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

يُقَالُ مُعَاجِزِينَ مُسَابِقِينَ بِمُعْجِزِينَ بِفَائِتِينَ سَبَقُوا فَاتُوا لَا يُعْجِزُونَ لَا يَفُوتُونَ يَسْبِقُونَا يُعْجِزُونَا قَوْلُهُ بِمُعْجِزِينَ بِفَائِتِينَ وَمَعْنَى مُعَاجِزِينَ مُغَالِبِينَ يُرِيدُ كُلُّ

وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ مِعْشَارٌ عُشْرٌ الْأُكُلُ الثَّمَرُ بَاعِدْ وَبَعِّدْ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَعْزُبُ لَا يَغِيبُ الْعَرِمُ السُّدُّ مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ فِي السُّدِّ فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ وَحَفَرَ الْوَادِيَ فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبِسَتَا وَلَمْ يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ وَلٰكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ الْعَرِمُ الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْعَرِمُ الْوَادِي السَّابِغَاتُ الدُّرُوعُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُجَازَى يُعَاقَبُ أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ

تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی شرمیلے آدمی تھے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے میں فرمایا ہے: اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے بری قرار دیا اُس بات سے جو انہوں نے کہی تھی اور موسیٰ اللہ کے نزدیک آبرو والا ہے (آیت ۶۹)۔

سورۃ السبا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔
کہا گیا ہے کہ مُعَاجِزِیْنَ سے مراد آگے نکل جانے والے ہیں۔ بِمُعْجِزِیْنَ ہاتھوں سے نکل جانے والے جیسے کہتے ہیں لَا یُعْجِزُوْنَ وہ ہمیں عاجز نہیں کر سکتے۔ یُعْجِزُوْنَا دوسری قرأت میں مُعَاجِزِیْنَ ہے یعنی ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے

والے ایک دوسرے کا عجز ظاہر کرنے والے۔ مِعْشَارٌ دسواں حصہ، اُکُلٌ پھل، بَاعِدْ اور بَعِّدْ دونوں ہم معنی ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ لَا یَعْزُبُ غائب نہیں ہوتے۔ اَلْعَرِمُ رکاوٹ، یہ ایک سرخ پانی تھا جو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو بند گر گیا، میدان میں گڑھا پڑ گیا اور باغ کی دونوں طرف اونچی ہو گئیں۔ پھر پانی ان کی نگاہوں کے سامنے سے غائب ہو گیا اور وہ دونوں باغ سوکھ گئے، وہ سرخ پانی بند کا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے بھیجا جہاں سے چاہا۔ عمرو بن شرحبیل کا قول ہے کہ اَلْعَرِمُ یمن والوں کی زبان میں بند کو کہتے ہیں اور کسی دوسرے کا قول ہے کہ اَلْعَرِمُ سے میدان مراد ہے۔ اَلسَّابِغَاتُ زرہیں۔ مجاہد کا قول ہے: یُجَازٰی عذاب دیئے جاتے ہیں۔ اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَۃٍ "میں تمہیں ایک اطاعت

بِطَاعَةِ اللّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى وَاحِدًا وَاثْنَيْنِ التَّنَاوُشُ الرَّدُّ مِنَ الْاٰخِرَةِ إِلَى الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ زَهْرَةٍ بِأَشْيَاعِهِمْ بِأَمْثَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوَابِ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ الْخَمْطُ الْأَرَاكُ وَالْأَثَلُ الطَّرْفَاءُ الْعَرِمُ الشَّدِيْدُ۔

بَابُ قَوْلِهٖ حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَأَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيْهَا إِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهٗ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِيْ سُمِعَ مِنَ السَّمَاءِ۔

بَابُ قَوْلِهٖ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ

۱۹۱۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

کرنے کی۔ مثنیٰ و فرادیٰ دو دو یا ایک ایک۔ التناوش آخرت سے دنیا کی طرف لوٹنا۔ ما یشتھون مال و اولاد اور سامان کی جو زینت چاہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کالجواب زمین کے تالاب یا گڑھے کی طرح۔ الخمط پیلو کا درخت۔ الاثل جھاؤ کا درخت۔ العرم سخت تیز۔

حَتّٰی إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ کی تفسیر

یہاں تک کہ جب اون سے کہ ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں (آیت ۲۳)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا حکم فرماتا ہے تو عاجزی سے فرشتے یوں پروں کو پھڑپھڑانے لگتے ہیں جیسے پتھر پر زنجیر مارنے کی جھنکار۔ یہاں تک کہ جب ان سے کہ ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (آیت ۲۳)۔ پس ان کی گفتگو چوری کرنے والے شیاطین سننے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اس طرح اوپر تلے ہوتے ہیں جیسے کہ یہ بات بتاتے وقت سفیان راوی نے اپنی ہتھیلی کو موڑا اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے دکھایا۔ اگر وہ ایک بات بھی سن پاتے ہیں تو فوراً اپنے نیچے والے کو بتا دیتے ہیں اور وہ اپنے نیچے والے کو، یہاں تک کہ وہ بات جادوگر اور کاہن کی زبان تک پہنچ جاتی ہے۔ بعض اوقات پہلے شیطان کے دوسرے کو بتانے سے پہلے آگ کی چنگاری آ لگتی ہے۔ اور کبھی وہ چنگاری سے پہلے دوسرے کو بتا چکا ہوتا ہے، پھر جادوگر اور کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نے فلاں فلاں دن فلاں بات نہیں بتائی تھی۔ چنانچہ آسمان سے سنی ہوئی ایک بات کے باعث ان کی تصدیق کر دیتے ہیں۔

إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ کی تفسیر

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا

مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوا مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ.

پہاڑ پر چڑھے اور عرب کے طریق کے مطابق آپ نے آواز دی یا صباحاہ (لوگو! فریاد کو پہنچو) یہ سن کر قریش کے تمام افراد آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور کہا بتائیے کس لیے بلایا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں تم لوگوں سے یہ کہوں کہ دشمن صبح ہو کر یا شام کو تم پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ سب نے کہا کیوں نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں ڈرانے والا ہوں سخت عذاب کے آنے سے پہلے (آیت ۴۶) اس پر ابو لہب نے کہا۔ ہلاک ہو۔ کیا ہمیں اسی لیے اکٹھا کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ لہب نازل فرمادی کہ تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کمایا ۔

بفضلہ تعالیٰ انیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ ــــــ ۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ١١ الملائكة

قال مجاهد القطمير لفافة النواة مثقلة مثقلة وقال غيره الحرور بالنهار مع الشمس وقال ابن عباس الحرور بالليل والسموم بالنهار وغرابيب أشد سواد الغربيب الشديد السواد.

باب ١٢ سورة يٰس

وقال مجاهد فعززنا شددنا يا حسرة على العباد وكان حسرة عليهم استهزاؤهم بالرسل أن تدرك القمر لا يستر ضوء أحدهما ضوء الآخر ولا ينبغي لهما ذلك. سابق النهار يتطالبان حثيثين نسلخ نخرج أحدهما من الآخر ويجري كل واحد منهما من مثله من الأنعام فكهون معجبون جند محضرون عند الحساب ويذكر عن عكرمة المشحون الموقر. وقال ابن عباس طائركم مصائبكم ينسلون يخرجون مرقدنا مخرجنا أحصيناه حفظناه مكانتهم ومكانهم واحد.

باب ١٣ والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم

١٩١٣ حدثنا أبو نعيم حدثنا الأعمش عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي ذر رضي الله عنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد

سورۂ فاطر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ القطمیر کھجور کی گٹھلی کا چھلکا مُثقلۃ لدی ہوئی۔ دوسروں کا قول ہے کہ الحرور دن میں سورج کی گرمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الحرور رات کی گرمی اور السموم دن کی گرمی کو کہتے ہیں۔ غرابیب بہت ہی سیاہ الغربیب بہت سخت کالا چیز۔

سورۂ یٰسین کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ فعززنا سے مراد ہے ہم نے طاقت دی یا حسرۃ علی العباد ان لوگوں پر افسوس ہے جو رسولوں سے مذاق کرتے ہیں ان تدرک القمر ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو سلب نہیں کرے گی اور نہ یہ انکے لائق ہے سابق النہار دونوں ایک دوسرے کے پیچھے رہتے ہیں نسلخ ہم ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور دونوں چلتے رہتے ہیں۔ من مثلہ چوپائے۔ فکھون خوش ہوں گے جند محضرون حساب کے لئے۔ عکرمہ سے منقول ہے کہ المشحون سے مراد ہے بھری ہوئی۔ ابن عباس کا قول ہے طائرکم تمہاری مصیبتیں ینسلون نکل آئیں گے۔ مرقدنا اپنے نکلنے کی جگہ سے احصیناہ ہم نے اسکو یاد رکھا ہے۔ مکانتہم اور مکانہم دونوں ہم معنی ہیں۔

والشمس تجری لمستقر لہا کی تفسیر

یہ مقرر فرمایا ہوا ہے اس کا جو غالب علم والا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غروب آفتاب کے وقت مسجد نبوی کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ پس آپ نے فرمایا

عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ.

١٩١٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ.

بَابُ وَالصَّافَّاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يُرْمَوْنَ وَاصِبٌ دَائِمٌ لَازِبٌ لَازِمٌ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ يَعْنِي الْحَقَّ الْكُفَّارُ تَقُولُهُ لِلشَّيْطَانِ غَوْلٌ وَجَعُ بَطْنٍ يُنْزَفُونَ لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ قَرِينٌ شَيْطَانٌ يُهْرَعُونَ كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ يَزِفُّونَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّافُّونَ الْمَلَائِكَةُ صِرَاطِ الْجَحِيمِ سَوَاءِ الْجَحِيمِ وَوَسَطِ الْجَحِيمِ لَشَوْبًا يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيمِ مَدْحُورًا مَطْرُودًا بَيْضٌ مَكْنُونٌ اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ يَسْتَسْخِرُونَ يَسْخَرُونَ بَعْلًا رَبًّا.

بَابُ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

١٩١٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

بے شک یہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔ اسی سبب ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔ یہ حکم ہے زبردست علم والے کا (آیت ۳۸)۔

* * *

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ارشادِ باری تعالیٰ :۔ اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے (آیت ۳۸) کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا ٹھہراؤ عرشِ اعظم کے نیچے ہے۔

سورۃ الصافات

مجاہد کا قول ہے کہ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ اس میں مکانِ بعید سے مراد ہے ہر جانب سے اور يُقْذَفُونَ سے مراد ہے پھینکے جاتے ہیں وَاصِبٌ ہمیشہ لَازِبٌ لازم ضروری تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ یعنی کافر حق جنہیں شیاطین کہا کرتے غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ لَا يُنْزَفُونَ ان کی عقلیں ضائع نہ ہوں گی۔ قَرِينٌ شیطان۔ يُهْرَعُونَ تیز دوڑتے ہیں يَزِفُّونَ تیز چلنے لگے بَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا کفارِ قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ یعنی عنقریب حساب کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔ ابن عباس کا قول ہے لَنَحْنُ الصَّافُّونَ فرشتے سَوَاءِ الْجَحِيمِ جہنم کے اندر۔ لَشَوْبًا جہنمیوں کے کھانے میں سخت گرم پانی ملایا جائے گا مَدْحُورًا بھگایا ہوا۔ بَيْضٌ مَكْنُونٌ چمکدار موتی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ انہیں بعد والے بھلائی کے ساتھ یاد کریں گے۔ يَسْتَسْخِرُونَ ہنسی کرتے ہیں بَعْلًا یمن والوں کی بولی میں رب کو کہتے ہیں۔

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِنِ ابْنِ مَتَّى۔

١٩١٦۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ۔

بَابٌ (ص)

١٩١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِي ص قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا۔

١٩١٨۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةٍ فِي ص فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ أَيْنَ سَجَدْتَ فَقَالَ أَوَمَا تَقْرَأُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ۔ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَكَانَ دَاوُدُ مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ فَسَجَدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُجَابٌ عَجِيبٌ الْقِطُّ الصَّحِيفَةُ هُوَ هٰهُنَا صَحِيفَةُ الْحَسَنَاتِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِي عِزَّةٍ مُعَازِّينَ الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ مِلَّةُ قُرَيْشٍ الْاِخْتِلَاقُ الْكَذِبُ۔ الْأَسْبَابُ طُرُقُ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ يَعْنِي قُرَيْشًا أُولٰئِكَ الْأَحْزَابُ الْقُرُونُ الْمَاضِيَةُ فَوَاقٍ رُجُوعٍ قِطَّنَا عَذَابَنَا اتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَحَطْنَا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی سے افضل ہوں۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی سے افضل ہوں تو اس نے ضرور جھوٹ بولا ہے۔

سورۂ ص کی تفسیر

شعبہ کو عوام بن حوشب نے بتایا کہ میں نے مجاہد سے سورۂ ص کے سجدے کی بابت پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا "یہ ہیں جنہیں اللہ نے راہ دکھائی تو اے محبوب! تم انہی کی راہ چلو" لہٰذا حضرت ابن عباس اس سورت کو پڑھ کر سجدہ کیا کرتے تھے۔

مجاہد سے سورۂ ص میں سجدے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ اس میں سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نہیں پڑھتے "اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ہدایت دی تو اے محبوب! تم انہی کی راہ چلو" پس حضرت داؤد علیہ السلام بھی ان حضرات میں سے ہیں جن کے راستے پر چلنے کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ کیا۔ عُجَابٌ عجیب۔ اَلْقِطُّ یہاں نیکیوں کا نامۂ اعمال یعنی کتاب مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ فِیْ عِزَّةٍ سرکشی کرنے والے۔ اَلْمِلَّةِ الْآخِرَةِ قوم قریش۔ اَلْاِخْتِلَاقُ جھوٹ۔ اَلْاَسْبَابُ آسمان کے دروازوں والے راستے۔ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ یعنی قریش۔ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ پچھلے لوگ۔ فَوَاقٍ لوٹ کر آنا۔ قِطَّنَا ہمارا عذاب۔ اِتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِیًّا ہم نے انہیں گھیر لیا۔ اَتْرَابٌ [illegible] کے مانند۔ ابن عباس کا قول ہے اَیْدٍ عبادت کی طاقت

جِيَادٌ أَتْرَابٌ أَمْثَالٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَيْدُ الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ الْأَبْصَارُ الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللّٰهِ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي مِنْ ذِكْرٍ طَفِقَ مَسْحًا يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا الْأَصْفَادُ الْوَثَاقُ

باب ۱۱۸ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

۱۹۱۹ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا

باب ۱۱۹ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ

۱۹۲۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

الابصار۔ حکمِ الٰہی پر نظر رکھنا۔ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ میں عَنْ یہاں مِنْ کی جگہ ہے طَفِقَ مَسْحًا گھوڑوں کی گردنوں اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ اَلْاَصْفَادُ۔ بیڑیاں۔

هَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گزشتہ رات ایک شریر جن آکر مجھے چھیڑنے لگا یا ایسا ہی کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا تاکہ وہ میری نماز منقطع کروا دے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو عنایت فرمایا۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھتے لیکن مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ اے میرے رب مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو۔ آیت ۳۵ روح بن عبادہ راوی کا قول ہے کہ پھر وہ ذلیل و خوار ہو کر لوٹ گیا۔

وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے لوگو! جو تم میں سے کسی بات کا علم رکھتا ہو تو اسے کہے اور جو نہ جانتا ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم کا حصہ ہے کہ جس بات کو آدمی نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی کا حکم فرمایا کہ تم فرما دو میں اس قرآن پر تم سے اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں سے نہیں (آیت ۸۶) اور عنقریب میں تمہیں دھوئیں کے بارے میں بتاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی طرف دعوت دی تو وہ

نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ.

۱۹۲۳ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَذَلِكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ.

۱۹۲۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ.

بَابُ ۸۲ الْمُؤْمِنِ

قَالَ مُجَاهِدٌ مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ وَيُقَالُ بَلْ هُوَ اسْمٌ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْعَبْسِيِّ

يُذَكِّرُنِي حَامِيمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ
فَهَلَّا تَلَا حَامِيمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

الطَّوْلُ التَّفَضُّلُ. دَاخِرِينَ خَاضِعِينَ. قَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى النَّجَاةِ الْإِيمَانِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَثَنَ. يُسْجَرُونَ تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ. تَمْرَحُونَ تَبْطَرُونَ. وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ قَالَ وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أُقَنِّطَ النَّاسَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا

چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا تو وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائینگے (آیت ۶۸)

عامر شعبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرا صور پھونکنے کے بعد میں اپنا سر سب سے پہلے اٹھاؤں گا، تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش اعظم کو پکڑے ہوئے کھڑے ہیں پس میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اسی حالت میں رہے یعنی بیہوش ہی نہ ہوئے یا صور پھونکنے کے بعد ہوش میں (سب سے پہلے) آئے۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں دفعہ صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا لوگوں نے حضرت ابوہریرہ سے دریافت کیا کہ چالیس دن کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا چالیس سال کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کر دیا لوگوں نے پھر پوچھا کیا چالیس ماہ کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کر دیا پھر فرمایا کہ انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے سوا سب کچھ گل جائے گا اور اسی سے اس کی دوسری پیدائش مرتب فرمائی جائے گی۔

سورۃ المؤمن کی تفسیر مجاہد کا قول ہے کہ لفظ حٰم بطور مجاز (حروف مقطعات سے) ہے جیسے دیگر سورتوں کی ابتداء میں۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ شاید اس سورت کا نام ہو جیسے شریح بن ابو اوفیٰ عبسی نے کہا ہے۔

بھلا ہے نیزہ میں اور حامیم کر رہا ہے یاد
کاش! آگے حامیم پڑھتا پیشتر لڑنے سے

الطَّوْلُ احسان کرنا۔ دَاخِرِیْنَ ذلیل و خوار ہونے والے۔ مجاہد کا قول ہے کہ النجاۃ سے مراد ایمان ہے لَیْسَ لَہٗ دَعْوَۃٌ بت کسی کی دعا قبول نہیں کر سکتے یُسْجَرُوْنَ جہنم کا ایندھن بنیں گے تَمْرَحُوْنَ اتراتے تھے۔ واقعہ ہے کہ حضرت علاء بن زیاد (تابعی) لوگوں کو جہنم سے ڈراتے تھے ایک آدمی نے کہا کہ آپ لوگوں کو ناامید کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا کیا میں لوگوں کو ناامید اور مایوس کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اے میرے

طَائِعِينَ . فَذَكَرَ فِي هٰذِهِ خَلْقَ الْأَرْضِ قَبْلَ
السَّمَاءِ . وَقَالَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا . عَزِيزًا
حَكِيمًا سَمِيعًا بَصِيرًا فَكَأَنَّهُ كَانَ ثُمَّ مَضٰى . فَقَالَ
فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ فِي النَّفْخَةِ الْأُولٰى ثُمَّ يُنْفَخُ
فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ
وَلَا يَتَسَاءَلُونَ . ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ أَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ وَأَمَّا قَوْلُهُ مَا كُنَّا
مُشْرِكِينَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ . فَإِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِأَهْلِ
الْإِخْلَاصِ ذُنُوبَهُمْ وَقَالَ الْمُشْرِكُونَ تَعَالَوْا
نَقُولُ لَمْ نَكُنْ مُشْرِكِينَ فَخُتِمَ عَلٰى أَفْوَاهِهِمْ فَتَنْطِقُ
أَيْدِيهِمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ عُرِفَ أَنَّ اللّٰهَ لَا يُكْتَمُ حَدِيثًا
وَعِنْدَهُ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا الْآيَةَ وَخَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَاءِ
فَسَوَّاهُنَّ فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ ثُمَّ دَحَى الْأَرْضَ
وَدَحْوُهَا أَنْ أَخْرَجَ مِنْهَا الْمَاءَ وَالْمَرْعٰى وَخَلَقَ
الْجِبَالَ وَالْجِمَالَ وَالْآكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي يَوْمَيْنِ
آخَرَيْنِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ دَحَاهَا وَقَوْلُهُ خَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ فَجُعِلَتِ الْأَرْضُ وَمَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فِي أَرْبَعَةِ
أَيَّامٍ وَخُلِقَتِ السَّمٰوَاتُ فِي يَوْمَيْنِ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُورًا سَمّٰى نَفْسَهُ ذٰلِكَ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ أَيْ
لَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا إِلَّا
أَصَابَ بِهِ الَّذِي أَرَادَ فَلَا يَخْتَلِفُ عَلَيْكَ
الْقُرْآنُ فَإِنَّ كُلًّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَمْنُونٍ
مَحْسُوبٍ أَقْوَاتَهَا أَرْزَاقَهَا فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا
مِمَّا أَمَرَ بِهِ نَحِسَاتٍ مَشَائِيمَ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ
قُرَنَاءَ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ
اهْتَزَّتْ بِالنَّبَاتِ . وَرَبَتْ ارْتَفَعَتْ . وَقَالَ
غَيْرُهُ مِنْ أَكْمَامِهَا حِينَ تَطْلُعُ لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِي

اس آیت میں آسمان کی پیدائش کا زمین کی پیدائش سے پہلے ذکر
فرمایا ہے۔ اور فرمایا وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا عَزِيزًا حَكِيمًا سَمِيعًا
بَصِيرًا گویا یہ زمانہ ماضی میں ایسا تھا جو گزری بات ہو گئی پس
انہوں نے جواب فرمایا کہ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ یہ پہلی دفعہ صور پھونکے
کے وقت کی بات ہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا تو سب
بیہوش ہو جائیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر جس کو اللہ چاہے
پھر فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ (یہی وقت کی بات)
ہے۔ پھر جب دوسری دفعہ صور پھونکا جائیگا۔ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَتَسَاءَلُونَ کا سماں ہوگا۔ اور ان کا یہ کہنا کہ مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ اور وَلَا
يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا کا معاملہ، تو یقینا اللہ تعالیٰ اخلاص والوں کے
گناہ بخش دے گا تو مشرکین کہیں گے کہ آؤ ہم بھی کہہ دیں کہ ہم
مشرک نہیں کیا کرتے تھے، پس ان میں سے ہر ایک کے منہ پر
مہر لگا دی جائے گی تو ان کے ہاتھ بولیں گے پھر اس وقت
سب جان لیں گے کہ خدا سے کوئی بات چھپائی نہیں جا سکتی اسی
وقت يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا الآیۃ اور زمین کو پیدا فرمایا خَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ پھر آسمان کو پیدا فرمایا۔ پھر آسمان کی طرف قصد کیا اور
انہیں دوسرے دو دنوں میں برابر کیا۔ پھر زمین کو پھیلایا اور اس کا
پھیلانا یہ ہے کہ پانی اور چرنے کی جگہیں اس سے نکالیں اور پہاڑ
جیسے اونٹ وغیرہ پیدا کیے اور جو ان کے درمیان ہیں دوسرے دو دنوں
میں پیدا فرمائے اسی لئے فرمایا ہے دَحَاهَا اور یہ جو فرمایا ہے
کہ زمین کو دو دن میں پیدا فرمایا۔ پس زمین کو اور جو کچھ اس میں
ہے انہیں چار دنوں میں پیدا فرمایا گیا جبکہ آسمان کو دو دنوں میں پیدا
فرمایا گیا اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا
رَّحِيمًا یہ اس نے اپنی تعریف فرمائی ہے یعنی اس کا ارشاد ہے اور ہمیشہ
ایسا رہے گا اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ فرماتا ہے وہ اسی
طرح ہو جاتی ہے لہذا تمہیں قرآن کریم میں اختلاف معلوم نہ ہو کیونکہ سب
کچھ خدا کی طرف سے ہے اور مجاہد کا قول ہے کہ مَمْنُونٍ سے
شمار کیا ہوا مراد ہے أَقْوَاتَهَا اس کی روزی فِي كُلِّ سَمَاءٍ
أَمْرَهَا ہر آسمان میں اسی کا حکم کیا نَحِسَاتٍ منحوس

أَيْ بِعَمَلِي أَنَا مَحْقُوقٌ بِهٰذَا. سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ قَدَّرَهَا سَوَاءً. فَهَدَيْنَاهُمْ دَلَلْنَاهُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَقَوْلِهِ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ وَكَقَوْلِهِ هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ وَالْهُدَى الَّذِي هُوَ الْإِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ أَصْعَدْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ. يُوزَعُونَ يُكَفُّونَ. مِنْ أَكْمَامِهَا قِشْرُ الْكُفُرَّى هِيَ الْكُمُّ. وَلِيٌّ حَمِيمٌ الْقَرِيبُ. مِنْ مَحِيصٍ حَاصَ عَنْهُ حَادَ. مِرْيَةٍ وَمُرْيَةٌ وَاحِدٌ أَيِ امْتِرَاءٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ الْوَعِيدُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ.

بَابُ ۴۲۲ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ.

۱۹۲۶ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ الْآيَةَ كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيفٍ أَوْ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ فِي بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَتُرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ حَدِيثَنَا قَالَ بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهُ فَأُنْزِلَتْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ الْآيَةَ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الْآيَةَ.

۱۹۲۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ موت کے وقت انکے پاس فرشتے آتے ہیں اِهْتَزَّتْ سرسبز ہوئی وَرَبَتْ اونچی ہوئی۔ دوسرے کا قول ہے یعنی مِنْ أَكْمَامِهَا اپنے غلافوں سے لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِي یعنی میرے عمل سے۔ سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ یعنی پوچھنے والوں کے لئے برابر اندازہ ہے تاکہ بھلائی برائی کو سمجھ سکیں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے اسے دونوں گھاٹیاں بتا دیں یعنی بھلائی اور برائی کی اور فرمایا ہم نے اسے راستے کی طرف ہدایت دی اور ہدایت وہی ہے جو منزل مقصود پر پہنچائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ میں ہے يُوزَعُونَ روکے جائیں گے أَكْمَامِهَا سے مراد ہے پوست کہ الکفر کہتے ہیں وَلِيٌّ حَمِيمٌ قریبی دوست مِنْ مَحِيصٍ بھاگنے کی جگہ مِرْيَةٌ اور مُرْيَةٌ ہم معنی ہیں یعنی شک۔ حضرت مجاہد کا قول ہے کہ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ یہ تنبیہ ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ سے مراد غصہ کے وقت صبر کرنا ہے۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ کی تفسیر اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم یہ سمجھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (آیت ۲۲) کے بارے میں فرمایا کہ قریش کے دو آدمی اور ان کا سسرالی بنی ثقیف کا ایک آدمی یا بنی ثقیف کے دو آدمی اور ان کا سسرالی قریش کا ایک آدمی یہ تینوں بیت اللہ میں بیٹھے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ بعض باتیں سن لیتا ہے۔ تیسرا بولا کہ اگر وہ بعض باتیں سنتا ہے تو ہماری ساری باتیں بھی سن لیتا ہوگا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں ... اور یہ تمہارا وہ گمان ہے (آیت ۲۲، ۲۳)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی یہ تینوں بیت اللہ

جُزْءًا بِالْبَنَاتِ وَالزُّخْرُفُ الذَّهَبُ، مَلَائِكَةً يَخْلُفُونَ يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

باب ۲۱ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْآيَةَ

۱۹۳۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ مَثَلًا لِلْآخِرِينَ عِظَةً وَقَالَ غَيْرُهُ مُقْرِنِينَ ضَابِطِينَ يُقَالُ فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ ضَابِطٌ لَهُ وَالْأَكْوَابُ الْأَبَارِيقُ الَّتِي لَا خَرَاطِيمَ لَهَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ أَيْ مَا كَانَ فَأَنَا أَوَّلُ الْآنِفِينَ، وَهُمَا لُغَتَانِ رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِدٌ وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ، وَيُقَالُ أَوَّلُ الْعَابِدِينَ الْجَاحِدِينَ مِنْ عَبِدَ يَعْبَدُ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةِ الْكِتَابِ، أَصْلِ الْكِتَابِ، أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ، مُشْرِكِينَ، وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ هَذَا الْقُرْآنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَّهُ أَوَائِلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَهَلَكُوا فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ، عُقُوبَةُ الْأَوَّلِينَ، جُزْءًا عِدْلًا

باب ۲۲ الدُّخَانُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَهْوًا طَرِيقًا يَابِسًا عَلَى الْعَالَمِينَ عَلَى مَنْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ فَاعْتُلُوهُ ادْفَعُوهُ - وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ أَنْكَحْنَاهُمْ حُورًا عِينًا يَحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ تَرْجُمُونِ الْقَتْلُ - وَرَهْوًا سَاكِنًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْمُهْلِ أَسْوَدُ كَمُهْلِ الزَّيْتِ وَقَالَ غَيْرُهُ تُبَّعٌ مُلُوكُ الْيَمَنِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمَّى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ - وَالظِّلُّ يُسَمَّى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ الشَّمْسَ -

الملائكة يخلفون فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں

ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک کی تفسیر

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا۔ یا مالک لیقض علینا ربک اور قتادہ کا قول ہے کہ مثلا للآخرین میں مثل سے نصیحت مراد ہے دوسرے حضرات کہتے ہیں مقرنین کا معنی ہے ضابطہ رکھنے والے جیسے کہا جاتا ہے فلان مقرن لفلان یعنی فلاں فلاں پر قابو رکھتا ہے اکواب بغیر ٹونٹی کے لوٹے اول العابدین پس خدا کی اولاد نہیں لہٰذا سب سے پہلا انکار کرنے والا میں ہوں۔ یہ دو طرح پڑھا جاتا ہے یعنی رجل عابد اور عبد اور حضرت ابن مسعود کی قراءت میں یوں ہے وقال الرسول یا رب یقال اول العابدین میں العابدین سے مراد انکار کرنے والے ہیں اور یہ عبد یعبد سے ہے قتادہ کا قول ہے کہ ام الکتاب سے ساری کتاب یا اصل کتاب مراد ہے افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین میں مسرفین سے مراد مشرکین ہیں خدا کی قسم جس طرح ابتدا میں لوگوں نے قرآن کریم کا انکار کیا تھا، اگر یہ اٹھا لیا جاتا تو سب ہلاک ہو گئے ہوتے اشد منهم بطشا ومضى مثل الاولين پہلے لوگوں پر عذاب آئے جزءا برابر کا حصہ

سورۃ الدخان کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ رهوا سے خشکی کا راستہ مراد ہے علی العالمین سے پہلے تمام لوگ مراد ہیں فاعتلوہ یعنی دھکا دو وزوجناهم بحور یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ دیں گے جن کو دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہو جائیں۔ ترجمون قتل کرنا رهوا ساکن۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ کالمهل سیاہ۔ دوسرے حضرات کا قول ہے تبع یمن کے بادشاہ ہیں جن میں سے ہر ایک کو تبع کہا جاتا تھا کیونکہ وہ اپنے پیش رو کے بعد اس کا جانشین ہوتا تھا اور سایہ کو بھی تبع کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سورج کے

١٩٣٥ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتَّى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَيْ مُحَمَّدُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ تَعُودُوا بَعْدَ هَذَا فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ ثُمَّ قَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى عَائِدُونَ أَنُكْشِفُ عَذَابَ الْآخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ أَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ کو حکم دیا کہ "تم فرما دو کہ میں تم سے اس قرآن پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ والوں سے ہوں" پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش تو برابر نافرمانی ہی کیے جا رہے ہیں تو دعا کی "اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر میری مدد فرما" تو انہیں قحط سالی نے آ دبایا، یہاں تک کہ سب چیزیں ختم ہو گئیں اور ہڈیاں اور کھالیں تک بھی کھا گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: یہاں تک کہ ہڈیاں اور مردار بھی کھا گئے اور انہیں زمین سے دھواں جیسی چیز نکلتی ہوئی نظر آتی تھی۔ چنانچہ ابوسفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے محمد! اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ ہم سے اس عذاب کو ہٹا لے۔ چنانچہ آپ نے دعا کر دی لیکن فرمایا کہ تم دوبارہ ایسے ہی ہو جاؤ گے عذاب ہٹنے کے بعد۔ منصور کی حدیث میں ہے کہ پھر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں: "تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائیگا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔" (آیت ۱۵) کیا قیامت میں ان سے عذاب ہٹایا جائیگا؟ پس دھوئیں کی یہ بات زمانہ ماضی کی ہے۔

بَابُ ٢٨ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ.

١٩٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ اللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ وَالدُّخَانُ.

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کی پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں: (۱) قریش کی ہلاکت (۲) رومیوں کی فتح (۳) قریش کو پکڑنا (۴) شق القمر (۵) دھواں۔

بَابُ ٢٩ (الْجَاثِيَةُ)

مُسْتَوْفِزِينَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَنْسِخُ نَكْتُبُ. نَنْسَاكُمْ نَتْرُكُكُمْ.

سورۃ الجاثیہ کی تفسیر

گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے۔ مجاہد کا قول ہے: نَسْتَنْسِخُ ہم لکھتے ہیں۔ نَنْسَاكُمْ ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔

بَابُ ٣٠ وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ الْآيَةَ

١٩٣٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدم کی اولاد زمانے کو گالی دے کر مجھے اذیت پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ زمانہ میں ہوں، ہر کام میرے ہاتھ میں ہے اور دن رات کو میں گردش میں رکھتا ہوں۔

باب ۴۳۰ (الاحقاف)

سورۂ الاحقاف کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تُفِيضُونَ تَقُولُونَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَثَرَةٍ وَأُثْرَةٍ وَأَثَارَةٍ بَقِيَّةُ عِلْمٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ لَسْتُ بِأَوَّلِ الرُّسُلِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَرَأَيْتُمْ هٰذِهِ الْأَلِفُ إِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ إِنْ صَحَّ مَا تَدَّعُونَ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ وَلَيْسَ قَوْلُهُ أَرَأَيْتُمْ بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ إِنَّمَا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَبَلَغَكُمْ أَنَّ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ خَلَقُوا شَيْئًا۔

مجاہد کا قول ہے۔ تُفِیضُوْنَ تم کہتے ہو۔ بعض حضرات کا قول ہے اَثَرَةٍ، اُثْرَةٍ اور اَثَارَةٍ تینوں کا معنی ہے علم کا باقی حصہ۔ ابن عباس کا قول ہے بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ سب سے پہلے آنے والا رسول نہیں ہوں۔ دوسرے کا قول ہے اَرَاَیْتُمْ میں استفہام وعید کے لئے ہے یعنی اگر تمہارا خیال درست ہو کہ ان چیزوں کو تم پوجتے ہو وہ عبادت کے لائق نہیں ہیں اور اَرَاَیْتُمْ آنکھ سے دیکھنے والی رویت نہیں ہے بلکہ اس سے مطلب ہے کیا تم جانتے ہو کیا تمہارے تک کوئی ایسی خبر پہنچی ہے کہ جنہیں تم خدا کے سوا پوجتے ہو انہوں نے کوئی چیز پیدا کی ہو؟

باب ۴۳۱ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا

أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللّٰهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ۔

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّکُمَا الآیۃ اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا فَقَالَ خُذُوهُ فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ هٰذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ عُذْرِي۔

ابوبشر نے یوسف بن ماہک سے روایت کی ہے کہ مروان کو جب حجاز کا گورنر بنایا گیا، حضرت معاویہ نے بنایا تھا، تو اس نے خطبہ دیتے ہوئے یزید بن معاویہ کی تعریف کرنے لگا تاکہ اس کے والد ماجد کے بعد لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کرلیں۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے کچھ بات پر اعتراض کیا جس پر اس نے حکم دیا کہ اسے پکڑ لو۔ لیکن یہ حضرت عائشہ صدیقہ کے کاشانۂ اقدس میں داخل ہو گئے جس کے باعث پکڑے نہ جا سکے۔ مروان نے کہا یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّکُمَا اَتَعِدَانِنِیْٓ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ نے پردے کے پیچھے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں ہمارے

باب ۴۷۲ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ

أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَارِضٌ السَّحَابُ.

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا.

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا کی تفسیر

جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا ہوا بولے یہ بادل ہم پر برسے گا (آیت) ابن عباس کا قول ہے۔ عارض سے بادل مراد ہے۔

سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جس میں آپ کا حلق دیکھ لیتی بلکہ آپ کا ہنسنا صرف تبسم کی شکل ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب آپ ابر یا ہوا کو دیکھتے تو آپ کے مبارک چہرے سے پریشانی ظاہر ہونے لگتی۔ (راوی کہتے) وہ عرض گزار ہوئیں:۔ یا رسول اللہ لوگ جب ابر آتا دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی لیکن حضور کے چہرے سے کراہیت کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں۔ فرمایا:۔ اے عائشہ! مجھے یوں تسلی نہیں ہوتی کہ مبادا اس میں عذاب ہو کیونکہ ایک قوم کو ہوا کے ذریعے عذاب دیا گیا تھا۔ اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا۔

باب ۴۷۳ الَّذِينَ كَفَرُوا

أَوْزَارَهَا آثَامَهَا حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مُسْلِمٌ عَرَّفَهَا بَيَّنَهَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَلِيُّهُمْ عَزَمَ الْأَمْرُ جَدَّ الْأَمْرُ فَلَا تَهِنُوا لَا تَضْعُفُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَضْغَانَهُمْ حَسَدَهُمْ آسِنٍ مُتَغَيِّرٍ

سورۂ محمد کی تفسیر

أَوْزَارَهَا ان کے گناہ، یہاں تک کہ مسلمان کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ عَرَّفَهَا اس کو بیان کیا۔ مجاہد کا قول ہے:۔ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا ان کا مددگار ہے۔ عَزَمَ الْأَمْرُ بہت کام۔ فَلَا تَهِنُوا کمزوری نہ دکھانا۔ ابن عباس کا قول ہے أَضْغَانَهُمْ ان کا حسد کرنا۔ آسِنٍ رنگ بدل جانا۔

باب ۴۷۴ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ

وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہو چکا تو رشتہ داری نے کھڑے ہو کر رحمٰن کا دامن رحمت تھام لیا۔ اس سے فرمایا گیا، ٹھہر۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی قطع نہ کر سکے ارشاد ہوا کیا

فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ.

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ.

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُزَرِّدِ بِهٰذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ.

بَابُ سُورَةُ الْفَتْحِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ السَّحْنَةُ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ التَّوَاضُعُ شَطْأَهُ فِرَاخَهُ فَاسْتَغْلَظَ غَلُظَ سُوقِهِ السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ دَائِرَةُ السَّوْءِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السَّوْءِ وَدَائِرَةُ السُّوءِ الْعَذَابُ يُعَزِّرُوهُ يَنْصُرُوهُ شَطْأَهُ شَطْءُ السُّنْبُلِ تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًا أَوْ سَبْعًا فَيَقْوَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَآزَرَهُ قَوَّاهُ وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلَى سَاقٍ وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللّٰهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يَنْبُتُ مِنْهَا

بَابُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

تو اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے جڑوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے توڑوں جو تجھے توڑے۔ وہ عرض گزار ہوا: ہاں اے رب! کیوں نہیں! فرمایا بس تیرے ساتھ یہی ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ ڈالو (آیت ۲۲)"

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو "تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں ......" (آیت ۲۲)۔

عبداللہ بن مبارک نے حضرت معاویہ بن ابی المزرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی اور اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو "تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں ..." (آیت ۲۲)

سورۃ الفتح کی تفسیر

اور مجاہد کا قول ہے سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ نرمی اور خشوع۔ منصور نے مجاہد سے نقل کیا کہ اس سے مراد تواضع ہے۔ شَطْأَهُ یعنی اس کی سوئی۔ فَاسْتَغْلَظَ پھر موٹی ہوئی۔ سُوقِهِ یہ السَّاقُ سے مشتق ہے یعنی تنا جس پر درخت کھڑا ہوتا ہے۔ دَائِرَةُ السَّوْءِ یہ اسی طرح بولا جاتا ہے جیسے رَجُلُ السَّوْءِ اور اس سے مراد عذاب ہے۔ تُعَزِّرُوهُ تم اس کی مدد کرو۔ شَطْأَهُ بالی کا پٹھا جس سے دانے پیدا ہوتے ہیں یعنی دس آٹھ یا سات اور ایک دوسرے کو قوت پہنچاتے ہیں اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے فَآزَرَهُ پھر اسے قوت دی۔ اگر وہ بالی تنہا ہوتی تو اپنے پٹھے پر قائم نہ رہ سکتی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی ہے جبکہ آپ تنہا جلوہ نما ہوئے تو اصحاب کے ساتھ آپ کو قوت دی گئی جس طرح دانے کو اس بالی سے تقویت پہنچی جو اس سے پیدا ہوتی ہے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا کی تفسیر

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ الْقُرْآنُ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ہمراہ تھے کہ حضرت عمر بن خطاب نے آپ سے کوئی بات پوچھی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے انہیں جواب نہ دیا پھر انہوں نے سہ بارہ دریافت کیا تو بھی کوئی جواب نہ دیا پس حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا۔ عمر تیری ماں روئے تو نے تین دفعہ سوال کیا لیکن کسی دفعہ بھی تیری بات کا جواب نہ دیا گیا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز چلایا اور لوگوں کے آگے جا نکلا اور میں ڈرتا تھا کہ میرے بارے میں قرآن مجید نازل نہ ہو جائے ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ایک پکارنے والا مجھے آواز دے رہا تھا۔ میں نے کہا کہیں میرے بارے میں قرآن مجید نازل نہ ہو گیا ہو پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے سورۃ الفتح کی تلاوت فرمائی۔

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ۔

معاویہ بن قرہ نے حضرت عبد اللہ بن مغفل سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز سورۃ الفتح کی خوش الحانی کے ساتھ تلاوت فرمائی۔ معاویہ بن قرہ نے کہا کہ اگر میں تمہارے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس انداز پر پڑھنا چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں۔

بَابٌ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ کی تفسیر

تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے (آیت ۲)

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راتوں کو اس درجہ قیام فرماتے کہ آپ

کی یہ باتیں پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے ذریعے عطا فرمائی ہیں۔ آپ ہی کے ذریعے اُن کی مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی۔ معلوم ہوا کہ خدا نے آپ کو دفع بلا کا سبب بنایا ہے۔ حقیقی طور پر تو پروردگار عالم ہی دافع بلا، مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ اس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ کسی کو ذاتی طور پر کچھ بنا سکتا ہے نہ بگاڑ سکتا ہے لیکن اس کے طاقت و اہلیت دینے اور رحمۃ للعالمین بنانے کے باعث مجازی اور عطائی طور پر اس کا محبوب ساری مخلوق میں سب سے بڑا دافع بلا، مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ ساری مخلوق خدا کے بعد محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ محتاج ہے۔ مخلوق کا کوئی چھوٹے سے بڑا فرد آپ سے مستغنی نہیں رہ سکتا۔ اسی لیے ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

باب ٥٣ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

١٩٤٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا وَجَعَلَ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ کی تفسیر

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک صحابی تلاوت کر رہے تھے اور ان کے گھر میں ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا تو اچانک وہ بدکنے لگا۔ پس اس صحابی نے باہر نکل کر دیکھا تو اس کے پاس کوئی چیز نہ پایا۔ صبح کے وقت انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ سکینہ ہے جو قرآن کریم کی تلاوت کے وقت نازل ہوتا ہے۔

باب ٥٤ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

١٩٥٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ

١٩٥١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ إِنِّي مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ. وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ

١٩٥٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
[illegible]

إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ کی تفسیر

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ صلح حدیبیہ کے روز ہم (صحابہ کرام) پندرہ سو کی تعداد میں تھے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا۔ عقبہ بن صہبان کا بیان ہے، کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غسل خانے میں پیشاب کرنے کے متعلق سنا۔

ابوقلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے

أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ فَقَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيٌّ نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا. فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ، قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا، فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ.

ہیں۔ عبدالعزیز بن سیاہ نے حبیب بن ثابت سے روایت کی ہے کہ میں ابووائل کے پاس (خارجیوں کا حال) پوچھنے گیا۔ تو انہوں نے فرمایا ہم جنگ صفین میں موجود تھے تو ایک شخص نے کہا۔ کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس پر سہل بن حنیف نے اس شخص سے کہا کہ الزام تم اپنے اوپر رکھو کیونکہ ہم حدیبیہ کے مقام پر اپنا کردار دیکھ چکے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔ حالانکہ اس وقت اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑ سکتے تھے (یعنی صلح کا فیصلہ ہم مان گئے)۔ اس پر حضرت عمر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ۔ کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں؟ حضور نے فرمایا کیوں نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ پھر ہم اپنے دین میں کیوں دب کر رہیں اور خالی ہاتھ واپس لوٹیں جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔ ارشاد فرمایا۔ اے ابن خطاب میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا۔ پس حضرت عمر یہاں سے غصے کی حالت میں واپس لوٹے اور اسی بے چینی میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور مشرکین باطل پر نہیں؟ فرمایا۔ اے ابن خطاب! بیشک وہ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا اس پر [illegible]

بَابٌ الْحُجُرَاتُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا تُقَدِّمُوا لَا تَفْتَاتُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ. امْتَحَنَ أَخْلَصَ. تَنَابَزُوا يُدْعَى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. يَلِتْكُمْ يَنْقُصْكُمْ أَلَتْنَا نَقَصْنَا.

سورۃ الحجرات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ لا تقدموا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جواب دینے میں پیش قدمی نہ کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کی زبان مبارک سے جواب پورا کرا دے۔ امتحن خالص کر دیا۔ تنابزوا مسلمان ہونے کے بعد نہیں کافر کہو۔ یلتکم کم کرے گا۔ التنا ہم نے کم کر دیا۔

بَابٌ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآيَةَ

تَشْعُرُونَ تَعْلَمُونَ. وَمِنْهُ الشَّاعِرُ.

لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی کی تفسیر

تشعرون تم جانتے ہو اور لفظ الشاعر بھی اسی سے مشتق ہے۔

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ قَالَ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُ اسْمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي قَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فِي ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمُ الْآيَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو بہترین حضرات ہلاک ہونے کے نزدیک جا پہنچے تھے یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اونچی کر لی تھیں جبکہ بنی تمیم کے سوار بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے ان میں سے ایک صاحب نے اقرع بن حابس کی طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا اور دوسرے نے ایک اور شخص کی جانب۔ نافع کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص کا نام یاد نہیں رہا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ صرف میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا پس یہ گفتگو کرتے ہوئے ان دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی کی آواز سے“ (آیت)۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ اس آیت کے بعد حضرت عمر اتنی آہستہ آواز سے بولنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے گفتگو سمجھنے کے لیے دریافت فرمایا کرتے۔ لیکن ابن زبیر نے یہ اپنے والد (یعنی حضرت ابوبکر) کے متعلق ذکر نہیں کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ثابت بن قیس کو نہ دیکھا اور ان کا ذکر فرمایا، تو ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ کو میں ان کی خبر لا دیتا ہوں۔ پس وہ شخص ان کے پاس گیا تو انہیں دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ اس شخص نے پوچھا کہ آپ کا کیسا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بہت برا کیونکہ جو اپنی آواز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی کرے اس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ جہنمی ہو جاتا ہے۔ پس وہ شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور بتایا کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص دوبارہ ان کے پاس گیا اور بہت بڑی بشارت لے کر گیا، کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہو۔

باب إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ

الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

۱۹۵۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَقَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ إِلَى أَوْ إِلَّا خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى انْقَضَتِ الْآيَةُ.

بَابُ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ.

بَابُ (سُورَةُ ق)

رَجْعٌ بَعِيدٌ رَدٌّ. فُرُوجٍ فُتُوقٍ وَاحِدُهَا فَرْجٌ. وَرِيدٌ فِي حَلْقِهِ الْحَبْلُ حَبْلُ الْعَاتِقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ. تَبْصِرَةً بَصِيرَةً. حَبَّ الْحَصِيدِ الْحِنْطَةُ. بَاسِقَاتٍ الطِّوَالُ. أَفَعَيِينَا أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا وَقَالَ قَرِينُهُ الشَّيْطَانُ الَّذِي قُيِّضَ لَهُ. فَنَقَّبُوا ضَرَبُوا. أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِغَيْرِهِ. حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ. رَقِيبٌ عَتِيدٌ رَصَدٌ. سَائِقٌ وَشَهِيدٌ الْمَلَكَانِ كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ. شَهِيدٌ شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ. لُغُوبٍ النَّصَبُ. وَقَالَ غَيْرُهُ نَضِيدٌ الْكُفُرَّى مَا دَامَ فِي أَكْمَامِهِ وَمَعْنَاهُ مَنْضُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ أَكْمَامِهِ فَلَيْسَ بِنَضِيدٍ. فِي أَدْبَارِ النُّجُومِ وَأَدْبَارِ السُّجُودِ كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِي فِي ق

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ کی تفسیر

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب بنو تمیم کے سوار نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر نے رائے پیش کی کہ قعقاع بن معبد کو ان پر امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اقرع بن حابس کو امیر مقرر کرنا چاہیئے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ یہ باتیں کرتے ہوئے دونوں حضرات کی آوازیں اونچی ہو گئیں تو اس بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ کی تفسیر

سورۂ ق کی تفسیر

رَجْعٌ بَعِيدٌ لوٹنا دور ہے۔ فُرُوجٍ شگاف، اس کا واحد فَرْجٌ ہے۔ وَرِيدٌ گلے کی رگ۔ مجاہد کا قول ہے مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ کی ہڈیاں۔ تَبْصِرَةً بصیرت۔ حَبَّ الْحَصِيدِ گندم۔ بَاسِقَاتٍ لمبی۔ أَفَعَيِينَا کیا ہم عاجز ہو جائیں گے۔ قَالَ قَرِينُهُ سے وہ شیطان مراد ہے جو اس پر مقرر کیا ہوا ہے۔ فَنَقَّبُوا چھان بیٹھے۔ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ کان لگا کر سنے، ادھر ادھر توجہ نہ جائے۔ حِينَ أَنْشَأَكُمْ جب تمہیں پیدا کیا۔ رَقِيبٌ عَتِيدٌ نگہبان تیار۔ کہ وہ نگران مستعد۔ سَائِقٌ وَشَهِيدٌ دو فرشتے ایک لکھنے والا اور دوسرا گواہی دینے والا۔ شَهِيدٌ قلبی طور سے مشاہدہ کرنے والا۔ لُغُوبٍ تکان۔ دوسرے کا قول ہے نَضِيدٌ خوشہ جب تک وہ اپنے غلاف میں ہے اور تہ بہ تہ جما ہوا یعنی ایک دوسرے کے اوپر تلے اور جب وہ غلاف سے نکل جائے تو اب اسے نَضِيدٌ نہیں کہیں گے۔

فِي أَدْبَارِ النُّجُومِ سورۂ طور اور أَدْبَارَ السُّجُودِ (سورۂ ق) عاصم کی قرات سورۂ ق والے الف پر زبر اور سورۂ الطور والے الف پر زیر

وَيُكْثِرُ التَّبِيُّ فِي الطُّرُوبِ وَيُكْثِرُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَتَصْبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُرُوجِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُوْرِ ۔

ہے جبکہ بعض نے دونوں جگہ کسرہ اور بعض نے دونوں جگہ فتح پڑھا ہے ابن عباس کا قول ہے کہ، یوم الخروج جب قبروں سے نکلیں گے۔

بَابٌ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ

وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کی تفسیر

١٩٥٦ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقٰى فِي النَّارِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ جہنم میں ڈال دیے جائیں گے تو وہ کہے گی کیا اور بھی ڈالے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم رحمت کی حقیقت وہ خود جانتے ہیں رکھ دے گا تو وہ کہے گی، بس بس۔

١٩٥٧ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُوْ سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُوْقِفُهُ أَبُوْ سُفْيَانَ يُقَالُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں جبکہ ابو سفیان راوی اسے اکثر موقوفاً روایت کیا کرتے ہیں کہ جہنم سے کہا جائے گا، ”کیا تو بھر گئی؟“ وہ عرض کرے گی۔ ”کیا اور بھی ڈالنے ہیں؟“ پس اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دے گا تو وہ کہے گی، بس بس۔

١٩٥٨ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ آپس میں بحث کرنے لگیں تو دوزخ نے کہا کہ میں تکبر کرنے والوں اور ظالموں کے لئے مخصوص کر دی گئی ہوں۔ جنت کہے گی کہ مجھے کیا ہو گیا جبکہ میرے اندر تو وہی لوگ آئیں گے جنہیں معاشرے میں کمزور اور حقیر سمجھا جاتا تھا اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائیگا۔ تو میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رحم فرماؤں گا اور دوزخ سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے پس تیرے ذریعے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب دونگا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک تعداد مقرر ہے لیکن دوزخ ہرگز نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس وقت وہ بس بس کہنے لگے گی اور بھر جائے گی اور اس کے حصے سمٹ کر ایک دوسرے کی جانب ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک پر بھی ظلم نہیں فرمائے

باب ۸۵۸ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ.

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ۔

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُ أَنْ يُسَبِّحَ فِي أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا يَعْنِي قَوْلَهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ.

وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب کی تفسیر

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ عنقریب تم اپنے رب کو اس طرح دیکھا کرو گے اور اس کی رویت میں تمہیں کسی قسم کی زحمت یا رکاوٹ پیش نہیں آئے گی۔ لہٰذا جہاں تک ہو سکے تم سورج طلوع و غروب ہو جانے سے پہلے نماز پڑھنا نہ چھوڑنا اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی :۔ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج طلوع ہونے اور ڈوبنے سے پہلے (آیت ۳۹)۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔ اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد (آیت ۴۰)۔

باب ۸۵۹ (وَالذَّارِيَاتِ)

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الذَّارِيَاتُ الرِّيَاحُ. وَقَالَ غَيْرُهُ تَذْرُوهُ تُفَرِّقُهُ. وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ فِي مَدْخَلٍ وَاحِدٍ وَيَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعَيْنِ. فَرَاغَ فَرَجَعَ. فَصَكَّتْ فَجَمَعَتْ أَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا وَالرَّمِيمُ نَبَاتُ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَ وَدِيسَ. لَمُوسِعُونَ أَيْ لَذُو سَعَةٍ. وَكَذَلِكَ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ يَعْنِي الْقَوِيَّ. زَوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى وَاخْتِلَافُ الْأَلْوَانِ حُلْوٌ وَحَامِضٌ فَهُمَا زَوْجَانِ. فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ مِنَ اللَّهِ إِلَيْهِ. إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا خَلَقْتُ أَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَرِيقَيْنِ إِلَّا لِيُوَحِّدُونِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ

سورۃ الذاریات کی تفسیر

حضرت علی کا قول ہے کہ : الذاریات سے ہوائیں مراد ہیں اور دوسروں کا قول ہے : تذروہ بکھیرتی ہیں وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ کہ تم کھاتے پیتے کس راستے سے ہو اور وہ نکلتی کن راستوں سے ہے۔ فراغ لوٹ پڑا۔ فصکت اپنی انگلیوں کو ملا کر اپنی پیشانی پر مارا۔ الرمیم وہ سوکھی ہوئی گھاس جو روندی ہوئی ہو۔ لموسعون طاقت والے اور على الموسع میں بھی یہی مراد ہے۔ زوجین یعنی مرد و عورت، رنگوں کا اختلاف اور میٹھا کھٹا وغیرہ یہ جوڑے ہیں۔ ففروا الی اللہ یعنی اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف ہی۔ الا لیعبدون جنوں اور انسانوں کے سعادت مندوں کو توحید پر قائم رہنے کے لئے، بعض حضرات کا قول ہے کہ خدائے الٰہی کے کام کریں تو کسی نے کئے اور کسی نے نہ کئے اور اس

نَقْصٌ وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْقَدَرِ وَالذَّنُوبُ الدَّلْوُ الْعَظِيمُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَّةٍ صَيْحَةٍ ذَنُوبًا سَبِيلًا. الْعَقِيمُ الَّتِي لَا تَلِدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحُبُكُ اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا. فِي غَمْرَةٍ فِي ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادَوْنَ. وَقَالَ غَيْرُهُ تَوَاصَوْا تَوَاطَؤُوا وَقَالَ مُسَوَّمَةً مُعَلَّمَةً مِنَ السِّيمَا.

بَابُ (وَالطُّورِ)

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُورٍ مَكْتُوبٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ الطُّورُ الْجَبَلُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ رَقٍّ مَنْشُورٍ صَحِيفَةٍ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ سَمَاءٌ. الْمَسْجُورِ الْمُوقَدِ وَقَالَ الْحَسَنُ تُسْجَرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَلَتْنَاهُمْ نَقَصْنَا وَقَالَ غَيْرُهُ تَمُورُ تَدُورُ. أَحْلَامُهُمْ الْعُقُولُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْبَرُّ اللَّطِيفُ كِسْفًا قِطَعًا الْمَنُونُ الْمَوْتُ وَقَالَ غَيْرُهُ يَتَنَازَعُونَ يَتَعَاطَوْنَ.

۱۹۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ، طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ.

۱۹۶۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُونِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

یہاں تقدیر کے منکرین کے لئے کوئی دلیل نہیں۔ الذَّنُوبُ بڑا ڈول۔ مجاہد کا قول ہے صَرَّةٍ یعنی چیخ پکار۔ ذَنُوبًا راستہ۔ الْعَقِیمَ وہ عورت جس کے پیٹ سے بچے پیدا نہ ہوں۔ ابن عباس کا قول ہے الْحُبُكِ اس کا برابر اور خوبصورت ہونا۔ فِی غَمْرَةٍ اپنی گمراہی میں بہکے جاتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے تَوَاصَوْا موافقت کرتے ہیں اور کہا کہ مُسَوَّمَةً نشان لگے ہوئے، یہ السِّیمَا سے مشتق ہے۔

سورۃ الطور کی تفسیر

قتادہ کا قول ہے مَسْطُورٍ لکھا ہوا۔ مجاہد کا قول ہے الطُّور سریانی زبان میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ رَقٍّ مَنْشُورٍ صحیفہ۔ السَّقْفِ الْمَرْفُوعِ آسمان۔ الْمَسْجُورِ بھڑکایا ہوا۔ حسن بصری کا قول ہے تُسْجَرُ اس کا پانی سوکھ جائے گا یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے أَلَتْنَاهُمْ ہم نے انہیں کم کیا۔ دوسرے کا قول ہے تَمُورُ گھومے گا۔ أَحْلَامُهُمْ عقلیں۔ ابن عباس کا قول ہے الْبَرُّ مہربان۔ كِسْفًا ٹکڑا۔ الْمَنُونُ موت۔ دوسرے کا قول ہے يَتَنَازَعُونَ ایک دوسرے کو دیں گے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں بیمار ہوں لہٰذا طواف کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اس وقت) بیت اللہ شریف کے ایک گوشے میں (بیٹھے ہوئے) سورۃ الطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے ام کیا وہ کسی

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْآيَةَ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ أَمْ خَلَقُوا السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ. كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ قَالَ سُفْيَانُ فَأَمَّا أَنَا فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ لَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قَالُوا لِي.

اصل سے بن گئے ہیں یا وہی بنانے والے ہیں یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہ کڑوڑے ہیں (آیت ۳۷) تو قریب تھا کہ میرا دل نکل جاتا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں نے زہری سے سنا، انہیں محمد بن جبیر نے اور ان سے ان کے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے انہیں اس سے زیادہ کہتے ہوئے نہیں سنا۔

بَابٌ (وَالنَّجْمِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذُو مِرَّةٍ، ذُو قُوَّةٍ قَابَ قَوْسَيْنِ حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ ضِيزَىٰ، عَوْجَاءُ وَأَكْدَىٰ، قَطَعَ عَطَاءَهُ رَبُّ الشِّعْرَىٰ هُوَ مِرْزَمُ الْجَوْزَاءِ الَّذِي وَفَّىٰ، وَفَّىٰ مَا فُرِضَ عَلَيْهِ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ، اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ سَامِدُونَ الْبَرْطَمَةُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ يَتَغَنَّوْنَ بِالْحِمْيَرِيَّةِ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ أَفَتُمَارُونَهُ أَفَتُجَادِلُونَهُ وَمَنْ قَرَأَ أَفَتَمْرُونَهُ يَعْنِي أَفَتَجْحَدُونَهُ وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَغَىٰ وَلَا جَاوَزَ مَا رَأَىٰ. فَتَمَارَوْا كَذَّبُوا وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا هَوَىٰ، غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ، أَعْطَىٰ فَأَرْضَىٰ.

١٩٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَا أُمَّتَاهْ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي مِمَّا قُلْتَ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ

سورۃ النجم کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے، ذُو مِرَّۃٍ طاقتور۔ قَابَ قَوْسَیْنِ دو کمانوں کا فاصلہ۔ ضِیزیٰ ٹیڑھی۔ اَکْدیٰ اپنی بخشش روک لی۔ رَبُّ الشِّعْرٰی شعریٰ ستارے کا رب۔ اَلَّذِیْ وَفّٰی جو اس پر فرض ہوا اسے پورا کیا۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ قیامت قریب آگئی۔ سٰمِدُوْنَ برطمہ نامی ایک کھیل بھی ہے۔ عکرمہ کا قول ہے یَتَغَنَّوْنَ یہ حمیری زبان کا لفظ ہے۔ ابراہیم کا قول ہے، اَفَتُمٰرُوْنَہٗ کیا تم جھگڑتے ہو اور جس نے اَفَتَمْرُوْنَہٗ پڑھا تو معنی ہے کہ کیا تم انکار کرتے ہو۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر۔ وَمَا طَغٰی اور جو چیز دیکھی اس سے ادھر ادھر نہ ہوئی۔ فَتَمَارَوْا انہوں نے جھٹلایا۔ حسن کا قول ہے، اِذَا ھَوٰی جب غائب ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے اَغْنٰی وَاَقْنٰی دیا اور خوش کیا۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی، اے امی جان! کیا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس بات سے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے جو تم نے کہی ہے۔ اگر تمہیں کوئی تین باتیں بتائے تو وہ جھوٹ بولا۔ جو تمہیں بتائے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی، آنکھیں اسکا احاطہ نہیں

أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْآيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ۔

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زِرًّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهِ مَا أَوْحٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ۔

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهِ مَا أَوْحٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ۔

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

کر لیں اور سب آنکھیں آپ کے احاطے میں ہیں اور وہی ہے نہایت باطن پورا خبردار (سورۃ الانعام، آیت ۱۰۳) نیز یہ۔ اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے پیچھے ہو (سورۃ الشوریٰ، آیت ۵۱) اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ کل کی بات جانتا ہے تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی (سورۃ لقمٰن، آیت آخری)۔ اور جو تمہیں یہ بتائے کہ حضور نے کوئی بات چھپائی تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے" (سورۃ المائدہ، آیت ۶۷)۔ بات دراصل یوں ہے کہ آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دو دفعہ ان کی اصلی شکل صورت میں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد باری تعالیٰ۔ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم، اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (آیت ۹، ۱۰) کے بارے میں فرمایا ہے کہ حضور نے حضرت جبریل کو دیکھا اور ان کے چھ سو پر تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ :- تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم، اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (آیت ۹، ۱۰) کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک حضور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دیکھا جن کے چھ سو پر تھے۔

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت :- بیشک آپ نے اپنے رب کی بہت بڑی

١٩٦٨ - حدثنا عبد الله بن محمد أخبرنا هشام بن يوسف أخبرنا معمر عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف فقال في حلفه واللات والعزى فليقل لا إله إلا الله ومن قال لصاحبه تعال أقامرك فليتصدق.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی سہواً یہ کہہ بیٹھے کہ لات و عزیٰ کی قسم، تو اسے چاہیئے کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے اور اگر کوئی اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے کچھ خیرات کرنی چاہیئے۔

باب ومناة الثالثة الأخرى

ومناة الثالثة الاخری کی تفسیر

١٩٦٩ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا الزهري سمعت عروة قلت لعائشة رضي الله عنها فقالت إنما كان من أهل بمناة الطاغية التي بالمشلل لا يطوفون بين الصفا والمروة فأنزل الله تعالى إن الصفا والمروة من شعائر الله فطاف رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون قال سفيان مناة بالمشلل من قديد وقال عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب قال عروة قالت عائشة نزلت في الأنصار كانوا هم وغسان قبل أن يسلموا يهلون لمناة مثله. وقال معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة كان رجال من الأنصار ممن كان يهل لمناة ومناة صنم بين مكة والمدينة قالوا يا نبي الله كنا لا نطوف بين الصفا والمروة تعظيما لمناة نحوه.

عروہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم ان لوگوں کے متعلق ہے جو مناۃ طاغیہ سے احرام باندھا کرتے تھے جو مشلل میں ہے اور صفا و مروہ کے درمیان چکّر نہیں لگایا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ بیشک صفا اور مروہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سارے مسلمان ان کے درمیان چکّر لگاتے رہے۔ دوسری سند کے ساتھ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ اور غسان والے مسلمان ہونے سے پہلے مناۃ کے پاس کر احرام باندھا کرتے تھے۔ تیسری سند کے ساتھ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ لوگ تھے جو مناۃ کے پاس احرام باندھا کرتے تھے اور مناۃ ایک بت تھا جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان رکھا ہوا تھا چنانچہ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ اے نبی اللہ ہم مناۃ کی تعظیم کے پیشِ نظر صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا کرتے تھے۔

١٩٧٠ - حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال سجد النبي صلى الله عليه وسلم بالنجم وسجد معه المسلمون والمشركون والجن والإنس. تابعه ابن طهمان عن أيوب ولم يذكر ابن علية ابن عباس.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ النجم پڑھ کر سجدۂ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ ابن طہمان نے بھی ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن ابن علیہ نے حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

١٩٧١۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ فَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے سورۂ النجم نازل ہوئی اس کی تلاوت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور جتنے لوگ بھی آپ کے پیچھے تھے (مسلمان یا کافر) ان سب نے سجدہ کیا سوائے ایک شخص کے میں نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں مٹی لے کر اس پر سجدہ کر لیا پھر اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل ہوا پڑا تھا اور وہ تھا امیہ بن خلف۔

بَابُ ٢٢٢ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ)

سورۃ القمر کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ مُسْتَمِرٌّ ذَاهِبٌ مُزْدَجَرٌ مُتَنَاهٍ وَازْدُجِرَ فَاسْتُطِيرَ جُنُونًا دُسُرٍ أَضْلَاعُ السَّفِينَةِ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ يَقُولُ كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِنَ اللَّهِ مُحْتَضَرٌ يَحْضُرُونَ الْمَاءَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ مُهْطِعِينَ النَّسَلَانُ الْخَبَبُ السِّرَاعُ وَقَالَ غَيْرُهُ فَتَعَاطَى فَعَاطَهَا بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا الْمُحْتَظِرِ كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ ازْدُجِرَ افْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ كُفِرَ فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ مُسْتَقِرٌّ عَذَابٌ حَقٌّ يُقَالُ الْأَشَرُ الْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ۔

مجاہد کا قول ہے مُسْتَمِرٌّ جانے والا۔ مُزْدَجَرٌ رکاوٹ اُزْدُجِرَ پاگل کر کے بھگا دیا گیا۔ دُسُرٍ کشتی کی میخیں۔ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ جس نے کفر کیا اس کا اللہ کی طرف سے بدلہ مُحْتَضَرٌ پانی کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے مُهْطِعِينَ تیز دوڑنے والے۔ الْخَبَبُ تیز چلنا۔ دوسرے کا قول ہے۔ فَتَعَاطَى اپنے ہاتھ سے وار کر کے پھر اسے ذبح کیا۔ الْمُحْتَظِرِ کانٹوں کی باڑ۔ اُزْدُجِرَ یہ زَجَرْتُ کا باب افتعال ہے كُفِرَ ہم نے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ یہ اس لئے کیا کہ حضرت نوح اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ برا سلوک کیا گیا تھا اس کا بدلہ ہو جائے مُسْتَقِرٌّ عذاب حق ہے الْأَشَرُ اترانے اور تکبر کرنے کو کہتے ہیں یا دیدہ دلیری کرنا۔

١٩٧٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا۔

ابو معمر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا چنانچہ اس کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کے پرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گواہ رہنا۔

١٩٧٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اشْهَدُوا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چاند شق کیا گیا اس وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا۔ گواہ رہنا۔

اشهدوا.

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ۔

بَابُ ۸۲۵ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ قَتَادَةُ أَبْقَى اللهُ سَفِينَةَ نُوحٍ حَتَّى أَدْرَكَهَا أَوَائِلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ۔

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

بَابُ ۸۲۶ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ فَهَلْ

گواہ رہنا۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ نے حضور سے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ چنانچہ آپ نے انہیں چاند کے ٹکڑے کر کے دکھائے تھے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ کی تفسیر

ہماری نگاہوں کے سامنے بہتی اس کے ساتھ [illegible] جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے نشانی بنا چھوڑا تو ہے کوئی دھیان کرنے والا (القمر آیت ۱۴-۱۵)۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا یہاں تک کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اسے دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کریمہ کو یوں پڑھا کرتے تھے۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔ مجاہد کا قول ہے یَسَّرْنَا ہم نے اس کا پڑھنا آسان کر دیا۔

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا کرتے تھے۔

أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ کی تفسیر

کسی آدمی نے اسود سے پوچھا کہ اس آیت میں مُدَّكِر ہے یا مُذَّكِر؟ اسود نے جواب دیا کہ میں نے حضرت

مِنْ مُدَّكِرٍ أَوْ مُذَّكِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ دَالًا۔

باب ۸۲۷ فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

۱۹۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ الْآيَةَ۔

باب ۸۲۸ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ۔

۱۹۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

باب ۸۲۹ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

۱۹۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

باب ۸۳۰ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اللّٰهُمَّ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھتے ہوئے سنا تھا یعنی اس کے اندر حرف دال ہے۔

فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ کی تفسیر

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ کی تفسیر

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا ہے۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ کی تفسیر

اسود بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ پڑھا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی اسے فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھتے تھے۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ کی تفسیر

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو سندوں کے ساتھ روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خیمے میں یوں دعا کر رہے تھے۔ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ اتنے میں حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو پکڑ کر کہا یا رسول اللہ بس

إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ يَعْنِي مِنَ الْمَرَارَةِ.

یہ کافی ہے آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں اس وقت حضور نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لے آئے۔ ”اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھ پھیر دیں گے بلکہ ان کا وعدہ تو قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے“ (آیت ۴۵، ۴۶) اَمَرُّ یہ اَلْمَرَارَۃ سے مشتق ہے۔

١٩٨٤۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهِكٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ.

ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے یوسف بن ماہک نے بتایا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تو ان دنوں میں نو عمر لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

١٩٨٥۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ وَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ.

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ غزوہ بدر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خیمے میں یوں دعا کر رہے تھے۔ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے... تو حضرت ابوبکر نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کی یا رسول اللہ آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں اس وقت حضور نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لائے ”اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھ پھیر دیں گے۔ بلکہ ان کا وعدہ تو قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے“ (آیت ۴۵، ۴۶)

بَابُ سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

سورۃ الرحمٰن کی تفسیر

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ وَالْعَصْفُ بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذٰلِكَ الْعَصْفُ. وَالرَّيْحَانُ: رِزْقُهُ وَالْحَبُّ الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ وَالرَّيْحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَالْعَصْفُ يُرِيدُ الْمَأْكُولَ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانُ النَّضِيجُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ وَقَالَ غَيْرُهُ

وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ سے ترازو کی ڈنڈی مراد ہے۔ اَلْعَصْفُ کھیتی کے اُس پتے کو جو پکنے سے پہلے کاٹا جائے۔ اَلرَّیْحَانُ رزق، الحب وہ جو کھایا جاتا ہے اہل عرب کی زبان میں الریحان رزق کو کہتے ہیں۔ بعض حضرات کا قول ہے العصف سے مراد وہ دانے ہیں جو کھائے جاتے ہیں اور الریحان وہ ہے جو دانوں کی شکل میں نہیں کھایا جاتا۔ دوسرے کا قول ہے العصف سے گندم کے پتے مراد ہیں۔ ضحاک کا قول ہے العصف سے بھوسی

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جنت میں ایک خیمہ ایسا ہوگا جو ایک ہی کھوکھلے موتی کا ہوگا وہ اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اس کے ہر کونے میں حوریں ہوں گی ایک کونے والی دوسرے کونے والی حوروں کو نہیں دیکھ سکیں گی اور اہل ایمان ان کو دیکھیں گے وہاں دو جنتیں چاندی کی ہوں گی یہاں تک کہ ان کے برتن اور تمام چیزیں بھی اسی طرح دو جنتیں سونے کی بلکہ ان کی ہر چیز بھی ان لوگوں کے لیے جنت عدن میں اپنے رب کے دیدار پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی سوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر کبریائی کی چادر پڑی ہوگی۔

بَابُ الْوَاقِعَةِ

سورۃ الواقعہ کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ زُلْزِلَتْ. بُسَّتْ فُتَّتْ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ. الْمَخْضُودُ الْمُوقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ. مَنْضُودٌ الْمَوْزُ. وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ. ثُلَّةٌ أُمَّةٌ. يَحْمُومٍ دُخَانٌ أَسْوَدُ. يُصِرُّونَ يُدِيمُونَ. الْهِيمُ الْإِبِلُ الظِّمَاءُ. لَمُغْرَمُونَ لَمُلْزَمُونَ. رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ. وَرَيْحَانٌ الرِّزْقُ. وَنُنْشِئَكُمْ فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ. وَقَالَ غَيْرُهُ تَفَكَّهُونَ تَعْجَبُونَ. عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ. وَقَالَ فِي خَافِضَةٌ لِقَوْمٍ إِلَى النَّارِ وَرَافِعَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ. مَوْضُونَةٍ مَنْسُوجَةٍ وَمِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ. وَالْكُوبُ لَا آذَانَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ وَالْأَبَارِيقُ ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَى. مَسْكُوبٌ جَارٍ. وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. مُتْرَفِينَ مُتَنَعِّمِينَ. مَا تُمْنُونَ هِيَ النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ. لِلْمُقْوِينَ

مجاہد کا قول ہے: "رُجّت" ہلا دی جائے گی۔ "بُسّت" ٹکڑے ٹکڑے کر کے پیسا جائے جیسے ستو پیسے جاتے ہیں۔ "المخضود" بوجھ سے لدا ہوا اور اس چیز کو بھی کہتے ہیں جس میں کانٹا نہ ہو۔ "منضود" کیلا "عُرُب" اپنے شوہر سے محبت کرنے والی "ثلّۃ" جماعت "یحموم" دھواں سیاہ رنگ کا "یُصرّون" ہمیشہ کرتے رہتے ہیں "الہیم" پیاسے اونٹ "لمغرمون" الزام دیے گئے "روح" جنت اور خوشحالی "ریحان" رزق "وننشئکم" جس صورت میں ہم چاہیں پیدا کرتے ہیں دوسرے کا قول ہے "تفکہون" تم تعجب کرتے ہو "عُرُبا" جو مشدد ہے اس کا واحد "عروب" جیسے صبر کا واحد صبور ہے، اہل مکہ اسے "عربہ" اور اہل مدینہ "غنجہ" کہتے ہیں جب کہ اہل عراق "شکلہ" کہتے ہیں اور "خافضۃ" کے بارے میں کہا کہ ایک جماعت کو جہنم میں گرانا اور دوسری کو جنت کی طرف اٹھانا مراد ہے "موضونۃ" بنا ہوا "وضین الناقۃ" اسی سے مشتق ہے۔ "الکوب" وہ برتن جس میں ٹوٹی اور دستہ نہ ہو "الاباریق" ایسے برتن جن میں ٹوٹیاں اور دستے ہوں۔ "مسکوب" بہتا ہوا "فرش مرفوعۃ" ایک دوسرے کے اوپر تہ بہ تہ "مترفین" نعمتوں کے عادی "ما تمنون" عورت کے رحم میں نطفہ ڈالنے سے استعارہ ہے "للمقوین" مسافروں کے لئے "القیّ" چٹیل میدان "بمواقع النجوم" قرآن مجید کی آیتیں محکم

بَابٌ (الْحَشْر)

الْجَلَاءُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ

١٩٨٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهَا لَمْ تُبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ.

١٩٩٠۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ.

بَابٌ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ نَخْلَةٍ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً.

١٩٩١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ.

بَابٌ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ

١٩٩٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

سورۃ الحشر کی تفسیر

"الجلاء" ایک علاقے سے دوسرے کی طرف نکال دینا، جلا وطن کرنا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۃ التوبہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت (کافروں اور منافقوں کو) ذلیل کرنے والی ہے جب تک اس کی آیتیں نازل ہوتی رہیں یعنی و منہم و منہم جب تو ہم سمجھتے ہے کہ ان میں سے ایک کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کا اس میں ذکر نہ فرمایا جائے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الانفال کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ غزوۂ بدر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الحشر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ بنو نضیر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۃ الحشر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النضیر کہو۔

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ کی تفسیر

عجوہ اور برنی کے سوا کھجور کی دیگر اقسام کے درختوں کو "لینہ" کہتے ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے باغات جلا دیے اور بعض کاٹ دیے، جو بویرہ میں تھے۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیے، یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لئے کہ نافرمان لوگوں کو رسوا کرے (آیت ۵)

مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ کی تفسیر

اوس بن حدثان نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی نضیر کا سارا مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بغیر جنگ عطا فرمایا کیونکہ مسلمانوں نے اُن پر گھوڑوں یا سواریوں کے ذریعے حملہ نہیں کیا تھا۔ پس یہ خالص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ تھا۔ جس سے آپ اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّهَاجِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَعْفُوَ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ۔

بَابُ ۸۸۳ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمُ الْاٰيَةَ

اَلْخَصَاصَةُ الْفَاقَةُ. اَلْمُفْلِحُوْنَ الْفَائِزُوْنَ بِالْخُلُوْدِ. اَلْفَلَاحُ الْبَقَاءُ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ عَجِّلْ. وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَةً حَسَدًا۔

۱۹۹۶ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَابَنِيَ الْجَهْدُ فَأَرْسَلَ إِلٰى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يُّضِيْفُهُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ. فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ ضَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَّخِرِيْهِ شَيْئًا قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عِنْدِيْ إِلَّا قُوْتُ الصِّبْيَةِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيْهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِيْ بُطُوْنَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلَتْ ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ ضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔

بَابُ ۸۸۴ (الْمُمْتَحِنَةِ)

پہچانے اور خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں اپنا گھر بنا لیا، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کر کے ابھی یہاں تشریف بھی نہیں لائے تھے پس چاہیے کہ اُن کی نیکیوں کو قبول کریں اور اُن کی برائیوں سے درگزر کریں۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ کی تفسیر

الخصاصۃ = فاقہ کشی۔ المفلحون = جنت میں داخل ہو کر کامیابی پانے والے۔ الفلاح = حیات جاوید۔ حی علی الفلاح = جلدی آؤ۔ حسن بصری کا قول ہے: حاجۃ = سے مراد حسد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ نے ازواج مطہرات کے پاس کسی کو بھیج کر معلوم کیا لیکن کھانے کی کوئی چیز نہ ملی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا ہے کوئی آدمی جو آج رات اسے مہمان بنائے اور اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے۔ پس انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ پس وہ اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہمان آیا ہے لہٰذا تم نے اُس سے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھنی ہے۔ اُس عورت نے جواب دیا کہ خدا جانتا ہے میرے پاس تو بچوں کی خوراک کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا جب عشاء کا وقت ہو جائے تو تم بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دینا (اور جب ہم کھانا کھانے بیٹھیں) تو تم چراغ درست کرنے کے بہانے اُٹھ کر اُسے بجھا دینا آج رات ہم بھوکے پیٹ رہیں گے چنانچہ یہی کیا گیا۔ جب صبح کے وقت وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری کارگزاری کو بہت پسند فرمایا ہے یا اللہ تعالیٰ کو فلاں آدمی اور فلاں عورت پر ہنسی آگئی (جس طرح اس کی شان کے لائق ہے) پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "اپنی جانوں پر اُن کو ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ انہیں فاقہ ہو۔" (آیت ۹)

سورۂ الممتحنہ کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لَا تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ فَيَقُولُونَ لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ.

۱۹۹۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَذَهَبْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَصْطَنِعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ

مجاہد کا قول ہے کہ لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً سے مراد ہے کہ ہمیں اُن کے ہاتھوں مصیبت میں مبتلا نہ کر ورنہ وہ کہیں گے کہ اگر یہ حق پر ہوتے تو انہیں یہ تکلیف کیوں پہنچتی۔ بعصم الکوافر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو حکم دیا گیا کہ اپنی کافر بیویوں کو جو مکہ مکرمہ میں رہ گئی ہیں وہ انہیں طلاق دے کر جدا کر دیں۔

عبید اللہ بن ابو رافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا اور یہ حضرت علی کے کاتب تھے، کہ مجھے، زبیر اور مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا کہ جب تم روضۂ خاخ کے پاس پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک بڑھیا عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے پس وہ خط اس سے لے آؤ۔ پس ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے گئے یہاں تک کہ روضۂ خاخ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک بڑھیا ملی۔ پس ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال کر دے دو۔ اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا خط نکال دو ورنہ ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے۔ چنانچہ اس نے چوٹی سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ وہ خط حضرت حاطب بن ابو بلتعہ نے مکہ مکرمہ کے بعض مشرکوں کے نام لکھا تھا، اس کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض کاموں کی انہیں خبر دی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی نہ فرمائیے، میں قریش کے اندر شامل ہو گیا ہوں لیکن اُن کے خاندان سے نہیں ہوں جبکہ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں اُن میں سے ہر ایک کی وہاں رشتہ داری ہے جس کے باعث وہ اُن کے اہل و عیال اور مال کا خیال رکھتے ہیں۔ چونکہ میری اُن میں سے کسی کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے، لہٰذا میں نے چاہا کہ ان پر کچھ احسان کر دوں تاکہ میرے اقارب کا وہ خیال رکھیں۔ میں نے کفر یا اپنے دین سے پھر جانے کے باعث نہیں کیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اس نے تم سے سچی بات بتا دی ہے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا: اے عمر! یہ غزوۂ بدر میں شامل تھا، اور تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کے حال سے باخبر تھا جس نے فرمایا کہ آپ

فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عَمْرٌو وَنَزَلَتْ فِيهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ قَالَ لَا أَدْرِي الْآيَةَ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو۔

آپ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ یہ آیت: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (آیت پہلی)۔ سفیان راوی کہتے ہیں کہ یہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ آیت اس حدیث میں موجود ہے یا عمرو بن دینار نے اپنی طرف سے بیان کیا ہے

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قِيلَ لِسُفْيَانَ فِي هٰذَا فَنَزَلَتْ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرَى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي۔

سفیان سے آیت: "میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ" کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگوں کے متعلق ایسی حدیث ہے جس کو میں نے عمرو بن دینار سے یاد کیا ہے اور ایک لفظ چھوڑا نہیں اور میرا خیال ہے کہ دوسرے نے اسے یاد نہیں کیا ہوگا۔

بَابُ إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ

إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ کی تفسیر

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ بِقَوْلِ اللّٰهِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا وَلَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مَا يُبَايِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلَى ذٰلِكَ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ۔

عروہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ جو مسلمان عورتیں آپ کی طرف ہجرت کر کے آتیں تو آپ ان کا امتحان لیا کرتے بموجب آیت: اے نبی! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں (آیت ۱۲)۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جو مسلمان عورتیں ان شرائط کا اقرار کرتیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عورتوں سے فرما دیا کرتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا اور خدا کی قسم، بیعت کرتے وقت آپ کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو قطعاً نہیں چھوا۔ آپ کا عورتوں کو بیعت کرنا صرف زبانی کلام ہوتا کہ فرما دیتے کہ میں نے تمہیں فلاں بات پر بیعت کر لیا ہے۔ زہری کا نے بھی عروہ اور عمرہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ۔

إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ کی تفسیر

حضرت ... رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ أَسْعَدَتْنِي فُلَانَةٌ أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا۔

نے فرمایا کہ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے پڑھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ پس ایک عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا دوں۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اس سے کچھ بھی نہ کہا۔ پس وہ چلی گئی اور پھر واپس آ کر بیعت کر لی۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللّٰهُ لِلنِّسَاءِ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے ارشاد باری تعالے "اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی" (آیت ۱۲) کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایک شرط ہے جو اللہ تعالے نے عورتوں کے لئے مقرر فرمائی ہے۔

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ وَأَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ قَرَأَ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْآيَةِ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی صحبت میں موجود تھے تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، بدکاری نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے۔ پھر آپ نے وہ آیت پڑھی جو بیعت عورتوں کے متعلق ہے۔ سفیان اکثر صرف آیت ہی کہا کرتے تھے۔ پھر فرمایا۔ جو اسے پورا کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہوا اور اس پر سزا قائم ہوئی تو اس کے لئے وہ کفارہ ہوگی۔ اور جو ان میں سے کوئی ایسا گناہ کر بیٹھے جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے عذاب دے اور چاہے اسے معاف کر دے۔ عبدالرزاق نے معمر سے اس آیت کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں موجود تھا اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے۔ پس سب نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی پھر اس کے بعد خطبہ پڑھا گیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم منبر سے اتر آئے اور وہ منظر

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكِ، وَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ

آپ بھی میری نگاہوں کے سامنے پھر رہا ہے، جب کہ آپ ہاتھ سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے، پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے فرمایا "اے نبی! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں، اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو اُن سے بیعت لو اور اللہ سے اُن کی مغفرت چاہو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے" آیت ۱۲۔ جب آپ اس سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: کیا تم بھی اس پر قائم ہو؟ ایک عورت نے اس کے سوا اور کسی نے جواب نہ دیا کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ حسن بن مسلم کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ عورت کون تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خیرات کرو۔ حضرت بلال نے کپڑا بچھا دیا اور اُن نے حضرت بلال کے کپڑے میں چھلے اور

بَابٌ ۸۸۸ سُورَةُ الصَّفِّ

سورۂ الصف کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللهِ مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرْصُوصٌ مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرَّصَاصِ.

مجاہد کا قول ہے مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کون ہے جو اللہ کی طرف کو میرے پیچھے چلے؟ ابن عباس کا قول ہے مَرْصُوْصٌ ایک جگہ دوسرے سے ملا ہوا، دوسرے کا قول ہے مرصوص سیسہ پلائی ہوئی۔

بَابٌ ۸۸۹ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کی تفسیر

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے کئی نام ہیں: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کفر کو میرے ذریعے مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا اور میں سب سے آخری نبی ہوں۔

بَابٌ ۸۹۰ الْجُمُعَةِ

سورۂ الجمعہ کی تفسیر

قَوْلُهُ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَقَرَأَ عُمَرُ فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ

۲۰۵. حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ.

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور ان میں سے دوسرے جو ابھی ان سے ملے نہیں اور حضرت عمر نے فامضوا الی ذکر اللہ پڑھا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۂ جمعہ نازل ہونے لگی یعنی ۔۔۔ اور ان میں سے دوسرے ابھی تک ۔۔۔۔ جو ان اگلوں سے نہ ملے (آیت ۳) ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! وہ کون حضرات ہیں؟ جب آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا حتیٰ کہ میں نے تین مرتبہ دریافت کیا اور حضرت سلمان فارسی بھی ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ کرم حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان ثریا کے قریب بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ یا ایک آدمی اُسے وہاں سے بھی حاصل کر لیتا۔

ف: یہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۵۰ھ) کے بارے میں بہت بڑی بشارت ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ ہی مجتہدین میں امام اعظم کہلانے کے مستحق ہیں۔ بقول حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۳۴ھ (۔۔۔) ان کا فہم درحقیقت فہمِ نبوت کے بہت ہی قریب ہے۔ بعض حضرات ان کے بلند منزلی اور دقتِ معانی کے باعث ان کے بعض مسائل کو کچھ نہ پائے اور معترض ہو بیٹھے۔ حد درجہ ان کا اجتہاد کتاب و سنت کے قریب ترین ہے جو کسی اور مجتہد کو میسر نہیں آیا۔ امام ابوحنیفہ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعتقادی معجزہ ہیں جن کے بارے میں حدیث کی شہادتیں ملاحظہ ہوں۔

۱. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ کرم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان ثریا کے پاس ہو تو ان میں سے کچھ آدمی یا ایک آدمی اسے حاصل کرے گا (بخاری)

۲. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا — اگر دین ثریا کے پاس ہو تو اہلِ فارس سے ایک آدمی جا کر اسے حاصل کرے گا۔ (صحیح مسلم)

۳. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ایمان ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس سے ایک شخص اس تک پہنچ جائے گا (مسلم باب فضل فارس)

۴. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا — اگر علم ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس کا ایک فرد اسے حاصل کرے گا (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ)

۵. حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا — اگر علم ثریا کے پاس ہو تو اہلِ فارس سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیں گے۔

۶. حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دین ثریا کے ساتھ معلق

ہو، یعنی اہل فارس (ایران) والوں میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔ (معجم طبرانی)

مذکورہ احادیث کی بنا پر قرن بعدی کے مجدد، صاحب تصانیف کثیرہ و مفیدہ، حافظ الحدیث کبیر، خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) نے فرمایا ہے کہ یہ بشارت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر منطبق ہوتی ہے کیونکہ آئمہ مجتہدین میں سے کوئی بھی فارسی الاصل نہیں ہے۔ ان احادیث سے امام ابوحنیفہ کی عظمت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے اور واضح ہو جاتا ہے کہ انہوں نے ایمان، دین اور علم کی حقیقت کو پا لیا تھا۔ مذکورہ احادیث کے پیش نظر ہی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے متعلق تبییض الصحیفہ میں یہ فرمایا۔

ھذا اصل صحیح یعتمد علیہ فی البشارۃ والفضیلۃ ۔

پس یہ اصل صحیح ہے جس پر بشارت اور فضیلت کے بارے میں اعتماد کیا جاتا ہے۔

مذکورہ بشارت کے پیش نظر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات جلیلہ دیگر تمام آئمہ کی نسبت کتاب و سنت سے زیادہ قریب ہیں۔ حنفی مذہب چاروں فقہی مذاہب سے افضل و اعلیٰ ہے جس کے باعث اہل کشف و کرامت میں سے اکثر اولیاء اللہ کا مذہب حنفی رہا اور ہر زمانے کے اندر احناف کی تعداد مسلمانوں میں دو تہائی سے زائد رہی اور اکثر ممالک میں حنفی مذہب کی حکمرانی رہی ہے۔ متحدہ ہندوستان (پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش) پر مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک حکومت کی ہے اور فقہ حنفی کو یہاں قانون کا درجہ حاصل رہا ہے۔ احناف کے سوا اس ملک میں آٹے میں نمک کے برابر شیعہ حضرات بھی تھے اور ان کے سوا کسی مذہب سے تعلق رکھنے والوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ان کے علاوہ آج یہاں جتنے بھی فرقے نظر آ رہے ہیں یہ سارے برٹش گورنمنٹ کے وہ ناجائز بچے ہیں جو اس نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت یہاں کے مسلمانوں کو دیئے تاکہ یہ اہل اسلام کے خلاف سرگرمیاں کرتے رہیں اور مسلمانوں کو کبھی متحد ہونا نصیب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا فرد پیدا کرے جو حق و باطل میں تمیز کر کے کھرے کو کھرا اور کھوٹے کو کھوٹا سامنے لا سکے۔ آمین۔

بعض حضرات امام اعظم کے اجتہاد اور علمی پرواز تک رسائی نہ ہونے کے باعث مرض حسد میں مبتلا ہو بیٹھے اور بعض نے اپنی بے راہ روی کے باعث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراضات کی بوچھاڑ شروع کر دی کیونکہ امت محمدیہ کا سواد اعظم ان کی پیروی اور تقلید پر متفق ہے۔ ایسے حضرات کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا ہے۔

مخالفان او را صاحب رائے میدانند و الفاظ کہ مبنی از سوء ادب است باو منسوب میسازند با وجود آنکہ ہمہ بکمال علم و وفور ورع و تقویٰ او معترف اند حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ایشاں را توفیق دہاد کہ آزار رئیس دین و رئیس اہل اسلام ننمایند و سواد اعظم اسلام را ایذا نکنند یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ ۔ جماعہ کہ اکابر دین را اصحاب رائے میدانند اگر این اعتقاد دارند کہ ایشاں

مخالفین انہیں صاحب رائے جانتے ہیں اور ایسے الفاظ سے یاد کرتے ہیں جو بے ادبی پر مبنی ہیں حالانکہ سب آپ کے علمی کمال اور ورع و تقویٰ کے قائل ہیں۔ معرفت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے لوگوں کو توفیق بخشے کہ وہ دین کے سردار اور مسلمانوں کے رئیس کو ایذا نہ پہنچائیں اور مسلمانوں کے سواد اعظم کے دلوں کو تکلیف نہ دیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں۔ وہ جماعت جو ان اکابرین کو صاحب رائے جانتی

می نمودند سوادِ اعظم را (اہلِ اسلام) بزعمِ فاسدِ ایشان ضلال و مبتدع باشند بلکہ از جرگہ اہلِ اسلام بیرون بوند۔ این اعتقاد در کند مگر جاہلے کہ از جہلِ خود بے خبر است یا زندیقے کہ مقصودش ابطالِ شطرِ دین است ناقصے چند احادیث چند یاد گرفتہ اند و احکامِ شریعت را منحصر در آن ساختہ اند و ماوراے معلومِ خود را نفی می نمایند و آنچہ نزدِ ایشان ثابت نشدہ منتفی می سازند

(مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

حکم دیتے ہیں اور کتاب و سنت کی پیروی نہیں کرتے تو اس طرح مسلمانوں کا سوادِ اعظم اُن کے زعمِ فاسد کی رو سے گمراہ اور بدعتی قرار پاتا ہے۔ بلکہ یہ لوگ دائرہ اسلام ہی سے خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ عقیدہ نہ رکھے گا مگر یہ وہ جاہل کہ خود اپنی جہالت سے بے خبر ہے یا ایسا زندیق جو آدھے دین کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ کچھ ناقص علم والے چند حدیثیں یاد کر کے شرعی احکام کو اُن میں منحصر ٹھہرا لیتے ہیں اور جو باتیں اُن کی معلومات سے باہر ہیں اُن کی نفی کر دیتے ہیں اور جو اُن کے نزدیک ثابت نہیں اس کا انکار کر دیتے ہیں

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو علمیت و روحانیت کے یکتا اور سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان ہوئے ہیں انہوں نے اپنی ظاہری اور باطنی نگاہوں سے حضرت امام ابوحنیفہ اور دیگر آئمہ و فقہا کو کیا دیکھا اور کس پیرائے میں ثنا کرتے ہوئے حاسدینِ امامِ اعظم پر اپنا تاسف کیا ہے۔

وائے ہزار وائے از تعصبِ ایشان و از نظرہائے فاسدِ ایشان۔ بانیِ فقہ ابوحنیفہ است و سہ حصہ از فقہ او را مسلم داشتہ اند و در ربعِ باقی ہمہ شرکت دارند۔ در فقہ صاحبِ خانہ اوست و دیگران ہمہ عیالِ وے اند۔ باوجود التزامِ این مذہب مرا با امام شافعی گویا محبتِ ذاتی ست و بزرگ میدانم لہٰذا در بعض اعمالِ نافلہ تقلیدِ مذہبِ او می نمایم اما چہ کنم کہ دیگران را باوجود وفورِ علم و کمالِ تقویٰ در جنبِ امام ابوحنیفہ در رنگِ طفلان می یابم۔

(مکتوبات، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

افسوس! ہزار افسوس!! اُن لوگوں کے بیجا تعصب اور اُن کی فاسد نظروں پر۔ فقہ کے بانی امام ابوحنیفہ ہیں اور فقہ کے تین حصے اِن کے لیے مسلم ہیں جبکہ باقی چوتھائی میں دوسرے (آئمہ و فقہا) شرکت رکھتے ہیں۔ فقہ میں صاحبِ خانہ یہ ہیں اور باقی سب اِن کے بال بچے ہیں۔ باوجود اِس مذہب کے التزام کے مجھے امام شافعی سے گویا ذاتی محبت ہے اور بزرگ جانتا ہوں لہٰذا بعض اعمالِ نافلہ میں اُن کے مذہب کی تقلید کر لیتا ہوں لیکن کیا کروں کہ دوسروں کو وفورِ علم اور کمالِ تقویٰ کے باوجود امام ابوحنیفہ کے پہلو میں بچوں کے رنگ میں پاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اپنے اس گنہگار بندے کو مسلمانوں کے اس سوادِ اعظم میں رکھے اور ان بزرگوں کے زیرِ سایہ میرا حشر و نشر فرمائے۔ آمین۔

۲۰۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ [illegible] عَبْدُ الْعَزِيْزِ [illegible] عَنْ أَبِي الْغَيْثِ

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبدالعزیز، ثور، ابوالغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ.

بَابُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَتْ عِيرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ النَّاسُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا.

بَابُ قَوْلِهِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ

قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ إِلَى لَكَاذِبُونَ

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ وَلَئِنْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثَ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ تب (ایمان کو) ان میں سے کچھ لوگ پالیں گے۔

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً کی تفسیر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے روز تجارتی قافلہ آیا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھے اُس وقت بارہ حضرات کے سوا باقی سارے چلے گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ۔ اور جب انہوں نے تجارت یا کوئی کھیل دیکھا تو اُس کی طرف چل دیے (آیت ۱)

سورۃ المنافقون کی تفسیر

انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک اللہ کے رسول ہیں

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک غزوہ میں عبداللہ بن اُبی کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔ کہ اُن لوگوں پر کچھ خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ جو اُن کے گرد ہیں وہ پریشان ہو جائیں ..... کہتے ہیں کہ ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو بڑی عزت والا ہے وہ ضرور اس سے اُس کو نکال دے گا جو نہایت ہی ذلت والا ہے (آیت ۸) پس میں نے اس بات کا ذکر اپنے چچا (حضرت سعد بن عبادہ) یا حضرت عمر سے کر دیا اور انہوں نے وہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دی۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں نے یہ بات بیان کر دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبداللہ بن اُبی اور اُس کے ساتھیوں کو بلایا۔ تو وہ قسم کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا اور اسے سچا قرار دیا اس پر مجھے ایسا صدمہ پہنچا کہ ایسا کبھی نہ پہنچا ہوگا۔ پس میں اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گیا۔ تو میرے چچا نے مجھ سے کہا کہ تمہارا یہ ارادہ کب تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں

جھوٹا قرار دیتے اور تم پر ناراض ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ

إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ.

بَابُ ٨٩٢ اِتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً يَجْتَنُّونَ بِهَا

۲۰۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا. وَقَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ عَمِّي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَصَدَّقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَأَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ

بَابُ ٨٩٣ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ

۲۱۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ أَيْضًا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ أَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَامَنِي الْأَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ مَا قَالَ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پھر آپ نے فرمایا۔ اے زید! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

اِتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً کی تفسیر

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا میں نے عبد اللہ بن ابی ابن سلول (منافقین کا سردار) کو کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینے کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور ایسا ہوگا کہ جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ سب سے زیادہ ذلت والے کو نکال دے گا۔ پس میں نے اپنے چچا سے اس کا ذکر کر دیا اور میرے چچا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا تو وہ قسمیں کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سچا اور مجھے جھوٹا قرار دیا۔ اس پر مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ ایسا صدمہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ منافقون نازل فرمائی اور یہ بتایا۔ وہ لوگ یہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں..... اور بیشک ضرور نکال دے گا مدینے سے اس کو نکال دے گا جو بہت ذلت والا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اس سورت کو پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ کی تفسیر

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم لوٹ کر گئے تو مدینے سے..... میں نے اس کی خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دی۔ تو انصار نے مجھے ملامت کی اور عبد اللہ بن ابی قسم کھا گیا کہ اس نے یہ بات نہیں کہی۔ پس میں اپنے گھر جا کر سو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے اور یہ آیت نازل فرمائی ہے۔

فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَهَا اللّٰهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَوَقَدْ فَعَلُوا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات سنا دی تو آپ نے فرمایا یہ بات کیا ہو رہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو ٹھوکر ماری تھی۔ تو انصاری نے انصار کو مدد کے لیے پکارا اور مہاجر نے مہاجرین کو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح پکارنا چھوڑ دو، یہ تو بدبودار بات ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو انصار تعداد میں زیادہ تھے لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ اس پر عبد اللہ بن اُبی نے کہا کہ کیا انہوں نے ایسا کیا؟ اگر ہم مدینے کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ اس سے ضرور اسے نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو تاکہ لوگ ایسی باتیں نہ بنائیں کہ محمد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔

باب ۸۹۹ (سُورَةُ التَّغَابُنِ)

وَقَالَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهُ هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ.

سورۃ التغابن کی تفسیر

حضرت علقمہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت سے بھر دیتا ہے۔ ایسے شخص کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ رضائے الٰہی پر راضی رہتا اور جانتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

باب ۹۰۰ (سُورَةُ الطَّلَاقِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَبَالَ أَمْرِهَا جَزَاءَ أَمْرِهَا.

۲۰۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ

سورۃ الطلاق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ کسی کام کا وبال اس کا بدلہ ہوتا ہے۔

سالم کا بیان ہے کہ (ان کے والد) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی پس حضرت عمر نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کر دیا تو آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چاہیے کہ رجوع کر لے پھر اسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر جب حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا چاہے تو پاکی کی حالت میں

بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ وَاحِدُهَا ذَاتُ حَمْلٍ

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قُلْتُ أَنَا وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلَامَهُ كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلَى فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَخُطِبَتْ فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ خَطَبَهَا. وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى وَكَانَ أَصْحَابُهُ يُعَظِّمُونَهُ فَذَكَرَ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ فَضَمَّزَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَفَطِنْتُ لَهُ فَقُلْتُ إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ إِنْ كَذَبْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ فَاسْتَحْيَا وَقَالَ لَكِنْ عَمُّهُ لَمْ يَقُلْ ذَلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ

فَذَهَبَ يُحَدِّثُنِي حَدِيثَ سُبَيْعَةَ فَقُلْتُ هَلْ

دو۔ لیکن ہاتھ لگانے سے پہلے اور حکم الٰہی کے مطابق یہی عدت ہے اور حمل والی عورتوں کے لئے عدت یہ ہے کہ وضع حمل ہو جائے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس کے کام میں آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ اُولَاتُ اَحمال کا واحد ذَاتُ حَمل ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُس آدمی نے کہا کہ مجھے اس عورت کے بارے میں فتویٰ دیجئے جو اپنے خاوند کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دونوں عدتوں میں سے دوسری (جس کے دن زیادہ ہوں)۔ میں ابو سلمہ نے کہا (قرآن کریم میں تو یہ ہے) اور حمل والیوں کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں (آیت ۴) حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابو سلمہ سے اتفاق کرتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے اپنے غلام کریب کو بھیجا کہ اس کا واضح حکم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم کر کے آئے۔ انہوں نے فرمایا کہ سبیعہ اسلمیہ کا شوہر شہید ہو گیا تھا اور وہ اس وقت حاملہ تھیں، تو اُن کے وصال کے چالیس روز بعد اُن کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ پس اُن کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا گیا اور خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کا نکاح پڑھایا۔ اور نکاح کا پیغام دینے والوں میں ابو السنابل بھی تھے۔ ایوب ختیانی نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ میں اس حلقے میں موجود تھا جس کے اندر عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ تھے اور اُن کے ساتھی اُن کی تعظیم کرتے تھے تو انہوں نے دونوں عدتوں کا ذکر کیا۔ پس میں نے عبداللہ بن عتبہ کے واسطے سے حضرت سبیعہ بنت حارث کا واقعہ بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ تب اُن کے بعض ساتھیوں نے روکا محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں نے دانستہ عبداللہ بن عتبہ پر جھوٹ باندھنے کی جرات کی ہے جبکہ وہ کوفہ کی طرف رہتے ہیں۔ وہ شرمسار ہو کر کہنے لگے کہ اُن کے چچا تو ایسا نہیں کہتے۔ پھر میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا اور اُن سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے حدیث سبیعہ بیان کی۔ پھر میں نے اُن سے کہا کہ کیا آپ نے عبداللہ بن مسعود سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ

الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ. فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

خبر دینے والا (آیت ۳) اس باب میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ف: اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیاوی زندگی کا ایک نقشہ ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کو دونوں جہانوں کا بادشاہ بنایا لیکن دنیاوی آرام و راحت کے لیے آپ کے کاشانۂ اقدس میں سامان کیا تھا کیا دنیا میں اتنے سامان کے ساتھ زندگی گزارنے پر کوئی رضامند ہو سکتا ہے؟ کیا اس سامان میں مزید کچھ کمی کی جا سکتی ہے؟

اس طرح زندگی گزارنا اس ہستی نے پسند فرمایا جس کی خاطر پروردگار عالم نے سب کچھ پیدا کیا اور سب کچھ جسے عطا فرما دیا ہے — جس سے اس نے یوں خطاب فرمایا: إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۔ جس نے خود فرمایا: یا عائشۃ لو شئت لسارت معی جبال الذھب — اعطیت الکنزین — اعطیت مفاتیح خزائن الارض — اعطیت مفاتیح کل شیئ —

جس کو حقیقی مالک نے زمین کی ہر چیز کا مالک بنا دیا جس کے سر پر خلافتِ عظمیٰ کا تاج رکھ دیا — اس ہستی نے اپنی مرضی سے دنیا میں زندگی اس طرح گزاری کہ سامان گھر میں تھا تو چند نام۔ غذا تھی تو جو کی روٹی اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں اور وہ بھی روزانہ نہیں یا دو وقت نہیں بلکہ کسی وقت کھانا اور کبھی فاقہ۔ یہ جو کچھ پسند فرمایا اسی کے پیش نظر کہا گیا ہے

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

یہ سب کچھ اختیاری تھا۔ اگر چاہتے تو سونے چاندی کے مکانات ہوتے، عبادت کے انبار، دنیا کی کونسی نعمت تھی جو حاضرِ خدمت نہ ہوتی لیکن اس حقیقت کے باوجود اس طرح زندگی گزاری کہ کوئی غریب سے غریب مشتعل بھی شکایت کے لیے زبان نہ کھول سکے اور نہ کبھی دل برداشتہ ہو۔ مجبوری کی بات اور ہے لیکن جو سب کچھ ہوتے ہوئے کم از کم پر قناعت کرے یہ بات ہی کچھ اور ہے۔ شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے اس کے متعلق فرمایا ہے

الفت کیا شکوہ خسروی بھی ہو تو کیا حاصل
کہ پایا ہم نے استغنا میں معراجِ مسلمانی

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھنے کا ارادہ کیا پس میں نے کہا: اے امیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے وہ دونوں کونسی تھیں جنہوں نے آپس میں متحد ہو کر زور ڈالا تھا؟ ابھی میں بات پوری بھی نہیں کرنے پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا۔ وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

باب إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا

صَغَوْتُ وَأَصْغَيْتُ مِلْتُ لِتَصْغَى لِتَمِيلَ وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ عَوْنٌ تَظَاهَرُونَ تَعَاوَنُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ أَوْصُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَأَدِّبُوهُمْ.

٢٠٢٢۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِالْوَضُوءِ فَأَدْرَكْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ.

وَإِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا کی تفسیر

صَغَوْتُ اور اَصْغَيْتُ میں مائل ہوا۔ لِتَصْغَى تاکہ مائل ہو۔ وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ۔ ظَهِيرٌ میں ظَهِيرٌ سے مراد مددگار ہے۔ تَظَاهَرُونَ وہ مدد کرتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ یعنی اپنی جانوں اور اپنے اہل و عیال کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرو اور انہیں ادب سکھاؤ۔

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا کہ ازواج مطہرات میں سے جن دو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک معاملے میں ایکا کیا تھا ان کے بارے میں دریافت کروں۔ چنانچہ ایک سال تک مجھے دریافت کرنے کا مناسب موقع نہ ملا۔ یہاں تک کہ میں حج کے لئے ان کے ساتھ نکلا جب ہم ظہران کے مقام پر تھے تو حضرت عمر رفع حاجت کے لئے گئے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ میرے لئے وضو کا پانی لاؤ تو میں ایک چھاگل میں پانی لے آیا (وہ وضو کرنے لگے اور) میں پانی ڈالنے لگا تو مجھے موقع نظر آیا چنانچہ میں عرض گزار ہوا: اے امیر المومنین! ازواج مطہرات میں سے وہ کون سی دو عورتیں ہیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کر لیا تھا؟ ابھی میں اپنی بات پوری کرنے بھی نہ پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا وہ عائشہ اور حفصہ ہیں۔

باب عَسَى رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ

أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا.

٢٠٢٣۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ فَنَزَلَتْ هَٰذِهِ الْآيَةُ.

عَسَى رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ کی تفسیر

ان کا رب قریب ہے، اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے اطاعت والیاں، ایمان والیاں، ادب والیاں، توبہ والیاں، بندگی والیاں، روزہ داریں، بیاہیاں اور کنواریاں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ پر باز پرس کے لئے جمع ہو گئیں۔ تو میں نے کہا کہ اگر آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں آپ سے بہتر بیویاں عطا فرما دے گا چنانچہ اس موقع پر یہ آیت نازل ہو گئی ..... (آیت ٥)

خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا۔

ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ (قیامت کے روز) جب اللہ تعالے اپنی پنڈلی (جس کی حقیقت معلوم جانے) کو ظاہر فرمائے گا تو تمام مومن مرد اور مومن عورتیں اس کے لئے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور جو دنیا میں صرف دکھاوے اور شہرت کے لئے سجدہ کیا کرتے تھے، جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی کمر تختے کے مانند ہو جائے گی (یعنی سجدہ نہ کر سکیں گے)۔

بَابٌ (الْحَاقَّةُ)

عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ يُرِيدُ فِيهَا الرِّضَا. الْقَاضِيَةَ الْمَوْتَةَ الْأُولَى الَّتِي مُتُّهَا لَمْ أُحْيَ بَعْدَهَا. مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ أَحَدٌ يَكُونُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْوَتِينَ نِيَاطُ الْقَلْبِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَغَى كَثُرَ. وَيُقَالُ بِالطَّاغِيَةِ بِطُغْيَانِهِمْ. وَيُقَالُ طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ كَمَا طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ.

سورۃ الحاقہ کی تفسیر

عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ سے پسندیدہ زندگی مراد ہے۔ الْقَاضِيَةَ پہلی موت جس کے بعد اس کو قیامت میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ اس میں لفظ احد واحد اور جمع دونوں کے لئے ہے۔ ابن عباس کا قول ہے۔ الْوَتِينَ رگ جان۔ ابن عباس کا قول ہے۔ طَغَى زیادہ ہو جانا۔ جیسے قوم ثمود کو الطَّاغِيَةِ کے سبب ہلاک کیا گیا ہے اور طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ میں ایسے ہی ہے جیسے طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ۔

بَابٌ (سَأَلَ سَائِلٌ)

الْفَصِيلَةُ أَصْغَرُ آبَائِهِ الْقُرْبَى إِلَيْهِ يَنْتَمِي مَنِ انْتَمَى. لِلشَّوَى الْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالْأَطْرَافُ وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ وَمَا كَانَ غَيْرَ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى. وَالْعِزُونَ الْجَمَاعَاتُ وَوَاحِدُهَا عِزَةٌ.

سورۃ المعارج کی تفسیر

الْفَصِيلَةُ جو قریب کے آباء و اجداد میں اس کا سب سے قریب ہو۔ الشَّوَى دونوں ہاتھ، دونوں پیر، پہلو اور سر کی کھال کو شَوَاةٌ کہتے ہیں اور جن کے کٹنے سے آدمی نہ مرے وہ شوی ہیں۔ الْعِزُونَ جماعتیں، اس کا واحد عِزَةٌ ہے۔

بَابٌ (إِنَّا أَرْسَلْنَا)

أَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا يُقَالُ عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ. وَالْكُبَّارُ أَشَدُّ مِنَ الْكِبَارِ وَكَذَلِكَ جُمَّالٌ وَجَمِيلٌ لِأَنَّهَا أَشَدُّ مُبَالَغَةً وَكُبَّارٌ الْكَبِيرُ وَكُبَارًا أَيْضًا بِالتَّخْفِيفِ وَالْعَرَبُ تَقُولُ

سورۃ نوح کی تفسیر

أَطْوَارًا کبھی کوئی حالت اور کبھی کوئی اور طَوْرَهُ سے اس کی قدر مراد ہے۔ الْكُبَّارُ سے بہت ہی بڑا مراد ہے، جیسے جَمِيلٌ سے جُمَّالٌ۔ اس میں الكبير کا شدید مبالغہ ہے۔ یہ تخفیف کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے جیسے کہ اہل عرب حُسَّانٌ اور جُمَالٌ

رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ دَيَّارًا مِنْ دَوْرٍ وَلَكِنَّهُ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ كَمَا قَرَأَ عُمَرُ الْحَيُّ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ قُمْتُ وَقَالَ غَيْرُهُ دَيَّارًا أَحَدًا تَبَارًا هَلَاكًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِدْرَارًا يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَقَارًا عَظَمَةً۔

کی جگہ حُسَّانٌ اور جُمَّالٌ بھی استعمال کرتے ہیں۔ دَیَّارًا یہ دَوْر سے ہے اور الدوران سے فَیْعَالٌ کے وزن پر بنایا گیا ہے جیسے حضرت عمرؓ نے اَلْحَیُّ الْقَیَّامُ پڑھا ہے جو قُمْتُ سے ہے۔ دوسرے کا قول ہے۔ دَیَّارًا سے ایک آدمی مراد ہے۔ تَبَارًا ہلاکت۔ ابن عباسؓ کا قول ہے۔ مِدْرَارًا لگاتار۔ وَقَارًا عزت و عظمت۔

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وَدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجُرُفِ عِنْدَ سَبَا وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَنُسِخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ۔

عطاء خراسانی یا عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جو بت حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے وہی بعد میں اہل عرب نے اپنے معبود بنا لیے۔ وَدّ بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔ سُواع بت بنی ہذیل کا تھا۔ یغوث یہ بنی مراد کا تھا پھر بنی غطیف کا جو سبا کے پاس جرف میں تھا۔ یعوق یہ ہمدان کا تھا اور نسر یہ ذی الکلاع کی آل حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوحؑ کی قوم کے نیک آدمیوں کے نام ہیں۔ جب وہ وفات پا گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن جگہوں پر وہ حضرات بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے مجسمے بنا کر رکھ دو اور ان بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر رکھ دو۔ لوگوں نے ازراہ عقیدت ایسا کر دیا لیکن ان کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم میں کھوٹ آ گیا تو ان کی پوجا ہونے لگی۔

باب ۹۱۲ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ

سورۂ جن کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِبَدًا أَعْوَانًا۔

ابن عباس کا قول ہے۔ لِبَدًا مددگار، دست و بازو۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ فَقَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اصحاب کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر بازار عکاظ کی جانب تشریف لے گئے۔ اس وقت آسمانی خبروں اور شیطانوں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی تھی اور ان پر چنگاریاں ماری جاتی تھیں۔ شیطان جب واپس لوٹے تو لوگ کہنے لگے کہ تم خبریں لا کر نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی ہے اور ہم پر چنگاریاں ماری جاتی

أُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالَ مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ فَانْطَلَقُوا فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُونَ مَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةَ وَهُوَ عَامِدٌ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ تَسَمَّعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ.

باب ۹۱۳ سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَبَتَّلْ أَخْلِصْ وَقَالَ الْحَسَنُ أَنْكَالًا قُيُودًا مُنْفَطِرٌ بِهِ مُثْقَلَةٌ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَثِيبًا مَهِيلًا الرَّمْلُ السَّائِلُ وَبِيلًا شَدِيدًا.

باب ۹۱۴ الْمُدَّثِّرِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَسِيرٌ شَدِيدٌ قَسْوَرَةٌ رِكْزُ النَّاسِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَسَدُ وَكُلُّ شَدِيدٍ قَسْوَرَةٌ مُسْتَنْفِرَةٌ نَافِرَةٌ مَذْعُورَةٌ.

۲۰۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ سَأَلْتُ أَبَا

ہیں۔ ایک کہنے لگا کہ یہ جو ہمارا آسمانی خبریں معلوم کرنا روکا گیا ہے تو کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہوگا۔ پس زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھو کہ کون سا نیا واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ پس وہ مشرقوں اور مغربوں تک دیکھتے پھرے کہ کس نئے واقعے کے باعث ہمیں آسمانی خبروں سے روکا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تہامہ کی جانب بازار عکاظ کے ارادے سے گئے تھے ابھی وہ نخلہ کے مقام پر تھے، چنانچہ حضور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ جب شیطان نے قرآن کریم سنا تو اسے غور سے سننے لگے، پھر انہوں نے کہا کہ یہ ہے وہ چیز جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ پس اسی وقت وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا، اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے" (آیت ۱، ۲) اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی "تم فرماؤ، مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا" اور جنات نے جو کہا وہ آپ کو بذریعہ وحی

سورۃ المزمل کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے، تبتّل، اسی کا ہو جا۔ حسن کا قول ہے، انکالاً بیڑیاں۔ منفطر بہ، اس کی وجہ سے بھاری ہو جائے گا۔ ابن عباس کا قول ہے، کثیبًا مہیلاً رواں بھربھری ریت۔ وبیلاً سخت۔

سورۃ المدثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے، عسیر سخت، قسورۃ لوگوں کا شور و غل، ابو ہریرہ کا قول ہے کہ اس کا معنی شیر ہے اور ہر سخت چیز کو قسورہ کہتے ہیں۔ مستنفرۃ بدکے ہوئے، خوفزدہ ہو کر بھاگنے والے۔

یحییٰ بن ابی کثیر کا بیان ہے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت پہلے نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ سورۂ

سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُولُونَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ فَقَالَ جَابِرٌ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَنَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

بَابُ ۱۱۵ قُمْ فَاَنْذِرْ

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ

بَابُ ۱۱۶ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أُنْبِئْتُ أَنَّهُ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ أُنْبِئْتُ أَنَّهُ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكَ

المدثر۔ میں نے کہا: لوگ تو کہتے ہیں کہ سورۂ علق پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابوسلمہ نے فرمایا کہ مجھ سے تو حضرت جابر نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ جب میں اپنا وظیفہ پورا کر چکا اور نیچے اترنے لگا تو کسی نے مجھے آواز دی۔ میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ آگے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا اور اپنے پیچھے دیکھا تب بھی کوئی نظر نہ آیا۔ پس میں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو مجھے کچھ نظر آیا۔ پس میں خدیجہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ وحی نازل ہوئی:- اے بالاپوش اوڑھنے والے! اٹھئے جو جاؤ پھر ڈر سنا دو اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو (آیت ۱-۳)

قُمْ فَاَنْذِرْ کی تفسیر

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح گزشتہ حدیث عثمان بن عمر نے علی بن مبارک کے واسطے سے بیان کی ہے۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ کی تفسیر

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا کہ قرآن کریم کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل فرمایا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ سورۂ المدثر۔ پس میں نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ سورۂ علق سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابوسلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ سورۂ المدثر۔ میں نے کہا کہ مجھے

إلا بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاورت في حراء فلما قضيت جواري هبطت فاستبطنت الوادي فنوديت فنظرت أمامي وخلفي وعن يميني وعن شمالي فإذا هو جالس على عرش بين السماء والأرض فأتيت خديجة فقلت دثروني وصبوا علي ماء باردا وأنزل علي يا أيها المدثر قم فأنذر وربك فكبر وثيابك فطهر.

تو یہ بتایا گیا ہے کہ سورہ علق سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے فرمایا میں نے تمہیں وہی بتایا ہے جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ جب اپنا وظیفہ ختم کر کے میں پہاڑ سے نیچے اترنے لگا تو وادی میں آ گیا اس وقت کسی نے مجھے آواز دی تو میں نے اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں نظر دوڑائی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان کرسی تخت پر بیٹھے ہیں۔ میں نے گھر آ کر خدیجہ سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو۔

٢٠٣٢۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب وحدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري فأخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يحدث عن فترة الوحي فقال في حديثه فبينا أنا أمشي إذ سمعت صوتا من السماء فرفعت رأسي فإذا الملك الذي جاءني بحراء جالس على كرسي بين السماء والأرض فجئثت منه رعبا فرجعت فقلت زملوني زملوني فدثروني فأنزل الله تعالى يا أيها المدثر إلى والرجز فاهجر قبل أن تفرض الصلوة وهي الأوثان.

ابو سلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے وحی بند ہو جانے کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز میں جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو غار حرا میں آیا تھا۔ اس کے دیکھنے سے مجھ پر خوف طاری ہو گیا پس میں گھر واپس لوٹ آیا اور کہا۔ مجھے کمبل اوڑھا دو پس میرے اوپر کمبل ڈال دیا گیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی۔ یا ایہا المدثر تا فاہجر (آیت ۱ تا ۵) یہ نماز (فرض ہونے) سے پہلے کا واقعہ ہے اور الرجز سے مراد اوثان (بت) ہیں۔

باب ٩١٦ والرجز فاهجر يقال الرجز والرجس العذاب.

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کی تفسیر

بعض کا قول یہ ہے کہ الرجز اور الرجس سے عذاب مراد ہے۔

٢٠٣٣۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن عقيل قال ابن شهاب سمعت أبا سلمة قال أخبرني جابر بن عبد الله أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدث عن فترة الوحي فبينا أنا أمشي سمعت صوتا من السماء فرفعت بصري قبل السماء فإذا الملك الذي

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب پہلی وحی کے بعد وحی کا سلسلہ بند تھا تو میں ایک روز جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر وہی فرشتہ بیٹھا ہوا تھا جو میرے پاس غار حرا

جاءني بحراء قاعد على كرسي بين السماء والأرض فجئثت منه حتى هويت إلى الأرض فجئت أهلي فقلت زملوني زملوني فزملوني فأنزل الله تعالى يا أيها المدثر إلى قوله فاهجر قال أبو سلمة والرجز الأوثان ثم حمي الوحي وتتابع.

میں آیا تھا۔ اسے دیکھ کر میں ڈر گیا اور خوف طاری ہو گیا کہ میں زمین پر گر پڑا۔ پس میں اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آ گیا اور ان سے کہا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس مجھے کمبل اڑھا دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: "اے بالاپوش اوڑھنے والے! اٹھئے پھر ڈرائیے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے اور اپنے کپڑے پاک رکھئے اور بتوں سے دور رہئے" (آیت ۱تا۵)۔ ابوسلمہ کا قول ہے کہ الرجز سے بت مراد ہیں۔ پھر وحی کا سلسلہ تیز ہو گیا اور متواتر آنے لگی۔

باب ۹۱۸ سورة القيامة

وقوله لا تحرك به لسانك لتعجل به وقال ابن عباس سدى هملا ليفجر أمامه سوف أتوب سوف أعمل لا وزر لا حصن

سورۃ القیامہ کی تفسیر ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم یاد کرنے کی جلدی میں اپنی مبارک زبان کو قرآن کے ساتھ حرکت نہ دو (آیت ۱۶)۔ ابن عباس کا قول ہے: سُدًی آزاد، وحشی۔ لیفجر امامہ جلدی توبہ کروں گا، جلدی نیک عمل کروں گا۔ لا وزر کوئی بچاؤ نہیں، کوئی پناہ گاہ نہیں۔

۲۰۳۴۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا موسى بن أبي عائشة وكان ثقة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أنزل عليه الوحي حرك به لسانه ووصف سفيان يريد أن يحفظه فأنزل الله لا تحرك به لسانك لتعجل به.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ زبان مبارک کو حرکت دیا کرتے تھے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ آپ یاد کر لینے کے ارادے سے ایسا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما دیا: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ (آیت ۱۶، ۱۷)۔

باب إن علينا جمعه وقرآنه.

۲۰۳۵۔ حدثنا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن موسى بن أبي عائشة أنه سأل سعيد بن جبير عن قوله تعالى لا تحرك به لسانك قال وقال ابن عباس كان يحرك شفتيه إذا أنزل إليه فقيل لا تحرك به لسانك يخشى أن ينفلت منه إن علينا جمعه وقرآنه أن نجمعه في صدرك وقرآنه أن تقرأه فإذا قرأناه يقول أنزل عليه فاتبع قرآنه ثم إن علينا بيانه أن نبينه على لسانك.

سعید بن جبیر کا ارشاد باری تعالیٰ: لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ کے بارے میں بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب وحی نازل ہوتی تو حضور اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو اس خدشے کے پیش نظر کہ کہیں بھول نہ جاؤ۔ اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارا ذمہ ہے یعنی تمہارے سینے میں جمع کر دینا اور یہ کہ تم زبان سے پڑھ سکو۔ اور جب ہم پڑھ لیں یعنی وحی نازل کر دیں تو اس کے مطابق پڑھنا۔ پھر اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمے ہے یعنی تمہاری زبان سے بیان کروا دینا۔

باب ۹۱۹ فإذا قرأناه فاتبع قرآنه قال

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ کی تفسیر۔ ابن عباس کا قول

باب ﴿وَالْمُرْسَلٰتِ﴾

وَقَالَ مُجَاهِدٌ جِمَالاَتٌ حِبَالٌ اِرْكَعُوْا صَلُّوْا لاَ يَرْكَعُوْنَ لاَ يُصَلُّوْنَ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لاَ يَنْطِقُوْنَ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ فَقَالَ اِنَّهٗ ذُوْ اَلْوَانٍ مَرَّةً يَنْطِقُوْنَ وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ.

٢٠٣٧۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلٰتِ وَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا.

٢٠٣٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا وَعَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ وَتَابَعَهٗ اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ وَقَالَ حَفْصٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ.

٢٠٣٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلٰتِ فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ

سورۃ المرسلات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ جمالات رسے۔ ارکعوا نماز پڑھو، جو نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس سے لا ینطقون۔ واللہ ربنا ما کنا مشرکین اور الیوم نختم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کافروں کی قیامت میں مختلف حالتیں ہوں گی کبھی وہ بولیں گے اور کبھی ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی اور ہم اسے آپ کی مبارک زبان سے سیکھ رہے تھے کہ ایک سانپ نکل آیا۔ ہم اس کی طرف دوڑے لیکن وہ ہم سے آگے نکل کر اپنے بل میں گھس گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

عبدہ بن عبداللہ، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، منصور نے اسی طرح روایت کی ہے۔ اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اس کی متابعت اسود بن عامر نے اسرائیل سے کی۔ حفص اور ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے اعمش، ابراہیم، اسود سے یہ روایت کی۔ یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ابن اسحاق، عبدالرحمٰن بن الاسود، اسود بن یزید بن قیس نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جبکہ آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم آپ کی زبان مبارک سے اس سورت کو سیکھ رہے تھے اور آپ بھی اس کی تلاوت سے رطب اللسان ہی تھے

خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اقْتُلُوهَا قَالَ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا قَالَ فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا

باب ۹۲۲ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ

۲۰۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ

باب ۹۲۳ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ

۲۰۳۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتَّى تَكُونَ كَأَوْسَاطِ الرِّجَالِ.

باب ۹۲۴ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي فِي غَارٍ بِمِنًى.

باب ۹۲۵ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

تمہیں چاہیے کہ اسے مار ڈالو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم اس کی طرف لپکے لیکن وہ ہم سے آگے نکل گیا۔ حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا، وہ تمہارے شر سے بچا لیا گیا جیسے کہ تم اس کے شر سے بچائے گئے ہو۔

إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ کی تفسیر

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تین تین گز یا اس سے کچھ کم لمبی لکڑیاں بچا کر اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم القصر کا نام دیا کرتے تھے۔

كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ کی تفسیر

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تَرْمِي بِشَرَرٍ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تین تین گز یا اس سے بھی زیادہ لمبی لکڑیاں جمع کرتے اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم القصر کا نام دیا کرتے۔ گویا وہ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ یعنی کشتی کے رسے ہیں اور ہم انہیں جمع کر لیتے کہ وہ میانے آدمی کے برابر ہو جاتا۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غار میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور ہم آپ کی زبان مبارک سے اسے سیکھ رہے تھے اور ابھی آپ اس کی تلاوت سے رطب اللسان ہی تھے کہ اچانک ہمارے قریب ایک سانپ آنکلا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو۔ پس ہم اس کی جانب لپکے لیکن وہ چلا گیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔ عمر بن حفص کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے والد ماجد سے سن کر یاد کیا ہے جو منیٰ کی اس غار میں موجود تھے۔

سورۃ النبا کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَرْجُونَ حِسَابًا لَا يَخَافُونَهُ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا. لَا يُكَلِّمُونَهُ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَّاجًا. مُضِيئًا عَطَاءً حِسَابًا جَزَاءً كَافِيًا أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي. أَيْ كَفَانِي

مجاہد کا قول ہے: لَا يَرْجُونَ حِسَابًا حساب کا نہیں ڈر ہی نہ تھا۔ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا بغیر اس کی اجازت کے کوئی اس سے بات کلام نہیں کر سکے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: وَهَّاجًا روشن چمکدار۔ عَطَاءً حِسَابًا پورا بدلہ۔ أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي۔ یعنی مجھے پورا بدلہ دیا۔

باب ١٣٦ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا زُمَرًا

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا کی تفسیر گروہ در گروہ، علیحدہ علیحدہ ٹولیاں۔

٢٠٣٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں دفعہ صور پھونکنے کا درمیانی وقفہ چالیس کا ہے۔ کسی نے (حضرت ابوہریرہ سے) پوچھا، کیا چالیس دن کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا، کیا چالیس مہینے کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا، کیا چالیس سال کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی بارش برسائے گا کہ انسان یوں زمین سے نکل پڑیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے۔ حالانکہ انسان کے تمام اعضا گل جاتے ہیں سوائے ایک ہڈی کے اور وہ ٹھوڑی کی ہڈی ہے۔[۱]

[illegible]

باب ٩٢٧ وَالنَّازِعَاتِ

سورۃ النازعات کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْآيَةَ الْكُبْرَى: عَصَاهُ وَيَدُهُ يُقَالُ النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيلِ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ النَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ وَالنَّاخِرَةُ: الْعَظْمُ الْمُجَوَّفُ الَّذِي يَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَافِرَةُ إِلَى أَمْرِنَا الْأَوَّلِ إِلَى الْحَيَاةِ وَقَالَ غَيْرُهُ: أَيَّانَ مُرْسَاهَا، مَتَى

مجاہد کا قول ہے کہ الْآيَةَ الْكُبْرَى ان کا عصا اور دست مبارک۔ کہتے ہیں النَّاخِرَةُ اور النَّخِرَةُ ہم معنی ہیں جیسے الطَّامِعِ اور الطَّمِعِ نیز الْبَاخِلِ اور الْبَخِيلِ۔ بعض کا قول ہے النَّخِرَةُ بوسیدہ اور النَّاخِرَةُ وہ کھوکھلی ہڈی جس سے ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس کا قول ہے۔ الْحَافِرَةُ زندگی سے پہلے کی حالت۔ دوسرے کا قول ہے۔ أَيَّانَ مُرْسَاهَا اس کا انتہا ہوگی اور کشتی کی انتہا۔

باب ۹۲۵ عَبَسَ

عَبَسَ كَلَحَ وَأَعْرَضَ. وَقَالَ غَيْرُهُ مُطَهَّرَةٌ لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَهٰذَا مِثْلُ قَوْلِهِ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ فَجُعِلَ التَّطْهِيرُ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا سَفَرَةٌ. الْمَلَائِكَةُ وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ سَفَرْتُ أَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ. وَجُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللّٰهِ وَتَأْدِيَتِهِ كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ وَقَالَ غَيْرُهُ تَصَدَّى تَغَافَلَ عَنْهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَمَّا يَقْضِ لَا يَقْضِي أَحَدٌ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرْهَقُهَا تَغْشَاهَا شِدَّةٌ مُسْفِرَةٌ مُشْرِقَةٌ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَةٍ أَسْفَارًا كُتُبًا تَلَهَّى تَشَاغَلَ يُقَالُ وَاحِدُ الْأَسْفَارِ سِفْرٌ.

سورۂ عبس کی تفسیر

عبس تیوری چڑھا کر منہ پھیرا۔ دوسرے کا قول ہے۔ مطھرۃ یعنی اس کو نہیں چھوتے مگر پاک بندے جو فرشتے ہیں۔ یہ ارشادِ ربانی فالمدبرات امرا کی طرح ہے کہ فرشتوں اور صحیفوں کو پاک رکھا ہے کیونکہ صحیفے پاک ہیں لہٰذا ان کے اٹھانے والے بھی پاک قرار دیئے۔ سفرۃ فرشتے، اس کا واحد سافر ہے۔ سفرت یعنی میں نے ان کی صلح کرا دی اور فرشتے جو اللہ کی وحی لے کر آتے ہیں، وہ بھی سفیر کی طرح ہیں جو قوم کے درمیان صلح کراتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے۔ تصدی اس سے غفلت برتی۔ مجاہد کا قول ہے۔ لما یقض جو حکم دیا جاتا ہے اس کو پورا نہیں کرتے۔ ابن عباس کا قول ہے۔ ترھقھا اس کو سختی سے ڈھانپ لے گی۔ مسفرۃ چمکنے والی۔ بایدی سفرۃ کے بارے میں ابن عباس کا قول ہے کہ لکھنے والے۔ اسفارا کتابیں۔ تلہی مشغول ہوا۔ کہتے ہیں کہ اسفار کا واحد سفر ہے۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو قرآن مجید کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو، تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

باب ۹۲۶ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

انْكَدَرَتْ انْتَثَرَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ سُجِّرَتْ ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَسْجُورُ الْمَمْلُوءُ وَقَالَ غَيْرُهُ سُجِّرَتْ أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا وَالْخُنَّسُ تَخْنِسُ فِي مَجْرَاهَا تَرْجِعُ وَتَكْنِسُ تَسْتَتِرُ كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ تَنَفَّسَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَالظَّنِينُ

سورۂ التکویر کی تفسیر

انکدرت منتشر ہو جائیں گے۔ حسن کا قول ہے۔ سجرت خشک ہو جائے گا، یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے۔ المسجور بھرا ہوا۔ دوسرے کا قول ہے۔ سجرت ایک دوسرے سے اس طرح مل جائیں کہ سب کا ایک ہی سمندر ہو جائے گا۔ الخنس اپنے چلنے کے مقام پر پھر لوٹ کر آنے والا۔ تکنس ہرن کی طرح چھپ جانا۔ تنفس دن چڑھ گیا۔ الظنین

النَّجْمُ. وَالضَّنِينُ يَضَنُّ بِهِ. وَقَالَ عُمَرُ النُّفُوسُ زُوِّجَتْ يُزَوَّجُ نَظِيرَهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ قَرَأَ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ. عَسْعَسَ أَدْبَرَ.

بَاب ۹۳۴ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ فُجِّرَتْ فَاضَتْ. وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ وَعَاصِمٌ فَعَدَلَكَ بِالتَّخْفِيفِ. وَقَرَأَهُ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ وَأَرَادَ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي فِي أَيِّ صُورَةٍ شَاءَ إِمَّا حَسَنٌ وَإِمَّا قَبِيحٌ وَطَوِيلٌ أَوْ قَصِيرٌ.

بَاب ۹۳۵ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَانَ ثَبْتُ الْخَطَايَا. ثُوِّبَ جُوزِيَ. وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُطَفِّفُ لَا يُوَفِّي غَيْرَهُ.

۴۰۳۶. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

بَاب ۹۳۶ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

قَالَ مُجَاهِدٌ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ. وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ. ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ لَا يَرْجِعَ إِلَيْنَا.

۴۰۳۷. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رجمت ملائی جائے گے۔ الضنین بخیل۔ عمر کا قول ہے وإذا النفوس زوجت ہر شخص اپنی شکل کے ساتھ جنت یا دوزخ میں ملا دیئے جائیں گے اس کے بعد پڑھا۔ احشروا الذین ظلموا وازواجھم اکٹھے کیے جائیں گے ظالم اور ان کی بیویاں عسعس پیٹھ پھیری، واپس پھرے۔

سورۂ انفطار کی تفسیر

ربیع بن خثیم کا قول ہے: فجرت پھوٹ کر بہنا۔ اعمش اور عاصم نے فعدلک کو بغیر تشدید کے پڑھا ہے جبکہ اہل حجاز تشدید کے ساتھ پڑھتے اور معتدل شکل و صورت والا مراد لیتے ہیں اور تخفیف کے ساتھ پڑھنے والے مراد لیتے ہیں کہ جس میں چاہا پیدا فرمایا یعنی خوبصورت یا بدصورت، لمبے قد والا یا پستہ قد۔

سورۂ تطفیف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: ران گناہوں کا زنگ چڑھ جانا۔ ثوب بدلہ دیا گیا۔ دوسرے کا قول ہے المطفف جو دوسرے کو پورا نہ دے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز تمام انسان پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا ہوگا کہ کانوں کی لو تک اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔

سورۂ انشقاق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: کتابہ بشمالہ اپنے نامۂ اعمال کو پیٹھ کے پیچھے سے پکڑے گا۔ وسق اپنے جانوروں کو جمع کرنا۔ ظن ان لن یحور کہ ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

عمرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

٢٠٤٨۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٢٠٤٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ۔

٢٠٥٠۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص ایسا نہیں جس سے حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہو گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا۔ "جس کو اس کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی اور نرمی کے ساتھ حساب لیا جائے گا" فرمایا یہ تو نامۂ اعمال دیے جانے کا بیان ہے جو انہیں دیے جائیں گے لیکن جو حساب کی جانچ پڑتال میں پھنس گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ: "ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے" (آیت ۱۹) کے بارے میں فرمایا: ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف۔ اس کا بیان ہے کہ یہ مفہوم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔

بَابُ ٩٣٣ اَلْبُرُوجُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأُخْدُودُ شَقٌّ فِي الْأَرْضِ فُتِنُوا عُذِّبُوا۔

سورۂ البروج کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ الاخدود زمین کی دراڑیں، شگاف۔ فتنوا عذاب دیے گئے۔

بَابُ ٩٣٤ اَلطَّارِقُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذَاتِ الرَّجْعِ سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ ذَاتِ الصَّدْعِ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ۔

سورۂ الطارق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ ذات الرجع وہ بادل جو بار بار بارش برسائے۔ ذات الصدع سبزہ اگنے کی جگہ سے پھٹ جانے والی۔

بَابُ ٩٣٥ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

٢٠٥١۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

سورۂ الاعلیٰ کی تفسیر

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہمارے پاس سب سے پہلے ہجرت کر کے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم آئے۔ یہ دونوں حضرات ہمیں قرآن کریم سکھایا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال

السلام نے آپ کے آنے کی بشارت سنائی۔ وقت قریب آنے پر پروردگار عالم نے آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کے متعلق خواب دکھایا۔ یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ دنیا میں آپ کی تشریف آوری کوئی معمولی بات نہ تھی دنیا آپ کی آمد کے لیے بے قرار تھی اور دنیا تڑپ رہی تھی۔ اسی لیے خدائے ذوالمنن نے فرمایا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

(۳ : ۱۶۴)

بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا اہل ایمان پر کہ انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔

گویا گمراہی سے نجات ملنا، کلام الٰہی کی تلاوت کا میسر آنا، کتاب و حکمت سے حصہ ملنا، نفوس کا تزکیہ ہونا اور ایمان جیسی دولت کا حاصل ہونا محبوب پروردگار کے سبب ہوا۔ یہ نعمتیں دارین کی تمام نعمتوں کی جان ہیں اور جس ہستی کے سبب یہ نعمتیں ملیں اور حق سے ملا دیا وہ پیارا جانِ رحمت نہ ہوا؟ کیا وہ رحمت عالمین نہ ہوا؟ کیا کسی اور کے سبب اہل جہان کو اتنی نعمتیں ملیں یا مل سکتی ہیں؟ پھر اس کی دنیا میں آمد کیا تمام خوشیوں سے بڑی خوشی نہ ہوگی؟ کیا یہ خوشی تمام عیدوں سے بڑھ کر عید نہیں ہے؟ اسی لیے سرزمین پاک و ہند کے سرتاج المحدثین، خاتم المحققین، شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۵۲ھ ما ثبت بالسنۃ میں یہ تصریح فرمائی ہے۔

قال ابن الجوزی فاذا کان ھذا ابو لھب الکافر الذی نزل القرآن بذمہ جوزی فی النار بفرحہ لیلۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما حال المسلم من امتہ یسر بمولدہ ویبذل ما تصل الیہ قدرتہ فی محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمری انما کان جزاءہ من اللہ الکریم ان یدخلہ بفضلہ العمیم جنات النعیم ولا یزال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویظھرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظھر علیھم من مکانہ کل فضل عمیم وقد

امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ جب ابولہب کافر جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا، اس کو بھی جہنم کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی کرنے پر بدلہ دیا گیا تو آپ کی امت کے اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ کی پیدائش کی خوشی کرے اور آپ کی پیدائش کی خوشی میں حسب استطاعت محبت سے مال خرچ کرے۔ مجھے اپنی جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی کہ اپنے فضل عمیم سے اسے جنت میں داخل کرے اور اہل اسلام ہمیشہ سے آپ کی پیدائش کے مہینے میں محفلیں کرتے آئے ہیں اور ضیافتیں کرتے ہیں اور ان میں طرح طرح کے صدقات سے خوشی کا اظہار کرتے۔ نیکیوں میں زیادتی کرتے اور پیدائش کے واقعات پڑھتے

وبشرى عاجل بنيل البغية فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك اعيادا ليكون اشد علة على من في قلبه مرض وعناد۔

(ما ثبت من السنة، مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور، ص ۶۰)

کے خواص سے یہ مجرب ہے کہ یہ اس سال کے لیے امان ہے اور اس میں مرادیں پوری ہونے کی بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو آپ کی پیدائش مبارکہ کے لیل و نہار کو عیدیں بنائے تاکہ جس کے دل میں کوڑھ اور عناد ہے وہ خوب جلے بھنے۔

آپ کی پیدائش کی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جتنے بھی کام کیے جائیں ان کا شرعی حدود میں ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ ان کاموں کا ہر کام محض رضائے الٰہی کے لیے ہونا چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ صرف جلسہ میلاد النبی کر لینا ہی اظہار محبت کی سند نہیں ہے ہاں اتنا ہے کہ اظہار محبت کے جتنے کام ہیں جلسہ میلاد النبی بھی ان میں سے ایک مبارک اور مقدس عمل ہے۔ محبوب پروردگار سے محبت جس طریقے اور جن کاموں کے ذریعے ظاہر کی جائے ان کا ایک مقام اور تقدس ہے جس کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے۔ جہاں اس بارگاہ کی عقیدت و محبت کے باعث عنایات الٰہیہ کی موسلا دھار بارش ہونے لگتی ہے وہاں اس جناب کی ذرا سی بے ادبی پر چشم زدن میں عمر بھر کے اعمال صالحہ ختم ہو جاتے ہیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہم سب کو اپنے حبیب کی سچی عقیدت و محبت عطا فرمائے اور اس بارگاہ بیکس پناہ کی ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی اہانت اور بے ادبی کے شائبہ تک سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین۔

۲۰۵۲ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور اس کی کونچیں کاٹنے والے کا ذکر فرمایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا (الشمس ۱۲) یعنی ایسا آدمی کھڑا ہوا جو زبردست، سرکش اور ابوزمعہ کی طرح اپنے قبیلے میں طاقتور تھا۔ پھر آپ نے عورتوں کا ذکر فرمایا کہ ایک آدمی اپنی عورت کو غلاموں کی طرح مارتا پیٹتا ہے اور پھر رات کے وقت اسے بستر پر اپنے پاس بلاتا ہے۔ پھر آپ نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے کے بارے میں نصیحت فرمائی کہ اس کام پر تم کیوں ہنستے ہو جسے خود بھی کرتے ہو۔ ابو معاویہ، ہشام، عروہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زمعہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوزمعہ کی طرح جو حضرت زبیر بن عوام کا چچا تھا۔

باب ۹۲۶ وَالضُّحٰی

وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا سَجٰى اسْتَوٰى. وَقَالَ غَيْرُهُ أَظْلَمَ وَسَكَنَ. عَائِلًا ذُوْ عِيَالٍ.

۲۰۶۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ لَأَرْجُوْا أَنْ يَكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى. قَوْلُهُ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ.

۲۰۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَرٰى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَأَكَ فَنَزَلَتْ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى.

سورۂ والضحیٰ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے :- اِذَا سَجٰی برابر ہو جائے۔ دوسرے کا قول ہے: کہ جب رات تاریک اور پُرسکون ہو جائے۔ عَائِلًا بال بچے دار۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو دو یا تین راتیں آپ نے قیام نہ فرمایا۔ پس ایک عورت (ابوسفیان کی بہن ام جمیل بنت حرب زوجہ ابولہب) آپ کے پاس آ کر کہنے لگی:- اے محمد! مجھے امید ہے کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے دو یا تین راتوں سے اسے تمہارے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں:- چاشت کی قسم اور رات کی جب وہ پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (آیت ۱-۳) اسے دال کی تشدید سے پڑھیں یا تخفیف سے، دونوں صورتوں میں معنی ایک ہی ہے۔ حضرت ابن عباس نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ نہ اس نے تمہیں چھوڑا اور نہ تم سے ناراض ہوا ہے۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک عورت نے کہا:- یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا ساتھی (حضرت جبریل) آپ کے پاس آنے میں دیر کرنے لگا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:- تمہیں تمہارے رب نے نہیں چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (آیت ۳)۔

باب ۹۲۷ اَلَمْ نَشْرَحْ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وِزْرَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. أَنْقَضَ أَثْقَلَ. مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْ مَعَ ذٰلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا آخَرَ كَقَوْلِهٖ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِيْ حَاجَتِكَ إِلٰى رَبِّكَ. وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَلَمْ نَشْرَحْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے :- وِزْرَكَ زمانہ جاہلیت میں۔ اَنْقَضَ بوجھل کر دیا۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ایک کے ساتھ دوسری چیز۔ یہ اسی طرح ہے جیسے هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فرمایا ہے۔ مجاہد کا قول ہے:- فَانْصَبْ حاجت کے وقت اپنے رب سے۔ ابن عباس سے منقول ہے:- اَلَمْ نَشْرَحْ یعنی آپ کے مبارک سینے کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے

بِالْإِسْلَامِ

بَابٌ وَالتِّيْنِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ هُوَ التِّيْنُ وَالزَّيْتُوْنُ الَّذِيْ يَأْكُلُ النَّاسُ. يُقَالُ فَمَا يُكَذِّبُكَ فَمَا الَّذِيْ يُكَذِّبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُدَانُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ، كَأَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ عَلٰى تَكْذِيْبِكَ بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ

۲۰۴۲ — حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِيْ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ تَقْوِيْمٍ الْخَلْقِ

بَابٌ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيْقٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اُكْتُبْ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ أَوَّلِ الْإِمَامِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ خَطًّا وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَادِيَهُ عَشِيْرَتَهُ. الزَّبَانِيَةَ الْمَلٰئِكَةَ وَقَالَ الرُّجْعٰى. الْمَرْجِعُ لَنَسْفَعَنْ قَالَ لَنَأْخُذَنْ وَلَنَسْفَعَنْ بِالنُّوْنِ وَهِيَ الْخَفِيْفَةُ سَفَعْتُ بِيَدِهٖ أَخَذْتُ۔

۲۰۴۳ — حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ صَالِحٍ سَلْمُوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ أَوَّلَ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِيْ

کھول دیا تھا۔

سورۂ والتین کی تفسیر۔

مجاہد کا قول ہے، یہ انجیر اور زیتون وہی ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں کہتے ہیں۔ فما یکذبک جو شخص تمہیں جھٹلائے گا تو سب لوگ اپنے اپنے اعمال کا بدلہ دیے جائیں گے۔ گویا یہ فرمایا ہے کہ ثواب اور عذاب کو سامنے رکھتے ہوئے تمہیں جھٹلانے کی جرأت کرے۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک سفر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی ایک رکعت میں سورۂ والتین پڑھی۔ تقویم سے مراد پیدائش ہے۔

سورۂ علق کی تفسیر۔

قتیبہ، حماد، یحییٰ بن عتیق نے امام حسن بصری سے روایت کی کہ قرآن مجید میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ لکھو اور دو سورتوں کے درمیان امتیاز رکھ دیے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے، نادیہ اپنے رشتہ دار، الزبانیۃ فرشتے۔ اور کہا ہے، الرجعیٰ لوٹنا، لنسفعن یہ نون خفیفہ کے ساتھ ہے اور سفعت بیدی سے نکلا ہے کہ میں نے پکڑا۔

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء یوں ہوئی کہ سونے کی حالت میں سچے خواب نظر آتے تھے۔ پس آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی طرح روشن ہو کر جلوہ گر ہو جاتا۔ پھر خلوت کی محبت آپ کے دل میں ڈال دی گئی۔ چنانچہ آپ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور اعتکاف اور عبادت کیا کرتے۔ یعنی کئی راتوں تک متواتر عبادت کرتے اور پھر اپنے گھر والوں کی جانب واپس لوٹتے تھے اور پھر

النوم فكان لا يرى رؤيا إلا جاءت مثل فلق
الصبح. ثم حبب إليه الخلاء فكان يلحق
بغار حراء فيتحنث فيه. قال والتحنث:
التعبد الليالي ذوات العدد قبل أن يرجع إلى
أهله ويتزود لذلك. ثم يرجع إلى خديجة
فيتزود بمثلها حتى فجئه الحق وهو في غار
حراء فجاءه الملك فقال اقرأ فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما أنا بقارئ قال
فأخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني
فقال اقرأ قلت ما أنا بقارئ فأخذني فغطني
الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال
اقرأ قلت ما أنا بقارئ فأخذني فغطني الثالثة
حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال اقرأ
باسم ربك الذي خلق خلق الإنسان من
علق اقرأ وربك الأكرم الذي علم بالقلم

الآيات إلى قوله علم الإنسان ما لم يعلم
فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجف بوادره حتى دخل على خديجة فقال
زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه
الروع قال لخديجة أي خديجة ما لي لقد
خشيت على نفسي فأخبرها الخبر قالت
خديجة كلا أبشر فوالله لا يخزيك الله أبدا
فوالله إنك لتصل الرحم وتصدق الحديث
وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف
وتعين على نوائب الحق فانطلقت به خديجة
حتى أتت به ورقة بن نوفل وهو ابن عم
خديجة أخي أبيها وكان امرأ تنصر في الجاهلية
وكان يكتب الكتاب العربي ويكتب من
الإنجيل بالعربية ما شاء الله أن يكتب وكان

اسی طرح گوشہ نشینی کا توشہ (زادِ راہ) چیزیں لے کر چلے جاتے۔ یہاں تک کہ جب
آپ غار میں تھے تو آپ کے پاس فرشتہ (حضرت جبرئیل) آیا اور اس نے کہا
پڑھو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ میں پڑھنے والا
نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس نے مجھے پکڑ کر دبوچا یہاں تک
کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ پڑھو، میں نے
جواب دیا۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس اس نے
مجھے دوسری دفعہ دبوچا۔ یہاں تک کہ مجھے تکلیف
محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ پڑھو
میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر
اس نے مجھے تیسری دفعہ دبوچا۔ یہاں تک
کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر مجھے
چھوڑ کر کہا۔ پڑھو اپنے رب کے
نام سے، جس نے پیدا کیا آدمی کو۔ خون
کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا
رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے
لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو وہ جانتا نہ تھا (آیت ۱ تا ۵)۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ واپس لوٹے، یہاں تک کہ حضرت
خدیجہ کے پاس تشریف لے آئے اور فرمانے لگے، مجھے کمبل
اڑھا دو مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس انہوں نے آپ کو کمبل اڑھا
دیا۔ یہاں تک کہ خوف آپ سے دور ہو گیا۔ پھر آپ نے حضرت
خدیجہ سے فرمایا: اے خدیجہ! مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہوا
اور پھر سارا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہ نے کہا، ایسا ہے تو آپ
کو خوشخبری ہو، خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رسوا نہیں ہونے دے گا
کیونکہ خدا کی قسم آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، ہر ایک کا بوجھ
برداشت کرتے ہیں، مفلسوں کے لئے کماتے ہیں، مہمان کی خاطر تواضع
کرتے ہیں اور راہِ حق میں پیش آنے والی مصیبتوں میں مدد کرتے
ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں جو
ان کے چچا زاد بھائی تھے۔ وہ زمانۂ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور
عربی لکھا کرتے تھے اور جو اللہ کو منظور ہوتا انجیل سے عربی میں

شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، قَالَتْ خَدِيجَةُ يَا عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ، يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا، ذَكَرَ حَرْفًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُوهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهِيَ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ

بَابُ ۵۵۱ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

۴۹۰۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي

کیا تھا۔ وہ بہت بوڑھے اور بینائی سے محروم ہو گئے تھے پس حضرت خدیجہ نے کہا۔ بھائی جان! ذرا اپنے بھتیجے کی بات تو سنیے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا۔ اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا بتا دیا۔ ورقہ نے یہ سن کر کہا۔ یہ تو وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل کیا گیا تھا۔ کاش میں جوان ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا۔ پھر ایک لفظ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا کیا لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں۔ جو شخص بھی یہ چیز لے کر آیا جو آپ لائے ہیں تو اسے اذیت پہنچائی گئی اور اگر میں آپ کے اس زمانے تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ اس کے تھوڑے عرصے بعد ورقہ بن نوفل کا انتقال ہو گیا اور وحی کا سلسلہ کچھ دنوں تک منقطع رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا غم محسوس کرنے لگے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی کے بند ہونے کے درمیان کا ذکر بیان فرما رہے تھے۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا۔ وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے ڈر کر لوٹ آیا اور کہا مجھے کمبل اڑھا دو مجھے۔ پس انہوں نے مجھے چادر اڑھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ، لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (سورۃ المدثر، آیت ۱ تا ۵)۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ الرجز سے بت مراد ہیں جن کی زمانہ جاہلیت میں لوگ پوجا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر متواتر وحی آنے لگی۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب سے پہلے سچے خوابوں کے ذریعے وحی کی ابتدا ہوئی۔ پھر فرشتہ آیا اور اس نے کہا۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا

خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ
قَوْلُهُ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔

۲۰۶۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

۲۰۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا جو وہ جانتا نہ تھا" (آیت ۱تا۵)

عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سچے خوابوں سے وحی کی ابتدا ہوئی پھر فرشتہ آیا اور اس نے کہا۔ "پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو وہ جانتا نہ تھا" (آیت ۱تا۵)

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کی طرف واپس ہوئے اور فرمایا۔ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پھر باقی حدیث بیان فرمائی۔

باب ۹۵۱ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ۔

۲۰۶۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ کی تفسیر۔ "ہاں ہاں اگر باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار" (آیت ۱۵، ۱۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک دفعہ ابوجہل نے کہا۔ اگر میں محمد کو کعبے کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھوں تو ان کی گردن کچل کر رکھ دوں گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہاں جا پہنچے۔ ابوجہل نے کہا، اگر میں اسی طرح کرتا تو فرشتہ مجھے ضرور پکڑ لیتا۔ عمرو بن خالد، عبید اللہ، عبد الکریم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب ۹۵۲ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ

سورۃ القدر کی تفسیر

يُقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوعُ وَالْمَطْلِعُ الْمَوْضِعُ الَّذِي يُطْلَعُ مِنْهُ. أَنْزَلْنَاهُ الْهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْآنِ أَنْزَلْنَاهُ مَخْرَجَ الْجَمِيعِ وَالْمُنْزِلُ هُوَ اللّٰهُ وَالْعَرَبُ تُوَكِّدُ فِعْلَ الْوَاحِدِ فَتَجْعَلُهُ بِلَفْظِ

المطلع یعنی طلوع ہونے کو کہتے ہیں اور المطلع سے طلوع ہونے کی جگہ بھی مراد ہے۔ اَنْزَلْنٰہُ میں ہ کی ضمیر قرآن مجید سے کنایہ ہے۔ اَنْزَلْنٰہُ سے مراد قرآن کریم مراد ہے اور اس کا نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اہل عرب فعل واحد کو تاکید کی بناء پر جمع کے لفظ سے لیا

الْمَجِيدِ لِيَكُونَ أَثْبَتَ وَأَوْكَدَ

بَابٌ ٩٥٣ لَمْ يَكُنْ

مُنْفَكِّينَ: زَائِلِينَ. قَيِّمَةٌ: الْقَائِمَةُ. دِينُ الْقَيِّمَةِ: أَضَافَ الدِّينَ إِلَى الْمُؤَنَّثِ.

٢٠٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا، قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَبَكَى.

٢٠٧٠- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ، قَالَ أُبَيٌّ: آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: اللَّهُ سَمَّاكَ لِي، فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي. قَالَ قَتَادَةُ: فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

٢٠٧١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: آللَّهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ.

بَابٌ ٩٥٤ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا

قَوْلُهُ: فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. يُقَالُ: أَوْحَى لَهَا أَوْحَى إِلَيْهَا، وَوَحَى لَهَا وَوَحَى إِلَيْهَا وَاحِدٌ.

٢٠٧٢- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي

مثقلا سے ہیں جو جمیع کا معنی ہے اور اس میں ثبوت اور تاکید زیادہ ہے۔

سورۂ البینہ کی تفسیر

منفکین دور ہونے والے۔ قیمۃ قائم ہونے والی دین القیمۃ یا دین کو مؤنث کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں لم یکن الذین کفروا والی سورت پڑھ کر سناؤں۔ عرض گزار ہوئے۔ کیا میرا نام لیا؟ فرمایا ہاں۔ پس یہ رونے لگے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن کریم پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی عرض گزار ہوئے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لیا ہے پس حضرت ابی رونے لگے۔ قتادہ کا بیان ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے انہیں سورۂ البینہ پڑھ کر سنائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا۔ بیشک مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن مجید سناؤں۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ ہاں۔ عرض گزار ہوئے۔ کیا میں پروردگار عالم کے نزدیک یاد کیا گیا تھا؟ فرمایا۔ ہاں۔ پس ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

سورۂ زلزال کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور حکایت ہے عرب اوحیٰ لہا اور اوحیٰ الیہا کا ایک ہی معنی لیتے ہیں یعنی حکم فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

مالك عن زيد بن أسلم عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخيل لثلاثة لرجل أجر ولرجل ستر وعلى رجل وزر، فأما الذي له أجر فرجل ربطها في سبيل الله فأطال في مرج أو روضة فما أصابت في طيلها ذلك في المرج والروضة كان له حسنات ولو أنها قطعت طيلها فاستنت شرفا أو شرفين كانت آثارها وأرواثها حسنات له ولو أنها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد أن يسقي به كان ذلك حسنات له فهي لذلك الرجل أجر ورجل ربطها تغنيا وتعففا ولم ينس حق الله في رقابها ولا ظهورها فهي له ستر ورجل ربطها فخرا ورئاء ونواء فهي على ذلك وزر فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحمر قال

ما أنزل الله علي فيها إلا هذه الآية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره.

۲۰۷۳۔ حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال أخبرني مالك عن زيد بن أسلم عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة رضي الله عنه سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الحمر فقال لم ينزل علي فيها إلا هذه الآية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره.

باب ۹۵۵ والعاديات

وقال مجاهد الكنود الكفور يقال فأثرن به نقعا رفعن به غبارا لحب الخير من أجل

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے آدمیوں کے پاس ہوتے ہیں ایک کے لئے اجر ہے دوسرے کے لئے پردہ پوشی اور تیسرے کے لئے بوجھ ہے پس وہ اجر تو اس شخص کے لئے ہے جس نے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے پالا پھر اسے کسی چراگاہ یا باغ میں لمبی رسی سے باندھ دیا ہے پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ رسی پہنچے گی اتنی ہی اس شخص کو نیکیاں ملیں گی۔ پس اگر وہ رسی کو توڑ کر ایک دو ٹیلے پر چلا جائے تو گھوڑے کے قدم اور گوبر کے بدلے اس شخص کو نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے اگرچہ مالک کا ارادہ وہاں سے پانی پلانے کا نہ ہو تو اس کا اس کے لئے بھی نیکیاں ملیں گی اس مقصد کے لئے گھوڑا رکھنا تو آدمی کے لئے باعث اجر ہے جس آدمی نے نام حاصل کرنے اور سوال سے بچنے کی غرض سے گھوڑا پالا اور اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ کا حق نہ بھلایا، تو اس مقصد کے لئے گھوڑا پالنا آدمی کے لئے پردہ پوشی ہے جس آدمی نے فخر و غرور یا ملامت دکھانے یا اہل اسلام کے خلاف گھوڑا باندھا تو یہ اس پر بوجھ ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں فرمائی ماسوائے اس آیت کے جو کہ جامع ہے "تو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے گا دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے گا [illegible]"

ابو صالح سمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا، اس بارے میں تو مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں ہوئی۔ ماسوائے اس آیت کے جو جامع اور اکمل ہے: "تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا"
(آیت ۸،۷)۔

سورۂ والعادیات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے، الکنود ناشکری کرنے والا کہتے ہیں، فاثرن بہ نقعا ان کے ذریعے گردوغبار اڑاتے ہیں، لحب الخیر مال کی محبت

بَابٌ ٩٦٣ اَرَاَيْتَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَدُعُّ يَدْفَعُ عَنْ حَقِّهِ يُقَالُ هُوَ مِنْ دَعَعْتُ يُدَعُّوْنَ يُدْفَعُوْنَ سَاهُوْنَ لَاهُوْنَ وَالْمَاعُوْنَ الْمَعْرُوْفُ كُلُّهُ وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ الْمَاعُوْنُ الْمَاءُ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَعْلَاهَا الزَّكَاةُ الْمَفْرُوْضَةُ وَأَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاعِ.

سورۃ الماعون کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: یدع اس کے حق سے دھکا دیتے ہیں۔ کہ یہ دععت سے ہے۔ یدعون دھکے دینا۔ ساہون بھولے ہوئے۔ الماعون ہر ایک اچھی بات۔ بعض اہل عرب کا قول ہے۔ الماعون پانی۔ عکرمہ کا قول ہے، مالی خرچ میں زکوٰۃ کا سب سے اونچا درجہ جو کہ فرضیت ہے اور ادنیٰ درجہ عام مانگنے کی چیزوں کا ہے۔

بَابٌ ٩٦٤ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَانِئَكَ عَدُوُّكَ.

٢٠٧٤۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ.

سورۃ الکوثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: شانئک تمہارا دشمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آسمانوں کی معراج کرائی گئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے کہا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا: یہ کوثر ہے۔

٢٠٧٥۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَتْ نَهَرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُوْمِ رَوَاهُ زَكَرِيَّاءُ وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ.

ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ: اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نہر ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی گئی ہے اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے ہیں اس کے برتن ستاروں کی گنتی کے برابر ہیں۔ اسی طرح زکریا، ابو الاحوص، مطرف نے ابو اسحاق سے بھی روایت کی ہے۔

٢٠٧٦۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِيْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُوْ بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَإِنَّ النَّاسَ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بیشک الکوثر سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور کو مرحمت فرمائی۔ ابو بشر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے دریافت کیا کہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے؟ سعید بن

يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ.

جبیر نے فرمایا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اسی خیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر مرحمت فرمائی۔

بَابٌ قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُونَ

سورۃ الکافرون کی تفسیر

يُقَالُ لَكُمْ دِينُكُمُ الْكُفْرُ وَلِيَ دِينِ الْإِسْلَامُ وَلَمْ يَقُلْ دِينِي لِأَنَّ الْآيَاتِ بِالنُّونِ فَحُذِفَتِ الْيَاءُ كَمَا قَالَ يَهْدِينِ وَيَشْفِينِ - وَقَالَ غَيْرُهُ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ الْآنَ، وَلَا أُجِيبُكُمْ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِي، وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا.

کہتے ہیں لکم دینکم یعنی کفر تمہارے لئے اور ولی دین یعنی اسلام ہمارے لئے۔ یہاں دینی نہیں کہا کیونکہ آیتیں نون سے ختم ہوئی ہیں جیسے یا حذف ہو گئی ہے جیسا کہ یہدین اور یشفین میں ہے۔ دوسرے کا قول ہے لا اعبد ما تعبدون یعنی اس وقت عبادت کرتا ہوں اور یہ بات کہ اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا ولا انتم عابدون ما اعبد اور یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کے متعلق فرمایا گیا ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا (سورۃ المائدہ آیت ۶۴)

ف: اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ الکوثر وہ بھلائی ہے جو خدائے ذوالمنن نے صرف اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو مرحمت فرمائی ہے اور دنیا میں کسی بڑے سے بڑے فرد کو بھی مرحمت نہیں فرمائی۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۰۶ھ) نے تو تفسیر کبیر میں اس کی پندرہ تفسیریں بیان فرمائی ہیں گویا وہ الکوثر کی مختلف تفسیریں ہیں اور اس حدیث میں اجمالی تفسیر ہے کہ اس سے مراد خصائص مصطفیٰ ہیں۔ پس وہ نگار عالم نے ہر صاحب کمال کا کمال اپنے محبوب کو بھی عطا فرمایا اور ان تمام مجموعی کمالات کے علاوہ بعض ایسے کمالات سے بھی سرفراز فرمایا جو کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائے گئے اور وہ عطا فرمائے جائیں گے۔ آپ کی تمام صفات کمالات اولین و آخرین کی جامع ہیں ہے اور خصائص مصطفیٰ ان کے علاوہ ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○ = ات بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۲۹۲ میں بھی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ

سورۃ النصر کی تفسیر

۱۱۰۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ نصر نازل ہونے کے بعد کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں یہ تسبیح ۔ سبحانک ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی نہ پڑھی ہو۔

۲۰۷۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں اکثر۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي پڑھا کرتے تھے اور یہ آیت۔ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا کی تعمیل میں تھا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا.

۲۰۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالُوا فَتْحُ الْمَدَائِنِ وَالْقُصُورِ قَالَ مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَجَلٌ أَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُعِيَتْ لَهُ نَفْسُهُ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں سے پوچھا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ شہروں اور محلات کے فتح ہونے کا بیان ہے انہوں نے فرمایا۔ اے ابن عباس تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے یا آپ کی اس میں مثال بیان فرمائی ہے۔

بَابُ ۹۶۶ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ کی تفسیر

بندوں کی توبہ قبول فرمانے والا اور لوگوں کی بابت اس کی نسبت ہو تو مراد ہے گناہ سے توبہ کرنا۔

۲۰۸۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ فَمَا رُئِيتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِي أَكَذَاكَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ لَا، قَالَ فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ هُوَ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر مجھے بدری اکابر کے برابر بٹھایا کرتے تھے۔ بعض حضرات نے اس بات کو اپنے دلوں میں محسوس کیا اور کہا کہ انہیں آپ ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ ان کی عمر کے ہمارے بیٹے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ کی وجہ تم جانتے ہو۔ حضرت عمر نے ایک روز مجھے بلایا تو میں ان بزرگوں کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرا خیال ہے مجھے اس روز صرف اس لئے بلایا گیا تھا کہ انہیں کچھ دکھایا جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ آپ ارشادِ باری تعالیٰ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور اس سے استغفار کریں جبکہ ہماری مدد فرمائی جائے اور ہمیں فتح سے نوازا جائے اور بعض حضرات خاموش رہے اور کچھ نہ کہا۔ چنانچہ حضرت عمر نے مجھ سے کہا۔ اے ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ میں تو یہ نہیں کہتا۔ فرمایا

أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ

پھر آپ کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا، یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا۔ چنانچہ فرمایا جب اللہ کی مدد اور فتح آئے، اور یہ آپ کے وصال کی نشانی ہے، تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا جو تم بیان کر رہے ہو میں بھی یہی جانتا ہوں۔

ف: سورۃ النصر کے اندر ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جو صریح طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر پر دلالت کر رہا ہو۔ اس کے باوجود حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک اس میں آپ کے وصال کی خبر موجود ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے بلکہ سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روتے ہوئے یہ بات بتائی تھی۔ معلوم ہوا کہ کتاب الٰہی کے بارے میں جو الراسخون فی العلم جانتے تھے وہ دوسرے حضرات کے بس کی بات نہیں۔ لہٰذا ان بزرگوں کا سہارا لیے بغیر اللہ کی کتاب کو سمجھا نہیں جا سکتا اور ان حضرات کی تحقیقات جلیلہ اور ارشادات عالیہ تفاسیر معتبرہ کے پرانے ذخیروں میں محفوظ ہیں۔ یہ قرآن فہمی حاصل کرنے کے لیے ان سے استفادہ کیے بغیر چارہ نہیں۔ جو حضرات یہ سبق پڑھاتے ہیں کہ قرآن کریم کا علم تفاسیر کے پرانے ذخیروں سے حاصل نہیں کرنا چاہیے بلکہ اعلیٰ درجے کے پروفیسروں سے یہ علم حاصل کرنا چاہیے، وہ مسلمانوں کو قرآن مجید کے حقیقی مفہوم و معانی سے محروم رکھنے کی کوشش اور سازش کر رہے ہیں۔ ہر علم اس میدان کے باکمال حضرات سے سیکھا جاتا ہے اور ان کی تحقیقات جلیلہ سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ جو پروفیسر قرآن کریم کے پرانے ذخیروں کو لایعنی اور غلط سمجھ کر کلام الٰہی کا مطلب بیان کرے گا وہ خود گمراہ، بے خبر ہوگا کسی کو کیا بتائے گا۔ خدائے رحمٰن ایسے مضلین و منکرین کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

باب ۲۶۶ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ

سورۂ لہب کی تفسیر

تَبَابٌ خُسْرَانٌ. تَتْبِيبٌ تَدْمِيرٌ.

تباب، خسارہ، نقصان۔ تتبیب، ہلاک کرنا، تباہ کرنا۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهُ فَقَالُوا مَنْ هٰذَا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ (سورۃ الشعراء) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے یہاں تک کہ کوہ صفا پر جا چڑھے اور پھر آپ نے پکارا یا صباحاہ (صبح کے حملہ)، لوگ کہنے لگے: یہ کون ہے؟ پھر آپ کے پاس آکر جمع ہو گئے چنانچہ آپ نے فرمایا، بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے دامن سے نکل کر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگ کہنے لگے۔ ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا۔ تو میں تمہیں اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے موجود ہے اس پر

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ.

بَابُ ۹۶ اللّٰهُ الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّي أَشْرَافَهَا

الصَّمَدَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي انْتَهَى سُودَدُهُ.

۲۰۰۵ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. كُفُوًا وَكَفِيئًا وَكِفَاءً وَاحِدٌ.

بَابُ ۹۷ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقٌ اللَّيْلُ إِذَا وَقَبَ غُرُوبُ الشَّمْسِ يُقَالُ أَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ وَقَبَ إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَظْلَمَ.

۲۰۰۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

مجھے جھٹلایا اور یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی جبکہ یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں۔ پس اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا جیسا کہ مجھے پیدا کیا گیا، حالانکہ پہلی دفعہ بنانا میرے لئے دوبارہ زندہ کرنے سے مشکل نہیں ہے اور اس کا گالی دینا یہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا بھی ہے، حالانکہ میں اکیلا ہوں، بے نیاز ہوں، نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے مجھے جنا اور کوئی ایک بھی میرا برابری کرنے والا ہے۔

اللّٰهُ الصَّمَدُ کی تفسیر

اہل عرب اپنے سردار کو الصمد کہتے تھے۔ ابو وائل کا قول ہے کہ الصمد اسے کہتے جس پر سرداری ختم ہوتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بنی آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی جبکہ یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں ہے اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ جس طرح میں نے اسے پہلے پیدا کیا اسی طرح دوبارہ زندہ نہیں کروں گا اور اس کا گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ کا بیٹا بھی ہے، حالانکہ میں وہ بے نیاز ہوں جو نہ کسی کو جنتا ہوں اور نہ جنا گیا ہوں اور میری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ کُفُوًا، کَفِیئًا اور کِفَاءً تینوں کا معنیٰ ایک ہے۔

سورۃ الفلق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ غاسق رات۔ اِذَا وَقَبَ سورج غروب ہونے کا وقت۔ کہتے ہیں کہ صبح کے وقت فرق سے فلق زیادہ ظاہر ہوتی ہے وَقَبَ جب تاریکی ہر چیز پر چھا جائے۔

زر بن حبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا پس آپ نے مجھے

قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ، فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْوَسْوَاسِ إِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَهَبَ وَإِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللّٰهُ ثَبَتَ عَلٰى قَلْبِهٖ۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أُبَيٌّ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ، قَالَ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَضَائِلُ الْقُرْاٰنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ كَيْفَ نُزُوْلُ الْوَحْيِ، وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، اَلْمُهَيْمِنُ، اَلْأَمِيْنُ الْقُرْاٰنُ أَمِيْنٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهٗ۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا۔

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فرمایا وہی میں کہتا ہوں۔ پس ہم وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

سورۃ الناس کی تفسیر

ابن عباس سے منقول ہے۔ الوسواس جب بچہ پیدا ہو تو شیطان اسے چھوتا ہے جب ذکر الٰہی کیا جائے تو چلا جاتا ہے اور اگر خدا کا ذکر نہ کیا جائے تو اس کے دل پر جم جاتا ہے۔

زر بن حبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے کہا کہ اے ابو المنذر! آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود تو یوں فرماتے ہیں؟ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ جو مجھے بتایا گیا میں وہی کہتا ہوں پس ہم وہ کہتے ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

قرآن کریم کے فضائل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

نزول وحی کی کیفیت اور پہلی وحی

ابن عباس کا قول ہے۔ المہیمن امین یعنی قرآن کریم تمام سابقہ کتابوں کا امین ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضرات نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں رونق افروز رہے۔

معتمر نے ابو عثمان سے روایت کی ہے کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ام المومنین حضرت ام سلمہ اس وقت آپ کے

وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ أَبِي قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

پاس تھیں پس آپ گفتگو کرتے رہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا: یہ کون ہیں؟ یا ایسا ہی کوئی لفظ ادا فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ دحیہ کلبی ہیں جب وہ کھڑے ہوئے تو فرمایا: خدا کی قسم میں تو انہیں دحیہ ہی سمجھتی رہی یہاں تک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا جس میں فرمایا کہ مجھے جبریل نے خبر دی یا ایسے ہی کچھ فرمایا۔ معتمر کہتے ہیں کہ والد ماجد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ بات کس سے سنی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں مگر جیسے لوگ اس پر ایمان لائے اس کے مطابق ہی اسے معجزے دیئے گئے اور جو چیز (معجزہ) مجھے دی گئی وہ وحی (قرآن کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَابَعَ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے وصال سے پہلے متواتر وحی بھیجنی شروع کر دی یہاں تک کہ وصال کے قریب وحی بہت زیادہ آنے لگی تھی اور پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ مَا أُرٰى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى.

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بیمار ہو گئے تو آپ نے ایک دو راتیں قیام نہ فرمایا پس ایک عورت (ام جمیل بنت حرب) آپ کے پاس آ کر کہنے لگی۔ اے محمد! مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (سورۃ والضحیٰ، آیت ۱تا۳)

باب نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

قرآن کریم قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

وَالْعَرَبِ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ فَأَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنْ يَنْسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُولُ لَيْتَنِي أَرٰى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلٰى يَعْلٰى أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلٰى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الطِّيْبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ۔

قرآنا عربیا سے یہی عربی زبان مراد ہے جو بالکل واضح ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، حضرت سعید بن عاص، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کریں اور ان سے فرمایا کہ اگر کسی مقام پر تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان قرآن کریم کی عربی زبان کے بارے میں کوئی اختلاف واقع ہو تو اس آیت کو قریش کی زبان میں لکھ کیونکہ قرآن کریم ان کی زبان میں نازل ہوا ہے، چنانچہ انہوں نے یہی کیا۔

صفوان بن یعلی بن امیہ کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد حضرت یعلی بن امیہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھوں جبکہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر ایک کپڑا تان دیا گیا تھا اور صحابہ کرام میں سے کئی حضرات آپ کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے جبے میں احرام باندھا ہوا ہو اور اس نے خوشبو لگائی ہوئی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو اسے دیکھتے رہے پھر آپ پر وحی کا آنا شروع ہو گیا۔ حضرت عمر نے حضرت یعلی کو اشارے سے بلایا۔ حضرت یعلی آئے اور سر اندر کر کے دیکھا تو حضور کا مبارک چہرہ سرخ ہو گیا تھا خراٹوں جیسی آواز، تو آپ کی تھوڑی دیر تک یہی حالت رہی پھر رفع ہو گئی تو آپ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کے بارے میں ابھی پوچھا تھا۔ پس اس آدمی کو تلاش کیا گیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا: جب تم نے اپنے اوپر خوشبو لگائی ہوئی ہے تو اسے تین مرتبہ دھو ڈالو اور جبہ اتار دو، پھر عمرہ میں اسی طرح کرو جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

بَابُ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ

٢٠٩٥ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْبَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ

قرآن مجید کا جمع کرنا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے مجھے بلایا جبکہ یمامہ والوں سے لڑائی ہو رہی تھی اور اس وقت حضرت عمر بن خطاب بھی اُن کے پاس بیٹھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ قاریوں کے مختلف مقامات پر شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا۔ لہذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر سے کہا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا۔ حضرت عمر نے کہا۔ خدا کی قسم یہ بھی بہتر ہے۔ پس حضرت عمر برابر اس بارے میں مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر کے ساتھ متفق ہو گیا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ تم نوجوان آدمی اور صاحب عقل و دانش ہو اور تمہاری قرآن فہمی پر کسی کو کلام بھی نہیں۔ اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی بھی لکھ کر دیا کرتے تھے۔ پس سعی بلیغ کے ساتھ قرآن کریم کو جمع کرو۔ پس خدا کی قسم اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو مجھے اس سے بھاری نہ لگتا جو مجھے حکم دیا گیا کہ قرآن کریم کو جمع کروں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ خدا کی قسم، پھر بھی یہ بہتر ہے۔ پس برابر میں حضرت ابوبکر سے بحث کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا کھول دیا تھا۔ پس میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۂ التوبہ کی آخری آیت حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ ...... پس یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ
ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ
أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ
يُغَازِي أَهْلَ الشَّأْمِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَةَ وَ
أَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ
اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ
يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى
فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا
بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا
إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ
بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ
فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ
الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَ
زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ
بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا
حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ
الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ
مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ
صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ
ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا
الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا
مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا

کے پاس رہا، جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس اور پھر حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کی تحویل میں رہا۔

حضرت ابن شہاب کا بیان ہے کہ (دورِ عثمانی میں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت حذیفہ بن الیمان جب اہلِ شام اور اہلِ عراق کی معیت میں آرمینیہ اور آذربائیجان کی فتوحات حاصل کر رہے تھے تو امیر المومنین حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ انہیں شامیوں اور عراقیوں کے قرأت میں اختلاف نے تڑپا دیا تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ عرض گزار ہوئے: اے امیر المومنین! یہود و نصاریٰ کی طرح کتابِ الٰہی میں اختلاف کرنے سے پہلے اس امت کی دستگیری فرمائیے۔ پس حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کے لیے پیغام بھیجا کہ قرآن کریم کا جو اصل نسخہ آپ کے پاس محفوظ ہے وہ ہمیں عنایت فرمائیے ہم اسے واپس کر دیں گے۔ پس حضرت حفصہ نے وہ نسخہ حضرت عثمان کے پاس بھیج دیا۔ پس انہوں نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن عاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام کو حکم دیا تو انہوں نے اس کی نقلیں کیں۔ حضرت عثمان نے تینوں قریشی حضرات سے فرمایا کہ جب تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان کسی لفظ میں اختلاف واقع ہو تو اسے قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول ان کی زبان میں ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اصل نسخہ حضرت حفصہ کو واپس کر دیا گیا۔ پھر نقل شدہ نسخوں سے ایک ایک نسخہ ہر علاقے میں بھیج دیا گیا۔ حکم دیا کہ ان کے خلاف جو کسی کے پاس قرآن کریم کے نام سے لکھا ہو، ہر اسے جلا دیا جائے۔ ابن شہاب کو خارجہ بن زید نے بتایا اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت سے سنا کہ قرآن کریم جمع کرتے وقت مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ وہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے سنی تھی۔ جب ہم نے اسے تلاش کیا تو حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس مل گئی: مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ۔ پس ہم نے جمع کردہ

فِي سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ.

بَابُ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبِعِ الْقُرْآنَ فَتَتَبَّعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ إِلَى آخِرِهِ.

نسخے کے اندر اس کی سورت کے مقام پر اسے لکھ دیا۔

رسولِ خدا کے کاتب

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) بلا کر فرمایا: بیشک تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی لکھ کر دیتے تھے لہٰذا قرآن کریم جمع کرو۔ چنانچہ میں نے جمع کیا، یہاں تک کہ سورۃ التوبہ کی آخری دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری کے پاس ملیں اور ان کے سوا اور کسی کے پاس نہ ملیں۔ یعنی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ..... تا آخر سورت۔

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسَى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِيءْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ أَوِ الْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ الْأَعْمَى قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللهِ غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللهِ ... نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن ثابت کو بلاؤ اور دوات، تختی اور شانے کی ہڈی لے کر آئیں۔ راوی کو شک ہے کہ شاید تختی کی بجائے شانے کی ہڈی کا پہلے نام لیا ہو۔ پھر لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ لکھنے کے لیے فرمایا۔ اس وقت نبی کریم کے پیچھے حضرت عمرو بن ام مکتوم بیٹھے ہوئے تھے جو نابینا صحابی تھے، وہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میرے بارے میں کیا حکم ہے جبکہ میں تو بصارت سے محروم ہوں۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (سورۃ النساء آیت ۹۵)۔

بَابُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيْلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ

قرآن کریم سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبریل نے مجھے ایک طریقے پر قرآن مجید پڑھایا۔ لیکن میں زیادہ طریقوں کا مطالبہ کرتا رہا، یہاں تک کہ سات قرأتوں

فلم أزل أستزيده ويزيدني حتى انتهى إلى سبعة أحرف

۲۲۰۰ - حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال حدثني عروة بن الزبير أن المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن عبد القاري حدثاه أنهما سمعا عمر بن الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستمعت لقراءته فإذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرئنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكدت أساوره في الصلاة فتصبرت حتى سلم فلببته بردائه فقلت من أقرأك هذه السورة التي سمعتك تقرأ قال أقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت كذبت فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أقرأنيها على غير ما قرأت فانطلقت به أقوده إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إني سمعت هذا يقرأ بسورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسله اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك أنزلت ثم قال اقرأ يا عمر فقرأت القراءة التي أقرأني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك أنزلت إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسر منه.

باب تأليف القرآن

۲۲۰۱ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف أن ابن جريج أخبرهم قال وأخبرني يوسف بن ماهك قال إني كنت عند عائشة أم

تک اجازت مل گئی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن القاری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے عہد میں میں نے ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ وہ کئی ایک قراءت میں پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس قراءت میں نہیں پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی کے دوران میں ان پر ٹوٹ پڑتا لیکن سلام پھیرنے تک میں نے صبر سے کام لیا اور پھر میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کہا۔ تمہیں اس طرح یہ سورت کس نے پڑھائی جس طرح میں نے تمہاری زبانی سنی ہے؟ انہوں نے کہا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا تم نے جھوٹ بولا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تو دوسرے طرح پڑھائی ہے۔ پس میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور میں عرض گزار ہوا کہ جس طرح آپ نے سورۃ الفرقان مجھے سکھائی میں نے انہیں اس سے مختلف طریقے پر پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو اور اے ہشام! تم پڑھو۔ پس انہوں نے سورۃ الفرقان اسی طرح پڑھی جس طرح میں نے ان کی زبانی سنی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا۔ اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک قرآن کریم سات قراءتوں میں نازل فرمایا گیا ہے۔ پس ان میں سے جو طریقہ جس کے لیے آسان ہو اسی طریقے سے پڑھا کرے۔

قرآن مجید کی ترتیب و تالیف

یوسف بن ماہک کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عراقی آیا اور اس نے کہا۔ کون سا کفن بہتر ہے؟ حضرت صدیقہ نے فرمایا۔ تجھ پر افسوس ہے کسی

الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِذْ جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ فَقَالَ أَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ، قَالَتْ وَيْحَكَ وَمَا يَضُرُّكَ، قَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرِينِي مُصْحَفَكِ قَالَتْ لِمَ قَالَ لَعَلِّي أُوَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ. قَالَتْ وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتّٰى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا لَا نَدَعُ الْخَمْرَ أَبَدًا، وَلَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوا لَقَالُوا لَا نَدَعُ الزِّنَا أَبَدًا، لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ قَالَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَأَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّوَرِ.

تجھے کیا نقصان پہنچتا ہے؟ وہ عرض گزار ہوا۔ اے ام المومنین! مجھے اپنا قرآن کریم تو دکھائیے۔ فرمایا: بھلا کس لیے؟ عرض کی تاکہ میں قرآن کریم کی ترتیب درست کر لوں کیونکہ لوگ خلاف ترتیب پڑھتے ہیں۔ فرمایا: اگر یہ تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ جس کو چاہو پہلے پڑھو۔ قرآن کریم کا جو حصہ پہلے نازل ہوا وہ مفصل سورتوں میں سے ایک سورت ہے جس میں جنت اور دوزخ کا ذکر ہے یہاں تک کہ جب لوگوں کے دلوں میں اسلام جم گیا تو حلال و حرام کے احکام نازل ہوئے۔ اگر شروع ہی میں یہ نازل ہوتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے کہ ہم تو شراب کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ اگر یہ نازل ہوتا کہ زنا نہ کرنا تو لوگ کہتے کہ ہم تو زنا کبھی ترک نہیں کریں گے۔ جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ میں یہ آیت بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے (سورۃ القمر آیت ۴۶) نازل ہوئی تو میں چھوٹی سی لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی اور جب سورۃ البقرہ اور سورۃ النساء نازل ہوئیں تو میں آپ کی خدمت میں تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے مصحف نکالا۔

٢١٠٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطٰهٰ وَالْأَنْبِيَاءِ إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي.

عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ الکہف، سورۂ مریم، سورۂ طٰہٰ اور سورۃ الانبیاء سب سے پہلے نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہیں اور ان سورتوں سے میرے ذخیرۂ معلومات میں ہیں۔

٢١٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے (مدینہ منورہ میں) تشریف لانے سے پہلے سورۃ الاعلیٰ میں نے سیکھ لی تھی۔

٢١٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهُنَّ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَامَ

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو دو کو ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ یہ فرما کر حضرت عبداللہ کھڑے ہو گئے اور ان کے ساتھ علقمہ بھی چلے گئے۔ جب علقمہ باہر تشریف لائے تو ہم نے ان سے معلوم کیا، انہوں نے فرمایا کہ ابتدائی بیس سورتیں تو

فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ آخِرُهُنَّ الْحَوَامِيمُ حٰمٓ الدُّخَانُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ.

مفصل (لمبی) ہیں مطابق ترتیب حضرت ابن مسعود کے اور ان کی دوسری (دو دو جانی) حم والی سورتیں یعنی الدخان اور عم یتساءلون ہیں۔

باب ۹۸۰ كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي

حضرت جبرئیل رسول خدا کے ساتھ قرآن کریم کا دورہ کیا کرتے تھے۔

مسروق نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی کی کہ ہر سال جبرئیل میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو دفعہ کیا ہے۔ میں تو یہی سمجھا ہوں کہ میرا وقت وصال آگیا ہے۔

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کرنے میں سب سے سخی تھے اور رمضان مبارک کے مہینے میں تو آپ کے دریائے سخاوت کے اندر طغیانی آجاتی کیونکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینے کی ہر رات میں آخر ماہ تک متواتر حاضر خدمت ہوتے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرئیل حاضر بارگاہ عالی ہوتے تو آپ فائدہ پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال دو مرتبہ دور کیا اور پہلے آپ ہر سال دس روز اعتکاف فرمایا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال بیس روز اعتکاف فرمایا۔

باب ۹۸۱ الْقُرَّاءُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسول خدا کے اصحاب میں قاری حضرات۔

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں برابر ان سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید چار حضرات سے حاصل کرو، یعنی عبداللہ بن مسعود سالم مولیٰ ابو حذیفہ معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ. قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ۔

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سے زیادہ سورتیں سیکھی ہیں اور خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تو یہی سمجھتے ہیں کہ میں ان کے اندر اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ جاننے والا ہوں حالانکہ میں ان کے بہترین افراد سے نہیں ہوں۔ شقیق کا کہنا ہے کہ میں کتنی ہی مجالس میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے نہ سنا کہ کسی نے اس بات کی تردید کی ہو۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ: أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حمص کے مقام پر تھے، کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف کی تلاوت کی۔ پس ایک آدمی نے کہا کہ یہ اس طرح تو نازل نہیں ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں نے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پڑھی تو آپ نے تحسین فرمائی تھی۔ دیکھا تو اس آدمی کے منہ سے شراب کی بدبو آرہی تھی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ تم کتاب اللہ کی تکذیب کرتے اور شراب پیتے ہو؟ چنانچہ اس پر حد قائم کی گئی۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، قرآن کریم کی کوئی سورت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق میں یہ نہ جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن مجید

سُوْرَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيْمَ أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تُبَلِّغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ۔

کی کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس کے متعلق مجھے یہ علم نہ ہو کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص اللہ کی کتاب کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے تو میں اونٹ پر سوار ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔

ف: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ المتوفی ۳۲ھ / ۶۵۳ء جو ہمارے امام اعظم یعنی امام المسلمین ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء کے امام اعظم ہیں، ان کی تحقیقات جلیلہ اور علوم و معارف ہی زیادہ تر فقہ حنفی کی بنیاد ہیں کیونکہ انہوں نے اور ان کے بلند پایہ شاگردوں نے کوفہ کو مدینۃ العلم بنا دیا تھا جس پر سہاگے کا کام اس وقت ہو گیا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ المتوفی ۴۰ھ / ۶۶۱ء نے کوفہ کو دارالخلافہ بنایا۔ اس طرح کوفہ شہر ان دونوں بزرگوں کے علوم و معارف اور کتنے ہی دیگر اہل علم حضرات کا مسکن بن گیا تھا۔ یہ صورت حال امام ابوحنیفہ اور ان کے رفقائے کار کے لیے تائید ایزدی ثابت ہوئی جس کے باعث کوفہ کو بہت کچھ مل گیا۔

اس جلد کی حدیث ۲۰۹۰ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید چار حضرات سے سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔ جملہ صحابہ کرام میں منتخب قاری یہ چار حضرات ہیں ان چاروں میں سر فہرست حضرت ابن مسعود۔ معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود امت محمدیہ کے سب سے بڑے قاری ہیں۔ حدیث ۲۱۰۸ میں ہے کہ جملہ صحابہ کرام اور تابعین عظام کا بھی اس بات پر اتفاق تھا وہ ان سے بڑا قرآن خوان اور قرآن دان کسی کو نہیں جانتے تھے۔ اس حدیث ۲۱۱۰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود تحدیث نعمت کے طور پر وضاحت فرما دی کہ قرآن مجید کے بارے میں ان کی معلومات کیا ہیں۔ خدائے قدوس اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں ان کے اور جملہ بزرگوں کے فیضان سے حصہ عطا فرمائے، آمین۔

٢١١١۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ، أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُوْ زَيْدٍ، تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں قرآن کریم کس نے جمع کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ چار حضرات نے اور چاروں انصار سے تھے یعنی ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم۔ فضل، حسین بن واقد، ثمامہ نے حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

٢١١٢۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ، أَبُو الدَّرْدَاءِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک چار حضرات کے سوا اور کسی نے قرآن کریم جمع نہیں کیا تھا۔ وہ چاروں یہ ہیں: ابو درداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم۔

وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ.

حضرت انس نے یہ بھی فرمایا کہ ہم (حضرت ابوزید) کے وارث ہیں۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ عَلِيٌّ اَقْضَانَا وَاُبَيٌّ اَقْرَأُنَا وَاِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحْنِ اُبَيٍّ وَاُبَيٌّ يَقُوْلُ اَخَذْتُهُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہمارے سب سے بڑے قاضی (فیصلہ کرنے والے) علی اور سب سے بڑے قاری ابی ہیں لیکن ہم ابی کی بعض قرأت کو چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اسی طرح سیکھا ہے لہٰذا ایسی چیز کو کس طرح چھوڑ دوں حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۰۶)۔

بفضلہٖ تعالیٰ جلد دوم مکمل ہوئی

جدول۔ بخاری شریف مترجم جلددوم

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۱۱	۱ تا ۱۴۹	۱۴۹	۱ تا ۲۰۸	۲۰۸
" ۱۲	۱۵۰ تا ۲۸۴	۱۳۵	۲۰۹ تا ۴۲۳	۲۱۵
" ۱۳	۲۸۵ تا ۳۵۱	۶۷	۴۲۴ تا ۶۸۱	۲۵۸
" ۱۴	۳۵۲ تا ۳۷۴	۲۳	۶۸۲ تا ۹۶۲	۲۸۱
" ۱۵	۴۱۵ تا ۴۶۷	۵۳	۹۶۳ تا ۱۱۲۶	۱۶۴
" ۱۶	۴۶۸ تا ۵۰۴	۳۷	۱۱۲۷ تا ۱۳۴۹	۲۲۳
" ۱۷	۵۰۵ تا ۵۴۴	۴۰	۱۳۵۰ تا ۱۵۱۹	۱۷۰
" ۱۸	۵۴۵ تا ۶۹۶	۱۵۲	۱۵۲۰ تا ۱۶۷۴	۲۷۵
" ۱۹	۶۹۷ تا ۸۱۰	۱۱۴	۱۶۷۵ تا ۱۹۱۲	۱۴۸
" ۲۰	۸۱۱ تا ۹۸۰	۱۷۰	۱۹۱۳ تا ۲۱۱۳	۲۰۱
میزان		۹۸۰		۲۱۱۳